نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حادی اقوال متقدمین و متاخرین احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی اعنی

جلد دوم

ترجمہ جامع ترمذی

حامل المتن

محدث و فقیہ مولوی فضل احمد انصاری دلاوری سابق مصحح مطبع نولکشور لاہور نے حسب الایمای مالک مطبع کو بغرض فائدہ عام ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ میں حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا

(باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ) للعبد ... طبع

اعلان کل حقوق اس ترجمہ کے بحق مطبع منشی نولکشور محفوظ ہیں۔

اطلاع - اِس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اِس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب حدیث و تفسیر وغیرہ اُردو و فارسی و عربی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب حدیث اُردو	
مظاہر حق - ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح مترجمہ جناب مولانا محمد قطب الدین دہلوی مرحوم و مغفور کامل چار جلدین ہی حامل المتن یعنے اول عبارت عربی حدیث کی بعدہٗ اُسکا ترجمہ اُردو مین کاغذ سفید گندہ۔	عہ ر پ
ایضاً - کاغذ حنائی و سفید معمولی۔	لعہ ر پ
زاد سبیل آخرت - مولفہ خان بہادر ڈپٹی سید اولاد حسین صاحب رضوی سی - آئی - ای سٹلمنٹ افسر ملقب بہ مشیر قیصرۂ ہند۔	۱۴ ر پ
تحفۃ الاخیار - ترجمہ اُردو مشارق الانوار مترجمہ مولوی خرم علی - کاغذ سفید و حنائی	عہ ر پ ۱۲ ر
کتب حدیث فارسی	
اشعۃ اللمعات حامل المتن - شرح مشکوٰۃ از مولانا عبد الحق محدث دہلوی چار مجلدات مین پوری شرح مع ترجمہ کاغذ سفید و حنائی۔	لعہ ر پ
کتب حدیث عربی	
تیسیر الوصول الی احادیث جامع الاصول از شیخ عبد الرحمن بن علی یمنی معروف۔	عہ ر پ ۸ ر
جامع ترمذی - امام ابو عیسیٰ از صحاح ستہ مین سے معروف مع رسالہ اصول حدیث جرجانی و شمائل ترمذی جدید۔	عکہ ر پ

نام کتاب	قیمت
قسطلانی - شہاب الدین قسطلانی کی شرح صحیح البخاری مسمےٰ بارشاد الساری معروف بہ قسطلانی دس مجلدات مین پوری شرح خط نسخ کاغذ سفید ولایتی گندہ	صعہ پ
سنن ابی داؤد - ہر چہار جلد کامل دو جلد مین از امام سلیمان بن اشعث داخل صحاح ستہ معروف جدید الطبع۔	عہ ۸ ر پ
دلائل الخیرات - باترجمہ فارسی و اسمای متبرکہ و خواص اسماء حسنیٰ معروف۔	۶ ر
زاد السبیل الی الجنۃ و السلسبیل ذخیرہ احادیث از مولانا غلام یحییٰ۔	۴ ر
کتب تفسیر اُردو	
مقدمہ تفسیر مواہب الرحمن۔	۸ ر پ
۱- تفسیر مواہب الرحمن - پارۂ اول مولفہ مولوی امیر علی مترجم فتاوائے عالمگیری مع مقدمہ۔	عہ ۸ ر پ
۲- ایضاً - پارۂ دوم۔	عہ ر پ
۳- ایضاً - پارۂ سوم۔	عہ ر پ
۴- ایضاً - پارۂ چہارم۔	عہ ر پ
۵- ایضاً - پارۂ پنجم۔	عہ ر پ
۶- ایضاً - پارۂ ششم۔	عہ ر پ
۷- ایضاً - پارۂ ہفتم۔	عہ ر پ
۸- ایضاً - پارۂ ہشتم۔	عہ ر پ
۹- ایضاً - پارۂ نہم۔	عہ ر پ
۱۰- ایضاً - پارۂ دہم۔	عہ ر پ
۱۱- ایضاً - پارۂ یازدہم۔	عہ ر پ
۱۲- ایضاً - پارۂ دوازدہم۔	عہ ر پ

نام کتاب	قیمت
۱۳- ایضاً - پارۂ سیزدہم۔	عہ ر پ
۱۴- ایضاً - پارۂ چہاردہم۔	عہ ر پ
۱۵- ایضاً - پارۂ پانزدہم۔	عہ ر پ
۱۶- ایضاً - پارۂ شانزدہم۔	عہ ر پ
۱۷- ایضاً - پارۂ ہفتدہم۔	عہ ر پ
۱۸- ایضاً - پارۂ ہشتدہم۔	عہ ر پ
۱۹- ایضاً - پارۂ نوزدہم۔	عہ ر پ
۲۰- ایضاً - پارۂ بستم	عہ ر پ
۲۱- ایضاً - پارۂ بست و یکم۔	عہ ر پ
۲۲- ایضاً - پارۂ بست و دوم۔	عہ ر پ
۲۳- ایضاً - پارۂ بست و سوم۔	عہ ر پ
۲۴- ایضاً - پارۂ بست و چہارم۔	عہ ر پ
۲۵- ایضاً - پارۂ بست و پنجم۔	عہ ر پ
۲۶- ایضاً - پارۂ بست و ششم۔	عہ ر پ
۲۷- ایضاً - پارۂ بست و ہفتم۔	عہ ر پ
۲۸- ایضاً - پارۂ بست و ہشتم۔	عہ ر پ
۲۹- ایضاً - پارۂ بست و نہم۔	عہ ر پ
۳۰- ایضاً - پارۂ سی ام۔	عہ ر پ
تفسیر قادری - ترجمہ اُردو تفسیر حسینی مترجمہ مولوی فخر الدین صاحب کامل دو جلد مین بر دو قسم کاغذ۔	
(۱) کاغذ حنائی گندہ و سفید۔	لے ر پ
(۲) کاغذ حنائی رسمی و سفید۔	صہ ر پ
تفسیر سورۂ فاتحہ مسمیٰ بہ تحفۃ الاسلام از مولوی اکرام الدین۔	۲ ر
تفسیر سورۂ یوسف - سہ مصرعہ از مولوی اشرف علی صاحب۔	۶ ر ۳ پ
ایضاً چہار مصرعہ حسب مراتب بالا۔	۴ ر ۳ پ

فہرست ابواب ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم

* دیکھو نوٹ صفحہ ۱۰ فہرست جلد اول

نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی اقوال متقدمین و متاخرین احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی یعنی

جلد دوم

ترجمہ جامع ترمذی

حامل المتن

محدث و فقیہ مولوی فضل احمد انصاری لاہوری سابق مصحح مطبع منشی نولکشور لاہور نے حسب الایمائی مالک مطبع مذکور بغرض فائدہ عام ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ میں حلیہ طبع سے آراستہ ہوا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ابواب الاطعمة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ماجاء على ما كان ياكل النبى صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنى ابى عن يونس عن قتادة عن انس قال ما اكل النبى صلى الله عليه وسلم على خوان ولا سكرجة ولا خبز له مرقق فقلت لقتادة فعلى ما كانوا ياكلون قال على هذه السفر هذا حديث حسن غريب قال محمد بن بشار يونس هذا هو يونس الاسكاف وقد روى عبد الوارث عن سعيد بن ابى عروبة عن قتادة عن انس نحوه **باب** ماجاء فى اكل الارنب **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داؤد ثنا شعبة عن هشام بن زيد قال سمعت انسا يقول انفجنا ارنبا بمر الظهران فسعى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم خلفها فادركتها فاخذتها فاتيت بها ابا طلحة فذبحها بمروة فبعث معى بفخذها او بوركها الى النبى صلى الله عليه وسلم فاكله فقلت اكله قال قبله وفى الباب عن جابر وعمار ومحمد بن صفوان ومحمد بن صيفى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم لا يرون باكل الارنب باسا وقد كره بعض اهل العلم اكل الارنب وقالوا انها تدمى

ابواب کھانے کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** کس چیز پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے یونس سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو خوان پر کھانا کھایا اور نہ چھوٹے برتنوں پر۔ اور نہ آپ کے لئے چپاتی پکائی گئی ہے سو مین نے قتادہ سے کہا پھر آپ کس برتن پر کھاتے تھے کہا اُسنے ان دستر خوانوں پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کہا محمد بن بشار نے یہ یونس وہ یونس اسکاف ہے۔ اور روایت کی ہے عبد الوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُس نے انس سے مثل اسکے۔ **باب** خرگوش کے کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ہشام بن زید سے کہا اُسنے سُنا مین نے انس رض سے کہ کہتا ہمنے مر الظہران (نام موضع قریب مکہ) مین ایک خرگوش اُٹھایا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اُسکے پیچھے دوڑے سو مین نے اُسکے پاس پہونچکر اسکو پکڑ لیا اور اسکو مین ابو طلحہ کے پاس لایا سو ابو طلحہ نے اُسکو چُھری سے ذبح کیا اور مجھے اُسکی ران یا چوتڑ (شک راوی) دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا سو آپ نے اُسکو کھایا۔ پس مین نے اس سے کہا آپ نے اُسکو کھایا ہے کہا اُسنے آپ نے اُسکو قبول کر لیا تھا۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ وہ خرگوش کے کھانے مین کچھ خوف نہین جانتے۔ اور بعض اہل علم نے خرگوش کے کھانے کو مکروہ جانا ہے اور کہا ہے اسکو حیض آتا ہے

سلہ خوان خوانچہ کو بولتے ہین مراد اس سے سینی ہے اور سکرجہ اُن برتنوں کو بولتے ہین جہ چھوٹے چھوٹے برتن سینی مین رکھے ہوئے ہوتے ہین چونکہ آپکے اخلاق نہایت کریمانہ اور بزرگانہ تھے اسلئے آپ ایسے برتنون مین کھانا کھانے سے متنفر ہوتے تھے کیونکہ ایسے برتنون مین کھانا کھانا عموماً متکبرون کا طریق ہے اور چپاتی بھی آپنے بوجہ حالت کے اسی وجہ سے نہین کھائی ۱۲

باب فی اکل الضب **حدثنا** قتیبة ثنا مالك بن انس عن عبد الله بن دینار عن ابن عمران النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن اکل الضب فقال لا آکله ولا احرمه وفی الباب عن عمر وابی سعید وابن عباس وثابت بن ودیعة وجابر وعبد الرحمٰن بن حسنة هٰذا حدیث حسن صحیح وقد اختلف اهل العلم فی اکل الضب فرخص فیه بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وکرهه بعضهم ویروی عن ابن عباس انه قال اکل الضب علی مائدة رسول الله صلی الله علیه وسلم وانما ترکه رسول الله صلی الله علیه وسلم تقذرا **باب** ماجاء فی اکل الضبع **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم ثنا ابن جریج عن عبد الله بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار قال قلت لجابر الضبع اصید هی قال نعم قلت آکلها قال نعم قلت اقاله رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم هٰذا حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اهل العلم الی هٰذا ولم یروا بأسا باکل الضبع وهو قول احمد واسحٰق وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث فی کراهیة اکل الضبع ولیس اسناده بالقوی وقد کره بعض اهل العلم اکل الضبع وهو قول ابن المبارك قال یحییٰ بن القطان وروی جریر بن حازم هٰذا الحدیث عن عبد الله بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار عن جابر عن عمر قوله وحدیث ابن جریج اصح **حدثنا** هناد ثنا ابو معاویة عن اسمٰعیل بن مسلم عن عبد الکریم ابی امیة عن حبان بن جزء عن اخیه خزیمة بن جزء قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اکل الضبع فقال ویاکل الضبع احد وسألته عن اکل الذئب فقال ویاکل الذئب احد فیه خیر هٰذا حدیث لیس اسناده بالقوی لا نعرفه الا من حدیث اسمٰعیل بن مسلم عن عبد الکریم ابی امیة وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی اسمٰعیل وعبد الکریم ابی امیة وهو عبد الکریم بن قیس هو ابن ابی المخارق وعبد الکریم بن مالك الجزری ثقة

قال

باب گوہ کے کھانے کے بیان میں۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوہ کے کھانے سے سوال کئے گئے سو فرمایا آپ نے نہ میں اُسکو کھاتا ہوں اور نہ اُسکو حرام کرتا ہوں اور اس باب میں روایت ہے عمر اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبد الرحمٰن بن حسنہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے گوہ کے کھانے میں اختلاف کیا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہ سے اسکی رخصت دی ہے اور بعض نے اسکو مکروہ جانا ہے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ کہا اُسنے گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھائی گئی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بُرا جانکر ترک کیا ہے۔ باب کفتار[۱] کے کھانے کے بیان میں۔ حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اُسنے ابن ابی عمار سے کہا اُسنے میں نے جابر سے کہا کیا کفتار شکار ہے کہا اُسنے ہاں کہا میں نے میں اسکو کھالوں کہا اُسنے ہاں میں نے کہا کیا یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہا اُسنے ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم اسکی طرف گئے ہیں اور انھوں نے کفتار کے کھانے میں کچھ خوف نہیں دیکھا۔ اور یہ قول امام احمد اور اسحاق کا ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کفتار کے کھانے کی کراہت کے باب میں حدیث روایت کیگئی ہے اور اسناد اسکی قوی نہیں ہے۔ اور بعض اہل علم نے کفتار کے کھانے کو مکروہ جانا ہے اور یہ قول ابن مبارک کا ہے۔ کہا یحییٰ بن قطان نے اور روایت کی ہے جریر بن حازم نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمیر سے اُسنے ابن ابی عمار سے اُسنے جابر سے اُسنے عمر سے قول اسکا۔ اور حدیث ابن جریج کی صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے عبد الکریم ابی اُمیہ سے اُسنے حبان بن جزء سے اُسنے اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کفتار کے کھانے کی بابت سوال کیا۔ بس فرمایا آپ نے کیا کوئی کفتار کھاتا ہے۔ اور میں نے آپ سے بھیڑیئے کے کھانے کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپنے اور کیا کوئی بھیڑیے کو کھاتا ہے جسمیں بہتری ہو۔ یہ ایسی حدیث ہے کہ اسکی اسناد قوی نہیں نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اسمٰعیل بن مسلم سے جو راوی ہے عبد الکریم ابی اُمیہ سے اور بعض اہل حدیث نے اسمٰعیل اور عبد الکریم ابی اُمیہ کے حق میں کلام کیا ہے۔ اور یہ عبد الکریم بن قیس بن ابی المخارق ہے۔ اور عبد الکریم بن مالک جزری ثقہ ہے۔

[۱] ظاہر نصوص اسی پر دال ہیں کہ گوہ حلال ہے جیسا کہ صحیحین میں ہے کلوہ فانہ حلال یعنی کھاؤ اُسکو اسلئے کہ حلال ہے اور صحیحین میں ہے کہ فرمایا آپ نے آخر حدیث میں میں اسکو اسلئے نہیں کھاتا کہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی اسلئے میرا دل اُسکے کھانے کو نہیں چاہتا۔ مترجم ایسے الفاظ سے شرعی حکم جس سے کراہت ثابت ہو نہیں ہو سکتا۔ اور صحیح مسلم میں آیا ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ایسی زمین میں رہتا ہوں کہ وہاں گوہ اکثر ہوتی ہے اور وہی میری قوم بہت کھاتی ہے۔ آپنے اُسکو کوئی جواب نہ دیا پھر اُسنے سوال کیا پھر بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا آنحضرت نے تیسری بار فرمایا اللہ تعالیٰ کا ایک قوم پر بنی اسرائیل میں سے غضب نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی صورت بدلکر جانور بنادیا اور میں نہیں جانتا کہ یہ جانور انہیں سے ہیں یا نہیں سو میں اُنکو کھاتا ہوں اور نہ اُسے منع کرتا ہوں۔ یہ حدیث محمول ہے اسپر کہ آپنے پہلے اس حدیث کے فرمایا ہے کہ لا نسل للممسوخ یعنی جس چیز کی صورت بدل جاتی ہے اُسکی نسل زندہ نہیں رہتی اور بعض روایتوں سے (باقی بصفحہ ۴)

باب ماجاء فی اکل لحوم الخیل **حدثنا** قتیبة ونصر بن علی قالا ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن جابر قال اطعمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الخیل ونہانا عن لحوم الحمر وفی الباب عن اسماء بنت ابی بکر **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی غیر واحد عن عمرو بن دینار عن جابر ورواہ حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن محمد بن علی عن جابر وروایة ابن عیینة اصح وسمعت محمدا یقول سفیان بن عیینة احفظ من حماد بن زید **باب** ماجاء فی لحوم الحمر الاھلیة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الوھاب الثقفی عن یحییٰ بن سعید الانصاری عن مالک بن انس عن الزہری ح وثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن الزہری عن عبد اللہ والحسن ابنی محمد بن علی عن ابیھما عن علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن متعة النساء زمن خیبر وعن لحوم الحمر الاھلیة **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی ثنا سفیان عن الزہری عن عبد اللہ والحسن ابنی محمد بن علی قال الزہری وکان ارضاھما الحسن بن محمد وقال غیر سعید بن عبد الرحمٰن عن ابن عیینة وکان ارضاھما عبد اللہ بن محمد **حدثنا** ابو کریب ثنا حسین بن علی عن زائدة عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم یوم خیبر کل ذی ناب من السباع والمجثمة والحمار الانسی وفی الباب عن علی وجابر والبراء وابن ابی اوفی وانس والعرباض بن ساریة وابی ثعلبة وابن عمر وابی سعید ھذا حدیث حسن صحیح وروی عبد العزیز بن محمد وغیرہ عن محمد بن عمرو ھذا الحدیث وانما ذکروا حرفا واحدا نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع **باب** ماجاء فی الاکل فی آنیة الکفار **حدثنا** زید بن اخزم الطائی ثنا مسلم بن قتیبة ثنا شعبة عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی ثعلبة قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قدور المجوس قال انقوھا غسلا واطبخوا فیھا

باب گھوڑے کے گوشت کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور نصر بن علی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور گدھوں کے گوشت سے منع کیا ہے اور اس باب میں روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ایسی ہی کئی ایک نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر سے روایت کی ہے۔ اور روایت کی ہی اُسکو حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے محمد بن علی سے اُسنے جابر سے اور روایت ابن عیینہ کی صحیح ہی اور سنا میں نے محمد سے کہ فرماتے سفیان بن عیینہ حماد بن زید سے زیادہ حافظ ہے۔ **باب** گدھوں اہلی کے گوشت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُسنے مالک بن انس سے اُسنے زہری سے ح اور حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبد اللہ اور حسن سے جو بیٹے محمد بن علی کے ہیں اُن دونوں نے اپنے باپ سے اُسنے حضرت علی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعہ کرنے سے خیبر کے دن منع کیا ہی اور گدھوں اہلی کے گوشت سے۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عبد اللہ اور حسن دو بیٹوں محمد بن علی سے۔ کہا زہری نے اور بہتر اُن دونوں میں سے حسن بن محمد ہے اور کہا غیر سعید بن عبد الرحمٰن نے ابن عیینہ سے اور بہتر اُن دونوں میں سے عبد اللہ بن محمد ہی۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی نے زائدہ سے اُسنے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہر ایک ذی نابؔ کو درندوں سے منع کیا ہے اور اس چیز سے کہ جسکو نشانہ بنایا جاتا ہی اور گدھے اہلی سے۔ اور اس باب میں روایت ہی حضرت علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور عبد العزیز بن محمد وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن عمرو سے روایت کی ہی۔ اور انھوں نے ایک ہی حرف ذکر کیا ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک ذی نابؔ درندوں سے **باب** کافروں کے برتن میں کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی ثعلبہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کی بابت سوال ہوا فرمایا آپ نے اُنکو دھوکر صاف کر لو اور انمیں پکالو

بقیہ حاشیہ صـ۳ ثابت ہوتا ہی کہ جس چیز کی صورت بدلی ہی وہ بعد تین روز کے مر گئی ہی اور جن روایتوں سے گوہ کے کھانے کی ممانعت ثابت ہوئی ہی اُنکو ائمہ حفاظ نے ضعیف کیا ہی۔ اگر ان حدیثوں کو حسن کے درجہ کو تسلیم کیا جاوے جیسا کہ ابن حجر نے کہا ہی تو بھی ادلہ حلت کی معارض نہیں ہو سکتیں امام نووی نے کہا ہی اجمع المسلمون علی ان الضب حلال لیس بمکروہ الا ماحکی عن اصحاب ابی حنیفة من کراھتہ والا ماحکاہ القاضی عن قوم انھم قالوا ھو حرام وما اظنہ یصح عن احد فان صح عن احد فمحجوج بالنصوص اجماع من قبلہ انتہی ۱۲ ؎ گفتار سندی میں بجو کو بولتے ہیں یعنی ابن ابی عمار کہتا ہی میں نے جابر سے کہا کہ کیا گفتار کا شکار کرنا درست ہی کہا اُسنے ہاں۔ حاشیہ صفحہ ۴ ؎ فقہ کی کتاب برہان میں لکھا ہی کہ گھوڑے کا گوشت ایک روایت میں مکروہ تحریمی ہی اور ایک روایت میں تنزیہی اور یہی ظاہر روایت ہی اور یہی مذہب صاحبین کا اور یہی صحیح ہی اور حرمت کی دلیل حدیث ابو داؤد کی ہی کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لحوم الخیل والبغال والحمیر اور دوسری دلیل یہ آیت ہی۔ (باقی بصفحہ ۵)

ونہی عن کل سبع ذی ناب هٰذا حدیث مشهور من حدیث ابی ثعلبة وروی عنه من غیر هٰذا الوجه وابو ثعلبة اسمه جرثوم وقال جرهم ویقال ناشب وقد ذکر هٰذا الحدیث عن ابی قلابة عن ابی اسماء الرحبی عن ابی ثعلبة **حدثنا** علی بن عیسیٰ بن یزید البغدادی ثنا عبید الله بن محمد بن القرشی ثنا حماد بن سلمة عن ایوب وقتادة عن ابی قلابة عن ابی اسماء الرحبی عن ابی ثعلبة الخشنی انه قال یا رسول الله انا بارض اهل کتاب فنطبخ فی قدورهم ونشرب فی اٰنیتهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لم تجدوا غیرها فارحضوها بالماء ثم قال یا رسول الله انا بارض صید فکیف نصنع قال اذا ارسلت کلبك المکلب وذکرت اسم الله فقتل فکل وان کان غیر مکلب فزکی فکل واذا رمیت بسهمك وذکرت اسم الله فقتل فکل هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الفارة تموت فی السمن **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن وابو عمار قالا ثنا سفیان عن الزهری عن عبد الله عن ابن عباس عن میمونة ان فارة وقعت فی سمن فماتت فسئل عنها النبی صلی الله علیه وسلم فقال القوها وما حولها فکلوه وفی الباب عن ابی هریرة هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی

اور منع کیا ہر درندے ذی ناب سے - یہ حدیث طریق ابی ثعلبہ سے مشہور ہے اور اس سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے - اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور کہا گیا ہے جرہم اور بعض نے کہا ہے ناشب - اور ذکر کی گئی ہے یہ حدیث ابی قلابہ سے اُسنے روایت کی ابی اسماء رحبی سے اُسنے ابی ثعلبہ سے **حدیث** کی ہمسے علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن محمد بن قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ایوب اور قتادہ سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء رحبی سے اُسنے ابی ثعلبہ خشنی سے یہ کہ کہا اُسنے یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کی زمین میں بستے ہیں اور اُنکی ہانڈیوں میں کھانا پکاتے ہیں اور اُنکے برتنوں میں پانی پیتے ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سوا اُسکے اور کوئی برتن نہ پاؤ تو اُنکو پانی سے صاف کر لو پھر کہا اُسنے یا رسول اللہ ہم شکاری زمین میں ہیں سو کسطرح کیا کریں فرمایا آپنے جب تو نے اپنا کتا سکھلایا ہوا چھوڑ دیا اور اللہ کا نام پڑھ دیا پھر اسنے (اس شکار کو) قتل کر ڈالا تو کھالے اور اگر وہ کتا سکھلایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کر دیا گیا تو بھی کھالے اور جب تو نے اپنا تیر چلایا اور اللہ کا نام پڑھ دیا اور اُسنے قتل کر ڈالا تو بھی کھالے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - **باب** بیان میں چوہے کے کہ گھی میں مرجائے - **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن اور ابو عمار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے میمونہ سے یہ کہ چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا پس اُسکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا تو فرمایا آپنے اس چوہے کو اور اُس کے گرداگرد کے گھی کو پھینکدو اور اُس گھی کو (جو باقی ہے) کھالو - اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ والخیل والبغال والحمیر لترکبوها وزینة یعنی اللہ تعالےٰ نے ان چیزوں کا احسان بندوں پر یہی بتلایا ہے کہ انہیں تمہاری زینت اور سواری ہے اگر انکا کھانا جائز ہوتا تو یہ احسان بالاولیٰ بیان ہوتا انتہی مختصراً طیبی وغیرہ نے جواب اسکا یہ لکھا ہے کہ سواری اور زینت کا بیان کرنا یہ نہیں چاہتا تھا کہ نفع ان دونوں ہی میں منحصر ہے - اور حدیث مذکورہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے روایت صحیحہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی - پس کیونکر ایسے دلائل ظاہر آیت اور صحیح حدیث کا مقابلہ کر سکتے ہیں قرآن میں وارد ہے قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه اور صحیحین وغیرہ میں جابر سے مروی ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی لحوم الخیل و فی غیرہما من حدیث اسماء بنت ابی بکر قالت ذبحنا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فرسا ونحن بالمدینة فاکلنا - اور امام احمد کی روایت میں ہے فاکلناه نحن واهل بیته - اور صحابہ نے گھوڑے کی حلت پر اجماع کیا ہے اور کوئی صحابی اسکا مخالف نہیں ہوا جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں اسکا گوشت کھاتے تھے ویسا ہی اسلام نے اسکو جائز رکھا اور قول ابن عباس کا جو اسکی کراہت میں مروی ہے صحیح طور پر ابن عباس سے ثابت نہیں ہوا اور قائل کراہت کے بعض حنفیہ اور امام مالک اور حاکم بن عیینہ ہیں اور حق حلت ہے بلا کراہت جیسا کہ ثابت ہوا ۱۲

ف۲ ذی ناب وہ چیز ہے جو دانتوں سے شکار کرتی ہے جیسے شیر بھیڑیا وغیرہ مجثوم جسکو نشانہ بناتے ہیں یعنی وہ جانور جو ایک جگہ باندھکر اسکو تیر مار کر قتل کر دیتے ہیں ۱۲ حاشیہ صفحہ ۵ **ف۱** متن کی روایت جو کہ متن میں مذکور ہے اسکو بخاری نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے مگر اسمیں فکلوه کی جگہ وکلوا سمنکم - اور یہ روایت ابوداؤد اور نسائی میں اسطرح ہے انه صلے اللہ علیہ وسلم سئل عن الفارة تقع فی السمن فقال ان کان جامدا فالقوها وما حولها وان کان مائعا فلا تقربوه یعنی آپسے کسی نے چوہے کی بابت جو گھی میں گر پڑے سوال کیا تو فرمایا آپنے اگر گھی جما ہوا ہو تو اس چوہے کو اور اُسکے گرداگرد کے گھی کو پھینکدو اور اگر پگھلا ہوا ہو تو اُسکے قریب نہ جاؤ - یہ حدیث پگھلے ہوئے اور جمے ہوئے میں فرق کرتی تھی لہذا حدیث اول کو اس حدیث پر حمل کیا جائیگا اور اسی طرح کی ایک روایت احمد اور ابوداؤد نے ابی ہریرہ سے ذکر کی ہے سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن فارة وقعت فی سمن فماتت فقال ان کان جامدا فخذوها وما حولها ثم کلوا ما بقی وان کان مائعا فلا تقربوه پس روایت میمونہ کی جو پہلے ذکر ہوئی ہے جمے ہوئے گھی پر حمل ہوگی اور دونوں حدیثیں آخر کی اسپر دال ہیں کہ پگھلے ہوئے گھی کے نزدیک ہونا حلال نہیں اور یہی معنی حرمت کے ہیں - اور ایسی کوئی حدیث جو معارض ان دونوں کے ہو جس سے حجت قائم ہو سکے موجود نہیں پس عمل انہیں پر کرنا چاہیئے مگر امام بخاری نے حدیث متن کی طرف توجہ کی ہے اور بقیہ حدیث کی طرف کچھ توجہ نہیں فرمائی شاید اسکے نزدیک یہ احادیث قابل **عمل** نہیں ہونگی اسیواسطے اسکے نزدیک پگھلے ہوئے گھی اور جمے ہوئے میں کچھ فرق نہیں ہے اور ظاہر عقل کے موافق بھی اسیطرح معلوم ہوتا ہے کہ گھی جیسی چیز میں جسمیں چکنائی ہو بو وغیرہ کسی چیز دوسرے اجزا کی طرف سیلان نہیں کرتی بخلاف پانی کے کہ اُسکے ہر ایک جزو میں بو چلی جاتی ہے اور سرایت کر جاتی ہے

هذا الحديث عن الزهری عن عبيد الله عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم سئل ولم يذکروا فيه عن ميمونة وحديث ابن عباس عن ميمونة اصح وروی معمر عن الزهری عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه و هذا الحديث غير محفوظ سمعت محمد بن اسمٰعيل يقول حديث معمر عن الزهری عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم فی هذا اخطأ والصحيح حديث الزهری عن عبيد الله عن ابن عباس عن ميمونة **باب ماجاء فی النهی عن الاكل والشرب بالشمال** حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا عبد الله بن نمير ثنا عبيد الله بن عمر عن ابن شهاب عن ابی بكر بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر ان النبی صلی الله عليه وسلم قال لا يأكل احدكم بشماله ولا يشرب بشماله فان الشيطن يأكل بشماله ويشرب بشماله وفی الباب عن جابر وعمر بن ابی سلمة وسلمة بن الاكوع وانس بن مالك وحفصة هذا حديث حسن صحيح وهكذا روی مالك وابن عيينة عن الزهری عن ابی بكر بن عبيد الله عن ابن عمر وروی معمر وعقيل عن الزهری عن سالم عن ابن عمر ورواية مالك وابن عيينة اصح **باب ماجاء فی لعق الاصابع بعد الاكل** حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب ثنا عبد العزيز بن المختار عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اكل احدكم فليلعق اصابعه فانه لا يدری فی ايتهن البركة وفی الباب عن جابر وكعب بن مالك وانس وهذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث سهيل **باب ماجاء فی اللقمة تسقط** حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن ابی الزبير عن جابر ان النبی صلی الله عليه وسلم قال اذا اكل احدكم طعاما فسقطت لقمته فليمط ما رابه منها ثم ليطعمها ولا يدعها للشيطان وفی الباب عن انس حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا عفان بن مسلم ثنا حماد بن سلمة ثنا ثابت عن انس

یہ حدیث زہری سے اُسنے روایت کی عبید اللہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئے گئے۔ اور اُسمین میمونہ کا ذکر نہین کیا گیا۔ اور حدیث ابن عباس کی جو میمونہ سے ہے بہت صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے معمر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور یہ حدیث محفوظ نہین ہے۔ سنا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ فرماتے حدیث معمر کی جو اُسنے زہری سے روایت کی ہے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین خطا ہے۔ اور صحیح حدیث زہری کی ہے جو اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے میمونہ سے روایت کی ہے۔

باب اس بیان مین جو بائین ہاتھ کے ساتھ کھانے اور پینے سے نہی وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے ابن شہاب سے اُسنے ابی بکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیئے کہ کوئی شخص تم مین سے بائین ہاتھ کیساتھ نہ کھائے اور نہ بائین ہاتھ کیساتھ پیئے۔ اسلئے کہ شیطان[۱] بائین ہاتھ کے ساتھ کھاتا ہے اور بائین ہاتھ کیساتھ پیتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور عمر بن ابی سلمۃ اور سلمۃ بن اکوع اور انس بن مالک اور حفصہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے امام مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی بکر بن عبید اللہ سے اُسنے ابن عمر سے۔ اور روایت کی معمر اور عقیل نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے۔ اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی بہت صحیح ہے۔

باب کھانے کے بعد انگلیون کے چاٹنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے کھانا کھائے تو چاہیئے کہ اپنی انگلیون کو چاٹے کیونکہ وہ نہین جانتا کہ کونسی مین برکت ہے اور اس باب مین روایت ہے جابر اور کعب بن مالک اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اُسی طریق سے یعنی طریق سہیل سے۔

باب اُس لقمہ کے بیان مین جو گر پڑتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کھانا کھائے اور کوئی لقمہ گر پڑے تو چاہیئے کہ اس سے جو چیز اُسکو شک مین ڈالتی ہے دور کر دے پھر اسکو کھالے اور اسکو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اس باب مین روایت ہے انس سے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے انس سے

[۱] معنی اسکے یہ ہین اگر یہ خود اس طرح سے کھائیگا تو باقی آدمی بھی اُسکو دیکھ کر اسی طور سے کھانا کھائین گے اور صالحین مِنْ دونکے فعل کے مخالف فعل ان کا ہوگا تو اہانت کے مستوجب ہونگے نہ کرامت کے جو کہ شکر نعمت الٰہی کا ثمرہ ہے۔ اور طیبی نے کہا ہے اسکو ظاہر پر حمل کرین بھی کوئی نقصان نہین ہے ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلث وقال اذا وقعت لقمۃ احدکم فلیمط عنہا الاذی ولیا کلہا ولا یدعہا للشیطان وامرنا ان نسلت الصحفۃ وقال انکم لاتدرون فی ای طعامکم البرکۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا نصر بن علی الجہضمی ثنا المعلیٰ بن راشد ابوالیمان قال حدثتنی جدتی ام عاصم وکانت ام ولد لسنان بن سلمۃ قالت دخل علینا نبیشۃ الخیر ونحن ناکل فی قصعۃ فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل فی قصعۃ ثم لحسہا استغفرت لہ القصعۃ ھٰذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث المعلیٰ بن راشد وقد روی یزید بن ہارون وغیر واحد من الائمۃ عن المعلیٰ بن راشد ھٰذا الحدیث **باب** ماجاء فی کراھیۃ الاکل من وسط الطعام **حدثنا** ابورجاء ثنا جریر عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان البرکۃ تنزل وسط الطعام فکلوا من حافتیہ ولا تاکلوا من وسطہ ھٰذا حدیث حسن صحیح انما یعرف من حدیث عطاء بن السائب وقد رواہ شعبۃ والثوری عن عطاء بن السائب وفی الباب عن ابن عمر **باب** ماجاء فی کراھیۃ اکل الثوم والبصل **حدثنا** اسحٰق بن منصور ثنا یحییٰ بن سعید القطان عن ابن جریج ثنا عطاء عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ھٰذہ قال اول مرۃ الثوم ثم قال الثوم والبصل والکراث فلا یقربنا فی مساجدنا ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عمر وابی ایوب وابی ہریرۃ وابی سعید وجابر بن سمرۃ وقرۃ وابن عمر **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی اکل الثوم مطبوخا **حدثنا**

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو اپنی تینوں[۱] انگلیوں کو چاٹتے تھے اور فرمایا آپ نے جب تم مین سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیئے کہ اُس سے پلیدی کو دور کرے اور اُسکو کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور حکم دیا آپ نے کہ ہم پیالہ کو صاف کرین اور فرمایا آپ نے بیشک تم نہین جانتے کہ تمھارے کون سے کھانے مین برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہم سے معلی بن راشد ابوالیمان نے کہا حدیث کی مجھسے میری دادی ام عاصم نے اور وہ ام ولد تھی سنان بن سلمہ کی کہا اُسنے ہمارے پاس نبیشۃ الخیر آیا اُس حالت مین کہ ہم ایک پیالہ مین کھا رہے تھے پس اُس نے ہمکو حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی پیالہ مین کھائے پھر اُسکو چاٹ لے تو اُس کے واسطے پیالہ بخشش مانگتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق معلی بن راشد سے۔ اور یزید بن ہارون نے اور کئی ایک نے اماموں سے معلی بن راشد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ درمیان طعام سے کھانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابورجا نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے برکت درمیان طعام کے اُترتی ہے سو تم اُسکے کنارون سے کھاؤ اور اُسکے درمیان[۲] سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث تو طریق عطاء بن سائب سے ہی معروف ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر سے رضی اللہ عنہ **باب** لسن اور پیاز کے کھانے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید قطان نے ابن جریج سے کہا حدیث کی ہم سے عطاء نے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ان مین سے کھائے پہلی بار آپ نے فقط لسن کا ذکر کیا پھر لسن اور پیاز اور گندنا کا ذکر بھی کیا۔ تو چاہیئے کہ ہماری مسجدون کے قریب[۳] مت جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عمر اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم **باب** لسن کے کھانے کی رخصت کے بیان مین اس حالت مین کہ پکایا ہوا ہو **حدیث** کی ہم سے

[۱] سنت یہی ہے کہ کھانا کھا کر انگلیون کو چاٹ کر صاف کرلے اور تین انگلیون سے کھائے سوائے عذر کے چوتھی اور پانچوین کو اُنکے ساتھ نہ ملائے۔ اور شیطان کے لئے چھوڑنا یہ ہے کہ اسمین مال کا نقصان ہوتا ہے جسمین اللہ تعالی کی نعمت کا ضائع کرنا ہے اگر کھانا پیچھے بہت بچ جائے تو مضائقہ نہین ہے ۱۲ [۲] بجہت آنکہ وسط افضل واعدل مواضع است پس احق وادلے بود بنزول خیر وبرکت۔ وچون طعامیکہ درمیان کاسہ است محل برکت است وابقائے وے تا آخر طعام مناسب است برائے بقاء استمرار برکت در طعام وافناء وادہاب وے خوب نہ بود ۱۲ ترجمہ مشکوٰۃ [۳] کہا امام محمد نے بو کی وجہ سے آپ نے ممانعت فرمائی ہے اگر پکا کر کھائے تو منع نہین جیسا کہ دوسرے باب مین مؤلف خود ذکر کرے گا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور عامۂ علما کا۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی مسجد سے خاص ہے۔ مگر لفظ مساجد کا جو جمع ہے اُس کی تردید کرتا ہے ۱۲

محمود بن غیلان ثنا ابوداؤد انبانا شعبة عن سماک بن حرب سمع جابر بن سمرة یقول نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی ایوب وکان اذا اکل طعاما بعث الیہ بفضلہ فبعث الیہ یوما بطعام ولم یاکل منہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اتی ابوایوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ الثوم فقال یا رسول اللہ احرام ھو قال لا ولکنی اکرھہ من اجل ریحہ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن مدویة ثنا مسدد ثنا الجراح بن ملیح عن ابی اسحٰق عن شریک بن حنبل عن علی قال نھی عن اکل الثوم الا مطبوخا وقد روی ھذا عن علی انہ قال نھی عن اکل الثوم الا مطبوخا قولہ **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن ابیہ عن ابی اسحٰق عن شریک بن حنبل عن علی انہ کرہ اکل الثوم الا مطبوخا ھذا حدیث لیس اسنادہ بذلک القوی وروی عن شریک بن حنبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا **حدثنا** الحسن بن الصباح البزاز ثنا سفیان بن عیینة عن عبداللہ بن ابی یزید عن ابیہ عن ام ایوب اخبرتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نزل علیھم فتکلفوا لہ طعاما فیہ من بعض ھذہ البقول فکرہ اکلہ فقال لاصحابہ کلوہ فانی لست کاحد کم انی اخاف ان اوذی صاحبی ھذا حدیث حسن صحیح غریب وام ایوب ھی امرأة ابی ایوب الانصاری **حدثنا** محمد بن حمید ثنا زید بن الحباب عن ابی خلدة عن ابی العالیة قال الثوم من طیبات الرزق وابوخلدة اسمہ خالد بن دینار وھو ثقة عند اھل الحدیث وقد ادرک انس بن مالک وسمع منہ وابوالعالیة اسمہ رفیع وھو الریاحی قال عبدالرحمٰن بن مھدی کان ابوخلدة خیارا مسلما **باب** ماجاء فی تخمیر الاناء واطفاء السراج والنار عند المنام **حدثنا** قتیبة عن مالک عن ابی الزبیر عن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغلقوا الباب واوکوا السقاء واکفؤا الاناء او خمروا الاناء واطفؤا المصباح فان الشیطان لا یفتح غلقا

محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے سُنا اُسنے جابر بن سمرہ سے کہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوایوب انصاری کے گھر مین اُترے اور جب نبی صلعم کھانا کھاتے تھے تو اُسکی طرف اپنا بچا ہوا کھانا بھیجتے تھے سو آپ نے اُسکی طرف ایک دن کھانا بھیجا اور آپ نے اس سے کچھ نہ کھایا پس جب ابوایوب نبی صلعم کے پاس آیا تو اُسنے آپ کے ساتھ اس امر کا ذکر کیا پس فرمایا نبی صلعم نے اس مین لسن ہے سو کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے فرمایا آپ نے کہ نہین لیکن مین اس کو بسبب اس کی بو کے مکروہ جانتا ہون۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہمسے مسدد نے کہا حدیث کی ہم سے جراح بن ملیح نے ابی اسحاق سے اُس نے شریک بن حنبل سے اُس نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا اُنھون نے لسن کے کھانے سے ممانعت ہے مگر اس حالت مین کہ مطبوخ ہو۔ اور مروی ہے حضرت علی سے قول ان کا کہا اُنھون نے لسن کے کھانے سے ممانعت ہی مگر اس حالت مین کہ مطبوخ ہو۔ **حدیث** کی ہم سے ہناد نے یہ کہ کہا اُسنے حدیث کی ہمسے وکیع نے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے شریک بن حنبل سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن صباح بزاز نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی یزید سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ام ایوب سے اُسنے اُسکو خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس یعنی ہمارے پاس آئے تو اُنھون نے آپکے واسطے کھانے مین تکلف کیا اُسمین ان ترکاریون مین سے کوئی ترکاری تھی پس آپ نے اُسکے کھانے کو مکروہ جانا اور آپ نے اصحاب سے فرمایا تم اسکو کھالو اور مین تمھارے مثل نہین ہون مین خوف کرتا ہون کہ میرا صاحب ایذا دیا جاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی۔ اور ام ایوب وہ ابی ایوب انصاری کی بی بی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن حباب نے ابی خلدہ سے اُس نے ابی العالیہ سے کہا اُس نے لسن پاکیزہ رزق مین سے ہے۔ اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے اور اُس نے انس بن مالک کی ملاقات کی ہے اور سُنا ہے اُس نے اُس سے اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہے۔ کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابوخلدہ بہت اچھا مسلمان تھا۔ **باب** اس بیان مین کہ سونے کے وقت برتنون کو ڈھانپنا اور چراغ کو گل کرنا اور آگ کو بجھانا چاہیئے۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُس نے ابی الزبیر سے اُس نے جابر سے کہا اُس نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کو بند کرو اور مشک کے منھ کو باندھ دو اور برتنون کو اُلٹا کر دو یا فرمایا آپنے برتنون کو ڈھانپ دو اور چراغ کو گل کردو اسلئے کہ شیطان بند ہوئے دروازے کو نہین کھولتا

ف پہلے تین علتین پہلی تین چیزون کی آپ نے بیان فرمائی بعد اُسکے چراغ کے گل کرنے کی کہ اگر چراغ یا مثل اسکے آگ بجھائی نہ جاوے تو خطرہ رہتا ہے کہ چوہا بتی نکال کر ایسی جگہ ہو نجادے جس سے گھر جل جاوے ۱۲

ولا يحل وكاء ولا يكشف انية فان الفويسقة تضرم على الناس بيتهم وفى الباب عن ابن عمر وابى هريرة وابن عباس هٰذا حديث حسن صحيح و
قد روى من غير وجه عن جابر حدثنا ابن ابى عمر وغير واحد قالوا ثنا سفيان عن الزهرى عن سالم عن ابيه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لاتتركوا النار فى بيوتكم حين تنامون هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى كراهية القران بين التمرتين حدثنا
محمود بن غيلان ثنا ابواحمد الزبيرى وعبيدالله عن الثورى عن جبلة بن سحيم عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يقرن بين التمرتين حتى يستاذن صاحبه وفى الباب عن سعد مولى ابى بكر هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى استحباب
التمر حدثنا محمد بن سهل بن عسكر وعبدالله بن عبدالرحمٰن قالا ثنا يحيىٰ بن حسان ثنا سليمان بن بلال عن هشام بن عروة عن
ابيه عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال بيت لاتمر فيه جياع اهله وفى الباب عن سلمىٰ امرأة ابى رافع هٰذا حديث
حسن غريب من هٰذا الوجه لانعرفه من حديث هشام بن عروة الا من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فى الحمد على الطعام اذا فرغ منه
حدثنا هناد ومحمود بن غيلان قالا ثنا ابواسامة عن زكريا بن ابى زائدة عن سعيد بن ابى بردة عن انس بن مالك ان النبى
صلى الله عليه وسلم قال ان الله ليرضى عن العبد ان ياكل الاكلة او يشرب الشربة فيحمده عليها وفى الباب عن عقبة بن عامر و
ابى سعيد وعائشة وابى ايوب وابى هريرة هٰذا حديث حسن وقد رواه غير واحد عن زكريا بن ابى زائدة نحوه ولانعرفه الا من
حديث زكريا بن ابى زائدة **باب** ماجاء فى الاكل مع المجذوم حدثنا احمد بن سعيد الاشقر وابراهيم بن يعقوب قالا ثنا
يونس بن محمد ثنا المفضل بن فضالة عن حبيب بن الشهيد عن محمد بن المنكدر عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور نہ وہاں بند میں داخل ہوتا ہے اور نہ برتنوں کو کھولتا ہے اور چوہا لوگوں کے گھروں کو جلا تا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس
سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طریق سے جابر سے مروی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے
سفیان نے زہری سے اُس نے سالم سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے وقت اپنے گھروں میں
آگ مت چھوڑو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دو کھجوروں کو ملا کر کھانے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی
ہمسے ابواحمد زبیری اور عبیداللہ نے ثوری سے اُس نے جبلہ بن سحیم سے اُس نے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں
کو ملا کر کھانے سے منع کیا ہے تاکہ اپنے صاحب سے اذن[1] لے لے اور اس باب میں روایت ہے سعد سے جو ابی بکر کا غلام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
باب کھجوروں کے استحباب میں جو مروی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن سہل بن عسکر اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے
یحیی بن حسان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا[2] آپ نے جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اُس گھر کے لوگ بھوکے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے سلمی سے جو ابی رافع کی بی بی ہے
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ہشام بن عروہ سے مگر اسی وجہ سے **باب** جب کھانے سے فارغ ہو تو اُسپر حمد کرے
حدیث کی ہم سے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابواُسامہ نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُس نے سعید بن ابی بردہ سے اُسنے
انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالےٰ اُس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کھانا کھائے اور پانی پئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد
کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور عائشہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور
کئی ایک نے اسکو زکریا بن ابی زائدہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زکریا بن ابی زائدہ سے۔ **باب** مجذوم کے
ساتھ کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن سعید اشقر اور ابراہیم بن یعقوب نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے یونس بن محمد نے کہا
حدیث کی ہم سے مفضل بن فضالہ نے حبیب بن شہید سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] ممانعت کی وجہ اسی صورت میں معلوم ہوئی کہ جب کھانا کم ہو اور حاجت سب کی یکسان ہو ۱۲ [2] کہا طیبی نے اس سے کھجوروں کی فضیلت اور عیال کے واسطے طعام
کا ذخیرہ کرنا اور اُسپر برانگیختہ کرنا ثابت ہوتا ہے اور قناعت پر بھی حدیث محمول ہو سکتی ہے اُس جگہ کہ جہاں کھجوریں بہت ہوں یعنی جس گھر میں کھجوریں بھی ہوں تو اُسکے
اہل بھوکے نہیں ہو سکتے بھوکے تو وہ ہوتے ہیں کہ جس میں کھجوریں بھی نہ ہوں ملک ہند میں کھجوروں کی جگہ چنے یا جو ہوتے ہیں یعنی جس گھر میں چنے یا جو ہوں اُس گھر
کے اہل بھوکے نہیں ہوتے بلکہ بھوکے تو وہ ہونگے جس گھر میں یہ بھی موجود نہ ہوں ۱۲

اخذ بید مجذوم فادخله معه فی القصعة ثم قال کل بسم الله ثقة بالله و توکلا علیه هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث یونس بن محمد عن المفضل بن فضالة والمفضل بن فضالة هٰذا شیخ بصری والمفضل بن فضالة شیخ اٰخر مصری اوثق من هٰذا واشهر وروی شعبة هٰذا الحدیث عن حبیب بن الشهید عن ابن بریدة ان عمر اخذ بید مجذوم وحدیث شعبة اشبه عندی واصح **باب ماجاء** ان المؤمن یاکل فی معا واحد **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیٰی بن سعید ثنا عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الکافر یاکل فی سبعة امعاء والمؤمن یاکل فی معا واحد هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی هریرة وابی سعید وابی نضرة وابی موسیٰ وجهجاه الغفاری ومیمونة وعبد الله بن عمرو **حدثنا** اسحٰق بن موسیٰ ثنا معن ثنا مالک عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ضافه ضیف کافر فامر له رسول الله صلی الله علیه وسلم بشاة فحلبت فشرب ثم اخری فحلبت فشربه ثم اخری فشربه حتی شرب حلاب سبع شیاه ثم اصبح من الغد فاسلم فامر له رسول الله صلی الله علیه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم امر له باخری فلم یستتمها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن یشرب فی معا واحد والکافر یشرب فی سبعة امعاء هٰذا حدیث حسن صحیح غریب **باب ماجاء فی طعام الواحد یکفی الاثنین** **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک ح وثنا قتیبة عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طعام الاثنین کافی الثلثة وطعام الثلثة کافی الاربعة وفی الباب عن ابن عمر وجابر

ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور اُسکو اپنے ساتھ اپنے پیالہ مین داخل کر لیا پھر فرمایا کھاے ساتھ نام اللہ کے اللہ پر اعتماد کر کے اور اُسپر توکل کر کے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یونس بن محمد سے جو راوی ہے مفضل بن فضالہ سے۔ اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہی اور مفضل بن فضالہ وہ اور شیخ ہی وہ مصری ہی وہ اس سے زیادہ معتبر اور زیادہ مشہور ہی۔ اور شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے اُسنے ابن بریدہ سے روایت کی ہی کہ حضرت عمر نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا۔ اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک بہت اچھی اور صحیح ہی۔ **باب** اس بیان مین کہ مؤمن ایک آنت مین کھاتا ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر سات آنتو ںمین کھاتا ہے۔ اور مومن ایک آنت مین کھاتا ہی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابی نضرہ اور ابی موسی اور جہجاہ غفاری اور میمونہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کافر شخص مہمان ہوا پس اُسکے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا حکم دیا سو وہ اُسکے لئے دوہی گئی اور اُس نے دودھ پی لیا پھر دوسری دوہی گئی پھر اور سو اُسنے اُسکو پی لیا تا کہ اُسنے سات بکریون کا دوہا ہوا دودھ پیا پھر وہ کل صبح کو اسلام لایا پھر اُسکے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اُسکے واسطے ایک بکری دوہی گئی پس اُسنے اسکا دودھ پی لیا پھر آپ نے اُسکے واسطے دوسری کا حکم دیا سو وہ اُسکو تمام نہ کر سکا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر سات آنتون مین پیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **باب** اس بیان مین کہ ایک کا طعام دو کو کافی ہوتا ہی۔ **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ح اور **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کا کھانا تین کو کافی ہی اور تین کا کھانا چار کو کافی ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہما

ف لوگون نے اسکی بہت تاویلین لکھین ہین ایک یہ کہ یہ ایک خاص آدمی کے حق مین آپ نے فرمایا ہے دوسرے یہ کہ مومن چونکہ کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان اُسکا شریک نہین ہوتا برخلاف کافر کے۔ تیسرے یہ کہ مؤمن تھوڑا سا کھا کر صبر کر کے چھوڑتا ہی اور کافر بباعث حرص کے سیر نہین ہوتا۔ چوتھے یہ کہ بعض مومن ایسے ہون اور بعض کفار ایسے۔ پانچوین یہ کہ سات سے مراد حرص اور شرہ اور طول الامل اور طمع اور بری طبع اور دیرھی اور موٹائی ہو چھٹے یہ کہ مومن سے مراد مومن کامل ہو جو شہوات سے بچنے والا ہو اسطرح اور بھی کئی طرح سے لوگون نے معنے ذکر کئے ہین مگر حق یہ معلوم ہوتا ہی کہ مومن کے بہ نسبت کافر کی حرص دنیاوی زائد ہوتی ہے اور یہ بات بدیہی ہی ہر ایک شخص جانتا ہی ۱۲ **ف** اس مین کچھ شک نہین کہ دو آدمیون کا کھانا جیسا کہ دو آدمیون کا پیٹ بھرتا ہے ویسا ہی تین کا بھر جاتا ہی اور جیسا تین کا طعام تین کو سیر کرتا ہی ویسا ہی چار کو بھی سیر کرتا ہی اسلئے کہ عموماً ملک کا رواج اسی پر ہے کہ اگر دو تین آدمیون کا کھانا آوے تو ایک کا ضرور ہی زائد ہوتا ہی اسی طرح سے اگر ایک آدمی کا کھانا ہو تو وہ دو آدمیون کو اچھے طور سے کافی ہو سکتا ہی مگر دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو تو بیشک سیر تو نہین کرتا مگر گذارہ اکرنے مین کچھ دقت نہین ہوتی ۱۲

هٰذا حديث حسن صحيح وروى جابر عن النبی صلى الله عليه وسلم طعام الواحد يكفی الاثنين وطعام الاثنين يكفی الاربعة وطعام الاربعة يكفی الثمانية **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن الاعمش عن ابی سفيان عن جابر عن النبی صلى الله عليه وسلم بهٰذا **باب** ماجاء فی اكل الجراد **حدثنا** احمد بن منيع ثنا سفيان عن ابی يعفور العبدی عن عبد الله بن ابی اوفی انه سئل عن الجراد فقال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ست غزوات ناكل الجراد هٰكذا روى سفيان بن عيينة عن ابی يعفور هٰذا الحديث وقال ست غزوات وروى سفيان الثوری وغير واحد عن ابی يعفور هٰذا الحديث وقال سبع غزوات وفی الباب عن ابن عمر وجابر هٰذا حديث حسن صحيح وابو يعفور اسمه واقد ويقال وقدان ايضا وابو يعفور الآخر اسمه عبد الرحمٰن بن عبيد بن نسطاس **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو احمد والمؤمل قالا ثنا سفيان عن ابی يعفور عن ابن ابی اوفی قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع غزوات ناكل الجراد وروى شعبة هٰذا الحديث عن ابی يعفور عن ابن ابی اوفی قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوات ناكل الجراد **حدثنا** بذلك محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة بهٰذا **باب** ماجاء فی اكل لحوم الجلالة والبانها **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن محمد بن اسحٰق عن ابن ابی نجيح عن مجاهد عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل الجلالة والبانها وفی الباب عن عبد الله بن عباس هٰذا حديث حسن غريب وروى الثوری عن ابن ابی نجيح عن مجاهد عن النبی صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس ان النبی صلى الله عليه وسلم نهى عن المجثمة وعن لبن الجلالة وعن الشرب من فی السقاء

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جابر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے۔ اور دو کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کافی ہوتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مهدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اُسکے۔ **باب** ٹڈی کے کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی یعفور عبدی سے اُسنے عبد اللہ بن ابی اوفی سے یہ کہ وہ ٹڈیون کی بابت سوال کیا گیا سو کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر سات جنگ کئے ہین ہم ٹڈیان کھاتے تھے ایسا ہی سفیان بن عینیہ نے اس حدیث کو ابی یعفور سے روایت کیا ہے اور کہا چھ جنگ۔ اور سفیان ثوری اور کئی نے اس حدیث کو ابی یعفور سے روایت کیا ہے اور کہا اُسنے سات جنگ۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور جابر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو یعفور کا نام واقد ہے اور اُسکو وقدان بھی کہتے ہین اور ابو یعفور دوسرے کا نام عبد الرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد اور مؤمل نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی یعفور سے اُسنے ابن ابی اوفی سے کہا اُسنے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر سات جنگ کئے ہین ٹڈیان کھاتے تھے۔ اور شعبہ نے اس حدیث کو ابی یعفور سے اُس نے ابن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ کہا اُسنے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر کئی جنگ کئے ہین اُن مین ہم ٹڈیان کھاتے تھے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ساتھ اس کے **باب** جلالہ[1] جانور کے گوشت کھانے اور اُس کے دودھ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُس نے ابن ابی نجیح سے اُس نے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے اور اُسکے دودھ سے منع کیا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے ثوری نے ابن ابی نجیح سے اُس نے مجاہد سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے عکرمہ سے اُس نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلعم نے مجثمہ[2] سے اور جلالہ[1] کے دودھ سے اور مشک کے منھ سے پینے سے ممانعت کی ہے

[1] جلالہ اُن جانور کو کہتے ہین جو پلیدی کھائے اور اُسکے کھانے کی ممانعت اُس وقت ہے کہ جب اکثر خوراک اُس کی یہی ہو جائے حتی کہ اُسکے گوشت اور دودھ اور پسینے مین پلیدی کے آثار ظاہر ہو جائین اس صورت مین اُسکا کھانا منع ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر چند روز تک حبس کیا جائے تو پھر اُس کا کھانا منع نہین۔ اور سواری سے ممانعت جو مردی ہے اُسکی وجہ بھی یہی ہے کہ اُسکے بدن سے اور پسینے سے سوار کے کپڑے اور گابے بدن نجس ہو جاتا ہے ١٢ [2] مجثمہ اس جانور کو بولتے ہین جسکو ایک جگہ گاڑ کر اُس پر تیر چلاتے ہین اور وہ مرجاتا ہے ١٢

قال محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو **باب** ماجاء فی اکل الدجاج **حدثنا** زید بن اخزم ثنا ابو قتیبة عن ابی العوام عن قتادة عن زهدم الجرمی قال دخلت علی ابی موسیٰ وهو یاکل دجاجة فقال ادن فکل فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یاکله هٰذا حدیث حسن وقد روی هٰذا الحدیث من غیر وجه عن زهدم ولا نعرفه الا من حدیث زهدم وابو العوام هو عمران القطان **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن سفیان عن ایوب عن ابی قلابة عن زهدم عن ابی موسیٰ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یاکل لحم دجاج وفی الحدیث کلام اکثر من هٰذا هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی ایوب السختیانی هٰذا الحدیث عن القاسم التمیمی عن ابی قلابة عن زهدم الجرمی **باب** ماجاء فی اکل الحباری **حدثنا** الفضل بن سهل الاعرج البغدادی ثنا ابراهیم بن عبد الرحمٰن بن مهدی عن ابراهیم بن عمر بن سفینة عن ابیه عن جده قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لحم حباری هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وابراهیم بن عمر بن سفینة روی عنه ابن ابی فدیك ویقول بریة بن عمر بن سفینة **باب** ماجاء فی اکل الشواء **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی محمد بن یوسف عن عطاء بن یسار اخبره ان ام سلمة اخبرته انها قربت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جنبا مشویا فاکل منه ثم قام الی الصلوٰة وما توضا وفی الباب عن عبد اللہ بن الحارث والمغیرة وابی رافع هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فی کراهیة الاکل متکئا **حدثنا** قتیبة ثنا شریك عن علی بن الاقمر عن ابی جحیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اما انا فلا اکل متکئا وفی الباب عن علی وعبد اللہ بن عمرو وعبد اللہ بن العباس هٰذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث علی بن الاقمر وروی زکریا بن ابی زائدة وسفیان بن سعید وغیر واحد عن علی بن الاقمر هٰذا الحدیث

کہا محمد بن بشار نے حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے **باب** مرغی کے کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے زید بن اخزم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ نے ابی العوام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے زہدم جرمی سے کہا اُسنے مین ابی موسی پر داخل ہوا اس حالت مین کہ وہ مرغی کھا رہا تھا سو اُسنے مجھسے کہا قریب ہو اور کھا اسلئے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے کہ اُسکو کھاتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ حدیث کئی طریق سے زہدم سے مروی ہے۔ اور نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق زہدم سے۔ اور ابو العوام وہ عمران قطان ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے زہدم سے اُسنے ابی موسی سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلعم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا اور اس حدیث میں اس سے زیادہ قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایوب سختیانی نے اس حدیث کو قاسم تمیمی سے روایت کیا ہے اُسنے ابی قلابہ سے اُس نے زہدم جرمی سے **باب** حباری[ع] کے کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے فضل بن سہل اعرج بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن مہدی نے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک نے روایت کی ہے اور وہ بریہ بن عمر بن سفینہ کہلاتا ہے **باب** بھنے ہوئے گوشت کے کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا اُسنے کہا ابن جریج نے کہ خبر دی مجھے محمد بن یوسف نے یہ کہ عطاء بن یسار نے خبر دی ہے اُسکو یہ کہ ام سلمہ نے خبر دی ہے اُسکو کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بھنا ہوا گوشت کیا پس آپ نے اُس سے کھایا پھر نماز کی طرف کھڑے ہوئے اور وضو نہ کیا۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابی رافع سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے۔ **باب** تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے علی بن اقمر سے اُسنے ابی جحیفہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہر حال مین تو تکیہ لگا کر نہین کھاتا۔ اور اس باب مین روایت ہے علی اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن عباس سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق علی بن اقمر سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو زکریا بن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی ایک نے علی بن اقمر سے

ع حباری بالضم شوات ایک قسم کی چڑیا ہے ۱۲

وروى شعبة عن سفيان الثوری هذا الحديث عن علی بن الاقمر **باب** ما جاء فی حب النبی صلی الله عليه وسلم الحلواء والعسل **حدثنا** سلمة بن شبيب ومحمود بن غيلان واحمد بن ابراهيم الدورقی قالوا ثنا ابو اسامة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان النبی صلی الله عليه وسلم يحب الحلواء والعسل هذا حديث حسن صحيح غريب وقد رواه علی بن مسهر عن هشام بن عروة وفی الحديث كلام اكثر من هذا **باب** ما جاء فی اكثار المرقة **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المقدمی ثنا مسلم بن ابراهيم ثنا محمد بن فضاء ثنا ابی عن علقمة بن عبد الله المزنی عن ابيه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اشتری احدكم لحما فليكثر مرقته فان لم يجد لحما اصاب مرقه وهو احد اللحمين وفی الباب عن ابی ذر هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث محمد بن فضاء ومحمد بن فضاء هو المعبر وقد تكلم فيه سليمان بن حرب وعلقمة هو اخو بكر بن عبد الله المزنی **حدثنا** الحسين بن علی بن الاسود البغدادی ثنا عمرو بن محمد العنقری ثنا اسرائيل عن صالح بن رستم ابی عامر الخزاز عن ابی عمران الجونی عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يحقرن احدكم شيئا من المعروف وان لم يجد فليلق اخاه بوجه طليق واذا اشتريت لحما او طبخت قدرا فاكثر مرقته واغرف لجارك منه هذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة عن ابی عمران الجونی هذا حديث حسن **باب** ما جاء فی فضل الثريد **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن عمرو بن مرة الهمدانی عن ابی موسی عن النبی صلی الله عليه وسلم قال كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء الا مريم بنت عمران واسية امرأة فرعون وفضل عائشة علی النساء كفضل الثريد علی سائر الطعام وفی الباب عن عائشة وانس هذا حديث حسن صحيح

اور روایت کیا ہے شعبہ نے سفیان ثوری سے اس حدیث کو علی بن اقمر سے۔ **باب** اس بیان مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد کو دوست رکھتے تھے **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور محمود بن غیلان اور احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی[1] اور شہد کو دوست رکھتے تھے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور روایت کیا اُسکو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے۔ اور اس حدیث مین اس سے زیادہ قصہ ہے۔ **باب** شوربا کے زیادہ بنانے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضاء نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے علقمہ بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے گوشت خریدے تو چاہیے کہ شوربا اُسکا بہت کرے پس اگر گوشت نہ پائے تو اُسکا شوربا ہی (ہمسایون وغیرہ کو) پہونچاوے اور یہ بھی دو گوشتون مین سے ایک ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ذر سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق یعنی طریق محمد بن فضاء سے اور محمد بن فضاء وہ معبر ہے اور اُسکے حق مین سلیمان بن حرب نے کلام کیا ہے اور علقمہ وہ بکر بن عبد اللہ مزنی کا بھائی ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن علی بن اسود بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن محمد بن عنقری نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے صالح بن رستم ابی عامر خزاز سے اُسنے ابی عمران جونی سے اُسنے عبد اللہ بن صامت سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ کوئی شخص تم مین سے نیکی کو حقیر نہ جانے اور اگر اس سے نہ ہو سکے تو اپنے بھائی کو ہی کشادہ پیشانی سے ملے۔ اور جب تو گوشت خریدے یا ہانڈی پکائے تو اُسکا شوربا زیادہ کر اور چُلّو بھر اپنے ہمسایہ کو اس سے دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ نے ابی عمران جونی سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** ثرید کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ ہمدانی سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مردون سے بہت لوگ کامل ہوئے ہین۔ اور عورتون سے سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی کے کوئی کامل نہین ہوئی۔ اور فضیلت عائشہ کی عورتون پر مثل فضیلت ثرید[2] کے ہے بقیہ طعام پر۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] یعنی ہر قسم کی شیرینی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پسند رکھتے تھے اگرچہ شیرینی مین شہد داخل تھا مگر بباعث شرافت کے ذکر کیا گیا یا اسواسطے کہ ہر ایک قسم کی شیرینی کو دوست رکھتے تھے خواہ انسان کی بنائی ہوئی ہو یا ذات باری کی اور قصہ جو اس حدیث مین ہے وہ مشہور ہے ۱۲ [2] ثرید شوربے مین روٹی ڈالنے کو کہتے ہین۔ اور حضرت عائشہ کا علیحدہ ذکر کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اُن کو اور عورتون پر ایک قسم کی خصوصیت ہے۔ اور فضیلت اس کھانے کی اسواسطے ہے کہ یہ غذا اور لذت اور قوت اور سہل کھانے اور دانتون مین جلدی پہنے مین اور سب سے مستثنی ہے یا یہ وجہ ہے کہ یہ کھانا آپکو اسوقت کے موجودہ کھانون سے زیادہ پسند تھا ۱۲

باب ما جاء انهشوا اللحم نهشا **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان بن عیینة عن عبد الکریم ابی امیة عن عبد اللہ بن الحارث قال زوجنی ابی فدعا اناسا فیهم صفوان بن امیة فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال انهشوا اللحم نهشا فانه اهنأ وامرأ وفی الباب عن عائشة وابی هریرة هٰذا حدیث لا نعرفه الا من حدیث عبد الکریم وقد تکلم بعض اهل العلم فی عبد الکریم المعلم من قبل حفظه منهم ایوب السختیانی **باب** ما جاء عن النبی صلی اللہ علیه وسلم من الرخصة فی قطع اللحم بالسکین **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهری عن جعفر بن عمرو بن امیة الضمری عن ابیه انه رای النبی صلی اللہ علیه وسلم احتز من کتف شاة فاکل منها ثم مضی الی الصلٰوة ولم یتوضأ هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن المغیرة بن شعبة **باب** ما جاء ای اللحم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی ثنا محمد بن الفضیل عن ابی حیان التیمی عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر عن ابی هریرة قال اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم بلحم فدفع الیه الذراع وکان یعجبه فنهش منها وفی الباب عن ابن مسعود وعائشة وعبد اللہ بن جعفر وابی عبیدة هٰذا حدیث حسن صحیح وابو حیان اسمه یحیی بن سعید بن حیان التیمی وابو زرعة بن عمرو بن جریر اسمه هرم **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا یحیی بن عباد ابو عباد ثنا فلیح بن سلیمان عن عبد الوهاب بن یحیی من ولد عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن عبد اللہ بن الزبیر عن عائشة قالت ما کان الذراع احب اللحم الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ولکن کان لا یجد اللحم الا غبا فکان یعجل الیه لانه اعجلها نضجا هٰذا حدیث حسن لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **باب** ما جاء فی الخل **حدثنا** الحسن بن عرفة ثنا مبارک بن سعید اخو سفیان بن سعید عن سفیان عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال نعم الادام الخل

باب ہڈی سے گوشت دانتوں سے اُتارنا چاہیے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبد الکریم ابی امیہ سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے کہا اُس نے میرا میرے باپ نے نکاح کیا اور لوگوں کو بُلایا اُنمین صفوان بن اُمیہ بھی تھا پس کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہڈی سے گوشت دانتوں سے اُتارو کیونکہ وہ بہت لذیذ ہے اور ثقل طعام کا دور کرنے والا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہما۔ اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے سوائے طریق عبد الکریم کے۔ اور بعض اہل علم نے عبد الکریم معلم کے حق مین اُسکے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے اُنمین سے ایوب سختیانی ہے۔ **باب** اس بیان مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گوشت کو چھری کے ساتھ کاٹنے مین رخصت مروی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری سے ایک کاندھا قطع کیا اور اس سے کھایا پھر آپ نماز کی طرف گئے اور وضو نہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے۔ **باب** اس بیان مین کہ کونسا گوشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے ابی حیان تیمی سے اُسنے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص گوشت لایا سو اُسنے آپ کو دست کا گوشت دیا اور وہ آپ کو پسند ہوتا تھا پس آپ نے کھایا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور عائشہ اور عبد اللہ بن جعفر اور ابی عبیدہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو حیان کا نام یحیی بن سعید بن حیان تیمی ہے۔ اور ابو زرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عباد ابو عباد نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عبد الوہاب بن یحیی سے جو عباد بن عبد اللہ بن زبیر کی اولاد سے ہے اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے دست کا گوشت کچھ آپ کو زیادہ پسند نہ تھا۔ لیکن گوشت آپکو بعد مدت کے ملتا تھا[1] سو اُسکی طرف جلدی کرتے تھے اسلیے کہ یہ پکنے مین جلدی کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے **باب** سرکے کے حق مین جو مروی ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے مبارک بن سعید نے جو سفیان بن سعید کا بھائی ہے سفیان سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر سالنون کا سرکہ ہے

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ غرض ہے کہ آپکو خاص اسجگہ کا گوشت اور جگہ کے گوشت سے کچھ زیادہ محبوب نہ تھا بلکہ چونکہ گوشت اُسوقت مین کمیاب تھا اور بہت دیر سے ملتا تھا اسلیے آپ اسجگہ کے گوشت کے بہت خواہان ہوتے تھے کیونکہ یہ پکنے مین بہت جلدی پکتا ہے۔ اور اس حدیث اور پہلی حدیث مین تعارض نہین ہے کیونکہ جلدی پکنا بھی ایک قسم کی پسندیدہ چیز نہین شمار ہوتا ہے ۱۲

عسکر

حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعی البصری ثنا معوية بن هشام عن سفیان عن محارب بن دثار عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال نعم الادام الخل وفی الباب عن عائشة وام هانئ وهذا اصح من حدیث مبارك بن سعید **حدثنا** محمد بن سهل بن عسکری البغدادی ثنا یحیی بن حسان نا سلیمان بن بلال عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم الادام الخل **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن ثنا یحیی بن حسان عن سلیمان بن بلال بهذا الاسناد نحوه الا انه قال نعم الادام او الادام الخل هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه لا یعرف من حدیث هشام بن عروة الا من حدیث سلیمان بن بلال **حدثنا** ابو کریب ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی حمزة الثمالی عن الشعبی عن ام هانئ بنت ابی طالب قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال هل عندکم شیٔ فقلت لا الا کسر یابسة وخل فقال النبی صلی الله علیه وسلم قربیه فما افقر بیت من ادم فیه خل هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه لا نعرفه من حدیث ام هانئ الا من هذا الوجه وام هانئ ماتت بعد علی بن ابی طالب بزمان **باب** ماجاء فی اکل البطیخ بالرطب **حدثنا** عبدة بن عبد الله الخزاعی ثنا معویة بن هشام عن سفیان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یاکل البطیخ بالرطب وفی الباب عن انس هذا حدیث حسن غریب ورواه بعضهم عن هشام بن عروة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکر فیه عن عائشة وقد روی یزید بن رومان عن عروة عن عائشة هذا الحدیث **باب** ماجاء فی اکل القثاء بالرطب **حدثنا** اسمٰعیل بن موسی الفزاری ثنا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن عبد الله بن جعفر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یاکل القثاء بالرطب هذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفه الا من حدیث ابراهیم بن سعد **باب** ماجاء فی شرب ابوال الابل **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا حمید وثابت وقتادة عن انس ان اناسا من عرینة قدموا المدینة فاجتووها

حدیث کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُسنے محارب بن دثار سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر سالنون کا سرکہ ہی۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ام ہانی سے اور یہ صحیح ہے طریق مبارک بن سعید سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکری بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن حسان نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بہتر سالنون کا سرکہ ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن حبان نے سلیمان بن ہلال سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے مگر فرق یہ ہی کہ کہا اُسنے بہتر سالن یا سالنون کا سرکہ ہی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے نہین معلوم ہوئی طریق ہشام بن عروہ سے مگر بواسطۂ طریق سلیمان بن بلال کے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابو حمزہ ثمالی سے اُسنے شعبی سے اُسنے ام ہانی سے جو ابی طالب کی بیٹی ہی کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا کیا تمھارے پاس کوئی شی ہی مین نے کہا نہین مگر خشک روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ۔ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو میرے آگے کر اور کوئی گھر سالن سے محتاج نہین ہوتا کہ جسمین سرکہ ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو طریق ام ہانی سے سوائے اس طریق کے۔ اور ام ہانی حضرت علی بن ابیطالب کے بہت زمانہ کے بعد فوت ہوئی ہی **باب** تر بوز کو کھجورون کے ساتھ کھانے کے بیانمین **حدیث** کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تر بوز کو کھجورون کے ساتھ کھاتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے انس سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہی اسکو بعض نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُسنے اسمین حضرت عائشہ کا ذکر نہین کیا۔ اور یزید بن رومان نے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ **باب** کھیرے کو کھجورون کے ساتھ کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسمعیل بن موسی فزاری نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن جعفر سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھیرون کو کھجورون کے ساتھ کھاتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن سعد سے **باب** اونٹون کے پیشاب پینے کے بیانمین **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہم سے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید اور ثابت اور قتادہ نے انس سے یہ کہ چند لوگ قوم عرینہ کے مدینہ مین آئے اور اُنھون نے اُسکی آب و ہوا کو ناموافق جانا [۱]

[۱] ان لوگون کے پیٹ بباعث ناموافق ہونے آب و ہوا کے پھول گئے تھے اسواسطے نبی صلعم نے صدقہ کے اونٹون مین بھیجدیا اور فرمایا کہ اُنکا پیشاب اور دودھ پیو جب اُنکے مرض دور ہوگئے تو اُنھون نے حضرت کے راعی قتل کئے اور اونٹونکو ہانک لیگئے۔ جب نبی صلعم کو خبر پہونچی تو آپ نے اُنکے پیچھے آدمی بھیجے اور گرفتار کئے گئے آپ نے بھی اُنکو وہی سزا دی جو اُنھون نے اونٹون کے چرانے والون کو دی تھی اور اونٹون کے پیشاب کا حکم ابتداء کتاب مین گذر چکا ہے کہ بعض کے نزدیک طاہر ہے اور کہا امام ابو حنیفہ نے نجس ہے۔ ۱۲

فبعثهم رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابوالها هٰذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ثابت وقد روى هٰذا الحديث من غير وجه عن انس رواه ابو قلابة عن انس ورواه سعيد بن ابی عروبة عن قتادة عن انس **باب** الوضوء قبل الطعام وبعده **حدثنا** يحيى بن موسیٰ ثنا عبد الله بن نمير ثنا قيس بن الربيع ح وثنا قتيبة ثنا عبد الكريم الجرجانی عن قيس بن الربيع المعنی واحد عن ابی هاشم عن زاذان عن سلمان قال قرأت فی التورٰية ان بركة الطعام الوضوء بعده فذكرت ذلك للنبی صلی الله علیہ وسلم واخبرته بما قرأت فی التورٰية فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم بركة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده وفی الباب عن انس وابی هريرة لانعرف هٰذا الحديث الا من حديث قيس بن الربيع وقيس يضعف فی الحديث وابو هاشم الرمانی اسمه يحيیٰ بن دينار **باب** فی ترك الوضوء قبل الطعام **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمٰعيل بن ابراهيم عن ايوب عن ابن ابی مليكة عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم خرج من الخلاء فقرب اليه طعام فقالوا الا ناتيك بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوٰة هٰذا حديث حسن وقد رواه عمرو بن دينار عن سعيد بن الحويرث عن ابن عباس وقال علی بن المدينی قال يحيیٰ بن سعيد كان سفيان الثوری يكره غسل اليد قبل الطعام وكان يكره ان يوضع الرغيف تحت القصعة **باب** ما جاء فی اكل الدباء **حدثنا** قتيبة بن سعيد ثنا الليث عن معاوية بن صالح عن ابی طالوت قال دخلت علی انس بن مالك وهو ياكل القرع وهو يقول يالك شجرة ما احبك الا لحب رسول الله صلی الله عليه وسلم اياك وفی الباب عن حكيم بن جابر عن ابيه هٰذا حديث غريب من هٰذا الوجه **حدثنا** محمد بن ميمون المكی ثنا سفيان بن عيينة قال ثنی مالك عن اسحٰق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالك قال رأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم يتتبع فی الصحفة يعنی الدباء فلا ازال احبه

پس اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹوں میں بھیجدیا اور فرمایا اُنکے دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث طریق ثابت سے حسن صحیح غریب ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے انس سے مروی ہے روایت کیا ہے اسکو ابو قلابہ نے انس سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے **باب کھانے کے پہلے اور پیچھے وضو کرنے کے بیان میں** **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے قیس بن ربیع نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الکریم جرجانی نے قیس بن ربیع سے معنی واحد ہیں اُسنے ابی ہاشم سے اُسنے زاذان سے اُسنے سلمان سے کہا اُسنے میں نے توریت میں پڑھا کہ برکت طعام کی وضو کرنا ہے بعد کھانے کے۔ سو میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ذکر کی۔ اور جو کچھ میں نے توریت میں پڑھا تھا اُسکی خبر دی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت طعام کی وضو کرنا ہے پہلے اُسکے اور وضو کرنا ہے پیچھے اُسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابوہریرہ سے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر طریق قیس بن ربیع سے اور قیس حدیث میں ضعیف ہے۔ اور ابو ہاشم رمانی کا نام یحیی بن دینار ہے **باب کھانے سے پہلے وضو کے ترک کرنے کے بیان میں** **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے نکلے اور آپ کے آگے کھانا حاضر کیا گیا اور کہا لوگوں نے کیا آپ کے واسطے پانی نہ لائیں فرمایا آپ نے میں وضو کا اُسوقت حکم دیا گیا ہوں کہ جب نماز کی طرف کھڑا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث سے اُسنے ابن عباس سے اور کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو بُرا جانتے تھے۔ اور یہ بھی مکروہ جانتے تھے کہ پیالے کے نیچے روٹی رکھی جائے **باب کدو کے کھانے کے بیان میں** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُسنے ابی طالوت سے کہا اُسنے میں انس بن مالک کے پاس گیا اس حالت میں کہ وہ کدو کھا رہا تھا اور کہتا تھا کیا ہی تجھے اے درخت کیسا ہی تو مجھے پسند ہے بباعث تیری محبت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اور اس باب میں روایت ہے حکیم بن جابر سے جو راوی ہے اپنے باپ سے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن میمون مکی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی مجھے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ پیالہ[ف] میں کدو کے پیچھے لگتے تھے سو ہمیشہ ہی اُسکو دوست رکھتا ہوں

ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے سے پہلے اور پیچھے دونوں وقتوں میں ہاتھ دھونے ضروری نہیں اور استحباب کی نفی اس سے ثابت نہیں ہوتی ہاں قول سفیان ثوری کا اس میں ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے مکروہ ہیں۔ اور وضو سے مراد ان حدیثوں میں ہاتھوں کا دھونا ہے۔ اور یہ جواب جو آپنے دیا ہے اس سائل کا جواب ہو سکتا ہے جو قبل طعام کے وضو کرنا واجب جانتا ہو سو آپ نے اُسکے وجوب کی نفی نفی کا کلمہ لاکر کردی۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حکمی نجاست کے ہوتے ہوئے کھانا منع نہیں ہوتا ۱۲ ف کہا طیبی نے اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کھانا مختلف چیزوں سے پکا ہوا ہو تو درمیان برتن سے یا دوسرے صاحب کے آگے سے کسی چیز کا لینا درست ہے بشرطیکہ وہ صاحب کو اس سے کراہت نہو

هٰذا حديث حسن صحيح وقد روی هٰذا الحديث من غير وجه عن انس بن مالك **باب** ماجاء فی اكل الزيت **حدثنا** يحيیٰ بن موسیٰ ثنا عبد الرزاق عن معمر عن زيد بن اسلم عن ابيه ان عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم كلوا الزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة هٰذا حديث لانعرفه الا من حديث عبد الرزاق عن معمر وكان عبد الرزاق يضطرب فی رواية هٰذا الحديث فربما ذكر فيه عن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم وربما رواه علی الشك فقال احسبه عن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم وربما قال عن زيد بن اسلم عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** ابو داؤد سليمان بن معبد ثنا عبد الرزاق عن معمر عن زيد بن اسلم عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عمر **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو احمد الزبيری وابو نعيم قالا ثنا سفيان عن عبد الله بن عيسیٰ عن رجل يقال له عطاء من اهل الشام عن ابی اسيد قال قال النبی صلی الله عليه وسلم كلوا من الزيت وادهنوا به فانه شجرة مباركة هٰذا حديث غريب من هٰذا الوجه انما نعرفه من حديث عبد الله بن عيسیٰ **باب** ماجاء فی الاكل مع المملوك **حدثنا** نصر بن علی ثنا سفيان عن اسمٰعيل بن ابی خالد عن ابيه عن ابی هريرة يخبرهم ذلك عن النبی صلی الله عليه وسلم قال اذا كفیٰ احدكم خادمه طعامه حره ودخانه فليأخذ بيده فليقعده معه فان ابی فليأخذ لقمة فليطعمه اياها هٰذا حديث حسن صحيح وابو خالد والد اسمٰعيل اسمه سعد **باب** ماجاء فی فضل اطعام الطعام **حدثنا** ابو يوسف بن حماد ثنا عثمان بن عبد الرحمٰن الجمحی عن محمد بن زياد عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال افشوا السلام واطعموا الطعام واضربوا الهام تورثوا الجنان وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وابن عمر وانس وعبد الله بن سلام وعبد الرحمٰن بن عائش وشريح بن هانی عن ابيه هٰذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابی هريرة **حدثنا** هناد ثنا ابو الاحوص عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اعبدوا الرحمٰن

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طرق سے انس بن مالک سے مروی ہے **باب** زیتون کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ عمر بن خطابؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیتون کو کھاؤ اور اُسکا تیل لگاؤ کیونکہ وہ درخت مبارک سے ہے۔ اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم سوائے طریق عبد الرزاق کے جو راوی ہے معمر سے۔ اور عبد الرزاق اس حدیث کی روایت مین اضطراب کرتا ہے پس کئی دفعہ تو وہ روایت کرتا ہے بواسطہ عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور کبھی اُسکو شک سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ یہ روایت بواسطہ حضرت عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے! اور کبھی کہتا ہے کہ یہ روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہم سے ابو داؤد یعنے سلیمان بن معبد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور اُسنے اس روایت مین حضرت عمر کا ذکر نہین کیا۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری اور ابو نعیم نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد اللہ بن عیسےٰ سے اُسنے ایک مرد سے جو اہل شام سے ہے اُس کا نام عطا ہے اُسنے ابی اُسید سے کہ کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیتون کھاؤ اور اُسکا تیل لگاؤ کیونکہ وہ درخت مبارک ہے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے فقط ہم اُس کو طریق عبد اللہ بن عیسیٰ سے ہی پہچانتے ہین۔ **باب** غلام کے ساتھ کھانے کے بیانمین۔ **حدیث** کی ہم نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے خبر دیتا تھا اُن کو اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تم مین سے کسی کا خادم اُس کے کھانے کی گرمی اور دھوئین کو کفایت کرے تو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اُس کو اپنے ساتھ بٹھلائے پس اگر انکار کرے تو چاہیئے کہ لقمہ پکڑے اور اُسکو کھلائے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو خالد والد اسمٰعیل کا ہے نام اُس کا سعد ہے۔ **باب** طعام کھلانے کی فضیلت کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہم سے یوسف بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عبد الرحمٰن جمحی نے محمد بن زیاد سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سلام کو افشا کرو اور طعام کھلاؤ اور کھوپریون پہ مارو جنت کے وارث ہوگے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن سلام اور عبد الرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانی اپنے باپ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث طریق ابی ہریرہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عطاء بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی عبادت کرو

واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی فضل العشاء **حدثنا** يحيىٰ بن موسىٰ ثنا محمد بن يعلى الكوفی ثنا عنبسة بن عبد الرحمٰن القرشی عن عبد الملك بن علاق عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعشوا ولو بكف من حشف فان ترك العشاء مهرمة هٰذا حديث منكر لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وعنبسة يضعف فی الحديث وعبد الملك بن علاق مجهول **باب** ماجاء فی التسمية على الطعام **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمی ثنا عبد الاعلى عن معمر عن هشام بن عروة عن ابيه عن عمر بن ابی سلمة انه دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده طعام قال ادن يا بنی فسم الله وكل بيمينك وكل مما يليك وقد روى هشام بن عروة عن ابی وجزة السعدی عن رجل من مزينة عن عمر بن ابی سلمة وقد اختلف اصحاب هشام بن عروة فی رواية هٰذا الحديث وابو وجزة السعدی اسمه يزيد بن عبيد **حدثنا** محمد بن بشار ثنا العلاء بن الفضل بن عبد الملك بن ابی السوية ابو الهذيل قال ثنی عبيد الله بن عكراش عن ابيه عكراش بن ذويب قال بعثنی بنو مرة بن عبيد بصدقات اموالهم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقدمت المدينة فوجدته جالسا بين المهاجرين والانصار قال ثم اخذ بيدی فانطلق بی الى بيت ام سلمة فقال هل من طعام فاتينا بجفنة كثيرة الثريد والوذر فاقبلنا ناكل منها فخبطت بيدی فی نواحيها واكل رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين يديه فقبض بيده اليسرى على يدی اليمنى ثم قال يا عكراش كل من موضع واحد فانه طعام واحد ثم اتينا بطبق فيه الوان التمر او الرطب شك عبيد الله فجعلت آكل من بين يدی وجالت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الطبق قال يا عكراش كل من حيث شئت فانه غير لون واحد ثم اتينا بماء فغسل رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ومسح ببلل كفيه وجهه وذراعيه وراسه

اور لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور اسلام کو افشا کرو جنت مین سلامتی سے داخل ہوگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** رات کے کھانے کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسے نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یعلی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے عنبسہ بن عبد الرحمٰن قرشی نے عبد الملک بن علاق سے اُس نے انس بن مالکؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو کھانا کھاؤ اگرچہ ردی کھجوروں کے ایک مٹھی ہی ہو اسلئے کہ رات کے کھانے کا ترک کرنا بوڑھا کرتا ہے یہ حدیث منکر ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے اور عنبسہ حدیث مین ضعیف ہے اور عبد الملک بن علاق مجہول ہے **باب** کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن صباح ہاشمی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلی نے معمر سے اُسنے ہشام سے اُسنے عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن ابی سلمہ سے یہ کہ وہ نبی صلعم کے پاس گیا اور آپ کے پاس کھانا تھا فرمایا آپ نے اے بیٹے آگے ہو اور بسم اللہ پڑھ اور اپنے داہنے ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھا۔ اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی ابی وجزہ سعدی سے اُس نے ایک مرد سے جو قوم مزینہ سے ہے اُس نے عمر بن ابی سلمہ سے۔ اور ہشام بن عروہ نے اس حدیث کی روایت مین اختلاف کیا ہے۔ اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے علا بن فضل بن عبد الملک بن ابی السویہ یعنی ابو الہذیل نے کہا حدیث کی مجھے عبید اللہ بن عکراش نے اپنے باپ عکراش بن ذویب سے کہا اُسنے مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کے صدقے دیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا پس مین مدینہ مین آیا سو مین نے آپ کو مہاجرین اور انصار مین بیٹھا ہوا پایا کہا اُسنے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ام سلمہ کے گھر کی طرف لے چلے پس فرمایا آپ نے کیا کچھ کھانا ہے سو ہمارے پاس ایک پیالہ جس مین ثرید اور ٹکڑے گوشت کے بہت تھے لایا گیا اور ہم اُسکی طرف متوجہ ہوکر کھانے لگے اور مین نے اپنا ہاتھ اُس کے نواحی میں پھیرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے سے کھایا اور آپ نے اپنے بائین ہاتھ سے میرے داہنے ہاتھ کو پکڑ لیا پھر فرمایا اے عکراش ایک جگہ سے کھا کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے۔ پھر ہمارے پاس ایک تھال لایا گیا جس مین مختلف کھجورین خشک یا تر (یہ شک عبید اللہ کو ہے) تھین سو مین اپنے آگے سے کھانے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک تھال مین جولان کرتا تھا فرمایا آپ نے اے عکراش کھا جس جگہ سے کہ تو چاہتا ہے[1] کیونکہ یہ ایک رنگ کے نہین ہین پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوئے اور اپنے ہاتھوں کی تری سے مُنھ اور بازوؤں اور سر پر مسح کیا

[1] غرض یہ ہے کہ اگر کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے آگے سے کھائے ورنہ جسطرح چاہے کھائے خواہ اپنے آگے سے یا جس جگہ سے چاہے کیونکہ ایسی چیز مین کسی دوسرے کو کراہت نہین پہونچتی ۱۲

وقال یاعکراش هٰذا الوضوء مما غیرت النار هٰذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث العلاء بن الفضل و قد تفرد العلاء بهٰذا الحدیث وفی الحدیث قصة **حدثنا** ابوبکر محمد بن ابان ثنا وکیع ثنا هشام الدستوائی عن بدیل بن میسرة العقیلی عن عبد الله بن عبید بن عمیر عن ام کلثوم عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم الله فان نسی فی اوله فلیقل بسم الله فی اوله وآخره وبهٰذا الاسناد عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یاکل طعاما فی ستة من اصحابه فجاء اعرابی فاکله بلقمتین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انه لوسمی لکفاکم هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراهیة البیتوتة وفی یده غمر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یعقوب بن الولید المدنی عن ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطٰن حساس لحاس فاحذروه علی انفسکم من بات وفی یده ریح غمر فاصابه شئ فلا یلومن الا نفسه هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه وقد روی من حدیث سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** محمد بن اسحٰق ابوبکر البغدادی ثنا محمد بن جعفر المدائنی ثنا منصور بن ابی الاسود عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من بات وفی یده غمر فاصابه شئ فلا یلومن الا نفسه هٰذا حدیث حسن غریب لانعرفه من حدیث الاعمش الا من هٰذا الوجه **آخر ابواب الاطعمة ابواب الاشربة**

باب ماجاء فی شارب الخمر **حدثنا** یحیی بن درست ابوزکریا ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وهو یدمنها لم یشربها فی الآخرة

اور فرمایا اے عکراش یہ وضو ہے اس سے کہ جسکو آگ متغیر کردے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر علاء بن فضل سے اور علاء ساتھ اس حدیث کے متفرد ہوا ہے۔ اور اس حدیث مین قصہ ہے **حدیث** کی ہم سے ابوبکر یعنی محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے بدیل بن میسرہ عقیلی سے اُسنے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اُسنے ام کلثوم سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین کھانا کھائے تو چاہیئے کہ بسم اللہ پڑھے پس اگر ابتدا مین بھول جائے تو چاہیئے کہ کہے بسم اللہ فی اولہ وآخرہ اور اسی اسناد سے عائشہ سے مروی ہے کہ کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ مین کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور دو لقمون مین ہی کھا گیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو تم کو کافی ہو جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب رات گذارنے کی کراہت کے بیان مین اس حالت مین کہ اُس کے ہاتھ مین چکنائی لگی ہو۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ولید مدنی نے ابن ابی ذئب سے اُسنے مقبری سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان بہت حساس اور مدرک ہے سو تم اس سے اپنی جانون پر خوف کرو جس شخص نے رات گذاری اس حالت مین کہ اُسکے ہاتھ مین چکنائی کی بو ہو اور اُسکو کوئی چیز کاٹ جائے تو چاہیئے کہ سوائے اپنی جان کے اور کسی کو ملامت نہ کرے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور مروی ہے طریق سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسحاق یعنی ابوبکر بغدادی نے کہا حدیث کی محمد بن جعفر مدائنی نے کہا حدیث کی ہمسے منصور بن ابی الاسود نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے رات گذاری اس حالت مین کہ اُسکے ہاتھ مین چکنائی ہو اور اُسکو کوئی چیز کاٹ جائے تو چاہیئے کہ سوائے اپنے نفس کے اور کسی کو ملامت نہ کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق اعمش سے مگر اسی وجہ سے **آخر ابواب الاطعمة ابواب الاشربة**۔

باب شراب پینے والے کے حکم کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے یحیی بن درست یعنی ابوزکریا نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر خمر ہے اور ہر مسکر حرام ہے اور جس کسی نے دنیا مین شراب پیا اور مر گیا اس حالت مین کہ وہ اسپر مداومت کرتا تھا تو وہ [۵] اُسکو آخرت مین نہ پئے گا

---

[۵] قولہ وہ اُسکو آخرت مین نہ پئے گا یا تو مراد ہے عدم دخول جنت سے یا اس نعمت کی محرومی سے لیکن مراد یہ ہے کہ ایسے لوگون کو اسکی خواہش نہ رہیگی ورنہ اس آیت کی مخالفت لازم آتی ہے ما تشتہیہ الانفس شاید ایسے شخص کی جزا یہی ہو کہ باوجود خواہش کے جنت کی شراب سے محروم رکھا جاوے یا یہ معنی کہ جزا اسکی یہ ہے کہ آخرت مین نہ پئے ہان اگر خدائے تعالیٰ پلاوے تو وہ مختار ہے بہرحال کوئی صورت ہو اُسکے لئے نقصان تو ظاہر ہے نعوذ باللہ منہا ۱۲

وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابی سعید وعبد اللہ بن عمرو وعبادۃ وابی مالک الاشعری وابن عباس حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر موقوفا ولم یرفعہ **اخبرنا** قتیبۃ ثنا جریر عن عطاء بن السائب عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ابیہ قال قال عبد اللہ بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر لم تقبل لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم یقبل اللہ لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم یقبل اللہ لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد الرابعۃ لم یقبل اللہ لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب لم یتب اللہ علیہ وسقاہ من نہر الخبال قیل یا ابا عبد الرحمٰن وما نہر الخبال قال نہر من صدید اہل النار۔ ہٰذا حدیث حسن وقد روی نحو ہٰذا عن عبد اللہ بن عمرو وابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب ماجاء کل مسکر حرام** **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالک بن انس عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن البتع فقال کل شراب اسکر فھو حرام **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی وابو سعید الاشج قالا ثنا عبد اللہ بن ادریس عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام ہٰذا حسن صحیح وفی الباب عن عمر وعلی وابن مسعود وانس وابی سعید وابی موسیٰ والاشج العصری ودیلم ومیمونۃ وعائشۃ وابن عباس وقیس بن سعد والنعمان بن بشیر ومعاویۃ وعبد اللہ بن مغفل وام سلمۃ وبریدۃ وابی ہریرۃ ووائل بن حجر وقرۃ المزنی ہٰذا حدیث حسن وقد روی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وکلاہما صحیح وروی غیر واحد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وعن ابی سلمۃ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عبادہ اور ابی مالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے۔ حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے بواسطۂ نافع از ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو مالک بن انس نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے موقوف۔ اور اسکو مرفوع نہین کیا خبر دی ہمکو قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے شراب پیا تو اُس کی چالیس[۱] دنون کی نماز قبول نہ ہوگی سو اگر اُس نے توبہ کی تو اُس پر اللہ بھی رجوع کرتا ہے پھر اگر اُس نے اعادہ کیا تو اُس کی چالیس دنون کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر اُس نے توبہ کی تو اللہ اُس پر رجوع کرتا ہے پھر اگر اُس نے عود کیا تو اُس کی چالیس دنون کی نماز قبول نہین ہوگی پھر اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ اُسپر رجوع کرتا ہے پھر اگر چوتھے بار اُسنے عود کیا تو اُسکی چالیس دنون کی نماز قبول نہین ہوگی پھر اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ اُسپر رجوع نہین کرتا اور اُسکو نہر خبال سے پلائیگا کسی نے کہا اے ابا عبد الرحمٰن اور نہر خبال کیا چیز ہے فرمایا آپنے وہ اہل نار کی پیپ کی نہر ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور مثل اُسکے مروی ہے بواسطۂ عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اس بیان مین کہ ہر مسکر حرام ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے تبع[۲] کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپ نے جو شراب کہ مستی لاوے سو وہ حرام ہے **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی اور ابو سعید اشج نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہر مسکر حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے عمر اور علی اور ابن مسعود اور انس اور ابی سعید اور ابی موسیٰ اور اشج عصری اور دیلم اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبد اللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ دونون صحیح ہین۔ اور روایت کیا ہے کئی ایک نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور مروی ہے ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[۱] اُسکی چالیس دنون کی نماز قبول نہین یعنی اُسکو ثواب نہین ملتا اگرچہ ادا اُسکے ذمہ سے ارکان کے ادا کرنے سے ساقط ہوجاتا ہے اور وجہ تخصیص نماز کی یہ ہے کہ جب اعلیٰ درجے کی عبادت قبول نہ ہوئی تو ادنی بطریق اولی قبول نہ ہوگی۔ چالیس دنون کی نماز قبول نہ ہوگی حدیث مین لفظ صباح کا ہے یا تو مراد اس سے صبح کی نماز ہے یا مراد اس سے ایام ہین ۱۲

[۲] تبع بکسر موحدہ وسکون فوقانیہ معنے اسکے شہد کی نبیذ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ خواہ کوئی چیز ہو یعنی اُسکا کچھ نام ہو قاعدہ کلیہ یاد رکھو جو چیز مستی لائے وہ حرام ہے ۱۲

باب ما اسکر کثیرہ فقلیله حرام **حدثنا** قتیبة ثنا اسمٰعیل بن جعفر ح وثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن جعفر عن داؤد بن بکر بن ابی الفرات عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیله حرام وفی الباب عن سعد وعائشة و عبداللہ بن عمرو وابن عمر وخوات بن جبیر هٰذا حدیث حسن غریب من حدیث جابر **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبدالاعلی بن عبدالاعلی عن هشام بن حسان عن مهدی بن میمون ح وثنا عبداللہ بن معاویة الجمحی عن مهدی بن میمون المعنی واحد عن ابی عثمٰن الانصاری عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کل مسکر حرام ما اسکر الفرق منه فملأ الکف منه حرام قال احدهما فی حدیثه الحسوة منه حرام هٰذا حدیث حسن قد رواہ لیث بن ابی سلیم والربیع بن صبیح عن ابی عثمٰن الانصاری نحو روایة مهدی بن میمون وابو عثمان الانصاری اسمه عمرو بن سالم ویقال عمر بن سالم **باب** ماجاء فی نبیذ الجر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ابن علیة ویزید بن هارون قالا ثنا سلیمٰن التیمی عن طاؤس ان رجلا اتی ابن عمر فقال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن نبیذ الجر فقال نعم فقال طاؤس واللہ انی سمعته منه وفی الباب عن ابن ابی اوفی وابی سعید وسوید وعائشة وابن الزبیر وابن عباس هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراهیة ان ینبذ فی الدباء والنقیر والحنتم **حدثنا** ابو موسیٰ محمد بن المثنی ثنا ابوداؤد الطیالسی ثنا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان یقول سألت ابن عمر عما نهی عنه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من الاوعیة واخبرناہ بلغتکم وفسرہ لنا بلغتنا قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن الحنتمة وهی الجرة ونهی عن الدباء وهی القرعة ونهی عن النقیر وهی اصل النخل ینقر نقرا وینسج نسجا ونهی عن المزفت وهو المقیر وامر ان ینتبذ فی الاسقیة وفی الباب عن عمرو علی وابن عباس وابی سعید وابی هریرة وعبدالرحمٰن بن یعمر وسمرة وانس وعائشة وعمران بن حصین

باب جسکا بہت پینا مستی لائے اُسکا تھوڑا بھی حرام ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے ح اور حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے اُسنے داؤد بن بکر بن ابی الفرات سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا بہت پینا مستی لاتا ہے[۱] اُسکا تھوڑا بھی حرام ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعد اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن غریب ہے طریق جابر سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالاعلی بن عبدالاعلی نے ہشام بن حسان سے اُسنے مہدی بن میمون سے ح اور حدیث کی ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے مہدی بن میمون سے معنے ایک ہین اُس نے ابی عثمان انصاری سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر حرام ہے جسمین سے ایک فرق (نام پیمانہ) مستی لائے اُس سے ایک چلو بھی حرام ہے ایک نے اپنی حدیث مین کہا ہے حسوہ[۲] اُسمین سے حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کیا ہے اسکو لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابی عثمان انصاری سے مثل روایت مہدی بن میمون کے۔ اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور کہا گیا ہے عمر بن سالم۔ **باب** سبز گھڑے کی نبیذ کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابن علیہ اور یزید بن ہارون نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے اُسنے طاؤس سے یہ کہ ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا (کیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع کیا ہے سو کہا اُس نے ہان پس کہا طاؤس نے قسم ہے اللہ کی مین نے اسکو آپ سے سُنا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ کدو اور نقیر اور حنتم مین نبیذ بنانا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے کہا اُسنے سُنا مین نے زاذان سے کہ کہتا تھا سوال کیا مین نے ابن عمر سے اُن برتنون سے کہ جنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ ہمکو اُن کی خبر ہماری زبان مین دیجئے اور ہماری زبان مین اُن کی تفسیر کیجئے کہا اُس نے منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے اور یہ ٹھلیا ہے اور منع کیا ہے دباء سے اور وہ کدو ہے اور منع کیا ہے نقیر سے اور یہ جڑ کھجور کی ہے جو کھودی جاتی ہے یا بنی جاتی ہے اور منع کیا ہے مزفت سے اور یہ رال کا برتن ہے اور حکم دیا ہے کہ مشکون مین نبیذ بنایا جاوے اور اس باب مین روایت ہے عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبدالرحمٰن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین

[۱] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عام طریق تھا کہ جو کوئی چیز ایسی ہو کہ نقصان کی طرف لیجاتی ہے اُس سے بھی منع فرماتے تھے جیسے کہ تھوڑا شراب پینا اگرچہ چندان ضرر نہین پہونچاتا مگر عادۃً کثرت کی طرف کھینچ لیجاتا ہے اسواسطے آپ نے تھوڑا پینے سے بھی ممانعت فرمائی ہے ۱۲۔ [۲] حسوہ کے معنے بھی چلو کے ہین فرق تین صاع کا پیمانہ ہے اور مراد فرق اور چلو سے کثیر اور قلیل ہے اس سے تحدید غرض نہین ۱۲

وعائذ بن عمرو والحکم الغفاری ومیمونة هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الرخصة ان ینتبذ فی الظروف **حدثنا** محمد بن بشار والحسن بن علی ومحمود بن غیلان قالوا ثنا ابو عاصم ثنا سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی کنت نهیتکم عن الظروف وان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمه وکل مسکر حرام هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الظروف فشکت الیه الانصار فقالوا لیس لنا وعاء قال فلا اذا وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة وابی سعید وعبد الله بن عمرو هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الانتباذ فی السقاء **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عبد الوهاب الثقفی عن یونس بن عبید عن الحسن البصری عن امه عن عائشة قالت کنا ننبذ لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی سقاء یوکأ اعلاه له عزلاء ننبذه غدوة ویشربه عشاء وننبذه عشاء ویشربه غدوة وفی الباب عن جابر وابی سعید وابن عباس هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث یونس بن عبید الا من هٰذا الوجه وقد روی هٰذا الحدیث من غیر هٰذا الوجه عن عائشة ایضا **باب** ماجاء فی الحبوب التی یتخذ منها الخمر **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف ثنا اسرائیل ثنا ابراهیم بن مهاجر عن عامر الشعبی عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا

اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ ان برتنوں میں نبیذ بنانا رخصت ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور حسن بن علی اور محمود بن غیلان نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے تم کو اُن برتنوں سے منع کیا تھا اور برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتے ہیں اور نہ کسی کو حرام کرتے ہیں اور ہر مسکر حرام ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُس نے منصور سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے منع کیا تو آپ کے پاس انصار نے شکایت کی اور کہنے لگے ہمارے پاس برتن نہیں ہیں فرمایا آپ نے تو بس نہیں ہے اسوقت۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشک میں نبیذ بنانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے یونس بن عبید سے اُسنے حسن بصری سے اُس نے اپنی والدہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں نبیذ بنایا کرتے تھے تا گے سے اُسکے منہ کو باندھ دیتے تھے صبح کو نبیذ بناتے تھے اور عشا کو آپ پیتے تھے۔ اور عشا کو نبیذ بناتے تھے اور صبح کو آپ پیتے تھے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق یونس بن عبید سے مگر اسی وجہ سے اور یہ حدیث غیر اس طریق سے بھی حضرت عائشہ سے مروی ہے۔ **باب** اُن دانوں کے بیان میں کہ جن سے شراب بنائی جاتی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے حدیث کی ابراہیم بن مہاجر نے عامر شعبی سے اُس نے نعمان بن بشیر سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گیہوں سے شراب ہے اور جو سے شراب ہے اور کھجوروں سے شراب ہے اور انگور سے شراب ہے اور شہد سے شراب ہے

ف۱ یعنی جب یہ حال ہے کہ تم شکوہ کرتے ہو اور تمکو ضرورت ہے تو اب نہیں منع کرتا اب تم اُنکو استعمال کرو ف۲ نبیذ کے معنے یہ ہیں کہ کسی چیز کو پانی میں بھگونا عموماً انگور اور کھجوروں کا ہوتا ہے جب پانی ذرا میٹھا ہو جاتا تو اُسکو آپ پیتے عائشہ کہتی ہے کہ ہمارا یہ طریق تھا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شام کو کھجوریں بھگوتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو صبح کے وقت پیتے اور صبح کو بھگوتے تو عشا کے وقت پیتے اور مشک میں اسواسطے نبیذ بنانا جائز ہے کہ اسمیں جلدی سڑتا نہیں کہ جلدی سے شراب بنجائے کیونکہ یہ مشک سرد ہوتی ہے برخلاف مٹی وغیرہ کے برتنوں کے کہ انمیں ایسی چیزیں جلدی سڑ کر شراب کی تاثیر پیدا کر لیتی ہیں ۱۲ ف۳ خمر کا لفظ ہر ایک شراب پر بولا جاتا ہے خواہ انگور سے ہو یا کھجوروں سے یا کسی اور چیز سے کہ جنکا ذکر حدیث میں گذر چکا ہے بلکہ ہر ایک چیز کی شراب پر خمر کا اطلاق ہوتا ہے یہی مذہب ہے ائمۂ ثلاثہ اور جمہور سلف وخلف کا کہ کہا اُنھوں نے ہر مسکر خمر ہے اور ہر مسکر حرام ہے اور جسکا بہت مستی لاتا ہے اُسکا تھوڑا بھی حرام ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے لفظ خمر کا اس شراب پر ہی مختص کیا ہے کہ جو انگور سے بنائی جائے مگر صحیح مذہب ائمۂ ثلاثہ وجمہور کا یہی ہے جیسا کہ بخاری اور احادیث باب سے ثابت ہوتا ہے۔

وفی الباب عن ابی هریرة هٰذا حدیث غریب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا یحیی بن ادم عن اسرائیل نحوه وروی ابو حیان التیمی هٰذا الحدیث عن الشعبی عن ابن عمر عن عمر قال ان من الحنطة خمرا فذکر هٰذا الحدیث **اخبرنا** بذلك احمد بن منیع ثنا عبد الله بن ادریس عن ابی حیان التیمی عن الشعبی عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب ان من الحنطة خمرا وهٰذا اصح من حدیث ابراهیم بن مهاجر وقال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید لم یکن ابراهیم بن المهاجر بالقوی **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا الاوزاعی وعکرمة بن عمار قالا ثنا ابو کثیر السحیمی قال سمعت ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخمر من هاتین الشجرتین النخلة والعنبة هٰذا حدیث حسن صحیح وابو کثیر السحیمی هو الغبری اسمه یزید بن عبد الرحمن بن غفیلة **باب** ما جاء فی خلیط البسر والتمر **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن عطاء بن ابی رباح بن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان ینتبذ البسر والرطب جمیعا هٰذا حدیث صحیح **حدثنا** سفیان بن وکیع ثنا جریر عن سلیمان التیمی عن ابی نضرة عن ابی سعید ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن البسر والتمران یخلط بینهما ونهی عن الزبیب والتمران یخلط بینهما ونهی عن الجرار ان ینتبذ فیها وفی الباب عن انس وجابر وابی قتادة وابن عباس وام سلمة ومعبد بن کعب عن امه هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة الشرب فی انیة الذهب والفضة **حدثنا** بندار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن الحکم قال سمعت ابن ابی لیلیٰ یحدث ان حذیفة یستسقی فاتاه انسان باناء من فضة فرماه به وقال انی کنت قد نهیته فابی ان ینتهی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الشرب فی انیة الذهب والفضة

اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے اسرائیل سے مثل اسکے اور روایت کیا ہے ابو حیان تیمی نے اس حدیث کو شعبی سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے حضرت عمر سے کہ کہا اُسنے گیہوں سے شراب ہے۔ **خبر دی ہمکو** ساتھ اس کے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے ابی حیان تیمی سے اُسنے شعبی سے اُسنے ابن عمر اُسنے عمر بن خطاب سے یہ کہ گیہوں سے شراب ہے۔ اور یہ ابراہیم بن مہاجر کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے ابراہیم بن مہاجر قوی نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی اور عکرمہ بن عمارہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو کثیر سحیمی نے کہا سنا میں نے ابا ہریرہؓ سے کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر ان دو درختوں سے ہے کھجور اور انگور سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو کثیر سحیمی وہ غبری نام اسکا یزید بن عبد الرحمن بن غفیلہ ہے **باب** کھجور کچی اور پکی کو ملاکر بھگونے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی اور کچی کھجور کو ملاکر بھگونے سے منع کیا ہے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر سلیمان تیمی نے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ بسر اور تمر کو ملایا جاوے۔ اور منقے اور کھجور کے ملانے سے بھی منع کیا ہے۔ اور یہ بھی منع کیا ہے کہ ٹھلیا میں نبیذ بنایا جاوے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ سے اور معبد بن کعب سے بواسطہ اسکی والدہ کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ سونے اور چاندی کے برتن میں پینا منع ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے کہا سنا میں نے ابن ابی لیلی سے کہ حدیث کرتا تھا یہ کہ حذیفہ نے پانی طلب کیا واسطے پینے کے پس اُسکے پاس ایک آدمی چاندی کا برتن لایا سو اُس نے اُسکو پھینکدیا اور کہا میں نے اُسکو منع کیا تھا اور وہ منع ہونے سے انکار کرتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے سے

ف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں کو ملاکر بھگونے سے اسواسطے منع کیا ہے کہ دو چیزیں ملی ہوئی جلدی سڑ جاتی ہیں اگر بالفرض ایک میں کچھ تغیر واقع ہو دوسرے میں بواسطہ اُسکے بہت جلدی اثر نفوذ کر جاتا ہے برخلاف ایک چیز کے کہ اسمیں جلدی تغیر واقع نہیں ہوتا جیسا کہ مثلاً گوشت اور دال ملائے جاویں تو جلدی سڑ جائینگے برخلاف ایک کے پس ایسی حالت میں انسان بیخبر رہتا ہے اور پی جاتا ہے اگر دو چیزیں بھگوئی ہوئی ہوں اور وہ سڑ جائیں تو آدمی غفلت سے بچجائیگا اور ایک چیز چونکہ دیر میں سڑتی ہے لہذا اسمیں کچھ غفلت بھی نقصان نہیں کرتی ۱۲ ف اُن برتنوں کو سوائے کھانے اور پینے کے اور کسی استعمال میں لانا درست ہے کیونکہ حرمت اسکی کسی خاص دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہوتی اور مطلق آیہ کریمہ اسکو منع نہیں کرتی اور وہ یہ ہے ہو الذی خلق لکم ما فی الارض اور نیز یہ آیت قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده والطیبات من الرزق یہی فائدہ دیتی ہے پس ثابت ہوا کہ سوائے کھانے اور پینے کے اور استعمال میں لانا ان برتنوں کا درست ہے ایسا ہی حال ہے حریر اور دیبا کے کپڑوں کا۔ اور جس برتن میں کہ سونے اور چاندی کے ٹکڑے لگائے گئے ہوں اُسکو اگر عرف میں سونے اور چاندی کا برتن بولتے ہوں تو اُس میں بھی کھانا اور پینا منع ہے ورنہ نہیں غایۃ الامر یہ ہے کہ سونے اور چاندی پر مُنھ رکھنا نہ چاہیئے ۱۲

ولبس الحرير والديباج وقال هي لهم في الدنيا ولكم في الآخرة وفي الباب عن ام سلمة والبراء وعائشة هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في النهي عن الشرب قائما **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابي عدي عن سعيد عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يشرب الرجل قائما فقيل الاكل قال ذاك اشد هٰذا حديث صحيح **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا خالد بن الحارث عن سعيد عن قتادة عن ابي مسلم الجذمي عن الجارود بن العلاء ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الشرب قائما وفي الباب عن ابي سعيد وابي هريرة وانس هٰذا حديث حسن غريب وهكذا روى غير واحد هٰذا الحديث عن سعيد عن قتادة عن ابي مسلم عن جارود عن النبي صلى الله عليه وسلم وروي عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن ابي مسلم عن الجارود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ضالة المسلم حرق النار والجارود بن المعلى يقال ابن العلاء والصحيح ابن المعلى **باب** ما جاء في الرخصة في الشرب قائما **حدثنا** ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم الكوفي ثنا حفص بن غياث عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كنا ناكل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نمشي ونشرب ونحن قيام هٰذا حديث حسن صحيح غريب من حديث عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر وروى عمران بن حدير هٰذا الحديث عن ابي البزري عن ابن عمر وابو البزري اسمه يزيد بن عطارد **حدثنا** احمد بن منيع ثنا هشيم ثنا عاصم الاحول ومغيرة عن الشعبي عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم شرب من زمزم وهو قائم وفي الباب عن علي وسعد وعبد الله ابن عمرو وعائشة هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة ثنا محمد بن جعفر عن حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشرب قائما وقاعدا هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في التنفس في الاناء

اور حریر اور دیبا کے پہننے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے یہ اُنکے (یعنی کافروں کے) واسطے دنیا میں ہیں اور تمھارے لئے آخرت میں اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** کھڑے ہو کر پینے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے پس آپ سے کسی نے کہا کھانے کا کیا حال ہے فرمایا اُسنے یہ اس سے سخت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی مسلم جذمی سے اُسنے جارود بن علاء سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع کیا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ اور انس سے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس حدیث کو کئی ایک نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی مسلم سے اُسنے جارود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے قتادہ سے اُسنے روایت کی یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے ابی مسلم سے اُسنے جارود سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا مسلمان کی چیز گمشدہ آگ کے جلنے کا سبب ہے۔ اور جارود بن معلی اُسکو ابن العلاء کہا جاتا ہے اور صحیح ابن المعلی ہے **باب** اس بیان میں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا رخصت ہے **حدیث** کی ہمسے ابو السائب یعنی سلم بن جنادہ بن سلم کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھاتے تھے اس حالت میں کہ چلتے پھرتے تھے اور پیتے تھے اس حالت میں کہ کھڑے ہوتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بطریق عبید اللہ بن عمر سے جو راوی ہے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے اور روایت کیا ہے عمران بن حدیر نے اس حدیث کو ابی البزری سے اُسنے ابن عمر سے۔ اور ابو البزری کا نام یزید بن عطارد ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم احول اور مغیرہ نے شعبی سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی پیا اس حالت میں کہ کھڑے ہوئے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے حسین معلم سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ پانی پیتے تھے کھڑے ہو کر اور بیٹھکر یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** برتن میں سانس لینے کے بیان میں

ف۱ اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہا بعض نے منع ہے جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشرب قائما اور مسلم کی روایت میں ابوہریرہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یشربن احدکم قائما فمن نسی فلیستقئ بعض نے نہی کو ناسخ بتایا ہے اور بعض نے منسوخ اور بعض نے نہی تنزیہی قرار دیا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے جیسا کہ دوسرا باب اسکی تائید کرتا ہے مؤلف کی عادت ہے کہ جب کوئی نہی تنزیہی ہوتی ہے تو اُسکے آگے رخصت کا باب منعقد کرتا ہے ۱۲ ف۲ یعنی پانی پینے کے وقت یا کوئی اور چیز تین بار سانس لینا مستحب ہے یعنی تین چار گھونٹ پیکر آرام کر لینا بعد اُس کے پھر تین چار گھونٹ پیکر آرام کر لینا علی ہذا القیاس تیسری بار کرنا اور جس روایت میں برتن میں سانس لینا منع ہے معنے اُسکے یہ ہیں کہ پانی پینے میں سوائے مُنہ اُٹھانے کے اسمیں سانس لے یہ کراہت تنزیہی ہے اسلئے کہ دوسرے آدمی کی طبیعت اس سے پانی کے پینے کو کراہت کرتی ہے ہاں اگر دونوں دوست ایسے ہوں کہ ایک دوسرے سے سخت مخالطت رکھتے ہوں اور ایسی لت کو برا نہ جانتے ہوں تو کراہت نہیں ۱۲ ف۳ یعنی کسی مسلمان کی کھوئی ہوئی چیز ملکیت کی نیت سے لینا آگ میں جلنے کا سبب ہے لیکن اگر کوئی تعریف کی غرض سے لے تو ایسا نہیں ۱۲ منہ

حدثنا قتيبة ويوسف بن حماد قالا ثنا عبد الوارث بن سعيد عن ابی عصام عن انس بن مالك ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يتنفس فی الاناء ثلاثا ويقول هو امرأ واروی هٰذا حديث حسن غريب ورواه هشام الدستوائی عن ابی عصام عن انس وروی عزرة بن ثابت عن ثمامة عن انس ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يتنفس فی الاناء ثلثا **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمٰن بن مهدی ثنا عزرة بن ثابت الانصاری عن ثمامة بن انس عن انس بن مالك ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يتنفس فی الاناء ثلثا هٰذا حديث صحيح **حدثنا** ابو كريب ثنا وكيع عن يزيد بن سنان الجزری عن ابن العطاء بن ابی رباح عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تشربوا واحدا كشرب البعير ولكن اشربوا مثنی وثلث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم دفعتم هٰذا حديث غريب ويزيد بن سنان الجزری هو ابو فروة الرهاوی **باب** ما ذكر فی الشرب بنفسين **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عيسیٰ بن يونس عن رشدين بن كريب عن ابيه عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم كان اذا شرب يتنفس مرتين هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث رشدين بن كريب قال وسألت عبد الله بن عبد الرحمٰن عن رشدين بن كريب قلت هو اقوی ام محمد بن كريب قال ما اقربهما ورشدين بن كريب ارجحهما عندی وسألت محمد بن اسمٰعيل عن هٰذا فقال محمد بن كريب ارجح من رشدين بن كريب والقول عندی ما قال ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمٰن رشدين بن كريب ارجح واكبر وقد ادرك ابن عباس وراٰه وهما اخوان وعندهما مناكير **باب** ما جاء فی كراهية النفخ فی الشراب **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عيسیٰ بن يونس عن مالك بن انس عن ايوب وهو ابن حبيب انه سمع ابا المثنی الجهنی يذكر عن ابی سعيد الخدری ان النبی صلی الله عليه وسلم نهی عن النفخ فی الشراب فقال رجل القذاة اراها فی الاناء فقال اهرقها فقال فانی لا اروی من نفس واحد قال فابن القدح اذا عن فيك

حدیث کی ہم سے قتیبہ اور یوسف بن حماد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے ابی عصام سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برتن مین تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے یہ خوش ہاضمہ اور سیراب کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اُسکو ہشام دستوائی نے ابی عاصم سے اُسنے انس سے۔ اور روایت کیا عزرہ بن ثابت نے ثمامہ سے اُس نے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برتن مین تین بار سانس لیتے تھے۔ **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے عزرہ بن ثابت انصاری نے ثمامہ بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برتن مین تین بار سانس لیتے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے یزید بن سنان جزری سے اُس نے عطاء بن ابی رباح کے بیٹے سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے پینے کی طرح یکدفعہ پانی نہ پیو لیکن دو دو بار یا تین تین بار پیو اور بسم اللہ پڑھو جب تم پیو اور حمد کرو جب تم فارغ ہو جاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور یزید بن سنان جزری وہ ابو فروہ رہاوی ہے۔ **باب** پینے کے وقت دو بار سانس لینے مین جو ذکر کیا گیا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے رشدین بن کریب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تھے تو دو بار سانس لیتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق رشدین بن کریب سے۔ کہا اور مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے رشدین بن کریب کی بابت سوال کیا مین نے کہا وہ قوی ہے یا محمد بن کریب کہا اُسنے کیسے وہ دونون یکسان ہین۔ اور میرے نزدیک رشدین بن کریب اُن دونون سے راجح ہے اور مین نے محمد بن اسمٰعیل سے اسکی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے محمد بن کریب رشدین بن کریب سے راجح ہے اور میرے نزدیک قول وہی (معتبر ہے) جو ابو محمد یعنی عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا ہے کہ رشدین بن کریب راجح ہے اور بڑا ہے اور اُسنے ابن عباس کو پایا ہے اور اُسکو دیکھا ہے اور وہ دونون بھائی ہین اور وہ دونون منکر روایت کرنے والے ہین **باب** اس بیان مین کہ پانی مین پھونکنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے مالک بن انس سے اُسنے ایوب سے اور یہ ابن حبیب ہے یہ کہ سُنا اُس نے ابو المثنے جہنی سے کہ ذکر کرتا تھا ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلعم نے پانی مین پھونکنے سے منع کیا ہے پس کہا ایک مرد نے مین برتن مین کوڑا کرکٹ دیکھتا ہون پس فرمایا آپ نے اُسکو پھینکدے پھر کہا اُسنے مین ایک سانس سے سیراب نہین ہوتا کہا اُسوقت اپنے مُنھ سے پیالہ جُدا کر

هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفيان عن عبد الكريم الجزری عن عكرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم نهی ان يتنفس فی الاناء او ينفخ فيه هٰذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء فی كراهية التنفس فی الاناء** حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا هشام الدستوائی عن يحيیٰ بن ابی كثير عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابيه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا شرب احدكم فلا يتنفس فی الاناء هٰذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء فی النهی عن اختناث الاسقية** حدثنا قتيبة ثنا سفيان عن الزهری عن عبيد الله بن عبد الله عن ابی سعيد رواية انه نهی عن اختناث الاسقية وفی الباب عن جابر وابن عباس وابی هريرة هٰذا حديث حسن صحيح **باب الرخصة فی ذلك** حدثنا يحيیٰ بن موسیٰ ثنا عبد الرزاق ثنا عبد الله بن عمر عن عيسیٰ بن عبد الله بن انيس عن ابيه قال رأيت النبی صلی الله عليه وسلم قام الی قربة معلقة فخنثها ثم شرب من فيها وفی الباب عن ام سليم هٰذا حديث ليس اسناده بصحيح وعبد الله بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر يضعف من قبل حفظه ولا ادری سمع من عيسیٰ ام لا حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفيان عن يزيد بن يزيد بن جابر عن عبد الرحمٰن بن ابی عمرة عن جدته كبشة قالت دخل علی رسول الله صلی الله عليه وسلم فشرب من فی قربة معلقة قائما فقمت الی فيها فقطعته هٰذا حديث حسن صحيح غريب ويزيد بن يزيد هو اخو عبد الرحمٰن بن يزيد بن جابر وهو اقدم منه موتا **باب ما جاء ان الايمنين احق بالشرب** حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب ح وثنا قتيبة عن مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله عليه وسلم اتی بلبن قد شيب بماء وعن يمينه اعرابی وعن يساره ابو بكر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الايمن فالايمن وفی الباب عن ابن عباس وسهل بن سعد وابن عمر وعبد الله بن بسر هٰذا حديث حسن صحيح

ما جاء فی الرخصة فی ذلك

یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الکریم جزری سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی اس سے کہ برتن مین سانس لیجائے یا اُسمین پھونکا جائے (شک راوی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب اس بیان مین کہ برتن مین سانس لینی مکروہ ہے** حدیث کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے پانی پئے تو چاہیے کہ برتن مین سانس نہ لے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب مشکون کو اوندھا کرکے پانی پینے سے نہی کے بیان مین** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابی سعید سے روایت کرتا ہی یہ کہ آپنے مشکون کو اوندھا کرکے پانی پینے سے منع کیا ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب اس مسئلہ کی رخصت کے بیان مین** حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے عیسی بن عبد اللہ بن انیس سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک مشک کے پاس جو معلق تھی کھڑے ہوئے اور اُسکو اوندھا کیا پھر آپنے اُسکے منھ سے پانی پیا اور اس باب مین روایت ہی ام سلیم سے اس حدیث کی سند صحیح نہین ہی۔ اور عبد اللہ بن عمر حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا گیا ہی اور مین نہین جانتا کہ اُسنے عیسی سے سُنا ہی یا نہین حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے یزید بن یزید بن جابر سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے اُسنے اپنی دادی کبشہ سے کہ کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ایک مشک کے مُنھ سے جو لٹکی ہوئی تھی کھڑے ہوکر پانی پیا سو مین اُسکے منھ کیطرف کھڑی ہوئی اور اُسکو قطع کیا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور یزید بن یزید وہ بھائی عبد الرحمن بن یزید بن جابر کا ہی اور وہ اس سے پہلے مرگیا ہی۔ **باب اس بیان مین کہ داہنی طرف کے زیادہ حقدار ہین ساتھ پینے کے** حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا کہ وہ پانی کیساتھ ملایا ہوا تھا اور آپ کے داہنے طرف ایک اعرابی تھا اور آپکے بائین طرف حضرت ابو بکر صدیق پس آپ نے وہ پیا پھر اعرابی کو دیا اور فرمایا داہنی طرف والا پس داہنی طرف والا لائق ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس اور سہل بن سعد اور ابن عمر اور عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح

۱ اسطور سے پانی پینا اسواسطے منع کیا ہے کہ اسطرح سے پانی یکدفعہ گرتا ہی ۱۲ ۲ یعنی داہنی طرف والے کا زیادہ حق ہے یعنی اگر داہنی طرف چند لوگ ہوں تو اول اُسکو دیا جائے جو پینے والے کے قریب ہو بعد اُسکے اُسکو جو اسکے قریب ہو علی ہذا القیاس ۱۲

باب ماجاء ان ساقی القوم اٰخرهم شربا **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ثابت البنانی عن عبد الله بن رباح عن ابی قتادة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ساقی القوم اٰخرهم شربا وفی الباب عن ابن ابی اوفی هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء ای الشراب كان احب الی رسول الله صلی الله عليه وسلم **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفيان بن عيينة عن معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت كان احب الشراب الی رسول الله صلی الله عليه وسلم الحلو البارد هكذا رواه غير واحد عن ابن عيينة مثل هٰذا عن معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة والصحيح ما روی الزهری عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا معمر ويونس عن الزهری ان النبی صلی الله عليه وسلم سئل ای الشراب اطيب قال الحلو البارد وهكذا روی عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا وهٰذا اصح من حديث ابن عيينة بسم الله الرحمٰن الرحيم

ابواب البر والصلة عن رسول الله صلی الله عليه وسلم **باب** ماجاء فی بر الوالدين **حدثنا** بندار ثنا يحيی بن سعيد ثنا بهز بن حكيم ثنی ابی عن جدی قال قلت يا رسول الله من ابر قال امك قال قلت ثم من قال امك قال قلت ثم من قال امك قال قلت ثم من قال اباك ثم الاقرب فالاقرب وفی الباب عن ابی هريرة وعبد الله بن عمرو وعائشة وابی الدرداء وبهز بن حكيم هو ابن معاوية بن حيدة القشيری وهٰذا حديث حسن وقد تكلم شعبة فی بهز بن حكيم وهو ثقة عند اهل الحديث وروی عنه معمر وسفيان الثوری وحماد بن سلمة وغير واحد من الائمة **باب حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن المسعودی عن الوليد بن العيزار عن ابی عمرو الشيبانی عن ابن مسعود قال سألت رسول الله صلی الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ای الاعمال افضل

باب اس بیان میں کہ قوم کا پلانیوالا سب سے آخر پئے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ثابت بنانی سے اُسنے عبد اللہ بن رباح سے اُسنے ابی قتادہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے پلانیوالا قوم کا سب سے آخر ہے پینے میں اور اس باب میں روایت ہے ابن ابی اوفی سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** کونسا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب تھا **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے جو پانی کہ میٹھا سرد ہوا آنحضرت کو بہت پیارا تھا ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے ابن عیینہ سے مثل اسکے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اور صحیح وہ ہی جو زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر اور یونس نے زہری سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا پانی بہت اچھا ہے فرمایا آپنے میٹھا سرد۔ ایسا ہی روایت کیا ہے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور یہ ابن عیینہ کی حدیث سے صحیح ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب** بیان میں نکوئی اور صلہ رحمی کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ **باب** والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ میں کسکے ساتھ بہت نیکی کروں فرمایا آپنے اپنی والدہ کیساتھ کہا اُسنے میں نے کہا بعد اسکے کسکے ساتھ فرمایا آپنے اپنی والدہ کیساتھ کہا اُسنے میں نے کہا بعد اسکے کسکے ساتھ فرمایا آپنے اپنی والدہ کے ساتھ کہا اُسنے میں نے کہا بعد اُسکے کسکے ساتھ فرمایا آپنے بعد اُسکے اپنے باپ کیساتھ بعد اُسکے قریب بعد قریب کا لحاظ رکھ۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابی الدرداء اور بہز بن حکیم سے اور وہ معاویہ بن حیدہ قشیری کا بیٹا ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔ اور روایت کیا ہے اس سے معمر اور سفیان ثوری اور حماد بن سلمہ نے اور کئی ایک نے اماموں (رضی اللہ عنہم) سے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے مسعودی سے اُسنے ولید بن عیزار سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا سو کہا میں نے یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے

ف۱ سیوطی وغیرہ نے اس سے دلیل پکڑی ہے کہ والدہ کے والد سے تین حصہ حق زائد ہیں اور ان اعتبار حمل کے بعد اُسکے جننے کے بعد اُسکے دودھ پلانے کے بعد اُسکے باپ کیساتھ تربیت میں مشارک ہو جاتی ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ تین بار آپنے اسواسطے فرمایا ہے کہ عموماً لوگ والدہ کی اطاعت کا لحاظ اسقدر نہیں کرتے جسقدر کہ باپ کا لحاظ کرتے ہیں اور کتب حنفیہ میں مذکور ہے کہ والد کا حق والدہ سے زائد ہے ۱۲ ف۲ کہا طیبی نے اس حدیث کی بعض حدیثیں متعارض ہوتی ہیں انہیں اور امور کو ترجیح دی گئی ہے ابو ذر کی حدیث میں ہے کہ کہا اُسنے یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا آپنے اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنا اور ابی سعید کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت سے کسی نے سوال کیا کہ کونسا آدمی افضل ہے فرمایا آپ نے وہ آدمی جو اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرے اور اسی طرح سے اور کئی حدیثیں ہیں مطابقت کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت نے موافق آدمی کی عرض کے جواب دیا ہے بعض لوگوں کے حق میں نماز افضل فرمائی بعض کو جہاد بعض کو والدین کیساتھ نیکی کرنی عموماً یہ قاعدہ ہے کہ ایسا آدمی کوئی ہوتا ہے کہ طبیعت تمام امور کی طرف متساوی راغب ہو ہر ایک آدمی کا یہی دستور ہے کہ ایک ایک یا دو دو کاموں کی طرف طبیعت زیادہ میلان رکھتی ہے پس آنحضرت نے سائل کی طبیعت دیکھکر جسکے وہ مناسب نظر آیا اُسکے موافق اُسکو جواب دیا اگر بالفرض نماز میں سست تھا تو جواب نماز کی تاکید کا دیا علی ہذا القیاس ۱۲

قال الصلوٰۃ لمیقاتھا قلت ثم ماذا یا رسول اللہ قال برالوالدین قال قلت ثم ماذا یا رسول اللہ قال الجھاد فی سبیل اللہ ثم سکت عنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو استزدتہ لزادنی ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ الشیبانی وشعبۃ وغیر واحد عن الولید بن العیزار وقد روی ھٰذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی عمرو الشیبانی عن ابن مسعود وابو عمرو والشیبانی اسمہ سعد بن ایاس **باب** الفضل فی رضا الوالدین **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن ابی الدرداء قال ان رجلا اتاہ فقال ان لی امرأۃ وان امی تامرنی بطلاقھا فقال ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فاضع ذلک الباب او احفظہ وربما قال سفیان ان امی وربما قال ابی ھٰذا حدیث صحیح وابو عبد الرحمٰن السلمی اسمہ عبد اللہ بن حبیب **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی ثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رضا الرب فی رضا الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو نحوہ ولم یرفعہ وھٰذا اصح وھکذا روی اصحاب شعبۃ عن شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو موقوفا ولا نعلم احدا رفعہ غیر خالد بن الحارث عن شعبۃ وخالد بن الحارث ثقۃ مامون سمعت محمد بن المثنی یقول ما رایت بالبصرۃ مثل خالد بن الحارث ولا بالکوفۃ مثل عبد اللہ بن ادریس وفی الباب عن ابن مسعود **باب** ما جاء فی عقوق الوالدین **حدثنا** حمید بن مسعدۃ ثنا بشر بن المفضل ثنا الجریری عن عبد الرحمٰن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس وکان متکئا قال وشھادۃ الزور او قول الزور فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھا حتی قلنا لیتہ سکت وفی الباب عن ابی سعید ھٰذا حدیث حسن صحیح

فرمایا آپ نے اپنے وقت میں نماز کا پڑھنا میں نے کہا بعد اسکے کونسا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے والدین کے ساتھ نکوئی کرنی کہا اُسنے میں نے کہا بعد اُسکے کونسا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا پھر آپ میری طرف سے خاموش ہو گئے اور اگر میں زیادہ پوچھتا تو زیادہ فرماتے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو شیبانی اور شعبہ اور کئی ایک نے ولید بن عیزار سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی طریق سے بواسطہ ابن ابی عمرو شیبانی کے ابن مسعود سے۔ اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔ **باب** والدین کی رضا کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عطا بن سائب سے اُس نے ابی عبد الرحمٰن سلمی سے اُسنے ابی الدرداءؓ سے کہا اُسنے ایک مرد اس کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک عورت ہے اور میری والدہ مجھے اُسکے طلاق دیدینے کا حکم کرتی ہے پس کہا ابو الدرداء نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے والد جنت کے دروازوں سے بہتر دروازہ ہے سو تو اگر چاہے تو اس دروازے کو ضائع کر یا اس کو نگاہ رکھ اور کبھی کہا سفیان نے میری والدہ (مجھے اُس کے چھوڑنے کا حکم کرتی ہے) اور کبھی کہا اُس نے میرا باپ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عبد الرحمٰن سلمی کا نام عبد اللہ بن حبیب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطاء سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کا غصہ والد کے غصہ میں ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے یعلی بن عطاء سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے عبد اللہ بن عمرو سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ صحیح ہے اور ایسا ہی موقوف روایت کی ہے شعبہ کے شاگردوں نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطاء سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے۔ اور نہیں جانتے ہم کہ سوائے خالد بن حارث کے شعبہ سے اور کسی نے اسکو مرفوع کیا ہے اور خالد بن حارث ثقہ مامون ہے میں نے محمد بن مثنی سے سُنا ہے کہ کہتے تھے میں نے بصرہ میں کوئی شخص مثل خالد بن حارث کے نہیں دیکھا اور نہ کوفہ میں مثل عبد اللہ بن ادریس کے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے **باب** والدین کی نافرمانی کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے کہا حدیث کی ہم سے جریری نے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا میں تم کو سب سے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں کہا اُنھوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنی کہا راوی نے اور آپ بیٹھ گئے حالانکہ تکیہ لگائے ہوئے تھے فرمایا آپ نے اور جھوٹی گواہی دینی یا فرمایا آپ نے جھوٹی بات کرنی (شک راوی) پھر بہت دیر تک آنحضرت اسکو کہتے رہے یہانتک کہ ہمنے کہا کاش کہ آپ چپ ہو جاتے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

وابو بكرة اسمه نفيع **حدثنا** قتيبة ثنا الليث بن سعد عن ابن الهاد عن سعد بن ابراهيم عن حميد بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من الكبائر ان يشتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب ابا الرجل فيسب اباه ويشتم امه فيشتم امه هذا حديث صحيح **باب** في اكرام صديق الوالد **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا حيوة بن شريح ثنا الوليد بن ابي الوليد عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان ابر البر ان يصل الرجل اهل وُد ابيه وفي الباب عن ابي اسيد هذا حديث اسناده صحيح وقد روى هذا الحديث عن ابن عمر من غير وجه **باب** في بر الخالة **حدثنا** سفيان بن وكيع ثنا ابي عن اسرائيل ح وثنا محمد بن احمد وهو ابن مدويه ثنا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل واللفظ لحديث عبيد الله عن ابي اسحق الهمداني عن البراء بن عازب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخالة بمنزلة الام وفي الحديث قصة طويلة هذا حديث صحيح **حدثنا** ابو كريب ثنا ابو معاوية عن محمد بن سوقة عن ابي بكر بن حفص عن ابن عمر ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني اصبت ذنبا عظيما فهل لي من توبة قال هل لك من ام قال لا قال هل لك من خالة قال نعم قال فبرها وفي الباب عن علي والبراء بن عازب **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن محمد بن سوقة عن ابي بكر بن حفص عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن ابن عمر وهذا اصح من حديث ابي معوية وابو بكر بن حفص هو ابن عمر بن سعد بن ابي وقاص **باب** ماجاء في دعاء الوالدين **حدثنا** علي بن حجر ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي جعفر عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث دعوات مستجابات لا شك فيهن دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالد على ولده

اور ابو بکرہ کا نام نفیع ہے۔ **حدیث کی** ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن الہاد سے اُسنے سعد بن ابراہیم سے اُسنے حمید بن عبد الرحمن سے اُسنے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں سے ہے یہ کہ مرد اپنے والدین کو گالی دے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو گالیاں دیتا ہے فرمایا آپنے ہاں کسی اور مرد کے باپ کو گالیاں دیتا ہے سو وہ اُسکے باپ کو گالیاں دیتا ہے اور اُسکی ماں کو گالیاں دیتا ہے سو وہ اُسکی ماں کو گالیاں دیتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** والد کے دوست کی تعظیم کرنے کے بیان میں **حدیث کی** ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن ابی ولید نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بہت بڑی نیکی سے یہ کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے وصل کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی اُسید سے اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طرح سے ابن عمر سے مروی ہے۔ **باب** خالہ کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں **حدیث کی** ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اسرائیل سے ح اور حدیث کی ہم سے محمد بن احمد نے اور یہ ابن مدویہ ہے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے اور لفظ عبید اللہ کی حدیث کے ہیں اُسنے روایت کی ابی اسحاق ہمدانی سے اُسنے براء بن عازبؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے خالہ والدہ کے مرتبہ میں ہے اور اس حدیث میں لمبا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث کی** ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمنے ابو معاویہ نے محمد بن سوقہ سے اُسنے ابو بکر بن حفص سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں کیا میرے لئے توبہ ممکن ہے فرمایا آپنے کیا تیری کوئی والدہ ہے کہا اُسنے کہ نہیں فرمایا آپنے کیا تیری کوئی خالہ ہے کہا اُسنے ہاں فرمایا آپنے پس اُسکے ساتھ نیکی کر۔ اور اس[1] باب میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور براء بن عازبؓ سے **حدیث کی** ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن سوقہ سے اُسنے ابی بکر بن حفص سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُسنے اسمیں ابن عمر کا ذکر نہیں کیا۔ اور یہ ابی معاویہ کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور ابو بکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے **باب** والدین کی دعا کے بیان میں **حدیث کی** ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی جعفر سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں قبول ہوتی ہیں اُنمیں شک نہیں ہے ایک تو دعا مظلوم کی اور دوسری دعا مسافر کی۔ اور تیسری دعا والد کی اپنے ولد پر[3] یعنی بد دعا اسکی

---

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً گالی دینا خواہ وہ حد کے لائق ہوں یا نہ ہوں کبیرہ گناہ ہے یہ آیت ولا تقل لهما اف ولا تنهرهما وغیرہ اسکی تائید کرتی ہیں ۱۲ [2] بڑے گناہ سے مراد یا بڑا گناہ وہ مراد ہو کہ جو اُسکے نزدیک بڑا ہو یعنی جسکو وہ بڑا جانتا ہو واقع میں کبیرہ نہ ہو یا مراد اس سے کبیرہ گناہ ہو تو اس صورت میں شاید اس قسم کی نیکی رفع کر دیتی ہو یا یہ حکم خاص اسی شخص کے حق میں مخصوص ہو آپنے وحی سے معلوم کیا ہو ۱۲ [3] بعض حدیثوں میں یہ لفظ آیا کہ دعا والد کی اپنی اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے ۱۲

وقد روی الحجاج الصواف هذا الحدیث عن یحیی بن ابی کثیر نحو حدیث هشام وابو جعفر الذی روی عن ابی هریرة یقال له ابو جعفر المؤذن ولا نعرف اسمه وقد روی عنه یحیی بن ابی کثیر غیر حدیث **باب** ماجاء فی حق الوالدین **حدثنا** احمد بن محمد بن موسیٰ ثنا جریر عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یجزی ولد والدا الا ان یجد مملوکا فیشتریه فیعتقه هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث سهیل بن ابی صالح وقد روی سفیان الثوری وغیر واحد عن سهیل هذا الحدیث **باب** ماجاء فی قطیعة الرحم **حدثنا** ابن ابی عمر وسعید بن عبد الرحمٰن المخزومی قالا ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابی سلمة قال اشتکی ابو الدرداء فعاده عبد الرحمٰن بن عوف فقال خیرهم واوصلهم ما علمت ابو محمد فقال عبد الرحمٰن سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله تبارک وتعالی انا الله وانا الرحمٰن خلقت الرحم وشققت لها اسما من اسمی فمن وصلها وصلته ومن قطعها بتته وفی الباب عن ابی سعید وابن ابی اوفی وعامر بن ربیعة وابی هریرة وجبیر بن مطعم حدیث سفیان عن الزهری حدیث صحیح وروی معمر عن الزهری هذا الحدیث عن ابی سلمة عن رداد اللیثی عن عبد الرحمٰن بن عوف ومعمر کذا یقول قال محمد وحدیث معمر خطأ **باب** ماجاء فی صلة الرحم **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا بشیر ابو اسمٰعیل وفطر بن خلیفة عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا انقطعت رحمه وصلها هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن سلمٰن وعائشة وابن عمر **حدثنا** ابن ابی عمر ونصر بن علی وسعید بن عبد الرحمٰن المخزومی قالوا ثنا سفیان عن الزهری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل الجنة قاطع

اور روایت کیا ہے حجاج بن صواف نے اس حدیث کو یحیی بن ابی کثیر سے مثل حدیث ہشام کے۔ اور وہ ابو جعفر کہ جسنے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اسکو ابو جعفر مؤذن کہا جاتا ہے اور ہم اُسکا نام نہین جانتے اور کئی حدیثین یحیی بن ابی کثیر نے اس سے روایت کی ہین **باب** والدین کے حق کے بیان مین حدیث کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد اپنے والد کا حق ادا نہین کر سکتی سوا اسکے کہ اُسکو غلام پائے تو اُسکو خرید کر آزاد کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سہیل بن ابی صالح سے۔ اور یہ حدیث سفیان ثوری اور کئی ایک نے سہیل سے روایت کی ہے۔ **باب** رحم کے قطع کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے کہا اُسنے ابو الدرداء بیمار ہوا پس عبد الرحمٰن بن عوف اُسکی بیمار پرسی کو آیا اور کہنے لگا سب لوگون سے بہتر اور زیادہ وصل کرنیوالا جسقدر کہ مین جانتا ہون ابو محمد یعنی عبد الرحمٰن بن عوف ہے پس کہا عبد الرحمٰن نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے فرمایا ہے اللہ تبارک وتعالےٰ نے مین اللہ ہون اور مین رحمٰن ہون مین نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اُسکا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے[1] سو جو کوئی اس سے وصل کریگا مین اُس سے وصل کرونگا اور جو کوئی اس سے قطع کریگا مین اُس سے قطع کرونگا اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید اور ابن ابی اوفی اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم سے رضی اللہ عنہم حدیث سفیان ثوری کی جو زہری سے ہے حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے معمر نے یہ حدیث زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے رداد لیثی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عوف سے اور معمر اسی طرح کہتا ہے۔ کہا محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہے۔ **باب** صلہ رحمی کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہم سے بشیر یعنی ابو اسمعیل نے اور فطر بن خلیفہ نے اُنھون نے مجاہد سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے واصل وہ نہین جو احسان کا بدلہ پورا دے لیکن واصل وہ شخص ہے کہ جب اُس کا رحم منقطع ہو جائے تو اُس سے وصل کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے سلمان اور عائشہ و ابن عمر سے۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر اور نصر بن علی اور سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت[2] مین قطع کرنیوالا داخل نہین ہوگا

[1] یعنی رحم کا لفظ مشتق رحمٰن سے ہے گویا رحم رحمٰن کے ساتھ متصل ہے سو جو کوئی اپنے قبیلہ سے قطع رحمی کرے گا وہ اللہ کی رحمت سے نا اُمید ہوگا ۱۲ [2] عدم دخول جنت سے مراد دخول اولی ہے یا مراد اس سے وہ شخص ہے جو قطع رحمی کو حلال جانتا ہو ۱۲

قال ابن ابی عمر قال سفیان یعنی قاطع رحم ھذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی حب الولد حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان
عن ابراھیم بن میسرۃ قال سمعت ابن ابی سوید یقول سمعت عمر بن عبد العزیز یقول زعمت المرأۃ الصالحۃ خولۃ بنت حکیم قالت
خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم وھو محتضن احد ابنی ابنتہ وھو یقول انکم لتبخلون وتجبنون وتجھلون و
انکم لمن ریحان اللہ وفی الباب عن ابن عمر والاشعث بن قیس حدیث ابن عیینۃ عن ابراھیم بن میسرۃ لانعرفہ الامن حدیثہ
ولانعرف لعمر بن عبد العزیز سماعا من خولۃ **باب ما جاء فی رحمۃ الولد حدثنا** ابن ابی عمر وسعید بن عبد الرحمن قالا ثنا سفیان
عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال ابصر الاقرع بن حابس النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقبل الحسن وقال ابن ابی عمر
الحسن والحسین فقال ان لی من الولد عشرۃ ما قبلت احدا منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ من لا یرحم لا یرحم
وفی الباب عن انس وعائشۃ وابو سلمۃ بن عبد الرحمن اسمہ عبد اللہ بن عبد الرحمن وھذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی النفقۃ**
علی البنات والاخوات حدثنا احمد بن محمد ثنا عبد اللہ المبارک ثنا ابن عیینۃ عن سھیل بن ابی صالح عن ایوب بن بشیر عن سعید
الاعشی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ثلاث بنات او ثلاث اخوات او ابنتان او
اختان فاحسن صحبتھن واتقی اللہ فیھن فلہ الجنۃ **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبد العزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عن سعید بن
عبد الرحمن عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لاحدکم ثلاث بنات او ثلاث اخوات
فیحسن الیھن الا دخل الجنۃ وفی الباب عن عائشۃ وعقبۃ بن عامر وانس وجابر وابن عباس وابو سعید الخدری اسمہ سعد بن مالک
بن سنان وسعد بن ابی وقاص ھو سعد بن مالک بن وھیب وقد زادوا فی ھذا الاسناد رجلا **حدثنا** العلاء بن مسلمۃ

کہا ابن ابی عمر نے کہ کہا سفیان نے یعنی رحم کا قطع کرنے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اولاد کی محبت کے بیان مین **حدیث کی** ہمسے ابن ابی عمر
نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابراہیم بن میسرہ سے کہا سنا مین نے ابن ابی سوید سے کہ کہتا سنا مین نے عمر بن عبد العزیز سے کہ کہتا مین گمان
کرتا ہون کہ نیکبخت عورت نے جو حکیم کی بیٹی خولہ ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے اس حالت مین کہ اپنی صاحبزادی کے
ایک بیٹے کو گود مین لئے ہوئے تھے اور یہ کہتے تھے تم ہی بخل اور جبن اور جہل پر برانگیختہ کرتے اور تم ہی اللہ تعالیٰ کی ریحان ہو اور اس باب مین روایت
ہے ابن ابی عمر اور اشعث بن قیس سے۔ حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور ہم عمر بن عبد العزیز
کا سماع خولہ سے نہین جانتے۔ **باب** اولاد کے ساتھ رحمت کے بیان مین **حدیث کی** ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن نے کہا دونون نے
حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے اقرع بن حابس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امام حسن کا مُنھ
چومتے ہوئے دیکھا۔ اور کہا ابن ابی عمر نے امام حسن یا امام حسین کا۔ پس اُسنے کہا میرے دس بچے ہین مین نے اُنمین سے کسی کا کبھی مُنھ نہین چوما
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور ہو جو کوئی رحم نہین کرتا وہ رحم نہین کیا جاتا۔ اور اس باب مین روایت ہے انس اور عائشہ سے اور
ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** بیٹیون اور بہنون پر خرچ کرنے کے بیان مین **حدیث کی**
ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے ایوب بن بشیر سے
اُسنے سعید اعشی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی تین بیٹیان یا تین بہنین ہون یا دو بیٹیان
یا دو بہنین ہون اور اُنکے ساتھ اچھی طرح احسان[1] کرے اور اُنکے حقوق مین اللہ تعالیٰ سے خوف کرے تو اُسکے لئے جنت ہے۔ **حدیث کی**
ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے سعید بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے پاس تم مین سے تین بیٹیان یا تین بہنین ہون اور وہ اُنکے ساتھ احسان کرے تو جنت مین داخل ہوگا
اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم اور ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک
بن سنان ہے اور سعد بن ابی وقاص وسعد بن مالک بن وہیب ہے۔ انھون نے اس اسناد مین ایک آدمی زیادہ کیا ہے **حدیث کی** ہمسے علاء بن مسلمہ نے

[1] احسان مین اختلاف ہے کہا بعض نے مراد اس سے قدر واجب ہے یعنی جسقدر کہ واجب ہے وہ پورا ادا کرے اور کہا بعض نے مراد اس سے قدر واجب سے زائد ہے اور ظاہر بھی یہی معلوم
ہوتا ہے اور احسان مراد وہی ہے جو شرع کے موافق ہو۔ اور کہا شیخ ابن حجر نے ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہے کہ جب اس کام پر اُن کے نکاح یا موت تک مداومت کرے ۱۲

ثنا عبد المجید بن عبد العزیز عن معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ابتلی بشیء من البنات فصبر علیهن کن له حجابا من النار هٰذا حدیث حسن **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا معمر عن ابن شهاب ثنا عبد الله بن ابی بکر بن حزم عن عروة عن عائشة قالت دخلت امرأة معها ابنتان لها فسألت فلم تجد عندی شیئا غیر تمرة فاعطیتها ایاها فقسمتها بین ابنتیها ولم تاکل عنها ثم قامت فخرجت ودخل النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرته فقال النبی صلی الله علیه وسلم من ابتلی بشیء من هٰذه البنات کن له سترا من النار هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن وزیر الواسطی ثنا محمد بن عبید ثنا محمد بن عبد العزیز الراسبی عن ابی بکر بن عبید الله بن انس بن مالك عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عال جاریتین دخلت انا وهو الجنة کهاتین واشار باصبعیه هٰذا حدیث حسن غریب وقد روی محمد بن عبید عن محمد بن عبد العزیز غیر حدیث بهٰذا الاسناد وقال عن ابی بکر بن عبید الله بن انس والصحیح هو عبید الله بن ابی بکر بن انس **باب** ما جاء فی رحمة الیتیم وکفالته **حدثنا** سعید بن یعقوب الطالقانی ثنا المعتمر بن سلیمان قال سمعت ابی یحدث عن حنش عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من قبض یتیما من بین المسلمین الی طعامه وشرابه ادخله الله الجنة البتة الا ان یعمل ذنبا لا یغفر وفی الباب عن مرة الفهری وابی هریرة وابی امامة وسهل بن سعد وحنش هو حسین بن قیس وهو ابو علی الرحبی وسلیمان التیمی یقول حنش وهو ضعیف عند اهل الحدیث **حدثنا** عبد الله بن عمران ابو القاسم المکی القرشی ثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا وکافل الیتیم فی الجنة کهاتین واشار باصبعیه یعنی السبابة والوسطی هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی رحمة الصبیان **حدثنا** محمد بن مرزوق البصری ثنا عبید بن واقد عن زربی قال سمعت انس بن مالك

کہا حدیث کی ہمسے عبد المجید بن عبد العزیز نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص بیٹیون کے ساتھ آزمایا جاوے پھر وہ اُنپر صبر کرے تو وہ اُسکے لئے آگ سے پردہ ہوتی ہین - یہ حدیث حسن ہے - حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ابن شہاب سے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے ایک عورت آئی اُسکے ساتھ اُسکی دو بیٹیان تھین سو اُسنے سوال کیا سو اُسنے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے اور کچھ نہ پایا وہی مین نے اُسکو دیدی پس اُسنے اُس کھجور کو اپنی دونون بیٹیون مین تقسیم کر دیا اور خود اُس سے نہ کھایا پھر وہ کھڑی ہوئی اور نکل گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو مین نے آپ سے خبر کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیٹیون کے ساتھ آزمایا جاوے تو وہ اُسکے لئے آگ سے پردہ ہون گی - یہ حدیث حسن صحیح ہے - حدیث کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد العزیز راسبی نے ابی بکر بن عبید اللہ بن انس بن مالک سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے دو لڑکیون کی خدمت کی تو مین اور وہ جنت مین ان دو کی طرح داخل ہونگے اور آپنے اشارت دو انگلیون کی طرف کی یہ حدیث حسن غریب ہے - اور محمد بن عبید نے محمد بن عبد العزیز سے سوائے اس حدیث کے ساتھ اس اسناد کے روایت کی ہے - اور کہا اُسنے یہ روایت ہے ابی بکر بن عبید اللہ بن انس سے اور صحیح عبید اللہ بن ابی بکر بن انس ہے - **باب** یتیم پر رحمت کرنے اور اُسکی کفالت کے بیان مین حدیث کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا مین نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ حدیث کرتا تھا حنش سے اُستے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص مسلمانون مین سے کسی یتیم کو اُسکے کھانے اور پینے کو پکڑے تو ضرور اللہ تعالےٰ اُسکو جنت مین داخل کرے گا مگر کوئی ایسا گناہ کرے کہ جسکی بخشش نہ ہو سکے اور اس باب مین روایت ہے مرہ فہری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہل بن سعد اور حنش سے اور یہ حسین بن قیس ہے اور وہ ابو علی رحبی ہے - اور سلیمان تیمی حنش کہتا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عمران یعنی یعنے ابو القاسم مکی قریشی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی حازم نے اپنے باپ سے اُسنے سہل بن سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور یتیم کا ضامن جنت مین مثل ان دو کے ہین اور آپ نے دو انگلیون کی طرف یعنی سبابہ اور وسطے کی طرف اشارت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑکون پر رحمت کرنے کے بیان مین حدیث کی ہم سے محمد بن مرزوق بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبید بن واقد نے زربی سے کہا اُسنے سنا مین نے انس بن مالکؓ سے

يقول جاء شيخ يريد النبي صلى الله عليه وسلم فابطأ القوم عنه ان يوسعوا له فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وابي هريرة وابن عباس وابي امامة هٰذا حديث غريب وزربي له احاديث مناكير عن انس بن مالك وغيره **حدثنا** ابوبكر محمد بن ابان ثنا محمد بن فضيل عن محمد بن اسحٰق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويعرف شرف كبيرنا **حدثنا** ابوبكر محمد بن ابان ثنا يزيد بن هارون عن شريك عن ليث عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويوقر كبيرنا ويأمر بالمعروف وينه عن المنكر هٰذا حديث غريب وحديث محمد بن اسحٰق عن عمرو بن شعيب حديث حسن صحيح وقد روى عن عبد الله بن عمرو من غير هٰذا الوجه ايضًا قال بعض اهل العلم معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم ليس منا ليس من سنتنا يقول ليس من ادبنا وقال علي بن المديني قال يحيٰى بن سعيد كان سفيان الثوري ينكر هٰذا التفسير ليس منا ليس مثلنا

باب ماجاء في رحمة الناس **حدثنا** بندار ثنا يحيٰى بن سعيد عن اسمٰعيل بن ابي خالد ثنا قيس بن ابي حازم ثني جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يرحم الناس لا يرحمه الله هٰذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الرحمٰن بن عوف وابي سعيد وابن عمر وابي هريرة وعبد الله بن عمرو **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابوداؤد ثنا شعبة قال كتب به الي منصور وقرأته عليه سمع ابا عثمٰن مولى المغيرة بن شعبة عن ابي هريرة قال سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول لا تنزع الرحمة الا من شقي هٰذا حديث حسن وابو عثمٰن الذي روى عن ابي هريرة لا نعرف اسمه يقال هو والد موسىٰ بن ابي عثمٰن الذي روى عنه ابو الزناد

ن ت لم يعر

کہ کہتا تھا ایک بوڑھا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور لوگون نے اُسکے واسطے مکان فراخ کرنے مین دیر لگائی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص ہم سے نہین ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور زربی انس بن مالک وغیرہ سے منکر حدیثین روایت کرتا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابوبکر بن محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے ہمسے وہ شخص جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی شرافت نہ پہچانے۔ **حدیث** کی ہم سے ابوبکر بن محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے شریک سے اُسنے لیث سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے ہمسے وہ شخص جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے اور امر بالمعروف نہ کرے اور بُرے کامون سے منع نہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے ہے حدیث حسن صحیح ہے اور عبد اللہ ابن عمرو سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ کہا بعض اہل علم نے معنے قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہمسے نہین یہ ہین کہ ہمارے طریق پہ نہین یعنی ہمارے آداب سے نہین۔ کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتا تھا نہین ہم سے یعنے ہماری طرح نہین۔

باب لوگون کے ساتھ رحم کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث کی ہم سے قیس بن ابی حازم نے کہا حدیث کی مجھسے جریر بن عبد اللہ نے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لوگون پر رحم نہین کرتا اللہ تعالیٰ اُسپر رحم نہین کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد الرحمٰن بن عوف اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا اُسنے منصور نے یہ حدیث میری طرف لکھی اور مین نے اُسکو اسپر پڑھا سنا اُسنے ابا عثمان سے جو مغیرہ بن شعبہ کا مولے ہے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے کہا اُس نے مین نے ابا القاسم صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے نہین دور کی جاتی رحمت مگر بدبخت سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور وہ ابو عثمان کہ جس نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ہم اس کا نام نہین جانتے کہا گیا ہے کہ وہ موسیٰ بن ابی عثمان کا والد ہے کہ جس سے ابو الزناد نے روایت کی ہے

ف ۱ یعنی ہم سے نہین وہ شخص جو بڑا ہوکر ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور چھوٹا ہوکر ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے ۱۲ ف ۲ اسکی یہ غرض تھی کہ اسکے ایک خاص معنی مقرر کرنے اچھے نہین بلکہ اُسکو عام ہی رہنا چاہیے تاکہ ہر ایک کے دل پر اچھی طرح سے اثر کرے اگر تفسیر اسکی ایک خاص مقرر کیجاوے تو ایسے کام کرنیوالے دلیر ہوجاتے ہین ۱۲

وقد روی ابو الزناد عن موسی بن ابی عثمن عن ابیہ عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر حدیث **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن ابی قابوس عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون یرحمہم الرحمٰن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء الرحم شجنة من الرحمٰن فمن وصلہا وصلہ اللہ ومن قطعہا قطعہ اللہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** فی النصیحة **حدثنا** بندار ثنا صفوان بن عیسیٰ عن محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحة ثلاث مرار قالوا یا رسول اللہ لمن قال للہ ولکتابہ ولائمة المسلمین وعامتہم ھٰذا حدیث حسن وفی الباب عن ابن عمر وتمیم الداری وجریر وحکیم بن ابی یزید عن ابیہ وثوبان **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحییٰ بن سعید عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد اللہ قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة والنصح لکل مسلم ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی شفقة المسلم علی المسلم **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی ثنا ابی عن ھشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یخونہ ولا یکذبہ ولا یخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ ومالہ ودمہ التقوی ھٰھنا بحسب امرأ من الشر ان یحتقر اخاہ المسلم ھٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا ثنا ابو اسامة عن برید بن عبد اللہ بن ابی بردة عن جدہ ابی بردة عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ھٰذا حدیث صحیح وفی الباب عن علی وابی ایوب **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک ثنا یحییٰ بن عبید اللہ عن ابیہ عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور روایت کی ہے ابو الزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابو ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اُس حدیث کے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے ابی قابوس سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرنے والوں پر اللہ رحمت کرتا ہے رحمت کرو اُنپر جو زمین میں ہیں تمپر رحمت کریگا وہ جو آسمان میں ہے رحم ورقت اُگی ہیں یعنی مشتق ہی رحمٰن سے سو جو کوئی اس سے وصل کریگا اللہ تعالیٰ اُس سے وصل کریگا اور جو کوئی اس سے قطع کریگا اللہ تعالیٰ اُس سے قطع کریگا یہ حدیث حسن صحیح ہی۔

باب خیر خواہی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عیسیٰ نے محمد بن عجلان سے اُسنے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین خیر خواہی ہے۔ تین بار فرمایا کہا لوگون نے یارسول اللہ کسکے لئے خیر خواہی ہی فرمایا آپنے واسطے اللہ[1] کے اور اُسکی کتاب کے اور ائمہ مسلمانون کے اور واسطے عام لوگون کے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں روایت ہی ابن عمر اور تمیم داری اور جریر اور حکیم بن ابی یزید سے جو راوی ہے اپنے باپ سے اور ثوبان سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے جریر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے بیعت کی مین نے نبی صلعم سے نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰة دینے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** مسلمانون کے مسلمانون پر شفقت کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے ہشام بن سعد سے اُسنے زید بن مسلم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بھائی مسلمان کا ہی چاہیئے کہ خیانت اُسکی نہ کرے اور نہ اُسکی تکذیب کرے اور نہ اُسکو خوار کرے ہر ایک مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے یعنی عزت اُسکی اور مال اُسکا اور خون اُسکا۔ تقوی اسجگہ[2] ہے یعنی دل میں۔ آدمی کے لئے یہی برائی کافی ہی کہ اپنے بھائی مسلمان کی حقارت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ اشعری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے حق میں مثل دیوار کے ہے۔ بعض کو بعض سے تقویت ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہی اور اس باب میں روایت ہی علی اور ابی ایوب سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن عبید اللہ نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی یہ ہی کہ اُسکی وحدانیت میں اعتقاد درست کرنا اور اُسکی عبادت کے لئے خلوص نیت رکھنا اور کتاب کی خیر خواہی اُسکی تصدیق کرنی اور اُسپر عمل کرنا ہی اور اماموں کی خیر خواہی اُنکے حق میں اطاعت کرنی اور اُنکا باغی نہونا اور عام مسلمانون کی خیر خواہی اُنکو سیدھا راستہ بتانا ۱۲ [2] یعنی تقوی دل میں ہی نظر نہیں آتا پس چاہیئے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان متقی کی بے عزتی نکرے ۱۲

٦٠ ما جاء فی النصیحة

ان احدکم مراٰة اخیه فان رای به اذی فلیمطه عنه ویحییٰ بن عبید الله ضعفه شعبة وفی الباب عن انس **باب** ماجاء فی الستر علی المسلمین **حدثنا** عبید بن اسباط القرشی ثنا ابی ثنا الاعمش قال حدثت عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من نفس عن مسلم کربة من کرب الدنیا نفس الله عنه کربة من کرب یوم القیٰمة ومن یسر علی معسر فی الدنیا یسر الله علیه فی الدنیا والاٰخرة ومن ستر علی مسلم ستر الله علیه فی الدنیا والاٰخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه وفی الباب عن ابن عمر وعقبة بن عامر هٰذا حدیث حسن وقد روی ابو عوانة وغیر واحد هٰذا الحدیث عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ولم یذکروا فیه حدثت عن ابی صالح **باب** ماجاء فی الذب عن المسلم **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله عن ابی بکر النهشلی عن مرزوق ابی بکر التیمی عن ام الدرداء عن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من رد عن عرض اخیه رد الله عن وجهه النار یوم القیٰمة وفی الباب عن اسماء بنت یزید هٰذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی کراهیة الهجر **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا الزهری ح وثنا سعید بن عبد الرحمٰن ثنا سفیان عن الزهری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحل للمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلث یلتقیان فیصد هٰذا ویصد هٰذا وخیرهما الذی یبدأ بالسلام وفی الباب عن عبد الله بن مسعود وانس وابی هریرة وهشام بن عامر وابی هند الداری هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی مواساة الاخ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم ثنا حمید عن انس قال لما قدم عبد الرحمٰن بن عوف المدینة اٰخا رسول الله صلی الله علیه وسلم بینه وبین سعد بن الربیع فقال له هلم اقاسمك مالی نصفین ولی امرأتان فاطلق احداهما فاذا انقضت عدتها فتزوجها۔

بیشک ہر ایک تم مین سے اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہی سو اگر اسکے ساتھ کچھ پلیدی دیکھے تو چاہیئے کہ اسکو اس سے دور کرے۔ اور یحیی بن عبید اللہ کو شعبہ نے ضعیف کیا ہے اور اس باب مین روایت ہی انس سے **باب** مسلمانون کی عیب پوشی کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے کہا مجھے حدیث ملی ہے ابی صالح سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی کسی مسلمان سے دنیا کی سختیون سے کوئی سختی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی سختیون سے سختی دور کریگا اور جو کوئی محتاج قرضدار پر دنیا مین آسانی کریگا تو خدا اسپر دُنیا اور آخرت مین آسانی کرے گا۔ اور جو کوئی مسلمان کی عیب پوشی کریگا تو اللہ تعالیٰ اُسکی دنیا اور آخرت مین عیب پوشی کریگا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد پر ہی جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عمر اور عقبہ بن عامر سے۔ یہ حدیث حسن ہی۔ اور روایت کیا ہے ابو عوانہ وغیرہ نے اس حدیث کو اعمش سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُنھون نے اس روایت مین یہ ذکر نہین کیا کہ مجھے حدیث ملی ہی ابی صالح سے۔
باب مسلمان سے مصیبت دفع کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے ابی بکر نہشلی سے اُسنے مرزوق یعنی ابی بکر تیمی سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداءؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی اپنے بھائی کی عزت سے کسی تنگی کو روکے اللہ تعالیٰ اُس کے مُنھ سے قیامت کے دن آگ کو روکے گا۔ اور اس باب مین روایت ہی اسماء بنت یزید سے۔ یہ حدیث حسن ہی **باب** اس بیان مین کہ ملاقات کا چھوڑنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے ح اور حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عطاء بن یزید لیثی سے اُسنے ابی ایوب انصاریؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا[۱] تین رات سے زیادہ اس حالت مین کہ وہ دونون آپس مین ملاقات کرین اور وہ بھی اس سے مُنھ پھیرے اور یہ بھی اس سے منھ پھیرے اور بہتر ان دونون مین وہ ہی جو پہلے سلام کرے۔ اور اس باب مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند داری سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** بھائی کے ساتھ سلوک کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے حمید نے انس سے کہا اُسنے جب عبد الرحمن بن عوف مدینہ مین آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اسکے اور سعد بن ربیع کے اخوت بنا دی پس کہا سعد نے آیئے کہ مین آپکو اپنا نصف مال تقسیم کر دون اور میری دو عورتین ہین سو مین ایک کو طلاق دیتا ہون سو جب اُسکی عدت گذر جاوے تو آپ اس سے نکاح کر لیجیے۔

---

[۱] یعنی اگر معاملۂ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین۔ اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین دن سے زیادہ بھی چھوڑ دینا درست ہے چنانچہ حضرت پچاس دن جہاد کے نہ جانے والون سے نہ بولے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہی ۱۲

فقال بارك الله لك فی اهلك ومالك دلونی علی السوق فدلوه علی السوق فما رجع یومئذ الا ومعه شیٔ من اقط وسمن قد استفضله فراه رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ذلك وعلیه وضر صفرة فقال مهیم فقال تزوجت امرأة من الانصار قال فما اصدقتها قال نواة قال حمید او قال وزن نواة من ذهب فقال ولم ولو بشاة هٰذا حدیث حسن صحیح وقال احمد بن حنبل وزن نواة من ذهب وزن ثلثة دراهم وثلث وقال اسحٰق وزن نواة من ذهب وزن خمسة دراهم اخبرنی بذلك اسحٰق بن منصور عن احمد بن حنبل و اسحٰق **باب** ماجاء فی الغیبة **حدثنا** قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة قال قیل یا رسول الله ما الغیبة قال ذکرك اخاك بما یکره قال ارأیت ان کان فیه ما اقول قال ان کان فیه ما تقول فقد اغتبته وان لم یکن فیه ما تقول فقد بهته وفی الباب عن ابی برزة وابن عمر وعبد الله بن عمرو هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الحسد **حدثنا** عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار العطار وسعید بن عبد الرحمٰن قالا ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وکونوا عباد الله اخوانا ولا یحل للمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلث هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی بکر الصدیق والزبیر بن العوام وابن عمر وابن مسعود وابی هریرة **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا الزهری عن سالم عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا حسد الا فی اثنتین رجل اتاه الله مالا فهو ینفق منه اناء اللیل واناء النهار ورجل اتاه الله القراٰن فهو یقوم به اناء اللیل واناء النهار

پس کہا اُسنے اللہ تعالےٰ تجھے تیرے اہل اور مال مین برکت دے مجھے بازار کا راستہ دکھلادو پس انھون نے اسکو بازار کا راستہ بتا دیا سو نہ واپس آیا اُس دن مگر اس حالت مین کہ اُسکے ساتھ پنیر اور گھی تھا پہلے سے اُسکو زیادہ[1] کر لایا پھر اُسکو بعد چند روز کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اس حالت مین کہ اُسپر زردی[2] کے نشان تھے پس فرمایا آپنے یہ کیا حال ہے کہا اُسنے مین نے قبیلہ انصار سے ایک عورت سے نکاح کیا ہے فرمایا آپنے تو نے اُسکا مہر کیا مقرر کیا ہے کہا اُسنے نواۃ۔ کہا حمید نے یا کہا اُسنے وزن نواۃ کا سونے سے۔ پس فرمایا آپ نے ولیمہ کر اگرچہ بکری ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور کہا احمد بن حنبل نے وزن نواۃ کا سونے سے پونے چار درم کا ہی اور کہا اسحٰق نے وزن نواۃ کا سونے سے وزن پانچ درم کا ہے۔ خبر دی مجھے ساتھ اسکے اسحاق بن منصور نے احمد بن حنبل اور اسحاق سے **باب** غیبت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کسی نے کہا یا رسول اللہ غیبت کیا شے ہے فرمایا آپ نے تیرا اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جسکو وہ بُرا جانتا ہو کہا اُسنے مجھے خبر دیجئے اگر وہ عیب اُسمین موجود ہو تو مین کیا کہون فرمایا آپ نے اگر وہ عیب ہو جسکو تو کہتا ہی تو تو نے اُسکی غیبت کی ہے اور اگر وہ عیب جو تو کہتا ہے اسمین نہ ہو تو تو نے اسپر بہتان باندھا۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی برزہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** حسد[3] کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد الجبار بن علاء بن عبد الجبار عطار اور سعید بن عبد الرحمٰن نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے انس رضی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قطع کرو اور نہ ایک دوسرے کی جڑ کاٹو اور نہ بغض اور عداوت رکھو اور نہ آپس مین حسد کرو اور بھائی بنجاؤ اُے خدا کے بندو اور حلال نہین کسی مرد مسلمان کو اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے اوپر چھوڑنا یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی بکر صدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہم سے زہری نے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسد کرنا لائق نہین مگر دو آدمیون مین ایک تو وہ مرد جسکو اللہ نے مال دیا ہے سو وہ اس سے رات اور دن کی ساعتون مین خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ مرد جسکو اللہ تعالےٰ نے قرآن دیا ہی سو وہ اسکے ساتھ رات اور دن کی ساعتون مین نماز مین کھڑا ہوتا ہی

[1] پہلے بازار گیا تھا تو تھوڑا سا پنیر اور گھی فروخت کے لئے گیا تھا جب رات کو فروخت کر کے واپس آیا تو دوسرے روز کی تجارت کے واسطے اس قیمت کے بدلے اور پنیر اور گھی خرید لایا اور یہ پنیر اور گھی پہلے روز سے زیادہ تھا یعنی اُسکو تجارت مین نفع ہوا تھا ۱۲ [2] قولہ اُسپر زردی کے نشان تھے جو اُسکو بیوی سے پہونچے تھے یا خود اُسنے لگائے ہون ۱۲ [3] حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنیوالا خدا سے غصہ ہوتا ہی کہ کیون اسکو دیا لیکن کسی کی نیک کام کو دیکھ کر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے اور جسطرح یہ شخص مال خرچ کرتا ہی اور قرآن پڑھتا ہے ہمکو بھی خدا ایسا کر دے تو ہم بھی یہ کام کرین تو درست ہی اور اسی کو غبطہ کہتے ہین ۱۲

هٰذا حديث حسن صحيح وقد روى عن ابن مسعود وابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هٰذا **باب** ما جاء فى التباغض **حدثنا** هناد ثنا ابو معوية عن الاعمش عن ابى سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان قد ايس ان يعبده المصلون ولكن فى التحريش بينهم وفى الباب عن انس وسليمان بن عمرو بن الاحوص عن ابيه هٰذا حديث حسن وابوسفيان اسمه طلحة بن نافع **باب** ما جاء فى اصلاح ذات البين **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو احمد ثنا سفيان **ح** وثنا محمود بن غيلان ثنا بشر بن السرى وابو احمد قالا ثنا سفيان عن ابن خيثم عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل الكذب الا فى ثلث يحدث الرجل امرأته ليرضيها والكذب فى الحرب والكذب ليصلح بين الناس وقال محمود فى حديثه لا يصلح الكذب الا فى ثلث هٰذا حديث حسن لا نعرفه من حديث اسماء الا من حديث ابن خيثم وروى داؤد بن ابى هند هٰذا الحديث عن شهر بن حوشب عن النبى صلى الله عليه وسلم ولم يذكر فيه عن اسماء حدثنا بذلك ابوكريب ثنا ابن ابى زائدة عن داؤد بن ابى هند وفى الباب عن ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمٰعيل بن ابراهيم عن معمر عن الزهرى عن حميد بن عبد الرحمٰن عن امه ام كلثوم بنت عقبة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس بالكاذب من اصلح بين الناس فقال خيرا اونمى خيرا هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى الخيانة والغش **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيىٰ بن حبان عن لؤلؤة عن ابى صرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ضار ضار الله به ومن شاق شاق الله عليه وفى الباب عن ابى بكر هٰذا حديث حسن غريب **حدثنا** عبد بن حميد ثنا زيد بن حباب العكلى ثنى ابو سلمة الكندى ثنا فرقد السنجى

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطۂ ابن مسعودؓ اور ابی ہریرۃؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **باب** آپس مین بغض اور عداوت رکھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان نا اُمید ہوگیا ہے اس سے کہ نمازی اُسکی عبادت کرین لیکن اُنکی چھیڑ چھاڑ مین مشغول ہو اور اس باب مین روایت ہے انس اور سلیمان بن عمرو سے جو راوی ہے اپنے باپ سے ۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو سفیان کا نام طلحۃ بن نافع ہے۔ **باب** دو دشمنون کے صلح کرانے کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ح اور حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن سری اور ابو احمد نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن خیثم سے اُس نے شہر بن حوشب سے اُسنے اسماء بنت یزیدؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے تین چیزون کے اور کسی مین جھوٹ بولنا حلال نہین ایک یہ کہ مرد اپنی عورت کے راضی کرنے کے واسطے کوئی بات کہے دوسرے جنگ مین جھوٹ بولنا ۔ تیسرے درمیان لوگون کے صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا ۔ اور کہا محمود نے اپنی حدیث مین سوائے تین کے اور کسی مین جھوٹ بولنا بہتر نہین ۔ یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق اسماء سے سوائے طریق ابن خیثم کے ۔ اور روایت کی یہ حدیث داؤد بن ابی ہند نے شہر بن حوشب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُسنے اس مین اسماء کا ذکر نہین کیا حدیث کی ہم کو ساتھ اس کے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے داؤد بن ابی ہند سے ۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے ۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے حمید بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے وہ شخص کاذب نہین جو درمیان لوگون کے صلح کرائے سو اچھی بات کہے یا بھلائی کی طرف اشارت کرے ۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ **باب** خیانت اور فریب کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُسنے لولوہ سے اُسنے ابی صرمہؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی کو ضرر پہونچائے اللہ تعالےٰ اُسکو ضرر پہونچاتا ہے اور جو کوئی کسی پر مشقت ڈالے اللہ تعالےٰ اُسپر مشقت ڈالتا ہے ۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر سے یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب عکلی نے کہا حدیث کی مجھ ابو سلمہ کندی نے کہا حدیث کی ہمسے فرقد السبخی نے

عن مرة بن شراحيل الهمداني وهو الطيب عن ابي بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مكر به هذا حديث غريب **باب** ما جاء في حق الجوار **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى ثنا سفيان عن داؤد بن شابور وبشير ابي اسمعيل عن مجاهد ان عبد الله بن عمرو ذبحت له شاة في اهله فلما جاء قال اهديتم لجارنا اليهودي اهديتم لجارنا اليهودي وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه وفي الباب عن عائشة وابن عباس وعقبة بن عامر وابي هريرة وانس وعبد الله بن عمرو والمقداد بن الاسود وابي شريح وابي امامة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روى هذا الحديث عن مجاهد عن عائشة وابي هريرة ايضا عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة ثنا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد عن ابي بكر بن محمد وهو ابن عمرو بن حزم عن عمرة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما زال جبرئيل صلوات الله عليهما يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن حيوة بن شريح عن شرحبيل بن شريك عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الاصحاب عند الله خيرهم لصاحبه وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره هذا حديث حسن غريب وابو عبد الرحمن الحبلي اسمه عبد الله بن يزيد **باب** ما جاء في الاحسان الى الخادم **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان عن واصل عن المعرور بن سويد عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخوانكم جعلهم الله فتية تحت ايديكم فمن كان اخوه تحت يده فليطعمه من طعامه وليلبسه من لباسه ولا يكلفه ما يغلبه فان كلفه ما يغلبه فليعنه

مرہ بن شراحیل ہمدانی سے اور وہ طیب ہے اُسنے ابی بکر صدیق سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے وہ شخص جو کسی مومن کو ضرر پہونچائے یا اُس کے ساتھ مکر کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **باب** ہمسائے کے حق کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے داود بن شابور اور بشیر ابی اسمعیل سے اُنھون نے مجاہد سے یہ کہ عبد اللہ بن عمروؓ کے لئے اُسکے اہل مین بکری ذبح کی گئی سو جب وہ (گھر مین) تشریف لائے تو کہنے لگے کیا تمنے اپنے ہمسائے کے لئے ہدیہ بھیجا ہے کیا تم نے اپنے ہمسائے کے لئے ہدیہ بھیجا ہے۔ اور مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے ہمیشہ مجھے جبرئیل علیہ السلام ہمسائے کے حق مین وصیت کرتے رہے تاکہ مین نے گمان کہ اس کو میرا وارث بنا دینگے اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور طریق سے اور یہ حدیث مروی ہے بواسطۂ مجاہد کے عائشہ اور ابی ہریرہ سے اُنھون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی بکر بن محمد سے اور وہ ابن عمرو بن حزم ہے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمسائے کے حق مین وصیت کرتے رہے تاکہ مین نے گمان کیا کہ اسکو میرا وارث بنا دینگے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے حیوہ بن شریح سے اُسنے شرحبیل بن شریک سے اُسنے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُس نے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر ساتھیون کا اللہ تعالے کے نزدیک وہ ہے جو بہتر اُنکا ہے واسطے اپنے دوستون کے۔ اور بہتر ہمسایون کا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو بہتر اُن کا ہے واسطے ہمسایون کے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو عبد الرحمن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔ **باب** خادم کے حق مین احسان کرنے کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے واصل سے اُسنے معرور بن سوید سے اُس نے ابی ذرؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے نے تمہارے بھائیون[1] کو حالت جوانی مین تمھارے ہاتھون کے نیچے کیا ہے سو جس کا بھائی اُس کے ہاتھ کے نیچے ہووے تو چاہیئے کہ اپنے کھانے سے کھلائے اور اپنے لباس سے پہنائے اور اُس کو ایسی تکلیف نہ دے جو اُس پر غالب ہو جاوے سو اگر اُس کو ایسی تکلیف دے جو اُسپر غالب آجاوے تو چاہیئے کہ خود اُسکی مدد کرے

---

[1] آنحضرت نے بھائی کا لفظ غلامون پر بوجہ خلقت یا بوجہ دین کے اطلاق کیا ہے۔ اور اپنے برابر کھانا کھلانا اور کپڑا پہنانا مستحب ہے واجب نہین اجماعاً۔

وفی الباب عن علی وام سلمة وابن عمر وابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون عن همام بن یحیی عن فرقد عن مرة عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یدخل الجنة سیئ الملکة هذا حدیث غریب وقد تکلم ایوب السختیانی و غیر واحد فی فرقد السبخی من قبل حفظه **باب** النهی عن ضرب الخدام وشتمهم **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله عن فضیل بن غزوان عن ابن ابی نعم عن ابی هریرة قال قال ابو القاسم صلی الله علیه وسلم نبی التوبة من قذف مملوکه بریئا مما قال له اقام الله علیه الحد یوم القیمة الا ان یکون کما قال هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن سوید ابن مقرن وعبد الله بن عمر وابن ابی نعم هو عبد الرحمن بن ابی نعم البجلی یکنی ابا الحکم **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا مؤمل ثنا سفیان عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه عن ابی مسعود قال کنت اضرب مملوکا لی فسمعت قائلا من خلفی یقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود فالتفت فاذا انا برسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لله اقدر علیك منك علیه قال ابو مسعود فما ضربت مملوکا لی بعد ذلك هذا حدیث حسن صحیح وابراهیم التیمی هو ابراهیم بن یزید بن شریك **باب** ما جاء فی ادب الخادم **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله عن سفیان عن ابی هارون العبدی عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ضرب احدکم خادمه فذکر الله فارفعوا ایدیکم وابو هارون العبدی اسمه عمارة بن جوین وقال یحیی بن سعید ضعف شعبة ابا هارون العبدی قال یحیی وما زال ابن عون یروی عن ابی هارون حتی مات **باب** ما جاء فی العفو عن الخادم **حدثنا** قتیبة ثنا رشدین بن سعد عن ابی هانئ الخولانی عن ابن عباس بن الجلید الحجری عن عبد الله بن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم

اور اس باب مین روایت ہے حضرت علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے ہمام بن یحیی سے اُسنے فرقد سے اُسنے مرہ سے اُسنے ابی بکر صدیق سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے غلامون کے ساتھ بُرا برتنے والا جنت مین داخل نہین ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور ایوب سختیانی اور کئی ایک نے فرقد سبخی کے حق مین حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ **باب** غلامون کو مارنے اور اُن کو گالیان دینے کی ممانعت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے فضیل بن غزوان سے اُسنے ابن ابی نعم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نبی التوبہ نے جو کوئی اپنے غلام کو کوئی تہمت [1] لگائے درانحالیکہ وہ بری ہو اس سے کہ اُسنے اُسکو کہا ہے تو اللہ تعالے قیامت کے دن اُسپر حد قائم کرے گا مگر یہ کہ ہو اسی طرح کہ اُسنے کہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے سوید بن مقرن اور عبد اللہ بن عمر اور ابن ابی نعم وہ عبد الرحمن بن ابی نعم بجلی ہے کنیت اسکی ابا الحکم ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے مومل نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی مسعود سے کہا اُسنے مین اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ مین نے اپنے پیچھے سے ایک آنے والے کی آواز سُنی کہ وہ کہتا تھا جان لے یہ بات اے ابا مسعود جان لے یہ بات اے ابا مسعود پس مڑکر دیکھا مین نے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پس فرمایا آپ نے اللہ تعالے تجھ پر زیادہ قادر ہے بہ نسبت تیرے اُسپر۔ کہا ابو مسعود نے سو مین نے پیچھے اُسکے کسی غلام کو نہین مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابراہیم تیمی وہ ابراہیم بن یزید بن شریک ہے۔
باب خادم کے ادب کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے سفیان سے اُسنے ابی ہارون عبدی سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ تعالی کو یاد کرے یعنے اُسکے نام کی سفارش کرے تو اپنے ہاتھون کو اُن سے اُٹھالو اور ابو ہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ اور کہا یحیی بن سعید نے شعبہ نے ابا ہارون عبدی کو ضعیف کیا ہے۔ کہا یحیی نے ہمیشہ ہی ابن عون ابی ہارون سے روایت کرتا رہا تاکہ وہ مرگیا۔ **باب** خادم سے معاف کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے ابی ہانی خولانی سے اُسنے عباس بن جلید حجری سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

[1] یعنی مالک نے اپنے غلام کو ایسی تہمت لگائی جس سے وہ بری تھا اُسکے اعتقاد مین یا واقع مین مثلاً کہا کہ وہ حرامزادہ ہو تو اُسپر اللہ تعالے قیامت کے دن حد قائم کریگا مگر جبکہ وہ واقع مین ایسا ہی ہو جیسا کہ اُسنے کہا ہے اور اگر اُسکے اعتقاد کے خلاف ہو تو اُسکا بچاؤ ہے یعنے اُسکو حد نہین ماری جائیگی ۱۲ ع ۔ ۞ یعنی سابقین کیساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا

فقال یا رسول اللہ کم اعفو عن الخادم فصمت عنه النبی صلی اللہ علیه وسلم ثم قال یا رسول اللہ کم اعفو عن الخادم قال کل یوم سبعین مرة هٰذا حدیث حسن غریب و رواه عبد اللہ بن وهب عن ابی هانیٔ الخولانی بهٰذا الاسناد نحو هٰذا **حدثنا** قتیبة ثنا عبد اللہ بن وهب عن ابی هانیٔ الخولانی بهٰذا الاسناد نحوه و روی بعضهم هٰذا الحدیث عن عبد اللہ بن وهب بهٰذا الاسناد و قال عن عبد اللہ بن عمرو **باب** ماجاء فی ادب الولد **حدثنا** قتیبة ثنا یحیی بن یعلیٰ عن ناصح عن سماک عن جابر بن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لان یؤدب الرجل ولده خیر من ان یتصدق بصاع هٰذا حدیث غریب و ناصح بن علاء الکوفی لیس عند اهل الحدیث بالقوی ولا یعرف هٰذا الحدیث الا من هٰذا الوجه و ناصح شیخ اٰخر بصری یروی عن عمار بن ابی عمار وغیره و هو اثبت من هٰذا **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی ثنا عامر بن ابی عامر الخزاز ثنا ایوب بن موسیٰ عن ابیه عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ما نحل والد ولدا من نحل فضل من ادب حسن هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث عامر بن ابی عامر الخزاز و ایوب بن موسیٰ هو ابن عمرو بن سعید بن العاص و هٰذا عندی حدیث مرسل **باب** ماجاء فی قبول الهدیة و المکافاة علیها **حدثنا** یحیی بن اکثم و علی بن خشرم قالا ثنا عیسیٰ بن یونس عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یقبل الهدیة و یثیب علیها و فی الباب عن ابی هریرة و انس و ابن عمر و جابر هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث عیسیٰ بن یونس **باب** ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک

اور کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں خادم سے معاف کروں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی طرف سے خاموش رہے (یعنی کچھ جواب[۱] نہ دیا) پھر کہا اُسنے یا رسول اللہ میں کتنے مرتبہ خادم سے معاف کروں فرمایا آپ نے ہر ایک دن میں ستر بار یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے اسکو عبد اللہ بن وہب نے ابی ہانی خولانی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے اُسنے ابی ہانی خولانی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور بعض نے اس حدیث کو عبد اللہ بن وہب سے ساتھ اس اسناد کے روایت کیا ہے اور کہا اُسنے یہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے **باب** اولاد کے آداب سکھلانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن یعلی نے اُسنے ناصح سے اُسنے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھلانا ایک صاع کے صدقہ کرنے سے بہتر ہے یہ حدیث غریب ہے۔ اور ناصح بن علاء کوفی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ اور نہیں معلوم ہوئی یہ حدیث مگر اسی وجہ سے اور ناصح ایک اور شیخ ہے وہ بصری ہے اور وہ عمار بن ابی عمار وغیرہ سے روایت کرتا ہے۔ اور یہ اُس سے ثقہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے عامر بن ابی عامر خزاز نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب بن موسے نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی والد نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ عطا نہیں فرمایا جو حسن ادب سے افضل ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عامر بن ابی عامر خزاز سے۔ اور ایوب بن موسیٰ وہ ابن عمرو بن سعید بن عاص ہے اور یہ میرے نزدیک حدیث مرسل ہے۔ **باب** ہدیہ کے قبول کرنے اور اُسپر بدلہ دینے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے یحیی بن اکثم اور علی بن خشرم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے عیسی بن یونس نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کرتے تھے اور اُسپر بدلہ بھی دیتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوعاً مگر طریق عیسی بن یونس سے **باب** اُس شخص کے شکر کے بیان میں جو تیری طرف احسان کرے **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے

[۱] پہلی بار وجہ نہ جواب دینے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ عفو تو ہر حالتمیں خواہ خادم بہت قصور کرے مطلقاً مستحب ہے اسمیں سوال کی حاجت نہیں۔ یا آپکو وحی کی انتظاری ہوگی دوسری بار جب اُسنے تعداد کی بابت سوال کیا کہ کتنے مرتبہ معاف کروں کیونکہ اسمیں ایک قسم کا ظن تھا کہ عموماً عادت انسان کی یہ ہے کہ تین بار تک قصور معاف کرتا ہے اسلئے اُسنے اسطرح کا سوال کیا کہ کتنے مرتبہ معاف کروں۔ آپنے فرمایا کہ ستر بار یعنے ہمیشہ ہی معاف کرنا اولی ہے اس سے ایک حد معین نہیں ہے پہلے اسکا سوال یہ تھا کہ کیا میں خادم سے معاف کروں یا نہ کروں اس کا جواب تو اُسنے آپ کے خاموش رہنے سے سمجھ لیا تھا کہ اس کا سوال کرنا ہی بیفائدہ ہے معاف کرنا تو ہر حالت میں اچھا ہے چونکہ دوسرے میں اسکو شک تھا اسلئے اُسنے اس نے سوال کیا۔

ثنا الربیع بن مسلم ثنا محمد بن زیاد عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر الله هٰذا حدیث صحیح **حدثنا** هناد ثنا ابو معٰویة عن ابن ابی لیلیٰ ح و ثنا سفیان بن وکیع ثنا حمید بن عبد الرحمٰن الرواسی عن ابن ابی لیلیٰ عن عطیة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر الله وفی الباب عن ابی هریرة والاشعث بن قیس والنعمان بن بشیر هٰذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی صنائع المعروف **حدثنا** عباس بن عبد العظیم العنبری ثنا النضر بن محمد الجرشی الیمامی ثنا عکرمة بن عمار ثنا ابو زُمیل عن مالک بن مرثد عن ابیه عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تبسمک فی وجه اخیک لک صدقة وامرک بالمعروف ونهیک عن المنکر صدقة وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقة وبصرک للرجل الردی البصر لک صدقة واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق لک صدقة وافراغک من دلوک فی دلو اخیک لک صدقة وفی الباب عن ابن مسعود وجابر وحذیفة وعائشة وابی هریرة هٰذا حدیث حسن غریب وابو زمیل سماک بن الولید الحنفی والنضر بن محمد هو الجرشی الیمامی **باب** ماجاء فی المنحة **حدثنا** ابو کریب ثنا ابراهیم بن یوسف بن ابی اسحٰق عن ابیه عن ابی اسحٰق عن طلحة بن مصرف قال سمعت عبد الرحمٰن بن عوسجة یقول سمعت البراء بن عازب یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من منح منیحة لبن او ورق او هدی زقاقا کان له مثل عتق رقبة هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابی اسحٰق عن طلحة بن مصرف لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وقد روی منصور بن المعتمر وشعبة عن طلحة بن مصرف هٰذا الحدیث وفی الباب عن النعمان بن بشیر ومعنی قوله من منح منیحة ورق انما یعنی به قرض الدراهم وقوله او هدی زقاقا انما یعنی به هدایة الطریق وهو ارشاد السبیل **باب** ماجاء فی اماطة الاذی عن الطریق **حدثنا** قتیبة عن مالک بن انس عن سُمَیّ عن ابی صالح عن ابی هریرة

کہا حدیث کی ہمسے ربیع بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن زیاد نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لوگوں کا شکر نہ کرے وہ اللہ تعالےٰ کا بھی شکر نہین کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے ابو معاویہ سے اُسنے ابن ابی لیلی سے ح اور حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے حمید بن عبد الرحمٰن رواسی نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لوگون کا شکر نہین کرتا وہ اللہ کا شکر بھی نہین کرتا۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہی۔ **باب** نیکی کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن محمد جرشی یمامی نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو زمیل نے مالک بن مرثد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا اپنے بھائی کو ہنسی سے ملنا یعنی خوشی سے تیرے لئے صدقہ ہی اور تیرا نیکی کے ساتھ امر کرنا اور برے کامون سے منع کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور راستہ بھولے کو سیدھے راستہ مین لگانا تیرے لئے صدقہ ہی اور اندھے آدمی کو دکھلانا تیرے لئے صدقہ ہے اور راستہ سے پتھر اور کانٹے اور ہڈیون کا دور کرنا تیرے لئے صدقہ ہی اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول مین پانی ڈالنا تیرے لئے صدقہ ہی اور اس باب مین روایت ہی ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو زمیل وہ سماک بن ولید حنفی ہے اور نضر بن محمد وہ جرشی یمامی ہی **باب** عاریت[1] کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے طلحہ بن مصرف سے کہا اُسنے سنا مین نے عبد الرحمٰن بن عوسجہ سے کہ کہتا سنا مین نے براء بن عازبؓ سے کہ کہتا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی دودھاری اونٹنی یا بکری یا گائے یا چاندی کسی کو عاریۃً دیگا یا سیدھا راستہ بتائے گا تو اسکے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی طریق ابی اسحاق سے جو راوی ہی طلحہ بن مصرف سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور روایت کیا ہی اس حدیث کو منصور بن معتمر اور شعبہ نے طلحہ بن مصرف سے۔ اور اس باب مین روایت ہی نعمان بن بشیر سے۔ اور معنی قولہ من منح منیحۃ ورق کے یہ ہین کہ کسی کو درم قرض دے اور معنی قولہ او ہدی زقاقا کے یہ ہین کہ کسی کو راستہ ہدایت کرے مراد اس سے سیدھا راستہ بتانا ہی۔ **باب** راستہ سے پلیدی دور کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے

[1] عاریت کے معنے لغت اور شرع اور اصطلاح مین اباحت منافع کے ہین یعنی کسی کو اصل مال کا نفع مباح کر دینا اور جس چیز کے ساتھ نفع لینا ساتھ ہلاک کرنے اصل مال کے ہو وہ شئے عاریت مین داخل نہین بلکہ وہ ہبہ ہے یا کوئی اور مثل اسکے ۱۲

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی فی الطریق اذ وجد غصن شوک فاخرہ فشکر اللہ لہ فغفر لہ وفی الباب عن ابی برزۃ وابن عباس وابی ذر ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء ان المجالس بالامانۃ حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک عن ابن ابی ذئب قال اخبرنی عبد الرحمٰن بن عطاء عن عبد الملک بن جابر بن عتیک عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانۃ ھٰذا حدیث حسن وانما نعرفہ من حدیث ابن ابی ذئب **باب ما جاء فی السخاء حدثنا** ابو الخطاب زیاد بن یحیی الحسانی البصری ثنا حاتم بن وردان ثنا ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن اسماء بنت ابی بکر قالت قلت یا رسول اللہ انہ لیس لی من شیء الا ما ادخل علی الزبیر افاعطی قال نعم لا توکی فیوکا علیک وفی الباب عن عائشۃ وابی ھریرۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح وروی بعضھم ھٰذا الحدیث بھٰذا الاسناد عن ابن ابی ملیکۃ عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن اسماء بنت ابی بکر وروی غیر واحد ھٰذا عن ایوب ولم یذکروا فیہ عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر **حدثنا** الحسن بن عرفۃ ثنا سعید بن محمد الوراق عن یحیی بن سعید عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السخی قریب من اللہ قریب من الجنۃ قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید من الناس قریب من النار والجاھل السخی احب الی اللہ من عابد بخیل ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث یحیی بن سعید عن الاعرج عن ابی ھریرۃ الا من حدیث سعید بن محمد وقد خولف سعید بن محمد فی روایۃ ھٰذا الحدیث عن یحیی بن سعید انما یروی عن یحیی بن سعید عن عائشۃ شیء مرسل

اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اسوقت میں کہ ایک مرد راستہ میں چلا جاتا تھا کہ اُسنے کانٹے کی شاخ پائی پھر راہ سے اُسنے اُسکو دور کر دیا تو خدا نے اُسکی قدر دانی کی سو اُسکو بخشدیا[1]۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب اس بیان میں کہ مجالس[2] ساتھ امانت کے ہیں **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے ابن ابی ذئب سے کہا خبر دی مجھے عبد اللہ بن عطاء نے عبد الملک بن جابر بن عتیک سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب مرد کوئی بات کرے پھر وہ پھر کر جھانکے تو وہ امانت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم تو فقط اسکو طریق ابن ابی ذئب سے ہی پہچانتے ہیں۔

باب سخاوت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو الخطاب یعنی زیاد بن یحیی حسانی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن وردان نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی سوائے اسکے جو زبیر میرے پاس لاتا ہے کیا میں اس سے دوں فرمایا آپ نے ہاں نہ سختی کریں تجھپر سختی کی جاویگی۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض نے اس حدیث کو ساتھ اس اسناد کے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے اُسنے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر سے۔ اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اسکو ایوب سے اور اُنھوں نے اسمیں عباد بن عبد اللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن محمد وراق نے یحیی بن سعید سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگوں سے بعید ہے آگ سے اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے قریب ہے آگ سے اور سخی جاہل اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق یحیی بن سعید سے جو راوی ہے اعرج سے وہ ابی ہریرہ سے مگر طریق سعید بن محمد سے۔ اور سعید بن محمد اس حدیث کی روایت میں یحیی بن سعید رہ سے مخالف ہوا ہے فقط بواسطۂ یحیی بن سعید کے عائشہؓ سے مرسل مروی ہے

[1] معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہے اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گاہے مغفرت کا سبب ہے ۱۲ [2] یعنی مجلسوں میں جو بات جیت ہو اُسکو کسی کے آگے بیان نہ کرنا چاہیئے وہ آدمی کے آگے امانت ہے مجلس سے وہی مراد ہے کہ جہاں دو چار ملکر پوشیدہ کسی مشورہ کے لئے بیٹھے ہوں اسکو مشہور نہ کرنا چاہیئے اور جو مجلس ہی اسی غرض کے لئے منعقد ہوئی ہو تو اسکو بیشک مشہور کرے بلکہ اُسکو مشہور کرنا ہی چاہیئے حدیث باب میں ہے کہ جب کسی نے بات کر کے جھانک کر دیکھا کہ کوئی اور سنتا تو نہیں تو ایسی بات امانت ہے اسکو نگاہ رکھنی چاہیئے ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو خاوند کے مال سے بلا اذن اُسکے خرچ کرنا جائز ہے اور خرچ کرنا اُسی قدر جائز ہے کہ موافق عادت کے خرچ کرے اور جن روایات سے ممانعت معلوم ہوتی ہے اُنسے مراد یہی ہے کہ رواج سے زیادہ خرچ کرنا بلا اذن خاوند کے منع ہے ۱۲

باب ماجاء فی البخل **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی ثنا ابو داؤد ثنا صدقة بن موسیٰ ثنا مالک بن دینار عن عبد اللہ بن غالب الحدانی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق و فی الباب عن ابی ہریرة هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث صدقة بن موسیٰ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن ہارون ثنا صدقة بن موسیٰ عن فرقد السبخی عن مرة الطیب عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنة خب ولا بخیل ولا منان هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن رافع ثنا عبد الرزاق عن بشر بن رافع عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فی النفقة علی الاهل **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک عن شعبة عن عدی بن ثابت عن عبد اللہ بن یزید عن ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نفقة الرجل علی اهله صدقة وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعمرو بن امیة وابی ہریرة هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة ثنا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الدینار دینار ینفقه الرجل علی عیاله ودینار ینفقه الرجل علی دابته فی سبیل اللہ ودینار ینفقه الرجل علی اصحابه فی سبیل اللہ قال ابو قلابة بدء بالعیال ثم قال وای رجل اعظم اجرا من رجل ینفق علی عیال له صغار یعفهم اللہ به ویغنیهم اللہ به هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الضیافة **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح العدوی انه قال ابصرت عینای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعته اذنای حین تکلم به قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفه جائزته قالوا وما جائزته قال یوم و لیلة قال والضیافة ثلثة ایام وما کان بعد ذلک فهو صدقة

باب بخل کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن دینار نے عبد اللہ بن غالب حدانی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوتیں بخل اور بدخلقی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق صدقہ بن موسیٰ سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے صدقہ بن موسیٰ نے فرقد سبخی سے اُسنے مرہ طیب سے اُسنے ابی بکر صدیق سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جنت میں مکار داخل نہیں ہوگا اور نہ بخیل اور نہ بخیل خور[۵]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے بشر بن رافع سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن سلیم الصدر کریم ہے اور فاجر مکار بخیل ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہیں ہم اسکو مگر اسیوجہ سے **باب** اہل کے نفقہ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے شعبہ سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے ابی مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مرد کا اپنے اہل پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور عمرو ابن امیہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دیناروں سے وہ دینار ہے جسکو مرد اپنے عیال پر خرچ کرے اور وہ دینار کہ جسکو مرد اپنے چارپائے پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور وہ دینار کہ جسکو مرد اپنے صاحبوں پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرے کہا ابو قلابہ نے نبی صلعم نے پہلے عیال سے شروع فرمایا پھر فرمایا آپنے آخر میں اور کون شخص ہے زیادہ اجر والا اس سے جو اپنے چھوٹے بچوں پر صرف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو اس باعث سے سوال سے بچاتا ہے اور اللہ انکو اس سے غنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** ضیافت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُس نے ابی شریح عدوی سے یہ کہ کہا اُس نے میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور میرے کانوں نے آپ سے سُنا ہے جس وقت کہ آپنے یہ کلام کیا کہ فرمایا آپ نے جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اُسکو چاہیئے کہ اپنے مہمان کی مہمانی اچھی طرح سے کرے کہا لوگوں نے اچھی مہمانی کب تک ہے فرمایا آپ نے ایک دن رات فرمایا آپنے اور مہمانی تین دن ہے اور جو کچھ بعد اُسکے ہو سو وہ صدقہ ہے۔

[۵] نسخ حاضرہ میں منان کا لفظ ہے جسکے معنے احسان جتانیوالے کے ہیں مترجم نے ترجمہ میں چغلخور لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے ۱۲ مصحح۔

ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت ہٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن
ابن عجلان عن سعید المقبری عن ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الضیافۃ ثلثۃ ایام وجائزتہ یوم ولیلۃ و
ما انفق علیہ بعد ذلک فہو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ ومعنی قولہ لا یثوی عندہ یعنی الضیف لا یقیم عندہ
حتی یشتد علی صاحب المنزل والحرج ہو الضیق انما قولہ حتی یحرجہ یقول حتی یضیق علیہ وفی الباب عن عائشۃ وابی ہریرۃ وقد
رواہ مالک بن انس واللیث بن سعد عن سعید المقبری ہٰذا حدیث حسن صحیح وابو شریح الخزاعی ہو الکعبی وہو العدوی
واسمہ خویلد بن عمرو **باب** ماجاء فی السعی علی الارملۃ والیتیم **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن صفوان بن سلیم
یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او کالذی یصوم النہار ویقوم اللیل
حدثنا الانصاری نا معن نا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک
ہٰذا حدیث حسن صحیح غریب وابو الغیث اسمہ سالم مولی عبد اللہ بن مطیع وثور بن یزید شامی وثور بن زید مدنی **باب**
ماجاء فی طلاقۃ الوجہ وحسن البشر **حدثنا** قتیبۃ ثنا المنکدر بن محمد بن المنکدر عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق وان تفرغ من دلوک
فی اناء اخیک وفی الباب عن ابی ذر ہٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الصدق والکذب **حدثنا** ہناد ثنا ابو معاویۃ
عن الاعمش عن شقیق بن سلمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان
الصدق یہدی الی البر وان البر یہدی الی الجنۃ ومایزال الرجل یصدق

اور جو کوئی ایمان لایا ہو اللہ کا اور دن قیامت کا تو چاہیئے کہ نیک بات بولا کرے یا چپ رہے[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا
حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی شریح کعبی سے یہ کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن ہے اور جائزہ
یعنی اچھی خدمت ایک دن رات ہے اور جو کچھ بعد اُسکے اُسپر خرچ کرے تو وہ صدقہ ہے۔ اور اسکے لئے اسکے پاس ٹھہرنا حلال نہین تاکہ اُسکو تنگی مین ڈالے۔
اور معنے قولہ لا یثوی عندہ کے یہ ہین کہ مہمان کو اُسکے پاس ٹھہرنا نہین چاہیئے حتی کہ مکان والے پر تنگی گذرے اور حرج کے معنے تنگی کے ہین انما یحرجہ
کے یہ معنے ہین کہ اُسپر تنگی گذرے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو مالک بن انس اور لیث بن سعد
نے سعید مقبری سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو شریح خزاعی وہ کعبی ہے اور وہ عدوی ہے اور نام اُسکا خویلد بن عمرو ہے۔ **باب** بیوجات اور یتیم
پر سعی کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے صفوان بن سلیم سے وہ مرفوع
کرتا ہے اُسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپ نے بیوجات اور مساکین پر سعی کرنے والا مثل مجاہد کے ہے اللہ تعالی کی راہ مین یا مثل
اسکے جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو کھڑا ہوتا ہے یعنے تہجد پڑھتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا
حدیث کی ہم سے مالک نے ثور بن زید سے اُسنے ابی الغیث سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے اور ابو الغیث کا نام سالم ہے جو مولے عبد اللہ بن مطیع کا ہے اور ثور بن یزید شامی ہے اور ثور بن زید مدنی ہے۔ **باب** خوش پیشانی
اور اچھی حالت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے منکدر بن محمد بن منکدر نے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی صدقہ ہے۔ اور نیکی سے یہ کہ تو اپنے بھائی سے خوش پیشانی سے ملاقات کرے
اور یہ کہ تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول مین پانی ڈالے اور اس باب مین روایت ہے ابی ذر سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** صدق
اور کذب کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے شقیق بن سلمہ سے اُس نے
عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو صدق کو کیونکہ صدق نیکی کا راستہ دکھلاتا ہے اور نیکی
جنت کا راستہ دکھلاتی ہے اور ہمیشہ آدمی صدق بولتا ہے

---

[1] یعنے بے فائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جن مین نہ دین کا فائدہ ہو نہ دُنیا کا اُن کا کہنا اور سننا دونون منع ہین ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین روز تک تو مہمان کا حق ہے بعد تین روز کے اس کا حق نہین رہتا اگر کھلائے گا تو وہ اُس کا صدقہ ہے ۱۲

ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار ومایزال العبد یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا وفی الباب عن ابی بکر وعمر وعبد اللہ بن الشخیر وابن عمر ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** یحیٰی بن موسیٰ قال قلت لعبد الرحیم بن ھارون الغسانی حدثکم عبد العزیز بن ابی رواد عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلاً من نتن ماجاء بہ قال یحیٰی فاقربہ عبد الرحیم بن ھارون وقال نعم ھٰذا حدیث حسن جیّد غریب لانعرفہ الامن ھٰذا الوجہ تفرد بہ عبد الرحیم بن ھارون **باب** ماجاء فی الفحش **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنانی وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماکان الفحش فی شئ الاشانہ وماکان الحیاء فی شئ الازانہ وفی الباب عن عائشۃ قال ابوعیسیٰ ھٰذا حدیث حسن غریب لانعرفہ الامن حدیث عبد الرزاق **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابوداؤد انبأنا شعبۃ عن الاعمش قال سمعت اباوائل یحدث عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم احاسنکم اخلاقا ولم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولامتفحشا ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی اللعنۃ **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عبد الرحمٰن بن مھدی ثنا ھشام عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضبہ ولا بالنار وفی الباب عن ابن عباس وابی ھریرۃ وابن عمرو عمران بن حصین ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن یحیٰی الازدی البصری ثنا محمد بن سابق عن اسرائیل عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذیٔ

ھٰذا حدیث حسن غریب وقد روی عن عبد اللہ من غیر ھٰذا الوجہ

اور صدق کا قصد کرتا ہے تاکہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے- اور بچو کذب سے کیونکہ وہ فسق کا راستہ بتلاتا ہے اور فسق آگ کا راستہ دکھلاتا ہے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا ہے تاکہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے- اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر اور عمر اور عبد اللہ بن شخیر اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم- یہ حدیث حسن صحیح ہے- **حدیث** کی ہمسے یحیٰی بن موسیٰ نے کہا اُس نے مین نے عبد الرحیم بن ہارون غسانی سے کہا کیا تمکو عبد العزیز بن ابی رواد نے حدیث کی ہے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اُس سے میل بھر کے فاصلہ پر اُس کی بُرائی سے جسکو وہ لایا ہے دور ہو جاتا ہے- کہا یحیی نے پس اقرار کیا ساتھ اُسکے عبد الرحیم بن ہارون نے اور کہا ہاں- یہ حدیث حسن جید غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اُسی وجہ سے متفرد ہوا ہے ساتھ اس کے عبد الرحیم بن ہارون- **باب** بیحیائی کے بیانمین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنانی اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ثابت سے اُسنے انسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز مین بیحیائی ہوتی ہے اُسکو وہ عیب دار کر دیتی ہے اور جس مین حیا ہوتی ہے اُسکو وہ روشن کر دیتی ہے- اور اس باب مین روایت ہے عائشہ سے- کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق عبد الرزاق سے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے اعمش سے کہا سنا مین نے ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا مسروق سے وہ عبد اللہ بن عمروؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون سے بہتر آدمی وہ ہے جو اخلاق مین تم سے بہتر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ فاحش[1] تھے اور نہ متفحش- یہ حدیث حسن صحیح ہے- **باب** لعنت کے بیانمین **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندبؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لعنت کرو ساتھ لعنت[2] اللہ کے اور نہ ساتھ اُسکے غضب کے اور نہ ساتھ آگ کے- اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم- یہ حدیث حسن صحیح ہے- **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحیٰی ازدی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن سابق نے اُسنے اسرائیل سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طعن کرنے والا اور لعنت کرنے والا اور بحیا اور بیہودہ گو مومن نہین ہوتا- یہ حدیث حسن غریب ہے- اور غیر اس طریق سے بھی عبد اللہ سے مروی ہے

---

[1] یعنی فحش آپ کے کلام مین نہ کسی تھا نہ جبلی ۱۲ [2] یعنی اسطرح نہ کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو یا تم پر اس کا غضب نازل ہو یا تم کو آگ مین ڈالے ۱۲

حدثنا زید بن اخزم الطائی البصری ثنا بشر بن عمر ثنا ابان بن یزید عن قتادۃ عن ابی العالیۃ عن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تلعن الریح فانها مامورۃ وانه من لعن شیئا لیس له باھل رجعت اللعنۃ علیه ھذا حدیث حسن غریب لا نعلم احدا اسندہ غیر بشر بن عمر **باب** ماجاء فی تعلم النسب **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک عن عبد الملک بن عیسی الثقفی عن یزید مولی المنبعث عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاھل مثراۃ فی المال منساۃ فی الاثر ھذا حدیث غریب من ھذا الوجه ومعنی قوله منساۃ فی الاثر یعنی به الزیادۃ فی العمر **باب** ماجاء فی دعوۃ الاخ لاخیه بظهر الغیب **حدثنا** عبد بن حمید ثنا قبیصۃ عن سفیان عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن عبد اللہ بن یزید عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما دعوۃ اسرع اجابۃ من دعوۃ غائب لغائب ھذا حدیث غریب لا نعرفه الا من ھذا الوجه والافریقی یضعف فی الحدیث وھو عبد الرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی **باب** ماجاء فی الشتم **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی منهما ما لم یعتد المظلوم وفی الباب عن سعد وابن مسعود وعبد اللہ بن مغفل ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن زیاد بن علاقۃ قال سمعت المغیرۃ بن شعبۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فتوذوا الاحیاء وقد اختلف اصحاب سفیان فی ھذا الحدیث فروی بعضهم مثل روایۃ الحفری وروی بعضهم عن سفیان عن زیاد بن علاقۃ قال سمعت رجلا یحدث عند المغیرۃ بن شعبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ

حدیث کی ہم سے زید بن اخزم طائی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث کی ہم سے ابان بن یزید نے قتادہ سے اُنہنے ابی العالیہ سے اُنہنے ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوا پر لعنت کی سو فرمایا آپ نے ہوا پر لعنت نہ کر کیونکہ یہ مامور ہی اللہ کے حکم سے چلتی ہے اور جو کوئی کسی ایسی چیز پر لعنت کرے گا کہ جسکی وہ اہل نہیں تو لعنت اُسپر عائد ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ سوائے بشر بن عمر کے کسی اور نے بھی اسکو مسند کیا ہو **باب** نسب کی تعلم کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے عبد الملک بن عیسی ثقفی سے اُنہنے یزید سے جو منبعث کا غلام ہے اُنہنے ابی ہریرہؓ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اپنے انساب اِسقدر سیکھو کہ جس سے تم اپنے رحم مین مواصلت کرسکو کیونکہ صلۂ رحمی محبت ہے اہل مین زیادہ کرنے والی ہے مال مین زیادتی کرنے والی ہے عمر مین یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور معنی قولِ منساۃ فی الاثر کے یہ ہین کہ اس سے عمر مین زیادتی ہوتی ہے۔ **باب** بیان مین دعا ایک بھائی کے واسطے دوسرے بھائی کے پیچھے پشت کے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے سفیان سے اُسنے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی دعا زیادہ قبول نہین ہوتی اس دعا سے جو غائب کی غائب کے حق مین ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے اور افریقی حدیث مین ضعیف ہے اور وہ عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے۔ **باب** گالیون کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دونون[1] گالی دینے والون نے جو کہا سو اُسکا گناہ اسی پر ہے جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعد اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن مغفل سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُسنے زیاد بن علاقہ سے کہا اُسنے سُنا مین نے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ فرماتے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردون کو گالیان مت دو پس ایذا دو گے تم زندون کو۔ اور سفیان کے شاگردون نے اس حدیث مین اختلاف کیا ہے سو بعض نے تو مثل روایت حفری کے بیان کیا ہے اور بعض نے بواسطہ سفیان کے زیاد بن علاقہ سے روایت کی ہے کہا اُسنے سُنا مین نے ایک مرد سے کہ حدیث کرتا تھا پاس مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے

[1] یعنی اگر دو شخص آپسمین ایک دوسرے کو گالی دین تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اُسی پر ہے جسنے اول گالی دینا شروع کیا سو اسواسطے کہ اُسنے اول راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غمخوری جواب نہ دینے سے نہایت افضل ہے ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان ثنا وکیع ثنا سفیان عن زبید عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله کفر قال زبید قلت لابی وائل انت سمعته من عبد اللہ قال نعم هذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی قول المعروف** **حدثنا** علی بن حجر ثنا علی بن مسهر عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة غرفا تری ظهورها من بطونها وبطونها من ظهورها فقام اعرابی فقال لمن هی یا رسول اللہ فقال لمن اطاب الکلام واطعم الطعام وادام الصیام وصلی باللیل والناس نیام هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث عبد الرحمن بن اسحق **باب ما جاء فی فضل المملوک الصالح** **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ما لاحدهم ان یطیع اللہ ویؤدی حق سیده یعنی المملوک وقال کعب صدق اللہ ورسوله وفی الباب عن ابی موسی وابن عمر هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن سفیان عن ابی الیقظان عن زاذان عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة علی کثبان المسک اراه قال یوم القیمة عبد ادی حق اللہ وحق موالیه ورجل ام قوما وهم به راضون ورجل ینادی بالصلوة الخمس فی کل یوم ولیلة هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث سفیان وابو الیقظان اسمه عثمان بن قیس **باب ما جاء فی معاشرة الناس** **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیث ما کنت واتبع السیئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن وفی الباب عن ابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو احمد وابو نعیم عن سفیان عن حبیب

حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زبید سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہؓ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو گالی دینا فسق ہو اور اُسکا قتل کرنا کفر ہو۔ کہا زبید نے مین نے ابی وائل سے کہا کیا تو نے یہ حدیث عبد اللہ سے سُنی ہو کہا اُسنے ہان۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ **باب** نیک کلام کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُسنے نعمان بن سعد سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین ایسے مکانات ہین کہ اُنکے باہر کے اطراف اندر سے دکھائی دیتے ہین اور اندر اُسکے باہر سے پس ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا وہ کسکے لئے ہین یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اُس شخص کے لئے جو نرم کلام کرے اور کھانا کھلائے اور ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو نماز پڑھے اُس حالت مین کہ لوگ سوئے ہوئے ہون یہ حدیث غریب ہو نہین پہچانتے ہم اُسکو طریق عبد الرحمن بن اسحاق سے **باب** نیک غلام کی فضیلت کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھی بات ہو ہر ایک کے واسطے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے مراد آپ کی اس سے غلام ہو اور کہا کعب نے سچ فرمایا ہے اللہ اور اُسکے رسول نے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی موسیٰ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہو **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی الیقظان سے اُسنے زاذان سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مشک کے ٹیلے پر ہونگے مین گمان کرتا ہون کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن۔ ایک وہ غلام کہ جسنے اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے مولا کا حق ادا کیا اور دوسرا وہ مرد کہ جسنے ایک قوم کی امامت کی اس حالت مین کہ وہ اس سے راضی ہو۔ اور تیسرا وہ مرد کہ جو پانچون نمازون کی اذان ہر ایک دن اور رات مین دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہو۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سفیان سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن قیس ہو۔ **باب** لوگون کیساتھ معاشرت کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے میمون ابن ابی شبیب سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈر اگر جہان کہ تو ہو۔ اور بُرائی کے پیچھے نیکی کر کہ وہ نیکی اس برائی کو محو کریگی اور لوگون سے اچھے خلق سے مخالطت کر۔ اور اس باب مین روایت ہو ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد اور ابو نعیم نے سفیان سے اُسنے حبیب سے

ف اسکی صفت آنحضرت نے اسواسطے بیان فرمائی ہو کہ اُسنے اپنے اصلی مالک کا حق یعنی اللہ تعالے اور مجازی مالک کا حق بھی اچھی طرح سے دونون ادا کئے چنانچہ بعض روایات مین ہو کہ اُسکے لئے دو حصے ثواب کے ہین ۱۲

بھذا الاسناد قال محمود وثنا وکیع عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ قال محمود والصحیح حدیث ابی ذر **باب** ماجاء فی ظن السوء **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ھذا حدیث حسن صحیح سمعت عبد بن حمید یذکر عن بعض اصحاب سفیان قال قال سفیان الظن ظنان فظن اثم وظن لیس باثم فاما الظن الذی ھو اثم فالذی یظن ظنا ویتکلم بہ واما الظن الذی لیس باثم فالذی یظن ولا یتکلم بہ **باب** ماجاء فی المزاح **حدثنا** عبد اللہ بن الوضاح الکوفی ثنا عبد اللہ بن ادریس عن شعبۃ عن ابی التیاح عن انس قال ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیخالطنا حتی ان کان لیقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن شعبۃ عن ابی التیاح عن انس نحوہ ھذا حدیث حسن صحیح وابو التیاح اسمہ یزید بن حمید **حدثنا** العباس بن محمد الدوری ثنا علی بن الحسن ثنا عبد اللہ بن المبارک عن اسامۃ بن زید عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال قالوا یارسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا ھذا حدیث حسن ومعنی قولہ انک تداعبنا انما یعنون انک تمازحنا **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو اسامۃ عن شریک عن عاصم الاحول عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ذا الاذنین قال محمود قال ابو اسامۃ انما یعنی بہ الممازحۃ **حدثنا** قتیبۃ ثنا خالد بن عبد اللہ الواسطی عن حمید عن انس ان رجلا استحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حاملک علی ولد ناقۃ فقال یارسول اللہ ما اصنع بولد الناقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھل تلد الابل الا النوق ھذا حدیث صحیح غریب

ساتھ اس اسناد کے۔ کہا محمود نے اور حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے میمون بن ابی شبیب سے اُسنے معاذ بن جبلؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابوذر کی ہے۔ **باب** بُرے ظن کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظن سے اسلئے کہ ظن بُری بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سنا مین نے عبد بن حمید سے کہ ذکر کرتا تھا سفیان کے ایک شاگرد سے کہ کہا اُسنے کہا سفیان نے ظن دو قسم کا ہے ایک ظن تو گناہ ہے اور ایک ظن گناہ نہین پس بہرحال وہ ظن جو گناہ ہے سو وہ ہے جو ظن کرے اور کلام کرے ساتھ اُسکے[۱] اور وہ ظن جو گناہ نہین ہے سو وہ ہے کہ ظن کرے اور کلام نہ کرے۔ **باب** مزاح کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن وضاح کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے شعبہ سے اُسنے ابی التیاح سے اُسنے انسؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مخالطت رکھتے تھے حتی کہ میرے چھوٹے بھائی کو یہ فرمایا کرتے تھے اے ابا عمیر کیا کیا لال[۲] نے یعنے تیرے لال کو کیا ہوگیا **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے شعبہ سے اُسنے ابی التیاح سے اُسنے انس سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اسامہ بن زید سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمسے مزاح کرتے ہین فرمایا آپ نے مین نہین کہتا مگر سچی بات۔ یہ حدیث حسن ہے اور معنی قولہ انک تداعبنا کے یہ ہین کہ آپ ہم سے مزاح کرتے ہین۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے شریک سے اُسنے عاصم احول سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا کہ اے دو کانون والے۔ کہا محمود نے کہ کہا ابو اسامہ نے مراد آپ کی اس سے استہزا تھی۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبد اللہ واسطی نے حمید سے اُسنے انسؓ سے یہ کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی فرمایا آپ نے مین تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرونگا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ مین اونٹنی کے بچے کو کیا کرونگا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونٹنی ہی اونٹ جنتی ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

[۱] یعنی کسی کے حق مین بُرا گمان کرنا دو قسم ہے ایک مین تو گناہ اور ایک مین گناہ نہین جس مین گناہ ہے وہ یہ ہے کہ گمان کرے اور پھر لوگون سے بیان کرے کہ فلان آدمی مین مثلاً یہ عیب ہے دوسرا وہ جو گمان کرے مگر کسی کے آگے بیان نہ کرے اسمین گناہ نہین ۱۲ [۲] ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مرگیا تھا لڑکا اُس کے غم مین اُداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اس سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا آپ کے اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھی خاطر داری کرتے تھے ۱۲

باب ماجاء فی المراء **حدثنا** عقبة بن مکرم البصری ثنا ابن ابی فدیك قال اخبرنی سلمة بن وردان اللیثی عن انس بن مالك
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترك الکذب وهو باطل بنی له فی ربض الجنة ومن ترك المراء وهو محق بنی له فی وسطها ومن حسن
خلقه بنی له فی اعلاها هذا حدیث حسن لا نعرفه الا من حدیث سلمة بن وردان عن انس **حدثنا** فضالة بن الفضل الکوفی ثنا ابو بکر بن
عیاش عن ابن وهب بن منبه عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفی بك اثما ان لا تزال مخاصما هذا
حدیث غریب لا نعرفه مثل هذا الا من هذا الوجه **حدثنا** زیاد بن ایوب ثنا المحاربی عن لیث وهو ابن ابی سلیم عن عبد الملك عن عکرمة عن
ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تمار اخاك ولا تمازحه ولا تعده موعدا فتخلفه هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب**
ماجاء فی المداراة **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن محمد بن المنکدر عن عروة بن الزبیر عن عائشة قالت استاذن رجل علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا عنده فقال بئس ابن العشیرة او اخو العشیرة ثم اذن له فلان له القول فلما خرج قلت له یا رسول الله
قلت له ما قلت ثم النت له القول قال یا عائشة ان من شر الناس من ترکه الناس او ودعه الناس اتقاء فحشه هذا حدیث حسن صحیح
باب ماجاء فی الاقتصاد فی الحب والبغض **حدثنا** ابو کریب ثنا سوید بن عمرو الکلبی عن حماد بن سلمة عن ایوب عن محمد بن سیرین
عن ابی هریرة اراه رفعه قال احبب حبیبك هونا ما عسی ان یکون بغیضك یوما ما وابغض بغیضك هونا ما عسی ان یکون حبیبك یوما ما
هذا حدیث غریب لا نعرفه بهذا الاسناد الا من هذا الوجه وقد روی هذا الحدیث عن ایوب باسناد غیر هذا رواه الحسن بن
ابی جعفر وهو حدیث ضعیف ایضا باسناد له عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم والصحیح هذا عن علی موقوفا **باب** ماجاء فی الکبر
حدثنا ابو هشام الرفاعی نا ابو بکر بن عیاش عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

باب جھگڑے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے کہا خبر دی مجھے سلمہ بن وردان لیثی نے
انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جھوٹ کو چھوڑ دے اس حالت مین کہ وہ جھوٹا ہو تو اُسکے واسطے باہر جنت
کے گھر بنایا جاتا ہے اور جو کوئی جھگڑے کو چھوڑے حالانکہ وہ سچا ہو تو اُسکے واسطے وسط جنت مین گھر بنایا جاتا ہے اور جو کوئی اپنے اخلاق درست کرے
تو اُسکے واسطے اعلیٰ جنت مین گھر بنایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سلمہ بن وردان سے جو راوی ہے انس سے۔
حدیث کی ہمسے فضالہ بن فضل کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے ابن وہب بن منبہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباسؓ سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی گناہ کافی ہے کہ ہمیشہ تو جھگڑا کرتا رہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر اسی طریق سے
حدیث کی ہمسے زیاد بن ایوب نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے لیث سے (اور یہ ابی سلیم کے بیٹے ہین) اُسنے عبد الملک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس
سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہ جھگڑا کر اپنے بھائی سے اور نہ اس سے استہزا کر اور نہ اُس سے ایسا وعدہ کر کہ تو اسکا خلاف کرے۔ یہ حدیث
غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** مدارات کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے
محمود بن منکدر سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور مین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس تھی سو فرمایا آپ نے بُرا بیٹا ہے اُس قبیلہ کا یا فرمایا آپنے بھائی اس قبیلے کا پھر آپنے اسکو اذن دیا اور اُس سے نرم بات کی پھر جب وہ چلا گیا مین نے
آپ سے کہا یا رسول اللہ آپ نے اُسکے حق مین تو پہلے یون فرمایا ہے پھر آپ نے اُسکے ساتھ نرم کلام کیا ہے فرمایا آپ نے اے عائشہ بُرے آدمیون سے ہے
وہ شخص جسکو لوگ ترک کر دین یا فرمایا آپ نے جسکو لوگ چھوڑ دین اُسکی بیحیائی سے بچنے کے واسطے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** محبت اور عداوت مین
میانہ روی کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے سوید بن عمرو کلبی نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ایوب سے اُسنے محمد بن سیرین
سے اُسنے ابی ہریرہ سے مین گمان کرتا ہون کہ اُسنے اُسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوست سے نرم دوستی رکھ قریب ہے کہ وہ تیرا کسی دن
دشمن ہو۔ اور اپنے دشمن سے نرم دشمنی رکھ قریب ہے کہ وہ تیرا کسی دن دوست ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو ساتھ اس اسناد کے مگر اسی
طریق سے اور یہ حدیث بواسطہ ایوب کے غیر اس اسناد سے بھی مروی ہے روایت کیا حسن بن ابی جعفر نے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے بواسطہ
اس اسناد کے جو حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت علی پر موقوف ہے **باب** تکبر کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے
ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

لایدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابن عباس وسلمۃ بن الاکوع وابی سعید ہٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن المثنی وعبد اللہ بن عبد الرحمٰن قالا ثنا یحیی بن حماد ثنا شعبۃ عن ابان بن تغلب عن فضیل بن عمرو عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان قال فقال رجل انہ یعجبنی ان یکون ثوبی حسنا ونعلی حسنا قال ان اللہ یحب الجمال ولکن الکبر من بطر الحق وغمص الناس ہٰذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** ابو کریب ثنا ابو معاویۃ عن عمرو بن راشد عن ایاس بن سلمۃ بن الاکوع عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الرجل یذہب بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابہم ہٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** علی بن عیسی بن یزید البغدادی ثنا شبابۃ بن سوار عن القاسم بن عباس عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال یقولون لی فی التکبر وقد رکبت الحمار ولبست الشملۃ وقد حلبت الشاۃ وقد قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فعل ہٰذا فلیس فیہ من الکبر شئ ہٰذا حدیث حسن غریب **باب ماجاء فی حسن الخلق**

حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکۃ عن یعلی بن مملک عن ام الدرداء عن ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شئ اثقل فی میزان المؤمن یوم القیمۃ من خلق حسن فان اللہ تعالی یبغض الفاحش البذی وفی الباب عن عائشۃ وابی ہریرۃ وانس واسامۃ بن شریک ہٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو کریب ثنا قبیصۃ بن اللیث عن مطرف عن عطاء عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شئ یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق

نہین داخل ہوگا جنت مین وہ شخص کہ جسکے دل مین رائی کے دانے[1] برابر تکبر ہوگا۔ اور نہین داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ جسکے دل مین ایک دانے کے برابر ایمان ہوگا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ اور عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے یحیی بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابان بن تغلب سے اُس نے فضیل بن عمرو سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ داخل ہوگا بہشت مین وہ کہ جسکے دل مین ایک ذرہ برابر غرور ہوگا اور نہ داخل ہوگا دوزخ مین وہ کہ جسکے دل مین ایک ذرہ برابر ایمان ہوگا کہا راوی نے پس کہا ایک مرد نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ کپڑے اچھے ہون اور جوتی اچھی ہو فرمایا آپ نے بیشک خدا جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو (یہ غرور نہین) بلکہ گھمنڈ اور غرور ہے حق کو باطل کرنا اور اچھی بات کا انکار کرنا اور لوگون کو حقیر اور ذلیل جاننا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عمر بن راشد سے اُسنے ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ آدمی خود بخود اپنے درجے سے اُترتا[2] جاتا ہے تاکہ وہ سرکشون مین لکھا جاتا ہے سو اُسکو وہی عذاب پہونچتا ہے جو اُنکو پہونچتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن عیسی بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ بن سوار نے قاسم بن عباس سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعمؓ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے لوگ مجھے کہتے ہین کہ مجھ مین تکبر ہے حالانکہ مین نے گدھے کی سواری کی ہے اور اون کے کپڑے کو پہنا ہے اور بکری کو دوہا ہے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی یہ کرے گا تو اُسمین کچھ غرور نہین ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب حسن خلق کے بیان مین** **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے یعلی بن مملک سے اُسنے ام الدرداؓ سے اُسنے ابی الدرداؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز مومن کی میزان مین قیامت کے دن حسن خلق سے زیادہ وزن دار نہین اور اللہ تعالیٰ بیحیا بدگو کو دشمن رکھتا ہے۔ اور اس باب مین بھی روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور انس اور اُسامہ بن شریک سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ بن لیث نے مطرف سے اُسنے عطاء سے اُسنے اُم الدرداء سے اُسنے ابی الدرداؓ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے کوئی شئے نہین جو میزان مین رکھی جائے جو حسن خلق سے زیادہ ثقیل ہو

[1] دانے سے مراد قلت ہے تمثیلاً یہ بیان کیا گیا۔ کبر کا مقابلہ ایمان سے جو ہوا ہے دلالت کرتا ہے کہ مراد کبر سے کفر اور شرک ہے اگر کبر سے کفر ہی مراد ہے تو عدم دخول اسکا جنت مین ظاہر ہے دوسری تاویل یہ ہے کہ اگر کبر سے تکبر ہی مراد ہے تو معنے یہ ہونگے کہ جب اللہ تعالے کسی کو جنت مین داخل کرنے کا ارادہ کریگا تو اُسکے دل سے تکبر اور فریب وغیرہ کو دور کر دیگا۔ اور مراد آگ مین داخل نہ ہوگا یہ ہے کہ ہمیشہ آگ مین نہ رہیگا ۱۲ [2] یعنے اپنے کو اپنے درجہ اور مرتبہ سے اعلیٰ اور افضل سمجھتا ہے ۱۲ مصحح

وان صاحب حسن الخلق لیبلغ به درجة صاحب الصوم والصلوٰة هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه **حدثنا** ابوکریب محمد بن العلاء نا عبدالله بن ادریس ثنی ابی عن جدی عن ابی هریرة قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اکثر ما یدخل الناس الجنة قال تقوی الله وحسن الخلق وسئل عن اکثر ما یدخل الناس النار قال الفم والفرج هٰذا حدیث صحیح غریب وعبدالله بن ادریس هو ابن یزید بن عبدالرحمٰن الاودی **حدثنا** احمد بن عبدة نا ابو وهب عن عبدالله بن المبارك انه وصف حسن الخلق فقال هو بسط الوجه وبذل المعروف وکف الاذی **باب** ماجاء فی الاحسان والعفو **حدثنا** بندار واحمد بن منیع ومحمود بن غیلان قالوا نا ابو احمد عن سفیان عن ابی اسحٰق عن ابی الاحوص عن ابیه قال قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم الرجل امر به فلا یقرینی ولا یضیفنی فیمر بی افاجزیه قال لا اقره قال ورانی رث الثیاب فقال هل لك من مال قال قلت من کل المال قد اعطانی الله من الابل والغنم قال فلیر علیك وفی الباب عن عائشة وجابر وابی هریرة هٰذا حدیث حسن صحیح وابو الاحوص اسمه عوف بن مالك بن نضلة الجشمی ومعنی قوله اقره یقول اضفه والقری الضیافة **حدثنا** ابو هشام الرفاعی ثنا محمد بن فضیل عن الولید بن عبدالله بن جمیع عن ابی الطفیل عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تکونوا امّعة تقولون ان احسن الناس احسنّا وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساءوا فلا تظلموا هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فی زیارة الاخوان **حدثنا** محمد بن بشار والحسین بن ابی کبشة البصری قالا ثنا یوسف بن یعقوب السدوسی نا ابو سنان القسملی عن عثمان بن ابی سودة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عاد مریضا او زار اخاله فی الله ناداه منادان طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا

اور بیشک حسن خلق والا بسبب اس حسن خلق کے روزے دار اور نمازی کے درجے کو پہونچتا ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابوکریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اُسنے میرے دادا سے اُسنے ابی ہریرۃؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون چیز بہت لوگون کو جنت مین داخل کرے گی فرمایا آپ نے ڈر اللہ کا اور حسن خلق۔ اور پوچھے گئے کہ کیا چیز لوگون کو اکثر آگ مین داخل کریگی۔ فرمایا آپ نے مُنھ یعنی زبان اور فرج۔ یہ حدیث صحیح غریب ہی اور عبداللہ بن ادریس وہ ابن یزید بن عبدالرحمٰن اودی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابووہب نے عبداللہ بن مبارک سے یہ کہ اُسنے حسن خلق کا بیان کیا سو کہا اُسنے وہ کشادہ پیشانی ہی اور نیکی کا خرچ کرنا اور ایذا سے بند رہنا **باب** احسان اور عفو کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے بندار اور احمد بن منیع اور محمود بن غیلان نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے ابواحمد نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُس نے ابی الاحوص سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین نے کہا یا رسول اللہ مین بعض لوگون کے پاس جاتا ہون سو وہ میری اچھی طرح سے مہمانی اور ضیافت نہین کرتے (اتفاقاً) وہ بھی میرے پاس آجاتا ہی کیا مین اُسکو جزا دون یعنی اُسکی ضیافت نہ کرون فرمایا آپ نے کہ نہین (بلکہ) اُسکی مہمانی کر کہا اُس راوی نے اور مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میلے کچیلے کپڑون مین دیکھا سو فرمایا آپ نے کیا تیرا کچھ مال ہے کہا اُسنے مین نے کہا ہر قسم کا مال مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اُونٹون اور بکریون سے فرمایا آپ نے سو چاہیے کہ اُس کا اثر تجھ پر دکھا جائے۔ اور اس باب مین روایت ہی عائشہ اور جابر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہی اور معنی قولہ اقرہ کے یہ ہین کہ اُسکی مہمانی کر۔ اور قری کے معنی ضیافت کے ہین۔ **حدیث** کی ہم سے ابوہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے ولید بن عبداللہ بن جمیع سے اُس نے ابی الطفیل سے اُس نے حذیفہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقلد مت بنو یعنی کہتے ہو تم اگر لوگ نیکی کرینگے تو ہم بھی نیکی کرین گے اور اگر وہ ظلم کرینگے ہم بھی ظلم کرینگے۔ لیکن اپنے نفسون کو آرام دو اگر لوگ نیکی کرین تو نیکی کرو اور اگر بُرائی کرین تو ظلم مت کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے۔ **باب** بھائیون کی زیارت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور حسین بن ابی کبشہ بصری نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے یوسف بن یعقوب سدوسی نے کہا حدیث کی ہم سے ابوسنان قسملی نے عثمان بن ابی سودہ سے اُس نے ابی ہریرۃؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بیمار کی عیادت کرے یا اپنے بھائی کی اللہ کے واسطے زیارت کرے تو اُس کو آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ تو خوش ہوا اور چلنا تیرا بھی خوش ہوا اور تو نے جنت مین اپنی جگہ بنالی۔

هذا حديث غريب وابو سنان اسمه عيسى بن سنان وقد روى حماد بن سلمة عن ثابت عن ابى رافع عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا **باب** ما جاء فى الحياء **حدثنا** ابو كريب نا عبدة بن سليمان وعبد الرحيم ومحمد بن بشر عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الايمان والايمان فى الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء فى النار وفى الباب عن ابن عمر وابى بكرة وابى امامة وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى التانى والعجلة **حدثنا** نصر بن على نا نوح بن قيس عن عبد الله بن عمران عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس المزنى ان النبى صلى الله عليه وسلم قال السمت الحسن والتودة والاقتصاد جزء من اربعة وعشرين جزء من النبوة وفى الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة نا نوح بن قيس عن عبد الله بن عمران عن عبد الله بن سرجس عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عاصم والصحيح حديث نصر بن على **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزيع نا بشر بن المفضل عن قرة بن خالد عن ابى جمرة عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لاشج عبد القيس ان فيك خصلتين يحبهما الله الحلم والاناة وفى الباب عن الاشج العصرى **حدثنا** ابو مصعب المدينى نا عبد المهيمن بن عباس بن سهل بن سعد الساعدى عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاناة من الله والعجلة من الشيطان هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل العلم فى عبد المهيمن بن عباس وضعفه من قبل حفظه **باب** ما جاء فى الرفق **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن ابى مُليكة عن يعلى بن مملك عن ام الدرداء عن ابى الدرداء عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من اعطى حظه من الرفق فقد اعطى حظه من الخير ومن حرم حظه من الرفق فقد حرم حظه من الخير وفى الباب

یہ حدیث غریب ہے اور ابو سنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس حدیث سے۔ **باب** حیا کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان اور عبد الرحیم اور محمد بن بشر نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت کا سبب ہے اور بیحیائی ظلم سے ہے اور ظلم آگ کا سبب ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابی امامہ اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** آرام اور جلدی کے بیان مین[1] **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس نے عبد اللہ بن عمران سے اُسنے عاصم احول سے اُسنے عبد اللہ بن سرجس مزنی سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خو اچھی اور آرام اور میانہ روی نبوت کے چوبیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس نے عبد اللہ بن عمران سے اُسنے عبد اللہ بن سرجس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُس نے اسمین عاصم کا ذکر نہین کیا اور صحیح حدیث نصر بن علی کی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے قرہ بن خالد سے اُسنے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبد القیس سے کہا کہ تجھ مین دو خصلتین ہین اُنکو اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے حلم اور میانہ روی۔ اور اس باب مین روایت ہے اشج عصری سے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو مصعب مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد المہیمن بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان سے یہ حدیث غریب ہے۔ اور بعض اہل علم نے عبد المہیمن بن عباس کے حق مین کلام کیا ہے اور حافظہ کی وجہ سے اُسکو ضعیف کیا ہے۔ **باب** نرمی کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے یعلی بن مملک سے اُسنے ام الدرداءؓ سے اُس نے ابی الدرداء سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس کسی کو رفق سے حصہ ملا تو وہ بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جو کوئی رفق کے حصہ سے محروم ہوا تو وہ بڑے خیر کے حصہ سے محروم ہوا اور اس باب مین روایت ہے

---

[1] جو کام ایسا ہو جسکی نکوئی مین شبہہ نہ ہو تو جلدی کرنا ہی افضل ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا انہم کانوا یسارعون فی الخیرات یعنی وہ لوگ نیکیون مین جلدی کرتے تھے۔ آہستگی اُسی کام مین مناسب ہے جسمین کچھ شبہہ ہو جیسے شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے کہا ہے مصرعہ کہ تعجیل کار شیاطین بود ۱۲

عن عائشة وجرير بن عبدالله وابی هريرة هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی دعوة المظلوم **حدثنا** ابوكريب نا وكيع
عن زكريا بن اسحٰق عن يحيیٰ بن عبدالله بن صيفی عن ابی معبد عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله عليه وسلم بعث معاذا الی اليمن
فقال اتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب هذا حديث حسن صحيح وابو معبد اسمه نافذ وفی الباب عن انس وابی هريرة
وعبدالله بن عمرو وابی سعيد **باب** ماجاء فی خلق النبی صلی الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة نا جعفر بن سليمان الضبعی عن ثابت
عن انس قال خدمت رسول الله صلی الله عليه وسلم عشر سنين فما قال لی اف قط وما قال لشیء صنعته لم صنعته ولا لشیء تركته لم تركته و
كان رسول الله صلی الله عليه وسلم من احسن الناس خلقا وما مسست خزا قط ولا حريرا ولا شيئا كان الين من كف رسول الله
صلی الله عليه وسلم ولا شممت مسكا قط ولا عطرا كان اطيب من عرق رسول الله صلی الله عليه وسلم وفی الباب عن عائشة
والبراء هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداؤد انا شعبة عن ابی اسحٰق قال سمعت اباعبدالله الجدلی
يقول سألت عائشة عن خلق رسول الله صلی الله عليه وسلم فقالت لم يكن فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا فی الاسواق ولا يجزی
بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح هذا حديث حسن صحيح وابو عبدالله الجدلی اسمه عبد بن عبد ويقال عبدالرحمٰن بن عبد
باب ماجاء فی حسن العهد **حدثنا** ابو هشام الرفاعی نا حفص بن غياث عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة
قالت ماغرت علی احد من ازواج النبی صلی الله عليه وسلم ماغرت علی خديجة ومابی ان اكون ادركتها وماذاك الا لكثرة ذكر
رسول الله صلی الله عليه وسلم لها وان كان ليذبح الشاة فيتبع بها صدائق خديجة فيهديها لهن هذا حديث حسن صحيح غريب **باب**
ماجاء فی معالی الاخلاق **حدثنا** احمد بن الحسن بن خراش البغدادی نا حبان بن هلال نا مبارك بن فضالة

ن فیتتبع

عائشہ اور جریر بن عبداللہ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مظلوم کی دعا کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے کہا
حدیث کی ہم سے وکیع نے زکریا بن اسحاق سے اُسنے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے اُسنے ابی معبد سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا مظلوم کی دعا سے بچنا کیونکہ درمیان اُسکے اور اللہ کے حجاب نہیں ہے یعنی بہت جلد قبول
ہوتی ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور ابومعبد کا نام نافذ ہے - اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور
ابی سعید سے رضی اللہ عنہم - **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان
ضبعی نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُس نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس خدمت کی ہے سو مجھے آپ نے کبھی نہیں
ڈانٹا اور مجھے آپ نے کبھی نہیں کہا کسی چیز کے واسطے کہ میں نے اُسکو کیا ہو کہ تو نے اُسکو کیوں اس طرح کیا اور نہ کسی چیز کے واسطے کہ میں
نے اُسکو ترک کیا ہو کیوں تو نے اسکو ترک کیا - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اخلاق میں اچھے تھے - اور میں نے
کبھی خز اور حریر اور کسی چیز کو مس نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے نرم ہو - اور نہ میں نے کبھی کستوری اور
عطر کو سونگھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے پاکیزہ ہو - اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور براء سے رضی اللہ عنہما - یہ حدیث
حسن صحیح ہے - **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا اُسنے سنا میں نے
اباعبداللہ جدلی سے کہ کہا میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے نہ نبی صلعم میں
فحش جبلی تھا اور نہ کسبی اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ برائی کے بدلے بُرائی کی جزا دیتے تھے لیکن معاف کرتے تھے اور درگزر
کرتے تھے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے اور کہا گیا ہے عبدالرحمٰن بن عبد **باب** اچھے برتاؤ کے
بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابوہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ
سے کہا اُسنے مجھے نبی صلعم کی کسی بیوی پر غیرت نہیں جسقدر کہ مجھے حضرت خدیجہ پر غیرت آئی ہے حالانکہ میں نے اُسکا زمانہ نہیں پایا اور غیرت
کا کوئی سبب نہیں سوائے اسکے کہ نبی صلعم اسکو بہت یاد کرتے تھے اور ذبح کرتے تھے بکری کو تو حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے پیچھے اسکو بھیجتے تھے
یعنے اُنکو ہدیہ بھیجتے تھے - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے - **باب** خلق کے درجوں کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن حسن بن خراش بغدادی
نے کہا حدیث کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث کی ہمسے مبارک بن فضالہ نے

ثنا عبد ربہ بن سعید عن محمد بن المنکدر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من احبکم الی واقربکم منی مجلسا یوم القیمۃ احاسنکم اخلاقا وان من ابغضکم الی وابعدکم منی یوم القیمۃ الثرثارون والمتشدقون والمتفیھقون قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارین والمتشدقین فما المتفیھقون قال المتکبرون وفی الباب عن ابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ الثرثار ھو کثیر الکلام والمتشدق ھو الذی یتطاول علی الناس فی الکلام ویبذو علیھم وروی بعضھم ھذا الحدیث عن المبارک بن فضالۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر فیہ عن عبد ربہ بن سعید وھذا اصح **باب** ما جاء فی اللعن والطعن **حدثنا** بندار نا ابو عامر عن کثیر بن زید عن سالم عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعانا وفی الباب عن ابن مسعود ھذا حدیث حسن غریب وروی بعضھم ھذا الحدیث بھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا **باب** ما جاء فی کثرۃ الغضب **حدثنا** ابو کریب نا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی شیئا ولا تکثر علی لعلی اعیہ قال لا تغضب فردد ذلک مرارا کل ذلک یقول لا تغضب وفی الباب عن ابی سعید وسلیمان بن صرد ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وابو حصین اسمہ عثمان بن عاصم الاسدی **حدثنا** العباس بن محمد الدوری وغیر واحد قالوا نا عبد اللہ بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب ثنا ابو مرحوم عبد الرحیم بن میمون عن سھل بن معاذ بن انس الجھنی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم غیظا وھو یستطیع ینفذہ دعاہ اللہ یوم القیمۃ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ فی ای الحور شاء

ھذا حدیث حسن غریب

کہا حدیث کی مجھے عبد ربہ بن سعید نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تم مین سے زیادہ پیارے اور زیادہ قریبی جگہ مین قیامت کے دن وہ ہین جنکے اخلاق تم مین سے اچھے ہین۔ اور میرے نزدیک زیادہ غضبناک اور بعید تر مجھسے قیامت کے دن بہت باتین کرنیوالے اور وسیع تقریر کرنیوالے[1] اور متکبر لوگ ہین کہا لوگون نے یا رسول اللہ ہم ثرثارین اور متشدقین کے معنی تو جانتے ہین سو متفیہقون کے کیا معنی ہین فرمایا آپ نے متکبر۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ سے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے ثرثار کے معنے کثیر الکلام کے ہین اور متشدق[2] وہ ہے کہ کلام لوگون پر وسیع کرے اور اُنپر بیجا زیادتی کرے۔ اور بعض نے اس حدیث کو مبارک بن فضالہ سے روایت کیا ہے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابرؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُسنے اسمین عبد ربہ بن سعید کا ذکر نہین کیا اور یہ صحیح ہے۔ **باب** لعن اور طعن کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کثیر بن زید سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن لعنت کرنے والا نہین ہوتا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعودؓ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض نے اس حدیث کو ساتھ اس اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور فرمایا آپ نے مؤمن کے لئے لائق نہین کہ لعنت کرنے والا ہو۔ **باب** بہت غصّے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی چیز سکھلایئے اور مجھ پر زیادتی نہ کریے تاکہ مین اُسکو یاد رکھون فرمایا آپ نے غصّے مت ہو پھر اُسنے کئی بار اس بات کا اعادہ کیا ہر بار آپ یہی جواب دیتے رہے کہ غصّہ مت کر۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید اور سلیمان بن صرد سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے اور ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ایوب نے کہا حدیث کی مجھے ابو مرحوم یعنی عبد الرحیم بن میمون نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی غصّے کو پی جائے حالانکہ وہ اُسکے جاری کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے روز خلقت کے سر پر بلائے گا تاکہ اُسکو اختیار ملیگا جونسی حور کہ وہ چاہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

---

[1] جو کوئی زیادہ باتونی ہے وہ اچھی بُری بات کا خیال نہین کرتا اور ایسا ہی وہ شخص ہے جو وسیع تقریر کرتا ہو کیونکہ وہ بھی زیادہ وسیع تقریر کرنے کے واسطے اچھی بُری باتین ملا جاتا ہے پس یہ شخص ایسا ہوگا جیساکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے بعض وقت آدمی ایک بات کرتا ہے اور وہ اُسکو ہلکی جانتا ہے مگر واقع مین وہ بڑی بات ہوتی ہے اسلئے وہ دوزخ مین جاتا ہے ۱۲ ع

[2] بعض شراح نے کہا کہ متشدق سے مراد وہ ہے جو لوگون سے مذاق کرتا ہے ۱۲ صحح

باب ما جاء فی اجلال الکبیر **حدثنا** محمد بن المثنی نا یزید بن بیان العقیلی ثنا ابو الرجال الانصاری عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اکرم شاب شیخا لسنه الا قیض الله له من یکرمه عند سنه هذا حدیث غریب لا نعرف الا من حدیث هذا الشیخ یزید بن بیان و ابو الرجال الانصاری اخر **باب** ما جاء فی المتهاجرین **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تفتح ابواب الجنة یوم الاثنین والخمیس فیغفر فیهما لمن لا یشرك بالله الا المتهاجرین یقول ردوا هذین حتی یصطلحا هذا حدیث حسن صحیح وروی فی بعض الحدیث ذروا هذین حتی یصطلحا ومعنی قوله المتهاجرین یعنی المتصارمین و هذا مثل ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلثة ایام **باب** ما جاء فی الصبر **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن الزهری عن عطاء بن یزید عن ابی سعید ان ناسا من الانصار سالوا النبی صلی الله علیه وسلم فاعطاهم ثم سالوا فاعطاهم ثم قال ما یکون عندی من خیر فلن ادخره عنکم ومن یستغن یغنه الله ومن یستعف یعفه الله ومن یتصبر یصبره الله وما اعطی حد شیئا هو خیر واوسع من الصبر وفی الباب عن انس هذا حدیث حسن صحیح و یروی هذا الحدیث عن مالك فلن ادخره عنکم ویروی عنه فلم ادخره عنکم والمعنی فیه واحد یقول لن احبسه عنکم

باب بوڑھے کی تعظیم کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن بیان عقیلی نے کہا حدیث کی مجھے ابو الرجال انصاری نے انس بن مالکؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی جوان کسی بوڑھے کی اُسکے بوڑھاپے کے واسطے تعظیم کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسکے بڑھاپے کے وقت اُسکے لئے مقرر کریگا جو اُسکی تعظیم کریگا۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اس شیخ سے یعنی یزید بن بیان سے اور ابو الرجال انصاری وہ اور ہی۔ **باب** دو شخصون کی مفارقت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن تو ہر ایک بندے کے گناہ معاف ہوتے ہین جو اللہ کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اُن دونون کے گناہ معاف نہین ہوتے جو آپس مین مفارقت رکھتے ہین فرماتا ہے اللہ کہ چھوڑ دو اُن[1] دونون کو یہان تک کہ صلح کر لیوین یہ حدیث حسن صحیح ہی اور بعض حدیثون مین مروی ہی کہ چھوڑ دو اُن دونون کو کہ صلح کر لین۔ اور معنی قولہ المتہاجرین کے متصارمین کے ہین یعنی قطع کرنیوالے۔ اور یہ مثل اسکی ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کسی مسلمان کو حلال نہین کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کی ملاقات چھوڑے **باب** صبر کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک بن انس سے اُسنے زہری سے اُسنے عطاء بن یزید سے اُسنے ابی سعید سے یہ کہ چند لوگون نے انصار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال کیا سو آپ نے اُن کو دیا پھر اُنھون نے سوال کیا پھر آپ نے اُن کو دیا پھر فرمایا آپ نے جو کچھ میرے پاس مال ہوگا اُس کو مین تم سے چھپا کر جمع نہ کر رکھون گا اور جو کوئی دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھے گا تو خدا اُسکے دل کو دُنیا سے بے پروا کریگا اور جو کوئی سوال سے بچے خدا اُس کو بچاوے گا اور جو کوئی مصیبت مین صبر کریگا تو خدا اُسکو سچا صابر بنا دیگا۔ اور کسی کو بہتر اور کشادہ تر کوئی چیز صبر سے زیادہ نعمت نہین ملی۔ اور اس باب مین روایت ہی انس سے۔ یہ حدیث[2] حسن صحیح ہی۔ اور مالک سے یہ حدیث اس طرح مروی ہے فلن ادخرہ عنکم اور نیز اس سے مروی ہے فلم ادخرہ عنکم اور معنے اُنکے واحد ہین کہ مین تمسے بند نہین رکھونگا

[1] معلوم ہوا کہ مسلمان کے ساتھ کینہ اور عداوت رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے کینہ رکھنا ہرگز درست نہین ۱۲

[2] یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو کا بدلنا ممکن ہے لیکن اول بدخوئی چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہی آخر کو نیک خو عادت ہو جاتی ہی پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی یہ پیدائشی بات ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہی اگر خو بدلنا ممکن نہ ہوتا تو پیغمبرون کا آنا اور اُنکی تعلیم بیفائدہ ہوتی جانورون کی خو تعلیم اور محنت سے بدلجاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتے۔ تو بھلا آدمی کی خو کیونکر نہ بدلے ہان یہ البتہ ہی کہ بدون محنت کچھ نہین ہوتا جو بدخوئی بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت دیکھے۔ اور جس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ خو نہین بدلتی اُسکے یا یہ معنی ہین کہ خو بلا محنت و مشقت نہین بدلتی یا یہ کہ جو خو طبعی ہو جاوے وہ خواہ مخواہ کسی وقت بسبب غلبہ طبیعت کے انسان سے وقوع مین آجاتی ہی مگر اسکا اعتبار نہین ہوتا کیونکہ ہر ایک انسان سے ایسی حالت مین اس قسم کے افعال صادر ہوتے ہین۔ مگر چونکہ انسان بُرے اخلاق والے کی بُرائی کی طرف جلدی پکڑ کرتا ہی اسلئے اُسکو جلدی سے کہہ دیتا ہے اور اگر ایسا کوئی فعل دوسرے آدمی سے ظہور مین آتا ہی تو دیکھنے والے کہتے ہین کہ یہ اس سے غلطی سے ہوگیا ہی یہ انسانی عادت ہی ورنہ واقع مین اگر غور کیا جاوے تو دونون یکسان ہین ۱۲

باب ماجاء فی ذی الوجہین **حدثنا** ہناد نا ابومعاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من شر الناس عند اللہ یوم القیمۃ ذا الوجہین وفی الباب عن عمار وانس ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی النمام **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن منصور عن ابراہیم عن ہمام بن الحارث قال مر رجل علی حذیفۃ بن الیمان فقیل لہ ہذا یبلغ الامراء الحدیث عن الناس فقال حذیفۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایدخل الجنۃ قتات قال سفیان والقتات النمام ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی العی **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن ہارون عن ابی غسان محمد بن مطرف عن حسان بن عطیۃ عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق ہذا حدیث حسن غریب انما نعرفہ من حدیث ابی غسان محمد بن مطرف قال والعی قلۃ الکلام والبذاء ہو الفحش فی الکلام والبیان ہو کثرۃ الکلام مثل ہؤلاء الخطباء الذین یخطبون فیتوسعون فی الکلام ویتفصحون فیہ من مدح الناس فیما لایرضی اللہ **باب** ماجاء ان من البیان سحرا **حدثنا** قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن زید بن اسلم عن ابن عمر ان رجلین قدما فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطبا فعجب الناس من کلامہما فالتفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان من البیان سحرا وان بعض البیان سحر وفی الباب عن عمار وابن مسعود وعبداللہ بن الشخیر ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی التواضع **حدثنا** قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمن عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مانقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ رجلا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ وفی الباب عن عبدالرحمن بن عوف وابن عباس وابی کبشۃ الانماری واسمہ عمر بن سعد ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الظلم **حدثنا** عباس العنبری نا ابوداؤد الطیالسی عن عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمۃ

باب دوتا کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بہت بُرے آدمیون سے دوتا[1] ہے اور اس باب مین روایت ہی عمار اور انس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** چغل خور کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے کہ کہا اُسنے ایک مرد حذیفہ بن یمان کے پاس سے گذرا تو حذیفہ سے کسی نے کہا کہ یہ شخص امیرون کے پاس لوگون کی باتین پہونچاتا ہے سو کہا حذیفہ نے مین نے آنحضرت سے سُنا ہے کہ فرماتے بہشت مین چغل خور داخل نہین ہوگا کہا سفیان نے قتات کے معنے چغل خور کے ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** کم گفتگو کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے ابی غسان یعنی محمد بن مطرف سے اُسنے حسان بن عطیہ سے اُسنے ابی امامہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے حیا اور کم گفتگو کرنی یہ دونون ایمان کی شاخین ہین۔ اور بیحیائی اور بیان یہ دونون نفاق کے شعبے ہین۔ یہ حدیث حسن غریب ہی۔ ہم تو اُسکو فقط طریق ابی غسان یعنی محمد بن مطرف سے ہی پہچانتے ہین کہا راوی نے اور عی کے معنے کم کلام کرنے کے ہین اور بذی کے معنے بُری بات کرنیکے اور بیان کثرت کلام کا نام ہی مثل ان خطیبون کے جو خطبہ پڑھتے ہین اور کلام مین وسعت کرتے ہین اور لوگون کی فصیح الفاظ سے ایسی مدح کرتے ہین کہ جس مین خدا راضی نہین ہوتا اور فرمایا بیشک بعضا بیان جادو ہوتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ دو مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین آئے اور اُنھون نے خطبہ پڑھا سو لوگ اُنکے کلام سے متعجب ہوئے پس آنحضرت نے ہماری طرف التفات کیا اور فرمایا بیشک بعضا بیان جادو ہی اور اس باب مین روایت ہی عمار اور ابن مسعود اور عبداللہ بن شخیر سے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** تواضع کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گھٹتا مال صدقہ دینے سے یعنے زکوۃ وغیرہ سے اور نہین زیادہ کرتا اللہ کسی مرد کے ساتھ معافی کے مگر عزت اور کوئی اللہ کے واسطے تواضع نہین کرتا مگر اللہ تعہ اُسکو بلند کرتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبدالرحمن بن عوف اور ابن عباس اور ابی کبشہ انماری سے رضی اللہ عنہم۔ اور نام اسکا عمر بن سعد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** ظلم کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ سے

[1] دوتی اُسکو بولتے ہین جو درمیان دو آدمیون کے ہو یعنی ایک کی بات دوسرے کو جا کہے اور اُدھر کی اِدھر اور دونون طرف سے ملا جلا رہے ۱۲

عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیمۃ فی الباب عن عبداللہ بن عمرو وعائشۃ و ابی موسیٰ وابی ہریرۃ وجابر ہذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن عمر **باب ماجاء فی ترک العیب للنعمۃ حدثنا** احمد بن محمد نا عبداللہ بن المبارک عن سفیان عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ قال ماعاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط کان اذا اشتہاہ اکلہ والا ترکہ ہذا حدیث حسن صحیح وابو حازم ہو الاشجعی واسمہ سلمان مولیٰ عزۃ الاشجعیۃ **باب ماجاء فی تعظیم المؤمن حدثنا** یحییٰ بن اکثم والجارود بن معاذ قالا نا الفضل بن موسیٰ نا الحسین بن واقد عن اوفی بن دلہم عن نافع عن ابن عمر قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فنادی بصوت رفیع قال یامعشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان الی قلبہ لاتؤذوا المسلمین ولا تعیروہم ولا تتبعوا عوراتہم فانہ من تتبع عورۃ اخیہ المسلم تتبع اللہ عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ قال ونظر ابن عمر یوما الی البیت اوالی الکعبۃ فقال ما اعظمک واعظم حرمتک والمؤمن اعظم حرمۃ عند اللہ منک ہذا حدیث حسن غریب لانعرفہ الا من حدیث الحسین بن واقد وقد روی اسحٰق بن ابراہیم السمرقندی عن حسین بن واقد نحوہ وقد روی عن ابی برزۃ الاسلمی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ہذا **باب ماجاء فی التجارب حدثنا** قتیبۃ نا عبداللہ بن وہب عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الہیثم عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحلیم الا ذو عثرۃ ولا حکیم الا ذو تجربۃ ہذا حدیث حسن غریب لانعرفہ الا من ہذا الوجہ **باب ماجاء فی المتشبع بمالم یعطہ حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن عیاش عن عمارۃ بن غزیۃ عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی عطاء فوجد فلیجز بہ ومن لم یجد فلیثن فان من اثنی فقد شکر

اُسنے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ظلم سیاہیاں[1] ہونگی قیامت کے دن۔ اوراس باب مین روایت ہی عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابی موسی اور ابی ہریرہ اور جابر سے یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن غریب ہی **باب** اس بیان مین کہ کسی نعمت پر عیب دھرنا نہین چاہیئے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُس نے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے پر عیب نہین لگایا جب اُسکی خواہش ہوتی تو کھا لیتے ورنہ اُسکو ترک کرتے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو حازم وہ اشجعی ہی اور نام اُسکا سلمان ہی جو مولی عزہ اشجعیہ کا ہی **باب** مومن کی تعظیم کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے یحیی بن اکثم اور جارود بن معاذ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے فضل بن موسٰی نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن واقد نے اوفی بن دلہم سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو بلند آواز سے پکار کر کہا اے وہ گروہ جو زبان سے اسلام لایا ہی اور ابھی ایمان اُسکے دل مین نہین پہونچا مسلمانون کو (جو دل سے ہین) ایذا مت دو اور اُنکو عیب مت لگاؤ اور اُنکے عیبون کے پیچھے مت پڑو کیونکہ جو کوئی کسی بھائی مسلمان کے عیب کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالے اُسکے عیب کے پیچھے پڑے گا اور جس کسی کے عیب کے پیچھے اللہ تعالے پڑا تو اُسکو وہ خوار کریگا اگرچہ وہ اپنے گھر کے درمیان چھپا ہوا ہو۔ کہا نافع نے اور ابن عمر نے ایک دن بیت اللہ کی طرف دیکھا یا کہا اُسنے کعبہ کی طرف (شک راوی) اور کہا اللہ نے کسقدر تیری تعظیم کی ہی اور تیری عزت کو بلند کیا ہی حالانکہ مومن کی عزت اللہ تعالے کے نزدیک تجھسے زیادہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُس کو مگر طریق حسین بن واقد سے۔ اور روایت کی ہے اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اسکے اور مروی ہی بواسطہ ابی برزہ اسلمی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** تجربون کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیم نہین ہوتا مگر لغزش کھانیوالا اور حکیم نہین ہوتا مگر تجربہ کرنے والا۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** سیری ظاہر کرنے والا ساتھ اس چیز کے کہ وہ اسکو ملی نہین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس کسی کو کچھ دیا گیا پھر وہ غنی ہوگیا تو چاہیئے کہ اُسکا بدلہ دے اور جو کوئی غنی نہین ہوا تو چاہیئے کہ اُسکی ثنا کرے کیونکہ جسنے ثنا کی تو اُسنے شکر ادا کیا

---

[1] یعنی قیامت مین ظالم کے آگے اندھیرے پر اندھیرا ہوگا یعنی جسطرح کہ مؤمن کے آگے پیچھے دائین بائین نور ہوگا اس طرح سے ایک ظلم کئی سیاہیون کا موجب ہوگا ۱۲

ومن کتم فقد کفر ومن تحلی بما لم یعطه کان کلابس ثوبی زور وفی الباب عن اسماء بنت ابی بکر وعائشة هٰذا حدیث حسن غریب
ومعنی قوله ومن کتم فقد کفر یقول کفر تلك النعمة **باب** ماجاء فی الثناء بالمعروف **حدثنا** ابراهیم بن سعید الجوهری والحسین
بن الحسن المروزی وکان سکن مکة قالا ثنا الاحوص بن جواب عن سعیر بن الخمس عن سلیمان التیمی عن ابی عثمٰن النهدی عن اسامة بن
زید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صنع الیه معروفا فقال لفاعله جزاك الله خیرا فقد ابلغ فی الثناء هٰذا حدیث حسن
جید غریب لا نعرفه من حدیث اسامة بن زید الا من هٰذا الوجه وقد روی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله

اٰخر ابواب البر والصلة بسم الله الرحمٰن الرحیم **ابواب الطب** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء
فی الحمیة **حدثنا** عباس بن محمد الدوری نا یونس بن محمد ثنا فلیح بن سلیمان عن عثمان بن عبد الرحمٰن عن یعقوب بن ابی یعقوب
عن ام المنذر قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه علی ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول الله صلی الله علیه
وسلم یاکل ومعه علیؓ یاکل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی مَهْ مَهْ یا علی فانك ناقه قال فجلس علیؓ والنبی صلی الله
علیه وسلم یاکل قالت فجعلت لهم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا علی من هٰذا فاصب فانه اوفق لك هٰذا حدیث
حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث فلیح بن سلیمان ویروی هٰذا عن فلیح بن سلیمان عن ایوب بن عبد الرحمٰن **حدثنا** محمد بن
بشار نا ابو عامر وابو داؤد قالا نا فلیح بن سلیمان عن ایوب بن عبد الرحمٰن عن یعقوب بن ابی یعقوب عن ام المنذر الانصاریة قالت
دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر نحو حدیث یونس بن محمد عن فلیح بن سلیمٰن

اور جسنے چھپایا یعنی شکر وغیرہ اُسکا کچھ ادا نہ کیا تو ناشکری کی اور جو کوئی آراستہ ہوا ساتھ اس لباس کے جو اسکا نہیں ہے تو وہ مثل دو کپڑے جھوٹے پہننے والے
کے ہے اور[1] اس باب مین روایت ہی اسمار بنت ابی بکر سے اور عائشہ سے - یہ حدیث حسن غریب ہی اور معنے قولہ (اور جسنے چھپایا تو اُسنے کفر کیا) کے یہ
ہین کہ اُس نے اُس نعمت کی ناشکری کی - **باب** نیکی کے ساتھ ثنا کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری اور حسین بن حسن مروزی
نے اور اُسنے مکہ مین سکونت اختیار کی تھی کہا دونون نے حدیث کی ہمسے احوص بن جواب نے سعیر بن خمس سے اُسنے سلیمان تیمی سے اُسنے ابی عثمان نہدی
سے اُسنے اسامہ بن زید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے اُسکے ساتھ نیکی کی تو اُسنے نیکی کرنیوالے سے سے کہا جزاک اللہ خیرا
تو اُسنے ثنا مین مبالغہ کیا یعنی اُسنے اپنا پورا حق ادا کر دیا - اور یہ حدیث حسن جید غریب ہی ہمین پہچانتے ہم اُسکو طریق اُسامہ بن زید سے - مگر اسی وجہ سے
اور مروی ہی بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **آخر ابواب البر والصلة** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب طب** کے جو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** ناموافق امرون سے حفاظت کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد
نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبد الرحمٰن سے اُسنے یعقوب بن ابی یعقوب سے اُسنے ام المنذر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم میرے پاس
آئے اس حالت مین کہ آپ کے ساتھ حضرت علی تھے اور ہمارے گھر مین خوشے کھجورون کے لٹکے ہوئے تھے کہا ام منذر نے سو آنحضرت نے کھانے
شروع کئے اور آپ کے ساتھ حضرت علی بھی کھاتے رہے پس آنحضرت نے حضرت علی سے کہا بس کر بس کر اے علی - تو تو ابھی نقاہت مین ہی یعنی تجھے
ابھی بیماری سے آرام ہوا ہی اور اسکی نقاہت باقی ہی کہا اُسنے سو حضرت علی بیٹھ گئے یعنے کھانا ترک کر دیا اور آنحضرت کھاتے رہے کہا ام منذر نے پھر مین نے
انکے واسطے چقندر اور جو کا کھانا بنایا پس آنحضرت نے کہا اے علی کیا ہی یہ سو تو پہونچ اسلیے کہ یہ تیرے حق مین موافق ہی - یہ حدیث حسن غریب ہی نہین
پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق فلیح بن سلیمان سے - اور مروی ہی یہ بواسطہ فلیح بن سلیمان کے ایوب بن عبد الرحمٰن سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث
کی ہمسے ابو عامر اور ابو داؤد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے ایوب بن عبد الرحمٰن سے اُسنے یعقوب بن ابی یعقوب سے اُسنے ام منذر انصاریہ
سے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پھر اُسنے مثل حدیث یونس بن محمد کی جو فلیح بن سلیمان سے مروی ہی ذکر کیا

[1] یعنی جو کوئی ایسے کپڑون سے آراستہ ہوا جو اُسکے پاس نہین وہ جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے یعنی ظاہر مین تو اُسنے زہد اور پرہیزگاری کے کپڑے پہنے ہین اور
اسقدر زہد ظاہر کیا ہی کہ جو اُسکے دل مین اسقدر نہین تو وہ ایسا شخص ہی کہ جسنے دوسرے کے کپڑے عاریتہ لیکر پہنے ہین ایسے لباس سے کیا آراستہ ہوگا ۱۲ منہ [2] اس سے
معلوم ہوا کہ ناموافق چیزون سے بیماری وغیرہ مین پرہیز کرنا چاہیے اور موافق چیز کا استعمال کرنا چاہیے توکل یہ نہین ہوتا کہ جو ملجائے اسکو کھا لیا جائے بلکہ توکل
یہی ہی کہ موافق چیز کو طلب کرکے اللہ پر بھروسہ کرے ۔ بر توکل زانوے اشتر بہ بند + اسی کا مضمون حدیث مین پیچھے گذر چکا ہی ۱۲

الا انہ قال انفع لك وقال محمد بن بشار فی حدیثه حدثنیه ایوب بن عبد الرحمٰن هٰذا حدیث جید غریب **حدثنا** محمد بن یحییٰ نا
اسحٰق بن محمد الفروی نا اسمٰعیل بن جعفر عن عمارة بن غزیة عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبید عن قتادة بن النعمان
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا احب الله عبدا حماه الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمه الماء وفی الباب عن صهیب هٰذا حدیث
حسن غریب وقد روی هٰذا الحدیث عن محمود بن لبید عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر
عن عمرو بن ابی عمرو عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبید عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه عن قتادة بن
النعمان وقتادة بن النعمان الظفری هو اخو ابی سعید الخدری لامه ومحمود بن لبید قد ادرك النبی صلی الله علیه وسلم وراٰه وهو غلام
صغیر **باب** ماجاء فی الدواء والحث علیه **حدثنا** بشر بن معاذ العقدی البصری نا ابو عوانة عن زیاد بن علاقة عن اسامة بن
شریك قال قالت الاعراب یارسول الله الا نتداوی قال نعم یاعباد الله تداووا فان الله لم یضع داء الا وضع له شفاء او دواء الا داء
واحدا فقالوا یارسول الله وما هو قال الهرم وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة وابی خزامة عن ابیه وابن عباس هٰذا حدیث
حسن صحیح **باب** ماجاء مایطعم المریض **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراهیم نا محمد بن السائب بن برکة عن امه عن عائشة
قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اخذ اهله الوعك امر بالحساء فصنع ثم امرهم فحسوا منه وکان یقول انه لیرتو فؤاد الحزین
ویسرو عن فؤاد السقیم کما تسرو احداکن الوسخ بالماء عن وجهها هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی الزهری عن عروة عن عائشة عن النبی
صلی الله علیه وسلم شیئا من هٰذا **حدثنا** بذلك الحسین الجریری نا ابو اسحٰق الطالقانی عن ابن المبارك عن یونس عن الزهری عن عروة عن
عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه حدثنا بذلك ابو اسحٰق **باب** ماجاء لاتکرهوا مرضاکم علی الطعام والشراب

مگر کہا اُسنے یہ تیرے لئے نافع ہے۔ اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث مین حدیث کی مجھے یہ ایوب بن عبد الرحمٰن نے۔ یہ حدیث جید غریب ہے۔
حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے عاصم
بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے قتادہ بن نعمان سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالےٰ کسی آدمی کو دوست رکھتا
ہے تو اُسکو دُنیا سے نگاہ رکھتا ہے جیسا کہ کوئی تم مین سے اپنے بیمار کو پانی سے نگاہ رکھتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے صہیب سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور
یہ حدیث اسناد مرسل سے بواسطہ محمود بن لبید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن
جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُسنے اسمین قتادہ
بن نعمان کا ذکر نہین کیا۔ اور قتادہ بن نعمان ظفری وہ ابی سعید خدری کا اخیافی بھائی ہے اور محمود بن لبید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے
اور اُسنے آپکو لڑکپن مین دیکھا ہے۔ **باب** دوا اور اسپر برانگیختہ کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے بشر بن معاذ عقدی بصری نے کہا حدیث
کی ہمسے ابو عوانہ نے زیاد بن علاقہ سے اُسنے اُسامہ بن شریک سے کہا اُسنے کہا بدیوں نے یارسول اللہ کیا ہم دوائی نہ کیا کرین فرمایا آپنے ہان اے اللہ
کے بندو دوائی کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہین رکھی مگر کہ اُسکے لئے شفا بنائی ہے یا فرمایا آپنے اسکے لئے دوائی بنائی ہے مگر ایک بیماری
کی دوائی نہین بنائی سو کہا لوگون نے یارسول اللہ اور وہ کیا ہے فرمایا آپ نے بڑھاپا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے اور
ابی خزامہ سے جو راوی ہے اپنے باپ سے اور ابن عباس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ مریض کو کیا کھلایا جائے **حدیث** کی ہم سے
احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سائب بن برکہ نے اپنی والدہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل مین سے جب کسی کو بخار آتا تو حسا[1] کا حکم دیتے سو وہ بنایا جاتا پھر آپ اس بیمار کو حکم دیتے تو وہ اس سے پی لیتا۔ اور فرماتے تھے کہ یہ بیمار کے
دل کو قوت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے بیماری کو دور کرتا ہے جیسا کہ تم مین سے ہر ایک عورت میل اپنے مُنھ سے پانی کے ساتھ دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور روایت کی ہے زہری نے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس حدیث سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے
حسین جریری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحاق طالقانی نے ابن مبارک سے اُسنے یونس سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اس معنے کے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ابو اسحاق نے **باب** اس بیان مین کہ اپنے بیمارونکو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کرو

[1] حسا۔ ایک چیز ہے مرکب آٹے اور پانی اور گھی اور گڑ سے بنے رقیق حلوا تیار کرواتے اور بیمار کو اُسکے پینے کا حکم دیتے ۱۲

حدثنا ابوکریب نابکر بن یونس بن بکیر عن موسیٰ بن علی عن ابیه عن عقبة بن عامر الجهنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکرھوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ تبارک وتعالیٰ یطعمهم ویسقیهم هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فی الحبة السوداء **حدثنا** ابن ابی عمر وسعید بن عبدالرحمٰن المخزومی قالا نا سفیان عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال علیکم بهذه الحبة السوداء فان فیها شفاء من کل داء الا السام والسام الموت وفی الباب عن بریدة وابن عمر وعائشة هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی شرب ابوال الابل **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان نا حماد بن سلمة نا حمید وثابت وقتادة عن انس ان ناسا من عرینة قدموا المدینة فاجتووها فبعثهم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابوالها وفی الباب عن ابن عباس هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** من قتل نفسه بسم او غیره **حدثنا** احمد بن منیع نا عبیدة بن حمید عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة اراه رفعه قال من قتل نفسه بحدیدة جاء یوم القیٰمة وحدیدة فی یده یتوجأ بها بطنه فی نار جهنم خالدا مخلدا ابدا ومن قتل نفسه بسم فسمه فی یده یتحساه فی نار جهنم خالدا مخلدا ابدا **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا صالح عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال من قتل نفسه بحدیدة فحدیدته فی یده یجاء بها فی بطنه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا ومن قتل نفسه بسم فسمه فی یده یتحساه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا ومن تردی من جبل فقتل نفسه فهو یتردی فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا **حدثنا** محمد بن العلاء نا وکیع وابومعاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحو حدیث شعبة عن الاعمش هٰذا حدیث صحیح وهو اصح من الحدیث الاول هکذا روی غیر واحد هٰذا الحدیث عن الاعمش

حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن یونس بن بکیر نے اُسنے موسیٰ بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیمارون کو کھانے پر مجبور مت کرو کیونکہ اللہ تبارک وتعالےٰ اُنکو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** شونیز کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو شونیز یعنی کالونجی کو کیونکہ اسمین ہر بیماری سے شفا ہے مگر موت سے اور سام کے معنے موت کے ہین اور اس باب مین روایت ہے بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اونٹون کے پیشاب پینے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید اور ثابت اور قتادہ نے انس سے یہ کہ چند آدمی قبیلہ عرینہ سے مدینہ مین آئے سو اُنھون نے اسکی آب وہوا کو ناموافق پایا پس آنحضرت نے اُنکو صدقہ کے اونٹون مین بھیجدیا اور فرمایا انکا دودھ اور پیشاب پیو اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُس شخص کے بیان مین جو اپنی جان کو زہر وغیرہ سے قتل کرے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے (مین گمان کرتا ہون کہ اُسنے اُسکو مرفوع کیا ہے) کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنی جان کو لوہے سے قتل کرے گا آوے گا وہ قیامت کے دن اس حالت مین کہ لوہا اسکے ہاتھ مین ہوگا۔ اُسکے ساتھ اپنے پیٹ کو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ابدالآباد چبھوئے گا۔ اور جو کوئی اپنی جان کو زہر سے قتل کرے گا۔ زہر اُسکا اُسکے ہاتھ مین ہوگا اُسکو وہ دوزخ کی آگ مین ابدالآباد پیئے گا۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے شعبہ سے اُس نے اعمش سے کہا اُسنے سنا مین نے اباصالح سے اُسنے اباہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اپنی جان کو لوہے سے قتل کرے گا سو وہی لوہا اُسکے ہاتھ مین ہوگا اُسکو اپنے پیٹ مین دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ابدالآباد چبھوئے گا اور جو کوئی اپنی جان کو زہر سے قتل کرے گا پس زہر اُسکے ہاتھ مین ہوگا اُسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ابدالآباد پیئے گا۔ اور جو کوئی اپنی جان کو پہاڑ سے گراکر قتل کرے گا سو وہ ہمیشہ ابدالآباد دوزخ کی آگ مین گرایا جائے گا۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع اور ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث شعبہ کے جو اعمش سے ہے یہ حدیث صحیح ہے اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ایسا ہی یہ حدیث کئی ایک نے روایت کی ہے اعمش سے

عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی محمد بن عجلان عن سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قتل نفسه بسم عذب فی نار جهنم ولم یذکر منه خالدا مخلدا فیه ابدا وهکذا رواه ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا اصح لان الروایات انما تجی بان اهل التوحید یعذبون فی النار ثم یخرجون منها ولا یذکر انهم یخلدون فیها **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن یونس بن ابی اسحٰق عن مجاهد عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدواء الخبیث یعنی السم **باب** ماجاء فی کراهیة التداوی بالمسکر **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبة عن سماك انه سمع علقمة بن وائل عن ابیه انه شهد النبی صلی الله علیه وسلم وساله سوید بن طارق او طارق بن سوید عن الخمر فنهاه عنه فقال انا لنتداوی بها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها لیست بدواء ولکنها داء **حدثنا** محمود نا النضر وشبابة عن شعبة بمثله قال محمود قال النضر طارق بن سوید وقال شبابة سوید بن طارق هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی السعوط **حدثنا** محمد بن مدویة نا عبد الرحمٰن بن حماد نا عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان خیر ما تداویتم به السعوط واللدود والحجامة والمشی فلما اشتکی رسول الله صلی الله علیه وسلم لده اصحابه فلما فرغوا قال لدوهم قال فلدوا کلهم غیر العباس **حدثنا** محمد بن یحیی نا یزید بن هارون نا عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس

اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جو کوئی اپنی جان کو زہر سے قتل کرے گا وہ دوزخ کی آگ مین عذاب دیا جائیگا۔ اور اُسنے اس روایت مین ہمیشہ ابدالآباد کا لفظ ذکر نہین کیا۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو ابوالزناد نے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ بہت صحیح ہے کیونکہ[1] اور روایات اس باب مین مروی ہین کہ اہل توحید آگ مین عذاب دیے جائینگے پھر اس سے نکالے جائینگے۔ اور یہ مذکور نہین کہ وہ اسمین ہمیشہ رہینگے۔ **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن مبارک نے یونس بن ابی اسحاق سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے خبیث دوائی سے آنحضرت نے منع کیا ہے یعنی زہر سے **باب** اس بیان مین کہ مسکر کے ساتھ دوائی منع ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے شعبہ سے اُسنے سماک سے یہ کہ سُنا اُسنے علقمہ بن وائل سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے یہ کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے (شک راوی) شراب کی بابت سوال کیا سو آپ نے اُس کو اُس سے منع کیا پس کہا اُس نے ہم تو اس سے دوائی کرتے ہین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دوا نہین لیکن بیماری ہے **حدیث** کی ہمسے محمود نے کہا حدیث کی ہمسے نضر اور شبابہ نے شعبہ سے مثل اسکے۔ کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** سعوط[2] کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمٰن بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے عباد بن منصور نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ان چیزون کا کہ جس سے تم دوائی کرتے ہو سعوط ہے اور لدود اور سینگی اور مسہل سو جب آنحضرت بیمار ہوئے تو آپ کے اصحاب نے آپکو لدود کیا پس جب وہ فارغ ہوئے تو فرمایا آپ نے سب کو لدود کرو سو سب کو سوائے عباس کے لدود کیا گیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن منصور نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے

[1] اسوائے صحت سند کے اگر یہی وجہ اس حدیث کی زیادہ صحت کی ہے تو یہ کافی نہین ہو سکتی کیونکہ قرآن مجید مین آیا ہے من قتل نفسہ الخ یعنی جو کوئی اپنی جان کو قتل کریگا وہ ہمیشہ ابدالآباد دوزخ مین رہیگا پس وجہ مطابقت کی یہ ہے کہ وہ شخص لائق اس امر کے ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین رکھا جاوے یہ معنی نہین کہ وہ دوزخ مین رہیگا ۱۲ [2] سعوط اُس دوائی کو بولتے ہین جو ناک مین چڑھائی جائے اور لدود وہ دوائی ہے جو بیمار کو سیپ وغیرہ کے ذریعہ سے منہ کی ایک جانب سے پلائی جائے اور جب آنحضرت کو آخری بیماری آئی اور بیہوش ہوگئے تو لوگون نے آپکو لدود کیا اسی اثنا مین حضرت عباس یہ مشورہ کرکے کہین باہر تشریف لے گئے تھے اُنکے بعد ہی لوگون نے آپ کو لدود کیا پھر جب آنحضرت ہوش مین آئے تو اس تکلیف کے غصہ کے مارے آپ نے حکم دیا کہ سب کو لدود کیا جائے پھر آپ کے حکم سے سب کو سوائے حضرت عباس کے لدود کیا گیا اُنکو اسواسطے نہ کیا گیا کہ آنحضرت کو یہ گمان ہوا کہ یہ موجود نہ تھے یا اسوجہ سے کہ وہ صائم تھے یا باعتبار اُنکی تعظیم کے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر ما تداویتم بہ اللدود والسعوط والحجامة والمشی وخیر ما اکتحلتم بہ الاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ مکحلة یکتحل بہا عند النوم ثلاثا فی کل عین ھٰذا حدیث حسن غریب وھو حدیث عباد بن منصور **باب** ماجاء فی کراھیة الکی **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الکی قال فابتلینا فاکتوینا فما افلحنا ولا انجحنا ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد القدوس بن محمد نا عمرو بن عاصم نا ھمام عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصین قال نہینا عن الکی وفی الباب عن ابن مسعود وعقبة بن عامر وابن عباس ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الرخصة فی ذلک **حدثنا** حمید بن مسعدة نا یزید بن زریع نا معمر عن الزھری عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی سعد بن زرارة من الشوکة وفی الباب عن ابیّ وجابر ھٰذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی الحجامة **حدثنا** عبد القدوس بن محمد نا عمرو بن عاصم نا ھمام وجریر بن حازم قالا نا قتادة عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاھل وکان یحتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدی وعشرین وفی الباب عن ابن عباس ومعقل بن یسار ھٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** احمد بن بدیل بن قریش الیامی الکوفی نا محمد بن فضیل نا عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن القاسم بن عبد الرحمٰن ھو ابن عبد اللہ بن مسعود عن ابیہ عن ابن مسعود قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلة اسری بہ انہ لم یمر علی ملاء من الملائکة الا امروہ ان امر امتک بالحجامة ھٰذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن مسعود **حدثنا** عبد بن حمید نا النضر بن شمیل نا عباد بن منصور قال سمعت عکرمة یقول کان لابن عباس غلمة ثلثة حجامون فکان اثنان یغلان واحد یحجمہ ویحجم اھلہ قال

کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ان چیزوں کا کہ جنسے تم دوائی کرتے ہو لدود ہے اور سعوط اور سینگی اور مسہل۔ اور بہتر ان چیزوں کا کہ جس سے تم سرمہ بناتے ہو اثمد ہے (ایک عمدہ قسم کا سیاہ پتھر ہی) کیونکہ آنکھوں کو جلا دیتا ہی اور بالوں کو اُگاتا ہے۔ کہا ابن عباس نے اور آنحضرت کے پاس ایک سرمہ دان تھا اُس میں سے سونے کے وقت ہر ایک آنکھ میں تین تین سلائی لگاتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اور یہ حدیث عباد بن منصور کی ہے **باب** داغ لگانے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع کیا ہے کہا راوی نے پس ہم بیمار ہوئے تو داغ لگایا سو ہم نے نہ فلاح پائی اور نہ خلاصی پائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے عبد القدوس بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُس نے ہم داغ لگانے سے منع کئے گئے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس کی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زرارہ کو سُرخ بادہ سے داغ لگوایا اور اس باب میں روایت ہے ابیّ اور جابر سے یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** سینگی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد القدوس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام اور جریر بن حازم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے قتادہ نے انس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رگوں میں جو جانب گردن میں ہیں اور درمیان کاندھوں کے سینگی لگواتے تھے اور سترھویں[17] اور اُنیسویں[19] اور اکیسویں[21] کو سینگی لگواتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہی ابن عباس اور معقل بن یسار سے یہ حدیث حسن غریب ہی **حدیث** کی ہم سے احمد بن بدیل بن قریش یامی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن اسحٰق نے قاسم بن عبد الرحمٰن سے وہ عبد اللہ بن مسعود کا بیٹا ہی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے آنحضرت نے معراج کی رات کی بات کی کہ میں جونسی جماعت فرشتوں پر گذرا تو اُنھوں نے مجھے یہی امر کیا کہ اپنی امت کو سینگی کا حکم دیجئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی طریق ابن مسعود سے **حدیث** کی ہم عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن منصور نے کہا سُنا میں نے عکرمہ سے کہا اُسنے ابن عباس کے تین غلام تھے وہ تینوں ہی حجام تھے سو دو تو اُن میں سے مزدوری کرتے تھے اور ایک ابن عباس کی حجامت کرتا تھا اور اُسکے اہل کی کہا راوی نے

وقال ابن عباس قال نبی اللہ صلعم نعم العبد الحجام یذہب بالدم ویخف الصلب ویجلو عن البصر وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین عرج بہ ما مر علی ملأ من الملئکۃ الا قالوا علیک بالحجامۃ وقال ان خیر ما تحتجمون فیہ یوم سبع عشرۃ ویوم تسع عشرۃ ویوم احدیٰ وعشرین وقال ان خیر ما تداویتم بہ السعوط واللدود والحجامۃ والمشی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لدہ العباس واصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لدنی فکلہم امسکوا فقال لا یبقی احد ممن فی البیت الا لد غیر عمہ العباس قال النضر اللدود الوجور وفی الباب عن عائشۃ ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث عباد بن منصور **باب** ما جاء فی التداوی بالحناء **حدثنا** احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط نا فائد مولی لآل ابی رافع عن علی بن عبید اللہ عن جدتہ وکانت تخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کان یکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضع علیہا الحناء ہذا حدیث غریب انما نعرفہ من حدیث فائد وروی بعضہم عن فائد فقال عن عبید اللہ بن علی عن جدتہ سلمی وعبید اللہ بن علی اصح **حدثنا** محمد بن العلاء نا زید بن حباب عن فائد مولی عبید اللہ بن علی عن مولاہ عبید اللہ بن علی عن جدتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ **باب** ما جاء فی کراہیۃ الرقیۃ **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مہدی نا سفیان عن منصور عن مجاہد عن عقار بن المغیرۃ بن شعبۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکتوی او استرقی فہو بریٔ من التوکل

اور کہا ابن عباس نے کہ کہا اللہ کے نبی نے اچھا آدمی وہ ہے جو حجام ہو خون کو لیجاتا ہے اور پیٹھ کو ہلکا کرتا ہے اور آنکھ کو جلا دیتا ہے اور کہا ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو آپ جس جماعت پر فرشتوں کی گذرے تو اُنھوں نے کہا لازم پکڑو سینگی کو اور فرمایا بہتر ان دنوں کا کہ جنمین تم سینگی لگواتے ہو سترھوین اور اُنیسوین اور اکیسوین تاریخ ہے اور فرمایا کہ بہتر ان چیزوں کا کہ جس سے تم دوائی کرتے ہو سعوط اور لدود اور سینگی اور مسہل ہے۔ اور آنحضرت کو حضرت عباس اور آپ کے صحابہ نے لدود کیا سو فرمایا آپ نے مجھے کسنے لدود کیا ہے سو سب کے سب خاموش ہو گئے پس فرمایا آنحضرت نے کوئی شخص ان مین سے جو گھر مین ہین باقی نہ چھوڑا جائے مگر کہ لدود کیا جاوے سوائے آپ کے چچا عباس کے اور کہا نضر نے لدود وہ چیز ہے جو بیمار کو منھ کی جانب سے سیپ وغیرہ کے ذریعہ سے پلائی جاوے اور اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہ سے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عباد بن منصور سے **باب** مہندی کے ساتھ دوائی کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن خالد خیاط نے کہا حدیث کی ہمسے فائد نے جو آل ابی اوفی کا غلام ہے اُسنے علی بن عبید اللہ سے اُسنے اپنی دادی سے اور وہ آنحضرت کی خدمت کرتی تھی کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کوئی پھٹ یا زخم ہوتا تو مجھے اُسپر مہندی رکھنے کا حکم دیتے یہ حدیث غریب ہے ہم تو اسکو فقط طریق فائد سے ہی پہچانتے ہین اور بعض نے فائد سے روایت کی ہے اور کہا کہ یہ روایت ہے عبید اللہ بن علی سے اُسنے روایت کی اپنی دادی سے اور عبید اللہ بن علی صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن علار نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے فائد سے جو عبید اللہ بن علی کا غلام ہے اُسنے اپنے مولیٰ عبید اللہ بن علی سے اُسنے اپنی دادی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ساتھ اسکے معنے کے **باب** رقیہ کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عقار بن مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے داغ لگایا یا رقیہ[1] کرایا تو وہ توکل سے بری ہے

---

[1] رقیہ تعویذ وغیرہ کو بولتے ہین جو کسی بیمار کے واسطے کیا جاتا ہے یا اُسپر پڑھ کر دم کیا جاتا ہے مجمع البحار مین لکھا ہے کہ اس باب مین دونوں قسم کی حدیثین بہت ہین مطابقت کی وجہ انمین اسطرح ہو سکتی ہے کہ اگر بغیر زبان عربی یا سوائے کلام اللہ کے ہو یا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ رقیہ قطعاً نافع ہے تو ان صورتوں مین مکروہ ہے اور ماسوائے اسکے مکروہ نہین ہے مترجم زبان عربی کی یا کلام اللہ کی تخصیص کرنے کی کوئی وجہ وجیہ معلوم نہین ہوتی۔ ہان اگر شرک کے الفاظ اسمین موجود ہون تو یہ وجہ ممانعت ہو سکتی ہے اور اس صورت مین خواہ زبان عربی ہو یا غیر عربی اور کلام اللہ یا غیر کلام اللہ ایسا رقیہ جس مین شرک کے الفاظ موجود نہ ہون جائز ہوگا۔ اور یہ بھی وجہ مطابقت کی ہو سکتی ہے کہ بخاری وغیرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری اُمت سے بلا حساب جنت مین داخل ہونگے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین آپنے فرمایا وے وہ لوگ ہین جو رقیہ نہین کرتے اور داغ نہین لگواتے اور اُسکے آخر مین ہے کہ وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہین یعنی رقیہ نہ کرنا کاملین کی صفت ہے اور جواز رقیہ عام لوگون کیواسطے ہے ۱۲

ما جاء فی الرخصۃ فی ذلک

وفی الباب عن ابن مسعود وابن عباس وعمران بن حصین هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** الرخصۃ فی ذلک **حدثنا** عبدۃ بن عبد اللہ الخزاعی نا معاویۃ بن هشام عن سفیان عن عاصم الاحول عن عبد اللہ بن الحارث عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الرقیۃ من الحمۃ والعین والنملۃ **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن اٰدم وابو نعیم قالا ثنا سفیان عن عاصم عن یوسف بن عبد اللہ بن الحارث عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الرقیۃ من الحمۃ والنملۃ وهٰذا عندی اصح من حدیث معاویۃ بن هشام عن سفیان وفی الباب عن بریدۃ وعمران بن حصین وجابر وعائشۃ وطلق بن علی وعمرو بن حزم وابی خزامۃ عن ابیہ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن حصین عن الشعبی عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا رقیۃ الا من عین او حمۃ وروی شعبۃ هٰذا الحدیث عن حصین عن الشعبی عن بریدۃ

باب ما جاء فی الرقیۃ بالمعوذتین **حدثنا** هشام بن یونس الکوفی نا القاسم بن مالک المزنی عن الجریری عن ابی نضرۃ عن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بهما وترک ما سواهما وفی الباب عن انس قال ابو عیسیٰ هٰذا حدیث حسن غریب

باب ما جاء فی الرقیۃ من العین **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن عروۃ وهو ابن عامر عن عبید بن رفاعۃ الزرقی ان اسماء بنت عمیس قالت یا رسول اللہ ان ولد جعفر تسرع الیهم العین افاسترقی لهم قال نعم فانہ لو کان شئ سابق القدر لسبقتہ العین وفی الباب عن عمران بن حصین وبریدۃ هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی هٰذا عن ایوب عن عمرو بن دینار عن عروۃ بن عامر عن عبید بن رفاعۃ عن اسماء بنت عمیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسکی رخصت کے بیان مین حدیث کی ہم سے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُس نے عاصم احول سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقیہ مین بچھو کے کاٹنے اور نظر اور پھنسیون سے جو جنب مین نکلتی ہین رخصت دی ہے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن آدم اور ابو نعیم نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے سفیان نے عاصم سے اُسنے یوسف بن عبد اللہ بن حارث سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقیہ مین بچھو کے کاٹنے اور پھنسیون سے جو جنب مین نکلتی ہین رخصت دی ہے۔ اور یہ میرے نزدیک معاویہ بن ہشام کی حدیث سے جو سفیان سے ہے زیادہ صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم سے اور ابی خزامہ سے جو راوی ہے اپنے باپ سے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رقیہ جائز نہین مگر نظر اور بچھو کے کاٹے سے اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے بریدہ سے

باب بیان مین رقیہ کے ساتھ دونون سورتین معوذتین کے حدیث کی ہم سے ہشام بن یونس کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے قاسم بن مالک مزنی نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اسنے ابی سعید سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنون اور انسان کی نظر سے تاکہ دونون سورتین معوذتین نازل ہوئین سو جب یہ نازل ہوئین تو آپ نے (پناہ مانگنے کے واسطے) ان دونون کو پکڑ لیا اور ماسوائے ان دونون کے (اور آیات وغیرہ کو کہ جنکے ساتھ پناہ مانگتے تھے) چھوڑ دیا اور اس باب مین روایت ہے انس سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے

باب بیان مین رقیہ کے نظر سے۔ حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے عروہ سے اور وہ ابن عامر ہے اُس نے عبید بن رفاعہ زرقی سے یہ کہ اسماء بنت عمیس نے کہا یا رسول اللہ جعفر کی اولاد کو نظر بہت جلد لگ جاتی ہے کیا مین اُن کے واسطے رقیہ کرون فرمایا آپ نے ہان۔ پس اگر کوئی چیز قدر سے سبقت لے جانے والی ہوتی البتہ نظر اُس سے سبقت لے جاتی۔ اور اس باب مین روایت ہے عمران بن حصین اور بریدہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے اُسنے روایت کی عمرو بن دینار سے اُسنے عروہ بن عامر سے اُسنے عبید بن رفاعہ سے اُسنے اسماء بنت عمیس سے اُسنے نبی صلعم سے

حدثنا بذلك الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق عن معمر عن ایوب بهذا **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق ویعلی عن سفیان عن منصور عن المنهال بن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعوذ الحسن والحسین یقول اعیذ کما بکلمات الله التامة من کل شیطان هامة ومن کل عین لامة ویقول هکذا کان ابراهیم یعوذ اسحق واسمعیل **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون وعبد الرزاق عن سفیان عن منصور نحوه بمعناه هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان العین حق **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی نا یحیی بن کثیر نا ابو غسان العنبری نا علی بن المبارك عن یحیی بن ابی کثیر قال ثنی حیة بن حابس التمیمی ثنی ابی انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لاشئ فی الهام والعین حق **حدثنا** احمد بن الحسن بن خراش البغدادی نا احمد بن اسحق الحضرمی نا وهیب عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کان شئ سابق القدر لسبقته العین واذا استغسلتم فاغسلوا وفی الباب عن عبد الله بن عمرو هذا حدیث حسن صحیح وحدیث حیة بن حابس حدیث غریب وروی شیبان عن یحیی بن ابی کثیر عن حیة بن حابس عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وعلی بن المبارك وحرب بن شداد لا یذکران فیه عن ابی هریرة **باب** ماجاء فی اخذ الاجر علی التعویذ

حدیث کی ہمسے ساتھ اس کے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ایوب سے ساتھ اسکے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق اور یعلی نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے منہال بن عمرو سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین کے واسطے پناہ مانگتے تھے فرماتے ہیں تمہارے لئے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے کلموں کے جو پورے ہیں (یعنی انمیں نقص نہیں) ہر شیطان وسواس ڈالنے والے سے اور ہر نظر مس کرنے والی سے۔ اور فرماتے آنحضرت کہ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اسحٰق اور اسمٰعیل علیہما السلام کے واسطے پناہ مانگتے تھے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون اور عبد الرزاق نے سفیان سے اُسنے منصور سے مثل اسکے ساتھ اس کے معنی کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ نظر حق ہے **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن کثیر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو غسان عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مبارک نے یحیٰی بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی مجھے حیہ بن حابس تمیمی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے یہ کہ سنا اُس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہام[1] میں کچھ چیز نہیں ہے۔ اور نظر حق ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن بن خراش بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن اسحٰق حضرمی نے کہا حدیث کی ہمسے وہیب نے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر[2] کوئی چیز قدر سے سبقت لیجانے والی ہوتی تو البتہ نظر اُس سے سبقت لیجاتی اور جب تمسے کوئی غسل کی خواہش کرے تو غسل کرلو۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حیہ بن حابس کی غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے شیبان نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُس نے حیہ بن حابس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس میں ابو ہریرہ سے ذکر نہیں کرتے **باب** تعویذ پر مزدوری لینے کے بیان میں

ف۱ ہام رات کے جانوروں سے ایک جانور کا نام ہے عرب کے لوگ اس سے بدفالی پکڑتے تھے اُنکا یہ اعتقاد تھا کہ جو شخص قتل کیا جاوے اور پھر اُسکا بدلہ خون کا نہ لیا جاوے وہ جانور ہو جاتا ہے اور کہتا پھرتا ہے کہ میرا خون لو پس جب اسکا خون لے لیا جاتا ہے پھر وہ جانور اُڑ جاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ انکا گمان تھا کہ میت کی ہڈیاں یا روح یہ جانور بن جاتا ہے اور اُڑتا پھرتا ہے آنحضرت نے انکی نفی فرمائی کہ یہ کوئی چیز نہیں بلکہ صرف لوگوں کا وہمی اعتقاد ہے ۱۲ ف۲ یعنی اگر کوئی چیز بالفرض بغیر حکم الٰہی کے مضر اور مہلک ہوتی تو وہ نظر تھی لیکن کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے اور یہ الفاظ آنحضرت نے اسکی نہایت تاثیر کے واسطے فرمائے ہیں اور مبالغہ سے کہ لوگ اپنی نظروں کو محفوظ رکھیں اور جب کوئی شخص کہ جسکو نظر لگ گئی ہو وہ تمکو کہے کہ غسل کرو کہ میں اس پانی سے نہاؤں تو تم اسکی بات کو قبول کرو۔ انکی عادت تھی کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی تو وہ پانی ایک پیالہ میں ڈالکر نظر لگانیوالے پاس آتا اور وہ اسمیں اپنا ہاتھ داخل کرتا اور کلی کرکے اسمیں ڈالتا پھر اسمیں اپنا منہ دھوتا پھر وہ بائیں ہاتھ کو داخل کرتا اور اپنی دائیں کہنی پر پانی ڈالتا پھر بائیں ہاتھ کو داخل کرکے بائیں کہنی پر پانی ڈالتا پھر بائیں کو داخل کرکے دائیں گھٹنے پر ڈالتا پھر دائیں کو بائیں گھٹنے پر ڈالتا پھر۔ داخل ازار کو دھوتا اور پیالہ زمین پر نہ رکھتا پھر جسکو نظر لگی ہے اسکے سر پر پیچھے سے یک دفعہ گرا تا پھر وہ اللہ کے حکم سے اچھا ہو جاتا ۱۲

حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن جعفر بن اياس عن ابی نضرة عن ابی سعيد قال بعثنا رسول الله صلی الله عليه وسلم في سرية فنزلنا بقوم فسألنا هم القرا فلم يقروا نا فلدغ سيدهم فاتونا فقالوا هل فيكم من يرقی من العقرب قلت نعم انا ولكن لا ارقيه حتی تعطونا غنما قالوا فانا نعطيكم ثلاثين شاة فقبلنا فقرأت عليه الحمد سبع مرات فبرأ وقبضنا الغنم قال فعرض في انفسنا منها شيء فقلنا لا تعجلوا حتی تاتوا رسول الله صلی الله عليه وسلم قال فلما قدمنا عليه ذكرت له الذی صنعت قال وما علمت انها رقية اقبضوا الغنم واضربوا لی معكم بسهم هذا حديث حسن صحيح وابو نضرة اسمه المنذر بن مالك بن قطعة ورخص الشافعی للمعلم ان ياخذ علی تعليم القرآن اجرا ويری له ان يشترط علی ذلك واحتج بهذا الحديث وروی شعبة وابو عوانة وغير واحد عن ابی المتوكل عن ابی سعيد هذا الحديث حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی ثنی عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة نا ابو بشر قال سمعت ابا المتوكل يحدث عن ابی سعيد ان ناسا من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم مروا بحی من العرب فلم يقروهم ولم يضيفوهم فاشتكی سيدهم فاتونا فقالوا هل عندكم دواء قلنا نعم ولكنكم لم تقرونا ولم تضيفونا فلا نفعل حتی تجعلوا لنا جعلا فجعلوا علی ذلك قطيعا من غنم فجعل رجل منا يقرأ عليه بفاتحة الكتاب فبرأ فلما اتينا النبی صلی الله عليه وسلم ذكرنا ذلك له قال وما يدريك انها رقية ولم يذكر نهيا منه وقال كلوا واضربوا لی معكم بسهم هذا حديث صحيح وهذا اصح من حديث الاعمش عن جعفر بن اياس وهكذا روی غير واحد هذا الحديث عن ابی بشر جعفر بن ابی وحشية عن ابی المتوكل عن ابی سعيد وجعفر بن اياس هو جعفر بن ابی وحشية

باب ماجاء في الرقية والادوية حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن الزهری عن ابی خزامة عن ابيه

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے جعفر بن ایاس سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُس نے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر مین بھیجا سو ہم ایک قوم کے یہان اُترے اور اُنسے مہانی کا سوال کیا پس اُنھون نے ہمکو مہمان نہ بنایا پس اُن کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا پھر وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم مین کوئی شخص ہے جو بچھو کا منتر جانتا ہو مین نے کہا ہان مین ہون لیکن مین "منتر نہین پڑھتا یہان تک کہ تم ہمکو بکریان دو کہا اُنھون نے ہم آپ کو تیس بکریان دینگے پس ہم نے قبول کرلیا اور اسپر مین نے سورۂ الحمد سات مرتبہ پڑھی سو وہ اچھا ہوگیا اور ہمنے بکریون کو قبض کرلیا۔ کہا اُسنے پھر ہمارے دل مین اُن بکریون سے کچھ کھٹکا پیدا ہوا اور ہمنے آپس مین کہا کہ جلدی مت کرو حتی کہ آنحضرت کے پاس چلو کہا اُسنے سو جب ہم آپ کے پاس آئے تو مین نے وہی ذکر کیا جو کہ مین نے کیا تھا فرمایا آپ نے تعجب سے کس چیز نے تجھے بتلایا تھا کہ یہ رقیہ ہے۔ بکریون کو قبض کرلو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصّہ مقرر کرو (یہ اسواسطے فرمایا کہ اُنکا وہم رفع ہو جائے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ اور امام شافعی نے معلم کیواسطے رخصت دی ہے کہ قرآن کے پڑھانے کی مزدوری لیلے اور امام شافعی اسپر شرط کرلینے کو بھی جائز رکھتے ہین اور اُنھون نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ نے بواسطہ ابی المتوکل کے ابی سعید سے اس حدیث کو حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی مجھے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بشر نے کہا سنا مین نے ابا المتوکل سے کہ حدیث کرتا تھا ابی سعید سے کہ چند لوگ آنحضرت کے صحابہ سے ایک عرب کے قبیلے پر گذرے سو اُنھون نے اُنکو مہمان نہ بنایا اور نہ اُنکی ضیافت کی۔ پس (اتفاقاً) اُنکا سردار بیمار ہوگیا سو وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تمھارے پاس کوئی دوائی ہے ہمنے کہا ہان لیکن تمنے ہمکو مہمان نہین بنایا اور نہ ہماری ضیافت کی سو ہم بھی دوائی نہین کرتے تاکہ ہمارے لئے مزدوری مقرر کرو پس اُنھون نے اُسپر بکریون کا ریوڑ مقرر کیا سو ایک آدمی ہم مین سے اُسپر فاتحۃ الکتاب پڑھتا رہا پس وہ اچھا ہوگیا۔ پس جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہمنے آپ کے آگے یہ ذکر کیا فرمایا آپ نے کس چیز نے تجھے بتلایا تھا کہ یہ رقیہ ہے اور آپ نے یہ بات منع کرنیکے واسطے نہین فرمائی تھی۔ اور فرمایا آپ نے کھاؤ اور اپنے ساتھ میرا حصّہ بھی مقرر کرو یہ حدیث صحیح ہے۔ اور یہ بہت صحیح ہے حدیث اعمش سے جو جعفر بن ایاس سے ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو ابن بشر یعنے جعفر بن ابی وحشیہ سے اُسنے روایت کی ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید سے۔ اور جعفر بن ایاس وہ جعفر بن ابی وحشیہ ہی۔ **باب رقیہ اور دوائی کے بیان مین** حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے

قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ ارایت رقی نسترقیہا و دواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ھل ترد من قدر اللہ شیئا قال ھی من قدر اللہ ھذا حدیث حسن **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن نا سفیان عن الزھری عن ابن ابی خزامۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وقد روی عن ابن عیینۃ کلتا الروایتین فقال بعضھم عن ابی خزامۃ عن ابیہ وقال بعضھم عن ابن ابی خزامۃ عن ابیہ وقد روی غیر ابن عیینۃ ھذا الحدیث عن الزھری عن ابی خزامۃ عن ابیہ و ھذا اصح و لا نعرف لابی خزامۃ غیر ھذا الحدیث **باب** ماجاء فی الکماۃ والعجوۃ **حدثنا** ابو عبیدۃ بن ابی السفر ومحمود بن غیلان قالا ثنا سعید بن عامر عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجوۃ من الجنۃ وفیہا شفاء من السم والکماۃ من المن وماؤھا شفاء للعین وفی الباب عن سعید بن زید وابی سعید وجابر ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ لا نعرفہ من حدیث محمد بن عمرو الا من حدیث سعید بن عامر **حدثنا** ابو کریب نا عمر بن عبید الطنافسی عن عبد الملک بن عمیر ح وثنا محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن عبد الملک بن عمیر عن عمرو بن حریث عن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکماۃ من المن وماءھا شفاء للعین ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن ھشام ثنی ابی عن قتادۃ عن شھر بن حوشب عن ابی ھریرۃ ان ناسا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا الکماۃ جدری الارض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکماۃ من المن وماءھا شفاء للعین والعجوۃ من الجنۃ وھو شفاء من السم ھذا حدیث حسن

کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یعنی مین نے کہا یا رسول اللہ خبر دیجیے کہ ہم جس منتر سے رقیہ کرتے ہین اور جس دوا سے دوائی کرتے ہین اور ڈھال کہ جس سے ہم اپنا بچاؤ کرتے ہین کیا یہ چیزین اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ دفع کرتی ہین فرمایا آپ نے[۱] یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہین۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابن ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ دونون روایتین ابن عیینہ سے مروی ہین سو بعض نے کہا ہے کہ یہ روایت بواسطہ ابی خزامہ کے اُسکے باپ سے مروی ہے۔ اور کہا بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ کے اُسکے باپ سے مروی ہے اور غیر ابن عیینہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے زہری سے اُسنے ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اور ہم ابی خزامہ کے واسطے اور کوئی حدیث سوائے اسکے نہین پہچانتے۔ **باب** کھنبی اور عجوہ[۲] کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سعید بن عامر نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عجوہ جنت سے ہے اور اسمین زہر سے شفا ہے اور کھنبی قسم مَنّ سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعید بن زید اور ابی سعید اور جابر سے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ نہین پہچانتے ہم اس کو طریق محمد بن عمرو سے مگر طریق سعید بن عامر سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عبید طنافسی نے عبد الملک بن عمیر سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُس نے عمرو بن حریث سے اُسنے سعید بن زید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اُس کا آنکھ کے لئے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ چند لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کہا کھنبی زمین کا آبلہ[۳] ہے پس فرمایا آنحضرت نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اس کا آنکھ کے لئے شفا ہے اور عجوہ جنت سے ہے اور یہ شفا ہے زہر سے۔ یہ حدیث حسن ہے

[۱] فرمایا آپ نے یہ چیزین کہ جس سے تم اپنا بچاؤ کرتے ہو یہ تمھارے اختیار مین نہین بلکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر مین ہین یعنی وہی تمکو ایسے موقع پر ان چیزونکا الہام کرتا ہے پھر تم اسکو استعمال مین لاکر اپنا بچاؤ کرتے ہو۔۱۲ [۲] عجوہ کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے جو سیاہی کی طرف مائل ہوتی ہے اور یہ مدینہ کی عمدہ قسم سے ہے۔ اور سحر اور زہر کو دفع کرنا اسکی خاصیت ہے یا آپ کی دعا سے۔ اور یہ جو فرمایا کہ جنت سے ہے مقصود اس سے مدح ہے اور کھنبی کی بابت جو فرمایا ہے کہ یہ قسم من سے ہے اسکے یہ معنی ہین کہ جسطرح حضرت موسیٰ کے وقت مین من اور سلوی بنی اسرائیل کو بیرنج اور بے تلاش ملتا تھا ویسے ہی کھنبی ہے بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہے پھر اسکا فائدہ فرمایا کہ اسکا پانی آنکھ کی دُھند کاٹتا ہے چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون مین لکھا ہے۔۱۲ [۳] یعنی جیسے کہ آبلہ بذریعہ فضلات ردیہ سے پیدا ہوجاتا ہے ویسے ہی کھنبی ہے کہ یہ بھی فضلات ردیہ زمین سے پیدا ہوتی ہے آپنے اسکے جواب مین فرمایا کہ یہ ردی فضلات سے نہیں ہے۔۱۲

حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ ثنی ابی عن قتادة قال حدثت ان ابا هريرة قال اخذت ثلثة اكمؤ او خمسا وسبعا فعصرتهن فجعلت ماءهن فی قارورة فكحلت به جارية لی فبرأت حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة قال حدثت ان ابا هريرة قال الشونيز دواء من كل داء الا السام قال قتادة يأخذ كل يوم احدی وعشرين حبة فيجعلهن فی خرقة فينقعه فيستعط به كل يوم فی منخره الايمن قطرتين والايسر قطرة والثانی فی الايسر قطرتين وفی الايمن قطرة والثالث فی الايمن قطرتين وفی الايسر قطرة **باب** ما جاء فی اجر الكاهن **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن ابی بكر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود قال نهی رسول الله صلی الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغی وحلوان الكاهن هذا حديث حسن صحيح **باب** فی كراهية التعليق **حدثنا** محمد بن مدوية نا عبيد الله عن ابن ابی ليلی عن عيسی وهو ابن عبد الرحمن بن ابی ليلی قال دخلت علی عبد الله بن عكيم ابی معبد الجهنی اعوده وبه حمرة فقلت الا تعلق شيئا قال الموت اقرب من ذلك قال النبی صلی الله عليه وسلم من تعلق شيئا وكل اليه وحديث عبد الله بن عكيم انما نعرفه من حديث ابن ابی ليلی ثنا محمد بن بشار نا يحيی بن سعيد عن ابن ابی ليلی نحوه بمعناه وفی الباب عن عقبة بن عامر **باب** ما جاء فی تبريد الحمی بالماء **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن سعيد بن مسروق

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے کہا اُسنے مین بیان کیا گیا ہون کہ ابا ہریرہ نے کہا ہے کہ مین نے تین یا پانچ یا سات کھنبیون کو لیا اور انکو نچوڑا اور انکا پانی ایک شیشی مین ڈال رکھا اور اسکو مین اپنی ایک لونڈی کی آنکھ مین ڈالتا رہا تو وہ اچھی ہوگئی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے کہا مین بیان کیا گیا ہون کہ ابا ہریرہ نے کہا ہے کہ کلونجی دوائی ہے ہر بیماری سے مگر موت سے - کہا قتادہ نے چاہیئے کہ بیمار ہر روز مین کلونجی کے اکیس دانے لے اور انکو ایک کپڑے مین ڈالکر پانی مین تر کرے پھر اسکو پہلے روز داہنی منخر ناک مین دو قطرے ڈالے اور بائین مین ایک قطرہ - اور دوسرے روز بائین منخر مین دو قطرے ڈالے اور داہنی مین ایک اور تیسرے روز داہنی مین دو قطرے اور بائین مین ایک **باب** کاہن کی مزدوری کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے ابی بکر بن عبدالرحمن سے اُسنے ابی مسعود سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے[1] اور رنڈی کی مزدوری سے اور کاہن کی اجرت سے منع کیا ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تعلیق کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے ابن ابی لیلے سے اُسنے عیسے بن عبدالرحمن بن ابی لیلے سے کہا اُس نے مین عبداللہ بن عکیم یعنی ابی معبد جہنی پر اسکی عیادت کے واسطے داخل ہوا اور اُسکو سرخ بادہ تھا پس مین نے اُس سے کہا کیون تم کوئی چیز[2] اپنے گلے وغیرہ مین معلق نہین کرتے کہا اُسنے موت اس سے بہت قریب ہے فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص کوئی چیز معلق کریگا وہ اسی کی طرف سپرد کیا جائیگا یعنے خدا اُسکی حفاظت نہین کرے گا - اور حدیث عبداللہ بن عکیم کو ہم تو فقط طریق ابن ابی لیلے سے ہی پہچانتے ہین - حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے ابن ابی لیلے سے مثل اُس کے بالمعنی - اور اس باب مین روایت ہے عقبہ بن عامر سے **باب** اس بیان مین کہ بخار کا پانی کے ساتھ سرد کرنا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے سعید بن مسروق سے -

ف۱ یہ حدیث بہت طریق سے مروی ہے چنانچہ صحیحین مین ابی جحیفہ سے ہے مگر کچھ کمی اور زیادتی سے - حرمت انکی یا بسبب نجاست کے ہے یا اس وجہ سے کہ اُنسے نفع لینا جائز نہین اور شکاری کتے مین جو اختلاف ہے کہ اسکی اجرت حلال ہے جیسا کہ نسائی مین ہے نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب الا کلب صید فتح الباری مین لکھا ہے کہ اسکے اسناد کے راوی ثقہ ہین مگر اس حدیث کی صحت مین طعن کیا گیا ہے اور اسکی سند مین حسن بن ابی جعفر ہے یحیی بن معین نے کہا ہے کہ یہ آدمی لایعبابہ ہے اور امام احمد نے اسکو ضعیف کیا ہے اور ابن حبان نے کہا ہے کہ اسکی کچھ اصل نہین ہے - اور صاحب ترمذی بھی ایسی حدیث ابی ہریرہ سے لایا ہے مگر اسکی سند مین ابو المہزم ہے وہ ضعیف ہے بلکہ متروک ہے پس صحت اسناد کی ایسی دلیلون سے کہ جس سے حجت قائم نہ ہو سکے کیونکر ہوگی - وما علینا الا البلاغ - اور جمہور کا یہی مذہب ہے کہ بیع کتے کی مطلقا حرام ہے ۱۲ **ف۲** کسی چیز کا گلے وغیرہ مین لٹکانا اسی وقت منع ہے کہ جب وہ شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ نفع یا نقصان آئین ہے اگر یہ اعتقاد نہ ہو صرف دوائی کی طرح جانتا ہو تو منع نہین جیسے خود مؤلف اس کے واسطے باب پہلے اس سے منعقد کر چکا ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج ان النبی صلی الله عليه وسلم قال الحمى فور من النار فابردوها بالماء وفی الباب عن اسماء بنت ابی بکر وابن عمر وابن عباس وامرأة الزبير وعائشة **حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمدانی نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ان الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء **حدثنا** هارون بن اسحٰق ثنا عبدة عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابی بکر عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه وفی حديث اسماء کلام اکثر من هذا وکلا الحديثين صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو عامر العقدی ثنا ابراهيم بن اسمعيل بن ابی حبيبة عن داؤد بن حصين عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم کان يعلمهم من الحمى ومن الاوجاع کلها ان يقول بسم الله الکبير اعوذ بالله العظيم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابراهيم بن اسمعيل بن ابی حبيبة وابراهيم يضعف فی الحديث ويروی عرق يعار **باب** ماجاء فی الغيلة **حدثنا** احمد بن منيع نا يحيیٰ بن اسحٰق نا يحيیٰ بن ايوب عن محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل عن عروة عن عائشة عن بنت وهب وهی جدامة قالت سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول اردت ان انهی عن الغيال فاذا فارس والروم يفعلون ولا يقتلون اولادهم وفی الباب عن اسماء بنت يزيد هذا حديث صحيح وقد رواه مالك عن ابی الاسود عن عروة عن عائشة عن جدامة بنت وهب عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه قال مالك والغيال ان يطأ الرجل امرأته وهی ترضع **حدثنا** عيسیٰ بن احمد ثنا ابن وهب ثنی مالك عن ابی الاسود ومحمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل عن عروة عن عائشة

اُسنے عبایہ بن رفاعہ سے اُسنے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بخار جوش ہے آگ سے سو اُسکو پانی سے سرد کرو۔ اور اس باب مین روایت ہے اسمار بنت ابی بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بیوی اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحٰق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی گرمی سے ہے سو اسکو پانی سے سرد کرو۔ **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحٰق نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے فاطمہ بنت منذر سے اُسنے اسمار بنت ابی بکر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔ اور اسمار کی حدیث مین بہت کلام ہے اور وہ دونون حدیثین صحیح ہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ نے داؤد بن حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یعنی صحابہ کو بخار اور تمام دردون کی بابت یہ سکھلاتے تھے کہ یہ کہا کرو بسم اللہ الکبیر الخ یعنے مین شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے جو بلند ہے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے جو بزرگ ہے بُرائی ہر رگ جوش مارنیوالی سے۔ اور بُرائی آگ کی حرارت سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ سے۔ اور ابراہیم حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے اور عرق نعار کی جگہ عرق یعار بھی مروی ہے یعار کے معنے آواز کے ہین۔ **باب** غیلہ[١] کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن اسحٰق نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ایوب نے محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے بنت وہب سے جو جدامہ ہے کہا اُسنے مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مین ارادہ کیا کہ دودھ پلانے کی مدت مین جماع کرنے سے منع کردون دیکھا تو فارس اور روم کے لوگ یہ کام کرتے ہین اور اپنی اولاد کو بھی نہین قتل کرتے یعنے انکی اولاد کو اس سے کچھ نقصان نہین پہونچتا اور اس باب مین روایت ہے اسمار بنت یزید سے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو مالک نے ابی الاسود سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے جدامہ بنت وہب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ کہا مالک نے غیلہ یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے اس حالت مین جماع کرے کہ وہ دودھ پلاتی ہو۔ **حدیث** کی ہمسے عیسےٰ بن احمد نے کہا حدیث کی ہمسے ابن وہب نے کہا حدیث کی مجھے مالک نے ابی الاسود اور محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے۔

[١] غیلہ بولتے ہین عورت کے ساتھ دودھ پلانیکی مدت مین جماع کرنیکو۔ اور ایسا ہی حمل مین جماع کرنیکو کہتے ہین ۱۲

عن جدامة بنت وهب الاسدية انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد هممت ان انهى عن الغيلة حتى ذكرت ان فارس والروم يصنعون ذلك ولا يضر اولادهم قال مالك والغيلة ان يمس الرجل امرأته وهي ترضع **قال** عيسى بن احمد وثنا اسحق بن عيسى قال ثنى مالك عن ابى الاسود نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء فى دواء ذات الجنب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنى ابى عن قتادة عن ابى عبد الله عن زيد بن ارقم ان النبى صلى الله عليه وسلم كان ينعت الزيت والورس من ذات الجنب قال قتادة ويلدّ من الجانب الذى يشتكيه هذا حديث حسن صحيح وابو عبد الله اسمه ميمون هو شيخ بصرى **حدثنا** رجاء بن محمد العدوى البصرى ثنا عمرو بن محمد بن ابى رزين ثنا شعبة عن خالد الحذاء ثنا ميمون ابو عبد الله قال سمعت زيد بن ارقم قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتداوى من ذات الجنب بالقسط البحرى والزيت هذا حديث حسن صحيح ولا نعرفه الا من حديث ميمون عن زيد بن ارقم وقد روى عن ميمون غير واحد من اهل العلم هذا الحديث وذات الجنب يعنى السل **باب** **حدثنا** اسحق بن موسى الانصارى ثنا معن ثنا مالك عن يزيد بن خصيفة عن عمرو بن عبد الله بن كعب السلمى ان نافع بن جبير بن مطعم اخبره عن عثمان بن ابى العاص انه قال اتانى رسول الله صلى الله عليه وسلم وبى وجع قد كاد يهلكنى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسح بيمينك سبع مرات وقل اعوذ بعزة الله وقدرته وسلطانه من شر ما اجد قال ففعلت فاذهب الله ما كان بى فلم ازل آمر به اهلى وغيرهم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى السنا **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن بكر ثنا عبد الحميد بن جعفر ثنى عتبة بن عبد الله عن اسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سالها بما تستمشين قالت بالشبرم قال حار حار

اُسنے جدامہ بنت وہب اسدیہ سے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ مین نے قصد کیا کہ غیلہ سے منع کرون حتی کہ مجھے یاد آگیا کہ فارس اور روم کے لوگ یہ کام کرتے ہین اور اُن کی اولا کو کچھ نقصان نہین پہونچتا۔ کہا مالک نے غیلہ یہ کہ کہ مرد اپنی عورت سے اس حالت مین مس کرے کہ وہ دودھ پلاتی ہو۔ کہا عیسی بن احمد نے اور حدیث کی ہمسے اسحق بن عیسٰی نے کہا حدیث کی مجھے مالک نے ابی الاسود سے مثل اسکے کہا ابو عیسٰی نے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** ذات الجنب کی دوا کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے ابی عبد اللہ سے اُسنے زید بن ارقم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیتون اور ورس کی ذات الجنب کی بابت تعریف کیا کرتے تھے۔ کہا قتادہ نے اسکو مُنھ مین اس جانب سے ڈالا جاوے جس طرف درد ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبد اللہ کا نام میمون ہے اور وہ شیخ بصری ہے **حدیث** کی ہمسے رجا بن محمد عدوی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن محمد ابی ابی رزین نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے خالد حذاء سے کہا حدیث کی ہمسے میمون یعنی ابی عبد اللہ نے کہا سنا مین نے زید بن ارقم سے کہ کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ذات الجنب کا قسط بحری اور زیتون سے علاج کیا کرین یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق میمون سے جو راوی ہے زید بن ارقم سے۔ اور یہ حدیث کئی ایک اہل علم نے میمون سے روایت کی ہے۔ اور ذات الجنب سے مراد سل ہے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے یزید بن خصیفہ سے اُسنے عمرو بن عبد اللہ بن کعب سلمی سے یہ کہ نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی ہے اُس کو عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس حالت مین کہ مجھے درد ہلاک کرنے کے قریب تھا پس فرمایا آنحضرت نے اپنے داہنے ہاتھ سے سات بار اس جگہ پر مسح کرو اور کہو اعوذ باللہ الخ یعنے مین پناہ چاہتا ہون ساتھ عزت اللہ کے اور اُسکی قدرت کے اور اُسکے غلبہ کے اُس چیز کی برائی سے جو مین معلوم کرتا ہون (یعنے اس درد سے) کہا اُس نے سو مین نے اسی طرح کیا پس اللہ تعالےٰ نے مجھ سے جو کچھ درد تھا دور کر دیا سو مین ہمیشہ اپنے اہل وغیرہ کو یہی علم امر کرتا رہا یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** سنا کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی بکر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی مجھے عتبہ بن عبد اللہ نے اسماء بنت عمیس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو کس چیز سے جلاب لیتی ہے کہا اُسنے شبرم سے (یہ نخود کے مانند دانہ ہوتا ہے) فرمایا آپ نے یہ تو بہت گرم ہے

قالت ثم استمشیت بالسنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئا کان فیہ شفاء من الموت لکان فی السنا ھٰذا حدیث غریب۔ **باب** ماجاء فی العسل **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن ابی المتوکل عن ابی سعید قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء فقال یا رسول اللہ ۱ قد سقیتہ عسلا فلم یزدہ الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا قال فسقاہ ثم جاء فقال یا رسول اللہ ۲ انی قد سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک اسقہ عسلا فسقاہ فبرأ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن یزید بن خالد قال سمعت المنہال بن عمرو یحدث عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال مامن عبد مسلم یعود مریضا لم یحضر اجلہ فیقول سبع مرات اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا عوفی ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث المنہال بن عمرو **باب حدثنا** احمد بن سعید الاشقر المرابطی ثنا روح بن عبادۃ ثنا مرزوق ابو عبد اللہ الشامی ثنا سعید رجل من اہل الشام ثنا ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفھا عنہ بالماء فلیستنقع فی نہر جار فلیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللّٰھمّ اشف عبدک وصدّق رسولک بعد صلوۃ الصبح وقبل طلوع الشمس ولیغمس فیہ ثلث غمسات ثلثۃ ایام

کہا اُس نے پھر مین نے سنا کے ساتھ جلاب دینا شروع کیا پس فرمایا آپ نے اگر کسی چیز مین موت سے شفا ہوتی تو البتہ سنا مین ہوتی یہ حدیث غریب ہے **باب** شہد کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُس نے ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے بھائی کا پیٹ کھل گیا ہے یعنے اس کو دست بہت آتے ہین پس فرمایا آپ نے اُسکو شہد پلا سو اُس نے اُسکو شہد پلایا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے اس کو شہد پلایا ہے سو اُس سے تو اُس کے پیٹ کا کھلنا اور زیادہ ہوا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو شہد پلا کہا راوی نے پھر اُس نے اُس کو شہد پلایا پھر آیا وہ اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے تو اُس کو پلایا ہے سو اُس سے تو اُسکے پیٹ کا کھلنا اور زیادہ ہوا ہے کہا راوی نے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے[۱] اللہ تعالیٰ نے اور تیرے بھائی کا پیٹ چھوٹا ہے اُس کو شہد ہی پلا پھر اُس نے اُس کو شہد پلایا تو وہ اچھا ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یزید بن خالد سے کہا سُنا مین نے منہال بن عمرو سے کہ حدیث کرتا تھا سعید بن جبیر سے اُس نے روایت کی ابن عباس سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے جو کوئی بندہ مسلمان کسی ایسے بیمار کی عیادت کو جائے کہ جس کی موت نہ پہونچ گئی ہو اور سات بار یہ کہے اسأل اللہ العظیم (یعنی مین سوال کرتا ہون اللہ بزرگ سے جو رب ہے عرش بزرگ کا یہ کہ تجھے شفا بخشے) تو وہ تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق منہال بن عمرو سے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید اشقر مرابطی نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے مرزوق یعنی ابو عبد اللہ شامی نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے جو ایک مرد ہے اہل شام سے کہا حدیث کی ہمسے ثوبان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تم مین سے کسی کو بخار آئے اور بیشک بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو چاہیئے کہ اُس کو پانی سے بجھائے یعنے نہر جاری مین کھڑا ہو اور پانی جاری کی طرف منھ کر کے کہے بسم اللہ اللّٰھم اشف عبدک وصدق رسولک یعنے مین ساتھ نام اللہ کے شروع کرتا ہون اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول کو سچا کر[۲] یہ کام بعد نماز صبح کے اور طلوع آفتاب کے پہلے کرے اور اس مین تین روز تین غوطہ لگائے

[۱] یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہے یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہے کہ شہد مین صحت اور شفا ہے سو وہ سچ ہے یا اس شخص کی شفا شہد سے آنحضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہو گی اُس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تا کہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کو اسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گھبرا تا تھا ۱۲

[۲] یعنے رسول صلعم نے جو فرمایا ہے کہ نہر مین اسطرح غسل کرنے سے بخار دور ہو جاتا ہے الٰہی اس امر مین اپنے رسول کو سچا کر یعنی میرا بخار دور کر تا کہ اُسکی تصدیق ظاہر ہو جائے ۱۲

فان لم یبرأفی ثلث فخمس فان لم یبرأ فی خمس فسبع فان لم یبرأ فی سبع فتسع فانہا لاتکاد تجاوز تسعا باذن اللہ ھٰذا حدیث غریب **باب** التداوی بالرماد **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن ابی حازم قال سئل سھل بن سعد وانا اسمع بای شئ دووی جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بقی احد اعلم بہ منی کان علی یاتی بالماء فی ترسہ و فاطمۃ تغسل عنہ الدم واحرق لہ حصیر فحشی بہ جرحہ **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** عبد اللہ بن سعید الاشج ثنا عقبۃ بن خالد السکونی عن موسیٰ بن محمد بن ابراھیم التیمی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لایرد شیئا ویطیب نفسہ ھٰذا حدیث غریب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب الفرائض** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی من ترک مالا فلورثتہ **حدثنا** سعید بن یحییٰ بن سعید الاموی ثنا ابی ثنا محمد بن عمرو ثنا ابو سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک مالا فلاھلہ ومن ترک ضیاعا فالی ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطول من ھٰذا واتم وفی الباب عن جابر وانس ومعنی قولہ من ترک ضیاعا یعنی ضائعا لیس لہ شئ فالی یقول انا اعولہ وانفق علیہ **باب** ماجاء فی تعلیم الفرائض **حدثنا** عبد الاعلیٰ بن واصل ثنا محمد بن القاسم الاسدی ثنا الفضل بن دلھم ثنی عوف عن شھر بن حوشب عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض والقراٰن وعلموا الناس فانی مقبوض ھٰذا حدیث فیہ اضطراب وروی ابو اسامۃ ھٰذا الحدیث عن عوف عن رجل عن سلیمان بن جابر عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سو اگر تین روز مین اچھا نہ ہوا تو پانچ روز اگر پانچ روز مین بھی اچھا نہ ہوا تو سات روز اگر سات روز مین بھی اچھا نہ ہوا تو نو روز کیونکہ اس کی اُمید نہین کہ اللہ کے حکم سے نو روز سے تجاوز کر جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **باب** راکھ سے دوا کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی حازم سے کہا اُسنے سہل بن سعد سے کسی نے سوال کیا اور مین سن رہا تھا کہ کس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کی دوا کی گئی تھی پس کہا اُسنے اب کوئی شخص اس امر کو مجھ سے زیادہ جاننے والا باقی نہین رہا حضرت علی تو اپنی ڈھال مین پانی لاتے تھے اور فاطمہؓ آپ کا خون دھوتی تھین اور ایک بوریہ[ع] تھا وہ جلایا گیا پس اس سے آپ کا زخم پر کیا گیا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد سکونی نے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم بیمار کے پاس آؤ تو اس کی زندگانی کی اسکو طمع[ؐ] دو کیونکہ یہ بات کچھ رد تو نہین کر سکتی اور اسکے نفس کو خوش کر دیتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **ابواب فرائض** کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** اس بیان مین جسنے مال چھوڑا تو وہ اسکے وارثون کیلئے ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحییٰ بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مال چھوڑے تو وہ اسکے اہل کے لئے ہے اور جو کوئی عیال چھوڑے تو اسکی سپردگی میرے ذمہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے زہری نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت طول اس سے اور بہت زیادہ۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور انس سے اور معنی قولہ من ترک ضیاعًا کے یہ ہین کہ جو کوئی ضائع ہونیوالی عورت یا اولاد وغیرہ کوئی چیز چھوڑے کہ اُسکے پاس کچھ خرچ نہ ہو تو وہ میرے ذمہ ہے مین اسکی تکلیف اُٹھاتا ہون اور اسپر خرچ کرتا ہون۔ **باب** فرائض کی تعلیم کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد الاعلیٰ بن واصل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن قاسم اسدی نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن دلہم نے کہا حدیث کی مجھے عوف نے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض اور قرآن کو پڑھو اور لوگون کو پڑھاؤ کیونکہ مین مرنیوالا ہون یعنے ایسا نہ ہو کہ ضائع ہو جائے۔ اس حدیث مین اضطراب ہے اور روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو عوف سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے سلیمان بن جابر سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[ؐ] یعنے اُسکو یہ کہو کہ اللہ تعالے تیری عمر دراز کرے گا اور تو کچھ خوف نہ کر آگے آپ نے فرمایا ہے کہ اتنی بات کہنے مین تجھپر کچھ خوف نہین یعنی تجھے تو کچھ گناہ نہین مگر اس کا دل خوش ہو جاتا ہے اور نہ تیرا یہ کہنا قضاء الٰہی کو روک سکتا ہے ۱۲ [ؐ] کہا امام نووی نے یہ آپکے اخلاق حمیدہ کا کام تھا کہ جو کوئی ایسی عورت رہ جائے کہ اسکا والی کوئی ہو یا نہ ہو آپ اسکی خدمت کرتے تھے یا آپ کا خاصہ ہوگا مگر بعد آنحضرت کے یہ حکم امام پر واجب نہین ۱۲ [ع] مراد اس سے وہ چٹائی ہے جو برگ خرما سے بنی ہوئی ہو ۱۲

حدثنا بذلك الحسين بن حريث نا ابو اسامة بهذا نحوه بمعناه باب ماجاء فی میراث البنات حدثنا عبد بن حمید
نا زکریا بن عدی نا عبید الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله قال جاءت امرأة سعد بن الربيع
بابنتيها من سعد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله هاتان ابنتا سعد بن الربيع قتل ابوهما معك يوم احد
شهيدا وان عمهما اخذ مالهما فلم يدع لهما مالا ولا تنكحان الا ولهما مال قال يقضى الله فی ذلك فنزلت اٰية الميراث فبعث رسول الله
صلى الله عليه وسلم الى عمهما فقال اعط ابنتی سعد الثلثين واعط امهما الثمن وما بقی فهو لك هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه
الا من حديث عبد الله بن محمد بن عقيل وقد رواه شريك ايضا عن عبد الله بن محمد بن حقیل باب ماجاء فی میراث بنت الابن
مع بنت الصلب حدثنا الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن سفيان الثوری عن ابی قيس الاودی عن هزيل بن شرجيل
قال جاء رجل الى ابی موسیٰ وسليمٰن بن ربيعة وسالهما عن ابنة وابنة ابن واخت لاب وام فقالا للابنة النصف وللاخت من
الاب والام ما بقی وقالا له انطلق الى عبد الله فاسأله فانه سيتابعنا فاتى عبد الله فذكر له ذلك واخبره بما قالا قال عبد الله قد
ضللت اذا وما انا من المهتدين ولكنی اقضی فيهما كما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم للابنة النصف ولابنة الابن السدس تكملة الثلثين
وللاخت ما بقی هذا حديث حسن صحيح وابو قيس الاودی اسمه عبد الرحمٰن بن ثروان كوفی وقد رواه ايضا شعبة عن ابی قيس باب
ماجاء فی ميراث الاخوة من الاب والام حدثنا بندار نا يزيد بن هارون نا سفيان عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی انه قال انكم
تقرؤن هذه الاٰية من بعد وصية توصون بها او دين وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالدين قبل الوصية

حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ساتھ اسکے مثل اسکے بالمعنی باب بیٹیون کی میراث کے بیانمین حدیث
کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا ابن عدی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمرو نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے
کہا اُسنے سعد بن ربیع کی عورت اپنی دو بیٹیان جو سعد سے تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور کہنے لگی یا رسول اللہ یہ دونون بیٹیان
سعد بن ربیع کی ہین انکا باپ آپ کے ساتھ احد کے دن شہید ہو کر قتل ہوا ہے اور انکے چچا نے انکا مال لے لیا ہے اور اُسنے انکے لئے کچھ مال نہین چھوڑا
اور سوائے مال کے انکا نکاح بھی نہین ہو سکتا فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ اسمین فیصلہ کریگا پس آیت میراث کی نازل ہوی پھر آنحضرت نے انکے چچا کیطرف
آدمی بھیجا اور فرمایا کہ سعد کی دونون بیٹیون کو دو تہائی مال کی دیدے اور انکی والدہ کو آٹھوان حصہ اور جو کچھ باقی رہے سو وہ تیرے لئے ہے
یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے ۔ اور روایت کیا اسکو شریک نے بھی عبد اللہ بن محمد بن عقیل
سے باب بیان مین پوتی کی میراث کے اس حالت مین کہ حقیقی بیٹی کے ساتھ ہو حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون
نے سفیان ثوری سے اُسنے ابی قیس اودی سے اُسنے ہزیل بن شرجیل سے کہا اُسنے ایک مرد ابی موسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور اُسنے ایک بیٹی
اور ایک پوتی اور بہن حقیقی کی بابت سوال کیا پس کہا اُن دونون نے بیٹی کیلئے نصف ہے اور بہن حقیقی کیلئے مابقی ہے اور کہا ان دونون نے عبد اللہ
بن مسعود کے پاس جا اور اُس سے دریافت کر اُمید ہے کہ وہ بھی ہماری متابعت کریگا یعنی ہماری ہی طرح مسئلہ بتائیگا سو وہ عبد اللہ کے پاس آیا اور اُسکے
پاس اس امر کا ذکر کیا اور جو کچھ اُنھون نے کہا اُسکی بھی خبر اسکو دی ۔ کہا عبد اللہ نے مین اگر انکے پیچھے چلون تو مین گمراہ ہوتا ہون اور مین ہدایت والونمین نہین ہون لیکن
مین تو اسطرح فیصلہ کرتا ہون جسطرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے بیٹی کیلئے نصف ہے اور پوتی کیلئے چھٹا حصہ تاکہ دو تہائی جو حصہ دو بیٹیون کا ہے پورا ہو جائے
اور بہن کیلئے مابقی ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور ابو قیس اودی کا نام عبد الرحمٰن بن ثروان کوفی ہے اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ نے ابی قیس سے بھی باب حقیقی
بھائیون کی میراث کے بیان مین حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحٰق سے اُسنے حارث سے
اُسنے علی سے یہ کہ کہا اُسنے تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کا فیصلہ وصیت کے پہلے کیا ہے

ف[1] یعنی اس آیت مین وصیت کا ذکر قرض کے پہلے ہے باوجودیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قرض کا فیصلہ وصیت کے پہلے کیا ہے یعنی حکم دیا ہے کہ قرض میت کا اسکی وصیت سے پہلے
ادا کیا جائے سو تم آنحضرت کے فعل اور آیت مین مخالفت نہ جانو بلکہ قرض حکم مین مقدم ہی ہے اگرچہ ذکر اسکا آیت مین موخر ہے اور آیت مین ذکر اس کا موخر اسلئے ہوا ہے کہ
معلوم ہو جائے کہ وصیت کا ادا کرنا بھی ایک ضروری امر ہے اور وارث اسکی مشقت کو جو اُنکے دلون پر ہوتی ہے گوارا کرین ۔ اور بھائیون کا حکم جو حضرت علی نے بیان کیا
ہے وہ بھی اُسلئے کیا ہے کہ قرآن سے تمام بھائیون کی برابری کا وہم پڑتا ہے فرمادیا کہ حقیقی قرابت والے وارث ہونگے نہ دوسرے ۱۲

وان اعیان بنی الام یرثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ **حدثنا** بندار نا یزید بن ھارون نا زکریا ابن ابی زائدۃ عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان نا ابو اسحٰق عن الحارث عن علی قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعیان بنی الام یتوارثون دون بنی العلات ھٰذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث ابی اسحٰق عن الحارث عن علی وقد تکلم بعض اھل العلم فی الحارث والعمل علی ھٰذا الحدیث عند اھل العلم **باب** میراث البنین مع البنات **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرحمٰن بن سعد نا عمرو بن ابی قیس عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال جاءنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وانا مریض فی بنی سلمۃ فقلت یا نبی اللہ ؐ کیف اقسم مالی بین ولدی فلم یرد علیّ شیئا فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الآیۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ ابن عیینۃ وغیرہ عن محمد بن المنکدر عن جابر

باب میراث الاخوات **حدثنا** الفضل بن الصباح البغدادی ثنا سفیان بن عیینۃ ثنا محمد بن المنکدر سمع جابر بن عبد اللہ قال مرضت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوجدنی قد اغمی علی فاتانی ومعہ ابوبکر وھما ماشیان فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصب علی من وضوءہ فافقت فقلت یا رسول اللہ کیف اقضی فی مالی او کیف اصنع فی مالی فلم یجبنی شیئا وکان لہ تسع اخوات حتی نزلت آیۃ المیراث یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ الآیۃ قال جابر فیّ نزلت ھٰذا حدیث حسن صحیح

باب ماجاء فی میراث العصبۃ **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا مسلم بن ابراھیم ثنا وھیب ثنا ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر

اور حقیقی بھائی وارث ہوتے ہین سوائے علاتیون کے یعنی مرد اس بھائی کا وارث ہو جاتا ہے جو مان باپ سے ہو نہ اُس بھائی کا جو صرف باپ کی جانب سے ہو **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسحٰق نے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے کہ حقیقی بھائی وارث ہونگے نہ علاتی اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم سوائے طریق ابی اسحٰق کے جو راوی ہے بواسطہ حارث کے علی سے اور بعض اہل علم نے حارث کے حق مین کلام کیا ہے اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے **باب** لڑکیون کے ساتھ لڑکون کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن قیس نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے واسطے آئے اس حالت مین بنی سلمہ مین بیمار ہوا تھا سو مین نے کہا اے نبی اللہ کے مین اپنا مال اپنی اولاد پر کس طرح تقسیم کرون پس آپ نے مجھے کچھ جواب نہ دیا پھر یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو ابن عیینہ وغیرہ نے بواسطہ محمد بن منکدر کے جابر سے **باب** بہنون کے میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے فضل بن صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے سنا اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے مین بیمار ہوا اور میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے سو آپ نے مجھے اس حالت مین پایا کہ مجھے بیہوشی تھی سو آنحضرت میرے پاس آئے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر بھی تھے اور وہ پیدل تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو سے مجھ پر پانی چھڑکا سو مجھے ہوش آگیا پھر مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے مال مین کس طرح فیصلہ کرون یا اپنے مال مین کس طرح کرون (شک راوی) آپ نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ اور اُس کے نو بہنین تھین یہانتک کہ آیت میراث کی نازل ہوئی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ[1] الخ کہا جابر نے یہ آیت میرے حق مین نازل ہوئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عصبہ کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے وہیب نے کہا حدیث کی ہمسے ابن طاؤس نے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ملاؤ فرائض[2] کو ساتھ اسکے اہل کے پھر جو کچھ باقی رہے تو قریبی مرد کیواسطے ہے

[1] کلالہ اسکو بولتے ہین جسکا اصل اور فرع کوئی باقی نہ رہجائے ۱۲ [2] یعنے فرض حصہ جس کسی کا ہے وہ اُسکو دو پھر جو کچھ مال بچے وہ اسکو دو جو میت کی طرف زیادہ قریب ہو اور مذکر بھی ہو یعنے عصبات کو عصبہ کی چار قسم ہین اول بیٹے بعد اسکے باپ بعد اسکے چچا ...، دادا۔ اولاد انکی عصبہ اسی درجہ مین ہوئی جنمین سکے اصل ہونگے مگر انکی موجودگی کے وقت نہ ہونگے ۱۲

حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث حسن وقد روى بعضهم عن ابن طاؤس عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل **باب** ماجاء في ميراث الجد **حدثنا** الحسن بن عرفة ثنا يزيد بن هارون عن همام بن يحيى عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان ابن ابني مات فما لي من ميراثه فقال لك السدس فلما ولى دعاه فقال لك سدس آخر فلما ولى دعاه قال ان السدس الآخر لك طعمة هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن معقل بن يسار **باب** ميراث الجدة **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان ثنا الزهري قال مرة قال قبيصة وقال مرة عن رجل عن قبيصة بن ذويب قال جاءت الجدة ام الام او ام الاب الى ابي بكر فقالت ان ابن ابني او ان ابن ابنتي مات وقد اخبرت ان لي في الكتاب حقا فقال ابو بكر ما اجد لك في الكتاب من حق وما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى لك بشيء وسأسأل الناس قال فسأل الناس فشهد المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس قال ومن سمع ذلك معك قال محمد بن مسلمة قال فاعطاها السدس ثم جاءت التي تخالفها الى عمر قال سفيان وزادني فيه معمر عن الزهري ولم احفظه عن الزهري ولكن حفظته عن معمر ان عمر قال ان اجتمعتما فهو لكما وايكما انفردت به فهو لها **حدثنا** الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب عن عثمان بن اسحق بن خرشة عن قبيصة بن ذويب قال جاءت الجدة الى ابي بكر فسألته ميراثها فقال لها مالك في كتاب الله شيء وما لك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء فارجعي حتى اسأل الناس فسأل الناس

حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے بعض نے اسکو ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **باب** دادے کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے ہمام بن یحیی سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا پوتا مر گیا ہے سو اسکی میراث سے میرا حق کیا ہے پس فرمایا آپ نے تیرے لئے چھٹا حصہ ہے سو جب اُسنے پیٹھ پھیری تو اُسکو آپ نے بلایا اور کہا تیرے لئے چھٹا حصہ اور بھی ہے پھر جب اُسنے پیٹھ پھیری تو آپ نے اسکو بلاکر کہا کہ چھٹا حصہ دوسرا وہ تیرے لئے زیادتی حصہ سے ہے یعنے دوسرا چھٹا حصہ بطور عصوبت کے تجھے پہونچتا ہے۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے معقل بن یسار سے **باب** دادی کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے کہا اُسنے ایک بار قبیصہ یعنے یہ روایت ہی قبیصہ سے۔ اور کہا دوسری بار یہ روایت ہے ایک مرد سے اُسنے روایت کی قبیصہ بن ذویب سے کہا اُسنے نانی یا دادی حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئی پس کہا اُسنے میرا پوتا یا نواسا مر گیا ہے اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا کتابون مین حق لکھا ہے پس کہا حضرت ابو بکر نے مین تیرے لئے کتابون مین کوئی حق نہین پاتا اور نہ مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ تیرے حق مین کوئی فیصلہ کیا ہو اور مین لوگون سے پوچھونگا کہا راوی نے سو حضرت ابو بکر نے لوگون سے دریافت کیا پس مغیرہ بن شعبہ نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو چھٹا حصہ دیا ہے فرمایا حضرت ابو بکر نے اور کسنے تیرے ساتھ یہ حکم سنا ہے کہا اُسنے محمد بن مسلمہ نے کہا راوی نے پس آپ نے اسکو چھٹا حصہ دیدیا پھر دوسری آئی جو اسکے مخالف تھی یعنی نانی حضرت عمر کے پاس آئی۔ کہا سفیان نے اور زیادہ کیا ہے مجھے اس مین معمر نے زہری سے اور مین اسکو زہری سے یاد نہین رکھتا لیکن مین اسکو معمر سے یاد رکھتا ہون کہ حضرت عمر نے اس سے کہا اگر تم دونون جمع ہو جاؤ[۵۱] تو بھی تمھارے لئے وہی ہے اور جونسی تم مین سے اکیلی ہو تو بھی اسکے لئے وہی ہے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے عثمان بن اسحق بن خرشہ سے اُسنے قبیصہ بن ذویب سے کہا اُس نے ایک دادی حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئی اور آپ سے اُسنے اپنی میراث کا سوال کیا پس فرمایا حضرت ابو بکر نے تیرے لئے کتاب اللہ مین کوئی حق نہین ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مین کچھ حصہ ہی سو تو چلی جا تاکہ مین لوگون سے دریافت کرلون پس اُنھون نے لوگون سے دریافت کیا۔

۵۱ یعنی اگر دو دادیان جمع ہون تو بھی اُنکے لئے چھٹا حصہ ہے اگر ایک ہو خواہ نانی ہو یا دادی تو بھی اسکے لئے وہی چھٹا حصہ ہی ۱۲

فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس فقال هل معك غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبة فانفذه لها ابوبكر قال ثم جاءت الجدة الاخرى الى عمر بن الخطاب فسألته ميراثها فقال مالك في كتاب الله شئ ولكن هو ذلك السدس فان اجتمعتما فيه فهو بينكما وايتكما خلت به فهو لها هذا حديث حسن صحيح وهو اصح من حديث ابن عيينة وفي الباب عن بريدة **باب** ماجاء في ميراث الجدة مع ابنها **حدثنا** الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن محمد بن سالم عن الشعبي عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال في الجدة مع ابنها انها اول جدة اطعمها رسول الله صلى الله عليه وسلم سدسا مع ابنها وابنها حي هذا حديث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وقد ورث بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الجدة مع ابنها ولم يورثها بعضهم **باب** ماجاء في ميراث الخال **حدثنا** بندار نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن عبد الرحمن بن الحارث عن حكيم بن حكيم بن عباد بن حنيف عن ابي امامة بن سهل بن حنيف قال كتب معي عمر بن الخطاب الى ابي عبيدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله ورسوله مولى من لا مولى له والخال وارث من لا وارث له وفي الباب عن عائشة والمقدام بن معدي كرب هذا حديث حسن **حدثنا** اسحق بن منصور نا ابو عاصم عن ابن جريج عن عمرو بن مسلم عن طاؤس عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخال وارث من لا وارث له هذا حديث حسن غريب وقد ارسله بعضهم ولم يذكر فيه عن عائشة واختلف فيه اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فورث بعضهم الخال والخالة والعمة والى هذا الحديث ذهب اكثر اهل العلم في توريث ذوي الارحام واما زيد بن ثابت فلم يورثهم

سو کہا مغیرہ بن شعبہ نے میں آنحضرت کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے اُسکو چھٹا حصہ دیا پھر حضرت ابوبکر نے کہا کیا تیرے ساتھ کوئی دوسرا بھی ہے پس محمد بن مسلمہ کھڑا ہوا سو اُسنے بھی اُسیطرح کہا جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا پھر حضرت ابوبکر نے اُسکے لئے وہی حکم جاری کر دیا کہا راوی نے پھر دوسری دادی حضرت عمر بن خطاب کے پاس آئی اور اُسنے بھی اپنی میراث طلب کی۔ سو کہا حضرت عمر نے تیرے لئے کتاب اللہ میں کوئی حکم نہیں ہے لیکن وہی چھٹا حصہ ہے سو اگر تم اسمیں جمع ہو جاؤ تو بھی وہی درمیان تمھارے ہے اور جونسی خالی (تنہا) ہو تو بھی اسکے لئے وہی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے بریدہ سے۔ **باب** دادی کی میراث کے بیان میں اس حالت میں کہ اپنے بیٹے کیساتھ ہو **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے محمد بن سالم سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے اس دادی کے حق میں جو اپنے بیٹے کے ساتھ ہو یہ کہ وہ پہلی دادی ہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ اسکے بیٹے کے ساتھ دیا ہے اور اس دادی[1] کا بیٹا بھی زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں۔ جانتے سوائے اس طریق کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے دادی کو اسکے بیٹے کے ساتھ وارث بنایا ہے اور بعض نے اسکو وارث نہیں بنایا **باب** ماموں کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبدالرحمن بن حارث سے اُسنے حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہا اُسنے مجھے عمر بن خطاب نے ابی عبیدہ کی طرف لکھ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ اور رسول والی اس شخص کا ہے کہ جس کا والی کوئی نہیں اور ماموں وارث ہے اسکا جسکا کوئی اور وارث نہیں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور مقدام بن معدیکرب سے یہ حدیث حسن ہے۔ **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے ابن جریج سے اُسنے عمرو بن مسلم سے اُسنے طاؤس سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماموں وارث ہے اس کا کہ جسکا کوئی اور وارث نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض نے اسکو مرسل کیا اور اسمیں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اختلاف ہے سو بعض نے تو خال اور خالہ اور پھوپھی کو وارث قرار دیا ہی۔ اور اسی حدیث کیطرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث بنانے گئے ہیں مگر زید بن ثابت نے انکو وارث نہیں بنایا

[1] دادی کا بیٹا میت کا باپ ہے دادیاں خواہ باپ کی جانب سے ہوں یا والدہ کی جانب سے والدہ کے ہوتے تمام ساقط ہوجاتی ہیں یعنی والدہ کے ہوتے انکو حصہ نہیں ملتا اور والد کی جانب سے جو ہوں وہ والد کے ہوتے بھی ساقط ہوجاتی ہیں یہی قول ہے حضرت عثمان اور علی اور زید بن ثابت وغیرہ کا۔ اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ دادی باپ کے ساتھ وارث ہوجاتی ہے اسی کو قاضی شریح اور حسن اور ابن سیرین نے اس حدیث کو حجت جانکر اختیار کیا ہے اور بعض نے کہا ہو کہ دادی کے لئے میراث نہیں ہے اور آنحضرت نے جو کچھ اسکو دیا ہے وہ میراث نہیں بلکہ بطور صلہ رحمی کے ہے ۱۲ کذا فی اللمعات

وجعل الميراث فى بيت المال **باب** ماجاء فى الذى يموت وليس له وارث **حدثنا** بندار ثنا يزيد بن هارون نا سفيان عن
عبد الرحمن بن الاصبهانى عن مجاهد بن وردان عن عروة عن عائشة ان مولى للنبى صلى الله عليه وسلم وقع من عذق نخلة
فمات فقال النبى صلى الله عليه وسلم انظروا هل له من وارث قالوا لا قال فادفعوه الى بعض اهل القرية وفى الباب عن بريدة هذا حديث
حسن **باب** فى ميراث المولى الاسفل **حدثنا** ابن ابى عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عوسجة عن ابن عباس ان رجلا مات
على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يدع وارثا الا عبدا هو اعتقه فاعطاه النبى صلى الله عليه وسلم ميراثه هذا حديث حسن
والعمل عند اهل العلم فى هذا الباب اذا مات رجل ولم يترك عصبة ان ميراثه يجعل فى بيت مال المسلمين **باب** ماجاء فى ابطال الميراث
بين المسلم والكافر **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومى وغير واحد قالوا نا سفيان عن الزهرى ح وثنا على بن حجر نا هشيم عن الزهرى عن
على بن حسين عن عمرو بن عثمان عن اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم **حدثنا**
ابن ابى عمر ثنا سفيان ثنا الزهرى نحوه وفى الباب عن جابر وعبد الله بن عمرو هذا حديث حسن صحيح هكذا رواه معمر وغير واحد عن
الزهرى نحو هذا وروى مالك عن الزهرى عن على بن حسين عن عمرو بن عثمان عن اسامة بن زيد عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه و
حديث مالك وهم وهم فيه مالك وروى بعضهم عن مالك فقال عن عمرو بن عثمان واكثر اصحاب مالك قالوا عن مالك عن عمر بن عثمان و
عمرو بن عثمان بن عفان هو مشهور من ولد عثمان ولا نعرف عمر بن عثمان والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم واختلف اهل العلم فى ميراث
المرتد فجعل بعض اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم المال لورثته من المسلمين وقال بعضهم لا يرثه ورثته من المسلمين

اور اُسنے میراث[1] کو بیت المال کے لیے رکھا ہے **باب** اُس شخص کے بیان مین جو مرے اور اُس کا کوئی وارث نہ ہو **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث
کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الرحمن بن اصبہانی سے اُسنے مجاہد بن وردان سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام کھجور کی ٹہنیون سے گر کر مر گیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو کہ کیا اسکا کوئی وارث ہے کہا لوگون نے کوئی
نہین فرمایا آپ نے اِسکو کسی گانون والون کے سپرد[2] کر دو اور اِس باب مین روایت ہے بریدہ سے یہ حدیث حسن ہے **باب** آزاد کردہ
غلام کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے عوسجہ سے اُس نے
ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مر گیا اور سوائے غلام کے کہ جسکو اُسنے خود آزاد کیا تھا اور کوئی وارث نہ چھوڑا
پس اُسکو آنحضرت نے اِسکی میراث دیدی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اس مسئلہ مین اسپر ہے کہ جب کوئی آدمی مرے اور کوئی
عصبہ نہ چھوڑے تو ورثہ اِسکا مسلمانون کے بیت المال مین رکھا جاویگا۔ **باب** مسلم اور کافر کے درمیان میراث باطل کرنیکے بیان مین **حدیث**
کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی وغیرہ نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے ح اور حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی
ہمسے ہشیم نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے عمرو بن عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کافر کا وارث
نہین ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے مثل اِسکے اور اِس
باب مین روایت ہے جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایسا ہی روایت کیا ہے اُسکو معمر وغیرہ نے زہری سے مثل اسکے
اور روایت کیا ہے مالک نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے عمرو بن عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مثل اسکے۔ اور حدیث مالک مین وہم ہے خود مالک ہی نے اسمین وہم کیا ہے۔ اور بعض نے مالک سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت
ہے عمرو بن عثمان سے اور اکثر اصحاب مالک نے کہا ہے یہ روایت ہے بواسطہ مالک کے عمر بن عثمان سے۔ اور عمرو بن عثمان بن عفان وہ عثمان کی اولاد سے
مشہور ہے اور ہم عمر بن عثمان کو نہین پہچانتے (کہ یہ کون ہے) اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے اور اہل علم نے مرتد کی میراث مین اختلاف کیا ہے سو بعض
اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مال اسکے مسلمان وارثون کے لئے قرار دیا ہے اور بعض نے کہا ہے مسلمان وارث اِسکے وارث نہین ہونگے

[1] یعنی اگر اصحاب فرائض اور عصبات نہ ہون اور ذوی الارحام موجود ہون تو اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ وہ وارث ہونگے جیسا کہ حدیث باب سے مفہوم ہوتا ہے اور زید بن ثابت نے
کہا ہے کہ انکو ورثہ نہین پہونچتا جو کچھ مال ہوگا وہ بیت المال مین داخل کیا جاویگا انکو نہین ملیگا ۱۲ [2] شیخ نے لمعات مین لکھا ہے کہ یہ کام آپنے بطور تصدق کے کیا ہے یا اسلیئے کہ مال اسکا بیت المال کیلیے
ہوگا اور یہ مصرف اِسکا مصالح مسلمانون کے ہین اسلیئے گانون والون کو دیدیا کوئی اور مصلحت آپنے دیکھی ہوگی۔ قاضی نے کہا ہے کہ انبیا جیسا کہ انکا کوئی وارث نہین ہوتا اسی طرح یہ کسی کے بھی وارث نہین ہوتے

واحتجوا بحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرث المسلم الکافر و ھو قول الشافعی **حدثنا** حمید بن مسعدۃ نا حصین بن نمیر عن ابن ابی لیلیٰ عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتوارث اھل ملتین ھذا حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث جابر الا من حدیث ابن ابی لیلیٰ **باب** ماجاء فی ابطال میراث القاتل **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن اسحٰق بن عبد اللہ عن الزھری عن حمید بن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القاتل لا یرث ھذا حدیث لا یصح لا یعرف ھذا الا من ھذا الوجہ واسحٰق بن عبد اللہ بن ابی فروۃ قد ترکہ بعض اھل العلم منھم احمد بن حنبل والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان القاتل لا یرث کان القتل خطاء او عمدا وقال بعضھم اذا کان القتل خطاء فانہ یرث وھو قول مالک **باب** ماجاء فی میراث المرأۃ من دیۃ زوجھا **حدثنا** قتیبۃ واحمد بن منیع وغیر واحد قالوا نا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن سعید بن المسیب قال قال عمر الدیۃ علی العاقلۃ ولا ترث المرأۃ من دیۃ زوجھا شیئا فاخبرہ الضحاک بن سفیان الکلابی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ ان ورث امرأۃ اشیم الضبابی من دیۃ زوجھا ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان المیراث للورثۃ والعقل علی العصبۃ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیھا بغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میراثھا لبنیھا و زوجھا وان عقلھا علی عصبتھا وروی یونس ھذا الحدیث عن الزھری عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وروی مالک عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ومالک عن الزھری

اور اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حصین بن نمیر نے ابن ابی لیلی سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو شخص مختلف مذہب والے آپسمین وارث نہین ہوتے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو حدیث جابر سے مگر طریق ابن ابی لیلےٰ سے **باب** قاتل کی میراث کے باطل کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے اسحاق بن عبد اللہ سے اُسنے زہری سے اُسنے حمید بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قاتل وارث نہین[۱] ہوتا۔ یہ حدیث صحیح نہین ہے یہ حدیث سوائے اِس طریق کے اور کسی وجہ سے پہچانی نہین گئی۔ اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو بعض اہل علم نے ترک کر دیا ہے۔ ان مین سے احمد بن حنبل ہین۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اِسی پر ہے کہ قاتل وارث نہین ہوتا خواہ قتل خطائً ہو یا عمداً۔ اور کہا بعض نے جب قتل خطاءً ہو تو وارث ہو جاتا ہے۔ اور یہ قول امام مالک کا ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ عورت اپنے زوج کی دیت سے وارث ہو سکتی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع وغیرہ نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہا اُسنے کہا عمر نے دیت وارثون پر ہے۔ اور عورت اپنے زوج کی دیت سے کچھ بھی وارث نہین ہو سکتی پس حضرت عمر کو ضحاک بن سفیان کلابی نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو اُسکے زوج کی دیت سے وارث کر یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اِس بیان مین کہ میراث وارثون کے لئے ہے اور دیت عصبون پر ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی عورت کے حمل کے حق مین جو مر کر ساقط ہوا تھا ساتھ ایک غلام یا لونڈی کے فیصلہ کیا تھا پھر وہ عورت کہ جسپر غلام دینے کا حکم دیا گیا تھا فوت ہو گئی پس آنحضرت نے حکم دیا کہ میراث اُسکی اُسکے بیٹون کے لئے اور اُسکے زوج کے لئے ہے اور دیت اُس کی اُسکے عصبون پر۔ اور روایت کیا ہے یونس نے اس حدیث کو زہری سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اِسکے۔ اور روایت کیا ہے مالک نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور مالک نے زہری سے

[۱] مراد اس سے وہ قتل ہے جس سے وجوب قصاص یا کفارہ متعلق ہوتا ہے اگر شرعی حکم سے اُسنے قتل کیا تو محروم نہین ہوگا ۱۲

عن سعید بن المسیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی الرجل یسلم علی یدی الرجل **حدثنا** ابو کریب نا ابو اسامۃ و ابن نمیر و وکیع عن عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز عن عبد اللہ بن موہب و قال بعضھم عن عبد اللہ بن وھب عن تمیم الداری قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما السنۃ فی الرجل من اھل الشرک یسلم علی ید رجل من المسلمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو اولی الناس بمحیاہ ومماتہ ھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث عبد اللہ بن وھب ویقال ابن موھب عن تمیم الداری وقد ادخل بعضھم بین عبد اللہ بن موھب وبین تمیم الداری قبیصۃ بن ذویب ورواہ یحییٰ بن حمزۃ عن عبد العزیز بن عمر وزاد فیہ عن قبیصۃ بن ذویب وھو عندی لیس بمتصل والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وقال بعضھم یجعل میراثہ فی بیت المال وھو قول الشافعی واحتج بحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الولاء لمن اعتق **حدثنا** قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل عاھر بحرۃ او امۃ فالولد ولد زنا لا یرث ولا یورث وقد روی غیر ابن لھیعۃ ھذا الحدیث عن عمرو بن شعیب والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان ولد الزنا لا یرث من ابیہ **باب** من یرث الولاء **حدثنا** قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یرث الولاء من یرث المال ھذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی **حدثنا** ھارون ابو موسی المستملی البغدادی نا محمد بن حرب نا عمر بن روبۃ التغلبی عن عبد الواحد بن عبد اللہ بن بسر النصری عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وھب

اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اِس بیان مین کہ ایک مرد دوسرے مرد کے ہاتھ پر اسلام لائے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ اور ابن نمیر اور وکیع نے عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز سے اُسنے عبد اللہ بن موہب سے اور کہا بعض نے عبد اللہ بن وہب سے اُسنے تمیم داری سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا طریق ہے اُس شخص کے حق مین جو مشرکون مین سے کسی مرد مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لائے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص اسکے[1] جینے اور مرنے مین اسکے ساتھ اورون سے زیادہ حقدار ہے۔ اِس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر طریق عبد اللہ بن وہب سے اور کہا گیا ہے کہ ابن موہب راوی ہے تمیم داری سے اور بعضون نے درمیان عبد اللہ بن موہب اور تمیم داری کے قبیصہ بن ذویب کو داخل کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو یحییٰ بن حمزہ نے عبد العزیز بن عمر سے اور اُسنے اِسمین قبیصہ بن ذویب کو زیادہ کیا ہے اور یہ میرے نزدیک متصل نہین ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اِسی پر ہے اور بعض نے کہا ہے اُسکی میراث بیت المال مین رکھی جائے اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ ولا اُس شخص کے لئے ہے جو اُسکو آزاد[2] کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرد کسی عورت حرہ یا لونڈی سے زنا کرے تو اُس کی اولاد ولد الزنا ہے نہ وہ وارث ہوتی ہے اور نہ اُسکا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اور غیر ابن لہیعہ نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ ولد الزنا اپنے باپ زانی سے وارث نہین ہوتا۔ **باب** کون شخص ولا کا وارث ہوتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کا وہ شخص وارث ہو سکتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔ اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہارون یعنی ابو موسی مستملی بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن حرب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن روبہ تغلبی نے عبد الواحد بن عبد اللہ بن بسر نصری سے اُسنے واثلہ بن اسقع سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

[1] بعض لوگون نے اسکے یہ معنی بیان کئے ہین کہ وہ شخص حیات مین اسکی نصرت کا اور بعد مرنے کے اسپر نماز پڑھنے کے واسطے زیادہ حقدار ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث مولی الموالات کے توارث کے واسطے دلیل ہے یعنی اِسکے یہ معنی ہین کہ جب کوئی اور وارث نہ رہجائے کہ جنکا حق اِس سے مقدم ہے تو پھر یہ حقدار اور لوگون سے زیادہ ہے۔ اور امام شافعی وغیرہ نے جو اس حدیث پر عبد العزیز کی وجہ سے طعن کیا درست نہین کیونکہ عبد العزیز صحیحین کا راوی ہے اور یحیی بن معین نے اِسکی توثیق کی ہے پس یہ حدیث قابل استدلال کے درست ہوگی ۱۲ [2] اس حدیث سے مولی الموالات کی نفی نہین ہو سکتی کیونکہ یہ تو مسلم ہے کہ آزاد کرنے والے کی موجودگی مین مولی موالات کا کوئی حق نہین کلام تو اسمین ہے کہ اسکی عدم موجودگی مین اسکا حق ہے تو حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے کہ مولی موالات کا حق شرعاً ثابت ہے

المرأة تحوز ثلاثة مواريث عتيقها ولقيطها وولدها الذى لاعنت عنه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن حرب على هذا الوجه اٰخر الفرائض بسم الله الرحمٰن الرحيم **ابواب الوصايا** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فى الوصية بالثلث **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن الزهرى عن عامر بن سعد بن ابى وقاص عن ابيه قال مرضت عام الفتح مرضا اشفيت منه على الموت فاتانى رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودنى فقلت يا رسول الله ان لى مالا كثيرا وليس يرثنى الا ابنتى افاوصى بمالى كله قال لا قلت فثلثى مالى قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث كثير انك ان تذر ورثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس انك لم تنفق نفقة الا اجرت فيها حتى اللقمة ترفعها الى فى امرأتك قال قلت يا رسول الله اخلف عن هجرتى قال انك لن تخلف بعدى فتعمل عملا تريد به وجه الله الا ازددت به رفعة ودرجة ولعلك ان تخلف حتى ينتفع بك اقوام ويضربك اٰخرون اللهم امض لاصحابى هجرتهم ولا تردهم على اعقابهم لكن البائس سعد بن خولة يرثى له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مات بمكة وفى الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن سعد بن ابى وقاص والعمل على هذا عند اهل العلم انه ليس للرجل ان يوصى باكثر من الثلث وقد استحب بعض اهل العلم ان ينقص من الثلث لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم والثلث كثير **حدثنا** نصر بن على نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا نصر بن على ثنا الاشعث بن جابر عن شهر بن حوشب عن ابى هريرة انه حدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

عورت تین قسم کے ورثہ لیتی ہے اپنے آزاد کردہ کی اور اپنے لقطہ کی اور اپنے اولاد کی کہ جس سے اُسنے لعان کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر محمد بن حرب کے اِسی طریق سے۔ **فرائض** کے مسائل تمام ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **ابواب** وصیتون کے بیان مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین۔ **باب** تہائی کے ساتھ وصیت کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ کہا اُسنے مین فتح مکہ کے سال ایسا بیمار ہوا کہ مجھے اپنے مرنیکا خوف پیدا ہوا سو میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے آئے پس مین نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے اور سوائے ایک بیٹی کے اور کوئی میرا وارث نہین کیا مین اپنے تمام مال کی وصیت کرون فرمایا آپ نے نہین مین نے کہا دو تہائی کی وصیت کرون فرمایا آپنے نہین مین نے کہا نصف مال کی۔ فرمایا آپ نے نہین مین نے کہا تہائی مال کی فرمایا آپ نے تہائی کی اور تہائی ہی بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اِس سے کہ اُنکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتیلی پھلا کر۔ اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا اُسکا ضرور ثواب پاویگا یہانتک کہ لقمہ جو اپنی جورو کے منھ مین ڈالے گا یعنی اُسکا بھی ثواب ملیگا۔ کہا سعد نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہؐ کیا مین اپنی ہجرت سے چھوڑا جاؤنگا فرمایا آپ نے اگر تو بیماری کے سبب میرے پیچھے یعنے مکہ مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو ضرور تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا۔ اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھ سے بہت گروہ۔ اور ضرر پاوینگے تجھسے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر۔ اَے اللہ جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اُنکو اڑیون کے بل۔ لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکہ مین آکر مر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِسکے مکہ مین مرجانیکا بہت افسوس کرتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث غیر اِس وجہ سے بھی سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اِسپر ہے کہ کسی آدمی کو جائز نہین کہ زیادہ تہائی سے وصیت کرے۔ اور بعض اہل علم نے تہائی سے کم وصیت کرنے کو مستحب جانا ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ تہائی بہت ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث بن جابر نے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ اُسنے اُسکو حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے

ف سعد کو مکہ مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکہ کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا کیطرف سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر آپ نے سعد کی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ حضرت سعد اتنا جئے کہ حضرت عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر آپ نے باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہین بعد اسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مر گئے تھے افسوس کیا ۱۲

ان الرجل لیعمل والمرأة بطاعة الله ستین سنة ثم یحضرهم الموت فیضاران فی الوصیة فیجب لهما النار ثم قرأعلی ابوهریرة من بعد وصیة یوصی بها اودین غیر مضار وصیة من الله الی قوله ذلك الفوز العظیم هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه ونصر بن علی الذی روی عن اشعث بن جابر هوجد نصر الجهضمی **باب** ماجاء فی الحث علی الوصیة **حدثنا** ابن ابی عمرنا سفیان عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ماحق امرأ مسلم یبیت لیلتین وله مایوصی فیه الا ووصیة مکتوبة عنده هذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن الزهری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **باب** ماجاء ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یوص **حدثنا** احمد بن منیع نا ابوقطن نا مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف قال قلت لابن ابی اوفی اوصی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا قلت وکیف کتبت الوصیة وکیف امر الناس قال اوصی بکتاب الله تعالی هذا حدیث حسن صحیح لانعرفه الا من حدیث مالك بن مغول **باب** ماجاء لاوصیة لوارث **حدثنا** هناد وعلی بن حجر قالا نا اسمٰعیل بن عیاش نا شرجیل بن مسلم الخولانی عن ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی خطبته عام حجة الوداع ان الله تبارك وتعالی قد اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیة لوارث الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم علی الله تعالی ومن ادعی الی غیر ابیه او انتمی الی غیر موالیه فعلیه لعنة الله التابعة الی یوم القیمة لاتنفق امرأة من بیت زوجها الا باذن زوجها قیل یارسول الله ولا الطعام قال ذاك افضل اموالنا

کتنے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ساٹھ برس عمل کرتے رہتے ہیں پھر اُن کو موت آتی ہے تو وصیت میں ضرر کرتے ہیں پس اُنکے لئے آگ واجب ہو جاتی ہے۔ پھر ابوہریرہ نے اُسکی تصدیق کے واسطے یہ آیت پڑھی۔ من بعد وصیة یوصی بها اودین غیر مضار وصیة من الله الی قوله ذلک الفوز العظیم۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور نصر بن علی کہ جنے اشعث بن جابر سے روایت کی ہے وہ نصر جہضمی کا دادا ہے **باب** وصیت پر برانگیختہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مرد مسلمان کا حق ہے جو دو راتیں گذارے اور اُسکے پاس اسقدر مال ہو کہ اُسمیں وصیت ہو سکتی ہے یہ کہ اُسکے پاس وصیت لکھی ہوئی موجود ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے اُسنے روایت کی سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہیں کی **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابوقطن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن مغول نے طلحہ بن مصرف سے کہا اُسنے میں نے ابن ابی اوفی سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی ہے کہا اُسنے نہیں ع میں نے کہا اور کس طرح وصیت لکھی گئی اور کسطرح لوگ اسکا حکم دئے گئے ہیں کہا اُسنے آنحضرت نے کتاب اللہ کی وصیت کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مالک بن مغول سے **باب** اس بیان میں کہ وارث کے لئے وصیت جائز نہیں **حدیث** کی ہمسے ہناد اور علی بن حجر نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے شرحبیل بن مسلم خولانی نے ابی امامہ باہلی سے کہا اُسنے سال حجۃ الوداع میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ خطبہ میں فرماتے اللہ تعالیٰ نے ہر ذی حق کو اسکا حق دیدیا ہے سو اب وارث کے لئے وصیت جائز نہیں اور اولاد صاحب فراش کی ہے اور زانی کے لئے ہے پتھر اور حساب اُنکا اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اور جو کوئی اپنے باپ کے سوا کسی اور کا دعویٰ کرے یا اپنے غیر والیوں کی طرف منسوب ہو تو اُسپر قیامت تک پے در پے اللہ کی لعنت ہے۔ چاہیئے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے بغیر اُسکے اذن کے خرچ نہ کرے کسی نے کہا یارسول اللہ اور طعام بھی نہ صرف کرے فرمایا آپ نے یہ تو ہمارے تمام مالوں سے عمدہ مال ہے۔

ف۱ یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں جو جائز نہیں ہوتی مثلاً تہائی سے زائد ۱۲ ف۲ یعنی جب آنحضرت نے خود کوئی وصیت نہیں فرمائی تو پھر وصیت لوگوں پر کیونکر فرض ہوئی اور کیونکر لوگوں کو اسکا امر ہوا اُسنے جواب دیا کہ آنحضرت نے تو کتاب اللہ کی وصیت کی کہ اُسکے ساتھ تمسک رکھنا کسی مال وغیرہ کی وصیت نہیں کی جیسا کہ شیعہ زعم رکھتے ہیں کیونکہ آنحضرت کے پاس اسقدر مال وافر تھا ہی نہیں تھا کہ وصیت کے واسطے باقی رہے۔ اور چونکہ آپنے کتاب اللہ کی وصیت کی ہے اور اس میں حکم ہے کہ وصیت کرو اسواسطے لوگوں پر وصیت لکھی گئی ہے ۱۲ ف۳ عورت کو فرش اسلئے فرمایا کہ مرد اُسکو اپنا فرش بناتا ہے یعنی اولاد صاحب فراش کے ہوگی خواہ وہ زوج ہو یا مالک یا وطی شبہہ سے ہوئی ہو۔ اور زانی کا اسمیں کچھ حصہ نہیں اسکو تو اُسکے فعل کے بدلے حد ماری جاوے۔ اور تورپشتی نے کہا ہے معنی اس عبارت کے کہ زانی کے لئے پتھر ہے یہ ہے کہ اسکے لئے خسارہ ہو یعنی اسکا اولاد میں کچھ حصہ نہیں اور اُسکے معنے رجم کے کرنے درست نہیں کیونکہ رجم ہر زنا میں مشروع نہیں بلکہ اسی میں ہے جو محصن ہو نہ کوارا اور غیر باپ کا دعویٰ کرنا یہ کہ اپنے آپ کو غیر کیطرف منسوب کرے کہ میرا باپ فلان ہے یا کہ قریشی ہوں حالانکہ وہ واقع میں قریشی نہیں۔ قولہ غیر والیوں کی طرف منسوب ہو یعنی غلام یہ کہے کہ میرا مالک فلان شخص ہے حالانکہ واقع میں وہ اسکا مالک نہیں ہے ۱۲ ف۴ آیہ میراث کے نزول کے پہلے وصیت وارث کیلئے فرض تھی جب آیہ میراث نازل ہوئی تو وہ منسوخ ہوگئی ۱۲ منہ

وقال العاریة مؤداة والمنحة مردودة والدین مقضی والزعیم غارم وفی الباب عن عمرو بن خارجة وانس بن مالك هٰذا حدیث حسن وقد روی عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر هٰذا الوجه ورواية اسمٰعیل بن عیاش عن اهل العراق واهل الحجاز لیس بذالك فیما یتفرد به لانه روی عنهم مناکیر وروایته عن اهل الشام اصح هٰکذا قال محمد بن اسمٰعیل سمعت احمد بن الحسن یقول قال احمد بن حنبل اسمٰعیل بن عیاش اصلح بدلا من بقیة ولبقیة احادیث مناکیر عن الثقات وسمعت عبد الله بن عبد الرحمٰن یقول سمعت زکریا بن عدی یقول قال ابو اسحٰق الفزاری خذوا من بقیة ما حدث من الثقات ولا تاخذوا من اسمٰعیل بن عیاش ما حدث عن الثقات ولا غیر الثقات **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمٰن بن غنم عن عمرو بن خارجة ان النبی صلی الله علیه وسلم خطب علی ناقته وانا تحت جرانها وهی تقصع بجرتها وان لعابها یسیل بین کتفی فسمعته یقول ان الله عزوجل اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیة لوارث والولد للفراش وللعاهر الحجر هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء یبدأ بالدین قبل الوصیة **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ابی اسحٰق الهمدانی عن الحارث عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی بالدین قبل الوصیة وانتم تقرؤن الوصیة قبل الدین والعمل علی هٰذا عند عامة اهل العلم انه یبدأ بالدین قبل الوصیة **باب** ما جاء فی الرجل یتصدق او یعتق عند الموت **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن ابی اسحٰق عن ابی حبیبة الطائی قال اوصی الیّ اخی بطائفة من ماله فلقیت ابا الدرداء فقلت ان اخی اوصی الیّ بطائفة من ماله

اور فرمایا آپ نے جو چیز عاریۃً لی ہو وہ[1] ادا کیجائے اور منحہ رد کیجائیگی اور قرض ادا کیا جاویگا اور کفیل ضامن ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن ہے اور غیر اس وجہ سے بواسطہ ابی امامہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور روایت اسمعیل بن عیاش کی جو اہل عراق اور اہل حجاز سے ہو وہ روایت ٹھیک نہیں اس صورت میں کہ وہ اس میں متفرد ہی ہو یعنی اُسکے ساتھ کوئی اور اسکا متابع نہو۔ کیونکہ وہ اُنسے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ اور روایت اسکی اہل شام سے صحیح ہے۔ ایسا ہی محمد بن اسمعیل بخاری نے کہا ہے میں نے احمد بن حسن سے سنا کہ وہ کہتے فرمایا ہے احمد بن حنبل نے اسمعیل بن عیاش بقیہ سے بدل میں بہتر ہے۔ اور بقیہ ثقوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ کہتا سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہ کہتا کہا ابو اسحاق فزاری نے بقیہ سے وہ حدیثیں لیلو جو ثقوں سے روایت کرے اور اسمعیل بن عیاش سے نہ لو خواہ وہ ثقوں سے روایت کرے یا غیر ثقوں سے۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے عبد الرحمن بن غنم سے اُسنے عمرو بن خارجہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر خطبہ پڑھا اور میں اُسکی گردن کے نیچے تھا اور وہ اپنی جگالی کو چباتی تھی اور اُسکا لعاب درمیان میرے کاندھوں کے چلتا تھا یعنی میرے کاندھوں پر اُسکا لعاب گرتا تھا پس میں نے آپ سے سُنا کہ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر ذی حق کو اُسکا حق دیدیا ہے پس اب وصیت وارث کے لئے جائز نہیں اور اولاد صاحب فراش کے لئے ہے۔ اور زانی کے لئے پتھر یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ باب اس بیان میں کہ وصیت کے پہلے قرض شروع کیا جاوے یعنی وصیت سے پہلے اُسکو ادا کرنا چاہیے۔ حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق ہمدانی سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے حالانکہ تم پڑھتے ہو کہ وصیت قرض سے پہلے ہے[2]۔ اور عام اہل علم کے نزدیک عمل اُسپر ہے کہ قرض وصیت سے پہلے شروع کیا جاوے باب اس شخص کے بیان میں جو موت کے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی حبیبہ طائی سے کہا اُسنے مجھے میرے بھائی نے اپنے ایک حصے مال کی وصیت کی پھر میں ابا درداء سے ملا اور اُس سے کہا مجھے میرے بھائی نے اپنے ایک حصے مال کی وصیت کی ہے

[1] یعنی جو چیز عاریۃً لی ہے مستعیر کو وہ ادا کرنی ہوگی طیبی نے کہا ہے یہ حدیث دلیل ہے اُسپر کہ جو چیز عاریۃً لی ہے اگر وہ تلف ہو جاوے تو مستعیر پر اُسکی ضمانت واجب ہے یہی مذہب ابن عباس اور ابو ہریرہ اور عطا اور شافعی اور احمد کا اور شریح اور حسن اور نخعی اور ابو حنیفہ اور ثوری اسطرف گئے ہیں کہ وہ اُسکے ہاتھ بطور امانت ہے تو اُسکے تلف ہونے سے ضمانت نہوگی مگر اس صورت میں کہ وہ خود تعدی کرے اور یہی روی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے تو لہ اور منحہ رد کیجائیگی یعنی جو چیز کسی کو بطور احسان کے چند روز تک بچاوے تو وہ اُسکو رد کرنی پڑیگی یہ نہیں کہ اسکا مالک بنجائے مثلاً اگر کوئی کسیکو بکری دودھ پینے کیلئے دے یا کوئی میوہ دار درخت پھل کھانے کیلئے یا زمین زراعت کرنے کیلئے تو اُسکو بعد حاصل کرنے فائدہ کے واپس کرنا ہوگا اسکے وہ مالک نہیں ہو جاتا اور کفیل نے جو اپنے ذمہ قرض اُٹھایا ہے وہ اُسکے ادا کرنیکا ضامن ہے یعنی اُسکو ادا کرنا لازم ہوگا۔[2] یعنی قرآن میں جو تم پڑھتے ہو تو صون بہا او دین اُس سے یہ نہ سمجھو کہ ذکر کے مقدم ہونے سے اُسکا حکم بھی مقدم ہے بلکہ حکم قرض کا مقدم ہے اور اسکا ذکر مقدم صرف اسلئے ہے کہ لوگون کے دل میں اسکی عظمت بیٹھ جائے

فاین تری لی وضعه فی الفقراء او المساکین او المجاهدین فی سبیل الله قال ما انا فلو کنت لم اعدل بالمجاهدین سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول مثل الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یهدی اذا شبع هذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة اخبرته ان بریرة جاءت تستعین عائشة فی کتابتها ولم تکن قضت من کتابتها شیئا فقالت لها عائشة ارجعی الی اهلك فان احبوا ان اقضی عنك کتابتك ویکون ولاؤك لی فعلت فذکرت ذلك بریرة لاهلها فابوا وقالوا ان شاءت ان تحتسب علیك ویکون لنا ولاؤك فلتفعل فذکرت ذلك لرسول صلی الله علیه وسلم فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ابتاعی فاعتقی فانما الولاء لمن اعتق ثم قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما بال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب الله من اشترط شرطا لیس فی کتاب الله فلیس له وان اشترط مائة مرة هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن عائشة والعمل علی هذا عند اهل العلم ان الولاء لمن اعتق **ابواب** الولاء والهبة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء ان الولاء لمن اعتق **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة انها ارادت ان تشتری بریرة فاشترطوا الولاء فقال النبی صلی الله علیه وسلم الولاء لمن اعطی الثمن او لمن ولی النعمة وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة وهذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** النهی عن بیع الولاء وهبته **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة نا عبد الله بن دینار سمع عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الولاء وهبته هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وقد رواه شعبة وسفیان الثوری ومالك بن انس عن عبد الله بن دینار ویروی عن شعبة قال لوددت ان عبد الله بن دینار

پس آپ مجھے اُسکے رکھنے کا کہاں حکم دیتے ہیں فقیروں میں یا مسکینوں میں یا غازیوں میں کہا اُسنے بہر حال اگر میں ہوتا تو میں غازیوں کے ساتھ کسی کو برابر نہ کرتا۔ (پھر کہا) سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے مثال اُس شخص کی جو موت کے وقت آزاد کرتا ہے مثل مثال اس شخص کے ہے جو پیٹ بھرے کے وقت ہدیہ بھیجتا ہے یعنی اسکا ثواب صحت کے ہدیہ کے برابر نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے یہ کہ حضرت عائشہ رضؓ نے اُسکو خبر دی ہے۔ کہ بریرہ عائشہ رضؓ کے پاس اپنی کتابت میں مدد لینے کے واسطے آئی اور اُس نے اپنی کتابت سے ابھی کچھ ادا نہیں کیا تھا سو حضرت عائشہ رضؓ نے اُس سے کہا اپنے مالکوں کے پاس جا سو اگر وہ اس بات کو دوست رکھیں کہ میں تجھ سے تیری کتابت ادا کر دوں اور ولا تیری میرے لئے ہو تو میں کر گذرتی ہوں پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا سو اُنھوں نے انکار کیا اور کہنے لگے اگر عائشہ رضؓ چاہتی ہو کہ تجھپر خرچ کر کے ثواب لینا چاہے اور تیری ولا ہمارے لئے ہے تو کرے۔ (عائشہ کہتی ہیں) پھر میں نے یہ بات آنحضرت کے پاس ذکر کی پس آنحضرت نے عائشہ رضؓ سے کہا خرید لے اور اُسکو آزاد کر بیشک ولا اُسی شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کیا حال ہے اُن قوموں کا جو ایسی شرطیں کرتی ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جو کوئی ایسی شرط کرے جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ اُسکو جائز نہیں اگرچہ سو بار شرط کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اس پر ہے کہ ولا اُس شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے۔ **ابواب** ولا اور ہبہ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ **باب** اس بیان میں کہ ولا اُس شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے۔ **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضؓ سے یہ کہ اُسنے یعنی عائشہ رضؓ نے بریرہ کے خریدنے کا ارادہ کیا پس اُسکے مالکوں نے ولا کی شرط کی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا اُس شخص کے لئے ہے جو قیمت دے یا نعمت کا والی ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب** اس بیان میں کہ ولا کا بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن دینار نے سنا اُسنے عبد اللہ بن عمر رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن دینار سے جو روایت کرتا ہے بواسطہ ابن عمرؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبد اللہ بن دینار سے۔ اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا اُسنے البتہ میں دوست رکھتا تھا کہ عبد اللہ بن دینار نے

حین یحدث بهذا الحدیث اذن لی حتی کنت اقوم الیه فاقبل رأسه وروی یحییٰ بن سلیم هذا الحدیث عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وهو وهم وهم فیه یحییٰ بن سلیم والصحیح عن عبید الله بن عمر عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم هکذا رواه غیر واحد عن عبید الله بن عمر وتفرد عبد الله بن دینار بهذا الحدیث **باب** ما جاء فی من تولی غیر موالیه او ادعی الی غیر ابیه **حدثنا** هناد ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه قال خطبنا علی فقال من زعم ان عندنا شیئا نقرؤه الا کتاب الله وهذه الصحیفة صحیفة فیها اسنان الابل واشیاء من الجراحات فقد کذب وقال فیها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة حرم ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیها حدثا او اوی محدثا فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه یوم القیمة صرفا ولا عدلا ومن ادعی الی غیر ابیه او تولی غیر موالیه فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل وذمة المسلمین واحدة یسعی بها ادناهم هذا حدیث حسن صحیح وروی بعضهم عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن الحارث بن سوید عن علی نحوه وقد روی من غیر وجه عن علی **باب** ما جاء فی الرجل ینتفی من ولده **حدثنا** عبد الجبار بن العلاء العطار وسعید بن عبد الرحمٰن المخزومی قالا نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال جاء رجل من فزارة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان امرأتی ولدت غلاما اسود فقال له النبی صلی الله علیه وسلم هل لک من ابل قال نعم قال فما الوانها قال حمر قال فهل فیها اورق قال نعم ان فیها اورقا قال انی اتاها ذلک

جب یہ حدیث کی تھی مجھے اذن دیتا کہ مین اُسکی طرف کھڑا ہوتا اور اُسکے سر پر بوسہ دیتا۔ اور روایت کیا ہی یحییٰ ابن سلیم نے اس حدیث کو عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ایسا ہی اس حدیث کو کئی ایک نے عبید اللہ بن عمر سے روایت کیا ہے۔ اور عبد اللہ بن دینار اس حدیث سے متفرد ہوا ہی **باب** اس بیان مین کہ غیر اپنے والیون کو والی بنائے یا اپنے غیر باپ کا دعوے کرے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ہمکو حضرت علی رضؓ نے خطبہ سُنایا اور کہا جو کوئی یہ کہے کہ ہمارے پاس سوائے کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے کوئی اور چیز ہے کہ جسکو ہم پڑھتے ہون (اس صحیفے مین اونٹون کے دانتون کی دیت اور اور احکام جراحات کے لکھے ہین) تو اُسنے جھوٹ بولا۔ اور کہا حضرت علی نے اسمین یہ بھی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ عیرؔ[1] سے ثور تک حرم ہے سو جو کوئی اسمین بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو جگہ دے تو اُسپر اللہ تعالیٰ اور فرشتون اور لوگون کی سب کی لعنت ہے اس سے قیامت کے دن کوئی فرض اور کوئی نفل قبول نہ کیا جاویگا اور جو کوئی اپنے غیر باپ کی طرف دعوی کرے یا اپنے غیر والیون کو والی بنائے تو اُسپر اللہ تعالےٰ اور فرشتون و لوگون سب کی لعنت ہی کوئی اس سے فرض اور نفل قبول نہ کیا جاویگا۔ اور پناہ سب مسلمانون کی ایک ہے اُسکے ساتھ ادنیٰ مسلمان بھی کوشش کر سکتا ہی یعنی اگر ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دیدے تو کسی کو اُسکا توڑنا حلال نہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہی بعض نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے حارث بن سوید سے اُسنے علی رضؓ سے مثل اسکے۔ اور کئی وجہ سے حضرت علی رضؓ سے مروی ہے۔ **باب** اس شخص کے بیان مین جو اپنی اولاد کی نفی کرے۔ حدیث کی ہمسے عبد الجبار بن علاء عطار اور سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُس نے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے ایک مرد قبیلہ فزارہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری عورت نے سیاہ لڑکا جنا ہے پس اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا تیرے پاس اونٹ ہین کہا اُسنے ہان فرمایا آپنے اُنکا کیا رنگ ہی کہا اُسنے سُرخ فرمایا آپ نے کیا اُنمین کوئی سیاہ رنگ بھی ہی کہا اُسنے ہان اُنمین سیاہ رنگ بھی ہین فرمایا آپ نے وہ ان مین کہان سے آ گئے

[1] عیر اور ثور دو پہاڑون کا نام ہی عیر تو مدینہ مین مشہور پہاڑ ہی اور ثور مکہ مین جسمین وہ غار ہی کہ جس مین آنحضرت ہجرت کے روز چھپے تھے اور بعض روایتون مین آیا ہی کہ عیر سے احد تک حرم ہے تو اس صورت مین ثور کے لفظ کی راوی سے غلطی ہو گی اگرچہ اکثر روایات مین یہی لفظ ہے اور بعضون نے کہا عیر مکہ مین پہاڑ ہی تو اس صورت مین یہ معنی ہونگے کہ جسقدر مکہ مین عیر سے ثور تک حرم ہی اسی قدر مدینہ مین ہی۔ اس مسئلہ مین اختلاف ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا یہ ہی کہ معنی حرمت کے محض تعظیم اور تکریم کے ہین کوئی اور احکام مثل شکار کی حرمت اور درخت کے کاٹنے کی ممانعت اور لزوم جزاء کا اس سے ثابت نہین اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ گنہگار ہوگا اسپر کوئی جزاء واجب نہین ہوتی اور بعض علماء کا یہ مذہب ہی کہ اسمین جزاء ہی مثل مکہ کے ۱۲

قال لعل عرقا نزعها قال فھذا لعل عرقا نزعه ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی القافة **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن
ابن شھاب عن عروة عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم دخل علیھا مسرورا تبرق اساریر وجھه فقال لم تری ان مجززا
نظر آنفا الی زید بن حارثة واسامة بن زید فقال ھذه الاقدام بعضھا من بعض ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی سفیان بن
عیینة ھذا الحدیث عن الزھری عن عروة عن عائشة وزاد فیه المدلجی ان مجززا مر علی زید بن حارثة واسامة بن زید وقد
غطیا رؤسھما وبدت اقدامھما فقال ان ھذه الاقدام بعضھا من بعض ھکذا ثنا سعید بن عبد الرحمن وغیر واحد عن سفیان بن عیینة
عن الزھری وقد احتج بعض اھل العلم بھذا الحدیث فی اقامة امر القافة **باب** ماجاء فی حث النبی صلی اللہ علیه وسلم علی الھدیة
حدثنا ازھر بن مروان البصری ثنا محمد بن سواء نا ابو معشر عن سعید عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال تھادوا
فان الھدیة تذھب وحر الصدر ولا تحقرن جارة لجارتھا ولو شق فرسن شاة ھذا حدیث غریب من ھذا الوجه وابو معشر اسمه
نجیح مولی بنی ھاشم وقد تکلم فیه بعض اھل العلم من قبل حفظه **باب** ماجاء فی کراھیة الرجوع فی الھبة **حدثنا** احمد بن منیع
نا اسحٰق بن یوسف الازرق نا حسین المکتب عن عمرو بن شعیب عن طاؤس عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال
مثل الذی یعطی العطیة ثم یرجع فیھا کالکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فرجع فی قیئه وفی الباب عن ابن عباس وعبد اللہ بن
عمر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عن حسین المعلم عن عمرو بن شعیب قال ثنا طاؤس

کہا اُسنے شائد کسی رگ[۱] نے اسکو کھینچا ہوگا فرمایا آپ نے پس شائد اسکو بھی کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** قیافہ دان کے بیان مین
حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس یعنی
حضرت عائشہ رضؓ کے پاس آئے اس حالت مین کہ آپکا چہرۂ مبارک خوشی سے چمکتا تھا پس آپنے فرمایا کیا تو نہین دیکھتی کہ اب مجزز[۲] نام قیافہ دان)
نے زید بن حارثہ اور اُسامہ بن زید کی طرف نظر کی اور کہا یہ پاؤن بعض کے بعض سے ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہی سفیان بن عیینہ
نے اس حدیث کو زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے اور اُسنے اسمین یہ زیادتی کی ہی کہ مجزز زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر گذرا اس حالت
مین کہ اُنھون نے اپنا سر ڈھانپا تھا اور پاؤن اُنکے ننگے تھے پس کہا اُسنے یہ پاؤن بعض کے بعض سے ہین یعنی آپسمین باپ بیٹے ہین۔ ایسا ہی حدیث
کی ہی ہمسے سعید بن عبد الرحمن وغیرہ نے سفیان بن عیینہ سے اُسنے زہری سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی کہ قیافہ دان کا حکم
درست ہی **باب** ہدیہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا برانگیختہ کرنا حدیث کی ہمسے ازہر بن مروان البصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سواء نے کہا حدیث
کی ہمسے ابو معشر نے سعید سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آپسمین ہدیہ بھیجا کرو کیونکہ ہدیہ سینے کے غصے کو دور
کرتا ہی۔ اور کوئی عورت دوسری عورت ہمسائے والی کو ہدیہ بھیجنے مین حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کے کھر کا ٹکڑا ہو۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے اور
ابو معشر کا نام نجیح ہی جو غلام بنی ہاشم کا ہی اور بعض اہل علم نے اسکے حق مین حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہی۔ **باب** اس بیان مین کہ ہبہ مین رجوع کرنا مکروہ ہے
حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسحٰق بن یوسف ازرق نے کہا حدیث کی ہمسے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے اُسنے طاؤس سے اُسنے
ابن عمر رضؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اُس شخص کی جو کوئی چیز ہبہ کرتا ہی پھر اُسمین رجوع کرتا ہی مثل مثال اُس کتے کے ہے
جسنے کھایا تا کہ جب سیر ہوا تو اُسنے قے کر دی پھر اُسنے عود کیا اور اپنی قے مین رجوع کیا یعنی اُسکو کھانے لگا۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس اور
عبد اللہ بن عمر رضؓ سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن عدی نے حسین معلم سے اُسنے عمرو بن شعیب سے کہا اُسنے حدیث کی مجھے طاؤس نے

---

[۱] اُسنے جواب دیا بعض اونٹ جو سیاہ رنگ پیدا ہوئے ہین شائد انکا باعث یہ ہوگا کہ اُنکے اصول مین سے کوئی سیاہ رنگ اونٹ ہوگا اسکی سیاہی نے اسپر اثر کیا ہوگا وہ سیاہی
پشت بہ پشت چلی آتی ہوگی آنحضرت نے فرمایا کہ اس تیرے لڑکے کی مثال بھی یہی ہی کہ شائد اسکے اصول مین بھی کوئی سیاہ رنگ ہوگا جسکی سیاہی سے یہ سیاہ رنگ ہوا فائدہ اس کا
یہ ہے کہ ادنی سے علامات دیکھ کر اولاد کی نفی نہین کرنی چاہیے ۱۲ [۲] یہ شخص قیافہ دان عرب مین مشہور تھا اتفاقاً مدینہ مین اسکا گذر ہوا اور یہ دونون یعنی زید اور اُسامہ
ایک چادر مین سر ڈھانپ کر سوئے ہوئے تھے اور پاؤن انکے ننگے تھے دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ قدم بعض کے بعض سے ہین یعنی آپسمین یہ باپ بیٹے ہین اور آنحضرت خوش اسلئے
ہوئے کہ اسامہ کا رنگ سیاہ تھا اور زید کا سفید اس سبب سے عرب کے لوگ اُسکے نسب مین طعن کرتے تھے جب اس قائف نے جو کہ اُنکے نزدیک مسلم الثبوت تھا یہ خبر دی تو
آپ اس سبب سے خوش ہوئے کہ اب لوگون پر بھی ایسی حجت جو اُنکے نزدیک مسلم تھی قائم ہو گئی ۱۲

عن ابن عمر وابن عباس یرفعان الحدیث قال لا یحل لرجل ان یعطی عطیة ثم یرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ولده ومثل الذی یعطی العطیة ثم یرجع فیها کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئه هٰذا حدیث حسن صحیح قال الشافعی لا یحل لمن وهب هبة ان یرجع فیها الا الوالد فله ان یرجع فیما اعطی ولده واحتج بهٰذا الحدیث تم الولاء والهبة بسم الله الرحمٰن الرحیم **ابواب** القدر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء من التشدید فی الخوض فی القدر **حدثنا** عبد الله بن معاویة الجمحی نا صالح المری عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجهه حتی کانما فقئ فی وجنتیه الرمان فقال ابهٰذا امرتم ام بهٰذا ارسلت الیکم انما هلك من کان قبلکم حین تنازعوا فی هٰذا الامر عزمت علیکم الا تنازعوا فیه وفی الباب عن عمر وعائشة وانس هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه من حدیث صالح المری وصالح المری له غرائب یتفرد بها **باب حدثنا** یحیی بن حبیب بن عربی نا المعتمر بن سلیمان نا ابی عن سلیمٰن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال احتج اٰدم وموسٰی فقال موسٰی یا اٰدم انت الذی خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه اغویت الناس واخرجتهم من الجنة قال فقال اٰدم انت موسی الذی اصطفاك الله بکلامه اتلومنی علی عمل عملته کتبه الله علیّ قبل ان یخلق السمٰوات والارض قال فحج اٰدم موسٰی وفی الباب عن عمر وجندب هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه من حدیث سلیمٰن التیمی عن الاعمش وقد رواه بعض اصحاب الاعمش عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وقال بعضهم عن الاعمش

ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے وہ دونون حدیث کو مرفوع کرتے ہین کہ فرمایا آپ نے کسی مرد کو حلال نہین کہ ہبہ کرکے پھر اسمین رجوع کرے سوا کے والد کے جو اپنے ولد کو کوئی چیز ہبہ کرے۔ اور مثال اُس شخص کی جو ہبہ کرکے پھر اسمین رجوع کرتا ہی مثل مثال اُس کتے کے ہے کہ جسنے کھایا تاکہ جب سیر ہوا تو اُسنے قے کی پھر اُسنے اپنی قے مین عود کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ کہا امام شافعی نے سوائے والد کے اور کسی شخص کو حلال نہین کہ ہبہ کرکے اُسمین رجوع کرے والد کو جائز ہی کہ جو چیز اُسنے اپنے ولد کو دی ہی اُسمین رجوع کرے اور اُنھون نے اس حدیث سے حجّت پکڑی ہی۔ تمام ہوے مسائل ولا اور ہبہ کے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **ابواب** تقدیر کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** تقدیر مین خوض کرنے کی ممانعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے صالح مری نے ہشام بن حسان سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا اُسنے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اس حالت مین کہ ہم تقدیر مین تنازع کر رہے تھے پس آپ غضبناک ہوے یہانتک کہ آپکا چہرۂ مبارک سُرخ ہوگیا گویا کہ آپ کے رخسارون مبارک پر انار نچوڑا گیا ہی۔ پھر فرمایا آپ نے کیا تم اسکے ساتھ حکم دیے گئے ہو یا مین اُسکے ساتھ تمھاری طرف بھیجا گیا ہون۔ بیشک ہلاک ہوئے ہین وہ لوگ جو تم سے پہلے ہوئے ہین جبکہ اُنھون نے اس امر مین تنازع کیا۔ مین تم کو قسم دیتا ہون کہ اسمین جھگڑا نہ کیا کرو۔ اور اس باب مین روایت ہی عمرؓ اور عائشہؓ اور انسؓ سے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو سوائے طریق صالح مری کے۔ اور صالح مری کی غرائب حدیثین ہین وہ اُنکے ساتھ متفرد ہوا ہی۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے یحیی بن حبیب بن عربی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے سلیمان اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ حضرت آدم اور موسی نے اپنے رب کے پاس گفتگو کی[1] پس کہا حضرت موسٰی نے اے آدم تو ہی وہ ہی کہ جسکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح تجھ مین پھونکی پھر تو نے لوگون کو گمراہ کیا اور اُنکو جنت سے نکالا۔ فرمایا آپ نے پھر کہا آدم نے تو ہی وہ موسٰی ہے کہ تجھکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا کیا تو بھی میرے اس عمل پر ملامت کرتا ہے کہ جسکو اللہ تعالے نے مجھپر آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ہی لکھدیا تھا فرمایا آپ نے تو غالب ہوئے حضرت آدمؑ موسٰیؑ پر۔ اور اس باب مین روایت ہی عمر اور جندب سے۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہی یعنی طریق سلیمان تیمی سے جو راوی ہی اعمش سے۔ اور اُسکو بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے روایت کیا ہے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور کہا بعض نے یہ روایت ہے اعمش سے

[1] یہ گفتگو حضرت موسی کے انتقال کی بعد عالم ارواح مین ہوئی اور جبتک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کیطرف حوالہ کرکے آپ کو بے قصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین۔ شیطان نے اپنا گناہ اس عالم مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بے قصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا۔ اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے۔ آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور بے ادبی شیطانی کام ہی۔ شعر بندگی نبود بجز عجز و ادب + بے ادب محروم شد از لطف رب

عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی ھٰذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی الشقاء والسعادۃ **حدثنا** بندار نا عبدالرحمٰن بن مھدی نا شعبۃ عن عاصم بن عبیداللہ قال سمعت سالم بن عبداللہ یحدث عن ابیہ قال قال عمر یا رسول اللہ ارأیت ما نعمل فیہ امر مبتدع او مبتدأ او فیما قد فرغ منہ قال فیما قد فرغ منہ یا ابن الخطاب وکل میسر اما من کان من اھل السعادۃ فانہ یعمل للسعادۃ واما من کان من اھل الشقاء فانہ یعمل للشقاء وفی الباب عن علی وحذیفۃ بن اسید وانس وعمران بن حصین ھٰذا حدیث حسن صحیح **اخبرنا** الحسن بن علی الحلوانی نا عبداللہ بن نمیر ووکیع عن الاعمش عن سعد بن عبیدۃ عن ابی عبدالرحمٰن السلمی عن علی قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ینکت فی الارض اذ رفع رأسہ الی السماء ثم قال ما منکم من احد الا قد علم قال وکیع الا قد کتب مقعدہ من النار ومقعدہ من الجنۃ قالوا افلا نتکل یا رسول اللہ قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق لہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان الاعمال بالخواتیم **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن زید بن وھب عن عبداللہ بن مسعود قال ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ فی اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع یکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او سعید فوالذی لا الٰہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع ثم یسبق علیہ الکتاب فیختم لہ بعمل اھل النار فیدخلھا

اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** شقاوت اور سعادت کے بیان مین حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عاصم بن عبیداللہ سے کہا اُسنے سُنا مین نے سالم بن عبداللہ سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے کہ کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ ہمکو خبر دیجئے ان اعمال کی بابت جو ہم کر رہے ہین کیا وہ امر نیا پیدا ہوتا ہے یا نیا شروع ہوتا ہے (شک راوی یعنی واحد) یا اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ فرمایا آپ نے اس سے فراغت ہو چکی ہے اے خطاب کے بیٹے۔ اور ہر ایک امر آسان کیا گیا ہے جسکے واسطے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے۔ بہرحال جو کوئی اہل سعادت سے ہوگا تو وہ سعادت کے عمل کریگا اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوگا تو وہ شقاوت کے عمل کریگا اور اس باب مین روایت ہے حضرت علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے خبر دی ہمکو حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نمیر اور وکیع نے اعمش سے اُسنے سعد بن عبیدہ سے اُسنے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے اُسنے علی سے کہا اُسنے اُسوقت مین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ زمین پر سر ڈالے ہوئے تھے ناگاہ آپ نے آسمان کی طرف سر مبارک اُٹھایا پھر فرمایا کوئی شخص تم سے ایسا نہین ہے کہ معلوم نہین ہو چکا یعنی اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے کہ فلان جنتی ہے فلان دوزخی۔ وکیع نے یہ الفاظ کہے ہین کہ اسکی جگہ دوزخ اور جنت کی نہ لکھی گئی ہو۔ کہا لوگون نے یا رسول اللہ کیا ہم پھر توکل نہ کرلین یعنی عمل چھوڑ کر اپنی اصلی پیدائش پر توکل نہ کربیٹھین فرمایا آپ نے کہ نہین عمل کرو ہر ایک آسان کیا گیا ہے اُسکے واسطے جسکے واسطے وہ پیدا ہوا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ اعتبار اعمال کا ساتھ خاتمہ کے ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے زید بن وہب سے اُسنے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہے اور آنحضرت خود صادق ہین اور اللہ کی جانب سے سچے کئے گئے ہین یہ کہ تم مین سے ہر ایک کی پیدائش اُسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن تک جمع رکھی جاتی ہے پھر اُسکا غلیظ سا خون ہو جاتا ہے مثل اسی کے یعنی چالیس روز مین۔ بعد اس کے گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے مثل اسکے یعنی چالیس روز مین پھر اللہ تعالےٰ اسکی طرف فرشتہ بھیجتا ہے سو وہ اس مین روح پھونکتا ہے اور اسکو چار چیزون کا حکم ہوتا ہے اسکا رزق اور اجل اور عمل اور شقاوت یا سعادت لکھ لیتا ہے پس قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے سوائے کوئی معبود نہین بیشک کوئی شخص تم مین عمل اہل جنت کے کرتا رہتا ہے حتی کہ درمیان اسکے اور جنت کے سوائے ایک گز کے فاصلہ نہین رہتا کہ پھر اسپر کتاب (یعنی تقدیر جو لکھی ہوتی ہے) سبقت کرتی ہے اور اسکا اہل نار کے عملون پر خاتمہ کرتی ہے پس وہ اسمین داخل ہوتا ہے

ف حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ لوگ بالفعل دنیا مین کام کرتے ہین کیا پروردگار ان سبکو پہلے سے پیدا کرکے لکھ چکا ہے یا بعد آدمی کے کام کرنے کے لکھے جاتے ہین فرمایا آپ نے کہ یہ اعمال پہلے سے لکھے گئے ہین سو جس کسی کی جس قسم کی خلقت ہوتی ہے وہ اسی کو اختیار کرتا ہے اور وہی اعمال اسکے آگے آسان ہوتے ہین۔

وان احدکم لیعمل بعمل اهل النار حتی مایکون بینه وبینها الا ذراع ثم یسبق علیه الکتاب فیختم له بعمل اهل الجنة فیدخلها هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا الاعمش نا زید بن وهب عن عبد الله بن مسعود قال ثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر مثله وفی الباب عن ابی هریرة وانس سمعت احمد بن الحسن قال سمعت احمد بن حنبل یقول ما رایت بعینی مثل یحیی بن سعید القطان هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه شعبة والثوری عن الاعمش نحوه **حدثنا** محمد بن العلاء نا وکیع عن الاعمش عن زید نحوه **باب** ماجاء کل مولود یولد علی الفطرة **حدثنا** محمد بن یحیی القطعی نا عبد العزیز بن ربیعة البنانی نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل مولود یولد علی الملة فابواه یهودانه وینصرانه ویشرکانه قیل یا رسول الله فمن هلك قبل ذلك قال الله اعلم بما کانوا عاملین به **حدثنا** ابو کریب والحسین بن حریث قالا نا وکیع عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه قال یولد علی الفطرة هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه شعبة وغیره عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فقال یولد علی الفطرة **باب** ماجاء لا یرد القدر الا الدعاء **حدثنا** محمد بن حمید الرازی وسعید بن یعقوب قالا نا یحیی بن الضریس عن ابی مودود عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان النهدی عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر وفی الباب عن ابی اسید هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث یحیی بن الضریس وابو مودود اثنان احدهما یقال له فضة والاخر عبد العزیز بن ابی سلیمان احدهما بصری

اور بعض شخص تم میں سے اہل نار کے عمل کرتا رہتا ہے حتے کہ درمیان اُسکے اور نار کے سوائے ایک گز کے فاصلہ نہیں رہتا کہ پھر اسپر کتاب سبقت کرتی ہے اور اُس کا اہل جنت کے عملوں پر خاتمہ کرتی ہے پس وہ اسمین داخل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے اعمش نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن وہب نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا حدیث کی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اُنسنے اسی طرح ذکر کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور انس سے۔ سُنا میں نے احمد بن حسن سے کہا اُسنے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتا میں نے اپنی آنکھوں سے کوئی شخص مثل یحیی بن سعید قطان کے نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اُسکو شعبہ و ثوری نے اعمش سے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے زید سے مثل اسکے۔ **باب** اس بیان میں کہ ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ربیعہ بنانی نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مولود دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے سو والدین اسکو یہودی بناتے ہیں اور نصاریٰ کرتے ہیں اور مشرک کرتے ہیں کسی نے کہا یا رسول اللہ سو جو لوگ آپ سے پہلے ہلاک ہو چکے ہیں (اُنکا کیا حال ہے) فرمایا آپنے اللہ بہتر جانتا ہے کہ جسکے ساتھ وہ عمل کرنیوالے ہوتے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور حسین بن حریث نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنی اور کہا کہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ وغیرہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے[۲] **باب** تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز رد نہیں کرتی **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی اور سعید بن یعقوب نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحیی بن ضریس نے ابی مودود سے اُسنے سلیمان تیمی سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے اُسنے سلمان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا قضا کو رد کرتی ہے اور نیکی عمر میں زیادتی کرتی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی اُسید سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحیی بن ضریس سے۔ اور ابو مودود دو ہیں ایک کو فضہ کہا جاتا ہے اور دوسرے کو عبد العزیز بن ابی سلیمان ایک انمین سے بصری ہے

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک آدمی کو چاہیے کہ اپنے اعمال حسنہ پر مغرور نہ ہو جائے اور خود پسندی اور تکبر اور برے اخلاق سے اجتناب کرے اور ہر وقت خوف اور اُمید میں رہے اور اگر اس سے بُرے اعمال بھی صادر ہوں تو بھی خدا کی رحمت عامہ سے نا اُمید نہ ہو جائے۔ اور اسی طرح سے غیر شخص کے اعمال حسنہ دیکھ کر اسکے جنتی ہونیکا یقین نہ کرلے اگرچہ اس سے کرامات عجیبہ غریبہ نظر آویں اور نہ کسی کے بُرے اعمال دیکھ کر اُسکے دوزخی ہونیکا جزم کرے اگرچہ اس سے تمام قسم کی بُرائیاں صادر ہوں کیونکہ اعتبار خاتمہ کا ہے اور وہ سوا عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا ۱۲ کذا قالہ علی القاری [۲] یعنی حالت پیدائش میں اسکا اس قسم کا مادہ ہوتا ہے کہ اگر وہ اسی حالت پر چھوڑا جاوے اور کوئی آفت اُسکو نہ پہونچے تو وہ اسی حالت پر چلا جاوے یا یہ معنی کہ ہر ایک شخص اللہ کی معرفت پر پیدا ہوتا ہے اور اسکی ربوبیت کا اقرار کرتا ہے اگرچہ کسی زبان میں نام لے خواہ ہندی ہو یا انگریزی یا عربی ۱۲

والاخر مديني وكانا في عصر واحد وابو مودود الذي روى هذا الحديث اسمه فضة بصري **باب** ما جاء ان القلوب بين اصبعي الرحمن **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي سفيان عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك فقلت يا نبي الله أمنا بك وبما جئت به فهل تخاف علينا قال نعم ان القلوب بين اصبعين من اصابع الله يقلبها كيف شاء وفي الباب عن النواس بن سمعان وام سلمة وعائشة وابي ذر هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى غير واحد عن الاعمش عن ابي سفيان عن انس وروى بعضهم عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابي سفيان عن انس اصح **باب** ما جاء ان الله كتب كتابا لاهل الجنة واهل النار **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا الليث عن ابي قبيل عن شفي بن ماتع عن عبد الله بن عمرو قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يده كتابان فقال اتدرون ما هذان الكتابان فقلنا لا يا رسول الله الا ان تخبرنا فقال للذي في يده اليمنى هذا كتاب من رب العلمين فيه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل على آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا ثم قال للذي في شماله هذا كتاب من رب العلمين فيه اسماء اهل النار واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل على آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا فقال اصحابه ففيم العمل يا رسول الله ان كان امر قد فرغ منه فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنة يختم له بعمل اهل الجنة وان عمل اي عمل وان صاحب النار يختم له بعمل اهل النار وان عمل اي عمل ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيديه فنبذهما ثم قال فرغ ربكم من العباد فريق في الجنة وفريق في السعير **حدثنا** قتيبة نا بكر بن مضر عن ابي قبيل نحوه

اور دوسرا مدنی اور وہ دونوں ایک زمانہ مین تھے۔ اور ابو مودود کہ جسنے یہ حدیث روایت کی ہے نام اسکا فضہ بصری ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیون کے درمیان ہین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اسنے انسؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بہت کہا کرتے تھے یا مقلب القلوب الخ یعنے اے پھیرنے والے دلون کے میرے دل کو اپنے دین پر مستحکم رکھ سو مین نے کہا اے نبی اللہ کے ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور اُسکے ساتھ بھی جو آپ لائے ہین یعنے قرآن مجید سو کیا آپ ہمپر خوف کرتے ہین فرمایا آپ نے ہان بیشک دل اللہ تعالیٰ کی انگلیون کے درمیان ہین پھیرتا ہے انکو جس طرح وہ چاہتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے نواس بن سمعان اور ام سلمہ اور عائشہ اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی کئی ایک نے روایت کی ہے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اسنے انس سے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث ابی سفیان کی جو انسؓ سے ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ اللہ تعالیٰ نے جنتیون اور دوزخیون کے لئے ایک کتاب لکھی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی قبیل سے اُسنے شفی بن ماتع سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے ہمپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اس حالت مین کہ آپ کے ہاتھ مین دو کتابین تھین پس فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونون کتابین کونسی ہین ہمنے کہا کہ نہین یا رسول اللہ مگر کہ آپ ہمکو خبر دو پس آپ نے دائین ہاتھ والی کے حق مین فرمایا کہ یہ کتاب ہے رب العالمین سے اسمین جنتیون کے نام ہین اور انکے باپون اور قبیلون کے نام پھر انکے آخر پر اجمال کیا گیا ہے یعنے آخر مین جمع لگائی گئی ہے کہ یہ کل اسقدر ہین سو نہ کوئی انمین زیادہ ہوتا ہے اور نہ کوئی انمین سے کم ہوتا ہے ہمیشہ پھر بائین ہاتھ والی کتاب کے حق مین فرمایا کہ یہ کتاب ہے رب العالمین سے اسمین دوزخیون کے نام ہین اور انکے باپون اور انکے قبیلون کے پھر انکے آخر مین اجمال کیا گیا ہے سو نہ کوئی انمین زیادہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی انمین سے کم ہو سکتا ہے ہمیشہ پس آپ کے صحابہ نے کہا پھر عملون کا کیا فائدہ یا رسول اللہ اگر یہ ایسی ہی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے فراغت کر چکا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ سب کا حال پہلے ہی سے لکھ چکا ہے تو اعمال کا کیا فائدہ۔ آپ نے جواب دیا راہ راست پر چلو[5] اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ صاحب جنت کا جنتیون کے اعمال پر خاتمہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی عمل کرے اور دوزخی کا خاتمہ دوزخ والون کے کام پر ہوگا اگرچہ کیسا ہی عمل کرے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھون سے اشارت کیا اور انکو پھینکدیا۔ پھر فرمایا آپ نے رب تمہارا بندون سے فارغ ہو چکا ہے یعنے جو کچھ کسی کے واسطے کرنا تھا وہ اسکے لئے کر چکا ہے ایک فریق جنت مین ہے اور ایک فریق دوزخ مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے ابی قبیل سے مثل اسکے

[5] یعنے عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اسکی کچھ تاثیر نہ ہو ۱۲

وفی الباب عن ابن عمر هذا حديث حسن صحيح غريب وابو قبيل اسمه حيی بن هانئ **اخبرنا** علی بن حجر نا اسمٰعيل بن جعفر عن حميد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا اراد بعبد خيرا استعمله فقيل كيف يستعمله يا رسول الله قال يوفقه لعمل صالح قبل الموت هذا حديث صحيح **باب** ماجاء لا عدوى ولا هامة ولا صفر **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن عمارة بن القعقاع نا ابو زرعة بن عمرو بن جرير قال نا صاحب لنا عن ابن مسعود قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا يعدی شئ شيئا فقال اعرابی يا رسول الله البعير اجرب الحشفة بذنبه فيجرب الابل كلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن اجرب الاول لا عدوى ولا صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها ورزقها ومصائبها وفی الباب عن ابی هريرة وابن عباس وانس وسمعت محمد بن عمرو بن صفوان الثقفی البصری قال سمعت علی بن المدينی يقول لو حلفت بين الركن والمقام لحلفت انی لم ار احدا اعلم من عبد الرحمٰن بن مهدی **باب** ماجاء ان الايمان بالقدر خيره وشره **حدثنا** ابو الخطاب زياد بن يحيى البصری نا عبد الله بن ميمون عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ سے ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ۔ اور ابو قبیل کا نام حیی بن ہانی ہے **خبر دی** ہمکو علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے عمل کراتا ہے پس کسی نے کہا کس طرح عمل کراتا ہے یا رسول اللہ ۔ فرمایا آپ نے اسکو موت سے پہلے نیک اعمال کی توفیق دیتا ہے ۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔ **باب** اس بیان میں کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں[1] لگ جاتی اور نہ کوئی ہامہ ہے اور نہ صفر **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمارہ بن قعقاع سے کہا حدیث کی ہمسے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے ایک ہمارے صاحب نے ابن مسعودؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کوئی چیز کسی چیز کی طرف تجاوز نہیں کرتی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں[1] لگتی پس کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ اونٹ اپنے حشفہ سے اپنی پونچھ کو خارش ناک کرتا ہے پھر تمام اونٹوں کو خارش ناک کر دیتا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسنے پہلے کو خارش دار کیا ہے نہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور نہ صفر ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نفس پیدا کرکے اُسکی حیات اور اسکا رزق اور اسکی مصیبتیں لکھدی ہیں ۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم اور سنا میں نے محمد بن عمرو بن صفوان ثقفی بصری سے کہ کہا اُسنے سنا میں نے علی بن مدینی سے کہ کہتا اگر مجھے درمیان رکن اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے قسم دلائی جائے تو میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کوئی شخص زیادہ عالم عبد الرحمٰن بن مہدی سے نہیں دیکھا ۔ **باب** اس بیان میں کہ ایمان ساتھ تقدیر خیر اور شر کے لانا چاہیئے **حدیث** کی ہمسے ابو الخطاب یعنی زیاد بن یحییٰ البصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن میمون نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

[1] اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ مراد اس سے وہی ہے جو ظاہر میں سمجھ میں آتا ہے یعنی یہ جو مشہور ہے کہ ایک کی بیماری سے دوسرا آدمی بیمار ہو جاتا ہے جیسے کہ بخار وغیرہ مرضوں میں دستور چلا آتا ہے یہ بات باطل ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جائے جیسا کہ ظاہر قرائن حدیث کے اسپر دال ہیں ۔ اور بعض نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جو امراض کہ متعدی ہیں وہ لا محالہ اثر کر جاتے ہیں جیسے حدیث فر من المجذوم کما تفر من الاسد دلا یوردن ذو عاہۃ علی مصح یعنی بھاگ مجذوم سے جیسے کہ تو بھاگتا ہے شیر سے اور بیمار تندرست پر نہ لایا جائے اسپر دال ہیں انسے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے تو معلوم ہوا کہ آنحضرت کی یہ غرض ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ بیماری لا محالہ تاثیر کرتی ہے یا بالذات اُنمیں تاثیر ہے باطل ہے مترجم حق یہ ہے کہ بیشک ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی جیسا کہ اکثر علماء کا مذہب ہے اور مجذوم سے بھاگنے کے واسطے جو فرمایا ہے وہ اُن لوگوں کے واسطے ہے کہ جنکی طبیعت مستقل نہیں ہوتی اور جو لوگ کہ مستقل مزاج ہوتے ہیں وہ اگر ایسے لوگوں سے برتاؤ رکھیں تو اُنکو کچھ نقصان نہیں جیسے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذوم کے ساتھ کھایا ہے اور عام لوگوں کو اسواسطے منع فرمایا کہ وہ اگر بالفرض کوئی ایسی حرکت کسی میں دیکھ لیتے ہیں تو فی الفور گمان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بیماری فلاں شخص سے پیدا ہوئی پھر وہ اس سے نفرت کرتا ہے اور واہی تواہی خیال دل میں لاتا ہے جیسے کہ بعض جہال ضعیفہ علامات دیکھکر یقینی امور سے اعراض کرتے ہیں چنانچہ حدیث اعرابی کی اسپر دال ہے کہ اپنے لڑکے کا سیاہ رنگ دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ میرا لڑکا نہیں فافہم اور ہامہ کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ عرب کا گمان تھا کہ یہ ایک جانور ہے جو رات کو اڑتا ہے وہ لوگ اس سے بدفالی پکڑتے تھے دوسرے یہ معنی ہیں کہ انکا اعتقاد تھا کہ میت کی ہڈیاں یا روح ایک جانور بنکر اڑتا پھرتا ہے ۔ اور صفر کے معنی کہ امام مالک نے فرمائے یہ ہیں کہ جاہلیت کے لوگ ماہ صفر کو ایک سال میں حلال بنا لیتے تھے اور ایک سال میں حرام یعنی اگر اس ماہ میں ضرورت لڑائی کی ہوئی تو اسکو حلال بنا لیا اور اسکے بدلے دوسرے سال میں اسکو حرام بنا دیا یعنے جنگ نہ کی اور کہا گیا ہے کہ انکا اعتقاد تھا کہ پیٹ میں ایک جانور ہے کہ بھوک کے وقت جوش مارتا ہے اور بعض وقت بھوکے ایکو قتل بھی کر دیتا ہے ۔ آپنے ان سب امور کی نفی فرمائی ہے کہ ایسے خیالات واہی ہیں انکی کچھ اصل نہیں "

لا یؤمن عبد حتی یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحتی یعلم ان ما اصابہ لم یکن لیخطیہ وان ما اخطاہ لم یکن لیصیبہ وفی الباب عن عبادۃ وجابر وعبد اللہ بن عمرو وھذا حدیث غریب من حدیث جابر لا نعرفہ الا من حدیث عبد اللہ بن میمون و عبد اللہ بن میمون منکر الحدیث **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبۃ عن منصور عن ربعی بن حراش عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق و یؤمن بالموت ویؤمن بالبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر **حدثنا** محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل عن شعبۃ نحوہ الا انہ قال ربعی عن رجل عن علی حدیث ابی داؤد عن شعبۃ عندی اصح من حدیث النضر وھکذا روی غیر واحد عن منصور عن ربعی عن علی **حدثنا** الجارود قال سمعت وکیعا یقول بلغنی ان ربعی بن حراش لم یکذب فی الاسلام کذبۃ **باب** ما جاء ان النفس تموت حیث ما کتب لھا **حدثنا** بندار نا مؤمل نا سفیان عن ابی اسحق عن مطر بن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیھا حاجۃ وفی الباب عن ابی عزۃ ھذا حدیث حسن غریب ولا نعرف لمطر بن عکامس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ھذا الحدیث **حدثنا** محمود بن غیلان نا مؤمل وابو داؤد الحفری عن سفیان نحوہ **حدثنا** احمد بن منیع وعلی بن حجر المعنی واحد قالا نا اسمعیل بن ابراھیم عن ایوب عن ابی الملیح عن ابی عزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیھا حاجۃ او قال بھا حاجۃ ھذا حدیث صحیح وابو عزۃ لہ صحبۃ اسمہ یسار بن عبد وابو الملیح بن اسامۃ اسمہ عامر بن اسامۃ بن عمیر الھذلی **باب** ما جاء لا ترد الرقی والدواء من قدر اللہ شیئا **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا سفیان عن الزھری عن ابن ابی خزامۃ عن ابیہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا تاکہ ایمان لائے ساتھ تقدیر خیر اور شر کے اور تاکہ جان لے کہ جو مصیبت اسکو پہونچی ہے وہ کبھی خطا نہیں کرتی اور جو اس سے خطا کرتا ہے وہ اسکو پہونچتا نہیں ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبادہ اور جابر اور عبد اللہ بن عمرو رضؓ سے۔ یہ حدیث طریق جابر سے حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن میمون سے۔ اور عبد اللہ بن میمون منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے منصور سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے علی سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ مومن نہین ہوتا جبتک کہ چار چیزون پر ایمان نہ لائے گواہی دے اسکی کہ سوائے اللہ کے کوئی چیز لائق عبادت کے نہین اور یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون بھیجا مجھے اللہ نے ساتھ حق کے بھیجا ہے۔ اور ایمان لائے ساتھ موت کے اور ایمان لائے ساتھ اُٹھنے کے بعد موت کے۔ اور ایمان لائے ساتھ تقدیر کے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے مثل اسکے مگر یہ کہ کہا اُسنے ربعی روایت کرتا ہے بواسطہ ایک مرد کے علی سے۔ حدیث ابو داؤد کی جو شعبہ سے ہے وہ میرے نزدیک نضر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے منصور سے اُسنے ربعی سے اُسنے علی سے۔ **حدیث** کی ہمسے جارود نے کہا سنا مین نے وکیع سے کہ کہتا مجھے خبر پہونچی ہے کہ ربعی بن حراش کبھی اسلام مین جھوٹ نہین بولا۔ **باب** اس بیان مین کہ ہر ذی روح اُسی جگہ مرتا ہے جہان اسکے واسطے لکھا گیا ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے مومل نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے مطر بن عکامس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے واسطے کسی زمین کی موت لکھتا ہے تو اسکو اس جگہ کا کوئی کام ڈالدیتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی عزہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ہم مطر بن عکامس کی کوئی روایت سوائے اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین پہچانتے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل اور ابو داؤد حفری نے سفیان سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے معنے دونون کے واحد ہین کہا دونون نے حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُس نے ابی الملیح سے اُسنے ابی عزہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کیواسطے کسی جگہ کی موت لکھتا ہے تو اسکو اسطرف کا کوئی کام ڈالتا ہے یا کہا اُسنے اسجگہ مین کوئی کام ڈالتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عزہ کی آنحضرت سے صحبت ہے نام اسکا یسار بن عبد ہے اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ رقیہ اور دوا تقدیر الٰہی سے کچھ ہٹا نہین سکتی **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابن ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ ایک مرد نبی صلعم کے پاس آیا

فقال ارایت رقی نسترقیہا ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ہل ترد من قدر اللہ شیئاً قال ہی من قدر اللہ هٰذا حدیث لانعرفہ الا من حدیث الزہری وقد روی غیر واحد هٰذا عن سفیان عن الزہری عن ابی خزامۃ عن ابیہ وهٰذا اصح هٰکذا قال غیر واحد عن الزہری عن ابی خزامۃ عن ابیہ **باب** ماجاء فی القدریۃ **حدثنا** واصل بن عبدالاعلی نا محمد بن فضیل عن القاسم بن حبیب و علی بن نزار عن نزار عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ وفی الباب عن عمر وابن عمر ورافع بن خدیج هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن رافع نا محمد بن بشر نا سلام بن ابی عمرۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد بن رافع ونا محمد بن بشر نا علی بن نزار عن نزار عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب حدثنا** ابوہریرۃ محمد بن فراس البصری نا ابوقتیبۃ سلم بن قتیبۃ نا ابوالعوام عن قتادۃ عن مطرف بن عبداللہ بن الشخیر عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل ابن آدم والی جنبہ تسعۃ وتسعون منیۃ ان اخطأتہ المنایا وقع فی الہرم حتی یموت هٰذا حدیث حسن غریب لانعرفہ الا من هٰذا الوجہ وابوالعوام ہو عمران القطان **باب** ماجاء فی الرضاء بالقضاء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابوعامر عن محمد بن ابی حمید عن اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ ومن شقاوۃ ابن آدم سخطہ بما قضی اللہ لہ هٰذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث محمد بن ابی حمید

اور کہنے لگا خبر دیجیے رقیہ کی جو ہم انکو استعمال میں لاتے ہیں اور اس دوائی کی کہ جسکے ساتھ ہم دوا کرتے ہیں اور ڈھال کی کہ جس سے ہم بچاؤ کرتے ہیں کیا یہ تقدیر آلٰہی سے کسی چیز کو ہٹا سکتی ہیں[۵۱] - فرمایا آپ نے یہ بھی تقدیر آلٰہی سے ہیں - اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق زہری سے - اور کئی ایک نے اسکو روایت کیا ہے سفیان سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے - اور یہ صحیح تر ہے - ایسا ہی کہا ہے کئی ایک نے کہ یہ روایت ہے زہری سے اُسنے روایت کی ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے **باب** فرقہ قدریہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبدالاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے قاسم بن حبیب اور علی بن نزار سے اُسنے نزار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ میری امت سے ہیں کہ انکے واسطے کچھ حصہ اسلام میں نہیں ہے ایک مرجیۂ[۵۲] دوسرے قدریہ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور ابن عمر اور رافع بن خدیج سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بشر نے کہا حدیث کی ہمسے سلام بن ابی عمرہ نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے - کہا محمد بن رافع نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن نزار نے نزار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے - **باب حدیث** کی ہمسے ابوہریرہ یعنی محمد بن فراس البصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابوقتیبہ یعنے سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالعوام نے قتادہ سے اُسنے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ابن آدم کی تصویر بنائی گئی اس حالت میں کہ اسکے گرد سے ننانوین مصیبتیں ہیں[۵۳] اگر وہ سبھی مصیبتوں سے بچ جاتا ہے تو بڑھاپے میں گر پڑتا ہے تا کہ مر جاتا ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے - اور ابوالعوام وہ عمران بن قطان ہے **باب** اس بیان میں کہ قضا کے ساتھ خوش رہنا چاہیے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے محمد بن ابی حمید سے اُسنے اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاصؓ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سعدؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعادت ابن آدم سے ہے یہ کہ راضی ہو اس چیز کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اسکے واسطے مقدر کی ہے - اور شقاوت ابن آدم سے ہے ترک کرنا اُسکا اللہ کی پسندیدگی کو اور شقاوت ابن آدم سے ہے یہ کہ غصہ کرے وہ اس چیز کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے مقدر کی ہے - یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن ابی حمید سے

---

[۵۱] یعنی تقدیر شامل ہے اسباب اور مسببات اور شرائط اور مشروط سبھا کو اور اسکے احاطہ سے کوئی چیز خارج نہیں ہوتی یہ سوال بھی اس سوال کیطرح ہے جو صحابہ نے بعد سماع خبر قضا و قدر کے کیا تھا کہ پھر ہم عمل کیوں کریں آپ نے جواب دیا کہ کرتے جاؤ ہر ایک انسان کیواسطے وہی اعمال آسان ہوتے ہیں جسکے واسطے وہ مخلوق ہوتا ہے ۱۲ منہ [۵۲] گروہ مرجیۂ اسبات کا قائل ہے کہ تمام افعال اللہ کے تقدیر پر ہیں بندہ کو نہیں کچھ اختیار نہیں ایمان کے ساتھ گناہ کچھ ضرر نہیں دیتے جیسا کہ کفر کے ساتھ طاعت کچھ نفع نہیں دیتی - اور قدریہ وہ فرقہ ہے جو قائل ہے کہ افعال بندونکے انکے اختیار سے پیدا ہوتے ہیں اللہ کی قدرت اور ارادہ سے پیدا نہیں ہوتے چونکہ یہ فرقہ قدر میں بحث کرتا ہے اسلئے اسطرف منسوب ہوا ۱۲ منہ [۵۳] مراد اس سے کثرت ہے یا خاص عدد ہی ہو - غرض یہ کہ انسان کی خلقت میں تکلیفات رکھی گئی ہیں اس کا بچاؤ اسنے ممکن نہیں اگر ایک سے بچے دوسرے میں گرفتار ہو جائیگا اگر بالفرض سب سے بچ گیا تو آخر میں اسکے واسطے لامحالہ ایسی مصیبت رکھی گئی ہے کہ اس سے کسی صورت میں بھی اسکا بچاؤ نہیں ہو سکتا وہ بڑھاپا ہے ۱۲

ویقال له ایضاً حماد بن ابی حمید وهو ابو ابراهیم المدینی ولیس هو بالقوی عند اهل الحدیث **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم نا حیوة بن شریح اخبرنی ابو صخر ثنی نافع ان ابن عمر جاءه رجل فقال ان فلاناً یقرأ علیك السلام فقال انه بلغنی انه قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرئه منی السلام فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یکون فی هٰذه الامة او فی امتی الشك منه خسف او مسخ او قذف فی اهل القدر هٰذا حدیث حسن صحیح غریب وابو صخر اسمه حمید بن زیاد **حدثنا** یحییٰ بن موسیٰ نا ابو داؤد الطیالسی نا عبد الواحد بن سلیم قال قدمت مکة فلقیت عطاء بن ابی رباح فقلت له یا ابا محمد ان اهل البصرة یقولون فی القدر قال یا بنی تقرأ القراٰن قلت نعم قال فاقرأ الزخرف قال فقرأت حٰمٓ والکتاب المبین انا جعلناه قراٰناً عربیاً لعلکم تعقلون وانه فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم قال تدری ما ام الکتاب قلت الله ورسوله اعلم قال فانه کتاب کتبه الله قبل ان یخلق السماء وقبل ان یخلق الارض فیه ان فرعون من اهل النار وفیه تبت یدا ابی لهب وتب قال عطاء فلقیت الولید بن عبادة بن الصامت صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم فسألته ما کانت وصیة ابیك عند الموت قال دعانی فقال یا بنی اتق الله واعلم انك لن تتقی الله حتی تؤمن بالله وتؤمن بالقدر کله خیره وشره فان مت علی غیر هٰذا دخلت النار انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول ما خلق الله القلم فقال اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر ما کان وما هو کائن الی الابد هٰذا حدیث غریب **حدثنا** ابراهیم بن عبد الله بن المنذر الصنعانی نا عبد الله بن یزید المقری نا حیوة بن شریح ثنا ابو هانئ الخولانی انه سمع ابا عبد الرحمٰن الحبلی یقول سمعت عبد الله بن عمرو یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قدر الله المقادیر قبل ان یخلق السمٰوات والارضین بخمسین الف سنة هٰذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمد بن العلاء ومحمد بن بشار قالا نا وکیع عن سفیان الثوری عن زیاد بن اسمٰعیل

اور اُسکو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے - اور یہ ابراہیم مدینی کا باپ ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہین **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا خبر دی مجھے ابو صخر نے کہا حدیث کی مجھے نافع نے کہ ابن عمرؓ کے پاس ایک مرد آیا اور کہنے لگا کہ فلان شخص آپ کو سلام کرتا ہے - سو اسکو ابن عمر نے کہا مجھے خبر پہونچی ہے کہ اُسنے دین مین نئی باتین نکالی ہین یعنی بدعتین سو اگر اُسنے نئی باتین نکالی ہین تو میرا سلام اسکو نہ کہنا - کیونکہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے اس امت مین یا میری امت مین (شک راوی) خسف اور مسخ یا قذف اہل قدر مین ہے - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے - اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الواحد بن سلیم نے کہا اُسنے مین مکہ مین آیا اور عطا بن ابی رباح سے ملاقات کی سو مین نے اُس سے کہا اے ابا محمد (کنیت عطا کی ہے) بصرے کے لوگ تقدیر مین کچھ باتین کرتے ہین کہا اُسنے اے بیٹے کیا تو قران پڑھ سکتا ہے مین نے کہا ہان کہا اُسنے سورۂ زخرف پڑھ کہا اُسنے سو مین نے حم والکتاب المبین سے شروع کر کے لعلی حکیم تک پڑھا یعنے قسم ہے کتاب بیان کرنیوالے کی تحقیق کیا ہمنے اسکو قرآن عربی تا کہ تم سمجھو اور تحقیق وہ بیچ لوح محفوظ کے نزدیک ہمارے بلند قدر حکمت بھری ہے - کہا عطا نے کیا تو جانتا ہے کہ ام الکتاب کیا چیز ہے مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہے کہا اُسنے وہ ایسی کتاب ہے کہ اُسکو اللہ تعالیٰ نے آسمان کے پیدا کرنے اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے لکھدیا ہے اسمین یہ بھی ہے کہ فرعون اہل نار سے ہے اور اس مین یہ بھی ہے تبت یدا ابی لہب وتب - کہا عطا نے پھر مین ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین ملا اور اُن سے پوچھا کہ تمھارے باپ کی وصیت موت کے وقت کیا تھی کہا اُسنے اے میرے بیٹے اللہ سے ڈر اور جان کہ اللہ سے ڈرنا یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور تقدیر تمام کو اچھی اور بُری کو مان لے سو اگر تو غیر اس حالت پر مریگا تو آگ مین داخل ہوگا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ پہلے سب سے اللہ تعالےٰ نے قلم کو پیدا کیا پس اس سے کہا لکھ کہا اُس نے مین کیا لکھون فرمایا اللہ نے قدر کو لکھ جو ہو چکی اور جو ابد الآباد تک ہونیوالی ہے - یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن عبد اللہ بن منذر صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہانی خولانی نے یہ کہ سنا اُسنے ابا عبد الرحمٰن حبلی سے کہ کہتا سنا مین نے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اللہ تعالےٰ نے تقدیر کو آسمان اور زمینون کے پیدا کرنے سے پہلے پچاس ہزار برس پیدا کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء اور محمد بن بشار نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان ثوری سے اُسنے زیاد بن اسمٰعیل سے

عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومی عن ابی ہریرۃ قال جاء مشرکو قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخاصمون فی القدر فنزلت ھذہ الایۃ یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر انا کل شئ خلقناہ بقدر ھذا حدیث حسن صحیح بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء لا یحل دم امرأ مسلم الا باحدی ثلث **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی نا حماد بن زید عن یحیی بن سعید عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف ان عثمان بن عفان اشرف یوم الدار فقال انشدکم باللہ تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرأ مسلم الا باحدی ثلث زنی بعد احصان او ارتداد بعد اسلام او قتل نفس بغیر حق فقتل بہ فواللہ ما زنیت فی جاھلیۃ ولا فی اسلام ولا ارتددت منذ بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا قتلت النفس التی حرم اللہ فبم تقتلونی وفی الباب عن ابن مسعود وعائشۃ وابن عباس ھذا حدیث حسن وروی حماد بن سلمۃ عن یحیی بن سعید ھذا الحدیث ورفعہ وروی یحیی بن سعید القطان وغیر واحد عن یحیی بن سعید ھذا الحدیث فوقفوہ ولم یرفعوہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی تحریم الدماء والاموال **حدثنا** ھناد ثنا ابو الاحوص عن شبیب بن غرقدۃ عن سلیمان بن عمرو بن الاحوص عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی حجۃ الوداع للناس ای یوم ھذا قالوا یوم الحج الاکبر قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا الا لا یجنی جان الا علی نفسہ الا لا یجنی جان علی ولدہ ولا مولود علی والدہ الا ان الشیطان قد ایس ان یعبد فی بلادکم ھذہ ابدا ولکن ستکون لہ طاعۃ فیما تحتقرون من اعمالکم فسیرضی بہ وفی الباب عن ابی بکرۃ وابن عباس وجابر وخزیم بن عمرو السعدی

اُسنے محمد بن عباد بن جعفر مخزومی سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے قریش کے مشرک لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقدیر مین جھگڑتے ہوئے آئے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ یوم یسحبون فی النار الخ یعنے اسدن کہ گھسیٹے جاوینگے بیچ آگ کے اوپر منھوں اپنے کے چکھو لگنا آگ دوزخ کا تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اسکو ساتھ اندازے کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** فتنوں کے بیان مین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** اس بیان مین کہ کسی مرد مسلمان کا خون کرنا حلال نہین مگر تین صورت سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے یہ کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے اُسدن کہ گھر مین محبوس تھے لوگونپر جھانکا اور فرمایا مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مرد مسلمان کا خون حلال نہین مگر تین صورت سے وہ جو بعد نکاح کے زنا کرے یا بعد مسلمان ہونے کے مرتد ہو جائے یا ناحق کسی جان کے قتل کرنیکی وجہ سے قتل کیا جاوے۔ پس قسم ہے اللہ کی مین نے زنا نہین کیا نہ جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا ہون اُسوقت سے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے اور نہ مین نے اُس جان کو قتل کیا ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے سو تم مجھے پھر کیون قتل کرتے ہو۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعودؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کو اور اسکو مرفوع کیا ہے اور روایت کیا ہے یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کو اور اسکو موقوف کیا ہے مرفوع نہین کیا۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ حضرت عثمانؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** بیان مین حرمت خونون اور مالون کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے شبیب بن غرقدہ سے اُسنے سلیمان بن عمرو بن احوص سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ حجۃ الوداع مین لوگون سے فرماتے یہ کون سا دن ہے کہا لوگون نے یہ حج اکبر[۱] کا دن ہے فرمایا آپنے سو تمھارے خون اور تمھارے مال اور تمھاری عزتین آپسمین حرام ہین مثل حرمت تمھاری اُسدن کے تمھارے اس شہر مین خبردار کوئی گناہ کرنے والا گناہ نہین کرتا مگر اپنی جان[۲] پر اور نہین گناہ کرتا گناہ کرنیوالا اپنی اولاد پر اور نہ اولاد اپنے باپ پر خبردار بیشک شیطان نا اُمید ہوا ہے اس سے کہ تمھارے اس شہر مین اسکی کبھی پرستش کیجائے لیکن اُسکی اطاعت اُن کامو نمین ہوگی کہ جنکو تم حقیر جانتے ہو سو وہ اس سے ہی راضی ہوگا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بکرہ اور ابن عباس اور جابر اور خزیم بن عمرو سعدی سے

---

[۱] حج اکبر یوم نحر کو کہتے ہین یعنی جس روز قربانی ہوتی ہے اور چونکہ عمرہ کو اصغر بولتے ہین اسلئے حج کو اکبر سے تعبیر کرتے ہین [۲] قولہ اپنی جان پر یعنے ایک کے گناہ کا۔ بال دوسرے پر نہین پڑتا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ولا تزر وازرۃ وزر اخری قولہ شیطان نا اُمید ہوا ہے یعنی شیطان نا اُمید ہوا ہے اس سے کہ کسی مؤمن کو بتون کی عبادت مین پھنسائے یا یہ معنی ہون کہ نمازی لوگ میری امت کے نماز اور پرستش شیطان کی دونون کام نہ کرینگے جیساکہ ہنود اور نصاری کرتے ہین یا یہ معنی کہ شیطان دین اسلام کے بگاڑنے سے نا اُمید ہوا ہے اس طرح کہ اسکی جگہ شرک پھیلاوے جیسے کہ پہلے تھا

هٰذا حديث حسن صحيح وروى زائدة عن شبيب بن غرقدة نحوه ولا نعرفه الا من حديث شبيب بن غرقدة **باب** ماجاء لا يحل لمسلم ان يروع مسلما **حدثنا** بندار نا يحيى بن سعيد نا ابن ابی ذئب نا عبد الله بن السائب بن يزيد عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ياخذ احدكم عصا اخيه لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخيه فليردها اليه وفی الباب عن ابن عمر وسليمٰن بن صرد وجعدة وابی هريرة هٰذا حديث حسن غريب ولا نعرفه الا من حديث ابن ابی ذئب والسائب بن يزيد له صحبة قد سمع من النبی صلى الله عليه وسلم وهو غلام قبض النبی صلى الله عليه وسلم والسائب ابن سبع سنين وابو يزيد بن السائب هو من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم وقد روى عن النبی صلى الله عليه وسلم احاديث **باب** ماجاء فی اشارة الرجل على اخيه بالسلاح **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمی نا محبوب بن الحسن نا خالد الحذاء عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال من اشار على اخيه بحديدة لعنته الملائكة وفی الباب عن ابی بكرة وعائشة وجابر هٰذا حديث حسن صحيح غريب من هٰذا الوجه يستغرب من حديث خالد الحذاء وروى ايوب عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة نحوه ولم يرفعه وزاد فيه وان كان اخاه لابيه وامه **حدثنا** بذلك قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب بهٰذا **باب** النهی عن تعاطی السيف مسلولا **حدثنا** عبد الله بن معاوية الجمحی البصری نا حماد بن سلمة عن ابی الزبير عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتعاطى السيف مسلولا وفی الباب عن ابی بكرة هٰذا حديث حسن غريب من حديث حماد بن سلمة وروى ابن لهيعة هٰذا الحديث عن ابی الزبير عن جابر عن بَنَّة الجهنی عن النبی صلى الله عليه وسلم وحديث حماد بن سلمة عندی اصح **باب** من صلى الصبح فهو فی ذمة الله عزوجل **حدثنا** بندار نا معدی بن سليمان نا ابن عجلان

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے زائدہ نے بواسطہ شبیب بن غرقدہ کے مثل اسکے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شبیب بن غرقدہ سے **باب** اس بیان مین کہ کسی مسلمان کو حلال نہین کہ دوسرے مسلمان کو تکلیف پہونچائے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن سائب بن یزید نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ کوئی شخص تم مین سے اپنے بھائی کی لاٹھی بطور کھیل کے نہ پکڑے کہ اُسپر[ل] مضبوط ہو جائے سو جو کوئی کسی کی لاٹھی پکڑے تو چاہیے کہ اسکو دیدے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن ابی ذئب سے اور سائب بن یزید کی آنحضرتؐ سے صحبت ہے اُسنے آنحضرت سے بچپن کی حالت مین سنا ہے آنحضرت فوت ہوئے اس حالت مین کہ سائب سات برس کا تھا۔ اور ابو یزید بن سائب رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہے اُسنے آنحضرت سے کئی حدیثین روایت کی ہین۔ **باب** بیانمین اشارہ کرنے ایک مرد کے دوسرے بھائی پر ساتھ ہتھیار کے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن صباح ہاشمی نے کہا حدیث کی ہمسے محبوب بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذار نے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے بھائی پر ساتھ ہتھیار کے اشارہ کرے اُسپر فرشتے لعنت کرتے ہین۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی بکرہ اور عائشہ اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے غرابت اسکی بوجہ خالد حذار کے ہے۔ اور روایت کیا ہی ایوب نے بواسطہ محمد بن سیرین کے ابی ہریرہ سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہین کیا اور اُسنے اسمین یہ زیادتی کی ہے اگرچہ بھائی اسکا حقیقی ہو[ت] **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے ساتھ اسکے **باب** اس بیان مین کہ تلوار کا ننگا ہاتھ مین پکڑنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی اس سے کہ تلوار ننگی کر کے ہاتھ مین پکڑی جاوے۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی بکرہ سے۔ یہ حدیث بوجہ حماد بن سلمہ کے حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہی ابن لہیعہ نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے اسنے جابر سے اُسنے بنّہ جہنی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث حماد بن سلمہ کی نزدیک میرے بہت صحیح ہی **باب** جسنے صبح کی نماز پڑھی تو اللہ کی پناہ مین ہی **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے معدی بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عجلان نے

ل آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کسی آدمی کو لائق نہین کہ دوسرے بھائی کی لاٹھی (مراد اس سے ادنی چیز ہے) ہنسی کے طور پر اس سے چھین لے پھر اسکو دے ہی نہین اس سے دوسرے آدمی کو تکلیف پہونچتی ہے اگر کسی نے یہ کام کیا ہو تو چاہیئے کہ اسکو دیدے۔ مطابقت اسکی باب سے ظاہر ہے ۱۲ ت یعنے بھائی حقیقی پر بھی ہتھیار کھڑا کرنے سے لعنت واقع ہوتی ہے وجہ اس کی صحیحین مین مروی ہے کہ وہ نہین جانتا کہ شاید شیطان اسکے ہاتھ سے چھڑا دے اور اسکو لگجاوے کہ اسکے سبب سے یہ آگ کے لائق ہو ۱۲

عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صلی الصبح فهو فی ذمة الله فلا یتبعنکم الله بشیء من ذمته وفی الباب
عن جندب وابن عمر هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه **باب** فی لزوم الجماعة **حدثنا** احمد بن منیع نا النضر بن اسمعیل
ابو المغیرة عن محمد بن سوقة عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال خطبنا عمر بالجابیة فقال یا ایها الناس انی قمت فیکم کمقام رسول
الله صلی الله علیه وسلم فینا فقال اوصیکم باصحابی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یفشو الکذب حتی یحلف الرجل ولا یستحلف
ویشهد الشاهد ولا یستشهد الا لا یخلون رجل بامرأة الا کان ثالثهما الشیطان علیکم بالجماعة وایاکم والفرقة فان الشیطان مع
الواحد وهو من الاثنین ابعد من اراد بحبوحة الجنة فلیلزم الجماعة من سرته حسنته وساءته سیئته فذلکم المؤمن هذا حدیث
حسن صحیح غریب من هذا الوجه وقد رواه ابن المبارک عن محمد بن سوقة وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن عمر عن النبی
صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابوبکر بن نافع البصری ثنا المعتمر بن سلیمان ثنا سلیمن المدینی عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله لا یجمع امتی او قال امة محمد علی ضلالة وید الله علی الجماعة ومن شذ شذ الی النار هذا حدیث
غریب من هذا الوجه وسلیمن المدینی هو عندی سلیمن بن سفیان وفی الباب عن ابن عباس **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا
عبد الرزاق نا ابراهیم بن میمون عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ید الله مع
الجماعة هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث ابن عباس الا من هذا الوجه **باب** ما جاء فی نزول العذاب اذا لم یغیر المنکر
حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی بکر الصدیق انه قال یا ایها الناس

اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی پناہ مین ہے سو تمکو اللہ تعالے ساتھ
کسی چیز کے اسکے ذمے مین پیچھے نہ لگائے۔ یعنے اسکو ایذا نہ دو۔ اور اس باب مین روایت ہے جندب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ یہ حدیث
اس وجہ سے حسن غریب ہے **باب** جماعت کے لازم پکڑنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن اسمعیل یعنی ابو المغیرہ
نے محمد بن سوقہ سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے حضرت عمرؓ نے جابیہ مین (موضع ہے شام مین) ہمکو خطبہ سنایا اور کہا اے
لوگو مین تم مین کھڑا ہون جیسا کہ آنحضرت ہم مین کھڑے تھے سو آپ نے فرمایا مین تمکو اپنے صحابہ کے حق مین وصیت کرتا ہون پھر اُن لوگون کے حق مین
جو اُنکو ملینگے پھر اُن لوگون کے حق مین جو اُنکو ملینگے پھر جھوٹ پھیل جائیگا حتی کہ خود بخود مرد قسم[1] کھائیگا اور اس سے قسم کی خواہش نہ کیجائیگی اور شاہد
گواہی دیگا اور اس سے گواہی کی خواہش نہ کیجائیگی۔ خبردار کوئی مرد ساتھ کسی عورت کے اکیلا نہین ہوتا مگر تیسرا اُن دونو کا شیطان ہوتا ہے تم
جماعت کو لازم پکڑو یعنے بہت لوگون کے پیچھے چلو اور اکیلا ہونے سے بچو۔ کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیون سے بہت دور رہتا ہے
جو کوئی وسط جنت کا ارادہ کرتا ہے تو چاہیے کہ جماعت کو لازم پکڑے۔ جس شخص کو اپنی نیکی اچھی معلوم ہوا اور برائی بری معلوم ہو تو وہ مؤمن ہے۔ یہ حدیث
اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور روایت کیا اسکو ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ حضرت عمرؓ کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان مدینی نے عبد اللہ بن دینار
سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو (شک راوی) گمراہی پر جمع نہین کرتا اور
ہاتھ اللہ کا جماعت پر ہے۔ اور جو کوئی اکیلا ہوا وہ آگ مین داخل ہوا۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے۔ اور سلیمان مدینی وہ میرے نزدیک سلیمان بن سفیان
ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم
بن میمون نے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اللہ تعالی کا ساتھ
جماعت کے ہے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق ابن عباس سے مگر اسی وجہ سے **باب** اس بیان مین کہ عذاب الہی نازل
ہوتا ہے جب بری باتون سے منع نہ کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی
ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے اُسنے ابی بکر صدیق سے یہ کہ فرمایا آپنے اے لوگو

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ ان لوگونکو قسم اور شہادت پر بہت حرص ہوگی اس سبب سے کہ انکو دین کی پرواہ نہ ہوگی یا مراد اس سے کثرت شہادت زور ہے یعنی وہ لوگ جھوٹی شہادت اور جھوٹی قسم بہت کھایا کرینگے اور حدیث مین جو آیا ہے
بہتر شاہد وہ ہے کہ شاہد بنانے سے پہلے شہادت دے یہ اس شخص کیلئے ہے کہ جسکا کوئی شاہد اسکو معلوم نہ ہوا اور وہ حق پر ہو اور اس کو اس مقدمہ کی حقیقت معلوم ہو تو اسکو جائز ہے کہ کہدے کہ مین تیرا شاہد ہون اسکو کچھ گناہ نہین

انکم تقرؤن ھذہ الایۃ یاایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اھتدیتم وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا رأوا الظالم فلم یاخذوا علی یدیہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقاب منہ **حدثنا** محمد بن بشار نا یزید بن ھارون عن اسمعیل بن ابی خالد نحوہ وفی الباب عن عائشۃ وام سلمۃ والنعمان بن بشیر وعبداللہ بن عمر وحذیفۃ ھکذا روی غیر واحد عن اسمعیل نحو حدیث یزید ورفعہ بعضھم عن اسمعیل ووقفہ بعضھم **باب** ما جاء فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر **حدثنا** قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عبداللہ الانصاری عن حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذابا منہ فتدعونہ فلا یستجیب لکم **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن عمرو بن ابی عمرو بھذا الاسناد نحوہ ھذا حدیث حسن **حدثنا** قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن الانصاری الاشھلی عن حذیفۃ بن الیمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لاتقوم الساعۃ حتی تقتلوا امامکم وتجتلدوا باسیافکم ویرث دنیاکم شرارکم ھذا حدیث حسن **حدثنا** نصر بن علی نا سفیان عن محمد بن سوقۃ عن نافع بن جبیر عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الجیش الذی یخسف بھم فقالت ام سلمۃ لعل فیھم المکرہ قال انھم یبعثون علی نیاتھم ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث عن نافع بن جبیر عن عائشۃ ایضا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی تغییر المنکر بالید او باللسان وبالقلب **حدثنا** بندار نا عبدالرحمٰن بن مھدی نا سفیان عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب

تم یہ آیت پڑھتے ہو یاایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اھتدیتم یعنی اے ایمان والو لازم پکڑو تم اپنی جانوں کو نہ ضرر دے گا تم کو وہ شخص کہ گمراہ ہوا جب تم ہدایت یاب ہو گئے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ فرماتے بیشک جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھوں کو نہ پکڑیں یعنی اس کو ظلم سے منع نہ کریں تو اُمید ہے اللہ تعالیٰ ڈھانپ لے گا ان کو ساتھ عذاب کے اس سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے مثل اس کے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبداللہ بن عمر اور حذیفہ سے رضی اللہ عنہم۔ ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے اسمٰعیل سے مثل حدیث یزید کے۔ اور رفع کیا ہے بعض نے اسمٰعیل سے اور موقوف کیا ہے بعض نے۔ **باب** اس بیان میں کہ نیکی کا امر کرنا چاہیئے اور بُری باتوں سے منع کرنا چاہیئے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اُس نے عبداللہ انصاری سے اُس نے حذیفہ بن یمان رض سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم نیکی کا امر کرو اور بُرے کاموں سے باز رہو[1] یا اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیجے گا سو تم اس کو پکارو گے تو پھر تم کو جواب نہیں دے گا۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے ساتھ اس اسناد کے مثل اس کے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اس کے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اُس نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری اشہلی سے اُسنے حذیفہ بن یمان رض سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہ قائم ہوگی قیامت[2] یہانتک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو اور اپنی تلواروں سے لڑو اور تمھارے ملک اور مال کے تمھارے شریر وارث ہو جائیں۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے محمد بن سوقہ سے اُس نے نافع بن جبیر سے اُس نے ام سلمہ رض سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اُس لشکر کا ذکر کیا کہ جو زمین میں خسف کیا جاویگا پس کہا ام سلمہ نے شاید اسمیں وہ بھی ہونگے جو مکرہ ہیں یعنی جو جبر سے خسف ہو گئے حقیقت میں وہ اسکے لائق نہ تھے فرمایا آپنے وہ اپنی نیتوں پر اُٹھائے جاوینگے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے، اور نیز یہ حدیث نافع بن جبیر سے بواسطہ عائشہ رض کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ بُرے کام کو ہاتھ یا زبان یا دل سے منع کرنا چاہیئے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے قیس بن مسلم سے اُسنے طارق بن شہاب سے

[1] یعنی دو امر و ں سے ایک ضرور واقع ہوگا یا تو عذاب الٰہی تم پر نازل ہوگا یا تم نیکی کا کام کرو اور بُرائی سے منع کرو ۱۲ [2] یعنی قیامت نہیں آئیگی جبتک تم سے یہ کام نہ ہولیں ایک تم اپنے امام یعنی بادشاہ وقت کو قتل نہ کر لو دوسرا آپسمیں لڑائی نہ کر لو یعنی جب تم آپسمیں لڑ کر مارے جاؤگے تو شریر لوگ تمھارے ملک اور مال کے وارث ہو جاوینگے۔ وجہ لانے اس حدیث کی اس باب میں یہ کہ یہ فتنہ اس سبب سے واقع ہوگا کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دو گے کیونکہ یہ کام ان لوگوں کا ہے کہ امت کے برگزیدہ لوگ ہیں اور جو شریر دنیا کے وارث ہوں گے وہ اس صفت کے نہیں ہونگے۔

قال ول من قدم الخطبة قبل الصلوٰة مروان فقام رجل فقال لمروان خالفت السنة فقال یا فلان ترک ما ھنالک فقال ابوسعید اما ھذا فقد قضی ما علیہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکرا فلینکرہ بیدہ ومن لم یستطع فبلسانہ ومن لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان ھذا حدیث حسن صحیح **باب** **حدثنا** احمد بن منیع نا ابومعاویة عن الاعمش عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القائم علی حدود اللہ والمدھن فیھا کمثل قوم استھموا علی سفینة فی البحر فاصاب بعضھم اعلاھا واصاب بعضھم اسفلھا فکان الذین فی اسفلھا یصعدون فیستقون الماء فیصبون علی الذین فی اعلاھا فقال الذین فی اعلاھا لا ندعکم تصعدون فتؤذوننا فقال الذین فی سفلھا فانا ننقبھا فی اسفلھا فنستقی فان اخذوا علی ایدیھم فمنعوھم نجوا جمیعا وان ترکوھم غرقوا جمیعا ھذا حدیث حسن صحیح **باب** افضل الجھاد کلمة عدل عند سلطان جائر **حدثنا** القاسم بن دینار الکوفی نا عبدالرحمن بن مصعب ابویزید نا اسرائیل عن محمد بن جحادة عن عطیة عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اعظم الجھاد کلمة عدل عند سلطان جائر وفی الباب عن ابی امامة ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **باب** سوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا فی امتہ **حدثنا** محمد بن بشار نا وھب بن جریر قال ثنا ابی قال سمعت النعمان بن راشد عن الزھری عن عبداللہ بن الحارث عن عبداللہ بن خباب بن الارت عن ابیہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہا اُسنے سب سے پہلے مروان نے قبل نماز عید سے خطبہ پڑھا سو ایک مرد کھڑا ہوا اور مروان سے کہنے لگا آپنے تو سنت کے خلاف کیا ہے پس کہا اُس نے اے فلان اس وقت کی بات وہاں ہی ترک کی گئی ہے یعنی وہ حکم اب نہین رہا یہ کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نہ کرون گا پھر کہا ابوسعید نے بہرحال اس شخص نے کہ جو اُسپر حکم تھا ادا کر دیا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے جو کوئی کسی بُری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیئے کہ اسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اُسکی بُرائی لوگون کے روبرو بیان کرتے اور جو زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو اسکو دل سے بُرا جانے اور دل سے بُرا جاننا بہت بودا ایمان ہے یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل سے بُرا بھی نہ جانے تو اسمین کچھ ایمان بھی نہین یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے اُس نے شعبی سے اُس نے نعمان بن بشیر رضی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی مثال جو خدا کی حدونپر کھڑا ہے یعنی گناہ نہین کرتا اور اسکی جو انمین سستی کرتا ہے یعنی گناہ مین ڈوبا ہے اس قوم کے مثل ہے جنھون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اسکے اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلیکا مکان پایا سو جو لوگ کہ تلے رہے اوپر چڑھتے تھے اور پانی چاہتے تھے اور اوپر والونپر پانی گراتے تھے یعنی جب وہ اوپر سے پانی لیتے تھے تو انپر گرتا تھا تو پھر اوپر والون نے کہا ہم تمکو چھوڑتے نہین تم اوپر چڑھتے ہو اور ہمکو ایذا پہونچاتے ہو پھر نیچے والون نے کہا ہم جہاز کو نیچے سے پھاڑ لیتے ہین اور پانی پئین گے سو اگر وہ اوپر والے انکے ہاتھون کو پکڑ لین اور انکو سوراخ کرنے سے منع کرین تو سب نجات پا جائینگے اور اگر انکو چھوڑ دین گے یعنے انکو منع نہ کرین گے تو سب کے سب غرق ہونگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ظالم بادشاہ کے روبرو حق بات کہنی افضل جہاد ہے **حدیث** کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مصعب یعنے ابویزید نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے محمد بن جحادہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدری رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اعلی جہاد ظالم بادشاہ کے روبرو حق بات کہنی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی امامہ سے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے **باب** اس بیان مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیواسطے تین سوال کئے ہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپنے کہا سنا مین نے نعمان بن راشد سے اُسنے روایت کی زہری سے اُسنے عبداللہ بن حارث سے اُس نے عبداللہ بن خباب بن ارت رض سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھی

ف ۱ ہر ایک انسان پر یہی حکم ہے کہ دوسرے آدمی کو جو بُرا کام کر رہا ہو حتی المقدور اسکو اس سے منع کرے خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے سو اسنے تو اسکو اس کام سے جو کہ خلاف شرع تھا منع کر دیا ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا سب مسلمانونپر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع باتوں سے لوگونکو منع کرین بعض علماء نے کہا ہے کہ ہاتھ سے روکنا حاکمونکا کام ہے زبان سے عالمونکا دل سے عوام خلقت کا ۱۲

ف ۲ یعنے جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون یعنی آپس مین سے گناہون اور خلاف شرع کامونسے بچتے ہون اور بعضے بدکارین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت رکھنے کے گنہگار ونکو بدکامونسے منع نہ کرین تو آخرت کے عذاب مین دونون ایک ہین جیساکہ فرمایا ہے واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة یعنی ڈرو اس فتنے سے جو صرف تمہارے ظالمونکو ہی نہین پہونچے گا بلکہ بسبب تمہاری سستی کے سبکو پہونچیگا اور اگر دنیا مین عذاب آئیگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ کامونسے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگونکو روکنا واجب ہے اسواسطے کہ بُرے کام جب کثرت سے ہوے تو اسمین سبکی بربادی ہے ۱۲

فاطالها فقالوا یا رسول الله صلیت صلوة لم تکن تصلیها قال اجل انها صلوة رغبة ورهبة انی سألت الله فیها ثلاثا فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدة سألته ان لا یهلك امتی بسنة فاعطانیها وسألته ان لا یسلط علیهم عدوا من غیرهم فاعطانیها وسألته ان لا یذیق بعضهم بأس بعض فمنعنیها هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن سعد وابن عمر حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله زوی لی الارض فرأیت مشارقها ومغاربها وان امتی سیبلغ ملکها ما زوی لی منها واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سألت ربی لامتی ان لا یهلکها بسنة عامة وان لا یسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتهم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانه لا یرد وانی اعطیتك لامتك ان لا اهلکهم بسنة عامة ولا اسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتهم ولو اجتمع علیهم من باقطارها او قال من بین اقطارها حتی یکون بعضهم یهلك بعضا ویسبی بعضهم بعضا هذا حدیث حسن صحیح

باب ما جاء فی الرجل یکون فی الفتنة حدثنا عمران بن موسی القزاز البصری نا عبد الوارث بن سعید نا محمد بن جحادة عن رجل عن طاؤس عن ام مالك البهزیة قالت ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم فتنة فقربها قالت قلت یا رسول الله من خیر الناس فیها قال رجل فی ماشیته یودی حقها ویعبد ربه ورجل اخذ برأس فرسه یخیف العدو ویخوفونه وفی الباب عن ام مبشر وابی سعید الخدری وابن عباس هذا حدیث غریب من هذا الوجه ورواه لیث بن ابی سلیم عن طاؤس عن ام مالك البهزیة عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا عبد الله بن معویة الجمحی نا حماد بن سلمة عن لیث عن طاوس عن زیاد بن سیمین کوش عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تکون الفتنة تستنظف العرب قتلاها

اور لمبا کیا پس لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے یہ ایسی نماز پڑھی ہے کہ آگے آپ نے کبھی اسکو نہیں پڑھا فرمایا ہاں یہ نماز ترغیب و ترہیب کی ہے میں نے اسمیں تین چیزیں اللہ تعالیٰ سے مانگیں ہیں سو دو مجھے اللہ نے دی ہیں اور ایک سے منع کیا ہے میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرنا سو میری یہ دعا اللہ نے قبول کرلی ہے اور میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ اُنپر کوئی دشمن انکے غیر سے مسلط نہیں کرنا یعنے غیر قوم سے ظالم حاکم اُنپر مسلط نہ ہو یہ دعا بھی قبول ہوگئی ہے اور میں نے یہ سوال کیا کہ ایک کو دوسرے کی تکلیف اور خوف نہ پہونچے سو اللہ نے یہ میری دعا قبول نہیں کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن عمرؓ سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسمار سے اُسنے ثوبانؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمٹا لیا سو میں نے اسکے مشارق اور مغارب کو دیکھا اور میری امت کا ملک وہانتک پہونچے گا جہانتک کہ میرے لئے وہ زمین سمٹائی گئی ہے۔ اور مجھے دو خزانے ملے ہیں ایک سرخ اور دوسرا سفید اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے سوال کیا ہے کہ اسکو عام قحط سے ہلاک نہ کرنا اور اُنپر کوئی دشمن سوائے انکے نفسوں کے اور کسی کو مسلط نہ کرنا کہ انکی جماعت کی بیخ کنی کرے اور میرے رب نے فرمایا ہے اے محمد میں جب کوئی حکم کرتا ہوں تو وہ رد نہیں ہوتا۔ اور میں نے تجھے تیری امت کیواسطے یہ دیا ہے کہ میں انکو عام قحط میں ہلاک نہیں کرونگا اور نہ انپر کوئی دشمن سوائے انکی جانوں کے مسلط کرونگا کہ انکی جماعت کی بیخ کنی کرے اگرچہ اُنپر تمام اطراف زمین سے لوگ جمع ہوکر آئیں (یا کہا راوی نے درمیان اطراف سے) تاکہ بعض انکے بعض کو ہلاک کرینگے اور بعض انکے بعض کو قید کرینگے یعنی کوئی غیر تو انکو ہلاک نہ کریگا مگر آپسمیں لڑکر مرینگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس شخص کے بیان میں جو فتنے میں ہو حدیث کی ہمسے عمران بن موسیٰ قزاز بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جحادہ نے ایک مرد سے اُسنے طاؤس سے اُس نے ام مالک بہزیہ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اسکی قربت بیان فرمائی کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ بہتر لوگ کونسا اس فتنے میں کون شخص ہے فرمایا آپ نے وہ مرد کہ اپنے چرنے والے مال میں رہکر انکا حق ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور وہ مرد کہ جو اپنا گھوڑا پکڑکر دشمن کو خوف دلاتا ہو اور وہ اسکو خوف دلاتا ہو یعنی جہاد کرتا ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے ام بشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور روایت کیا اس کو لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے اُسنے ام مالک بہزیہ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے لیث سے اُسنے طاؤس سے اُسنے زیاد بن سیمین کوش سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ہوگا کہ تمام عرب کو گھیر لے گا مقتول اسکے

فی النار اللسان فیها اشد من السیف هذا حدیث غریب سمعت محمد بن اسمٰعیل یقول لا نعرف لزیاد بن سیمین کوش غیر هذا
الحدیث ورواه حماد بن سلمة عن لیث فرفعه ورواه حماد بن زید عن لیث فوقفه **باب ما جاء فی رفع الامانة حدثنا**
هناد ابو معاویة عن الاعمش عن زید بن وهب عن حذیفة قال ثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثین قد رأیت احدهما
وانا انتظر الاخر حدثنا ان الامانة نزلت فی جذر قلوب الرجال ثم نزل القراٰن فعلموا من القراٰن وعلموا من السنة ثم حدثنا عن
رفع الامانة قال ینام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فیظل اثرها مثل الوکت ثم ینام نومة فتقبض الامانة فیظل اثرها مثل
اثر المجل کجمر دحرجت علی رجلک فنفطت فتراه منتبرا ولیس فیه شیٔ ثم اخذ حصاة فدحرجها علی رجله قال فیصبح الناس
یتبایعون لا یکاد احد یؤدی الامانة حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا وحتی یقال للرجل ما اجلده واظرفه واعقله وما فی قلبه
مثقال حبة من خردل من ایمان قال ولقد اتی علی زمان وما ابالی ایکم بایعت فیه لئن کان مسلما لیردنه علی دینه ولئن کان
یهودیا او نصرانیا لیردنه علی ساعیه فاما الیوم فما کنت اُبایع منکم الا فلانا وفلانا هذا حدیث حسن صحیح **باب لترکبن سنن**
من کان قبلکم **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان عن الزهری عن سنان بن ابی سنان عن ابی واقد اللیثی ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم لما خرج الی حنین مر بشجرة للمشرکین یقال لها ذات انواط یعلقون علیها اسلحتهم قالوا یا رسول الله

آگ میں[۱] جائینگے زبان اس میں سخت ہے تلوار سے۔ یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا ہم زیاد بن سیمین کوش کی کوئی حدیث سوائے اسکے نہیں
پہچانتے۔ اور روایت کیا ہے اسکو حماد بن سلمہ نے لیث سے تو اسکو مرفوع کیا اور روایت کیا ہے اسکو حماد بن زید نے لیث سے تو اسکو موقوف رکھا **باب**
امانت کے اُٹھائے جانیکے بیانمین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے زید بن وہب سے اُسنے حذیفہ سے
کہا اُسنے ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین بیان کی ہین۔ مین ایک تو ان دونون مین سے دیکھ چکا ہون اور دوسری کی انتظاری
کرتا ہون ہمکو آنحضرت نے حدیث سنائی ہے کہ امانت[۲] آدمیون کے وسط دلونمین نازل ہوئی ہے پھر قرآن نازل ہوا تو اُنھون نے قرآن سے اسکو سیکھا
اور سنت سے اسکو سیکھا پھر آپ نے ہمسے رفع امانت کی بابت حدیث بیان کی اور فرمایا کہ آدمی ایکبار سوتا ہے تو امانت اسکے دل سے قبض کیجاتی ہے
پھر اسکا اثر مثل نقطہ کے باقی رہتا ہے پھر سوتا ہے تو پھر امانت قبض کیجاتی ہے سو اثر اسکا مثل آبلہ کے باقی رہتا ہے مثل پتھر کے کہ اسکو تو اپنے پاؤن پر
لڑھکائے اور وہ آبلہ ڈالدے پھر تو اسکو دیکھتا ہے کہ وہ کھڑا ہوا ہے اور اسمین کوئی چیز نہین ہوتی پھر آپ نے ایک پتھر پکڑا اور اسکو اپنے پانوپر لڑھکایا۔ کہا اُسنے
پھر صبح ہوتے لوگ خرید و فروخت کرتے ہین کوئی شخص امانت ادا کرنیکے قریب نہین پہونچتا تاکہ کہا جاتا ہے کہ فلان قبیلہ مین ایک مرد امین ہے اور اُس مرد کے
حق مین تعجب سے کہا جاتا ہے کہ کس چیز نے اس کو ہشیار اور ظریف اور عقیل بنا دیا ہے حالانکہ اسکے دل مین بھی رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہین ہوتا۔ کہا
اُسنے اور مجھپر ایک ایسا زمانہ گذرا ہے کہ مین اسمین خرید و فروخت کرنیمین کسی کے ساتھ کچھ پرواہ نہین کرتا تھا اگر وہ مسلمان ہوتا تو وہ دین کی غیرت سے
مجھے چیز پھیر دیتا۔ اور اگر وہ یہودی یا نصارے ہوتا تو اسکا حاکم مجھے چیز پھیر دیتا مگر آج کے دن سوائے فلان اور فلان کے اور کسی سے مین تم مین سے خرید و
فروخت نہین کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ضرور تم پیچھے چلوگے ان لوگون کے جو تمسے پہلے ہوئے ہین **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے
کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سنان بن ابی سنان سے اُسنے ابی واقد لیثی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حنین (نام موضع
قریب مکہ) کی طرف نکلے تو مشرکون کے ایک درخت کے پاس گذرے جسکو ذات انواط[۳] کہا جاتا ہے اسپر وہ اپنے ہتیار لٹکایا کرتے تھے کہا لوگون نے یا رسول اللہ

[۱] یعنی جو کوئی اس فتنے مین لڑائی کریگا وہ آگ مین جائیگا کیونکہ انکا قصد دین کے بلند کرنیکا نہین ہوگا اور نہ دفع ظلم کا بلکہ قصد انکا حاصل کرنا مال اور ملک کا ہوگا۔ اور زبان اسمین تلوار سے سخت ہوگی یعنی
چونکہ یہ دونون گروہ مسلمان ہین اسلئے انمین سے ہر ایک کا شکوہ کرنا حرام ہے شاید مراد اس سے حضرت علی اور معاویہ کا فتنہ ہوگا مگر اسصورت پر مراد (آگ مین جائینگے) سے فقط توبیخ اور تغلیظ ہی ہوگی کیونکہ
وہ دونون فریق مجتہد تھے اور مجتہد کو خواہ خطا ہی کرے تو بھی ثواب ملتا ہے ۱۲ [۲] مراد اس امانت سے وہ عہد ہے جو پروردگار نے اول روز مین تمام لوگونسے کیا تھا چنانچہ کلام اللہ اسکا ناطق ہے انا عرضنا الامانة
علی السموات والارض آلخ یعنے اول تو وہ عہد لوگون کے دلونمین ڈالا گیا بعد اسکے بواسطہ رسولون کے اسکی یاد دہی کرائی گئی حذیفہ کہتا ہے کہ اولاً تو ہمکو آنحضرت نے فرمایا کہ یہ عہد اسطرح سے دلون مین ڈالا
گیا بعد اسکے دوسری حدیث مین فرمایا کہ آہستہ آہستہ دور ہوگا جب کچھ حصہ اس سے دور ہوگا تو نورانیت اسکی اڑ جائیگی اور اُسکی جگہ سیاہی چھائیگی پھر جب بقیہ حصہ دور ہو جائیگا تو اسجگہ آبلہ سا ہو جائیگا یعنی
اُسپر پہلی سیاہی سے زیادہ سیاہی جم جائیگی پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اس نور کے زوال کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی شخص پانوپر پتھر لڑھکاتا ہے اسمین اپنا اثر کرتا ہے پھر وہ پتھر زائل ہوتا ہے تو اُسپر آبلہ کھڑا
ہو جاتا ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ امانت داری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہوگا کہ نامی اور مشہور لوگ کہ جسکی لوگ تعریفین کرینگے انکی بھی نیت بدل جاویگی جیسے کہ آجکل کا زمانہ ہے **بیت**
سنا کرتے تھے شہرہ ذوق جنکی پارسائی کا وہ سب یار خرابات اپنے اگلے ہمنشین نکلے ۱۲ [۳] ذات انواط نام درخت کا ہے نوط اسکو بولتے ہین جسپر کوئی چیز لٹکائی جائے چونکہ اُسپر مشرک لوگ ہتیار لٹکاتے تھے اسلئے اسکو ذات انواط کہتے ہین

اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الٰہا کما لہم آلہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنۃ من کان قبلکم ہذا حدیث حسن صحیح وابو واقد اللیثی اسمہ الحارث بن عوف وفی الباب عن ابی سعید وابی ہریرۃ **باب** ماجاء فی کلام السباع **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابی عن القاسم بن الفضل نا ابو نضرۃ العبدی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تقوم الساعۃ حتی تکلم السباع الانس وحتی یکلم الرجل عذبۃ سوطہ وشراک نعلہ وتخبرہ فخذہ بما احدث اہلہ بعدہ وفی الباب عن ابی ہریرۃ وہذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث القاسم بن الفضل والقاسم بن الفضل ثقۃ مامون عند اہل الحدیث وثقہ یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مہدی **باب** ماجاء فی انشقاق القمر **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبۃ عن الاعمش عن مجاہد عن ابن عمر قال انفلق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا وفی الباب عن ابن مسعود وانس وجبیر بن مطعم ہذا حدیث حسن صحیح **باب** فی الخسف **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مہدی نا سفیان عن فرات القزاز عن ابی الطفیل عن حذیفۃ بن اسید قال اشرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غرفۃ ونحن نتذاکر الساعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تروا عشر اٰیات طلوع الشمس من مغربہا ویاجوج وماجوج والدابۃ وثلاث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب ونار تخرج من قعر عدن تسوق الناس او تحشر الناس فتبیت معہم حیث باتوا وتقیل معہم حیث قالوا **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان نحوہ وزاد فیہ والدخان **حدثنا** ہناد

ہمارے واسطے بھی ذات انواط مقرر کیجئے جیسا کہ اُنکے لئے ذات انواط ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ یہ قول تمہارا حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کے مثل ہے کہ اُنھون نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا کہ ہمارے لئے بھی معبود مقرر کیجئے جیسا کہ اُنکے لئے معبود ہے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ضرور تم پیچھے چلوگے اُن لوگون کے جو تمسے پہلے ہوے ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو واقد اللیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی سعیدؓ اور ابی ہریرۃؓ سے **باب** درندون کے کلام کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے قاسم بن فضل سے کہا حدیث کی ہمسے ابو نضرہ عبدی نے ابی سعید خدریؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے قیامت تب قائم ہوگی کہ جب درندے آدمیون سے کلام کرینگے اور جب مرد سے پھنگی چابک کی اور اُس کے جوتے کا تسمہ کلام کریگا اور اسکو اُسکی ران اُس چیز کی خبر دیگی جو اسکی بیوی نے اسکے بعد کیا ہوگا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق قاسم بن فضل سے اور قاسم بن فضل محدثین کے نزدیک ثقہ امانت دار ہے۔ اسکی یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے توثیق کی ہے **باب** چاند کے پھٹنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُس نے اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چاند پھٹ گیا پس فرمایا آپ نے شاہد رہو تم۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعودؓ اور انسؓ اور جبیر بن مطعمؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خسف کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے فرات قزاز سے اُسنے ابی الطفیل سے اُسنے حذیفہ بن اسید سے کہا اُسنے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑکی سے جھانکا اس حالتین کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تب قائم ہوگی جب تم دس علامتین دیکھ لوگے طلوع آفتاب کا مغرب کی طرف سے یاجوج و ماجوج اور دابۃ الارض[۱] اور تین خسوف ایک خسف مشرق مین دوسرا خسف مغرب مین تیسرا خسف جزیرۂ عرب مین۔ اور آگ جو کہ عدن کے گڑھے سے نکلکر لوگونکو چلائیگی یا فرمایا آپنے لوگونپر حشر برپا کریگی سو وہ آگ رات گزاریگی جہان لوگ رات گذارینگے اور قیلولہ کریگی اُنکے ساتھ جہان وہ قیلولہ کرینگے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے مثل اسکے اور اُسنے اسمین دخانکی زیادتی کی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے

---

[۱] مجمع البحار مین لکھا ہے کہ طول اس جانور کا ساٹھ گز ہوگا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ پیدائش اسکی چند جانورونکی طرح ہوگی صفا پہاڑی کو جو کہ مکے کے پاس ہے اسکو پھاڑ کر جمعہ کے دن نکلیگا اسکے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی کوئی اس سے بھاگ نہین سکیگا اور نہ کوئی اسکو مار سکیگا مومن کو عصا لگائیگا تو اسکے منہ پر لفظ مومن کا لکھا جائیگا اور کافر کو انگوٹھی اسپر لفظ کافر کا لکھا جائیگا بیہقی نے لکھا ہے کہ اولاً ظہور دجال کا ہوگا بعد اُسکے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا بعد اسکے خروج یاجوج و ماجوج کا بعد اُسکے خروج دابۃ الارض کا بعد اُس کے طلوع آفتاب کا مغرب کیطرف سے خسف کے معنی زمین دھس جانیکے ہین ۱۲

نا ابوالاحوص عن فرات القزاز نحو حدیث وکیع عن سفیان حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد الطیالسی عن شعبة والمسعودی سمعا فراتا القزاز نحو حدیث عبد الرحمن عن سفیان عن فرات وزاد فیه الدجال والدخان حدثنا ابوموسی محمد بن المثنی نا ابوالنعمان الحکم بن عبداللہ العجلی عن شعبة عن فرات نحو حدیث ابی داؤد عن شعبة وزاد فیه والعاشرة اما ریح تطرحهم فی البحر واما نزول عیسی بن مریم وفی الباب عن علی وابی هریرة وام سلمة وصفیة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمود بن غیلان نا ابونعیم نا سفیان عن سلمة بن کهیل عن ابی ادریس المرهبی عن مسلم بن صفوان عن صفیة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا ینتهی الناس عن غزو هذا البیت حتی یغزو جیش حتی اذا کانوا بالبیداء او ببیداء من الارض خسف باولهم واٰخرهم ولم ینج اوسطهم قلت یارسول اللہ فمن کره منهم قال یبعثهم اللہ علی ما فی انفسهم هذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابوکریب نا صیفی بن ربعی عن عبداللہ بن عمر عن عبیداللہ عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یکون فی اٰخر هذه الامة خسف ومسخ وقذف قالت قلت یارسول اللہ انهلك وفینا الصالحون قال نعم اذا ظهر الخبث هذا حدیث غریب من حدیث عائشة لا نعرفه الا من هذا الوجه وعبداللہ بن عمر تکلم فیه یحیی بن سعید من قبل حفظه باب ما جاء فی طلوع الشمس من مغربها حدثنا هناد نا ابومعاویة عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه عن ابی ذر قال دخلت المسجد حین غابت الشمس

کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے فرات القزاز سے مثل حدیث وکیع کے جو سفیان سے ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے شعبہ اور مسعودی سے سنا ان دونوں نے فرات قزاز سے مثل حدیث عبدالرحمن کے جو بواسطہ سفیان کے فرات سے ہے اور اُسنے اسمین زیادتی دجال یا دخان[۱] کی کی ہی حدیث کی ہمسے ابوموسی یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالنعمان یعنی حکم بن عبداللہ عجلی نے شعبہ سے اُسنے فرات سے مثل حدیث ابی داؤد کے جو شعبہ سے ہے - اور اُس نے زیادہ کیا ہے دسوین علامت یا تو ہوا ہے جو کہ لوگونکو دریا مین ڈالیگی یا نزول عیسی بن مریم علیہما السلام کا ہے اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور صفیہ سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے ابی ادریس مرہبی سے اُسنے مسلم بن صفوان سے اُسنے صفیہ رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے لوگ اس گھر یعنے بیت اللہ کی جنگ سے باز نہین آئینگے حتی کہ ایک لشکر جنگ کریگا تا کہ جب وہ بیداء مین یا زمین کے ایک جنگل مین (شک راوی) پہونچینگے تو پہلے اور پچھلے سب زمین مین دھنس جائینگے اور درمیان کے بھی نجات نہین پائینگے مین نے کہا یا رسول اللہ سو جو کوئی ان مین سے اس جنگ کو برا جانتا ہوگا اس کا کیا حال ہوگا فرمایا آپ نے انکو اللہ تعالی اپنی نیتون پر اُٹھائیگا یعنی آخرت مین وہ اپنی نیت کے موافق اُٹھینگے اور اسپر جزا پائین گے گرہلاک سب کے سب ہو جائینگے - یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے صیفی بن ربعی نے عبداللہ بن عمر سے اُسنے عبیداللہ سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے آخر مین خسف[۲] اور مسخ اور قذف ہوگا کہا عائشہ نے مین نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہونگے اس حالت مین کہ ہم مین نیک لوگ ہونگے فرمایا آپ نے ہان جبکہ خباثت ظاہر ہوگی - یہ حدیث طریق حضرت عائشہ رض سے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے اور عبداللہ بن عمر کے حق مین یحیی بن سعید نے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے باب آفتاب کے مغرب کی طرف سے نکلنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے مین مسجد مین اُسوقت داخل ہوا جبکہ آفتاب غروب ہو چکا

[۱] کلام اللہ مین آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس الآیہ اکثر لوگون نے کہا ہے مراد اس سے وہ دھوان ہے جو عرب کے لوگون کو قحط کے مارے نظر آتا تھا جیسا کہ بخاری مین ہے کہ جب عرب کے لوگون نے اسلام لانے مین دیر کی تو آنحضرت نے ان کے حق مین بد دعا کی کہ اے اللہ ان پر قحط ڈال جیسے کہ تونے یوسف علیہ السلام کے وقت مین قحط ڈالا تھا پس آنحضرت کی بد دعا سے اُنپر سات برس کا قحط پڑا کہ جسمین اُنھون نے چمڑے اور مردار اور کتون کا گوشت کھایا بھوک کے مارے ان کو آسمان مین دھوان سا بسبب ضعف بصارت کے نظر آتا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ مراد اس دھوین سے وہ دھوان ہے جو قیامت کے قریب چالیس روز تک زمین پر رہیگا یہ حدیث تن کی بھی اسی پر دال ہے ۱۲ [۲] خسف کہتے ہین زمین مین دھنس جانیکو اور مسخ اشکال کے بدلنے کو اور قذف پتھرون کی مار کو یعنی آخر زمانہ مین اس امت پر اس قسم کا عذاب واقع ہوگا جیسا کہ پہلی امتون پر ہوا ہے عائشہ رض نے کہا کیا یا رسول اللہ اس قسم کا عذاب ہم پر اس حالت مین بھی ہوگا کہ جب ہم مین نیک لوگ موجود ہونگے فرمایا آپنے ہان جب فسق وفجور زیادہ ہو جائیگا تو اُس وقت یہ عذاب نازل ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ مین نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا ۱۲

والنبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس فقال یا ابا ذر اتدری این تذہب ہذہ قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب لتستاذن فی السجود فیؤذن لہا وکانہا قد قیل لہا اطلعی من حیث جئت فتطلع من مغربہا قال ثم قرأ وذلک مستقرلہا قال وذلک قرأۃ عبد اللہ بن مسعود وفی الباب عن صفوان بن عسال وحذیفۃ ابن اسید وانس وابی موسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی خروج یاجوج وماجوج **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی وغیر واحد قالوا نا سفیان عن الزہری عن عروۃ عن زینب بنت ابی سلمۃ عن حبیبۃ عن ام حبیبۃ عن زینب بنت جحش قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نوم محمر وجہہ وہو یقول لا الٰہ الا اللہ یردد ہا ثلث مرات ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذہ وعقد عشرا قالت زینب قلت یا رسول اللہ افنہلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث ہذا حدیث حسن صحیح جود سفیان ہذا الحدیث وقال الحمیدی عن سفیان بن عیینۃ حفظت من الزہری فی ہذا الاسناد اربع نسوۃ زینب بنت ابی سلمۃ عن حبیبۃ وہما ربیبتا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ام حبیبۃ عن زینب بنت جحش زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی معمر ہذا الحدیث عن الزہری ولم یذکر فیہ عن حبیبۃ **باب** ماجاء فی صفۃ المارقۃ **حدثنا** ابو کریب نا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن زر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اٰخر الزمان قوم احداث الاسنان سفہاء الاحلام یقرؤن القراٰن لا یجاوز تراقیہم یقولون من قول خیر البریۃ یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ وفی الباب عن علی وابی سعید وابی ذر ہذا حدیث حسن صحیح وقد روی فی غیر ہذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصف ہؤلاء القوم الذین یقرؤن القراٰن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ انما ہم الخوارج الحروریۃ وغیرہم من الخوارج **باب** ماجاء فی الاثرۃ **حدثنا** محمود بن غیلان نا

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا آپ نے اے اباذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے کہا ابوذر نے میں نے کہا اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ سجدہ میں اذن لینے کے واسطے جاتا ہے پس اسکے لئے اذن دیا جاتا ہے اور گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ اسی جگہ سے طلوع کر جہاں سے تو آیا ہے پس آخرت کو مغرب کی طرف سے طلوع کریگا کہا راوی نے پھر اسنے یہ آیت پڑھی وذلک مستقر لہا اور کہا اسنے یہ قرات عبد اللہ بن مسعود کی ہے[1] اور اس باب میں روایت ہے صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس رضؓ اور ابی موسیٰ رضؓ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اسنے عروہ سے اسنے زینب بنت ابی سلمہ سے اسنے حبیبہ سے اسنے ام حبیبہ سے اسنے زینب بنت جحش سے کہا اسنے ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اس حالت میں کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور یہ کہ رہے تھے لا الٰہ الا اللہ اسکو تین بار پڑھا ہلاکت ہے واسطے عرب کے اس برائی سے کہ قریب پہونچگئی ہے آجکے دن دیوار یاجوج اور ماجوج سے رخنہ کھل گیا ہے مثل اسکی اور دس کا عقد کیا[2] کہا زینب نے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہونگے اس حالت میں بھی کہ ہم میں نیک کار ہوں فرمایا آپنے ہاں جبکہ فسق وفجور بڑھ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان نے اس حدیث کو جید کہا ہے اور کہا حمیدی نے سو میں بواسطہ سفیان بن عیینہ کے زہری سے اس سند میں چار عورتیں یاد رکھتا ہوں زینب بنت ابی سلمہ جو راوی ہیں حبیبہ سے اور یہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لے پالک ہیں وہ راوی ہے ام حبیبہ سے جو راوی ہے زینب بنت جحش سے جو کہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں۔ اور روایت کیا ہے معمر نے اس حدیث کو زہری سے اور اسنے حبیبہ کا اس میں ذکر نہیں کیا۔ **باب** خارجیوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے اسنے زر سے اسنے عبد اللہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی کم عمر ناقص عقل پڑھینگے قرآن کو وہ انکے نرخرونکے نیچے نہیں اتریگا کلام کرینگے بہتر لوگوں کا سا کلام نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار کے جانور سے اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی رضؓ اور ابی سعید رضؓ اور ابی ذر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور غیر اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وصف اس قوم کے جو کہ قرآن کو پڑھتے ہیں اور وہ انکے نرخروں سے نیچے نہیں اترتا جو کہ دین سے نکلتے ہیں جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکاری جانور سے یہ آیا ہے کہ وہ حروریہ[3] (نام موضع قریب کوفہ) وغیرہ کے خارجی لوگ ہیں **باب** حکومت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے

[1] اس قرات کے الفاظ جو کہ مشہور ہے یہ ہیں والشمس تجری لمستقر لہا یعنے اور سورج چلتا ہے اس قرارگاہ پر کہ واسطے اسکے ہے یہ ہے اندازہ غالب جاننے والے کا یعنی قیامت تک اس کا یہی طریق رہے گا کہ ہر روز عرش کے نیچے جا کر خدا کے آگے سجدہ کر کے اذن طلب کرتا رہیگا آخر کو مغرب کی طرف سے نکلیگا ۱۲ [2] ایک بار آنحضرت خواب سے اٹھے اور یہ فرما رہے تھے کہ

ابو داؤد نا شعبة عن قتادة نا انس بن مالك عن اسيد بن حضير ان رجلا من الانصار قال يا رسول الله استعملت فلانا ولم تستعملني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم سترون بعدي اثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن الاعمش عن زيد بن وهب عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انكم سترون بعدي اثرة وامورا تنكرونها قالوا فما تامرنا قال ادوا اليهم حقهم واسألوا الله الذي لكم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما اخبر النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه بما هو كائن الى يوم القيمة **حدثنا** عمران بن موسى القزاز البصري نا حماد بن زيد نا علي بن زيد عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما صلوة العصر بنهار ثم قام خطيبا فلم يدع شيئا يكون الى قيام الساعة الا اخبرنا به حفظه من حفظه ونسيه من نسيه فكان فيما قال ان الدنيا خضرة حلوة وان الله مستخلفكم فيها فناظر كيف تعملون الا فاتقوا الدنيا واتقوا النساء وكان فيما قال الا لا تمنعن رجلا هيبة الناس ان يقول بحق اذا علمه قال فبكى ابو سعيد فقال قد والله راينا اشياء فهبنا وكان فيما قال الا انه ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدرته ولا غدرة اعظم من غدرة امام عامة يركز لواءه عند استه وكان فيما حفظنا يومئذ الا ان بني ادم خلقوا على طبقات شتى فمنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت مؤمنا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت كافرا ومنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت كافرا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت مؤمنا الا وان منهم البطئ الغضب سريع الفيئ ومنهم سريع الغضب سريع الفيئ فتلك بتلك الا وان منهم سريع الغضب بطئ الفيئ الا وخيرهم بطئ الغضب سريع الفيئ وشرهم سريع الغضب بطئ الفيئ

ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا حدیث کی ہمسے انس رض بن مالک نے اسید بن حضیر سے یہ کہ ایک مرد انصاری نے کہا یا رسول آپنے فلانے کو عامل بنایا ہے اور مجھے آپ نے عامل نہین بنایا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوائے اورون کو مقدم یعنے تمھارے سوائے اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہو تا وقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو یعنی قیامت تک صبر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے اعمش سے اُس نے زید بن وہب سے اُس نے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے البتہ تم میرے بعد پاؤگے سوائے اپنے اورون کو مقدم اور اور کئی امور کہ تم انکو برا جانوگے کہا لوگون نے سو آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہین فرمایا آپ نے انکا حق انکو دیدو یعنے حکام کا حق تو ان کو دیدو اور اپنا حق اللہ تعالے سے طلب کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب اس بیان مین کہ جس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو ساتھ اُس چیز کے جو قیامت تک ہونیوالی ہے دی ہے **حدیث** کی ہم سے عمران بن موسی قزاز بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید نے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُس نے ایک روز ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے سو جو چیز کہ قیامت تک ہونیوالی تھی اسکی خبر ہمکو آنحضرت نے دی جسنے یاد رکھی اس نے یاد رکھی اور جس نے بھلادی اُس نے بھلادی سو جو کچھ آپنے فرمایا اسمین یہ بھی تھا کہ دنیا سبز ہے میٹھی اور اللہ تعالے نے تم کو اس مین اپنا خلیفہ بنایا ہے سو وہ دیکھتا ہے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو خبردار دنیا سے بچو اور عورتون سے بچو اور یہ بھی اس مین فرمایا تھا خبردار ہر ایک فریبی کے لئے قیامت کے دن اُسکے فریب کے موافق جھنڈا کھڑا کیا جاویگا اور تمام لوگون کے امام سے اور کسی کا فریب بہت بڑا نہین ہوتا اسکا جھنڈا اسکے مقعد کے پاس کھڑا کیا جاویگا۔ اور یہ بھی ہماری اسدن کی یادداشت سے ہے کہ خبردار بنی آدم مختلف طبقات سے بنائے گئے ہین سو بعض انمین سے وہ ہین جو ایمان پر ہی پیدا ہوے ہین اور ایمان پر ہی زندہ رہے اور ایمان پر ہی فوت ہوے اور بعض اُن سے کفر کی حالت مین پیدا ہوے اور کفر پر ہی زندہ رہے اور کفر پر ہی مرے اور بعض اُنسے وہ ہین کہ ایمان پر پیدا ہوے اور ایمان پر زندہ رہے اور کفر پر مرے اور بعض اُنسے کفر پر پیدا ہوے اور کفر پر زندہ رہے اور ایمان پر مرے خبردار اور بعض ان مین سے بطی الغضب سریع الفئ ہین یعنے بعض ایسے ہین کہ انکو غصہ دیر سے آتا ہے مگر جلدی دور ہوتا ہے اور بعض انمین سے سریع الغضب سریع الفئ یعنی جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی ہی دور ہو جاتا ہے سو وہ اسکے ساتھ برابر ہے یعنی جسکو جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی سے دور ہو جاتا ہے اس کا بدلہ آپسمین ہو جاتا ہے خبردار اور بعض انمین سے سریع الغضب بطی الفئ ہین یعنی جلدی غصہ والے اور دیر سے دور ہونیوالے خبردار اور بہتر اُنسے وہ ہے کہ جو بطی الغضب سریع الفئ ہے یعنے جسکو دیر سے غصہ آتا ہے اور جلدی دور ہوتا ہے اور برا اُنسے وہ ہے جسکو جلدی غصہ آتا ہے اور دیر سے دور ہوتا ہے

الا وان منهم حسن القضاء حسن الطلب ومنهم سيئ القضاء حسن الطلب ومنهم حسن القضاء سيئ الطلب فتلك بتلك الا وان منهم السيئ القضاء السيئ الطلب الا وخيرهم الحسن القضاء الحسن الطلب الا وشرهم سيئ القضاء سيئ الطلب الا وان الغضب جمرة فی قلب ابن آدم اما رايتم الى حمرة عينيه وانتفاخ اوداجه فمن احس بشیء من ذلك فليلصق بالارض قال وجعلنا نلتفت الى الشمس هل بقی منها شیء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انه لم يبق من الدنيا فيما مضى منها الا كما بقی من يومكم هذا فيما مضى منه هذا حديث حسن وفی الباب عن المغيرة بن شعبة وابی زيد بن اخطب وحذيفة وابی مريم ذكروا ان النبی صلى الله عليه وسلم حدثهم بما هو كائن الى ان تقوم الساعة **باب** ما جاء فی اهل الشام **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداؤد نا شعبة عن معاوية بن قرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسد اهل الشام فلا خير فيكم لا تزال طائفة من امتی منصورين لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة قال محمد بن اسمعيل قال علی بن المدينی هم اصحاب الحديث وفی الباب عن عبد الله بن حوالة وابن عمر وزيد بن ثابت وعبد الله بن عمرو هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا رسول الله اين تأمرنی قال ههنا ونحا بيده نحو الشام هذا حديث حسن صحيح **باب** لا ترجعوا بعدی كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض **حدثنا** ابوحفص عمرو بن علی نا يحيى بن سعيد نا فضيل بن غزوان ثنا عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترجعوا بعدی كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض وفی الباب عن عبد الله بن مسعود

خبردار اور بعض ان مین سے ایسے ہین جو اچھی طرح سے ادا کرتے ہین اور اچھی طرح طلب کرتے ہین یعنے جب کوئی چیز کسی سے مانگتے ہین تو اچھی طرح مانگتے ہین اور بلا تکلف ادا کرتے ہین۔ اور بعض ان مین سے ادا کرنے مین برے ہین طلب کرنے مین اچھے اور بعض ان مین سے ادا کرنے مین اچھے ہین طلب کرنے مین برے سو یہ اس کا بدلہ ہو جاتا ہے۔ خبردار اور بعض انمین سے ادا کرنیمین برے ہین طلب کرنیمین بھی برے ہین خبردار اور بہتر انمین سے وہ ہے جو ادا کرنیمین اچھا ہے اور طلب کرنیمین بھی اچھا ہے خبردار اور برا انمین سے وہ ہے جو ادا کرنیمین بھی برا ہے اور طلب کرنیمین بھی برا ہے خبردار غصہ ابن آدم کے دل مین آگ کا چنگارا ہے جب تم اسکی آنکھون کی سرخی کی طرف اور اسکی رگون کے پھولنے کی طرف دیکھو سو جو کوئی یہ بات معلوم کرے تو چاہیئے کہ زمین کے ساتھ ملجائے تاکہ اسکا غصہ ٹھہر جائے۔ کہا راوی نے ہم آفتاب کی طرف دیکھنے لگے کیا اس سے کچھ باقی رہتا ہے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار نہین باقی رہتا دنیا سے مقابلہ مین اسکے جو اس سے گذر گئی ہے مگر مثل اس کے جو تمھارے اس دن سے گذشتہ دن[1] کے مقابلہ مین باقی رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب مین روایت ہے مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے رضی اللہ عنہم انھون نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے حدیث بیان کی ہے ساتھ اس چیز کے جو قیامت تک ہونیوالی ہے **باب** اہل شام کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل شام خراب ہو جائینگے تو تم مین بھی بھلائی نہین رہے گی ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ غالب رہیگا نہین ضرر دیگا اُنکو وہ جو اُنکو ذلیل کرنیکا ارادہ رکھتا ہو تا آنکہ قیامت قائم ہوگی۔ کہا محمد ابن اسمٰعیل نے کہ کہا علی بن مدینی نے وہ لوگ محدثین ہین۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن حوالہ رض اور ابن عمر رض اور زید بن ثابت رض اور عبد اللہ بن عمرو رض سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُس نے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھے آپ کس جگہ کا حکم دیتے ہین فرمایا آپنے اس جگہ کا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارت فرمائی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** میرے[2] بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جائیو کہ بعضے بعضون کی گردنین مارین **حدیث** کی ہمسے ابوحفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن غزوان نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ نے ابن عباس رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جائیو کہ تم لوگون سے بعضے تمھارے بعضون کی گردنین مارین۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رض

[1] یعنی اگر بقیہ دنیا کو گذشتہ دنیا سے مقابلہ کیا جائے تو اب اسقدر باقی رہتی ہے جیسے کہ یہ دن اس وقت گذشتہ دن کے مقابلہ مین باقی رہتا ہے ۱۲ [2] یعنے ایکدوسرے کو قتل کرنا کافرونکی رسم ہے ایسا نہ کرو

وجرير وابن عمرو وكرز بن علقمة وواثلة بن الاسقع والصنابحي هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء انه تكون فتنة القاعد فيها
خير من القائم **حدثنا** قتيبة نا الليث عن عياش بن عباس عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن بسر بن سعيد ان سعد بن ابي وقاص
قال عند فتنة عثمان بن عفان اشهد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ستكون فتنة القاعد فيها خير من القائم والقائم
خير من الماشي والماشي خير من الساعي قال افرايت ان دخل على بيتي وبسط يده الي ليقتلني قال كن كابن آدم وفي الباب عن
ابي هريرة وخباب بن الارت وابي بكرة وابن مسعود وابي واقد وابي موسى وخرشة هذا حديث حسن وروى بعضهم هذا الحديث
عن ليث بن سعد وزاد في هذا الاسناد رجلا وقد روي هذا الحديث عن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه **باب**
ما جاء ستكون فتنة كقطع الليل المظلم **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا
ويصبح كافرا يبيع احدهم دينه بعرض من الدنيا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن
الزهري عن هند بنت الحارث عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم استيقظ ليلة فقال سبحان الله ماذا انزل الليلة من
الفتنة ماذا انزل من الخزائن من يوقظ صواحب الحجرات رب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة هذا حديث صحيح **حدثنا**
قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن سعد بن سنان عن انس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور جریر اور ابن عمرو اور کرز بن علقمہ اور واثلہ بن اسقع اور صنابحی سے - یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ ایسا فتنہ ہوگا کہ بیٹھنے والا اسمین بہتر ہوگا
کھڑے ہونیوالے سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عیاش بن عباس سے اُس نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے بسر بن سعید
سے یہ کہ سعد بن ابی وقاص رضؓ نے حضرت عثمان بن عفان رضؓ کے فتنہ کے وقت کہا مین گواہی دیتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے
کہ جلدی ہی ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ بیٹھنے والا اسمین بہتر ہوگا کھڑے ہونیوالے سے - اور کھڑا ہونیوالا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا
اسمین کوشش کرنیوالے سے کہا راوی نے آپ خبر دیجئے کہ اگر کوئی شخص میرے گھر مین داخل ہو جائے اور میرے قتل کرنے کے واسطے میری
طرف ہاتھ پھیلائے (تو مین کیا کرون) فرمایا آپ نے تو حضرت آدم کے بیٹے کے مانند ہو اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور خباب
بن ارتؓ اور ابی بکرہؓ اور ابن مسعودؓ اور ابی واقد اور ابی موسیٰؓ اور خرشہ سے - یہ حدیث حسن ہے اور بعض نے یہ حدیث لیث بن سعد سے
بھی روایت کی ہے اور اُس نے اس اسناد مین ایک آدمی زیادہ کیا ہے - اور یہ حدیث بواسطہ سعد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر اس وجہ سے
بھی مروی ہے **باب** قریب ہے کہ ایک فتنہ سیاہ رات کے حصہ کے مانند ہوگا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے
علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک اعمال کو شتابی کر لو فسادون سے
پہلے - ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنے اندھا دھند زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نہ رہے گی - صبح کے وقت مرد مسلمان
ہوگا اور شام کو کافر ہو جائیگا - اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جائیگا اپنے دین کو بیچے گا دنیا کے مال سے - یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُس نے ہند
بنت حارث سے اُس نے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو جاگے سو فرمایا سبحان اللہ آج کی رات مین کیا فتنے اور فساد
نازل ہوے ہین اور کیا ہی رحمت کے گنج اُترے ہین کوئی ہے کہ کوٹھریون والی عورتون کو جگا دے یعنی تا کہ تہجد پڑھین - بہت عورتین
جو دنیا مین لباس والی ہین آخرت مین برہنہ ہونگی یعنی دنیا مین مالدار ہین اور آخرت مین انکو ذلت ہوگی - یہ حدیث صحیح ہے **حدیث**
کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُس نے سعد بن سنان سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے رسول اللہ صلعم سے

۵۱ یعنے حضرت آدم کے بیٹے ہابیل کی طرح ہو کہ جب اسکے بھائی قابیل نے اُس کی طرف اسکے قتل کرنے کے لئے ہاتھ پھیلائے تو اُسنے کہا مین تیری طرف ہاتھ تیرے قتل کرنیکے لئے نہین پھیلاتا مین ارادہ کرتا ہون کہ میرا گناہ تیرے سر پر چڑھے ۱۲ ۵۲ ارشاد اس حدیث سے وہ فساد مراد ہین جو یزید اور اُسکی سلطنت مردانیہ مین واقع ہوے - اس حدیث مین ارشاد ہے کہ آدمی بہتر وقت کو غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکین کر لیوے ۵ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین ۱۲

۵۳ اس رات آپ کو اسلام کی فتوح اور امت کی خرابی کا حال معلوم ہوا اسواسطے فرمایا کہ کیسی کیسی رحمت آج کی رات نازل ہوئی ہے اور کیسے کیسے فتنے ۱۲

قال تکون بین یدی الساعة فتن کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیها مؤمنا و یمسی کافرا و یمسی مؤمنا و یصبح کافرا یبیع اقوام دینہم بعرض الدنیا وفی الباب عن ابی ہریرة وجندب والنعمان بن بشیر وابی موسیٰ ہٰذا حدیث غریب من ہٰذا الوجہ۔ **حدثنا** صالح بن عبد اللہ نا جعفر بن سلیمان عن ہشام عن الحسن قال کان یقول فی ہٰذا الحدیث یصبح الرجل مؤمنا و یمسی کافرا و یمسی مؤمنا و یصبح کافرا قال یصبح محرما لدم اخیہ وعرضہ ومالہ و یمسی مستحلا لہ و یمسی محرما لدم اخیہ وعرضہ ومالہ و یصبح مستحلا لہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ہارون نا شعبة عن سماک بن حرب عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجل یسألہ فقال ارایت ان کان علینا امراء یمنعونا حقنا و یسألونا حقہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیہم ما حملوا وعلیکم ما حملتم ہٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الھرج **حدثنا** ھناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ورائکم ایاما یرفع فیہا العلم ویکثر فیہا الھرج قالوا یا رسول اللہ ما الھرج قال القتل وفی الباب عن ابی ہریرة وخالد بن الولید ومعقل بن یسار ہٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن المعلی بن زیاد ردہ الی معاویة بن قرة فردہ الی معقل بن یسار ردہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العبادة فی الھرج کھجرة الی ہٰذا حدیث صحیح غریب انما نعرفہ من حدیث المعلی بن زیاد **باب** ما جاء فی اتخاذ السیف من خشب **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیٰمة ہٰذا حدیث صحیح **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابراہیم عن عبد اللہ بن عبید

کہ فرمایا آپ نے قیامت کے ورے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی۔ صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائیگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا۔ کئی قومیں اپنے دین کو دنیا کے مال سے فروخت کرینگی اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور جندبؓ اور نعمان بن بشیرؓ اور ابی موسیٰؓ سے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ہشام سے اُسنے حسن سے کہا اُسنے آپ اس حدیث میں فرمایا کرتے تھے صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا۔ فرمایا آپنے صبح کے وقت اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو حرام جانتا ہوگا اور شام کو اسکو حلال جاننے لگے گا۔ اور شام کے وقت اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو حرام جانتا ہوگا اور صبح کے وقت اسکو حلال جاننے لگے گا **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے علقمہ بن وائل بن حجر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت مین کہ ایک مرد آپ سے سوال کر رہا تھا سو کہا اس مرد نے خبر دیجئے اگر ہمپر ایسے حاکم ہوں کہ ہمارے حق کو روک رکھیں اور اپنا حق طلب کریں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی بات سنو اور انکے حکم کی اطاعت کرو اسواسطے کہ اُنپر فرض ہی جسکا بوجھ اُنپر ہے اور تمپر فرض ہے[1] جسکا بوجھ تمپر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** قتل کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے ابی موسیٰؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمھارے بعد ایسے دن آئینگے کہ انمین علم نہین رہیگا اور انمین ہرج بہت ہوگا کہا لوگون نے یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے فرمایا آپ نے قتل اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور خالد بن ولیدؓ اور معقل بن یسارؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے معلے بن زیاد سے اُسنے اس حدیث کو معاویہ بن قرہ کی طرف رد کیا یعنے مجھ سے معاویہ نے حدیث روایت کی ہے اُسنے اسکو معقل بن یسار کیطرف رد کیا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف رد کیا فرمایا آپنے فتنے کیوقت عبادت کرنی مثل ہجرت کرنیکے ہے طرف میری۔ یہ حدیث صحیح غریب ہی ہم تو اسکو فقط طریق معلے بن زیاد سے ہی پہچانتے ہین **باب** لکڑی کی تلوار پکڑنے کے بیان مین مراد اس سے جنگ و جدل کا ترک کرنا ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسمار سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تلوار میری امت مین رکھی جائیگی تو پھر قیامت تک اُنسے نہ اُٹھائی جائیگی یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے عبد اللہ بن عبید سے

[1] یعنے اگرچہ وہ ظلم کرین تو بھی تم پر ان کی اطاعت واجب ہے اگر وہ عدل نہ کرین گے تو خدا اُنسے سمجھ لیگا ۱۲

عن عديسة بنت اهبان بن صيفى الغفارى قالت جاء على بن ابى طالب الى ابى فدعاه الى الخروج معه فقال له ابى ان خليلى وابن عمك عهد الى اذا اختلف الناس ان اتخذ سيفا من خشب فقد اتخذته فان شئت خرجت به معك قالت فتركه وفى الباب عن محمد بن مسلمة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن عبيد **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا سهل بن حماد نا همام نا محمد بن جحادة عن عبد الرحمن بن ثروان عن هذيل بن شرحبيل عن ابى موسىٰ عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال فى الفتنة كسروا فيها قسيكم وقطعوا فيها وتاركم والزموا فيها اجواف بيوتكم وكونوا كابن آدم هذا حديث حسن غريب وعبد الرحمن بن ثروان هو ابو قيس الاودى **باب ما جاء فى اشراط الساعة حدثنا** محمود بن غيلان نا النضر بن شميل نا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك انه قال حدثكم حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحدثكم احد بعدى انه سمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر الجهل ويفشو الزنا ويشرب الخمر ويكثر النساء ويقل الرجال حتى يكون لخمسين امرأة قيم واحد وفى الباب عن ابى موسىٰ وابى هريرة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفيان الثورى عن الزبير بن عدى قال دخلنا على انس بن مالك قال فشكونا اليه ما نلقى من الحجاج فقال ما من عام الا والذى بعده شر منه حتى تلقوا ربكم سمعت هذا من نبيكم صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابى عدى عن حميد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة

اُسنے عدیسہ بنت اہبان بن صیفی غفاری سے کہا اُسنے حضرت علیؓ بن ابی طالب میرے باپ کے پاس آئے اور اس کو اپنی طرف سے لڑائی کیواسطے بلایا یعنے میری طرف سے معاویہؓ کے ساتھ لڑائی کرو۔ پس میرے باپ نے اُسنے کہا کہ میرے دوست اور تیرے چچا کے بیٹے یعنے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ جب لوگ آپسمین اختلاف کرین تو مین لکڑی کی تلوار بناؤن یعنے جنگ ترک کرون سو مین نے اسکو بنا لیا یعنے جنگ کو ترک کر دیا سو اگر آپ چاہتے ہین تو مین وہ تلوار پکڑ کر آپ کے ساتھ نکلتا ہون کہا عدیسہ نے سو حضرت علیؓ نے میرے باپ کو چھوڑ دیا۔ اور اس باب مین روایت ہے محمد بن مسلمہ سے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق عبد اللہ بن عبید سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جحادہ نے عبد الرحمن بن ثروان سے اُس نے ہزیل بن شرحبیل سے اُس نے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فتنہ کے حق مین فرمایا اسمین اپنی کمانون کو توڑو اور اپنے چلون کو قطع کرو اور اس فتنہ مین اپنے گھرون مین بیٹھ رہو اور حضرت آدم کے بیٹے ہابیل کیطرح ہو جاؤ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبد الرحمن بن ثروان وہ ابو قیس اودی ہے **باب قیامت کی علامات کے بیان مین حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُس نے انس بن مالک سے کہ کہا اُس نے مین تمکو وہ حدیث سناتا ہون جسکو مین نے آنحضرت سے سنا ہے کوئی شخص میرے بعد تم کو وہ حدیث نہین سنائیگا مین نے آنحضرت سے یہ سنی ہے کہ فرمایا آپ نے قیامت کی نشانیون سے یہ ہے کہ علم اٹھایا جائیگا یعنے علماء مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرام کاری پھیل جاوےگی اور شراب پی جاوےگی اور عورتین بہت ہو جائینگی اور مرد کم ہو جاوینگے یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا رہ جائیگا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سفیان ثوری سے اُسنے زبیر بن عدی سے کہا اُسنے ہم انس بن مالک پر داخل ہوے کہا زبیر نے ہم نے اُس کے پاس **اس** بات کا شکوہ کیا جو ہمکو حجاج سے پہونچتی تھی پس کہا اُسنے کوئی ایسا سال نہین مگر کہ اسکے بعد کا اس سے برا ہوگا یہانتک کہ تم اپنے رب سے ملو مین نے یہ بات تمھارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حمید سے اُسنے انسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہ قائم ہوگی کہ

ف یعنے جیسے حضرت آدم کے بیٹے ہابیل نے اپنا خون کرنا اپنے بھائی کے سپرد کر دیا تھا اور خود ہاتھ دراز نہ کیا اسی طرح تم بھی کرو کہ گھرون مین بیٹھ رہو اور کسی طرف ہاتھ لڑائی کے لئے دراز نہ کرو ۱۲۔۱۲

حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ ھذا حدیث حسن حدثنا محمد بن المثنی نا خالد بن الحارث عن حمید عن انس نحوہ و لم یرفعہ وھذا اصح من الحدیث الاول حدثنا قتیبۃ بن سعید نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو ح وثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن عمرو بن ابی عمرو عن عبد اللہ وھو ابن عبد الرحمٰن الانصاری الاشھلی عن حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکون اسعد الناس بالدنیا لکع بن لکع ھذا حدیث حسن انما نعرفہ من حدیث عمرو بن ابی عمرو حدثنا واصل بن عبد الاعلی نا محمد بن فضیل عن ابیہ عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقیئ الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب والفضۃ قال فیجیئ السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ویجیئ القاتل فیقول فی ھذا قتلت ویجیئ القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ **باب** حدثنا صالح بن عبد اللہ نا الفرج بن فضالۃ ابو فضالۃ الشامی عن یحیی بن سعید عن محمد بن عمر بن علی عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حل بھا البلاء قیل وما ھی یا رسول اللہ قال اذا کان المغنم دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما واطاع الرجل زوجتہ وعق امہ وبر صدیقہ وجفا اباہ وارتفعت الاصوات فی المساجد وکان زعیم القوم ارذلھم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وشربت الخمور ولبس الحریر واتخذت القیان والمعازف ولعن اخر ھذہ الامۃ اولھا فلیرتقبوا عند ذلک ریحا حمراء او خسفا او مسخا ھذا حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث علی الا من ھذا الوجہ ولا نعلم احدا روی ھذا الحدیث عن یحیی بن سعید الانصاری غیر الفرج بن فضالۃ وقد تکلم فیہ بعض اھل الحدیث وضعفہ من قبل حفظہ وقد روی عنہ وکیع وغیر واحد من الائمۃ

کہ جب زمین مین اللہ اللہ نہ کہا جائیگا یعنے قیامت تب آویگی کہ جب زمین پر اللہ کا نام لینے والا کوئی باقی نہ رہیگا[1] یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے حمید سے اُسنے انس رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے اور اُس کو مرفوع نہین کیا اور یہ پہلی حدیث سے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے ح اور حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عبد اللہ سے جو بیٹا عبد الرحمن انصاری اشہلی کا ہے اُس نے حذیفہ بن یمان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہین قائم ہوگی تا آنکہ دنیا مین سب لوگون سے زیادہ سعادتمند وہ شخص ہوگا جو لئیم بیٹا لئیم کا ہوگا۔[2] یہ حدیث حسن ہے ہم تو اسکو فقط طریق عمرو بن ابی عمرو سے ہی پہچانتے ہین **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اپنے باپ سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین اپنے جگر کے پارے ستونون کے مانند سونے اور چاندی سے ڈالے گی فرمایا آپ نے سو چور آئیگا اور کہیگا اسی مین میرا ہاتھ کٹ گیا اور قاتل آئیگا تو کہیگا اسمین مین نے قتل کیا اور قاطع رحم آئیگا تو کہیگا اسی مین مین نے اپنا رحم قطع کیا پھر سب اسکو چھوڑ دین گے اور اس سے کچھ بھی نہ لینگے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب** **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے فرج بن فضالہ یعنے ابو فضالہ شامی نے یحیی بن سعید سے اُسنے محمد بن عمر بن علی سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میری امت مین پندرہ خصلتین ہو جائینگی تو اسمین مصیبت اُترپڑیگی کسی نے کہا وہ کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جب غنیمت دولت ہو جائیگی اور امانت غنیمت اور زکوۃ تاوان۔ اور مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور اپنی والدہ کی نافرمانی اور اپنے دوست سے نکوئی کرے اور باپ سے ظلم۔ اور مسجدون مین آوازین بلند ہون اور رذیل تر قوم سے کفیل اسکا ہو۔ اور آدمی کی تعظیم ہو اسکے خوف شرارت کے مارے اور شراب پی جائے اور ریشم پہنا جائے اور لونڈیان گانیوالی اور کھیلنے کے آلے پکڑے جائین اور پچھلے اس امت کے پہلون پر لعنت کرین تو اسوقت مین سرخ ہوا کی انتظاری کرو یا خسف یا مسخ کی۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو حدیث علی سے مگر اسی وجہ سے اور ہم نہین جانتے کہ سوائے فرج بن فضالہ کے اور کسی نے یحیی بن سعید انصاری سے اس حدیث کو روایت کیا ہو اور بعض محدثین نے اس کے حق مین کلام کیا ہے اور اس کو حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہے اور اس سے وکیع اور کئی اامون نے روایت کی ہے

[1] اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت اسوقت آوے گی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنے سب کافر ہو جائینگے۔ دوسرا یہ کہ قیامت اسوقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کرے گا یعنے اسوقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر ۱۲

[2] یعنے قیامت تب آویگی جب دنیا مین زیادہ مالدار وہ لوگ ہو جائینگے جو نہایت درجہ کے بیوقوف لئیم ہون گے ۱۲

حدثنا علی بن حجر نا محمد بن یزید عن المستلم بن سعید عن رمیح الجذامی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتخذ الفیئ دولا والامانة مغنما والزکوٰة مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امرأته وعق امه وادنی صدیقه واقصی اباه وظهرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلة فاسقهم وکان زعیم القوم ارذلهم واکرم الرجل مخافة شره وظهرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن اٰخر هٰذه الامة اولها فلیرتقبوا عند ذلك ریحا حمراء وزلزلة وخسفا ومسخا وقذفا وایات تتابع کنظام بال قطع سلکه فتتابع هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **حدثنا** عباد بن یعقوب الکوفی نا عبدالله بن عبدالقدوس عن الاعمش عن هلال بن یساف عن عمران بن حصین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی هٰذه الامة خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمین یا رسول الله ومتی ذلك قال اذا ظهرت القیان والمعازف وشربت الخمور هٰذا حدیث غریب وروی هٰذا الحدیث عن الاعمش عن عبدالرحمٰن بن سابط عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا **باب ماجاء فی قول النبی صلی الله علیه وسلم بعثت انا والساعة کهاتین** **حدثنا** محمد بن عمر بن هیاج الاسدی الکوفی نا یحییٰ بن عبدالرحمٰن الارحبی نا عبیدة بن الاسود عن مجالد عن قیس بن ابی حازم عن المستورد بن شداد الفهری رواه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بعثت انا فی نفس الساعة فسبقتها کما سبقت هٰذه هٰذه لاصبعیه السبابة والوسطی هٰذا حدیث غریب من حدیث المستورد بن شداد لا نعرفه الا من هٰذا الوجه

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یزید نے مستلم بن سعید سے اُس نے رمیح جذامی سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب غنیمت[1] دولت ہو جائیگی اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ تاوان اور غیر دین سیکھا جائیگا یعنی علم دین کے سوائے اور علم سیکھے جائینگے اور مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور اپنی والدہ کی نافرمانی اور اپنے دوست کو قریب کرے اور باپ کو بعید اور مسجدون مین آوازین بلند ہون اور فاسق تر قبیلے کا اس کا سردار ہو اور بدذیل تر قوم سے اس کا کفیل ہو اور مرد کی تعظیم ہو اُس کے خوف شرارت کے مارے۔ اور رنڈیان اور آلے لہو کے ظاہر ہون اور شراب پی جائے اور پچھلے اس امت کے پہلون پر لعنت کرین تو اسوقت مین ہوا سرخ اور زلزلے اور خسف اور مسخ کی انتظاری کرو اور اور کئی علامات کی جو ایک دوسرے کے پیچھے ہون گی مثل رشتے پرانے کے کہ اسمین موتی پروئے ہوئے ہون تو وہ رشتہ ٹوٹ جائے اور اس کے موتی پے درپے گر پڑین یعنی اس طرح اور علامات ایک دوسرے کے پیچھے ظاہر ہون گی جیسے پرانا تاگا موتیون کی لڑی کا ٹوٹتا ہے پھر موتی اس سے جلدی سے پے درپے گر پڑتے ہین۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے عباد بن یعقوب کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالقدوس نے اعمش سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت مین خسف[2] اور مسخ اور قذف ہے پھر ایک مرد نے مسلمانون سے کہا یا رسول اللہ یہ کب ہوگا فرمایا آپ نے جب رنڈیان اور آلے کھیل کے ظاہر ہون گے اور شراب پیجائیگی یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بواسطہ عبدالرحمٰن بن سابط کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان مین کہ مین[3] اور قیامت مثل ان دونون انگلیون کے متصل ہوئے** حدیث کی ہمسے محمد بن عمر بن ہیاج اسدی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے یحیٰی بن عبدالرحمٰن ارحبی نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن اسود نے مجالد سے اُس نے قیس بن ابی حازم سے اُس نے مستورد بن شداد فہری سے روایت کیا اُس نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مین خاص قیامت مین اٹھایا گیا ہون سو میری اس سے اسی قدر سبقت ہے جیسے کہ اس انگلی کی اسپر یعنی بیچ کی انگلی کی کلمے والی پر۔ یہ حدیث طریق مستورد بن شداد سے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے

[1] چونکہ مال دست بدست آتا ہے اسلئے اسکو دولت بولتے ہین اور دولت کے معنی لغت مین دست بدست مال ہاتھ آنیکے ہین کذا فی الصراح یعنی غنیمت کو لوگ اسطرح گمان کرینگے کہ دست بدست ہمکو پہونچ گئی ہے گویا ہمارا ہی ملک ہے اور کسی کا اسمین حصہ نہین اور امانت کا یہ حال ہوگا کہ جو کوئی انکے پاس مال امانت رکھیگا اسمین خیانت کو غنیمت جاننے لگے اور زکوٰۃ دینے کو تاوان خیال کرینگے ۱۲ [2] خسف کہتے ہین زمین دھنس جانیکو اور مسخ اشکال کے بدلنے کو اور قذف آسمان سے پتھر پڑنے کو ۱۲ [3] حضرت خاتم النبیین ہین انکے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہین قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت مین اور قیامت مین کوئی حائل نہ ٹھہرا یا یہ معنی کہ جسقدر بیچ کی انگلی کلمے کی انگلی سے بڑی ہے اسیقدر قیامت مین اور میرے مین فاصلہ رہ گیا ہے یعنی بہت حصہ گذر چکا ہے اور تھوڑا باقی ہے ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثت انا والساعة کہاتین واشار ابوداؤد بالسبابة والوسطی فما فضل احدهما علی الاخری هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی قتال الترک **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن وعبد الجبار بن العلاء قالا نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ولا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما کان وجوههم المجان المطرقة وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وبریدة وابی سعید وعمرو بن تغلب ومعٰویة هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء اذا ذهب کسری فلا کسری بعده **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا هلک کسری فلا کسری بعده واذا هلک قیصر فلا قیصر بعده والذی نفسی بیده لتنفقن کنوزهما فی سبیل الله هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من قبل الحجاز **حدثنا** احمد بن منیع نا حسین بن محمد البغدادی نا شیبان عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابة عن سالم بن عبد الله عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستخرج نار من حضرموت او من نحو بحر حضرموت قبل یوم القیٰمة تحشر الناس قالوا یا رسول الله فما تامرنا فقال علیکم بالشام وفی الباب عن حذیفة بن اسید

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے قتادہ سے اُسنے انسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بین اور قیامت مثل ان دو انگلیون کے پیدا کیے گئے اور اشارت کی ابوداؤد نے ساتھ کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے سو کیا فضیلت ایک کی ہے دوسری پر[۱] یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** قوم ترک کے جنگ کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن اور عبدالجبار بن علار نے اور کہا دونون نے حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُس نے سعید بن مسیب سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑو تم اس قوم سے کہ جن کی جوتیان بال کی ہین اور نہ قیامت قائم ہوگی یہانتک کہ لڑو تم اس قوم سے کہ جنکے منھ جیسے ڈھالین[۲] ہین تہ بتہ جمین ہوئین موٹے منھ گول گول - اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر صدیق اور بریدہ اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے - یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ جب کسرے ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسرے نہ ہوگا **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُس نے سعید بن مسیب سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسرے ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسرے نہ ہوگا یعنے جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا - تو اس کے بعد وہان کوئی بادشاہ نہ ہوگا - اور جب قیصر یعنے روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اس کے بعد وہان کا بادشاہ نہ ہوگا - اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قابو مین میری جان ہے کہ ضرور اُن دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے[۳] یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** قیامت نہ قائم ہوگی جب تک حجاز کی طرف سے آگ نہ نکلے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن محمد بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے اُس نے ابی قلابہ سے اُس نے سالم بن عبداللہ سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی قیامت سے پہلے حضرموت (نام شہر) سے آگ نکلے گی یا فرمایا حضرموت کے دریا کی طرف سے لوگون کو اُٹھا لیجائے گی کہا لوگون نے یا رسول اللہ سو آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہین فرمایا آپ نے تم لازم پکڑو شام کو - اور اس باب مین روایت ہے حذیفہ بن اسید

[۱] یعنی بیچ کی انگلی کی دوسری پر کچھ بہت فضیلت نہین اسی طرح قیامت مین بھی کچھ زیادہ دن باقی نہین رہے یہ قول راوی کا ہے حدیث کی تفسیر مین ۱۲ [۲] خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین ان کی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا کہ حضرت نے فرمایا اسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اُن سے لڑے اور فتحیاب ہوئے ۱۲ [۳] یعنے روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نہ رہے گی اسلام کا عمل وہان ہوگا - یہ حدیث معجزہ تھی جیسا کہ حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین فتح ہوا پینتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کروڑ ہوا الخ اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا ۱۲

وانس وابی ہریرة وابی ذر ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر **باب** ماجاء لاتقوم الساعة حتی یخرج
کذابون **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا معمر عن ھمام بن منبه عن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لاتقوم الساعة حتی ینبعث کذابون دجالون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انه رسول الله ؐ وفی الباب عن
جابر بن سمرة وابن عمر ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء
عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی یعبدوا
الاوثان وانه سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی ھٰذا حدیث صحیح
باب ماجاء فی ثقیف کذاب ومبیر **حدثنا** علی بن حجر نا الفضل بن موسیٰ عن شریك عن عبدالله بن عصم عن
ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر وفی الباب عن اسماء بنت ابی بکر نا عبدالرحمٰن
بن واقد نا شریك نحوه ھٰذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن عمر لانعرفه الا من حدیث شریك وشریك
یقول عبدالله بن عصم واسرائیل یقول عبدالله بن عصمة ویقال الکذاب المختار بن ابی عبید والمبیر الحجاج بن
یوسف نا ابو داؤد سلیمان بن سلم البلخی نا النضر بن شمیل عن ھشام بن حسان قال احصوا ما قتل الحجاج صبرا
فبلغ مائة الف وعشرین الف قتیل **باب** ماجاء فی القرن الثالث **حدثنا** واصل بن عبدالاعلی نا محمد بن
الفضیل عن الاعمش عن علی بن مدرك عن ھلال بن یساف عن عمران بن حصین قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن صحیح غریب ہے **باب** قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ کذاب
نہ نکلیں **حدیث** کی ہم سے محمد بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے ہمام بن منبہ سے
اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہ قائم ہوگی جبتک کہ کذاب دجال تقریباً تیس نہ نکلیں ہر ایک
کہے گا کہ مین اللہ کا رسول ہون۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر بن سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے
قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُس نے ثوبانؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ کچھ قبیلے میری امت سے مشرکون کے ساتھ نہ مل لین اور تاکہ بتون کی پرستش نہ ہولے اور جلدی
ہی میری امت مین تیس کذاب ہون گے ہر ایک کہیگا کہ مین نبی ہون اور مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے۔ یہ حدیث صحیح
ہے **باب** اس بیان مین کہ قبیلہ ثقیف مین ایک کذاب اور ایک خونریز ہوگا **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے
شریک سے اُس نے عبداللہ بن عصم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ثقیف مین ایک
کذاب اور ایک خونریز ہوگا۔ اور اس باب مین روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے **حدیث** کی ہمسے عبدالرحمٰن بن واقد نے کہا
حدیث کی ہمسے شریک نے مثل اسکے یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے اور شریک کہتا
ہے عبداللہ بن عصم اور اسرائیل کہتا ہے عبداللہ بن عصمۃ۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ کذاب مختار بن ابی عبید ہے اور خونریز وہ حجاج
بن یوسف ہے حدیث کی ہمسے ابو داؤد یعنے سلیمان بن سلم بلخی نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے ہشام بن حسان سے کہا
اُس نے لوگون نے شمار کیا ہے اُن لوگون کا جو حجاج نے قید کر کے قتل کیے ہین سو اُن مقتولون کی تعداد ایک لاکھ بیس[1] ہزار پہونچی
ہے **باب** تیسرے قرن کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے واصل بن عبدالاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اعمش سے
اُسنے علی بن مدرک سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] ایک لاکھ بیس ہزار وہ لوگ ہین جو صرف اُس نے بیگناہ قتل کیے ہین بغیر جنگ اور خطار کے۔ اور مختار کا باپ ابی عبید بن مسعود ثقفی جلیل القدر صحابہ سے ہے۔ اور مختار
ہجرت کے سال مین پیدا ہوا ہے اس کی آنحضرت سے صحبت نہین۔ اور نہ اُسنے آنحضرت کو دیکھا ہے یہ شخص علم اور فضل مین اپنے وقت مین مشہور تھا جبکہ اُسنے عبداللہ
بن زبیر کی مفارقت کی اور دنیا کی رغبت مین پھنس گیا تو اُسنے اپنے باطنی فساد اور باطل عقیدے جو کہ دین کے نہایت مخالف تھے ظاہر کیے اور انھین عقائد باطلہ
پر رہا حتے کہ مصعب بن زبیر کی خلافت مین شہر کوفہ مین مقتول ہوا ۱۲

یقول خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یاتی من بعدہم قوم یتسمنون ویحبون السمن یعطون الشہادۃ قبل ان یسألوہا ھکذا روی محمد بن فضیل ھذا الحدیث عن الاعمش عن علی بن مدرک عن ھلال بن یساف وروی غیر واحد من الحفاظ عن الاعمش عن ھلال بن یساف ولم یذکروا فیہ علی بن مدرک **حدثنا** الحسین بن حریث نا وکیع عن الاعمش نا ھلال بن یساف عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ وھذا اصح عندی من حدیث محمد بن فضیل وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی القرن الذی بعثت فیہم ثم الذین یلونہم قال ولا اعلم اذکر الثالث ام لا ثم ینشؤا اقوام یشہدون ولا یستشہدون ویخونون ولا یؤتمنون ویفشو فیہم السمن ھذا حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی الخلفاء حدثنا** ابو کریب نا عمر بن عبید عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون من بعدی اثنا عشر امیرا قال ثم تکلم بشیٔ لم افہمہ فسالت الذی یلینی فقال

کہ فرماتے سب لوگوں سے بہتر میرے[۱] زمانہ کے لوگ ہیں یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور انکے شاگرد اور صحبت یافتہ ہیں یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں اور اُنکے ہم صحبت ہیں یعنی تبع تابعین پھر بعد اُنکے وہ لوگ آوینگے جو فربہ ہونگے اور[۲] فربہی اور مٹاپے کو دوست رکھیں گے۔ شہادت دینے پر تیار ہونگے اُنسے شہادت چاہنے سے پہلے ایسا ہی محمد بن فضیل نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے اُسنے علی بن مدرک سے اُسنے ہلال بن یساف سے۔ اور کئی ایک نے حفاظ سے بواسطہ اعمش کے ہلال بن یساف سے روایت کی ہے اور انھوں نے اسمیں علی بن مدرک کا ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے کہا حدیث کی ہمسے ہلال بن یساف نے عمران بن حصین سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو اُس نے مثل اسکے ذکر کیا۔ اور یہ حدیث میرے نزدیک محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ عمران بن حصین رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو علاء نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اس نے عمران بن حصین رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے کہ جسمیں میں خود پیدا ہوا یعنے اصحاب کا زمانہ پھر بعد انکے وہ لوگ بہتر ہیں جو اُنسے ملے ہوئے ہیں اور انکی صحبت والے ہیں یعنی تابعین کہا ابو ہریرہ رضؓ نے اور میں نہیں جانتا کہ آنحضرت نے تیسرے زمانہ کا ذکر کیا یا نہیں پھر وہ لوگ پیدا ہونگے کہ گواہی دینگے اس حالتمیں کہ گواہی اُنسے طلب نہ کیجائیگی اور خیانت کرینگے اور امانت نہ رکھے جائیں گے اور انمیں فربہی ظاہر ہوگی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب خلیفوں کے بیان میں حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عبید نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعد بارہ سردار ہونگے کہا جابر نے پھر آنحضرت نے کچھ بات کی میں نے اسکو نہ سمجھا سو میں نے وہ بات اپنے پاس والے ساتھی سے پوچھی تو اُسنے کہا

[۱] جلال الدین سیوطی نے شرح بخاری میں کہا ہے کہ قرن ایک زمانہ کے ہمعصر اور ہموضع لوگوں کا نام ہے بعضے کہتے ہیں کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہیں سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتدا نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایکسو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایکسو ستر میں اخیر ہوا۔ اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اُسوقت میں نہایت بدعتیں ظاہر ہوئیں اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی میں ترجمہ ہوا اسکو دریافت کر کے کچھ مسلمانوں کے عقیدے بگڑ گئے۔ اور علماء اہلسنت پر بادشاہوں کی زیادتیاں شروع ہوئیں غرضکہ اسلام میں بڑی مصیبت پڑی اور دین اُلٹ پلٹ گیا۔ اور ہمیشہ دین میں کمی ہوتی گئی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانوں تک بہتری غالب رہیگی بعد اسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہیں کہ بالکل خیریت نہ رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہوگی بلکہ ہر زمانہ میں کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہوں اسیواسطے اہلسنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں بے رد اور بے تکرار رائج تھا وہ حق ہے اسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تین زمانوں میں بیدغدغہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اسکو ہرگز قبول نکیا چاہیئے ۔ [۲] یعنے انکو خوف خدا اور خوف قیامت نہ رہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کریں بلکہ آخرت کو بھول کر دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے۔ ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرائش اور تازگی میں مشغول ہو کر بندہ شکم ہو جاوینگے جیساکہ اس زمانہ کا حال ہے اور جھوٹ بولنے کی کچھ پرواہ نہ کرینگے ناحق گواہی دینے کو تیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نہ رہا تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوائے اصحابؓ اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی رسم اور راہ کو قبول نہ کریں۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل تبع تابعین کے زمانہ میں تھے۔ ہمکو دین کا سمجھنا انکی محنتوں کے سبب سے آسان ہوا چونکہ وہ خیر القرون میں داخل میں اسواسطے اہلسنت نے دین کے سمجھنے میں انکو اپنا پیشوا بنایا۔

قال کلهم من قریش هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن جابر بن سمرة حدثنا ابو کریب نا عمر بن عبید عن ابیه عن ابی بکر بن ابی موسیٰ عن جابر بن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل هٰذا الحدیث هٰذا حدیث غریب یستغرب من حدیث ابی بکر بن ابی موسیٰ عن جابر بن سمرة وفی الباب عن ابن مسعود وعبد الله بن عمرو حدثنا بندار نا ابو داؤد نا حمید بن مهران عن سعد بن اوس عن زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرة تحت منبر ابن عامر وهو یخطب وعلیه ثیاب رقاق فقال ابو بلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرة اسکت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اهان سلطان الله فی الارض اهانه الله هٰذا حدیث حسن غریب **باب ما جاء فی الخلافة** حدثنا احمد بن منیع نا سریج بن النعمان نا حشرج بن نباتة عن سعید بن جمهان قال ثنی سفینة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخلافة فی امتی ثلاثون سنة ثم ملك بعد ذلك ثم قال لی سفینة امسك خلافة ابی بکر ثم قال وخلافة عمر وخلافة عثمان ثم قال امسك خلافة علی فوجدناها ثلثین سنة قال سعید فقلت له ان بنی امیة یزعمون ان الخلافة فیهم قال کذبوا بنو الزرقاء بل هم ملوك من شر الملوك وفی الباب عن عمر وعلی قالا لم یعهد النبی صلی الله علیه وسلم فی الخلافة شیئا هٰذا حدیث حسن قد رواه غیر واحد عن سعید بن جمهان ولا نعرفه الا من حدیث حشرج حدثنا یحییٰ بن موسیٰ نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابیه قال قیل لعمر بن الخطاب لو استخلفت قال ان استخلفت

کہ فرمایا آنحضرت نے کہ وہ[۱] سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی ایک وجہ سے جابر بن سمرہ سے مروی ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن عبید نے اپنے باپ سے اُسنے ابی بکر بن ابی موسیٰ سے اُس نے جابر بن سمرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے۔ یہ حدیث غریب ہے غرابت اسکی طریق ابی بکر بن ابی موسیٰ کی وجہ سے ہے جو راوی ہیں جابرؓ بن سمرہ سے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعودؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے حمید بن مہران نے سعد بن اوس سے اُسنے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا اُس نے مین ابی بکرہؓ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے نیچے تھا اس حالت مین کہ وہ خطبہ پڑھ رہا تھا اور اُس پر باریک کپڑے تھے سو کہا ابو بلال نے ہمارے سردار کی طرف دیکھو کہ فاسقون کے کپڑے پہنتا ہے بس کہا ابو بکرہؓ نے چپ رہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے جو کوئی اللہ کے بادشاہ کی زمین مین اہانت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی اہانت کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب خلافت کے بیان مین** **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے سریج بن نعمان نے کہا حدیث کی ہمسے حشرج بن نباتہ نے سعید بن جمہان سے کہا حدیث کی مجھے سفینہ نے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت میری اُمت مین تیس سال تک ہے پھر بعد اُس کے بادشاہی ہے۔ سعید کہتا ہے پھر مجھے سفینہ نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کا شمار کر پھر کہا اُس نے اور خلافت حضرت عمرؓ کا اور خلافت حضرت عثمانؓ کا پھر کہا اُس نے اور حساب کر خلافت حضرت علیؓ کا سو ہم نے اُنکو تیس برس شمار کیا۔ کہا سعید نے پھر مین نے اُس سے کہا کہ بنی اُمیہ کہتے ہین کہ خلافت ہمارے گھر مین ہے کہا اُسنے زرقاء (نام ایک عورت کا ہے جوان کے اصل سے تھی) کے بیٹے جھوٹ بولتے ہین بلکہ وہ بُرے بادشاہون سے بادشاہ ہین۔ اور اس باب مین روایت ہے عمرؓ اور علی سے رضی اللہ عنہما۔ کہا دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے حق مین کچھ زمانہ کی مدّت بیان نہین کی۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کیا اس کو کئی ایک نے سعید بن جمہان سے اور نہین پہچانتے ہم اس کو مگر حشرج کے طریق سے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی معمر نے زہری سے اُسنے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے حضرت عمرؓ سے کسی نے کہا کاشکے کہ آپ خود خلیفہ اپنی جگہ مقرر فرماتے کہا حضرت عمرؓ نے اگر مین خلیفہ بناؤن

[۱] ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلین گے چنانچہ حضرت کے چارون خلیفے اور امام حسنؑ اور عمر بن عبد العزیز رح اور امام مہدیؑ ایسے ہی ہین باقی تفصیل خدا ہی جانتا ہے اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ امام مراد ہین سو بے دلیل بات ہے اسلیے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسنؑ کے اور کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہان حکومت کا بیان ہے

فقد استخلف ابوبکر وان لم استخلف لم یستخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الحدیث قصۃ طویلۃ ھذا حدیث صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابن عمر **باب** ماجاء ان الخلفاء من قریش الی ان تقوم الساعۃ **حدثنا** حسین بن محمد البصری نا خالد بن الحارث نا شعبۃ عن حبیب بن الزبیر قال سمعت عبد اللہ بن ابی الھذیل یقول کان ناس من ربیعۃ عند عمرو بن العاص فقال رجل من بکر بن وائل لتنتھین قریش اولیجعلن اللہ ھذا الامر فی جمھور من العرب غیرھم فقال عمرو بن العاص کذبت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قریش ولاۃ الناس فی الخیر والشر الی یوم القیمۃ و فی الباب عن ابن عمر وابن مسعود وجابر ھذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمد بن بشار نا ابوبکر الحنفی عن عبد الحمید بن جعفر عن عمر بن الحکم قال سمعت ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یذھب اللیل والنھار حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ جھجاہ ھذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی الائمۃ المضلین **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی ائمۃ مضلین قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لا یضرھم من خذلھم حتی یاتی امر اللہ ھذا حدیث صحیح **باب** ماجاء فی المھدی **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی نا سفیان الثوری عن عاصم بن بھدلۃ عن زر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی

تو حضرت ابوبکرؓ نے خلیفہ بنایا ہے یعنے اگر میں خود بھی خلیفہ مقرر کر جاؤں تو بھی عیب نہیں کیونکہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے مرنے کیوقت خلیفہ خود مقرر کیا تھا یعنے مجھے۔ اور اگر میں خلیفہ نہ مقرر کروں تو آنحضرتؐ نے خلیفہ مقرر نہیں کیا یعنے میرے خلیفہ مقرر نہ کرنے میں بھی عیب نہیں کیونکہ آنحضرتؐ نے خود خلیفہ اپنا کوئی مقرر نہیں فرمایا۔ اس حدیث میں بڑا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے ابن عمر سے مروی ہے **باب** اس بیان میں کہ خلیفے قریش سے ہیں قیامت کے قائم ہونے تک **حدیث** کی ہمسے حسین بن محمد بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حبیب بن زبیر سے کہا اُسنے سنا میں نے عبد اللہ بن ابی الہذیل سے کہ کہتا چند لوگ قوم ربیعہ سے عمرو بن عاص کے پاس بیٹھے سو ایک مرد نے بکر بن وائل سے کہا چاہیئے کہ قریش فسق و فجور سے باز آئیں یا اللہ تعالیٰ اس امر یعنی خلافت کو ان کے سوائے تمام عرب میں کر دیگا یعنے اگر باز نہ آئینگے تو خلافت انکے سوائے اور عرب کے لوگوں میں چلی جائیگی پس کہا عمرو بن عاصؓ نے تو نے جھوٹ کہا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے قریش قیامت تک لوگوں کے والی ہیں خیر اور شر میں اور اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر حنفی نے عبد الحمید بن جعفر سے اُسنے عمر بن حکم سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات دن نہ آخر ہوں گے جبتک کہ ایک مرد غلاموں سے کہ جسکو جہجاہ کہا جاتا ہے بادشاہ نہ ہو لے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** گمراہ کرنیوالوں اماموں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اپنی امت پر گمراہ کرنیوالے اماموں کا خوف کرتا ہوں کہا اُسنے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت میں سے حق پر غالب[۲] رہیگا نہیں ضرر دیگا انکو جو انکو خوار کرنیکا ارادہ رکھتا ہو تا آنکہ قیامت آئیگی۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** امام مہدی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا آخر نہ ہوگی جب تک ایک مرد عربی میرے اہل بیت سے کہ نام اُسکا میرے نام کے موافق ہے بادشاہ نہ ہو لے

[۱] یعنے بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہ آئے گی قیامت سے پہلے اس کا نام بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہیں کہ کب ہوگا اور کہاں ہوگا ۱۲ [۲] مراد اس سے جہاد کرنیوالے لوگ ہیں اور امام احمدؒ نے کہا ہے کہ مراد اس سے علماء اہل حدیث ہیں اسواسطے کہ سب علماء دین کو حدیث کی حاجت ہے علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہیں اور بدعتی لوگوں پر اہل حدیث غالب رہتے ہیں وہ لوگ جو نئی بدعت نکالتے ہیں اس کو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وفی الباب عن علی وابی سعید وام سلمة وابی ھریرة ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد الجبار بن العلاء العطار نا سفیان بن عیینة عن عاصم عن زر عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال یلی رجل من اھل بیتی یواطی اسمه اسمی قال عاصم ونا ابو صالح عن ابی ھریرة قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلك الیوم حتی یلی ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت زید العمی قال سمعت ابا الصدیق الناجی یحدث عن ابی سعید الخدری قال خشینا ان یکون بعد نبینا حدث فسألنا نبی اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ان فی امتی المھدی یخرج یعیش خمسا او سبعا او تسعا زید الشاك قال قلنا وما ذاك قال سنین فقال فیجئ الیه الرجل فیقول یا مھدی اعطنی اعطنی قال فیحثی له فی ثوبه ما استطاع ان یحمله ھٰذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجه عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وابو الصدیق الناجی اسمه بکر بن عمرو ویقال بکر بن قیس **باب ماجاء فی نزول عیسی ابن مریم** **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احد ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی الدجال** **حدثنا** عبد اللہ بن معاویة الجمحی نا حماد بن سلمة عن خالد الحذاء عن عبد اللہ بن شقیق عن عبد اللہ بن سراقة عن ابی عبیدة بن الجراح قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول انه لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر قومه الدجال وانی انذرکموہ فوصفه لنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال لعله سیدرکه بعض من رانی او سمع کلامی قالوا یا رسول اللہ

اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد الجبار بن علاء عطار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے والی ہوگا ایک مرد میرے اہلبیت سے جو نام اُسکا میرے نام کے موافق ہے۔ کہا عاصم نے اور حدیث کی ہمسے ابو صالح نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے اگر بالفرض دنیا مین سے ایک دن بھی باقی رہگیا تو اسدن کو اللہ تعالےٰ لمبا کردیگا تاکہ وہ حاکم ہوجائے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا اُسنے سُنا مین نے زید عمی سے کہا اُسنے سنا مین نے ابا صدیق ناجی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی سعیدؓ خدری سے کہا اُسنے ہمکو اپنے نبی کے بعد بدعات کے پیدا ہونیکا خوف ہوا سو ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا میری امت مین امام مہدیؑ نکلیگا پانچ یا سات یا نو زندہ رہیگا (زید شک کرنیوالا ہے) کہا اُسنے ہمنے کہا اور یہ پانچ سات نو کیا چیز ہین کہا اُسنے سال کہا اُسنے سوا۔ سکے پاس ایک آدمی آئیگا اور کہیگا اے مہدی مجھے دے مجھے دے کہا اُسنے (تو امام) مہدی اسکے کپڑے مین جسقدر وہ اُٹھانیکی طاقت رکھیگا ڈالدیگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابی سعیدؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور کہا جاتا ہے بکر بن قیس۔ **باب** عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے اُترنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب[ف] ہی کہ اُتریگا تم مین اے مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرادیگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نہ کریگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دجال کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے خالد حذا سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے عبد اللہ بن سراقہ سے اُسنے ابی عبیدہ بن جراحؓ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی ایسا نبی نہین ہوا کہ جسنے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور مین بھی اس سے تمکو ڈراتا ہون سو ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا بیان کیا اور فرمایا کہ اُمید ہے کہ بعض لوگ میرے دیکھنے والے اس کو پاوین گے یا فرمایا[ف۲] آپ نے بعض لوگ سننے والے میرے کلام کے اسکو پائینگے (شک راوی) کہا لوگون نے یا رسول اللہ

[ف] قیامت کے قریب امام مہدی کیوقت مین حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اُترینگے اور نصرانی دین کو مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرین گے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہے + نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ انکے گمان مین حضرت عیسیٰ السلام سولی پر مارے گئے ہین۔ اور ہر چند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسیٰ اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ قبول نہ کرینگے اگر وہ ایمان نہ لاوینگے تو انکو قتل کرینگے ۱۲ [ف۲] آنحضرت نے جو فرمایا ہے کہ بعض لوگ میرے دیکھنے والے اسکو پائینگے اس سے

فکیف قلوبنا یومئذ فقال مثلها یعنی الیوم او خیر وفی الباب عن عبداللہ بن بسر وعبداللہ بن مغفل وابی ہریرۃ ھٰذا حدیث حسن غریب من حدیث ابی عبیدۃ بن الجراح لا نعرفہ الا من حدیث خالد بن الحذاء وابو عبیدۃ بن الجراح اسمہ عامر بن عبداللہ بن الجراح **حدثنا** عبد بن حمید نا عبدالرزاق نا معمر عن الزہری عن سالم عن ابن عمر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم ذکر الدجال فقال انی لانذرکموہ وما من نبی الا وقد انذر قومہ ولقد انذرہ نوح قومہ ولکن ساقول فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور قال الزہری فاخبرنی عمر بن ثابت الانصاری انہ اخبرہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یومئذ للناس وھو یحذرھم فتنۃ تعلمون انہ لن یری احد منکم ربہ حتی یموت وانہ مکتوب بین عینیہ کافر یقرءہ من کرہ عملہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد بن حمید نا عبدالرزاق نا معمر عن الزہری عن سالم عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقاتلکم الیہود فتسلطون علیہم حتی یقول الحجر یا مسلم ھٰذا الیہودی ورائی فاقتلہ ھٰذا حدیث صحیح **باب** ما جاء من این یخرج الدجال **حدثنا** بندار واحمد بن منیع قالا نا روح بن عبادۃ نا سعید بن ابی عروبۃ عن ابی التیاح عن المغیرۃ بن سبیع عن عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لھا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوھھم المجان المطرقۃ وفی الباب عن ابی ہریرۃ وعائشۃ ھٰذا حدیث حسن غریب وقد رواہ عبداللہ بن شوذب عن ابی التیاح ولا یعرف الا من حدیث ابی التیاح **باب** ما جاء فی علامات خروج الدجال **حدثنا** عبداللہ بن عبدالرحمٰن نا الحکم بن المبارک نا الولید بن مسلم عن ابی بکر بن ابی مریم عن الولید بن سفیان

سو ہمارے دل اُس دن کس طرح ہونگے فرمایا آپنے مثل آج دن کے یا اس سے بہتر- اور اس باب مین روایت ہے عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مغفل اور ابی ہریرہؓ سے یہ حدیث طریق ابی عبیدہ بن جراحؓ سے حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق خالد حذا سے اور ابو عبیدہ بن جراحؓ کا نام عامر بن عبداللہ بن جراحؓ ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین کھڑے ہوئے اور اللہ کی صفت کی جسکے وہ لائق ہے پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مین تمکو اس سے ڈراتا ہون اور کوئی ایسا نبی نہین کہ جسنے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہین اور نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے لیکن مین تمکو اس کے حق مین ایک ایسی بات بتلاتا ہون کہ کسی نبی نے اپنی قوم کو نہین بتلائی تم جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالےٰ کانا نہین کہا زہری نے اور مجھے خبر دی ہے عمر بن ثابت انصاری نے یہ کہ خبر دی ہی اسکو بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ آنحضرت نے اُسدن لوگون سے کہا اس حالتمین کہ انکو فتنے سے ڈرا رہے تھے کہ تم جانتے ہو کہ کوئی شخص تم مین سے اپنے رب کو نہین دیکھتا تا آنکہ وہ مرجاتا ہے اور یہ کہ اُسکی دونون آنکھونکے درمیان کافر کا لفظ لکھا ہوا ہے پڑھیگا اسکو وہ جو اُسکے عملون کو بُرا جانتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمھارے ساتھ یہود جنگ کرینگے سو تم اُنپر غالب رہوگے حتی کہ پتھر بولیگا اے مسلم یہ یہودی میرے پیچھے ہے سو اسکو قتل کر یہ حدیث صحیح ہے **باب** کس جگہ سے دجال نکلیگا **حدیث** کی ہمسے بندار اور احمد بن منیع نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی عروبہ نے ابی التیاح سے اُسنے مغیرہ بن سبیع سے اُسنے عمرو بن حریث سے اُسنے ابی بکر صدیقؓ سے کہا اُسنے ہمسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی فرمایا آپنے مشرق کی زمین سے دجال نکلیگا جسکو خراسان کہا جاتا ہے اُسکے تابع ایسے قومین ہونگی کہ گویا انکے منہ ڈھالین ہین تہ بتہ جمی ہوئین یعنی موٹے منہ گول گول اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ سے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا اسکو عبداللہ بن شوذب نے ابی التیاح سے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی التیاح سے **باب** دجال کے نکلنے کی علامات کے بیانمین **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے ابی بکر بن ابی مریم سے اُسنے ولید بن سفیان سے

ف یہ جو آپنے فرمایا ہے کہ کوئی شخص تم مین سے اپنے رب کو نہین دیکھتا تاکہ وہ مرجاتا ہے اسواسطے فرمایا ہے لیکہ رب حقیقی کو تو زندگی مین کوئی دیکھتا نہین اور اسکو یعنی دجال کو لوگ دیکھینگے تو معلوم ہوا کہ وہ رب نہین دوسری علامت یہ فرمائی کہ اسکی پیشانی پر لفظ کافر کا لکھا ہوا ہے یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ اسکو وہی پڑھیگا جو اسکے عملون کو برا جانتا ہے اس سے معلوم

عن یزید بن قطیب السکونی عن ابی بحریۃ صاحب معاذ عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملحمۃ العظمی وفتح القسطنطنیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشھر وفی الباب عن الصعب بن جثامۃ وعبداللہ بن بسر وعبداللہ بن مسعود و ابی سعید الخدری ھذا حدیث حسن لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن شعبۃ عن یحیی بن سعید عن انس بن مالک قال فتح القسطنطنیۃ مع قیام الساعۃ قال محمود ھذا حدیث غریب والقسطنطنیۃ ھی مدینۃ الروم تفتح عند خروج الدجال والقسطنطنیۃ قد فتحت فی زمان بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب ماجاء فی فتنۃ الدجال** **حدثنا** علی بن حجر نا الولید بن مسلم وعبداللہ بن عبدالرحمن بن یزید بن جابر دخل حدیث احدھما فی حدیث الاخر عن عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن یحیی بن جابر الطائی عن عبدالرحمن بن جبیر عن ابیہ جبیر بن نفیر عن النواس بن سمعان الکلابی قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ فخفض فیہ ورفع حتی ظنناہ فی طائفۃ النخل قال فانصرفنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجعنا الیہ فعرف ذلک فینا فقال ماشانکم قال قلنا یا رسول اللہ ذکرت الدجال الغداۃ فخفضت ورفعت حتی ظنناہ فی طائفۃ النخل قال غیر الدجال اخوف لی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ قائمۃ شبیہ بعبدالعزی بن قطن فمن راٰہ منکم فلیقرأ فواتح سورۃ اصحاب الکھف قال یخرج ما بین الشام والعراق فعاث یمینا وشمالا یا عباداللہ اثبتوا قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعین یوما یوم کسنۃ ویوم کشھر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قال قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت الیوم الذی کالسنۃ اتکفینا فیہ صلوٰۃ یوم

اُسنے یزید بن قطیب سکونی سے اُسنے ابی بحریہ سے جو معاذ کا شاگرد ہے اُسنے معاذ بن جبل سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بڑی لڑائی (کہ جسمین سَو سے ایک باقی رہیگا) اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینوں مین ہے- اور اس باب مین روایت ہے صعب بن جثامہ اور عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے شعبہ سے اُسنے یحیی بن سعید سے اُسنے انس رضؓ بن مالک سے کہا اُسنے فتح قسطنطنیہ کا قیامت کے قائم ہونیکے ساتھ ہے- کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ یہ روم کا ایک شہر ہے (جو آجکل دارالخلافہ روم کا ہے) دجال کے نکلنے کے وقت فتح ہوگا- اور قسطنطنیہ بعض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے وقت مین فتح ہوا ہے- **باب فتنہ دجال کے بیان مین** **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے ایک کی حدیث دوسرے مین مل گئی ہے انھون نے روایت کی عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے اُسنے یحیی بن جابر طائی سے اُسنے عبدالرحمن بن جبیر سے اُسنے اپنے باپ جبیر بن نفیر سے اُسنے نواس رضؓ بن سمعان کلابی سے کہا اُسنے ایکدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا سو اسمین آپنے نیچا کیا اور بلند کیا حتی کہ ہمکو گمان ہوا کہ وہ کھجورون کے ایک جانب مین ہے- کہا راوی نے پھر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے آئے پھر آپ کی طرف گئے سو آپنے اس کا اثر ہم مین پایا پھر فرمایا تمھارا کیا حال ہے کہا راوی نے ہمنے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے دجال کا ذکر کیا اور نیچا کیا اور بلند[1] کیا حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجورون کی ایک جانب مین ہے فرمایا آپ نے دجال کے سوا اور چیز کا مین تمپر زیادہ خوف کرتا ہون اگر وہ نکلا اس حالت مین کہ مین تم مین موجود ہوا تو مین اُس سے حجت کرنیوالا ہونگا سوائے تمھارے اور اگر وہ نکلا اس حالت مین کہ مین تم مین موجود نہ ہوا تو ہر ایک آدمی اپنے نفس کا حجت کرنیوالا ہے اور اللہ خلیفہ میرا ہے ہر ایک مسلمان پر- وہ جوان ہے گھونگروالے بالون والا ایک آنکھ اس کی کھڑی ہوئی ہے عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہے سو جو کوئی تم مین سے اُسکو دیکھے تو چاہیئے کہ ابتدا سورۂ اصحاب الکھف پڑھے فرمایا آپ نے شام اور عراق کے درمیان نکلے گا اور دائین بائین تباہی پہونچائیگا اے اللہ کے بندو تم ٹھہرے رہیو ہم نے کہا یا رسول اللہ زمین مین ٹھہرنا اُسکا کسقدر رہے فرمایا آپ نے چالیس دن ایک دن مثل سال کے ہے اور ایک دن مثل مہینہ کے اور ایک دن مثل جمعہ (ہفتہ) کے اور باقی دن مثل تمھارے اور دنون کے- کہا راوی نے ہمنے کہا یا رسول اللہ ہمکو خبر دیجئے اُسدن کی جو مثل سال کے ہے کیا ہمکو اُسمین ایک دن کی نماز کافی ہے-

[1] یعنی بعض حال اس کا برا بیان کیا ہے کہ مثلاً کانا ہے اور اللہ کے نزدیک نہایت ذلیل ہے- اور بعض حال اس کا عمدہ ذکر کیا کہ اس سے خوارق عادات ظاہر ہون گے ۱۲

قال لا ولكن اقدروا له قلنا يا رسول الله فما سرعته فى الارض قال كالغيث استدبرته الريح فياتى القوم فيدعوهم فيكذبونه و
يردون عليه قوله فينصرف عنهم فتتبعه اموالهم فيصبحون ليس بايديهم شئ ثم ياتى القوم فيدعوهم فيستجيبون له ويصدقونه
فيامر السماء ان تمطر فتمطر ويامر الارض ان تنبت فتنبت فتروح عليهم سارحتهم كاطول ما كانت ذرى وامده خواصر وادره
ضروعا ثم ياتى الخربة فيقول لها اخرجى كنوزك فينصرف منها فتتبعه كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا شابا ممتليا شبابا فيضربه
بالسيف فيقطعه جزلتين ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه يضحك فبينما هو كذلك اذ هبط عيسى ابن مريم بشرقى دمشق
عند المنارة البيضاء بين مهرودتين واضعا يده على اجنحة ملكين اذا طاطأ راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ قال
ولا يجد ريح نفسه يعنى احد الامات وريح نفسه منتهى بصره قال فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله قال فيلبث كذلك ما شاء
الله قال ثم يوحى الله اليه ان حوز عبادى الى الطور فانى قد انزلت عبادا لى لا يدان لاحد بقتالهم قال ويبعث الله ياجوج
وماجوج وهم كما قال الله وهم من كل حدب ينسلون قال ويمر اولهم ببحيرة الطبرية فيشرب ما فيها ثم يمر بها اخرهم
فيقولون لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من فى الارض فهلم
فلنقتل من فى السماء فيرمون بنشابهم الى السماء فيرد الله عليهم نشابهم محمرا دما ويحاصر عيسى بن مريم واصحابه حتى
يكون رأس الثور يومئذ خيرا لهم من مائة دينار لاحدكم اليوم قال فيرغب عيسى ابن مريم الى الله واصحابه قال فيرسل
الله عليهم النغف فى رقابهم فيصبحون فرسى موتى كموت نفس واحدة

فرمایا آپنے نہین لیکن تم اسکا اندازہ کرو ہمنے کہا یا رسول اللہ اسکا جلدی چلنا زمین پر کسقدر ہے فرمایا آپنے مثل اس بارش کے کہ جسکے پیچھے ہوا لگی ہو پس ایک قوم کے پاس آئیگا اور انکو اپنی طرف بلائیگا سو وہ اُسکو جھٹلائینگے اور اُس کی بات کو رد کرینگے سو اُسنے چلا جائیگا اور اُنکا مال اسکے پیچھے لگے گا پس صبح کے وقت انکے ہاتھون مین کوئی چیز نہ رہجائیگی۔ پھر دوسری قوم کے پاس آئیگا اور اُن کو اپنی طرف بلائے گا۔ سو وہ اُس کو قبول کرین گے اور اس کو سچا جانینگے پس وہ آسمان کو برسنے کا حکم دیگا تو وہ برسے گا اور زمین کو اُگانیکا حکم دیگا تو وہ اُگائے گی پس شام ہوتے ہی اُن کے چارپائے پہلی حالت سے کوہانین لمبے ہو جائینگے اور پسلیون مین بڑھ جائینگے یعنے بہت کھانا کھائین گے اور دودھ دینے مین بہت ہو جائینگے پھر ایک زمین کے پاس آئیگا اور اسکو کہے گا کہ اپنے خزانے نکالدے سو اُس سے چلیگا تو وہ خزانے اُسکے پیچھے لگین گے مثل مکھیون کے سردار کے یعنے جیسے اُسکے پیچھے مکھیان لگ چلتی ہین ایسے اُسکے پیچھے خزانے لگین گے پھر ایک مرد جوان کو بلائیگا جو کہ جوانی مین پُر ہوگا اور اسکو تلوار مار کر اُسکے دو ٹکڑے کر دیگا پھر اُسکو بلائیگا اور وہ اُسکے بلانے کو قبول کریگا (یعنی جی اُٹھیگا) اس حالت مین کہ اُس کا چہرہ ہنستا ہوگا سو وہ اسی حالت مین ہوگا کہ عیسیٰ ابن مریم دو فرشتون کے پرون پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے شرقی منارہ بیضا کے پاس جو درمیان دو زرد رنگ منارون کے ہے اُترین گے جب وہ سر مبارک نیچے کرینگے تو اُس سے قطرے پانی کے گرینگے اور جب اُس کو بلند کرین گے تو اُس سے دانے مثل موتیون کے گرین گے۔ فرمایا آپ نے اور جو کوئی کافر اُس کی بو معلوم کریگا وہ فی الفور مر جائیگا اور بو اُس کی نظر کی انتہا تک پہونچے گی فرمایا آپ نے پھر حضرت عیسیٰ دجال کی تلاش کرینگے یہان تک کہ اُسکو دروازہ لُد کے پاس پائین گے اور اُسکو قتل کرین گے پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام اسی حالت پر جبتک اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی رہین گے فرمایا آپ نے پھر اللہ تعالیٰ اُن کی طرف وحی کریگا کہ میرے بندونکو کوہ طور کی طرف لیجاؤ کیونکہ مین اپنے ایسے بندے اتارنیوالا ہون کہ کسی کو انکے جنگ کی طاقت نہین فرمایا آپ نے اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج بھیجے گا اور وہ اس طرح ہونگے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر اونچی زمین سے دوڑتے ہونگے فرمایا آپ نے اور پہلے اُنکے بحیرہ طبریہ مین گذرینگے اور جو کچھ اسمین پانی ہوگا پی جائین گے پھر آخر کے لوگ اس مین گذرینگے اور کہین گے کبھی اس جگہ مین ایک دفعہ پانی ہوا ہے پھر وہ چلینگے حتی کہ بیت المقدس کے پہاڑ کے پاس پہونچینگے اور کہین گے ہمنے قتل کر ڈالا ہے اُنکو جو زمین مین تھے آؤ اب انکو قتل کرین جو آسمان مین ہین پھر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکین گے اور اللہ تعالیٰ اُنپر اُنکے تیر خون سے رنگے ہوئے واپس کریگا اور عیسیٰ بن مریم اور انکے اصحاب بند کئے ہوئے ہونگے حتی کہ اُسدن گائے کا ایک سر اُنکے نزدیک بہتر ہوگا سو دینار سے جو آجکے دن تمھارے لئے ہے فرمایا آپنے پھر عیسےٰ ابن مریم اور ان کے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا کرینگے تو اللہ تعالیٰ اُنپر اُن کی گردنون مین کرم بھیجیگا پھر صبح ہوتے ہی مر جائینگے مثل مرنے ایک جان کے یعنے یکدفعہ

قال ويهبط عيسى واصحابه فلا يجد موضع شبر الا وقد ملأته زهمتهم ونتنهم ودماؤهم قال فيرغب عيسى الى الله واصحابه قال فيرسل الله عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم بالمهبل ويستوقد المسلمون من قسيهم ونشابهم وجعابهم سبع سنين ويرسل الله عليهم مطرا لا يكن منه بيت وبر ولا مدر قال فيغسل الارض فيتركها كالزلفة قال ثم يقال للارض اخرجي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تاكل العصابة الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك فى الرسل حتى ان الفئام من الناس ليكتفون باللقحة من الابل وان القبيلة ليكتفون باللقحة من البقر وان الفخذ ليكتفون باللقحة من الغنم فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا فقبضت روح كل مؤمن ويبقى سائر الناس يتهارجون كما تتهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة هذا حديث غريب حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن يزيد بن جابر **باب** ما جاء فى صفة الدجال **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى الصنعانى نا المعتمر بن سليمان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم انه سئل عن الدجال فقال الا ان ربكم ليس باعور الا وانه اعور عينه اليمنى كانها عنبة طافية وفى الباب عن سعد وحذيفة وابى هريرة واسماء وجابر بن عبد الله وابى بكرة وعائشة وانس وابن عباس والفلتان بن عاصم هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث عبد الله بن عمر **باب** ما جاء فى ان الدجال لا يدخل المدينة **حدثنا** عبدة بن عبد الله الخزاعى نا يزيد بن هارون نا شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتى الدجال المدينة فيجد الملائكة يحرسونها فلا يدخلها الطاعون ولا الدجال ان شاء الله وفى الباب عن ابى هريرة وفاطمة بنت قيس ومحجن واسامة بن زيد وسمرة بن جندب هذا حديث صحيح **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الايمان يمان والكفر من قبل المشرق

فرمایا آپ نے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُنکے اصحاب پہاڑ سے اُتر ینگے اور بالشت بھر زمین نہ پائینگے کہ اُنکی میل اور بو اور خون نے اس جگہ کو پُر نہ کیا ہو فرمایا آپ نے پھر حضرت عیسیٰ اور اُنکے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگین گے فرمایا آپنے پھر اللہ تعالیٰ اُنپر جانور مثل بختی اونٹوں لمبی گردن والونکے بھیجے گا سو وہ اُنکو اُٹھا کر غار و نمین ڈالدینگے۔ اور مسلمان اُنکی کمانون اور تیرون اور ترکشون سے سات سال آگ جلاتے رہین گے اور اللہ تعالےٰ اُنپر ایسی بارش بھیجیگا کہ کوئی گھر اس سے جنگلی اور شہری چھپا نہ رہیگا فرمایا آپ نے پھر اللہ تعالیٰ زمین کو دھوکر اسکو مثل حوض[۱] پر آب کے چھوڑیگا فرمایا آنحضرت نے پھر زمین سے کہا جائیگا کہ اپنے میوے نکالدے اور اپنی برکتین پھیر دے سو اُسدن ایک جماعت انار کو کھائیگی اور چھلکے سے سایہ پکڑ یگی یعنی حجم مین بہت بڑھ جائیگا اور دودھ مین برکت ہو جائیگی حتیٰ کہ آدمیونکی ایک جماعت کیواسطے ایک اونٹنی دودھ دینے والی کافی ہوگی اور ایک قبیلہ کو ایک گائے دودھ دینے والی کافی ہوگی اور چھوٹے قبیلے کو ایک بکری دودھ دینے والی کافی ہوگی سو وہ لوگ اسی حالت پر ہونگے کہ اللہ تعالےٰ ایک ہوا بھیجے گا اور وہ تمام مؤمنوں کی روح قبض کرلیگی اور باقی لوگ فساد کرنیوالے رہجائینگے جیسے کہ گدھے فساد کرتے ہین پس اُنپر قیامت قائم ہوگی یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے **باب** دجال کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت سے کسی نے دجال کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپنے خبردار تمھارا رب کانا نہین خبردار اور اُسکی داہنی آنکھ کانی ہے گویا کہ انگور کا دانہ ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعد اور حذیفہ اور ابی ہریرہ اور اسماء اور جابر بن عبد اللہ اور ابی بکرہ اور عائشہ اور انس اور ابن عباس اور فلتان بن عاصم سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق عبد اللہ بن عمر سے **باب** اس بیان مین کہ دجال مدینہ مین داخل نہین ہوگا **حدیث** کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال مدینہ مین آئیگا اور اُسکو اس حالت مین پائیگا کہ فرشتے اُسکی حراست کرتے ہونگے سو اسمین طاعون (نام بیماری) اور دجال انشاء اللہ تعالیٰ داخل نہین ہو سکتا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور فاطمہ بنت قیس اور محجن اور اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمدہ[۲] ایمان یمن کا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے ہے

---

[۱] یعنے جب مینھ برسیگا تو زمین ایسی صاف ہو جائیگی جیسے کہ حوض پر آب ہوتا ہے حوض سے تشبیہ نظافت اور صفائی مین ہے ۱۲ [۲] جب یمن کے لوگ حضرت کے پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہین اس حدیث سے بڑی فضیلت اہل یمن کی ثابت ہوئی اور حضرت کا یہ قول نہایت سچ ہے کہ ہمیشہ یمن مین بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے

والسكينة لاهل الغنم والفخر والرياء فى الفدادين اهل الخيل واهل الوبر ياتى المسيح اذا جاء دبر احد صرفت الملٰئكة وجهه قبل الشام وهنالك يهلك هٰذا حديث صحيح **باب** ماجاء فى قتل عيسى ابن مريم الدجال **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب انه سمع عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة الانصارى يحدث عن عبد الرحمٰن بن يزيد الانصارى من بنى عمرو بن عوف قال سمعت عمى مجمع بن جارية الانصارى يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقتل ابن مريم الدجال بباب لُدّ وفى الباب عن عمران بن حصين ونافع بن عتبة وابى برزة وحذيفة بن اسيد وابى هريرة وكيسان وعثمٰن بن ابى العاص وجابر وابى امامة وابن مسعود وعبد الله بن عمرو وسمرة بن جندب والنواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذيفة بن اليمان هٰذا حديث صحيح **باب حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبى الا وقد انذر امته الاعور الكذاب الا انه اعور وان ربكم ليس باعور مكتوب بين عينيه كافر هٰذا حديث صحيح **باب** ماجاء فى ذكر ابن صياد **حدثنا** سفيان بن وكيع نا عبد الاعلى عن الجريرى عن ابى نضرة عن ابى سعيد قال صحبنى ابن صياد اما حجاجا واما معتمرين فانطلق الناس وتركت انا وهو فلما خلصت به اقشعررت منه واستوحشت منه مما يقول الناس فيه فلما نزلت قلت له ضع متاعك حيث تلك الشجرة قال فابصر غنما فاخذ القدح فانطلق فاستحلب ثم اتانى بلبن فقال لى يا ابا سعيد اشرب فكرهت ان اشرب عن يده شيئا لما يقول الناس فيه فقلت له هٰذا اليوم يوم صائف وانى اكره فيه اللبن فقال يا ابا سعيد لقد هممت ان اخذ حبلا فاوثقه الى الشجرة ثم اختنق لما يقول الناس لى وفى او رايت من خفى عليه حديثى فلن يخفى عليكم انتم اعلم الناس بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الانصار الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كافر وانا مسلم الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم انه عقيم لا يولد له

اور نرمی بکری چرانے والوں میں ہے اور فخر اور ریا سخت آواز کرنے والوں میں یعنی گھوڑے والوں اور اونٹوں والوں میں آئیگا مسیح یعنی دجال سو جب اُحد کے پیچھے آئیگا تو فرشتے مُنھ اسکا شام کی طرف پھیر دینگے اور اسجگہ ہلاک ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے یہ کہ سُنا اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ثعلبہ انصاری سے کہ حدیث کرتا تھا عبد الرحمٰن بن یزید انصاری سے جو بنی عمرو بن عوف سے ہے کہا اُسنے سُنا میں نے اپنے چچا مجمع بن جاریہ انصاری سے کہ کہتا سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دجال کو لُد (نام موضع کا جو شام میں ہے) کے دروازہ میں قتل کرینگے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اُسید اور ابی ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا سُنا میں نے انس رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیغمبر نہیں مگر اُسنے اپنی اُمت کو ڈرایا ہے کانے بڑے جھوٹے سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہیں اُسکی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** ابن صیاد کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلیٰ نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید رضؓ سے کہا اُسنے ابن صیاد میرا ہم صحبت ہوا یا حج کرتے ہوئے یا عمرہ کرتے ہوئے سو لوگ تو چلے گئے اور میں اور وہ باقی رہا پس میں جب اُس کے ساتھ اکیلا ہوا تو میں اُس سے ڈرا اور مجھے اُس سے وحشت پیدا ہوئی اس سبب سے کہ جو لوگ اسکے حق میں باتیں کرتے ہیں کہ مثلاً یہ دجال ہے سو جب میں اُترا یعنی جب سفر سے آرام کیا تو اُس سے کہا اپنا اسباب اس درخت کے پاس رکھدے کہا ابو سعید رضؓ نے سو اُسنے ایک بکری دیکھی اور پیالہ پکڑا اور چلا اور اُس بکری کو دوہا پھر میرے پاس دودھ لیکر آیا اور کہنے لگا اے ابا سعید پی پس میں نے اُسکے ہاتھ سے کچھ بھی پینے کو مکروہ جانا اس سبب سے کہ لوگ اُسکے حق میں کچھ باتیں کرتے ہیں سو میں نے اُس سے کہا یہ دن تو گرمی کے ہیں اور میں ان دنوں میں دودھ کو بُرا جانتا ہوں پھر کہنے لگا اے ابا سعید میں قصد کرتا ہوں کہ ایک رسّی لیکر اُسکو درخت کیساتھ باندھوں پھر پھانسی لوں اس سبب سے جو لوگ میرے حق میں باتیں کرتے ہیں۔ تو خبر دے اس شخص کو کہ جسپر میری بات پوشیدہ ہے اور تم پر پوشیدہ نہیں تم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے زیادہ عالم ہو اے گروہ انصار کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ یعنی دجال کافر ہے اور میں مسلمان ہوں۔ کیا آنحضرتؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ عقیم ہے اُسکے اولاد نہیں

---

[1] حضرت نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی اُمت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تمکو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اسکی پیشانی پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہیں بتلایا کہ جس سے اسکا جھوٹ ہر ایک پر کھلجاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعویٰ کریگا اور کانا ہوگا حالانکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہیں اور دوسرا نشان اُسکے کفر کا

وقد خلفت ولدی بالمدینة الم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تحل له مکة والمدینة الست من اهل المدینة وهوذا انطلق معك الی مکة قال فوالله ما زال یجئ بهذا حتی قلت فلعله مکذوب علیه ثم قال یا ابا سعید والله لاخبرنك خبرا حقا والله انی اعرفه واعرف والده وابن هو الساعة من الارض فقلت تبالك سائر الیوم هذا حدیث حسن حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم مر بابن صیاد فی نفر من صحابه منهم عمر بن الخطاب وهو یلعب مع الغلمان عند اطم بنی مغالة وهو غلام فلم یشعر حتی ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم ظهره بیده ثم قال تشهد انی رسول الله فنظر الیه ابن صیاد قال شهد انك رسول الامیین قال ثم قال ابن صیاد للنبی صلی الله علیه وسلم اتشهد انی رسول الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم امنت بالله ورسله ثم قال النبی صلی الله علیه وسلم ما یاتیك قال ابن صیاد یاتینی صادق وکاذب فقال النبی صلی الله علیه وسلم خلط علیك الامر ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی قد خبأت لك خبیئا وخبأ له یوم تأتی السماء بدخان مبین فقال ابن صیاد هو الدخ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك قال عمر یا رسول الله ائذن لی فاضرب عنقه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یك حقا فلن تسلط علیه وان لا یك فلا خیر لك فی قتله قال عبد الرزاق یعنی الدجال حدثنا سفیان بن وکیع نا عبد الاعلی عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید قال لقی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابن صائد فی بعض طرق المدینة فاحتبسه وهو غلام یهودی وله ذوابة ومعه ابوبکر وعمر فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اتشهد انی رسول الله فقال تشهد انت انی رسول الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم امنت بالله وکتبه ورسله والیوم الاخر فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ما تری قال اری عرشا فوق الماء قال النبی صلی الله علیه وسلم یری عرش ابلیس فوق البحر

اور میں تو مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا اُسکے لئے مکہ اور مدینہ میں داخل ہونا حلال نہیں کیا میں اہل مدینہ سے نہیں ہوں اور تیرے ساتھ مکہ کی طرف جا رہا ہوں کہا ابو سعید نے پس قسم ہے اللہ کی بہت دیر تک یہ باتیں کرتا رہا تاکہ میں نے کہا کہ شاید یہ (یعنی تہمت دجال) اُسپر کذب ہے پھر کہنے لگا اے ابا سعید قسم ہے اللہ کی میں تجھے خبر صحیح دیتا ہوں قسم ہے اللہ کی کہ میں اُسکو یعنی دجال کو پہچانتا ہوں اور اُسکے والد کو بھی پہچانتا ہوں اور اس گھڑی زمین سے وہ کہاں ہے پھر میں نے کہا ہلاکت ہو تجھے باقی روز یعنی اس بات سے ثابت ہوا کہ تو اپنے قول پر ثابت نہیں رہا۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی جماعت میں ابن صیاد کے پاس گذرے اُنمیں حضرت عمر بن خطابؓ بھی تھے اور وہ یعنی ابن صیاد بنی مغالہ کے لڑکوں سے کھیل رہا تھا اور وہ خود بھی لڑکا تھا پس اُسنے معلوم نہ کیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مبارک مارا پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس ابن صیاد نے آپکی طرف نظر کرکے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے لئے رسول ہیں کہا راوی نے پھر ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اللہ کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور اُسکے رسولوں کے ساتھ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے پاس کیسے خبر آتی ہے کہا ابن صیاد نے میرے پاس سچے اور جھوٹے دونوں آتے ہیں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھپر یہ امر مخلوط ہو گیا ہے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے (اُسکا امتحان لینے کے واسطے) اُس سے کہا کہ میں نے تیرے لئے ایک چیز پوشیدہ رکھی ہے۔ اور آنحضرتؐ نے یہ آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین اُسکے لئے پوشیدہ رکھی یعنی یہ آیت دل میں سوچ رکھی پس کہا ابن صیاد نے وہ دخ ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو تیری قدر نہیں بڑھیگی۔ کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ مجھے حکم دیجئے کہ اسکی گردن ماروں سو فرمایا آنحضرت نے اگر یہ وہ ٹھیک دجال ہے تو تجھے اُسپر قدرت نہیں ہو سکیگی اور اگر یہ وہ نہیں تو تجھے اسکے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں کہا عبد الرزاق نے یعنی دجال کو حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کو مدینہ کی کسی گلی میں ملے سو آپنے اُسکو پکڑ لیا اور وہ یہودی کا لڑکا تھا اُسکے زلفیں تھیں اور آپکے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے پس آنحضرتؐ نے اُس سے کہا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں وہ کہنے لگا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ایمان لایا ہوں ساتھ اللہ کے اور اُسکے رسولوں کے اور دن آخر کے پھر آنحضرتؐ نے اُس سے کہا تو کیا دیکھتا ہے کہنے لگا میں ایک عرش پانی پر دیکھتا ہوں فرمایا آنحضرتؐ نے یہ دریا پر شیطان کا عرش دیکھتا ہے

قال ماترٰی قال اری صادقا وکاذبین اوصادقین وکاذبا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس علیہ فدعاہ وفی الباب عن عمر و
حسین بن علی وابن عمر وابی ذر وابن مسعود وجابر وحفصۃ ھٰذا حدیث حسن حدثنا عبداللہ بن معٰویۃ الجمحی نا حماد
بن سلمۃ عن علی بن زید عن عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث ابوالدجال وامہ
ثلاثین عاما لایولد لھما ولد ثم یولد لھما غلام اعور اضر شیٔ واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولاینام قلبہ ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ابویہ فقال ابوہ طوال ضرب اللحم کان انفہ منقار وامہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین قال ابوبکرۃ فسمعت بمولود فی الیہود
بالمدینۃ فذھبت انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھما قلنا ھل لکما ولد فقالا مکثنا
ثلاثین عاما لایولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضر شیٔ واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولاینام قلبہ قال فخرجنا من عندھما فاذا ھو منجدل
فی الشمس فی قطیفۃ ولہ ھمھمۃ فکشف عن رأسہ فقال ما قلتما قلنا وھل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عینای ولاینام قلبی ھٰذا حدیث
حسن غریب لانعرفہ الامن حدیث حماد بن سلمۃ **باب** حدثنا ھناد نا ابومعاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی الارض نفس منفوسۃ یعنی الیوم یاتی علیھا مائۃ سنۃ وفی الباب عن ابن عمر وابی سعید وبریدۃ
ھٰذا حدیث حسن حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرزاق نا معمر عن الزھری عن سالم بن عبداللہ وابی بکر بن سلیمان وھو ابن ابی حثمۃ
ان عبداللہ بن عمر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ صلوٰۃ العشاء فی اٰخر حیوتہ فلما سلم قام

فرمایا آپ نے کیا دیکھتا ہے کہنے لگا میں دیکھتا ہوں ایک سچا دو جھوٹے یا دو سچے ایک جھوٹا یعنی میرے پاس کبھی جھوٹی خبریں آتی ہیں کبھی ایک سچی ہوتی
ہے دو جھوٹی کبھی دو جھوٹی ایک سچی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر امر ملگیا ہے پھر آپنے اُسکو چھوڑ دیا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور حسین بن
علی اور ابن عمر اور ابی ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی
ہمسے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ دجال
کے تیس سال تک اس حالت پر رہیں گے کہ اُن کے یہاں اولاد پیدا نہ ہوگی پھر اُنکے واسطے ایک لڑکا کانا بہت ضرر دینے والا اور بہت کم نفع
دینے والا پیدا ہوگا اُسکی آنکھیں سوئیں گی اور اُسکا دل نہ سوئیگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے والدین کی صفت بیان کی سو فرمایا کہ باپ
اُسکا لمبا ہے خفیف گوشت یعنی دُبلا گویا ناک اُسکی چونچ ہے اور ماں اُسکی فربہ ہے لمبی پستانوں والی کہا ابوبکرہ نے پھر میں نے (اس قسم کا) ایک لڑکا مدینہ
میں سُنا سو میں اور زبیر بن عوام گئے تاکہ ہم اُسکے والدین پر داخل ہوئے دیکھا تو آنحضرت نے جو اُنکی صفت بیان کی تھی اُنمیں موجود ہے۔ ہمنے کہا کیا
تمھارا کوئی لڑکا ہے کہا دونوں نے ہم تیس سال تک اسی حالت پر رہے کہ ہمارے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا پھر ہمارا ایک لڑکا کانا پیدا ہوا ضرر دینے میں زیادہ ہے۔
نفع دینے میں کم۔ اُسکی آنکھیں سوتی ہیں اور اُسکا دل نہیں سوتا کہا راوی نے پھر ہم اُن دونوں سے نکل آئے اور دیکھا تو وہ یعنی بیٹا اُنکا سورج میں
ایک چادر میں زمین پر پڑا ہوا ہے۔ اور اُسکی نرم آواز ہے سو وہ کپڑا ہم نے اُسکے سر سے کھولا اور کہنے لگا تمنے کیا کہا ہے ہمنے کہا کیا تو نے سُنا ہے جو کچھ ہم نے
کہا ہے کہا اُسنے ہاں میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن سلمہ سے **باب** حدیث
کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کوئی نفس سانس لینے والا آج کے دن زمین پر ایسا نہیں کہ اُسپر سو سال گذریں اور اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ اور ابی سعیدؓ اور بریدہؓ سے یہ
حدیث حسن ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم بن عبداللہ اور ابی بکر
بن سلیمان سے جو ابی حثمہ کا بیٹا ہے یہ کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر عمر میں ایک رات عشا کی نماز پڑھائی پھر جب سلام پھیر تو کھڑے ہوئے

لہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے آخر عمر میں ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اسوقت میں کسیکی عمر نہ ہوگی مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا
کا لالچ کرنا بیفائدہ ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی
کرتا تھا سو اس حدیث سے اسکا دعوی غلط ہوگیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر تمام ہو چکے تھے۔ اسی حدیث سے بعض لوگوں نے دلیل پکڑی ہے کہ حضرت خضر زندہ نہیں ہیں مگر اسپر اعتراض وارد
ہوتا ہے کہ اگر اس حدیث کو عام رکھا جائے تو لازم آتا ہے کہ دجال بھی مرچکا ہو ہاں اگر یوں کہا جائے کہ اسکے لئے زندگی جو قیامت تک ثابت ہے اُسکے لئے دلیل قوی پائی جاتی ہے برخلاف زندگی
حضرت خضر کے کہ اُنکی زندگی کیواسطے کوئی دلیل صحیح صریح اس قسم کی پائی نہیں جاتی اور مؤلف علیہ الرحمۃ کا اس جگہ اس باب کا بلا ترجمہ ذکر کرنا دلالت کرتا ہے کہ ابن صیاد وہ دجال موعود نہیں کیونکہ وہ مرچکا ہے ۱۲ منہ

فقال ارایتکم لیلتکم ھٰذہ علی رأس مائة سنة منھا لایبقی ممن ھو علی ظھر الارض احد قال ابن عمر فوھل الناس فی مقالة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک فیما یتحدثونہ بھٰذہ الاحادیث نحو مائة سنة وانما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبقی ممن ھو الیوم علی ظھر الارض احد یرید بذلک ان ینخرم ذلک القرن ھٰذا حدیث صحیح **باب** ماجاء فی النھی عن سب الریاح **حدثنا** اسحٰق بن ابراھیم بن حبیب بن الشھید نا محمد بن الفضیل نا الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن ذر عن سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی عن ابیہ عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رایتم ما تکرھون فقولوا اللھم انا نسألک من خیر ھٰذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ھٰذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ وفی الباب عن عائشة وابی ھریرة وعثمان بن ابی العاص وانس وابن عباس وجابر ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن ھشام نا ابی عن قتادة عن الشعبی عن فاطمة بنت قیس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فضحک فقال ان تمیم الداری حدثنی بحدیث ففرحت فاحببت ان احدثکم ان ناسا من اھل فلسطین رکبوا سفینة فی البحر فجالت بھم حتی قذفتھم فی جزیرة من جزائر البحر فاذا ھم بدابة لباسة ناشرة شعرھا فقالوا ما انت قالت انا الجساسة قالوا فاخبرینا قالت لا اخبرکم ولا استخبرکم ولکن ائتوا اقصی القریة فان ثم من یخبرکم ویستخبرکم فاتینا اقصی القریة فاذا رجل موثق بسلسلة فقال اخبرونی عن عین زغر قلنا ملأی تدفق قال اخبرونی عن البحیرة قلنا ملأی تدفق قال اخبرونی عن نخل بیسان الذی بین الاردن وفلسطین ھل طعم قلنا نعم قال اخبرونی عن النبی ھل بعث قلنا نعم قال اخبرونی کیف الناس الیہ قلنا سراع قال فنزی نزوة حتی کاد یصعد فی السماء قلنا فما انت قال انا الدجال وانہ یدخل الامصار کلھا الا طیبة وطیبة المدینة ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث قتادة عن الشعبی وقد رواہ غیر واحد عن الشعبی عن فاطمة بنت قیس

اور فرمایا بھلا خبر دون مین تمکو اپنی اس رات کی خبر یہ ہے کہ سو سال کے سرے تک اس سے جو آدمی کہ زمین پر ہے کوئی باقی نہ رہیگا - کہا ابن عمر نے سو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلام کی تفسیر مین غلطی مین واقع ہوئے یعنے مراد آنحضرت کی اسبات سے تقریبًا سو برس ہے یعنی سو سال تک قیامت آجاتیگی حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ جو کوئی آج کے دن زمین پر ہے انمین سے کوئی باقی نہین رہیگا آپ کی اس سے مراد یہ تھی کہ یہ قرن اتنے مین گذر جائیگا یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ ہوا کو گالیان دینی منع ہے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ذر سے اُسنے سعید بن عبدالرحمن بن ابزی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی بن کعب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا کو گالیان مت دو سو جب تم ایسی بات دیکھو کہ جسکو تم بُرا جانتے ہو تو یہ کہو اے اللہ ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور اُسکے اندر کی بھلائی اور جسکے واسطے یہ آندھی بھیجی گئی ہے اُسکی بھلائی مانگتے ہین اور اس ہوا کی بُرائی اور اُسکے اندر کی بُرائی سے اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہے اُسکی بُرائی سے پناہ مانگتے ہین - اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور عثمان بن ابی العاص اور انس اور ابن عباس اور جابر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے فاطمہ بنت قیس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور ہنس پڑے پھر فرمایا کہ تمیم داری نے مجھے ایک بات سنائی ہے سو مین اس سے خوش ہوا ہون سو مین دوست رکھتا ہون کہ وہ تمکو بھی سناؤن وہ یہ ہے کہ چند لوگ اہل فلسطین سے دریا مین ایک کشتی مین سوار ہوئے سو وہ کشتی جولانی مین آئی یہانتک کہ اُسنے اُنکو بحر کے جزیرون مین سے ایک جزیرے مین ڈالدیا سو ناگاہ وہ ایک ابہ کے پاس جو چھپا ہوا تھا اور بال اُسکے آشکارا تھے جا پہونچے سو اُنھون نے کہا تو کون ہے کہا اُسنے مین جساسہ ہون کہا اُنھون نے سو ہمکو کوئی خبر دے کہا اُسنے مین تمکو کوئی خبر نہین دیتا اور نہ تم سے کوئی خبر پوچھتا ہون لیکن تم اس گانوٴن کے آخر مین آؤ سو اسجگہ ایک ایسا شخص ہے جو تم کو خبر بتلائیگا اور تم سے کوئی خبر پوچھیگا پس ہم آخر گانوٴن کے آئے دیکھا تو ایک مرد ہے زنجیرون سے قید کیا ہوا پس کہا اُسنے مجھے زغر کے چشمہ کی خبر بتلاؤ ہم نے کہا وہ پُر ہے جوش مارتا ہے کہا اُنسے بحیرۂ طبریہ کی خبر بتلاؤ ہمنے کہا وہ بھی پُر ہے جوش مارتا ہے کہا اُسنے اُن بیسان کی کھجورون کی خبر بتلاؤ جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہین کیا ان مین پھل آتا ہے ہمنے کہا ہان کہا اُسنے مجھے خبر دو نبی سے کیا تم مین کوئی بھیجا گیا ہے ہمنے کہا ہان کہا اُسنے مجھے خبر دو کہ کسطرح لوگ اُسکی طرف جاتے ہین ہمنے کہا بہت جلدی کہا راوی نے پھر وہ بہت کودا حتے کہ قریب تھا کہ آسمان پر چڑھ جائے ہمنے کہا سو تو کون ہے کہا اُسنے مین دجال ہون اور مین سوائے طیبہ کے اور تمام شہرون مین داخل ہونگا اور طیبہ مدینہ کا نام ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق قتادہ سے جو راوی ہے شعبی سے اور روایت کیا ہے اسکو کئی ایک نے شعبی سے اُسنے فاطمہ بنت قیس سے

باب حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن الحسن عن جندب عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمؤمن ان یذل نفسه قالوا وکیف یذل نفسه قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق هٰذا حدیث حسن غریب باب حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا محمد بن عبد اللہ الانصاری نا حمید الطویل عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انصر اخاک ظالما او مظلوما قیل یا رسول اللہ نصرته مظلوما فکیف انصره ظالما قال تکفه عن الظلم فذاک نصرک ایاه وفی الباب عن عائشة هٰذا حدیث حسن صحیح باب حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن ابی موسیٰ عن وهب بن منبه عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سکن البادیة جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتی ابواب السلطان افتتن وفی الباب عن ابی هریرة هٰذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن عباس لا نعرفه الا من حدیث الثوری حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود یحدث عن ابیه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم منصورون ومصیبون ومفتوح لکم فمن ادرک ذالک منکم فلیتق اللہ ولیأمر بالمعروف ولینه عن المنکر ومن یکذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار هٰذا حدیث حسن صحیح باب حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة عن الاعمش وعاصم بن بهدلة وحماد سمعوا ابا وائل عن حذیفة قال قال عمر ایکم یحفظ ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنة فقال حذیفة انا قال حذیفة فتنة الرجل فی اهله وماله وولده وجاره تکفرها الصلوٰة والصوم والصدقة والامر بالمعروف والنهی عن المنکر قال عمر لست عن هٰذا اسالک ولکن عن الفتنة التی تموج کموج البحر قال یا امیر المؤمنین

باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اُس نے حسن سے اُسنے جندب سے اُسنے حذیفہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن کو لائق نہین کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے کہا لوگون نے کسطرح کوئی اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہے فرمایا آپ نے اُن مصیبتون سے متعرض ہو کہ جنکی وہ طاقت نہین رکھتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ باب۔ حدیث کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے انس بن مالک رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم کسی نے کہا یا رسول اللہ مین اسکے مظلوم ہونے کی حالت مین تو مدد کر سکتا ہون سو اُسکے ظالم ہونے کی حالت مین کیونکر اسکی مدد کرون فرمایا آپ نے اسکو ظلم سے بند کر سو یہ کام کرنا اُسکے لئے تیری مدد ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی موسیٰ سے اُسنے وہب بن منبہ سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جس کسی نے جنگل مین سکونت اختیار کی اُسنے ظلم کیا یعنی طبیعت اسکی سخت ہو گئی اور جو کوئی شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا اور جو کوئی بادشاہون کے دروازے پر آیا وہ فتنے مین پڑا اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ابن عمر رضؓ سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ثوری سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سماک بن حرب سے کہا اُسنے سُنا مین نے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیشک تم فتح پاؤ گے اور مال حاصل کرو گے اور تمھارے لئے شہر فتح ہونگے سو جو کوئی تم مین سے یہ بات پائے تو چاہیئے کہ اللہ سے ڈرے اور نیکی کا حکم کرے اور بُرے کامون سے منع کرے اور جو کوئی مجھ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ آگ مین بنائے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے اعمش اور عاصم بن بہدلہ اور حماد سے سُنا اُنھون نے ابا وائل سے اُسنے روایت کی حذیفہ رضؓ سے کہا اُسنے کہا عمر رضؓ نے کون تم مین سے وہ بات یاد رکھتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کے باب مین فرمائی ہے پس کہا حذیفہ رضؓ نے مین یاد رکھتا ہون کہا حذیفہ نے فتنہ مرد[1] کا اسکے اہل اور مال اور اولاد اور ہمسائے مین اُسکے لئے نماز اور روزہ اور صدقہ اور امر بالمعروف اور بُرے کامون سے منع کرنا ہی کفارہ ہو جاتا ہے کہا حضرت عمر رضؓ نے مین نے تجھ سے اس سے سوال نہین کیا لیکن اُس فتنہ سے جو جوش مارے گا مثل جوش دریا کے۔ کہا اُس نے اے امیر المؤمنین

[1] فتنہ مرد کا اہل کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے سختی سے پیش آوے۔ اور مال مین فتنہ یہ ہے کہ غیر محل مین اسکو صرف کرے اور اولاد کے ساتھ فتنہ یہ ہے کہ اس سے اتنی محبت رکھے کہ وہ محبت اُسکو بہت نیکیون سے روک رکھے اور ہمسائے کے ساتھ فتنہ یہ ہے کہ اسکا زوال چاہے ان سب امور سے نماز وغیرہ اُمور جو حدیث مین مذکور ہوئے ہین کفارہ ہو جاتے ہین ۱۲

ان بینك وبینها بابا مغلقا قال عمر ایفتح ام یکسر قال بل یکسر قال اذن لا یغلق الی یوم القیمة قال ابو وائل فی حدیث حماد فقلت لمسروق
سل حذیفة عن الباب فسأله فقال عمر هذا حدیث صحیح **باب حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمدانی نا محمد بن عبد الوهاب عن مسعر
عن ابی حصین عن الشعبی عن العدوی عن کعب بن عجرة قال خرج الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن تسعة وخمسة واربعة
احد العددین من العرب والاخر من العجم فقال سمعوا هل سمعتم انه سیکون بعدی امراء فمن دخل علیهم فصدقهم بکذبهم واعانهم
علی ظلمهم فلیس منی ولست منه ولیس بوارد علی الحوض ومن لم یدخل علیهم ولم یعنهم علی ظلمهم ولم یصدقهم بکذبهم فهو منی
وانا منه وهو وارد علی الحوض هذا حدیث صحیح غریب لا نعرفه من حدیث مسعر الا من هذا الوجه قال هارون وثنی محمد بن عبد الوهاب
عن سفیان عن ابی حصین عن الشعبی عن عاصم العدوی عن کعب بن عجرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه قال هارون وثنی محمد عن سفیان
عن زبید عن ابراهیم ولیس بالنخعی عن کعب بن عجرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه حدیث مسعر وفی الباب عن حذیفة وابن عمر **حدثنا**
اسمٰعیل بن موسی الفزاری ابن ابنة السدی الکوفی نا عمر بن شاکر عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یأتی علی الناس
زمان الصابر فیهم علی دینه کالقابض علی الجمر هذا حدیث غریب من هذا الوجه وعمر بن شاکر روی عنه غیر واحد من اهل العلم و
هو شیخ بصری **باب حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم وقف علی ناس جلوس فقال الا اخبرکم بخیرکم من شرکم قال فسکتوا فقال ذلك ثلث مرات فقال رجل بلی یا رسول
الله اخبرنا بخیرنا من شرنا قال خیرکم من یرجی خیره ویؤمن شره وشرکم من لا یرجی خیره ولا یؤمن شره هذا حدیث حسن صحیح
باب حدثنا موسی بن عبد الرحمٰن الکندی نا زید بن حباب اخبرنی موسی

درمیان آپکے اور اس فتنے کے دروازہ ہے بند کیا ہوا کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا وہ دروازہ کھولا جاویگا یا توڑا جاویگا کہا حذیفہؓ نے بلکہ توڑا جاویگا
کہا حضرت عمرؓ نے اسوقت قیامت تک بند نہیں ہوگا کہا ابو وائل نے حماد کی حدیث مین مین نے مسروق سے کہا حذیفہؓ سے دروازے کی بابت سوال کر
کہ وہ کیا ہے پس اُسنے اس سے پوچھا تو کہا اُسنے وہ دروازہ عمرؓ ہے - یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث
کی ہمسے محمد بن عبد الوہاب نے مسعر سے اُسنے ابی حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدوی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے کہا اُسنے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نکلے اور ہم نو آدمی تھے پانچ ایک اور چار ایک - ایک گروہ انمین سے عرب سے تھا اور دوسرا عجم سے - پس فرمایا آپنے سنو کیا تمنے سنا ہے
کہ میرے بعد امیر ہونگے سو جو کوئی انپر داخل ہوا اور انکے کذب پر انکی تصدیق کی اور انکے ظلم پر انکی مدد کی تو وہ شخص مجھ سے نہین اور نہ مین اُس سے
ہون اور نہ وہ میرے پاس حوض پر آنیوالا ہے - اور جو کوئی اُنپر داخل نہ ہوا اور انکے ظلم پر انکی اعانت نہ کی اور انکے کذب پر انکی تصدیق نہ کی
تو وہ مجھ سے ہے اور مین اُس سے ہون اور وہ میرے پاس حوض پر آنیوالا ہے - یہ حدیث صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق مسعر سے
سوائے اس وجہ کے - کہا ہارون نے اور حدیث کی مجھے محمد بن عبد الوہاب نے سفیان سے اُس نے ابی حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے عاصم
عدوی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے - کہا ہارون نے اور حدیث کی مجھے محمد نے سفیان سے اُسنے زبید
اُسنے ابراہیم سے اور یہ ابراہیم نخعی نہین ہے اُسنے کعب بن عجرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مسعر کے - اور اس باب مین روایت
ہے حذیفہؓ اور ابن عمرؓ سے - **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ فزاری یعنے سدی کوفی کے نواسے نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن شاکر نے انسؓ
بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگونپر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ انمین صبر کرنیوالا دین پر مثل اسکے ہے کہ جیسے آگ
کی چنگاری کو پکڑنیوالا ہے - یہ حدیث اس طریق سے غریب ہی اور عمر بن شاکر سے کئی ایک نے اہل علم سے روایت کی ہی اور یہ شیخ بصری ہی **باب**
حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم چند لوگونپر جو بیٹھے ہوے تھے کھڑے ہوے اور فرمایا کیا مین تمکو خبر دون تمھارے بہتر کی تمھارے برے سے کہا راوی نے سو
وہ خاموش ہورہے پس آپنے یہ کلمہ تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ آپ ہمارے بہتر کی ہمارے بُرے سے خبر دیجئے فرمایا آپنے
بہتر تم مین سے وہ ہے کہ اسکی نیکی کی اُمید رکھی جاوے اور اسکی برائی سے امن رہے اور برا تم مین سے وہ ہی کہ جسکی نیکی کی اُمید نہ رکھی جائے اور اسکی
برائی سے امن نہ ہو - یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے موسیٰ بن عبد الرحمٰن کندی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا خبر دی مجھے موسیٰ

بن عبيدة ثنى عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مشت امتى المطيطياء وخدمها ابناء الملوك ابناء فارس والروم سلط شرارها على خيارها هٰذا حديث غريب وقد رواه ابومعاوية عن يحيى بن سعيد الانصارى حدثنا بذلك محمد بن اسمٰعيل الواسطى نا ابومعاوية عن يحيى بن سعيد الانصارى عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولا يعرف لحديث ابى معاوية عن يحيى بن سعيد عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر اصل انما المعروف حديث موسى بن عبيدة وقد روى مالك بن انس هٰذا الحديث عن يحيى بن سعيد مرسلا ولم يذكر فيه عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر حدثنا محمد بن المثنى ثنا خالد بن الحارث نا حميد الطويل عن الحسن عن ابى بكرة قال عصمنى الله بشئ سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لما هلك كسرى قال من استخلفوا قالوا ابنته فقال النبى صلى الله عليه وسلم لن يفلح قوم ولوا امرهم امرأة قال فلما قدمت عائشة يعنى البصرة ذكرت قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فعصمنى الله به هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر نا محمد بن ابى حميد عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم بخيار امرائكم وشرارهم خيارهم الذين تحبونهم ويحبونكم وتدعون لهم ويدعون لكم وشرار امرائكم الذين تبغضونهم ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن ابى حميد ومحمد يضعف من قبل حفظه حدثنا الحسن بن على الخلال نا يزيد بن هارون نا هشام بن حسان عن الحسن عن ضبة بن محصن عن ام سلمة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال انه سيكون عليكم ائمة تعرفون وتنكرون فمن انكر فقد برئ ومن كره فقد سلم ولكن من رضى وتابع فقيل يا رسول الله

بن عبیدہ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن دینار نے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میری اُمت[ف] متکبرون کی چال چلیگی اور بادشاہون کے بیٹے یعنی بادشاہانِ فارس اور روم کے بیٹے اُنکی خدمت کرینگے تو شریر لوگ اس اُمت کے اس اُمت کے نیک لوگون پر مسلط کئے جائینگے۔ یہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ہی اسکو ابومعاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن اسمٰعیل واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور ابی معاویہ کی حدیث کی اصل جو یحییٰ بن سعید نے بواسطہ عبد اللہ بن دینار کے ابن عمرؓ سے روایت کی ہی معلوم نہین ہوتی۔ اصل تو موسیٰ بن عبیدہ کی حدیث معلوم ہوتی ہی۔ اور مالک بن انس نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے مرسل روایت کیا ہی اور اُسنے اسمین عبد اللہ بن دینار کا ذکر نہین کیا جو راوی ہے ابن عمرؓ سے حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے حسن سے اُسنے ابی بکرہؓ سے کہا اُسنے مجھے اس حدیث نے بچا رکھا جو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی تھی جبکہ بادشاہ کسریٰ ہلاک ہوا تو آپ نے فرمایا تھا کس کو اُنھون نے اپنا خلیفہ بنایا ہی کہا لوگون نے اُسکی بیٹی کو پس فرمایا آپ نے نہین فلاح پائے گی وہ قوم جنھون نے اپنا امر عورت کے سپرد کر دیا کہا ابو بکرہؓ نے جب عائشہؓ بصرہ مین آئین تو مجھے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یاد آیا سو مجھے اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے بچا لیا۔ یہ حدیث صحیح ہی۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی مجھے محمد بن ابی حمید نے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن خطابؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کیا مین تمکو تمھارے نیک امیرون اور بُرے امیرون کی خبر نہ دون۔ نیک وہ امیر ہین کہ جنکو تم دوست رکھتے ہو اور وہ تمکو دوست رکھتے ہین اور تم اُنکے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمھارے لئے دعا کرتے ہین اور بُرے امیر تمھارے وہ ہین کہ جن کو تم بُرا جانتے ہو اور وہ تم کو بُرا جانتے ہین اور تم اُن پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہین۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن ابی حمید سے اور محمد حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا گیا ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن حسان نے حسن سے اُسنے ضبہ بن محصن سے اُسنے ام سلمہؓ سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا آپ نے جلدی تمپر ایسے لوگ حاکم ہونگے کہ جنکے بعض افعال کو تم اچھا جانوگے اور بعض کو بُرا جانوگے سو جسنے اُنکے افعال کو بُرا جانا وہ بچ رہا اور جسنے مکروہ جانا وہ سلامت رہا لیکن جو راضی ہوا اور تابع ہوا وہ ہلاک ہوا کسی نے کہا یا رسول اللہ

[ف] یہ آنحضرت کا معجزہ ہے کیونکہ جب اس امت نے ملک فارس اور روم کو فتح کر لیا تو اسی اُمت کے لوگ حضرت عثمانؓ پر غالب ہوئے اور اُنکو شہید کیا اسی طرح بنی اُمیہ نے بھی جو کچھ کیا ہے ظاہر ہے-۱۲

افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا هذا حديث حسن صحيح حدثنا احمد بن سعيد الاشقر نا يونس بن محمد و هاشم بن القاسم قالا نا صالح المرى عن سعيد الجريرى عن ابى عثمان النهدى عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت امراءكم خياركم و اغنياءكم سمحاءكم و اموركم شورى بينكم فظهر الارض خير لكم من بطنها و اذا كانت امراءكم شراركم و اغنياءكم بخلاءكم و اموركم الى نساءكم فبطن الارض خير لكم من ظهرها هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث صالح المرى و صالح فى حديثه غرائب لا يتابع عليها هو رجل صالح باب حدثنا ابراهيم بن يعقوب الجوزجانى نا نعيم بن حماد نا سفيان بن عيينة عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال انكم فى زمان من ترك منكم عشر ما امر به هلك ثم ياتى زمان من عمل منهم بعشر ما امر به نجا هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث نعيم بن حماد عن سفيان بن عيينة وفى الباب عن ابى ذر و ابى سعيد حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى عن سالم عن ابن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال ههنا ارض الفتن و اشار الى المشرق حيث يطلع قرن الشيطان او قال قرن الشمس هذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا رشدين بن سعد عن يونس عن ابن شهاب الزهرى عن قبيصة بن ذويب عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من خراسان رايات سود فلا يردها شئ حتى تنصب بايلياء هذا حديث حسن غريب ابواب الرؤيا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ان رؤيا المؤمن جزء من ستة و اربعين جزء من النبوة حدثنا نصر بن على نا عبد الوهاب الثقفى نا ايوب

کیا ہم اُن سے لڑائی نہ کریں فرمایا آپ نے نہ جبتک وہ نماز پڑھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے احمد بن سعید اشقر نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن محمد اور ہاشم بن قاسم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے صالح مری نے سعید جریری سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبتک حاکم تمھارے نیک رہینگے اور غنی تمھارے سخی اور کام تمھارے آپس کے مشورے سے ہونگے تو پیٹھ زمین کی اُس کے بطن سے تمھارے لئے بہتر ہے یعنے زمین پر رہنا مرنے سے بہتر ہے۔ اور جب تمھارے حاکم برے ہو جائینگے اور غنی تمھارے بخیل اور کام تمھارے عورتون کے سپرد ہونگے تو بطن زمین کا اُس کی پیٹھ سے تمھارے لئے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُس کو مگر طریق صالح مری سے اور صالح غریب حدیث روایت کرتا ہے۔ اسکا کوئی پیرو نہین ہے۔ اور یہ آدمی صالح ہے۔ باب حدیث کی ہم سے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے کہا حدیث کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی الزناد سے اُس نے اعرج سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے تم ایسے زمانے مین ہو کہ جو کوئی تم مین سے دسوان حصہ اُس چیز کا ترک کرے کہ جس کا اُسکو حکم ہوا ہے تو ہلاک ہو جائے پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ جو کوئی ان مین سے ساتھ دسوین حصے اُس چیز کے کہ جس کا اُس کو حکم ہوا ہے عمل کرے گا تو نجات پائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق نعیم سے جو راوی ہے سُفیان بن عیینہ سے اور اس باب مین روایت ہے ابی ذر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے پس فرمایا اس جگہ زمین فتنون کی ہے اور مشرق کی طرف اشارت کی جہان سینگ شیطان کا نکلتا ہے یا فرمایا آپ نے سینگ شمس کا یعنی یطلع کا لفظ نہین فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے یونس سے اُسنے ابن شہاب زہری سے اُسنے قبیصہ بن ذویب سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے نکلین گے پس ان کو کوئی چیز رونہ کرے گی حتی کہ ایلیا (نام بیت المقدس) مین گاڑے جاوینگے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابواب خوابون کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین باب مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیسوین حصہ مین سے ایک حصہ ہے۔ حدیث کی ہم سے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے

عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب واصدقھم رؤیا اصدقھم حدیثا ورؤیا المسلم جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ والرؤیا ثلاث فالرؤیا الصالحۃ بشری من اللہ والرؤیا من تحزین الشیطان والرؤیا مما یحدث بھا الرجل نفسہ فاذا رای احدکم ما یکرہ فلیقم ولیتفل ولا یحدث بہ الناس قال واحب القید فی النوم واکرہ الغل القید ثبات فی الدین ھذا حدیث صحیح حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن شعبۃ عن قتادۃ سمع انسا یحدث عن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابی رزین العقیلی وانس وابی سعید وعبداللہ بن عمرو وعوف بن مالک وابن عمر حدیث عبادۃ حدیث صحیح باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان بن مسلم نا عبدالواحد نا المختار بن فلفل نا انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی قال فشق ذلک علی الناس فقال لکن المبشرات فقالوا یا رسول اللہ وما المبشرات قال رؤیا المسلم وھی جزء من اجزاء النبوۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وحذیفۃ بن اسید وابن عباس وام کرز ھذا حدیث صحیح غریب من ھذا الوجہ من حدیث المختار بن فلفل حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن المنکدر عن عطاء بن یسار عن رجل من اھل مصر قال سالت ابا الدرداء عن قول اللہ عزوجل لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا فقال ما سالنی عنھا احد غیرک الا رجل واحد منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما سألنی عنھا احد غیرک منذ انزلت ھی الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ وفی الباب عن عبادۃ بن الصامت ھذا حدیث حسن حدثنا قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن دراج عن ابی الھیثم عن ابی سعید

محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زمانہ قریب ہو[1] تو اُمید نہین کہ مومن کا خواب جھوٹا ہو اور بہت سچا خواب بین وہ شخص ہے جو بہت سچا ہے بات مین۔ اور مسلمان کا خواب چھیالیسوان حصہ ہے نبوت کے حصون سے۔ اور خواب تین قسم کا ہی پس خواب صالح تو اللہ کی جانب سے خوشخبری ہے اور ایک خواب شیطان کے فعلون سے ہے۔ اور ایک خواب وہ ہی جو آدمی اپنے دل مین باتین کرتا ہے۔ سو جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھے کہ جسکو وہ مکروہ جانتا ہے تو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے اور تھوکے اور لوگون سے بیان نہ کرے فرمایا آپنے اور مین خواب مین بیڑی کو جو پانوٗن مین ہے اچھا جانتا ہون اور طوق کو بُرا جانتا ہون بیڑی کی تعبیر یہ ہو کہ دین مین ثابت قدمی اور مضبوطی ہوتی ہے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے سنا اُسنے انس سے کہ حدیث کرتا تھا عبادہ بن صامتؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی رزین عقیلی اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم حدیث عبادہ کی صحیح ہے باب نبوت تو گئی اور خوشخبری دینے والی چیزین باقی رہی ہین حدیث کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہم سے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالواحد نے کہا حدیث کی ہم سے مختار بن فلفل نے کہا حدیث کی ہمسے انسؓ بن مالک نے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رسالت اور نبوت تو منقطع ہو گئی ہے سو کوئی رسول اور نبی میرے بعد نہین ہوگا۔ کہا راوی نے پس یہ بات لوگون پر بھاری ہوئی پس فرمایا آپنے لیکن خوشخبری دینے والی چیزین باقی ہین کہا لوگون نے یا رسول اللہ خوشخبری دینے والی چیزین کونسی ہین فرمایا آپنے مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کے حصون سے ایک حصہ ہی۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرز سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث اس وجہ سے یعنی طریق مختار بن فلفل سے صحیح غریب ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن منکدر سے اُسنے عطاء بن یسار نے اُسنے ایک مرد مصری سے کہا اُسنے مین نے ابا الدرداء سے اس آیت کی بابت سوال کیا لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا یعنے انکے لئے حیات دنیا مین خوشخبری ہے۔ سو کہا اُسنے سوائے تیرے مجھ سے کسی آدمی نے اس سے سوال نہین کیا جب سے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہے مگر ایک مرد نے۔ مین نے آنحضرت سے سوال کیا تو فرمایا آپ نے جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے مجھ سے کسی نے سوائے تیرے اس سے سوال نہین کیا۔ مراد اس سے خواب صالح ہی کہ جسکو مسلمان دیکھتا ہی یا اسکے لیئے دکھائے جاتے ہین۔ اور اس باب مین روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لھیعہ نے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے

[1] زمانہ کے قریب ہونے کے یہ معنی ہین کہ جب قیامت کا زمانہ نزدیک ہوگا یا مراد اس سے وہ وقت ہے کہ جب رات اور دن برابر ہو جاتے ہین یا مراد یہ ہے کہ جب دن چھوٹے ہو جائین گے

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار حدثنا محمد بن بشار نا ابوداؤد نا حرب بن شداد وعمران القطان عن
یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ قال نبئت عن عبادۃ بن الصامت قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ تعالیٰ لہم البشریٰ
فی الحیوٰۃ الدنیا قال ہی الرؤیا الصالحۃ یراہا المؤمن اوتری لہ قال حرب فی حدیثہ ثنا یحییٰ **باب** ماجاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من رأنی فی المنام فقد رأنی حدثنا بندار نا عبد الرحمٰن بن مہدی نا سفیان عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبداللہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لایتمثل بی وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابی قتادۃ و
ابن عباس وابی سعید وجابر وانس وابی مالک الاشجعی عن ابیہ وابی بکرۃ وابی جحیفۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب**
ماجاء اذا رأی فی المنام مایکرہ مایصنع حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن یحییٰ بن سعید عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی قتادۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم شیئا یکرھہ فلینفث عن
یسارہ ثلث مرات ولیستعذ باللہ من شرہا فانہا لاتضرہ وفی الباب عن عبداللہ بن عمرو وابی سعید وجابر وانس ھٰذا
حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی تعبیر الرؤیا حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبۃ اخبرنی یعلی بن عطاء قال
سمعت وکیع بن عدس عن ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن جزء من اربعین جزء
من النبوۃ وہی علی رجل طائر مالم یحدث بہا فاذا تحدث بہا سقطت قال واحسبہ قال ولا تحدث بہا الا لبیبا اوحبیبا

اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہت سچا خواب صبح کا ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا
حدیث کی ہمسے حرب بن شداد اور عمران قطان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے کہا اُسنے مجھے عبادہ بن صامت رضؓ سے خبر ملی ہے کہ کہا اُسنے
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت پوچھا لہم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا یعنے انکے لئے حیات دنیا مین خوشخبری ہے فرمایا
آپ نے مراد اس سے خواب صالح ہے کہ جسکو مومن دیکھتا ہے یا اُس کے لئے دکھائے جاتے ہین - کہا حرب نے اپنی حدیث مین حدیث کی
ہمسے یحیی نے یعنی ثنا کہا نہ عن **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان مین کہ جسنے مجھے خواب مین دیکھا تو بیشک اُسنے مجھے
دیکھا **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن ابن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اسنے ابی الاحوص
سے اُسنے عبد اللہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے مجھ کو خواب مین دیکھا تو بیشک اُسنے مجھے دیکھا اسواسطے کہ
شیطان مجھسا نہین بن سکتا اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور جابر اور انس اور ابی مالک
اشجعی سے جو راوی ہے اپنے باپ سے اور ابی بکرہ اور ابی جحیفہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ جب کوئی
ایسا خواب دیکھے جو بُرا ہو تو کیا کرے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن
سے اُسنے ابی قتادہ رضؓ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے ٹھیک اور اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے - اور
پریشان خواب شیطان کی طرف سے سو جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھے کہ اسکو بُرا جانتا ہو تو چاہیئے کہ اپنی بائین طرف تین بار
تھوکے اور اُسکی بُرائی سے اللہ تعالے سے پناہ مانگے پھر وہ اسکو ضرر نہین دیتا اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید
اور جابر اور انس سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خواب کی تعبیر کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث
کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا خبر دی مجھے یعلی بن عطار نے کہا سنا مین نے وکیع بن عدس سے اُسنے روایت کی ابی رزین عقیلی
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چالیس حصون مین سے اور یہ جانور[1] کے پانوٴن پر
ہوتی ہے جب تک کہ بیان نہ کرے اور جب بیان کی جائے تو گر پڑتی ہے کہا راوی نے اور مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے
کہ وہ خواب سوا ے کسی دانا یا دوست کے بیان نہ کرے

[1] جانور کے پانوٴن پر ہونے کے یہ معنی ہین کہ اس کا اچھا اور بُرا ہونا معلوم نہین سو جب کسی نے اسکی تعبیر کردی تو وہ اُسی تعبیر کے موافق ہو جائیگی اسی واسطے آپ نے فرمایا ہے
کہ سوا ے کسی دانا یا دوست کے بیان نہ کرے کیونکہ دانا آدمی سوچ کر بات کرتا ہے ایسا ہی دوست اور دوسرے آدمی بلاسوچے سمجھے تعبیر جو دل مین واہی تواہی آئی کہدی اور انسان کو رنج مین
ڈالدیا - بخاری نے ایک باب اپنی کتاب مین اس کے مخالف منعقد کیا ہے اُس کا حاصل ہے کہ خواب کی تعبیر بیان کرنے والے پر موقوف نہین بلکہ خود بخود جیسی ہوتی ہے واقع ہوتی ہے ۱۲

حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون نا شعبة عن یعلیٰ بن عطاء عن وکیع بن عدس عن عمه ابی رزین عن النبی صلی الله علیه وسلم قال رؤیا المسلم جزء من ستة واربعین جزء من النبوة وهی علی رجل طائر مالم یحدث بها واذا احدث بها وقعت هذا احدیث حسن صحیح وابو رزین العقیلی اسمه لقیط بن عامر وروی حماد بن سلمة عن یعلی بن عطاء فقال عن وکیع بن عدس وقال شعبة وابو عوانة وهشیم عن یعلیٰ بن عطاء عن وکیع بن عدس وهٰذا اصح **باب**

حدثنا احمد بن ابی عبید الله السلیمی البصری نا یزید بن رزیع نا سعید عن قتادة عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا ثلث فرؤیا حق ورؤیا یحدث الرجل بها نفسه ورؤیا تحزین من الشیطان فمن رای مایکره فلیقم فلیصل وکان یقول یعجبنی القید واکره الغل لقید ثبات فی الدین وکان یقول من رانی فانی انا هو فانه لیس للشیطان ان یتمثل بی وکان یقول لاتقص الرؤیا الاعلی عالم او ناصح وفی الباب عن انس وابی بکرة وام العلاء وابن عمر وعائشة وابی سعید وجابر وابی موسیٰ وابن عباس وعبد الله بن عمرو حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی الذی یکذب فی حلمه**

حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمٰن عن علی قال اراه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کذب فی حلمه کلف یوم القیمة عقد شعیرة حدثنا قتیبة نا ابو عوانة عن عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وفی الباب عن ابن عباس وابی هریرة وابی شریح وواثلة بن الاسقع وهٰذا اصح من الحدیث الاول

حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب نا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم

حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یعلی بن عطاء سے اُسنے وکیع ابن عدس سے اُسنے اپنے چچا ابی رزین سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مسلمان کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں سے اور یہ جانور کے پانوں پر ہے جب تک اُسکو بیان نہ کرے اور جب اُسکو بیان کرے تو واقع ہوجاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔ اور روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے سو کہا اُسنے یہ روایت ہے وکیع بن عدس سے اور کہا شعبہ اور ابو عوانہ اور ہشیم نے یہ روایت یعلی بن عطاء سے ہے اُسنے روایت کی وکیع بن عدس سے۔ اور یہ روایت بہت صحیح ہے **باب**

حدیث کی ہم سے احمد بن ابی عبید اللہ سلیمی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے سعید نے قتادہ سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کی تین قسم ہے ایک خواب تو حق ہے اور ایک خواب یہ ہے کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑیں اور ایک خواب شیطان کی جانب سے ہے جس سے وہم اور رنج ہو سو جو کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جسکو وہ بُرا جانتا ہو تو چاہیئے کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور آنحضرت فرماتے تھے کہ مجھے بیڑیاں پسند ہیں اور طوق کو میں بُرا جانتا ہوں یعنی خواب میں بیڑیاں دیکھنی بری نہیں اور طوق دیکھنا برا ہے کیونکہ بیڑی دین میں ثابت قدمی ہے اور یہ فرماتے تھے کہ جس نے مجھے دیکھا تو بیشک میں وہی ہوں کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ خواب سوائے کسی عالم یا خیر خواہ کے بیان نہ کرنا چاہیئے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابی بکرہ اور ام العلا اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی موسی اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب اُس شخص کے بیان میں کہ جو کوئی اپنے خواب میں جھوٹ بولتا ہے**

حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الاعلی سے اُسنے ابی عبد الرحمن سے اُسنے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے خواب میں جھوٹ بولے تو اسکو قیامت کے دن جَو میں گرہ دینے کی تکلیف دی جائے گی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الاعلی سے اُسنے ابی عبد الرحمن سلمی سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی شریح اور واثلہ بن اسقع سے رضی اللہ عنہم اور یہ حدیث پہلی حدیث سے بہت صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال من تحلم کاذبا کلف یوم القیمة ان یعقد بین شعیرتین ولن یعقد بینهما هذا حدیث صحیح **باب حدثنا** قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزهری عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بینا انا نائم اذ اتیت بقدح لبن فشربت منه ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولته یا رسول الله قال العلم وفی الباب عن ابی هریرة وابی بکرة وابن عباس وعبد الله بن سلام وخزیمة والطفیل بن سخبرة وسمرة وابی امامة وجابر حدیث ابن عمر حدیث صحیح **باب حدثنا** الحسین بن محمد الحریری البلخی نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن ابی امامة بن سهل بن حنیف عن بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیهم قمص منها ما یبلغ الثدی ومنها ما یبلغ اسفل من ذلک قال فعرض علی عمر وعلیه قمیص یجره قالوا فما اولته یا رسول الله قال الدین **حدثنا** عبد بن حمید ثنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد عن ابیه عن صالح بن کیسان عن الزهری عن ابی امامة بن سهل بن حنیف عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه وهذا اصح **باب** ماجاء فی رؤیا النبی صلی الله علیه وسلم فی المیزان والدلو **حدثنا** محمد بن بشار ثنا الانصاری نا اشعث عن الحسن عن ابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ذات یوم من رأی منکم رؤیا فقال رجل انا رأیت کان میزانا نزل من السماء فوزنت انت وابو بکر فرجحت انت بابی بکر ووزن ابو بکر وعمر فرجح ابو بکر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان فراینا الکراهیة فی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا**

کہ فرمایا آپ نے جو کوئی جھوٹا خواب بیان کرے تو وہ قیامت کے دن دو جون مین گرہ دینے کی تکلیف دیا جائیگا اور اُن دونون مین گرہ دی نہ جائیگی یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک[1] پیالہ لایا گیا سو مین نے اُس سے پیا پھر مین نے اپنا جھوٹا باقی دودھ عمر بن خطابؓ کو دیا کہا لوگون نے سو اس خواب کی یارسول اللہ آپ نے کیا تعبیر کی ہے فرمایا آپ نے علم۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور عبداللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سنجرہ اور سمرہ اور ابی امامہ اور جابر سے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہم کی صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے حسین بن محمد حریری بلخی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے اُسنے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مین نے لوگونکو کہ میرے سامنے کیئے گئے اور اُنپر کرتے ہین اُن مین سے کسی کا کرتا تو چھاتی تک پہونچا ہے اور کسی کا اُس سے نیچے اور عمر بن خطابؓ میرے سامنے کیا گیا اور اُسپر کرتا تھا کہ وہ اُسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنے بہت لمبا تھا کہا لوگون نے سو آپ نے یارسول اللہ اسکی کیا تعبیر کی ہے فرمایا آپ نے کہ دین[2] **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے صالح بن کیسان سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے اُسنے ابی سعید خدریؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنی اور یہ روایت صحیح ہے **باب** تعبیر کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث نے حسن سے اُسنے ابی بکرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کسی نے تم مین سے کوئی خواب دیکھا ہے سو کہا ایک مرد نے مین نے دیکھا ہے گویا ایک ترازو آسمان سے اُتری ہے پس آپ اور حضرت ابوبکر وزن کیئے گئے یعنی ایک پلے مین آپ رکھے گئے اور دوسرے مین حضرت ابوبکرؓ پس آپ حضرت ابوبکر سے بھاری ہوے اور حضرت ابوبکر اور عمر وزن کیے گئے تو حضرت ابوبکر بھاری ہوے اور حضرت عمر اور عثمانؓ وزن کیے گئے تو حضرت عمر بھاری ہوے پھر وہ ترازو اُٹھا یا گیا (صحابی کہتے ہین) پھر ہم نے آپ کے چہرۂ مبارک مین کراہت[3] دیکھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے

[1] اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب مین دیکھے اُسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے کہ دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصًا حالت طفولیت مین اس حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت کمال درجہ کی ظاہر ہوئی ۱۲ [2] دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے ویسے ہی دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے ۱۲ [3] وجہ کراہت کی یہ ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دین کے کام مین اختلاط ہوگا۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ وزن اُن اشیا مین ہوتا ہے جو آپسمین متقارب ہون یعنی آپسمین ملتے جلتے ہون اور جب اُن مین فرق ظاہر ہو تو وزن کرنیکا کچھ فائدہ نہیں اسی وجہ سے ترازو بعد وزن کرنے ان تین شخصونکے اُٹھا یا گیا کیونکہ اُنکے بعد کوئی ایسا شخص باقی نہ تھا جسکا اُنکے ساتھ مقابلہ کیا جاوے ۱۲

ابو موسی الانصاری نا یونس بن بکیر نا عثمان بن عبد الرحمن عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن ورقة فقالت له خدیجة انه کان صدقك وانه مات قبل ان تظهر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اریته فی المنام وعلیه ثیاب
بیاض ولو کان من اهل النار لکان علیه لباس غیر ذلك هذا حدیث غریب وعثمن بن عبد الرحمن لیس عند اهل الحدیث بالقوی
حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا ابن جریج ثنی موسی بن عقبة ثنی سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن رؤیا النبی صلی الله علیه
وسلم وابی بکر وعمر فقال رأیت الناس اجتمعوا فنزع ابو بکر ذنوبا او ذنوبین فیه ضعف والله یغفر له ثم قام عمر فنزع فاستحالت غربا
فلم ار عبقریا یفری فریه حتی ضرب الناس بالعطن وفی الباب عن ابی هریرة هذا حدیث صحیح غریب من حدیث ابن عمر حدثنا
محمد بن بشار نا ابو عاصم نا ابن جریج اخبرنی موسی بن عقبة قال اخبرنی سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن رؤیا النبی صلی الله علیه
وسلم قال رأیت امرأة سوداء ثائرة الراس خرجت من المدینة حتی قامت بمهیعة وهی الجحفة فاولتها وباء المدینة ینتقل الی الجحفة هذا حدیث
صحیح غریب اخبرنا الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن ایوب عن ابن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال
فی اخر الزمان لا تکاد رؤیا المؤمن یکذب واصدقهم رؤیا اصدقهم حدیثا والرؤیا ثلاث الحسنة بشری من الله والرؤیا یحدث الرجل
بها نفسه والرؤیا تحزین من الشیطان فاذا رای احدکم رؤیا یکرهها فلا یحدث بها احدا ولیقم فلیصل قال ابو هریرة یعجبنی القید و
اکره الغل القید ثبات فی الدین قال وقال النبی صلی الله علیه وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزء من النبوة وقد روی
عبد الوهاب الثقفی هذا الحدیث عن ایوب مرفوعا وروی حماد بن زید عن ایوب ووقفه حدثنا ابراهیم بن

ابو موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عبد الرحمن نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہا
اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ورقہ بن نوفل کی بابت سوال کیا پس آپ سے حذیجہؓ نے کہا بیشک اُس نے آپ کی تصدیق کی
تھی اور وہ آپ کے ظہور سے پہلے مرچکا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے اُسکو خواب مین دیکھا ہے ایسی حالت مین کہ اسپر سپید
کپڑے تھے اگر وہ اہل نار سے ہوتا تو اُسپر یہ لباس نہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور عثمان بن عبد الرحمن محدثین کے نزدیک قوی نہین ہے حدیث
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا حدیث کی مجھے موسےٰ بن عقبہ نے کہا حدیث کی مجھے
سالم بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے خواب سے کہ فرمایا آپ نے مین نے لوگون کو دیکھا ہے
کہ جمع ہوئے ہین پس حضرت ابو بکرؓ نے ایک یا دو ڈول ایسے طور سے نکالے ہین کہ اُنمین ضعف ہے اللہ تعالےٰ اُسکو بخشے پھر حضرت عمرؓ کھڑے
ہوئے ہین اور ڈول کو کھینچا تو وہ ڈول بکمال بنگیا ہے یعنی وہ ڈول پہلی حالت سے بہت بڑا بنگیا ہے سو مین نے کسی جوان کو ایسا عمدہ عمل
کرتے نہین دیکھا یعنی اس زور سے اُنھون نے وہ ڈول کھینچا ہے کہ مین نے کوئی جوان اسطرح ڈول کھینچتے نہین دیکھا حتی کہ لوگون نے
اپنے اونٹون کو سیراب کرکے اپنی جگہ بٹھلا دیا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ یہ حدیث طریق ابن عمرؓ سے صحیح غریب ہے
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے موسےٰ بن عقبہ نے کہا خبر دی
مجھے سالم بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عمرؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے مین نے ایک
عورت سیاہ رنگ پراگندہ بالون والی دیکھی ہے کہ مدینہ سے نکل کر مہیعہ یعنی جحفہ (نام مقام) مین جا کھڑی ہوئی ہے سو مین نے اُسکی یہ تعبیر کی ہے
کہ مدینہ کا وبا نکلکر جحفہ مین چلا جائیگا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے خبر دی ہمکو حسن بن ابی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث
کی ہمسے معمر نے ایوبؓ سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آخر زمانہ مین اُمید نہین کہ
مومن کا خواب جھوٹ ہو جائے۔ اور زیادہ سچا خواب مین وہ شخص ہوگا جو سچا ہے باتون مین اور خواب تین قسم کا ہے ایک نیک ہو اللہ تعالیٰ
سے بشارت ہو اور دوسرا خواب اپنے دل کا خیال ہو اور تیسرا خواب شیطانی وسوسہ سے ہو سو جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھے کہ جسکو وہ بُرا جانتا ہو تو چاہیئے
کہ کسی سے بیان نہ کرے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھے کہا ابو ہریرہ نے مجھے بیڑیان پسند ہین یعنی اگر مین خواب مین دیکھون کہ مجھے بیڑی پڑی ہے تو مین اُس خواب کو
پسند کرتا ہون اور طوق کو مکروہ جانتا ہون بیڑی دین مین ثابت قدمی ہے کہا اُسنے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کا خواب ایک حصہ ہے چھیالیس حصون مین
سے اور روایت کیا ہے عبد الوہاب ثقفی نے اس حدیث کو ایوب سے مرفوع اور روایت کیا ہے ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اور اُسکو موقوف بیان کیا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن

سعید الجوھری البغدادی نا ابو الیمان عن شعیب وھو ابن ابی حمزۃ عن ابن ابی حسین عن نافع بن جبیر عن ابن عباس عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فی المنام کان فی یدی سوارین من ذھب فھمنی شانھما فاوحی الی ان انفخھما
فنفختھما فطارا فاولتھما کاذبین یخرجان من بعدی یقال لاحدھما مسیلمۃ صاحب الیمامۃ والعنسی صاحب صنعاء ھٰذا حدیث صحیح غریب
حدثنا الحسین بن محمد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس قال کان ابو ھریرۃ یحدث
ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رایت اللیلۃ ظلۃ ینطف منھا السمن والعسل ورایت الناس یستقون بایدیھم
فالمستکثر والمستقل ورأیت سببا واصلا من السماء الی الارض فاراك یا رسول اللہ اخذت بہ فعلوت بہ ثم اخذ بہ رجل بعدك فعلا
ثم اخذہ رجل بعدہ فعلا ثم اخذ بہ رجل فقطع بہ ثم وصل لہ فعلا بہ فقال ابو بکر ای رسول اللہ بابی انت وامی واللہ لتدعنی
اعبرھا فقال اما الظلۃ فظلۃ الاسلام واما ما ینطف من السمن والعسل فھٰذا القراٰن لینہ وحلاوتہ واما المستکثر
والمستقل فھو المستکثر من القراٰن والمستقل منہ واما السبب الواصل من السماء الی الارض فھو الحق الذی انت علیہ
فاخذت بہ فیعلیك اللہ ثم یاخذ بہ بعدك رجل اٰخر فیعلو بہ ثم یاخذ بعدہ رجل اٰخر فیعلو بہ ثم یاخذ اٰخر فینقطع بہ
ثم یوصل فیعلو بہ ای رسول اللہ لتحدثنی اصبت ام اخطات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصبت بعضا واخطات
بعضا قال اقسمت بابی انت وامی یا رسول اللہ لتخبرنی ما الذی اخطات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقسم ھٰذا
حدیث صحیح حدثنا محمد بن بشار نا وھب بن جریر عن ابیہ عن ابی رجاء عن سمرۃ بن جندب

سعید جوہری بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے ابوالیمان نے شعیب بن ابی حمزہ سے اُسنے ابن ابی حسین سے اُسنے نافع بن جبیر سے اُس نے ابن عباس
سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ گویا میرے ہاتھون مین دو کنگن سونے کے
ہین سو مجھے اُن دونون سے رنج ہوا پھر میری طرف وحی ہوئی کہ اُن پر پھونکون سو مین نے اُن پر پھونک دیا پس وہ دونون اُڑگئے۔ مین نے اُنکی
یہ تاویل کی ہے کہ دو کاذب میرے بعد نکلینگے ایک کو اُن دونون مین سے مسیلمہ صاحب یمامہ کہا جائیگا اور دوسرے کو عنسی صاحب صنعاء
کا یہ حدیث صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے حسن بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُس نے
عبید اللہ بن عبداللہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے ابوہریرہ رضؓ حدیث کرتا تھا کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور
کہنے لگا مین نے آج کی رات بادل خواب مین دیکھا ہے کہ اُس سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے۔ اور لوگونکو دیکھا کہ وہ اُس سے اپنے ہاتھون
سے پی رہے ہین۔ سو کوئی اُس سے زیادہ لیتا ہے۔ اور کوئی کم۔ اور مین نے ایک رسّی دیکھی ہے کہ وہ آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے سو مین نے
یارسول اللہ آپ کو دیکھا ہے کہ آپ اُسکو پکڑکر اوپر چڑھ گئے ہین پھر آپکے بعد ایک اور مرد نے اُسکو پکڑا ہے سو وہ بھی چڑھ گیا ہے پھر اُسکے بعد ایک اور مرد
نے اُسکو پکڑا ہے سو وہ بھی چڑھ گیا ہے پھر ایک اور مرد نے اُسکو پکڑا ہے سو وہ رسّی ٹوٹ گئی ہے پھر اُسکے واسطے پیوند ہوگئی ہے سو وہ بھی اُسکے ساتھ چڑھ گیا ہے پس
کہا حضرت ابوبکرؓ نے آپ ٹھہریے یارسول اللہ میرے والدین آپ پر قربان ہون قسم ہے اللہ کی مجھے چھوڑیے کہ مین اسکی تعبیر کردون پس فرمایا اچھے
تعبیر کرو سو کہا حضرت ابوبکرؓ نے بہرحال بادل سے مراد تو اسلام ہے اور جو کچھ اُس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے تو وہ قرآن ہے یعنی نرمی اُسکی اور حلاوت اُسکی۔
اور زیادہ اور کم لینے والے تو وہ لوگ ہین جو قرآن سے زیادہ لیتے ہین اور کم لیتے ہین اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے سو وہ دین حق ہے جس پر
آپ قائم ہین سو آپنے اُسکو پکڑا ہے اور آپکو اللہ تعالیٰ اسکا اجر دیگا پھر آپ کے بعد کوئی دوسرا مرد اُسکو پکڑیگا سو وہ بھی چڑھ جائیگا پھر اُسکے بعد کوئی اور مرد
اسکو پکڑیگا سو وہ بھی اُس سے چڑھ جائیگا پھر کوئی اور پکڑیگا تو وہ رسی ٹوٹ جائیگی پھر پیوند ہو جائیگی سو وہ بھی اُسکے ساتھ چڑھ جائیگا۔ یارسول اللہ
آپ بیان فرمائیے کہ مین صواب کو پہونچا ہون یا خطا کی ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تو صواب کو پہونچا ہے اور کچھ تو نے خطا کی ہے کہا حضرت
ابوبکرؓ نے میرے والدین آپ پر قربان ہون یارسول اللہ آپ مجھے خبر دیجئے کہ کیا مین نے خطا کی ہے پس فرمایا[۱] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم مت دے
یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اپنے باپ سے اُسنے ابی رجاء سے اُسنے سمرہ بن جندب سے

[۱] بعض علما نے کہا ہے کہ ہرچند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی۔ اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا۔ اور بعضے
عالم یون کہتے ہین کہ بعض عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن سے خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر کہنی تھی واللہ اعلم ۱۲

قال كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی بنا الصبح اقبل الناس بوجهه وقال هل رأی احد منكم رؤيا الليلة هٰذا حديث حسن صحيح ويروی عن عوف وجرير بن حازم عن ابی رجاء عن سمرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصة طويلة وهٰكذا روی لنا بندار هٰذا الحديث عن وهب بن جرير مختصرا بسم اللہ الرحمٰن الرحيم **ابواب الشهادات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن عبد اللہ بن ابی بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان عن ابی عمرة الانصاری عن زيد بن خالد الجهنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبركم بخير الشهداء الذی ياتی بشهادته قبل ان يسألها حدثنا احمد بن الحسن نا عبد اللہ بن مسلمة عن مالك به وقال ابن ابی عمرة هٰذا حديث حسن واكثر الناس يقولون عبد الرحمٰن بن ابی عمرة واختلفوا علی مالك فی رواية هٰذا الحديث فروی بعضهم عن ابی عمرة وروی بعضهم عن ابن ابی عمرة وهو عبد الرحمٰن بن ابی عمرة الانصاری وهٰذا اصح عندنا لانه قد روی من غير حديث مالك عن عبد الرحمٰن بن ابی عمرة عن زيد بن خالد وقد روی عن ابی عمرة عن زيد بن خالد غير هٰذا الحديث وهو صحيح ايضاً وابو عمرة هو مولی زيد بن خالد الجهنی وله حديث الغلول لابی عمرة حدثنا بشر بن ادم بن ابنة ازهر السمان نا زيد بن الحباب ثنی ابی بن عباس بن سهل بن سعد قال ثنی ابو بكر بن محمد بن عمرو بن حزم ثنی عبد اللہ بن عمرو بن عثمان ثنی خارجة بن زيد بن ثابت ثنی عبد الرحمٰن بن ابی عمرة ثنی زيد بن خالد الجهنی انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول خير الشهداء من ادی شهادته قبل ان يسألها هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه حدثنا قتيبة نا مروان بن معٰوية الفزاری عن يزيد بن زياد الدمشقی عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا مجلود حدا ولا مجلودة

کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمکو صبح کی نماز پڑھا لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے اور فرماتے کیا تم میں سے کسی نے آج کی رات کوئی خواب دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے عوف اور جریر بن حازم سے اُسنے روایت کی ابی رجار سے اُسنے سمرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ طویل میں۔ اور ایسا ہی ہمکو یہ حدیث بندار نے وہب بن جریر سے مختصر روایت کی ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب شہادت کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں** حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان سے اُسنے ابی عمرہ انصاری سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمکو نیک گواہوں کی خبر نہ دوں وہ یہ ہے کہ گواہی سوال کرنے سے پہلے ادا کرے۔ حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک سے ساتھ اسکے۔ اور کہا اُسنے ابن ابی عمرہ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بہت لوگ کہتے ہیں وہ عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ ہے۔ اور لوگوں نے مالک پر اس حدیث میں اختلاف کیا ہے سو بعض نے روایت کیا ہے ابی عمرہ سے اور بعض نے روایت کیا ہے ابن ابی عمرہ سے۔ اور یہ عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری ہے اور یہ ہمارے نزدیک صحیح ہے کیونکہ یہ حدیث غیر طریق مالک سے بھی عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ سے جو راوی ہے زید بن خالد سے مروی ہے۔ اور سوائے اس حدیث کے اور حدیث ابی عمرہ سے جو راوی ہے زید بن خالد سے مروی ہے اور وہ بھی صحیح ہے اور ابو عمرہ وہ مولی ہے زید بن خالد جہنی کا۔ اور اس سے حدیث غلول کی مروی ہے جو روایت ابی عمرہ سے مشہور ہے حدیث کی ہمسے بشر بن آدم نے جو ازہر سمان کا بھتیجا[۱] ہے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے کہا حدیث کی مجھے ابی بن عباس بن سہل بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے کہا حدیث کی مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے کہا حدیث کی مجھے عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ نے کہا حدیث کی مجھے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے یہ کہ سُنا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نیک گواہوں کا وہ شخص ہے جو شہادت سوال کرنے سے پہلے ادا کرے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ فزاری نے یزید بن زیاد دمشقی سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز شہادت خیانت کرنے والے مرد کی اور نہ خیانت کرنیوالی عورت کی۔ اور نہ حد مارے گئے مرد کی اور نہ حد لگی عورت کی

[۱] یہ اس صورت میں ہے کہ صاحب حق کو یعنی مدعی یا مدعیٰ علیہ کو اپنے حق پر گواہ کی خبر نہیں اور وہ سچا ہے تو اس صورت میں گواہ کو جائز ہو بلکہ مستحسن ہے کہ بدون پوچھے صاحب حق کے گواہی دے ۱۲ ع [۲] حدیث کے الفاظ یہ ہیں ابن ابنة ازهر السمان یعنی ازہر سمان کی بیٹی کا بیٹا جو رشتہ میں نواسا ہوا نہ کہ بھتیجا واللہ اعلم ۱۲ مصح

لاخیہ

ولا ذی غمر لاخیہ ولا مجرب شهادة ولا القانع اهل البيت لهم ولا ظنين فی ولاء ولا قرابة قال الفزاری القانع التابع هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث يزيد بن زياد الدمشقی ويزيد يضعف فی الحديث ولا يعرف هذا الحديث من حديث الزهری الا من حديثه وفی الباب عن عبد الله بن عمرو ولا نعرف معنی هذا الحديث ولا يصح عندنا من قبل اسناده والعمل عند اهل العلم ان شهادة القريب جائزة لقرابته واختلف اهل العلم فی شهادة الوالد للولد والولد للوالد فلم يجز اكثر اهل العلم شهادة الولد للوالد ولا الوالد للولد وقال بعض اهل العلم اذا كان عدلا فشهادة الوالد للولد جائزة وكذلك شهادة الولد للوالد ولم يختلفوا فی شهادة الاخ لاخيه انها جائزة وكذلك شهادة كل قريب لقرابته وقال الشافعی لا يجوز شهادة الرجل علی الاخ وان كان عدلا اذا كان بينهما عداوة وذهب الی حديث عبد الرحمن الاعرج عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا لا يجوز شهادة صاحب احنة يعنی صاحب عداوة وكذلك معنی هذا الحديث حيث قال لا تجوز شهادة صاحب غمر يعنی صاحب عداوة **حدثنا** حميد بن مسعدة نا بشر بن المفضل عن الجريری عن عبد الرحمن بن ابی بكرة عن ابيه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الا اخبركم باكبر الكبائر قالوا بلی يا رسول الله قال الاشراك بالله وعقوق الوالدين وشهادة الزور او قول الزور قال فما زال رسول الله صلی الله عليه وسلم يقولها حتی قلنا ليته سكت هذا حديث صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا مروان بن معاوية عن سفيان بن زياد الاسدی عن فاتك بن فضالة عن ايمن بن خريم ان النبی صلی الله عليه وسلم قام خطيبا

اور صاحب کینہ کی بسبب اسکے کینہ[1] کے۔ اور نہ اُسکی کہ جسکو شہادت دینے مین تجربہ ہوا۔ اور نہ اُس شخص کی اُسکے اہل بیت کے حق مین کہ جنکے ساتھ وہ قناعت کرتا ہو اور نہ مظنون[2] کی بیچ ولاء کے اور نہ قرابت کے۔ کہا فزاری نے قانع کے معنے تابع کے ہین۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یزید بن زیاد دمشقی سے اور یزید حدیث مین ضعیف ہے اور یہ حدیث طریق زہری سے معروف نہین مگر اسی کے طریق سے اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اور ہم اس حدیث کے معنے نہین پہچانتے اور اس اسناد کی وجہ سے یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح نہین ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اس پر ہے کہ شہادت قریب کی بسبب اُس کی قرابت کے جائز ہے اور اہل علم نے اختلاف والد کی شہادت مین جو بیٹے کے حق مین ہے اور بیٹے کی شہادت جو والد کے حق مین ہو کیا ہے سو اکثر اہل علم نے بیٹے کی شہادت کو جو باپ کے حق مین ہے اور باپ کی شہادت کو جو بیٹے کے حق مین ہو جائز نہین رکھا اور بعض اہل علم نے کہا ہے جب آدمی ثقہ ہو تو شہادت باپ کی بیٹے کے حق مین جائز ہے اور اسیطرح سے شہادت بیٹے کی باپ کے حق مین جائز ہے۔ اور بھائی کی شہادت جو بھائی کے حق مین ہو اُسکے جواز مین کسی عالم نے اختلاف نہین کیا اور اسیطرح سے قریب کی شہادت مین بسبب اسکی قرابت کے اختلاف نہین اور کہا امام شافعی نے شہادت ایک مرد کی دوسرے پر جائز نہین اگرچہ وہ عادل ہو جبکہ اُن دونون مین عداوت ہو۔ اور امام شافعی کی دلیل حدیث عبد الرحمن اعرج کی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔ کہ شہادت صاحب کینہ یعنی صاحب عداوت کی جائز نہین اور ایسے ہی معنی ہین اُس حدیث کے کہ جسمین آپنے فرمایا ہے کہ شہادت صاحب غمر کی جائز نہین یعنی صاحب عداوت کی حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے جریری سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تم کو سب سے بڑے کبیرہ گناہون کی خبر نہ دون کہا اُنھون نے کیون نہین یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنی۔ اور گواہی جھوٹی دینی۔ یا فرمایا آپ نے بات جھوٹ کرنی کہا راوی نے پھر بہت دیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہتے رہے حتی کہ ہمنے کہا کاشکے چپ ہو جاتے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے مروان بن معاویہ نے سفیان بن زیاد سدی سے اُسنے فاتک بن فضالہ سے اُسنے ایمن بن حزیم سے یہ کہ نبی صلعم خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے

[1] اکثر روایات مین اسکے بدلے یہ الفاظ آئے ہین کہ صاحب کینہ کی اپنے بھائی کے حق مین اور تجربہ کار کی شہادت مین اکثر جھوٹ ہوتا ہے اور اُس شخص کی شہادت بھی اُسکے حق مین جائز نہین کہ جسکے ساتھ اُسکے گذارے کی صورت ہے کیونکہ وہ بھی اپنے مالک کا نقصان نہین چاہتا غرضکہ جس کسی کو اس مین نفع ہو اُسکی شہادت جائز نہین اسلئے کہ وہ شخص بباعث اس نفع کے مظنہ تہمت کا ہے اور اگر وہ عدالت کے نزدیک ایسے رتبے کا ہو کہ وہ نفع اُسکے حق مین کچھ اثر نہین کرتا تو اُسکی شہادت جائز ہے خواہ خادم ہو یا بیوی یا بیٹا وغیرہ غرض جو شخص امانت اور دیانت مین مشہور ہو اور اُسکی دیانت اُسکی قرابت سے زیادہ وقعت رکھتی ہو تو پھر اُسکی شہادت مین کلام نہین ۱۲ [2] یعنی اُسکی شہادت بھی جائز نہین کہ جو تہم ولاء اور قرابت مین ہو متہم ولاء کا وہ شخص ہے کہ جو کہے مین فلان شخص کا غلام ہون حالانکہ وہ اسبات مین کاذب ہے اور کذب اُسکا بھی مشہور ہے اور متہم قرابت کا وہ شخص ہے کہ کہے مین فلان شخص کا بیٹا ہون حالانکہ وہ اسکا

جامع ۱۲

فقال یایھا الناس عدلت شھادۃ الزور اشراکا باللہ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور ھذا حدیث انما نعرفہ من حدیث سفیان بن زیاد وقد اختلفوا فی روایۃ ھذا الحدیث عن سفیان بن زیاد ولا نعرف لایمن بن خریم سماعا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی نا محمد بن فضیل عن الاعمش عن علی بن مدرک عن ھلال بن یساف عن عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثلاثا ثم یجیئ قوم من بعدھم یتسمنون ویحبون السمن یعطون الشھادۃ قبل ان یسألوھا ھذا حدیث غریب من حدیث الاعمش عن علی بن مدرک واصحاب الاعمش انما رووا عن الاعمش عن ھلال بن یساف عن عمران بن حصین **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث نا وکیع عن الاعمش عن ھلال بن یساف عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وھذا اصح من حدیث محمد بن فضیل ومعنی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم یعطون الشھادۃ قبل ان یسألوھا انما یعنی شھادۃ الزور یقول شھادۃ احدھم من غیر ان یستشھد وبیان ھذا فی حدیث عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشو الکذب حتی یشھد الرجل ولا یستشھد ویحلف الرجل ولا یستحلف ومعنی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الشھداء الذی یاتی بشھادتہ قبل ان یسألھا ھو اذا استشھد الرجل علی الشیٔ ان یؤدی شھادتہ ولا یمتنع من الشھادۃ ھکذا وجہ الحدیث عند بعض اھل العلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب الزھد** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** صالح بن عبد اللہ وسوید بن نصر

سو فرمایا اے لوگو میں جھوٹی گواہی کو اللہ کے ساتھ شرک کرنیکے برابر سمجھتا ہوں پھر آنحضرت صلعم نے پڑھا چھوڑو پلیدی کو یعنے بتوں سے اجتناب کرو اور جھوٹی بات سے کنارہ کرو۔ اس حدیث کو ہم تو فقط طریق سفیان بن زیاد سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور لوگوں نے اس حدیث کی روایت میں جو سفیان بن زیاد سے ہے اختلاف کیا ہے۔ اور ہم ایمن بن خریم کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتے **حدیث** کی ہم سے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے اعمش سے اُسنے علی بن مدرک سے اُس نے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے سُنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے سب لوگوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو انکے یعنے صحابہ کے بعد ہیں پھر وہ لوگ جو انکے یعنے تابعین کے بعد ہیں۔ پھر وہ لوگ جو انکے یعنے تبع تابعین کے بعد ہیں تین بار آپ نے یہ فرمایا۔ پھر بعد انکے ایسی قوم آئے گی جو اپنے آپ کو ایسے پیرایہ میں ظاہر کرینگی جو انمیں موجود نہ ہوگا اور موٹے پن کو دوست رکھیں گے سوال کرنے سے پہلے ہی شہادت کو تیار ہونگے یہ حدیث غریب ہے طریق اعمش سے جو راوی ہے علی بن مدرک سے۔ اور اعمش کے شاگردوں نے تو اسکو اعمش سے ہی روایت کیا ہے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے **حدیث** کی ہم سے ابو عمار یعنی حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث محمد بن فضیل سے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک معنے اس حدیث کے دکہ سوال کرنے سے پہلے شہادت کو تیار ہونگے، یہ ہیں کہ جھوٹی گواہی کو تیار ہوں گے۔ مراد انکی یہ ہے کہ بعض لوگ گواہی کو تیار ہو جائینگے بغیر گواہی طلب کرنیکے اور بیان اس کا حدیث عمر بن خطاب میں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے بہتر لوگوں کا میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو انکے بعد ہونگے یعنے تابعین پھر وہ لوگ جو انکے بعد ہونگے یعنے تبع تابعین۔ پھر کذب پھیل جائیگا یہانتک کہ آدمی گواہی دیگا۔ اور گواہی طلب نہ کی جائیگی۔ اور آدمی قسم کھائیگا اور قسم طلب نہ کیجائیگی اور معنی حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپ نے بہتر گواہوں کا وہ شخص ہے جو سوال کرنے سے پہلے گواہی ادا کرے یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کسی کو کسی چیز پر شہادت دینے کے واسطے شاہد مقرر کرے تو وہ اس شہادت سے باز نہ رہے اسی طرح سے بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث توجیہ کی گئی ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب** زہد کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ اور سوید بن نضر نے

[۱] اور دوسری توجیہ اس حدیث کی یہ ہے جو پیچھے گذر چکی ہے کہ مثلاً ایک آدمی حقدار کو اپنے حق کے ثبوت کیواسطے کوئی گواہ نہیں ملتا اور اس شخص کو اس کا حق معلوم ہے اور بخوبی جانتا ہے تو اس شخص کو مستحسن ہے کہ حقدار سے کہدے کہ میں اس مقدمہ کو بخوبی جانتا ہوں ممانعت اُس صورت میں ہے کہ حقدار کے پاس اپنی حقیقت کے ثبوت کیواسطے گواہ موجود ہیں۔ اور پھر یہ شخص گواہی کو تیار ہو جائے

قال صالح ثنا وقال سويد انا عبد الله بن المبارك عن عبد الله بن سعيد بن ابى هند عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا عبد الله بن سعيد بن ابى هند عن ابيه عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وفى الباب عن انس بن مالك هٰذا حديث حسن صحيح ورواه غير واحد عن عبد الله بن سعيد بن ابى هند ورفعوه ووقفه بعضهم عن عبد الله بن سعيد بن ابى هند **حدثنا** بشر بن هلال الصواف نا جعفر بن سليمان عن ابى طارق عن الحسن عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يأخذ عنى هٰؤلاء الكلمات فيعمل بهن او يعلم من يعمل بهن فقال ابو هريرة قلت انا يا رسول الله فاخذ بيدى فعد خمسا وقال اتق المحارم تكن اعبد الناس وارض بما قسم الله لك تكن اغنى الناس واحسن الى جارك تكن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسك تكن مسلما ولا تكثر الضحك فان كثرة الضحك تميت القلب هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث جعفر بن سليمان والحسن لم يسمع من ابى هريرة شيئا هكذا روى عن ايوب ويونس بن عبيد وعلى بن زيد قالوا لم يسمع الحسن من ابى هريرة وروى ابو عبيدة الناجى عن الحسن هذا الحديث قوله ولم يذكر فيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء فى المبادرة بالعمل **حدثنا** ابو مصعب عن محرز بن هارون عن عبد الرحمٰن الاعرج عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال سبعا هل تنتظرون الا الى فقر منسى او غنى مطغى او مرض مفسد او هرم مفند او موت مجهز والدجال فشر غائب ينتظر والساعة فالساعة ادهى

کہا صالح نے حدیث کی ہمسے اور کہا سوید نے خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس رضی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتین ایسی ہین کہ اُنسے بہت لوگ نقصان مین ہین ایک صحت دوسری فراغت **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نے اسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اس باب مین روایت ہے انس بن مالک سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک نے اسکو عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے روایت کیا ہے اور مرفوع کیا ہے اور بعض نے اسکو عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند پر موقوف کیا ہے **حدیث** کی ہمسے بشر بن ہلال الصواف نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ابی طارق سے اُسنے حسن سے اُس نے ابی ہریرہ رضی سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے جو مجھ سے یہ چند کلمے سیکھے اور اُنکے ساتھ عمل کرے یا سکھلاے اُس کو جو اُنکے ساتھ عمل کرے پس کہا ابو ہریرہ رضی نے مین نے کہا مین ہون یا رسول اللہ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ کلمے شمار کیے اور فرمایا آپ نے حرام سے بچ تو سب لوگون سے زیادہ عابد ہو جائیگا۔ اور راضی ہو ساتھ اُسی کے جو اللہ تعالے نے تیرے لیے تقسیم کیا ہے تو سب لوگون سے غنی ہو جائیگا۔ اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر تو پورا مومن ہوگا۔ اور پسند کر لوگونکے واسطے جو چیز کہ تو پسند کرتا ہے اپنی جان کے واسطے تو پورا مسلمان ہوگا۔ اور بہت ہنسی نہ کر کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق جعفر بن سلیمان سے اور حسن نے ابو ہریرہ سے کوئی حدیث نہین سنی۔ ایسا ہی ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے مروی ہے کہ کہا اُنھون نے حسن نے ابو ہریرہ رضی سے سنا نہین ہے۔ اور ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث جو قول اُسکا ہے سُنی ہے اور اُسنے اس مین یہ ذکر نہین کیا کہ یہ حدیث مروی ہے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اس بیان مین کہ عمل کرنیکی جلدی کرو **حدیث** کی ہمسے ابو مصعب نے محرز بن ہارون سے اُسنے عبد الرحمٰن اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو نیک اعمال کی سات چیز سے پہلے۔ نہین انتظاری کرتے تم مگر ایسے فقر کی جو یاد الٰہی سے غافل کرنیوالا ہے۔ یا ایسے غنا کی جو سرکش کرنیوالی ہے یا ایسے مرض کی جو بسبب شدت کے بدن کو خراب کرنیوالا ہے یا ایسے بڑھاپے کی جو عقل کو زائل کرنیوالا ہے یا ایسی موت کی جو جلدی آنیوالی ہے۔ یا دجال کی سو وہ بری چیز غائب ہے کہ جسکی انتظاری کیجاتی ہے یا قیامت کی اور قیامت بہت سخت ہے

ف بیشک ان دو نعمتون سے بہت آدمی نقصان مین ہین صحت بدنی سے بھی بہت آدمی محروم ہین اور صحت باطنی سے یعنی حسد و تکبر وغیرہ امراض سے تو کوئی خدا کا بندہ بچا ہوگا اور دوسری جو فراغت ہے ایک بڑی نعمت ہے جسکو خدا نصیب کرے فراغت کے یہ معنی ہین کہ آدمی تعلقات دنیاوی سے باوجود اس کے کہ دنیا مین لوگون کے ساتھ برتاو رکھے پھر بھی بچا رہے اگر ہزار ہا دنیا آجاوے تو اُسکی خوشی نہ ہو اور اگر جاتا رہے تو اسکا غم نہ ہو جس کسی کا یہ خیال ہو جاوے پوری فراغت اسکے نصیب مین ہوتی ہے۔ اللہ تعالی ہمپر بھی رحم فرماوے اور ہمارے نصیب کرے بفضلہ وکرمہ ۱۲

وامر هذا حديث غريب حسن لا نعرفه من حديث الاعرج عن ابی هريرة الا من حديث محرز بن هارون وروی معمر هذا الحديث عمن سمع سعيد المقبری عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو هذا **باب ماجاء فی ذكر الموت حدثنا** محمود بن غيلان نا الفضل بن موسیٰ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اكثروا ذكر هاذم اللذات يعنی الموت هذا حديث غريب حسن وفی الباب عن ابی سعيد **باب حدثنا** هناد نا يحيیٰ بن معين نا هشام بن يوسف نا عبد الله بن بحير انه سمع هانئا مولیٰ عثمان قال كان عثمان اذا وقف علی قبر بكیٰ حتی يبل لحيته فقيل له تذاكر الجنة والنار فلا تبكی وتبكی من هذا فقال ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الاخرة فان نجا منه فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه قال وقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما رايت منظرا قط الا القبر افظع منه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث هشام بن يوسف **باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه حدثنا** محمود بن غيلان انا ابو داؤد نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا يحدث عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه وفی الباب عن ابی هريرة و عائشة وابی موسیٰ وانس حديث عبادة حديث صحيح **باب ماجاء فی انذار النبی صلی الله عليه وسلم قومه حدثنا**

اور بہت کڑوی ہے - یہ حدیث غریب حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر بواسطہ حدیث اعرج کے ابی ہریرہ سے مگر طریق محرز بن ہارون سے اور روایت کیا ہے معمر نے اس حدیث کو اُس شخص سے کہ سُنا اُسنے سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے **باب** موت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسےٰ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لذتون کی توڑنیوالی کو بہت یاد کیا کرو یعنے موت کو یہ حدیث غریب حسن ہے - اور اس باب مین روایت ہے ابی سعیدؓ سے **باب حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن معین نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن بحیر نے یہ کہ سُنا اُسنے ہانی سے جو مولی ہے عثمان کا کہا اُسنے حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو بہت روتے یہانتک کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی پس آپ سے کسی نے کہا آپ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہین تو نہین روتے اور اس سے یعنے قبر دیکھ کر روتے ہین پس کہا حضرت عثمان نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلون سے پہلی منزل ہے سو اگر اس سے نجات ہوئی تو جو کچھ بعد اسکے ہے وہ اس سے بہت آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ ہوئی تو پھر جو کچھ بعد اسکے ہے وہ اس سے بہت سخت ہے - کہا حضرت عثمان نے اور فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے کوئی جگہ نہین دیکھی مگر کہ قبر اُس سے بہت سخت ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ہشام بن یوسف سے **باب** اس بیان مین کہ جو کوئی اللہ تعالےٰ کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا سنا مین نے انسؓ سے کہ حدیث کرتا تھا عبادہ بن صامت سے اُسنے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اللہ تعالےٰ کے ملنے کو دوست رکھتا ہے[1] اللہ تعالےٰ اُسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالےٰ کے ملنے کو بُرا جانتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکے ملنے کو برا جانتا ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور انس سے رضی اللہ عنہم - حدیث عبادہ کی صحیح ہے - **باب** بیان مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ڈرانیکے اپنی قوم کو عذاب الٰہی سے **حدیث** کی ہمسے

[1] یعنے جو کوئی موت کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ملاقات کو چاہتا ہے حضرت عائشہ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سُنکر کہا موت تو سب کو بُری معلوم ہوتی ہے حضرت نے فرمایا اسکا یہ مطلب نہین بلکہ جب ایماندار مرتا ہے تو اُسوقت فرشتے اُسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین بلکہ حدیث مین آیا ہے کہ فرشتے نہایت خوب شکل دار اُسکے سامنے دور تک بیٹھ جاتے ہین اور آہستہ آہستہ نزدیک آتے ہین تو وہ اُسوقت مومن خوشی سے یہ چاہتا ہے کہ میرے پاس سے تمام لوگ چلے جائین اور وہ لوگ جو مجھے نظر آ رہے ہین میرے پاس آجاوین اُسوقت مومن نہایت مشتاق خدا کے ملنے کا ہوتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہے اور ہیبت ناک فرشتے سامنے آتے ہین تو اُنسے ڈر کر نفرت کرتا ہے اور خدا کے ملنے کو نہین چاہتا ہے خلاصہ جواب کا یہ ہوا کہ زندگی مین جو موت بری اور کڑوی معلوم ہوتی ہے اُسکا کچھ مضائقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار ہے سو ایماندار اُسوقت مشتاق ہوتا ہے اور کافر گھبراتا ہے۔

ابو الاشعث احمد بن المقدام نا محمد بن عبد الرحمٰن الطفاوی نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت لما نزلت هٰذه الاٰية وانذر عشيرتك الاقربين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا صفية بنت عبد المطلب يا فاطمة بنت محمد يا بنی عبد المطلب انی لا املك لكم من الله شيئا سلونی من مالی ما شئتم وفی الباب عن ابی هريرة وابن عباس وابی موسیٰ حديث عائشة حديث حسن وقد روی بعضهم عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبی صلى الله عليه وسلم مثله **باب ما جاء فی فضل البكاء من خشية الله تعالیٰ** حدثنا هناد نا عبد الله بن المبارك عن عبد الرحمٰن بن عبد الله المسعودی عن محمد بن عبد الرحمٰن عن عيسیٰ بن طلحة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج النار رجل بكی من خشية الله حتی يعود اللبن فی الضرع ولا يجتمع غبار فی سبيل الله ودخان جهنم وفی الباب عن ابی ريحانة وابن عباس هٰذا حديث صحيح ومحمد بن عبد الرحمٰن هو مولیٰ اٰل طلحة مدينی ثقة روی عنه شعبة وسفيان الثوری **باب ما جاء فی قول النبی صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا** حدثنا احمد بن منيع اخبرنا ابو احمد الزبيری نا اسرائيل عن ابراهيم بن مهاجر عن مجاهد عن مورق عن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون اطت السماء وحق لها ان تاط ما فيها موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبهته لله ساجدا والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرش ولخرجتم الی الصعدات تجارون الی الله لوددت انی كنت شجرة تعضد

ابو الاشعث یعنے احمد بن مقدام نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الرحمٰن طفاوی نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنے اے محمد عذاب الٰہی سے اپنے قریب برادری والون کو ڈراؤ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اے فاطمہ محمد کی بیٹی اے مطلب کی اولاد مین بیشک مالک نہین تمھارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھ بھی (مگر برادری کا حق ہے) سو تم میرے مال سے جو کچھ چاہو مانگو۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ رض اور ابن عباس اور ابی موسےٰ سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث عائشہ کی حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب اللہ تعالےٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت کے بیان مین** **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ مسعودی سے اُس نے محمد بن عبد الرحمٰن سے اُس نے عیسے بن طلحہ سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ مرد کہ اللہ تعالےٰ کے خوف سے رویا ہے وہ آگ مین داخل نہین ہوگا یہانتک کہ دودھ پستانون مین عود کرے یعنے جیساکہ دودھ کا پستانون مین جانا محال ہے ایسا ہی ایسے شخص کا آگ مین جانا ممکن نہین اور اللہ تعالےٰ کے راستہ کا غبار اور دوزخ کا دھوان جمع نہین ہوگا یعنے جسنے اللہ تعالےٰ کے راستہ مین جہاد کیا ہے وہ دوزخ مین نہین جائیگا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ریحانہ اور ابن عباس رض سے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمٰن وہ آل طلحہ کا مولی ہے مدینے کا رہنے والا ہے ثقہ ہے اس سے شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان مین کہ اگر تم جانتے جو کچھ کہ مین جانتا ہون تو تم بہت تھوڑا ہنستے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابراہیم بن مہاجر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے مورق سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ایسی چیزین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے اور ایسی باتین سنتا ہون جو تم نہین سنتے چرچراہٹ کیا ہے آسمان نے اور چرچراہٹ کرنا اسکے لائق ہے کیونکہ اسمین چار انگلیون کی جگہ نہین مگر کہ فرشتہ اللہ تعالےٰ کے سجدہ کی حالت مین وہان پیشانی رکھنے والا ہے۔ قسم ہے اللہ کی اگر تم جانتے جو کچھ کہ مین جانتا ہون تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے۔ عورتون کے ساتھ فرشون پر مزے نہ اڑاتے۔ اور جنگلون کی طرف نکل کر اللہ تعالےٰ کو بلند آوازون سے پکارتے رہتے (ابوذر کہتا ہے) مین پسند کرتا ہون کہ مین ایسا درخت بنجاؤن کہ اُسکو لوگ کاٹ ڈالین

ف جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نے ابتداء اسلام مین سب قریش کو کے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اس کتاب مین یہ حدیث مختصر ہے اور کتابون مین اس سے زیادہ آئی ہے۔ اوپر سے نیچے تک سب یک جدی برادرونکو علٰحدہ علٰحدہ نام لیکر حکم الٰہی سنایا یعنے بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسی کو دوزخ سے نہین بچا سکتا باقی رہے گنہگار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی و یا برادری کا حق سو وہ بخوبی ادا ہوگا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وفی الباب عن عائشة وابی هريرة وابن عباس وانس هٰذا احديث حسن غريب ويروى من غير هٰذا الوجه ان اباذر قال
لوددت انی كنت شجرة تعضد ويروى عن ابی ذر موقوفا حدثنا ابوحفص عمرو بن علی نا عبدالوهاب الثقفی عن محمد بن عمرو
عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا هٰذا احديث صحيح
باب ما جاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عن محمد بن اسحٰق ثنی محمد بن ابراهيم عن عيسیٰ
بن طلحة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرجل ليتكلم بالكلمة لايرى بها بأسا يهوى بها سبعين خريفا فی
النار هٰذا احديث حسن غريب من هٰذا الوجه حدثنا بندار نا يحيیٰ بن سعيد ثنا بهز بن حكيم ثنی ابی عن جدی قال سمعت النبی
صلى الله عليه وسلم يقول ويل للذی يحدث بالحديث ليضحك به القوم فيكذب ويل له ويل له وفی الباب عن ابی هريرة هٰذا حديث
حسن **باب** حدثنا سليمان بن عبدالجبار البغدادی نا عمر بن حفص بن غياث ثنی ابی عن الاعمش عن انس بن مالك قال توفی
رجل من اصحابه فقال يعنی رجلا ابشر بالجنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اولا تدری فلعله تكلم فيما لايعنيه او بخل بما
لاينقصه هٰذا احديث غريب حدثنا احمد بن نصر النيسابوری وغير واحد قالوا نا ابو مسهر عن اسمٰعيل بن عبدالله بن سماعة
عن الاوزاعی عن قرة عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حسن اسلام
المرء تركه مالا يعنيه هٰذا احديث غريب لانعرفه من حديث ابی سلمة عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم الا من
هٰذا الوجه حدثنا قتيبة نا مالك بن انس عن الزهری عن علی بن الحسين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من حسن اسلام المرء
تركه مالا يعنيه هٰكذا روى غير واحد من اصحاب الزهری عن الزهری عن علی بن الحسين عن النبی صلى الله عليه وسلم نحو حديث مالك

اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور غیر اس طریق
مروی ہے کہ کہا ابوذرؓ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ میں ایسا درخت بنجاؤں کہ لوگ اسکو کاٹیں۔ اور ابوذر سے موقوفاً بھی مروی ہے حدیث کی
ہمسے ابوحفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم جانتے جو کچھ کہ میں جانتا ہوں تو تم بہت تھوڑا ہنستے اور بہت روتے یہ حدیث صحیح ہے **باب** اُس
شخص کے بیان میں جو لوگوں کو باتیں کرکے ہنسائے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے محمد بن اسحاق سے
کہا حدیث کی مجھے محمد بن ابراہیم نے عیسےٰ بن طلحہ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی (بعض
اوقات) ایسی بات کرتا ہے کہ اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتا حالانکہ بسبب اُسکے ستر خریف آگ کے نیچے چلا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے
حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیٰی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے کہا حدیث کی مجھے میرے
باپ نے میرے دادا سے کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جو لوگوں کی ہنسانے کیواسطے
باتیں کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے ہلاکت ہے اُسکے لئے ہلاکت ہے اسکے لئے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ حدیث حسن ہے **باب** حدیث
کی ہم سے سلیمان بن عبدالجبار بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اعمش سے اُسنے
انسؓ بن مالک سے کہا اُسنے ایک مرد اسکے اصحاب سے مرگیا تو ایک مرد نے کہا تجھے جنت کی بشارت ہو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تو یہ بات کرتا ہے اور تو جانتا نہیں کہ شاید اُسنے ایسی بات کی ہو جو بیفائدہ ہو یا اُسنے ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو
ناقص نہیں ہوتی (یہ عام ہے مال اور مسائل کو) یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے احمد بن نصر نیشاپوری اور کئی ایک نے کہا انھوں
نے حدیث کی ہم سے ابو مسہر نے اسمٰعیل بن عبداللہ بن سماعہ سے اُسنے اوزاعی سے اُسنے قرہ سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیفائدہ باتوں کا ترک کرنا آدمی کے نیک اسلام سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم
اسکو طریق ابی سلمہ سے جو روایت کرتا ہے ابوہریرہ سے وہ روایت کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی وجہ سے حدیث کی ہمسے قتیبہ
نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیفائدہ باتونکا ترک کرنا آدمی کے
نیک اسلام سے ہے۔ ایسا ہی زہری کے کئی شاگردوں نے زہری سے روایت کی ہے اُسنے علی بن حسین سے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک کے

باب ماجاء فی قلة الکلام حدثنا هناد نا عبدة عن محمد بن عمرو ثنی ابی عن جدی قال سمعت بلال بن الحارث المزنی صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان احدکم لیتکلم بالکلمة من رضوان الله ما یظن ان تبلغ ما بلغت فیکتب الله له بها رضوانه الی یوم یلقاه وان احدکم لیتکلم بالکلمة من سخط الله ما یظن ان تبلغ ما بلغت فیکتب الله علیه بها سخطه الی یوم یلقاه وفی الباب عن ام حبیبة هذا حدیث حسن صحیح هکذا روی غیر واحد عن محمد بن عمرو نحو هذا وقالوا عن محمد بن عمرو عن ابیه عن جده عن بلال بن الحارث وروی مالك بن انس هذا الحدیث عن محمد بن عمرو عن ابیه عن بلال بن الحارث ولم یذکر فیه عن جده باب ماجاء فی هوان الدنیا علی الله حدثنا قتیبة نا عبد الحمید بن سلیمان عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کانت الدنیا تعدل عند الله جناح بعوضة ما سقی کافرا منها شربة ماء وفی الباب عن ابی هریرة هذا حدیث صحیح غریب من هذا الوجه حدثنا سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن مجالد عن قیس بن ابی حازم عن المستورد بن شداد قال کنت مع الرکب الذین وقفوا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی السخلة المیتة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اترون هذه هانت علی اهلها حین القوها قالوا من هوانها القوها یا رسول الله قال الدنیا اهون علی الله من هذه علی اهلها وفی الباب عن جابر وابن عمر حدیث المستورد حدیث حسن

باب کم کلام کرنے کے بیان مین حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی مجھ میرے باپ نے میرے دادا سے کہا اُسنے مین نے بلال بن حارث مزنی سے جو صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ کوئی تم مین سے (بعض اوقات) اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی ایسی بات کرتا ہے کہ گمان نہین کرتا کہ جس مرتبے تک اُسنے اسکو پہونچایا ہے پہونچائے گی سو اللہ تعالےٰ اسکے واسطے بباعث اس کلام کے اپنی رضامندی اس روز تک لکھ دیتا ہے کہ جس مین اس سے ملاقات کریگا۔ یعنی قیامت تک۔ اور کوئی تم مین سے (بعض اوقات) اللہ تعالےٰ کے غصے کی ایسی بات کرتا ہے کہ گمان نہین کرتا کہ جس ذلت تک اسنے اسکو پہونچایا ہے پہونچائے گی۔ سو اللہ تعالےٰ اُسپر بباعث اس کلام کے اپنا غصہ لکھدیتا ہے اُس دن تک کہ جس مین اُس سے ملاقات کریگا۔ اور اس باب مین روایت ہے ام حبیبہؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے ایسا ہی کئی ایک نے محمد بن عمرو سے مثل اسکے روایت کی ہے اور کہا اُنھون نے یہ روایت ہے محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اسنے بلال بن حارث سے اور روایت کیا ہے مالک بن انس نے اس حدیث کو محمد بن عمرو سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے بلال بن حارث سے اور اُسنے اس روایت مین اسکے دادا کا ذکر نہین کیا باب اس بیان مین کہ دنیا اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت ذلیل ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالحمید بن سلیمان نے ابی حازم سے اُسنے سہلؓ بن سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا اللہ تعالےٰ کے نزدیک پر مچھر کے برابر ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی اس سے نصیب نہ ہوتا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ حدیث اس طرق سے صحیح غریب ہے حدیث کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے مجالد سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے مستورد بن شداد سے کہا اُسنے مین اُن سوارون کے ساتھ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے بچے مردہ پر کھڑے ہوے تھے پس فرمایا آنحضرت نے کیا تم اسکو دیکھتے ہو کہ یہ اپنے مالکون پر ذلیل ہوگئی ہے جبکہ اُنھون نے اسکو پھینکدیا ہے کہا لوگون نے بباعث ذلت کے اُنھون نے اسکو پھینکدیا ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے دنیا اللہ تعالےٰ پر بہت ذلیل ہے بہ نسبت اسکے جو اپنے مالکون پر ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے جابرؓ اور ابن عمرؓ سے۔ حدیث مستورد کی حسن ہے۔

ف حاصل یہ ہے کہ بعض وقت آدمی ایسی بات کرتا ہے کہ اسکو خبر نہین ہوتی کہ یہ بات اس مرتبے کی ہے یعنی بیقدر سمجھ کر یا ادنی بات خیال کرکے اپنی زبان سے نکال دیتا ہے مگر چونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑی قدر کی بات ہوتی ہے اس لئے ایسے مرتبے پر پہونچتا ہے کہ اسکو خبر بھی نہین ہوتی۔ اسی طرح سے بعض اوقات آدمی کوئی بُری بات حقیر سمجھ کر اپنی زبان سے نکال دیتا ہے یعنی بے پرواہی سے اپنی زبان سے نکال دیتا ہے مگر چونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت بُری بات ہوئی ہے اس لئے ایسی نت تک پہونچتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا اُسپر قیامت تک ممکن ہی نہین غرض یہ کہ آدمی کو چاہیئے کہ ہر وقت کلام کا لحاظ رکھے ایسا نہ ہو کہ اسکے منھ سے ایسی بُری بات نکل جائے

حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا علی بن ثابت نا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان قال سمعت عطاء بن قرۃ قال سمعت عبد اللہ بن ضمرۃ قال سمعت ابا ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم ھذا حدیث حسن غریب حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید ثنا اسمعیل بن ابی خالد اخبرنی قیس بن ابی حازم قال سمعت مستوردا اخا بنی فھر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الدنیا فی الاخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بماذا ترجع ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر حدثنا قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو **باب** ما جاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر حدثنا محمد بن اسمعیل نا ابو نعیم نا عبادۃ بن مسلم نا یونس بن خباب عن سعید الطائی ابی البختری انہ قال ثنی ابو کبشۃ الانماری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلث اقسم علیھن واحدثکم حدیثا فاحفظوہ قال ما نقص مال عبد من صدقۃ ولا ظلم عبد مظلمۃ صبر علیھا الا زادہ اللہ عزا ولا فتح عبد باب مسئلۃ الا فتح اللہ علیہ باب فقر او کلمۃ نحوھا واحدثکم حدیثا فاحفظوہ فقال انما الدنیا لاربعۃ نفر عبد رزقہ اللہ مالا وعلما فھو یتقی ربہ فیہ ویصل بہ رحمہ ویعلم للہ فیہ حقا فھذا بافضل المنازل وعبد رزقہ اللہ علما ولم یرزقہ مالا فھو صادق النیۃ یقول لو ان لی مالا لعملت بعمل فلان فھو بنیتہ فاجرھما سواء وعبد رزقہ اللہ مالا

حدیث کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ثابت کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان نے کہا سنا مین نے عطا بن قرہ سے کہا سنا مین نے عبد اللہ بن ضمرہ سے کہا سنا مین نے ابا ہریرہؓ سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیشک دنیا ملعون ہے جو چیز اس مین ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور جسکو وہ دوست رکھے اور عالم یا متعلم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا خبر دی مجھے قیس بن ابی حازم نے کہا سنا مین نے مستورد سے جو بھائی بنی فہر کا ہے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے دنیا بمقابلہ آخرت کے مگر مثل اسکے کہ کوئی تم مین سے اپنی اُنگلی دریا مین ڈالدے پھر دیکھے کہ وہ کس چیز کے ساتھ نکلتی ہے[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ دنیا مؤمن کے لیئے قید ہے اور کافر کے لیئے جنت **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا مومن کیلیئے قید خانہ ہے اور کافر کے لیئے جنت۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے **باب** اس بیان مین کہ مثال دنیا کی مثال چار آدمیون کی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسماعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے عبادہ بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن خباب نے سعید طائی ابی البختری سے یہ کہ کہا اس نے حدیث کی مجھے ابو کبشہ انماری نے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تین چیز ونکی مین تم کو قسم دیتا ہون اور ایک حدیث تم سے بیان کرتا ہون سو تم اسکو یاد رکھو فرمایا آپ نے آدمی کا مال بباعث صدقہ کے کم نہین ہوتا اور نہ کسی آدمی پر ظلم ہوا کہ جسپر اُسنے صبر کیا مگر اللہ تعالے اُسکی عزت زیادہ کرتا ہے اور کسی آدمی نے دروازہ سوال کا نہین کھولا مگر کہ اللہ تعالے اُسپر دروازہ فقر کا کھول دیتا ہے یا کوئی اور کلمہ مثل اسکے آپ نے فرمایا ہے اور مین تم سے حدیث بیان کرتا ہون سو تم اسکو یاد رکھو پس فرمایا آپ نے دنیا تو چار آدمیون کے واسطے ہے ایک وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالی نے مال اور علم دیا سو وہ اُسکے حق مین اپنے رب سے ڈرتا ہے اور ساتھ اسکے قبیلے سے مواصلت کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اللہ تعالے کا اس مین حق ہے پس یہ شخص سب سے افضل مرتبے پر ہے۔ اور دوسرے وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالے نے علم دیا ہے اور مال نہین دیا اور نیت اسکی صادق ہے کہتا ہے کہ اگر میرے لئے مال ہو تو مین بھی فلانے کی طرح عمل کرون (یعنی اس مال کو ایسا ہی صرف کرون جیسے کہ وہ صرف کرتا ہے) سو یہ شخص اپنی نیت پر ہے اور اجر ان دونون کا برابر ہے۔ اور تیسرے وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالے نے مال دیا ہے

[1] یعنی دنیا کی قدر آخرت کے مقابلہ مین ایسی ہے جیسے کہ کوئی اُنگلی دریا مین ڈالدے اور پھر نکال کر دیکھے کہ کیا اسکو کوئی چیز لگی ہے یعنے کوئی چیز اس کے ساتھ نہین لگتی۔

ولم یرزقه علما یخبط فی ماله بغیر علم لا یتقی فیه ربه ولا یصل فیه رحمه ولا یعلم لله فیه حقا فهو باخبث المنازل وعبد لم یرزقه الله مالا ولا علما فهو یقول لو ان لی مالا لعملت فیه بعمل فلان فهو بنیته فوزرهما سواء هٰذا حدیث حسن صحیح

باب ماجاء فی هم الدنیا وحبها حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمن بن مهدی نا سفیان عن بشیر ابی اسمٰعیل عن سیار عن طارق بن شهاب عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نزلت به فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن نزلت به فاقة فانزلها بالله فیوشك الله له برزق عاجل او اجل هٰذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا سفیان عن منصور والاعمش عن ابی وائل قال جاء معاویة الی ابی هاشم بن عتبة وهو مریض یعوده فقال یا خال ما یبکیك اوجع یشئزك او حرص علی الدنیا قال کل لا ولکن رسول الله صلی الله علیه وسلم عهد الی عهدا لم اخذ به قال انما یکفیك من جمع المال خادم ومرکب فی سبیل الله واجدنی الیوم قد جمعت وقد رواه زائدة وعبیدة بن حمید عن منصور عن ابی وائل عن سمرة بن سهم قال دخل معاویة علی ابی هاشم بن عتبة فذکر نحوه وفی الباب عن بریدة الاسلمی عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان عن الاعمش عن شمر بن عطیة عن المغیرة بن سعد بن الاخرم عن ابیه عن عبدالله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تتخذوا الضیعة فترغبوا فی الدنیا هٰذا حدیث حسن باب ماجاء فی طول العمر للمؤمن حدثنا ابو کریب نا زید بن حباب عن معاویة بن صالح عن عمرو بن قیس عن عبدالله بن قیس ان اعرابیا قال یا رسول الله من خیر الناس قال من طال عمره وحسن عمله وفی الباب

اور علم نہین دیا وہ اپنے مال مین بغیر سمجھ کے تصرف کرتا ہے اسکے حق مین اپنے رب سے نہین ڈرتا اور نہ اپنے قبیلے سے مواصلت کرتا ہے اور نہین جانتا کہ اللہ تعالے کا اس مین حق ہے سو یہ شخص سب سے بدتر مرتبے پر ہے اور چوتھے وہ آدمی کہ اسکو اللہ تعالے نے مال اور علم دونون نہین دیے سو وہ کہتا ہے اگر میرے لیئے مال ہو تو مین بھی فلانے کی طرح عمل کرون (یعنی اس مال کو اس شخص کی طرح برے کامون مین صرف کرون) سو یہ بھی اپنی نیت پر ہے اور گناہ ان دونون کا برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دنیا کے غم اور اس کی محنت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے بشیر ابی اسمٰعیل سے اُسنے سیار سے اُس نے طارق بن شہاب سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو تنگی پہونچی اور اُسنے اُس کو لوگون سے بیان کیا تو اسکی تنگی بند نہین ہوتی اور جسکو تنگی پہونچی اور اُسنے اُسکو اللہ ہی کے ساتھ بیان کیا پس اُمید ہے کہ اسکو اللہ تعالے جلدی یا دیر سے رزق نصیب کریگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور اور اعمش سے اُنھون نے ابی وائل سے کہا اُس نے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس اسکی عیادت کیلیے آیا اس حالت مین کہ وہ بیمار تھا پس کہا اُسنے اے میرے ماموں کس چیز نے تجھے رُلایا ہے کیا تجھے درد ہے کہ بے آرام کر رہا ہے یا دنیا کی حرص ہے کہا اُسنے یہ دونون باتین نہین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ایک عہد کیا تھا کہ مین نے اس کو پکڑا نہین یعنی اسپر قائم نہین رہا فرمایا تھا آپ نے کافی ہے تجھے مال کے جمع کرنے مین سے ایک خادم اور ایک سواری اللہ تعالے کے راستہ مین یعنی تجھے ایک خادم اور ایک سواری جہاد کے واسطے مال کی جمعیت سے کافی ہے زیادہ مال کے جمع کرنے کی حاجت نہین اور مین آج کے دن اپنے پاس بہت مال جمع پاتا ہون اور روایت کیا اسکو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے سمرہ بن سہم سے کہ کہا اُسنے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ پر داخل ہوا پس اسکے مثل ذکر کیا اور اس باب مین روایت ہے بواسطہ بریدہ اسلمی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے شمر بن عطیہ سے اُسنے مغیرہ بن سعد بن احزم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب حاصل نہ کرو سو تم دنیا مین رغبت کروگے۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** مومن کی بڑی عمر کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عمرو بن قیس سے اُسنے عبداللہ بن قیس سے یہ کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ کون سب لوگون سے بہتر ہے فرمایا آپ نے جسکی عمر بڑی ہو اور عمل نیک ہون۔ اور اس باب مین روایت ہے

عن ابی ہریرۃ وجابر ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجه **حدثنا** ابوحفص عمرو بن علی نا خالد بن الحارث نا شعبة عن علی بن زید عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیه ان رجلا قال یا رسول الله ای الناس خیر قال من طال عمرہ وحسن عمله قال فای الناس شر قال من طال عمرہ وساء عمله ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی اعمار ہذہ الامة مابین الستین الی سبعین **حدثنا** ابراهیم بن سعید الجوهری نا محمد بن ربیعة عن کامل ابی العلاء عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عمر امتی من ستین سنة الی سبعین ہذا حدیث حسن غریب من حدیث ابی صالح عن ابی ہریرۃ وقد روی من غیر وجه عن ابی ہریرۃ **باب** ماجاء فی تقارب الزمن وقصر الامل **حدثنا** عباس بن محمد الدوری نا خالد بن مخلد نا عبد الله بن عمر عن سعد بن سعید الانصاری عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتقوم الساعة حتی یتقارب الزمان ویکون السنة کالشهر والشهر کالجمعة وتکون الجمعة کالیوم ویکون الیوم کالساعة وتکون الساعة کالضرمة بالنار ہذا حدیث غریب من ہذا الوجه وسعد بن سعید هو اخو یحیی بن سعید الانصاری **باب** ماجاء فی قصر الامل **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن لیث عن مجاهد عن ابن عمر قال اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم ببعض جسدی قال کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل وعد نفسك من اهل القبور فقال لی ابن عمر اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء واذا امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح وخذ من صحتك قبل سقمك ومن حیاتك قبل موتك فانك لا تدری یا عبد الله ما اسمك غدا **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی البصری نا حماد بن زید عن لیث عن مجاهد

ابی ہریرہؓ اور جابرؓ سے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے، **حدیث** کی ہمسے ابوحفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے علی بن زید سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کونسا شخص آدمیوں سے بہتر ہے فرمایا آپنے جسکی عمر بڑی ہو اور عمل نیک ہوں کہا اُسنے اور کون آدمیوں سے بُرا ہے فرمایا آپنے جسکی عمر بڑی ہو اور عمل بُرے ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ عمرین اس امت کی درمیان ساٹھ اور ستر کے ہین **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے کامل ابی العلاء سے اُس نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر میری امت کی ساٹھ سے ستر تک ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق ابی صالح سے جو راوی ہے ابی ہریرہؓ سے اور کئی وجہ سے ابو ہریرہؓ سے مروی ہے **باب** زمانہ کے قرب اور امیدوں کے چھوٹا ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن مخلد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عمر نے سعد بن سعید انصاری سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جبتک زمانہ متقارب نہ ہو اور ہوگا سال مثل[1] مہینے کے اور مہینہ مثل جمعہ کے اور ہوگا جمعہ مثل ایک دن کے اور ہوگا دن مثل ایک ساعت کے اور ہوگی ساعت مثل ایک دفعہ بھڑکنے آگ کے۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے، اور سعد بن سعید وہ بھائی یحییٰ بن سعید انصاری کا ہے **باب** اُمیدوں کے منقطع ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے لیث سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعض جسم یعنے کاندھے کو پکڑ کر فرمایا دنیا مین اس طرح رہ گویا کہ تو غریب ہے یا گذرنیوالا راستہ کا یعنے مسافر اور اپنے نفس کو اہل قبور سے شمار کر اور فرمایا مجھے اے ابن عمر جب تو صبح کرے تو اپنے نفس سے شام کا ذکر مت کر اور جب شام کرے تو اپنے نفس سے صبح کا ذکر مت کر۔ اور پکڑ اپنی صحت کو پہلے اپنی بیماری کے اور زندگی کو پہلے اپنی موت کے یعنی زندگی اور صحت مین آخرت کا خرچ تیار کر کیونکہ تو اے عبد اللہ نہین جانتا کہ کل تیرا کیا نام ہوگا یعنے تجھے معلوم نہین کہ تو کل کس نام سے پکارا جائیگا یعنی زندہ یا مردہ عاصی یا مطیع **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے لیث سے اُسنے مجاہد سے

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ زمانہ خوشی سے گذرے گا اسواسطے لمبا معلوم نہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ خوشی کے دن کم ہی ہوتے ہین مراد اِس سے یہی ہے کہ عمرین کم ہوجاوینگی اور برکت بھی کم ہوگی یا یہ معنی چونکہ آدمی مصیبتوں اور حادثوں مین مشغول ہونگے اس سبب سے انکو معلوم نہ ہوگا کہ زمانہ کس طرح گذرتا ہے اگر یہ معنی لیے جاوین تو حدیث کی مطابقت باب کے دوسرے جزو سے ہوسکتی ہے ورنہ نہین کیونکہ ایسے زمانہ مین اُمیدین سب منقطع ہوجاتی ہین بخلاف زمانہ سرور کے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ قصر الامل کے واسطے مصنف نے علیحدہ باب منعقد کیا ہے اور اس باب مین قصر کا ذکر سہو قلم یا سہو کاتب ہے تو دونون معنی حدیث کے درست ہو سکتے ہین۱۲

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وقد روی ھذا الحدیث الاعمش عن مجاھد عن ابن عمر نحوہ **حدثنا** سوید نا عبد اللہ عن حماد بن سلمۃ عن عبید اللہ بن ابی بکر بن انس عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ابن آدم وھذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسطھا فقال وثم املہ وثم املہ وفی الباب عن ابی سعید ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی السفر عن عبد اللہ بن عمرو قال مر علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نعالج خصا لنا فقال ما ھذا فقلنا قد وھی فنحن نصلحہ فقال ما اری الامر الا اعجل من ذلک ھذا حدیث حسن صحیح وابو السفر سعید بن یحمد ویقال ابن احمد الثوری **باب** ماجاء ان فتنۃ ھذہ الامۃ فی المال **حدثنا** احمد بن منیع نا الحسن بن سوار نا اللیث بن سعد عن معاویۃ بن صالح عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر حدثہ عن ابیہ عن کعب بن عیاض قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل امۃ فتنۃ وفتنۃ امتی المال ھذا حدیث حسن صحیح غریب انما نعرفہ من حدیث معاویۃ بن صالح **باب** ماجاء لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی ثالثا **حدثنا** عبد اللہ بن ابی زیاد نا یعقوب بن ابراھیم بن سعد نا ابی عن صالح بن کیسان عن ابن شھاب عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لابن آدم وادیا من ذھب لاحب ان یکون لہ ثانیا ولا یملأ فاہ الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب وفی الباب عن ابی بن کعب وابی سعید وعائشۃ وابن الزبیر وابی واقد وجابر وابن عباس وابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **باب** ماجاء قلب الشیخ شاب علی حب اثنتین **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلب الشیخ شاب علی حب اثنتین طول الحیوۃ وکثرۃ المال وفی الباب عن انس ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو اعمش نے مجاہد سے اُسنے ابن عمرؓ سے مثل اس کے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس سے اُسنے انس بن مالکؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ابن آدم ہے اور یہ اسکی موت ہے اور آپنے اپنا دست مبارک اسکی پیٹھ پر رکھا پھر اسکو دراز کیا اور فرمایا اور اسجگہ امید اسکی ہی۔ اور اس جگہ امید اسکی ہی اور اس باب مین روایت ہی ابی سعیدؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی السفر سے اُسنے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر گذرے اس حالت مین کہ ہم اپنے گھر کی مرمت کر رہے تھے سو فرمایا آپ نے یہ کیا ہے ہمنے کہا یہ ناقص ہوگیا ہے سو ہم اسکی درستی کر رہے ہین پھر فرمایا آپنے مین نہین دکھلایا گیا موت مگر کہ بہت جلدی گرنے والی ہے اس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو السفر وہ سعید بن یحمد ہے اور کہا گیا وہ ابن احمد ثوری ہے **باب** اس بیان مین کہ فتنہ اس امت کا مال مین ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن سوار نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے حدیث کی ہے اُسنے اُسکو اپنے باپ سے اُسنے کعب بن عیاض سے کہا اُسنے سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہر امت کے لئے فتنہ ہے اور فتنہ امت میری کا مال ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہمتو اُسکو فقط طریق معاویہ بن صالح سے ہی پہچانتے ہین **باب** اگر ابن آدم کے لئے دو جنگل ہوں مال سے تو طلب کرتا ہے تیسرے کو **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے صالح بن کیسان سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ابن آدم کے لیے ایک وادی ہو سونے سے البتہ دوست رکھتا ہے کہ اسکے لئے دوسرا بھی ہو اور سوائے مٹی کے اسکے منھ کو کوئی چیز پر نہین کرتی اور رجوع کرتا ہے اللہ اسپر جو توبہ کرتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بن کعب اور ابی سعید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابی واقد اور جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے **باب** اس بیان مین کہ بوڑھے کا دل دو چیزون کی محبت پر جوان ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا بوڑھے کا دل دو چیزون کی محبت پر جوان ہے طول حیات پر اور کثرت مال پر اور اس باب مین روایت ہے انسؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے

قال يهرم ابن آدم ويشب منه اثنتان الحرص على العمر والحرص على المال هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الزهادة في الدنيا **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن انا محمد بن المبارك نا عمرو بن واقد نا يونس بن حلبس عن ابي ادريس الخولاني عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزهادة في الدنيا ليست بتحريم الحلال ولا اضاعة المال ولكن الزهادة في الدنيا ان لا تكون بما في يدك اوثق مما في يد الله وان تكون في ثواب المصيبة اذا انت اصبت بها ارغب فيها لو انها ابقيت لك هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وابو ادريس الخولاني اسمه عائذ الله بن عبد الله وعمرو بن واقد منكر الحديث **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا حريث بن السائب قال سمعت الحسن يقول ثني حمران بن ابان عن عثمان بن عفان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس لابن آدم حق في سوى هٰذه الخصال بيت يسكنه وثوب يواري عورته وجلف الخبز والماء هٰذا حديث صحيح وهو حديث حريث بن السائب وسمعت ابا داؤد سليمٰن بن سلم البلخي يقول قال النضر بن شميل جلف الخبز يعني ليس معه ادام **حدثنا** محمود بن غيلان نا وهب بن جرير نا شعبة عن قتادة عن مطرف عن ابيه انه انتهى الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الهٰكم التكاثر قال يقول ابن آدم مالي مالي وهل لك من مالك الا ما تصدقت فامضيت واكلت فافنيت او لبست فابليت هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** بندار نا عمر بن يونس نا عكرمة بن عمار نا شداد بن عبد الله قال سمعت ابا امامة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن آدم انك ان تبذل الفضل خير لك وان تمسكه شر لك ولا تلام على كفاف وابدأ بمن تعول واليد العليا خير من اليد السفلى هٰذا حديث حسن صحيح وشداد بن عبد الله يكنى ابا عمار **حدثنا** علي بن سعيد الكندي

فرمایا ابن آدم بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں اس سے جوان ہوتی ہیں حرص عمر پر اور حرص مال پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دنیا میں زہد کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن واقد نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن حلبس نے ابی ادریس خولانی سے اُس نے ابی ذرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دنیا میں زہد کرنا نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے لیکن زہد دنیا میں یہ ہے کہ جو چیز تیرے ہاتھ میں ہے اسکا تجھے زیادہ اعتماد نہ ہو اس چیز سے جو اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ کہ تو مصیبت کے ثواب میں جب تجھے وہ پہونچی ہو زیادہ رغبت کرنیوالا ہو آسمیں اگر وہ تیرے لئے باقی رہے یعنے تیری رغبت مصیبت میں ثواب حاصل کرنے کی زیادہ ہو بہ نسبت نہ حاصل کرنے کے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو اس طریق سے۔ اور ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث کی ہمسے حریث بن سائب نے کہا سنا میں نے حسن سے کہ کہتا حدیث کی مجھے حمران بن ابان نے عثمان بن عفان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے سوائے ان خصلتوں کے اور کسی چیز میں ابن آدم کا حق نہیں ہے۔ ایک گھر میں کہ جسمیں وہ سکونت رکھتا ہے اور کپڑے میں کہ جسکے ساتھ وہ اپنی شرمگاہ ڈھانپتا ہے۔ اور برتن روٹی اور پانی کا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور وہ حدیث حریث بن سائب کی ہے۔ اور سنا میں نے ابا داؤد سلیمان بن سلم بلخی سے کہ کہتا کہ کہا نضر بن شمیل نے جلف الخبز سے مراد یہ ہے کہ روٹی کے ساتھ سالن نہ ہو **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے مطرف سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اس حالت میں کہ آپ یہ فرما رہے تھے الھٰکم التکاثر یعنے غافل کیا تمکو چاہنے بہتایت کے نے فرمایا آپ نے ابن آدم کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے۔ اور نہیں تیرے لئے تیرے مال سے مگر جو تو نے صدقہ کیا اور جاری رکھا یا کھایا پس فانی کیا یا پہنا پس پرانا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن یونس نے کہا حدیث کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہمسے شداد بن عبداللہ نے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے اگر تو زیادتی مال کو خرچ کریگا تو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اسکو بند رکھیگا تو تیرے لئے بُرا ہے۔ اور تجھے ملامت نہ ہوگی اسقدر مال پر جو تیری بھوکھ کے لئے کافی ہو۔ اور اوّل[1] اپنے اہل وعیال سے دینا شروع کر۔ اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابا عمار ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن سعید کندی نے

[1] پہلے آنحضرت نے فرمایا کہ جسقدر مال زائد ہو اسکو صرف کرنا چاہیئے بند نہ رکھنا چاہیئے بعد اسکے آپ نے اسکے مصرف کی جگہ بتائی کہ پہلے اہل وعیال کا دینا فرض ہے اور غیروں کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے اور اسکے بعد اوروں کا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے یعنی دینے والا ۱۲

نا ابن المبارك عن حيوة بن شريح عن بكر بن عمرو عن عبد الله بن هبيرة عن ابى تميم الجيشانى عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو انكم كنتم توكلون على الله حق توكله لرزقتم كما ترزق الطير تغدو اخماصا وتروح بطانا هذا حديث حسن صحيح لانعرفه الا من هذا الوجه وابو تميم الجيشانى اسمه عبد الله بن مالك حدثنا محمد بن بشار نا ابو داود نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالك قال كان اخوان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان احدهما ياتى النبى صلى الله عليه وسلم والاخر يحترف فشكا المحترف اخاه الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال لعلك ترزق به حدثنا عمرو بن مالك و محمود بن خداش البغدادى قالا نا مروان بن معوية نا عبد الرحمن بن ابى شميلة الانصارى عن سلمة بن عبيد الله بن محصن الخطمى عن ابيه وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم امنا فى سربه معافى فى جسده عنده قوت يومه فكانما حيزت له الدنيا هذا حديث حسن غريب لانعرفه الا من حديث مروان بن معاوية قوله حيزت يعنى جمعت حدثنا محمد بن اسمعيل نا الحميدى نا مروان بن معاوية نحوه باب ماجاء فى الكفاف والصبر عليه حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن يحيى بن ايوب عن عبيد الله بن زحر عن على بن يزيد عن القاسم ابى عبد الرحمن عن ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان اغبط اوليائى عندى لمؤمن خفيف الحاذ ذو حظ من الصلوٰة احسن عبادة ربه واطاعه فى السر وكان غامضا فى الناس لايشار اليه بالاصابع وكان رزقه كفافا فصبر على ذلك ثم نقر بيده فقال عجلت منيته قلت بواكيه قل تراثه و بهذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال عرض علىّ ربى ليجعل لى بطحاء مكة ذهبا قلت لا يارب ولكن

کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے حیوہ بن شریح سے اُسنے بکر بن عمرو سے اُسنے عبداللہ بن ہبیرہ سے اُسنے ابی تمیم جیشانی سے اسنے عمر بن خطابؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے حق اسکے توکل کا یعنے پورا توکل تو تم کوضرور رزق دیے جاتے جیسا کہ جانور رزق دیے جاتے ہین صبح کرتے ہین اس حالت مین کہ بھوکے ہوتے ہین اور شام کرتے ہین اس حالت مین کہ پر ہوتے ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے۔ اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے انسؓ بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دو بھائی تھے پس ایک اُن دونون مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تھا اور دوسرا کسب کرتا تھا سو کسب کرنیوالے نے اپنے بھائی کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کی پس فرمایا آپ نے شاید تو اسی کے سبب سے رزق دیا جاتا ہوگا حدیث کی ہمسے عمرو بن مالک اور محمود بن خداش بغدادی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن ابی شمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبیداللہ بن محصن خطمی سے اسنے اپنے باپ سے اور اسکو آنحضرت کی صحبت تھی کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم مین سے صبح کرے اس حالت مین کہ اسکے دل مین امن ہو اور اُسکے جسم مین تندرستی ہو اُسکے پاس اسدن کا کھانا ہو تو گویا اس کے لئے دنیا جمع کی گئی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مروان بن معاویہ سے قولہ حیزت کے معنے جمعت کے ہین حدیث کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حمیدی نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے مثل اس کے باب رزق کافی[1] اور اسپر صبر کرنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے اُسنے یحییٰ بن ایوب سے اسنے عبیداللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم ابی عبدالرحمن سے اُسنے ابی امامہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہت غبطہ کے لائق میرے دوستون سے میرے نزدیک البتہ وہ مومن ہے جو کم عیال ہو صاحب نصیب ہو نماز سے اُسنے اپنے رب کی اچھی عبادت کی ہو اور پوشیدگی مین اسکی اطاعت کی ہو اور لوگون مین چھپا ہوا ہو اسکی طرف انگلیون کے ساتھ اشارت نہ کیجاتی ہو اور رزق اسکا کفایت والا ہو اور وہ اسپر صبر کرے پھر آپ نے ساتھ دونون ہاتھ کو ٹھوکر لگائی۔ دیا تو ایک پورے کے دوسرے پورے پر یا زمین پر مراد اس سے آپکی یہ ہے کہ عمر اسکی کم ہے) پھر فرمایا آپ نے اسکی موت نے جلدی کی ہو اس کے رونے والیان کم ہون اس کا ورثہ کم ہو۔ اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے میرے رب نے پیش کیا مجھپر کہ مکہ کی زمین سنگریزہ کو میرے لئے سونا کرے مین نے کہا نہ اے رب میرے لیکن (مین چاہتا ہون)

[1] رزق کافی وہ ہے جو بھوکھ یا سوال سے بند رکھے اور کہا گیا ہے کہ مراد اس سے وہ مال ہے کہ جس کا نفع تو اپنے نفس اور عیال پر صرف کرے۔

اشبع یوما واجوع یوما او قال ثلاثا او نحو هذا فاذا جعت تضرعت الیك و ذکرتك فاذا شبعت شکرتك وحمدتك وفی الباب عن فضالة بن عبید هذا حدیث حسن والقاسم هو ابن عبد الرحمن ویکنی ابا عبد الرحمن وهو مولی عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویة وهو شامی ثقة وعلی بن یزید یضعف فی الحدیث ویکنی ابا عبد الملك **حدثنا** العباس بن محمد الدوری نا عبد الله بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب عن شرحبیل بن شریك عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعه الله هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عباس بن محمد الدوری نا عبد الله بن یزید المقری نا حیوة بن شریح اخبرنی ابو هانی الخولانی ان ابا علی عمرو بن مالك الجنبی اخبره عن فضالة بن عبید انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول طوبی لمن هدی للاسلام وکان عیشه کفافا وقنع هذا حدیث صحیح وابو هانی الخولانی اسمه حمید بن هانی **باب ما جاء فی فضل الفقر حدثنا** محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان الثقفی البصری نا روح بن اسلم نا شداد ابو طلحة الراسبی عن ابی الوازع عن عبد الله بن مغفل قال قال رجل للنبی صلی الله علیه وسلم یا رسول الله والله انی لاحبك فقال انظر ما تقول قال والله انی لاحبك ثلاث مرات قال ان کنت تحبنی فاعد للفقر تجفافا فان الفقر اسرع الی من یحبنی من السیل الی منتهاه **حدثنا** نصر بن علی نا ابی عن شداد ابی طلحة نحوه بمعناه هذا حدیث حسن غریب وابو الوازع الراسبی اسمه جابر بن عمرو وهو بصری **باب ما جاء ان فقراء المهاجرین یدخلون الجنة قبل اغنیاءهم حدثنا** محمد بن موسی البصری نا زیاد بن عبد الله عن الاعمش عن عطیة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقراء المهاجرین یدخلون الجنة قبل اغنیاءهم بخمسمائة عام وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن عمرو وجابر هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه

کہ پیٹ بھر کروں ایک دن اور بھوکا رہوں ایک دن یا کہا آپ نے تین بار یا مثل اسکے سو جب میں بھوکا ہوں تو تیری طرف زاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب پیٹ بھر کروں تو تیرا شکر کروں اور تیری حمد کروں۔ اور اس باب میں روایت ہے فضالہ بن عبید سے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم وہ عبد الرحمن کا بیٹا ہے اور کنیت اسکی ابا عبد الرحمن ہے۔ اور یہ مولی ہیں عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا اور یہ شامی ہے ثقہ ہے۔ اور علی بن یزید حدیث میں ضعیف ہے اور کنیت اسکی ابا عبد الملک ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے شرحبیل بن شریک سے اسنے ابی عبد الرحمن حبلی سے اسنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہونچا وہ شخص جو اسلام لایا اور کفایت والا رزق دیا گیا اور اسکو اللہ تعالیٰ نے قناعت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوۃ بن شریح نے کہا خبر دی مجھے ابو ہانی خولانی نے یہ کہ ابا علی یعنی عمرو بن مالک جنبی نے خبر دی ہے اسکو فضالہ بن عبید سے یہ کہ سنا اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے خوشی ہے واسطے اسکے جو اسلام کا راستہ دکھلایا گیا۔ اور زندگی اسکی کفایت والی گذری اور قناعت والا ہوا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔ **باب فقر کی فضیلت کے بیان میں حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن اسلم نے کہا حدیث کی ہمسے شداد یعنی ابو طلحہ راسبی نے ابی الوازع سے اسنے عبد اللہ بن مغفل رض سے کہا اسنے کہا ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں آپ کو دوست رکھتا ہوں پس فرمایا آپ نے دیکھ جو تو کہتا ہے[ف] کہا اس نے قسم ہے اللہ کی میں ضرور آپ کو دوست رکھتا ہوں تین بار کہا فرمایا آپ نے اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو فقر کیواسطے برگستوان تیار کر اسلئے کہ فقر بہت جلدی کرنیوالا ہے طرف اسکے جو مجھے دوست رکھتا ہے رَو سے طرف منتہی اپنے کے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے شداد ابی طلحہ سے مثل اسکے بالمعنی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو الوازع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہے **باب** اس بیان میں کہ فقیر مہاجرین جنت میں اُنکے غنیوں سے پہلے داخل ہونگے **حدیث** کی ہمسے محمد بن موسیٰ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن عبد اللہ نے اعمش سے اسنے عطیہ سے اسنے ابی سعید سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیر مہاجر جنت میں انکے غنیوں سے پانسو سال پہلے داخل ہونگے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے

ف یعنے یہ بات جو کہتا ہے کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں یہ ایک بڑا امر عظیم ہے نہایت امتحان کی جگہ ہے مصیبتوں کا گھر ہے ۱۲

حدثنا عبدالاعلی بن واصل الکوفی نا ثابت بن محمد العابد الکوفی نا الحارث ابن النعمان اللیثی عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یوم القیمۃ فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انھم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائھم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیھم فان اللہ یقربک یوم القیمۃ ھذا حدیث غریب حدثنا محمود بن غیلان نا قبیصۃ نا سفیان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام نصف یوم ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا العباس بن محمد الدوری نا عبداللہ بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب عن عمرو بن جابر الحضرمی عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل فقراء المسلمین الجنۃ قبل اغنیائھم باربعین خریفا ھذا حدیث حسن حدثنا ابو کریب المحاربی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل فقراء المسلمین الجنۃ قبل الاغنیاء بنصف یوم وھو خمسمائۃ عام ھذا حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی معیشۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ** حدثنا احمد بن منیع نا عباد بن عباد المھلبی عن مجالد عن الشعبی عن مسروق قال دخلت علی عائشۃ فدعت لی بطعام وقالت ما اشبع من طعام فاشاء ان ابکی الا بکیت قال قلت لم قالت اذکر الحال التی فارق علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا واللہ ما شبع من خبز ولحم مرتین فی یوم ھذا حدیث حسن حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبۃ عن ابی اسحق قال سمعت عبدالرحمن بن یزید یحدث عن الاسود عن عائشۃ قالت ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خبز شعیر یومین متتابعین حتی قبض وفی الباب عن ابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا

حدیث کی ہمسے عبدالاعلی بن واصل کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بن محمد عابد کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن نعمان لیثی نے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ زندہ رکھ مجھے فقیری مین اور مار مجھے فقیری مین اور اُٹھا مجھے قیامت کے دن فقیرونکے گروہ مین پس کہا عائشہؓ نے کس لئے یارسول اللہ فرمایا آپنے وہ لوگ جنت مین انکے غنیون سے پہلے چالیس سال داخل ہونگے اے عائشہ کسی مسکین کو رد نکر اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے اے عائشہ مسکینون کو دوست رکھ اور انکو نزدیک کر اسلیئے کہ اللہ تعالے قیامت کے دن تجھے نزدیک کریگا۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیر جنت مین پانسو سال یعنی نصف یوم پہلے غنیون سے داخل ہونگے (کیونکہ ایک دن ہزار سال کا ہوگا وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون)، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے عمرو بن جابر حضرمی سے اُسنے جابر بن عبداللہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقیر مسلمان جنت مین اپنے غنیون سے چالیس سال پہلے داخل ہونگے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیر مسلمان نصف یوم اور وہ پانسو سال ہے غنیون سے پہلے جنت مین داخل ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل وعیال کی گذران کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عباد مہلبی نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے کہا اُسنے مین عائشہؓ پر داخل ہوا تو اُسنے میرے لئے کھانا منگوایا اور کہنے لگی مین جب طعام سے سیر ہوتی ہون پھر رونا چاہون تو روتی ہون کہا اُسنے مین نے کہا یہ کس لئے کہا حضرت عائشہ نے مین اُس حال کو یاد کرتی ہون جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو چھوڑا ہے قسم ہے اللہ کی نہین پیٹ بھر کیا آپنے روٹی اور گوشت سے دوبار ایک دن مین۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سنا مین نے عبدالرحمن بن یزید سے کہ حدیث کرتا تھا اسود سے اُسنے روایت کی عائشہؓ سے کہا اُسنے نہین پیٹ بھر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی سے دو دن پے درپے یہانتک کہ آپ فوت ہوئے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے

ف وجہ مطابقت کی اس روایت اور پہلی مین یہ ہے کہ جو لوگ چالیس سال پہلے جنت مین داخل ہونگے مراد انسے فقیر حریص ہین اور مراد انکے مقابل سے غنی حریص اور جو پانسو سال پہلے داخل ہونگے مراد انسے فقیر قانع ہین اور انکے مقابل غنی خواہشمند ہے ۱۲

ابوکریب محمد بن العلاء نا المحاربی عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ قال ماشبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واھلہ ثلاثا تباعا من خبز البر حتی فارق الدنیا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** العباس بن محمد الدوری نا یحییٰ بن ابی بکیر نا
حریز بن عثمان عن سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامۃ یقول ماکان یفضل عن اھل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبز الشعیر
ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** عبد اللہ بن معاویۃ الجمحی نا ثابت بن یزید عن ھلال بن خباب عن عکرمۃ عن
ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیت اللیالی المتتابعۃ طاویا واھلہ لایجدون عشاء وکان اکثر خبزھم
خبز الشعیر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابوعمار نا وکیع عن الاعمش عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اجعل رزق اٰل محمد قوتا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا جعفر بن سلیمان
عن ثابت عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایدخر شیئا لغد ھذا حدیث غریب وقد روی ھذا غیر جعفر بن سلیمان
عن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا ابومعمر عبد اللہ بن عمرو نا عبد الوارث عن سعید
بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن انس قال ما اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خوان ولا اکل خبزا مرققا حتی مات ھذا حدیث
حسن صحیح غریب من حدیث سعید بن ابی عروبۃ **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا عبید اللہ بن عبد المجید الحنفی نا عبد الرحمٰن
ھو ابن عبد اللہ بن دینار نا ابوحازم عن سھل بن سعد انہ قیل لہ اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی یعنی الحوّاری فقال
سھل ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی حتی لقی اللہ فقیل لہ ھل کانت لکم مناخل علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ماکانت لنا مناخل قیل کیف کنتم تصنعون بالشعیر قال کنا ننفخہ فیطیر منہ ماطار ثم نثریہ فنعجنہ ھذا حدیث حسن
صحیح وقد رواہ مالک بن انس عن ابی حازم **باب** ماجاء فی معیشۃ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابوکریب یعنے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے یزید بن کیسان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرۃؓ سے کہا اُسنے نہین پیٹ بھر کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اہل وعیال نے تین دن پے درپے گیہون کی روٹی سے یہانتک کہ آپ نے دنیا سے مفارقت کی یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن ابی بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے حریز بن عثمان نے سلیم
بن عامر سے کہا اُسنے سنا مین نے ابا امامہؓ سے کہ کہتا کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جَو کی روٹی نہ بڑھتی تھی- یہ حدیث
اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بن یزید نے ہلال بن خباب سے اُسنے عکرمہ
سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل وعیال کئی راتین پے درپے بھوکے ہی گذارتے تھے رات کا
کھانا نہ پاتے تھے- اور اکثر روٹی انکی جَو کی ہوتی تھی- یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابوعمار نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے
اُسنے عمارہ بن قعقاع سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ رزق آل محمد کا
قوت لایموت کر- یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اُسنے انسؓ سے کہا اُس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز ذخیرہ نہین رکھتے تھے- یہ حدیث غریب ہے- اور یہ حدیث غیر جعفر بن سلیمان نے بھی بواسطہ ثابت کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعمر یعنے عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انسؓ سے کہا اُسنے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوانچہ پر کھانا نہین کھایا
اور نہ کبھی پتلی روٹی یعنی چپاتی کھائی ہے یہانتک کہ آپ فوت ہوگئے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بطریق سعید بن ابی عروبہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ
بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عبد المجید حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن نے جو بیٹا عبد اللہ بن دینار کا ہی کہا حدیث کی ہمسے ابوحازم
نے سہل بن سعدؓ سے یہ کہ اُس سے کسی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا ہے سو کہا سہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کبھی دیکھا ہی
نہین یہانتک کہ آپنے اللہ سے ملاقات کی پھر اُس سے کہا گیا کیا تمھارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چھلنی تھی کہا اُسنے ہمارے
پاس تو کوئی چھلنی نہ تھی کہا گیا تم جو ون سے کس طرح کرتے تھے کہا اُسنے ہم اُنکو پھونکتے تھے سو اُنسے اُڑ جاتا جو کچھ کہ اُڑ جاتا پھر اُن مین پانی ڈالتے اور
انکو گوندھتے- یہ حدیث حسن صحیح ہے- اور روایت کیا اُسکو مالک بن انس نے ابی حازم سے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی گذران کے بیان مین

حدثنا عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید نا ابی عن بیان عن قیس قال سمعت سعد بن ابی وقاص یقول انی لاول رجل هراق دما فی سبیل اللہ وانی لاول رجل رمی بسهم فی سبیل اللہ ولقد رایتنی اغزو فی العصابة من اصحاب محمد صلی اللہ علیه وسلم ما ناکل الا ورق الشجر والحبلة حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاة والبعیر واصبحت بنو اسد یعزرونی فی الدین لقد خبت اذن وضل عملی هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث بیان حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا اسمٰعیل بن ابی خالد ثنی قیس قال سمعت سعد بن مالك یقول انی اول رجل من العرب رمی بسهم فی سبیل اللہ ولقد رأیتنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ومالنا طعام الا الحبلة وهٰذا السمر حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاة ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی فی الدین لقد خبت اذن وضل عملی هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عتبة بن غزوان حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن محمد بن سیرین قال کنا عند ابی هریرة وعلیه ثوبان ممشقان من کتان فمخط فی احدهما ثم قال بخ بخ یتمخط ابو هریرة فی الکتان لقد رایتنی وانی لاخر فیما بین منبر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وحجرة عائشة من الجوع مغشیا علی فیجیٔ الجائی فیضع رجله علی عنقی یری ان بی الجنون ومابی جنون وما هو الا الجوع هٰذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا العباس بن محمد نا عبد اللہ بن یزید المقری نا حیوة بن شریح ثنی ابو هانی الخولانی ان ابا علی عمرو بن مالك الجنبی اخبره عن فضالة بن عبید ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان اذا صلی بالناس یخر رجال من قامتهم فی الصلوة من الخصاصة وهم اصحاب الصفة حتی تقول الاعراب هٰؤلاء مجانین او مجانون فاذا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انصرف الیهم فقال لو تعلمون ما لکم

حدیث کی ہم سے عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے بیان سے اُسنے قیس سے کہا اُسنے سنا مین نے سعید بن ابی وقاص رضؓ سے کہ کہتا مین پہلا مرد ہون کہ جسنے اللہ تعالےٰ کے راستہ مین خون کیا ہے اور مین پہلا مرد ہون کہ جسنے اللہ تعالیٰ کی راہ مین تیر چلایا ہے۔ اور مین نے دیکھا ہے اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جماعت مین اس حالت مین کہ نہین کھاتے تھے ہم مگر پتے درخت کے اور پھل ببول کا یہانتک کہ بعضے ہم مین سے البتہ ہگتے تھے جیسے کہ بکری اور اونٹ ہگتا ہے اور بنو اسد مجھے دین[۱] مین طعن کرتے ہین مین تو اسوقت نقصان مین پڑا اور ضائع ہوے عمل میرے۔ یہ حدیث طریق بیان سے حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا حدیث کی مجھے قیس نے کہا سنا مین نے سعد بن مالک رضؓ سے کہ کہتا مین عرب سے پہلا مرد ہون کہ جسنے اللہ کے راستہ مین تیر چلایا ہے۔ اور دیکھا ہمنے اپنے آپ کو کہ آن حضرت کے ساتھ ملکر جنگ کرتے تھے اس حالت مین کہ ہمارے پاس سوائے پھل ببول کے اور اس درخت کے اور کوئی کھانا نہ ہوتا تھا یہانتک کہ بعضے ہم مین سے ہگتے تھے جیسے کہ بکری ہگتی ہے پھر بنو اسد مجھے دین مین طعن کرتے ہین مین تو اسوقت البتہ نقصان مین پڑا اور ضائع ہوے عمل میرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عتبہ بن غزوان سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے ہم ابی ہریرۃ رضؓ کے پاس تھے اور اُسپر دو کپڑے کپاس کے تھے گل سرخ سے رنگے ہوے سو اُسنے ایک مین ناک کی غلاظت ڈالی پھر کہنے لگا واہ واہ ابو ہریرۃ رضؓ کپاس کے کپڑون مین ناک ڈالتا ہے پھر کہا ابو ہریرۃ رضؓ نے، البتہ دیکھا مین نے اپنے آپ کو اس حالت مین کہ مارے بھوک کے غشی کی حالت مین درمیان منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حجرے عائشہ رضؓ کے گرتا سو کوئی آنیوالا آتا اور میری گردن پر مجھے دیوانہ خیال کرکے اپنا پاؤن رکھتا حالانکہ مجھے دیوانگی نہ تھی اور سوائے بھوکھ کے اور کوئی اس کا سبب نہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہم سے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہانی خولانی نے یہ کہ ابا علی یعنے عمرو بن مالک جنبی نے خبر دی ہے اُسکو فضالہ بن عبید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگون کو نماز پڑھاتے تھے تو کئی لوگ نماز مین کھڑے ہونے سے بھوکھ کے مارے گر پڑتے تھے اور وہ لوگ اصحاب صفہ ہوتے تھے یہانتک کہ بدو لوگ کہتے تھے یہ لوگ مجنون ہین پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو انکی طرف پھرے اور فرمایا اگر تم جانو جو چیز کہ تمھارے لئے

[۱] بنو اسد یعنے بنو الزبیر بن عوام بن خویلد بن اسد یہ لوگ میری نماز وغیرہ احکام مین طعن کرتے ہین مین تو اسوقت اگر ان کی تعلیم کا محتاج ہوا تو نقصان اُٹھایا اور میرے پچھلے عمل جو مین نے آنحضرت ؐ کے ساتھ اسی اسطور پر کئے تھے سب ضایع ہوئے ۱۲

عند اللہ لاحببتم ان تزدادوا فاقۃ وحاجۃ قال فضالۃ انا یومئذ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذا حدیث حسن صحیح
حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا اٰدم بن ابی یاس نا شیبان ابو معاویۃ نا عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ
قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ساعۃ لا یخرج فیھا ولا یلقاہ فیھا احد فاتاہ ابو بکر فقال ما جاء بک یا ابا بکر فقال خرجت
القی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانظر فی وجھہ واسلم علیہ فلم یلبث ان جاء عمر فقال ما جاء بک یا عمر قال الجوع یا رسول اللہ
قال وانا قد وجدت بعض ذلک فانطلقوا الی منزل ابی الھیثم بن التیھان الانصاری وکان رجلا کثیر النخل والشاء ولم یکن لہ خدم
فلم یجدوہ فقالوا لامرأتہ این صاحبک فقالت انطلق یستعذب لنا الماء ولم یلبثوا ان جاء ابو الھیثم بقربۃ یزعبھا فوضعھا ثم جاء
یلتزم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویفدیہ بابیہ وامہ ثم انطلق بھم الی حدیقتہ فبسط لھم بساطا ثم انطلق الی نخلۃ فجاء بقنو
فوضعہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلا تنقیت لنا من رطبہ فقال یا رسول اللہ انی اردت ان تختاروا او قال تخیروا من
رطبہ وبسرہ فاکلوا وشربوا من ذلک الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذا والذی نفسی بیدہ من النعیم الذی
تسالون عنہ یوم القیمۃ ظل بارد ورطب طیب وماء بارد فانطلق ابو الھیثم لیصنع لھم طعاما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا تذبحن ذات در فذبح لھم عناقا او جدیا فاتاھم بھا فاکلوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک خادم قال لا قال
فاذا اتانا سبی فاتنا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم براسین لیس معھما ثالث فاتاہ ابو الھیثم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اختر منھما فقال یا نبی اللہ اختر لی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان المستشار مؤتمن خذ ھٰذا

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو تم ضرور زیادتی فاقہ اور بھوک کو دوست رکھو۔ کہا فضالہ نے مین اُس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا
یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے آدم بن ابی ایاس نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان ابو معاویہ نے کہا
حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عمیر نے ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی
گھڑی مین نکلے جسمین آگے نہ نکلا کرتے تھے اور اس گھڑی مین کوئی آپ سے ملاقات نہ کرتا تھا پس آپ کے پاس حضرت ابو بکرؓ آئے
سو فرمایا آپ نے اے ابا بکر تجھے کون چیز لائی ہے سو کہا ابو بکرؓ نے مین اسلئے نکلا ہون کہ آپ کی ملاقات کرون اور آپکے چہرۂ مبارک
کی طرف دیکھون اور آپ پر سلام کرون پھر کچھ دیر نہ لگی کہ حضرت عمر آئے پس فرمایا آپ نے اے عمر تجھے کون چیز لائی ہے کہا حضرت عمرؓ نے
بھوکھ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اور مین نے کچھ حصہ اسکا پایا ہے یعنی مجھے بھی کچھ تھوڑی سے بھوکھ لگی ہوئی ہے پھر وہ تینون ابی الہیثم بن
تیہان انصاریؓ کے گھر کیطرف چلے اور اس شخص کے پاس بہت کھجورین اور بکریان تھین اور اُسکا کوئی خادم نہ تھا پس ان تینون نے اُس کو
گھر مین نہ پایا اور اُسکی عورت سے کہا تیرا صاحب کہان ہے اُسنے کہا وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے کو گیا ہے پھر وہ کچھ دیر نہ ٹھہرے کہ ابو الہیثم مشک کو
اُٹھائے ہوئے لایا اور اُسکو رکھدیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معانقہ کیا اور اپنے مان باپ کو آپ پر قربان کیا یعنی یون کہا کہ میرے والدین آپ پر
قربان ہون پھر اُنکو اپنے باغ کیطرف لیچلا اور اُنکے واسطے بچھونا بچھایا پھر کھجور کی طرف چلا اور خوشہ لایا اور اُسکو (آگے) رکھدیا پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون نہین تو نے ہمارے لئے پکی ہوئی کھجورین صاف کین پس کہا اُسنے یا رسول اللہ مین نے ارادہ کیا تھا کہ آپ پسند کرین
یا کہا راوی نے تخیر وا (معنے واحد) رطب اور بسر[1] سے سو اُنھون نے کھایا اور اس پانی سے پیا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی
یہ اُن نعمتون سے ہے کہ جس سے تم قیامت کے دن سوال کیئے جاؤگے سایہ سرد اور کھجورین طیب اور پانی سرد۔ پھر ابو الہیثم ان تینون کے لیے کھانا
بنانیکے واسطے چلا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ والی ذبح نکرنا پس اُسنے اُنکے واسطے بچہ بھیڑ کا ذبح کیا یا کہا راوی نے جدیا (معنی واحد) پھر اُنکے
پاس لیکر آیا اور اُنھون نے کھایا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے پاس کوئی خادم ہے کہا اُسنے کہ نہین فرمایا آپ نے کہ جب ہمارے
پاس قیدی آئین تو تو ہمارے پاس آنا پس (ایک روز) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آئے اُن کے ساتھ تیسرا نہ تھا سو آپکے پاس ابو الہیثم
آیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون سے پسند کر سو کہا اُسنے اے نبی اللہ کے آپ میرے لیئے پسند کیجیئے پس فرمایا آپنے بیشک
مشورہ پوچھا گیا امانت دار ہے یعنے جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے اُسکو مصلحت مین خیانت کرنی نہین چاہیئے۔ تو اسکو پکڑ لے

[1] بسر وہ کھجورین ہین جو پکنے کے قریب ہوتی ہین اور رطب پکی ہوئی ہوتی ہین یعنی میری مرضی یہ تھی کہ آپ انمین سے خود پسند کرلیوین ۱۲

فانی رایته یصلی واستوص به معروفا فانطلق ابو الهیثم الی امرأته فاخبرها بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت امرأته ما انت ببالغ ما قال فیه النبی صلی الله علیه وسلم الا ان تعتقه قال هو عتیق فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله لم یبعث نبیا ولا خلیفة الا وله بطانتان بطانة تامره بالمعروف وتنهاه عن المنکر وبطانة لا تالوه خبالا ومن یوق بطانة السوء فقد وقی هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو عوانة عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج یوما وابو بکر وعمر فذکر نحو الحدیث بمعناه ولم یذکر فیه عن ابی هریرة وحدیث شیبان اتم من حدیث ابی عوانة واطول وشیبان ثقة عندهم صاحب کتاب **حدثنا** عبد الله بن ابی زیاد نا سیار عن سهل بن اسلم عن یزید بن ابی منصور عن انس بن مالک عن ابی طلحة قال شکونا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم عن حجرین هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب قال سمعت النعمان بن بشیر یقول لستم فی طعام وشراب ما شئتم لقد رایت نبیکم صلعم وما یجد من الدقل ما یملأ به بطنه هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو عوانة وغیر واحد عن سماک بن حرب نحو حدیث ابی الاحوص وروی شعبة هذا الحدیث عن سماک عن النعمان بن بشیر عن عمر **باب** ما جاء ان الغنا غنا النفس **حدثنا** احمد بن بدیل بن قریش الیامی الکوفی نا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس الغنا عن کثرة العرض ولکن الغنا غنا النفس هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی اخذ المال بحقه **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن سعید المقبری عن ابی الولید قال سمعت خولة بنت قیس وکانت تحت حمزة بن عبد المطلب

کیونکہ مین نے اُسکو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اُسکے ساتھ نیکی کی وصیت قبول کر پس ابو الہیثم اُسکو اپنی عورت کے پاس لیکر چلا اور اُسکو آنحضرت کی بات کی بھی خبر دی پس اُسکی عورت نے کہا تو آنحضرت کی بات کو جو آپنے اُسکے حق مین فرمائی ہی پہونچ نہین سکے گا مگر یہ کہ اُسکو آزاد کرے کہا اُسنے وہ آزاد ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی اور خلیفہ نہین بھیجا مگر یہ کہ اُس کے دو جلیس بنائے ہین ایک دوست اُسکو نیکی کا امر کرتا ہی اور بُرے کامون سے منع کرتا ہی اور دوسرا دوست اُسکو نقصان پہونچانیمین کوتاہی نہین کرتا۔ اور جو کوئی بُرے دوست سے بچایا گیا تو وہ نگاہ رکھا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رض اور عمر رض ایک دن نکلے۔ سو اُس نے مثل اس حدیث کے بالمعنی ذکر کیا اور اُسنے اُسمین ابو ہریرہ کا ذکر نہین کیا اور حدیث شیبان کی پوری اور لمبی ہی ابی عوانہ کی حدیث سے اور شیبان اُنکے نزدیک ثقہ ہی اور صاحب کتاب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے سہل بن اسلم سے اُس نے یزید بن ابی منصور سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے ابی طلحہ سے کہا اُسنے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھوکھ کا شکوہ کیا اور اپنے پیٹ سے ایک ایک پتھر اُٹھایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پتھر اُٹھائے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے کہا اُسنے سُنا مین نے نعمان بن بشیر سے کہ کہتا کیا تم نہین ہو کھانے اور پینے مین جسقدر کہ چاہتے ہو مین نے دیکھا ہی نبی تمہارے کو اس حالت مین کہ نہ پاتے ردّی کھجورین کہ اُنسے اپنا پیٹ پُر کرین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہم سے ابو عوانہ اور کئی ایک نے سماک بن حرب سے مثل حدیث ابی الاحوص کے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو سماک سے اُسنے نعمان بن بشیر رض سے اُسنے عمر رض سے **باب** اس بیانین کہ غنا غنا نفس کی ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن بدیل بن قریش الیامی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُس نے **ابو صالح** سے اس نے ابی ہریرہ رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت مال سے غنا نہین ہوتی لیکن غنا غنا نفس کی ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اپنے حق سے مال لینے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے سعید مقبری سے اُسنے ابی الولید سے کہا اُس نے سُنا مین نے خولہ بنت قیس سے اور وہ حمزہ بن عبد المطلب رض کے نکاح مین تھی

تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان هٰذا المال خضرة حلوة من اصابه بحقه بورك له فيه ورب متخوض فيما شاءت به نفسه من مال الله ورسوله ليس له يوم القيمة الا النار هٰذا حديث حسن صحيح وابو الوليد اسمه عبيد سنطا **باب حدثنا** بشر بن هلال الصواف نا عبد الوارث بن سعيد عن يونس عن الحسن عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن عبد الدينار لعن عبد الدرهم هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه وقد روى من غير هٰذا الوجه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم اتم من هٰذا واطول **باب حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن زكريا بن ابى زائدة عن محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارة عن ابن كعب بن مالك الانصارى عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فى غنم بافسد لها من حرص المرء على المال والشرف لدينه هٰذا حديث حسن صحيح ويروى فى هٰذا الباب عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم ولا يصح اسناده **باب حدثنا** موسى بن عبد الرحمٰن الكندى نا زيد بن حباب حدثنى المسعودى نا عمرو بن مرة عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال نام رسول الله صلى الله عليه وسلم على حصير فقام وقد اثر فى جنبه فقلنا يا رسول الله لو اتخذنا لك وطاء فقال مالى وللدنيا ما انا فى الدنيا الا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها وفى الباب عن ابن عمر وابن عباس هٰذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر وابو داؤد قالا نا زهير بن محمد ثنى موسى بن وردان عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل على دين خليله فلينظر احدكم من يخالل هٰذا حديث حسن غريب **باب حدثنا** سويد نا عبد الله نا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن ابى بكر قال سمعت انس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ کہتی سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیشک یہ مال سبز ہے میٹھا جو کوئی اسکو اپنے حق سے لیگا تو اُسکے لئے اس مین برکت دیجائے گی۔ اور بہت خوض کرنے والے اس چیز مین کہ جس مین انکا نفس چاہتا ہے یعنی اللہ اور اُسکے رسول کے مال مین ایسے ہین کہ اُنکے لئے قیامت کے دن سوائے آگ کے اور کچھ نہین ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو الولید کا نام عبید سنطا ہے **باب حدیث** کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے یونس سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے لعنت کیا گیا ہے بندہ دینار کا لعنت کیا گیا ہے بندہ درم کا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ اور یہ غیر اس طریق سے بواسطۂ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری اس سے اور لمبی روایت کی گئی ہے **باب حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے اُسنے ابن کعب بن مالک انصاری سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو بھیڑیے بھوکے جو بھیجے گئے ہون بکریون مین زیادہ خراب کرنے والے اُنکو آدمی کی حرص سے جو اُسکو مال اور جاہ پر ہے واسطے اُسکے دین کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے اس باب مین بواسطہ ابن عمرؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کی اسناد صحیح نہین ہے **باب حدیث** کی ہمسے موسیٰ ابن عبد الرحمٰن کندی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی مجھے مسعودی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہؓ سے کہا اُسنے (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے اور اُسنے آپ کے پہلوے مبارک مین اثر کر دیا یعنی بوریے کے نشان آپکے بدن مبارک پر پڑ گئے پس ہمنے کہا یا رسول اللہ اگر ہم آپ کے واسطے نرم بچھونا بنائین تو بہتر ہو سو آپنے فرمایا کیا ہے واسطے میرے اور دنیا کے مین تو دنیا مین مثل اُس سوار کے ہون جسنے درخت کے نیچے سایہ کا آرام پایا پھر چلا اور اُسکو چھوڑ دیا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر اور ابو داؤد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے زہیر بن محمد نے کہا حدیث کی مجھے موسیٰ بن وردان نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو چاہیئے کہ نظر کرے ہر ایک تم مین کا کہ کس سے دوستی کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن ابی بکر سے کہا اُسنے سُنا مین نے انس بن مالک سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلعم نے

يتبع الميت ثلاث فيرجع اثنان ويبقى واحد يتبعه اهله وماله وعمله فيرجع اهله وماله ويبقى عمله هذا حديث حسن صحيح
باب ماجاء فى كراهية كثرة الاكل حدثنا سويد نا عبدالله بن المبارك نا اسمعيل بن عياش ثنى ابوسلمة الحمصى و
حبيب بن صالح عن يحيى بن جابر الطائى عن مقدام بن معديكرب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ملأ
آدمى وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اكلات يقمن صلبه فان كان لامحالة فثلث لطعامه وثلث لشرابه وثلث لنفسه
حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش نحوه وقال المقدام بن معديكرب عن النبى صلى الله عليه وسلم ولم يذكر
سمعت النبى صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح **باب ماجاء فى الرياء والسمعة** حدثنا ابوكريب نا معوية بن
هشام عن شيبان عن فراس عن عطية عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرائى يرائى الله به ومن يسمع
يسمع الله به وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لايرحم الناس لايرحمه الله وفى الباب عن جندب وعبدالله بن عمرو
هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه حدثنا سويد بن نصر نا عبدالله بن المبارك نا حيوة بن شريح نا الوليد بن ابى الوليد
ابوعثمن المدائنى ان عقبة بن مسلم حدثه ان شفيا الاصبحى حدثه انه دخل المدينة فاذا هو برجل قد اجتمع عليه الناس
فقال من هذا فقالوا ابوهريرة فدنوت منه حتى قعدت بين يديه وهو يحدث الناس فلما سكت وخلا قلت له اسالك بحق
وبحق لما حدثتنى حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم عقلته وعلمته فقال ابوهريرة افعل لاحدثنك حديثا حدثنيه
رسول الله صلى الله عليه وسلم عقلته وعلمته ثم نشغ ابوهريرة نشغة فمكثنا قليلا

نمکث

میت کے پیچھے تین چیزیں لگتی ہیں، سو دو تو لوٹ آتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے پیچھے لگتا ہے اُسکے اہل اور مال اور عمل سو اہل اور مال لوٹ
آتے ہیں اور عمل باقی رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بہت کھانے کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہم سے سوید نے کہا حدیث
کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی مجھے ابوسلمہ حمصی اور حبیب بن صالح نے
یحیی بن جابر طائی سے اُسنے مقدام بن معدیکرب سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہیں بھرا کسی آدمی نے
برتن بُرا بدتر پیٹ سے یعنی پیٹ سے کوئی برتن برا بدتر نہیں کافی ہیں آدمی کو اتنے لقمے کہ جنسے اُسکی پیٹھ قائم رہے اگر ضرور اُسے سیر ہو کر
کھانا ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے ہے اور تہائی پینے کے لئے اور تہائی سانس لینے کے لئے حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے
کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے مثل اسکے۔ اور کہا اُسنے مقدام بن معدیکرب روایت کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں
ذکر کیا اُسنے سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ریا اور شہرت کے بیان میں حدیث کی ہمسے ابوکریب نے
کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے شیبان سے اُسنے فراس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی لوگوں کو اپنے عمل دکھلاتا ہے اللہ تعالے اُسکو قیامت کے دن دکھلائے گا کہ یہ وہ شخص ہے کہ یہ کام کرتا تھا اور
جو کوئی اپنے نفس کو مشہور کرتا ہے اللہ تعالے اُسکو مشہور کریگا یعنے قیامت کے روز اُسکے عیوب لوگوں پر ظاہر کریگا اور کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالی اُسپر رحم نہیں کرتا۔ اور اس باب میں روایت ہے جندب اور عبداللہ بن عمرو رض
سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے
حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن ابی الولید یعنے ابوعثمان مدائنی نے یہ کہ عقبہ بن مسلم نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ شفی الاصبحی
نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ میں مدینہ میں داخل ہوا دیکھا تو ایک مرد ہے اُسپر بہت لوگ جمع ہیں سو میں نے کہا یہ کون ہے کہا لوگوں نے
یہ ابوہریرہ رض ہے پھر میں اُسکے قریب ہوا حتے کہ میں اُسکے آگے بیٹھ گیا اور وہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہا تھا پھر جب وہ چپ ہوا اور اکیلا
ہوا تو میں نے اُس سے کہا سوال کرتا ہوں میں تجھے ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے (یہ لفظ تاکید کے لئے ذکر کیا گیا) ضرور آپ
مجھ سے وہ حدیث بیان کریے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور سمجھی ہے اور معلوم کی ہے پس کہا ابوہریرہ رض نے
بیان کرتا ہوں ضرور وہی حدیث بیان کروں گا جو مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے اور میں نے اُسکو سمجھا
ہے اور معلوم کیا ہے پھر ابوہریرہ پر تھوڑی سی غشی آئی اور ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے

ثم افاق فقال لاحدثنك حديثا حدثنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فی هذا البيت مامعنا احد غيری وغيره ثم نشغ ابوهريرة نشغة شديدة ثم افاق ومسح وجهه وقال فعل لاحدثنك حديثا حدثنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وهو فی هذا البيت مامعنا احد غيری وغيره ثم نشغ ابوهريرة نشغة شديدة ثم مال خارا على وجهه فاسندته طويلا ثم افاق فقال حدثنی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى اذا كان يوم القيمة ينزل الى العباد ليقضی بينهم وكل امة جاثية فاول من يدعوبه رجل جمع القرآن ورجل قتل فی سبيل الله ورجل كثير المال فيقول الله للقاری الم اعلمك ما انزلت على رسولی قال بلى يارب قال فماذا عملت فيما علمت قال كنت اقوم به آناء الليل وآناء النهار فيقول الله له كذبت وتقول الملئكة له كذبت ويقول الله له بل اردت ان يقال فلان قاری فقد قيل ذلك ويؤتى بصاحب المال فيقول الله له الم اوسع عليك حتى لم ادعك تحتاج الى احد قال بلى يارب قال فماذا عملت فيما اتيتك قال كنت اصل الرحم واتصدق فيقول الله له كذبت وتقول الملئكة له كذبت ويقول الله بل اردت ان يقال فلان جواد وقد قيل ذلك ويؤتى بالذی قتل فی سبيل الله فيقول له فيماذا قتلت فيقول امرت بالجهاد فی سبيلك فقاتلت حتى قتلت فيقول الله له كذبت وتقول له الملئكة كذبت ويقول الله بل اردت ان يقال فلان جرئی فقد قيل ذلك ثم ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم على ركبتی فقال يا اباهريرة اولئك الثلاثة اول خلق الله تسعر بهم النار يوم القيمة قال الوليد ابوعثمن المدائنی فاخبرنی عقبة ان شفيا هو الذی دخل على معوية فاخبره بهذا

پھر اُسکو ہوش آیا اور کہنے لگا ضرور مین تجھ سے وہی حدیث بیان کرونگا جو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر مین بیان کی ہے اس حالت مین ہمارے پاس سوائے آپکے اور میرے اور کوئی نہ تھا۔ پھر ابوہریرہؓ سخت بیہوش ہوا پھر اُسکو ہوش آیا اور اُسنے اپنے منھ کو صاف کیا اور کہا بیان کرتا ہون مین ضرور وہی حدیث بیان کرونگا جو مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے اس حالت مین کہ مین اور آپ اس گھر مین تھے ہمارے پاس سوائے میرے اور آپکے اور کوئی نہ تھا۔ پھر ابوہریرہ زیادہ بیہوش ہوا پھر مُنھ کے بھل جھک گیا اور مین دیر تک اُسکو تھانبے رہا پھر اُسکو ہوش آیا تو کہنے لگا حدیث کی ہے مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اللہ تعالے جب قیامت کا روز ہوگا اپنے بندون کی طرف اُنمین فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوگا اور ہر اُمت اپنے پاؤن کی اُنگلیون پر بیٹھی ہوگی پس پہلے پہل جس شخص کو پروردگار بلائیگا وہ ایسا شخص ہوگا کہ جسنے قرآن کو حفظ کیا ہے اور وہ آدمی کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ مین شہید ہوا ہے اور وہ آدمی جو کثیر المال ہے پس کہیگا اللہ تعالیٰ واسطے قاری کے کیا مین نے تجھ کو وہ نہین سکھلایا تھا جو مین نے اپنے رسول پر اُتارا ہے وہ کہیگا کیون نہین اے رب میرے فرمائیگا اللہ پھر تو نے اپنے سیکھے ہوئے مین کیا عمل کیا ہے وہ کہیگا مین اُسکے ساتھ درمیان رات اور دن کے کھڑا ہوتا تھا یعنی رات اور دن اُسکو نماز مین پڑھتا رہتا تھا پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی اُس سے کہین گے جھوٹ کہا تو نے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے کہیگا بلکہ تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ مجھے کہا جائے کہ فلان شخص قاری ہے سو وہ تجھے کہا گیا۔ اور صاحب مال کا لایا جائیگا پس اُس سے اللہ تعالیٰ کہیگا کیا مین نے تجھ پر فراخی نہین کی حتی کہ مین نے تجھے کسی چیز کی احتیاج نہ چھوڑی کہیگا وہ ہان اے رب میرے فرمائیگا اللہ سو تو نے اس چیز مین کہ مین نے تجھے دی تھی کیا کام کیا ہے کہیگا وہ مین اپنے قبیلے سے مواصلت کرتا تھا اور صدقہ کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا جھوٹ کہا تو نے۔ اور فرشتے بھی اُس سے کہینگے کہ جھوٹ کہا تو نے اور اللہ تعالیٰ کہیگا بلکہ تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ کہا جائے کہ فلان شخص سخی ہے اور وہ تجھے کہا گیا۔ اور وہ شخص لایا جائیگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ مین شہید ہوا ہے پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا تو نے کسواسطے جنگ کی وہ کہیگا مجھے تیری راہ مین جہاد کا حکم ہوا سو مین نے جہاد کیا یہانتک کہ مین مقتول ہوا پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی اُس سے کہین گے جھوٹ کہا تو نے اور اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا بلکہ تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ کہا جائے فلان شخص دلیر ہے سو وہ تجھے کہا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانو پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے ابا ہریرہ یہ تینون پہلے ہین اللہ کی پیدائش کے اس بات مین کہ اُنکے ساتھ قیامت کے دن آگ گرم ہوگی۔ کہا ولید یعنی ابوعثمان مدائنی نے خبر دی مجھے یہ کہ شفی یہ وہ ہے کہ معاویہ پر داخل ہوا اور اُسکو اس کی خبر دی

[1] ظاہرا وجہ بیہوشی ابوہریرہ کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ ابوہریرہ کو آنحضرت کے ساتھ اس مکان مین ملکر بیٹھنا یاد آگیا تھا اور پھر آپکو اس حالت مین اپنے پاس نہ پایا تو یہ حالت بار بار طاری ہو جاتی تھی اس بات کا ماننا ذی عقل پر مشکل نہین چنانچہ ادنیٰ سی بات ہے کہ جو شخص کسی شخص پر عاشق ہوا اور معشوق اُسکے پاس نہ رہے تو وہ عاشق اُس معشوق کے ساتھ کی حالت کو جب یاد کرتا ہے تو اُسپر یہ حالت عموماً طاری ہو جاتی ہے اور جو لوگ آنحضرت کے عاشق صادق تھے اُنپر ایسی حالت کیون طاری نہو ۱۲

قال ابو عثمٰن وحدثنی العلاء بن ابی حکیم انه کان سیافا لمعٰویة قال فدخل علیه رجل فاخبره بهٰذا عن ابی هریرة فقال معٰویة قد فعل بهٰؤلاء هٰذا فکیف بمن بقی من الناس ثم بکی معٰویة بکاء شدیدا حتی ظننا انه هالك وقلنا قد جاءنا هٰذا الرجل بشر ثم افاق معٰویة ومسح عن وجهه وقال صدق الله ورسوله من کان یرید الحیٰوة الدنیا وزینتها نوف الیهم اعمالهم فیها وهم فیها لا یبخسون اولٰئك الذین لیس لهم فی الاٰخرة الا النار وحبط ما صنعوا فیها وباطل ما کانوا یعملون هٰذا حدیث حسن غریب **باب حدثنا** ابو کریب نا المحاربی عن عمار بن سیف الضبی عن ابی معان البصری عن ابن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تعوذوا بالله من جب الحزن قالوا یا رسول الله وما جب الحزن قال واد فی جهنم یتعوذ منه جهنم کل یوم مائة مرة قیل یا رسول الله ﷺ ومن یدخله قال القراء ون المراءون باعمالهم هٰذا حدیث غریب **باب حدثنا** محمد بن المثنی نا ابو داؤد نا ابو سنان الشیبانی عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رجل یا رسول الله الرجل یعمل العمل فیسره فاذا اطلع علیه اعجبه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم له اجران اجر السر واجر العلانیة هٰذا حدیث غریب وقد روی الاعمش وغیره عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی صالح عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا وقد فسر بعض اهل العلم هٰذا الحدیث اذا اطلع علیه فاعجبه انما معناه ان یعجبه ثناء الناس علیه بالخیر لقول النبی صلی الله علیه وسلم انتم شهداء الله فی الارض فیعجبه ثناء الناس علیه لهٰذا فاما اذا اعجبه لیعلم الناس منه الخیر ویکرم ویعظم علی ذٰلك فهٰذا ریاء وقال بعض اهل العلم اذا اطلع علیه فاعجبه رجاء ان یعمل بعمله فتکون له مثل اجورهم فهٰذا له مذهب ایضا

کہا ابو عثمان نے اور حدیث کی مجھے علاء بن ابی حکیم نے کہ وہ معاویہ کے پاس جلاد تھا کہا اُسنے سو اُسپر ایک آدمی داخل ہوا اور اُسکو اُسکی خبر دی ابو ہریرہ سے پس کہا معاویہ نے یہ حال اُن لوگوں کا کیا گیا ہے یعنی جب یہ حال ایسے بڑے لوگوں کا ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا پھر معاویہ سخت رویا یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ وہ ہلاک ہونیوالا ہے۔ اور ہمنے کہا کہ یہ شخص ہمارے پاس بُری بات لایا ہے (یعنی اس شخص نے بری بات ذکر کی ہے کہ جس سے معاویہ اسقدر تنگی میں گرفتار ہوئے) پھر حضرت معاویہ کو ہوش آیا اور اپنے منھ کو صاف کیا اور کہا سچ کہا ہے اللہ اور اُسکے رسول نے من کان یرید الدنیا وزینتها الخ یعنی جو کوئی ارادہ کرتا ہے دنیا کا اور اُسکی زینت کا پورا کرتے ہیں ہم طرف اُنکے عمل اُنکے اسمیں اور وہ بیچ اسکے نہ نقصان دیے جاوینگے وہ لوگ نہیں ہے واسطے اُنکے آخرت میں مگر آگ اور نابود ہو جائیگا وہ کہ کیا اُنھوں نے اسمیں اور باطل ہے وہ جو تھے کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے عمار بن سیف ضبی سے اُسنے ابی معان بصری سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو ساتھ اللہ کے جب الحزن سے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ جب الحزن کیا چیز ہے فرمایا آپنے ایک جنگل ہے دوزخ میں اُس سے دوزخ ہر دن میں سو بار پناہ مانگتی ہے کہا گیا یا رسول اللہ اور کون شخص اُسمیں داخل ہوگا فرمایا آپ نے وہ قاری جو اپنے عمل دکھلانیوالے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **باب** حدیث کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سنان شیبانی نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہا اُسنے کہ کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ آدمی کوئی عمل کرتا ہے اور وہ عمل اسکو خوش لگتا ہے پھر جب کوئی اُسپر اطلاع پاتا ہے تو وہ بھی اُسکو خوش لگتا ہے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لئے دو اجر ہیں ایک اجر پوشیدگی کا دوسرا اجر علانیت کا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور اعمش وغیرہ نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔ اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہ تفسیر کی ہے جب کوئی اُسپر اطلاع پائے اور وہ اُسکو خوش لگے اُسکے یہ معنی ہیں کہ لوگوں کی صفت جو اُنھوں نے اُسپر نکوئی کی کی ہے اُسکو پسند آوے کیونکہ فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے تم ہی ہو گواہ اللہ کے زمین میں سو لوگوں کی صفت اسپر اسلئے اُسکو پسند آوے یعنی اگر اس سبب سے اُسکو صفت پسند آئی ہے تو عیب نہیں اور اگر اسلئے اُسکو صفت پسند آئی ہے کہ لوگ اُسکی نیکی جانیں اور اُسپر اُسکی عزت اور تعظیم کریں تو یہ ریا ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے جب کوئی اُسپر اطلاع پائے اور اُسکو اس اُمید سے پسند آوے کہ وہ بھی اسطرح عمل کرے تو اُسکے لئے اجر ہوگا مثل اُنکے اجر کے اور یہ بھی اُسکا ایک مذہب ہے یعنی یہ بھی اسکے معنی کسی نے کئے ہیں

لہ یعنے اسکی نیت تو ظاہر کرنے کی نہ تھی جب اتفاقاً کسی نے اسپر اطلاع پائی اور اُس کو اطلاع پانی پسند آئی تو کوئی عیب نہیں ۱۲ ع ۵ یعنی حضرت ابو ہریرہ رض نے جو حدیث مذکور بیان کی اُس کی خبر جب حضرت معاویہ کو ملی تو اُنھوں نے کہا الخ

باب المرء مع من احب **حدثنا** ابو هشام الرفاعی نا حفص بن غیاث عن اشعث عن الحسن عن انس بن مالک قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المرء مع من احب وله ما اکتسب وفی الباب عن علی وعبد الله بن مسعود وصفوان
بن عسال وابی هریرة وابی موسیٰ هٰذا حدیث حسن غریب من حدیث الحسن البصری عن انس **حدثنا** علی بن حجر
نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس انه قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله متی قیام
الساعة فقام النبی صلی الله علیه وسلم الی الصلوٰة فلما قضی صلوٰته قال این السائل عن قیام الساعة فقال الرجل انا یا
رسول الله قال ما اعددت لها قال یا رسول الله ما اعددت لها کبیر صلوٰة ولا صوم الا انی احب الله ورسوله فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم المرء مع من احب وانت مع من احببت فما رایت فرح المسلمون بعد الاسلام فرحهم
بها هٰذا حدیث صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن اٰدم نا سفیان عن عاصم عن زر بن حبیش عن صفوان بن
عسال قال جاء اعرابی جهوری الصوت فقال یا محمد الرجل یحب القوم ولما یلحق بهم فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم المرء مع من احب هٰذا حدیث صحیح **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عن عاصم عن زر عن صفوان
بن عسال عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث محمود **باب** فی حسن الظن بالله تعالیٰ **حدثنا** ابو کریب نا وکیع
عن جعفر بن برقان عن یزید بن الاصم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالیٰ یقول انا
عند ظن عبدی بی وانا معه اذا دعانی هٰذا حدیث حسن صحیح

باب آدمی اسکے ساتھ ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے۔ حدیث کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اشعث سے
اُس نے حسن سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُس شخص کے ساتھ ہے جسکو وہ دوست
رکھتا ہو اور اُسکے واسطے ہے جو وہ حاصل کرتا ہو۔ اور اس باب مین روایت ہی علی اور عبداللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور
ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث طریق حسن بصری سے جو راوی ہے انس سے حسن غریب ہی حدیث کی ہمسے
علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ کہا اُس نے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قیامت کا قائم ہونا کب ہو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف کھڑے ہوئے پھر جب اپنی نماز
پوری کر چکے تو فرمایا کہان ہو وہ شخص جو قیامت کے کھڑے ہونے کی بابت سائل تھا پس کہا اُس مرد نے مین حاضر ہون یا رسول اللہ
فرمایا آپ نے کیا چیز تونے قیامت کے لئے تیار کی ہو کہا اُسنے یا رسول اللہ مین نے کوئی بہت نماز اور روزے تو اُسکے لئے تیار
نہین کئے[1] مگر مین اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہون سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسکے ساتھ ہے جس کو وہ
دوست رکھتا ہے اور تو اُس شخص کے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہو راوی کہتا ہو مین نے نہین دیکھا مسلمانون کو بعد اسلام کے
مثل اس خوشی کے کہ خوش ہوئے ہون۔ یہ حدیث صحیح ہو حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے
کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عاصم سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے صفوان بن عسال سے کہا اُسنے ایک اعرابی بلند آواز آیا اور کہنے لگا اے
محمد ایک آدمی ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور وہ اُن سے ملا نہین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسکے ساتھ ہے
جسکو وہ دوست رکھتا ہو یہ حدیث صحیح ہو حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عاصم سے اُسنے زر سے
اُسنے صفوان بن عسال سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث محمود کے **باب** بیان مین اچھا گمان کرنیکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حدیث
کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے جعفر بن برقان سے اُسنے یزید بن اصم سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم
نے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہو مین پاس گمان[2] بندے اپنے کے ہون ساتھ میرے اور مین اُسکے ساتھ ہون جب مجھے پکارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی

[1] یعنی اگلی اُسنے صحبت نہین کی یا اُن کی طرح اُسنے عمل نہین کئے یا یہ کہ اُسنے اُنکو دیکھا نہین ۱۲ [2] یعنی جسطرح کا گمان میرے بندے کا میرے ساتھ ہو مین بھی اُسکے ساتھ
اسی طرح کا ہون یعنی اگر اُسکا گمان میرے ساتھ یہ ہو کہ پروردگار بخشنے والا مہربان ہو تو مین اُسکے ساتھ اُسی صفت سے پیش آؤنگا علیٰ ہذا القیاس میری جس صفت کیساتھ
اُسکا گمان واثق ہوگا مین اُسکے ساتھ اُسی طرح سے برتاؤ کرونگا پس مناسب ہی ہر ایک انسان کو کہ ہمیشہ صفت بخشش و رحم کو قہاری و خوف کی صفت پر زیادہ خیال رکھا

باب ماجاء فی البر والاثم حدثنا موسیٰ بن عبد الرحمٰن الکندی الکوفی نا زید بن الحباب نا معٰویة بن صالح ثنی عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر الحضرمی عن ابیه عن النواس بن سمعان ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن البر والاثم فقال النبی صلی الله علیه وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاك فی نفسك وکرهت ان یطلع الناس علیه حدثنا بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا معٰویة بن صالح عن عبد الرحمٰن نحوه الا انه قال سالت النبی صلی الله علیه وسلم هٰذا حدیث حسن صحیح باب ماجاء فی الحب فی الله حدثنا احمد بن منیع نا کثیر بن هشام نا جعفر بن برقان نا حبیب بن ابی مرزوق عن عطاء بن ابی رباح عن ابی مسلم الخولانی ثنی معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله عزوجل المتحابون فی جلالی لهم منابر من نور یغبطهم النبیون والشهداء وفی الباب عن ابی الدرداء وابن مسعود وعبادة بن الصامت وابی مالك الاشعری وابی هریرة هٰذا حدیث حسن صحیح وابو مسلم الخولانی اسمه عبد الله بن ثوب حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن خبیب بن عبد الرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی هریرة او عن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب نشأ بعبادة الله ورجل کان قلبه معلقا بالمسجد اذا خرج منه حتی یعود الیه ورجلان تحابا فی الله فاجتمعا علیٰ ذلك وتفرقا ورجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناه ورجل دعته امرأة ذات حسب وجمال فقال انی اخاف الله عزوجل ورجل تصدق بصدقة

باب نکوئی اور گناہ کے بیان مین حدیث کی ہمسے موسیٰ بن عبد الرحمٰن کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھے عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر حضرمی نے اپنے باپ سے اُسنے نواس بن سمعان سے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کی بابت سوال کیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی تو نیک اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل مین کھٹکا ڈالے اور تو مکروہ جانے کہ اسپر لوگ مطلع ہوں حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے عبد الرحمٰن سے مثل اسکے مگر یہ کہا اُسنے سوال کیا مین نے نبی صلعم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب اللہ تعالیٰ کی محبت کے بیان مین حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے کثیر بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن برقان نے کہا حدیث کی ہمسے حبیب بن مرزوق نے عطا بن ابی رباح سے اُسنے ابی مسلم خولانی سے کہا حدیث کی مجھے معاذ بن جبل نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے فرمایا ہے اللہ بلند اور غالب نے دوستی کرنیوالے میرے جلال مین اُنکے لئے منبر ہونگے نور سے غبطہ کرینگے[1] اُنکا نبی اور شہید- اور اس باب مین روایت ہے ابی الدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابی مالک اشعری اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبد اللہ بن ثوب ہے حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے حبیب بن عبد الرحمٰن سے اُسنے حفص بن عاصم سے اُسنے ابی ہریرہ رضی سے یا ابی سعید رضی سے (شک راوی) یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سائے مین رکھیگا جسدن اُسکے سائے کے سوا کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو امام عادل یعنی منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اُمنگ جوانی مین خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد کہ جسکا دل مسجد مین لٹکا رہتا ہے- جب اُس سے نکلتا ہے یہانتک کہ اُسکی طرف لوٹ جائے یعنے بار بار جماعت کیواسطے مسجد مین جاتا ہے جب اُس سے نکلتا ہے تو دوسری نماز کے واسطے اُسکا دل مسجد کی طرف ہی متوجہ رہتا ہے کہ دوسرا وقت آوے تو جاوٗن- چوتھے وہ دو مرد جو خدا کے واسطے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اُسی پر پانچواں وہ مرد کہ جسنے خدا کو خالی مکان مین یاد کیا تو اُسکی آنکھین جاری ہوگئین یعنی خوف الٰہی سے رو دیا چھٹا وہ مرد ہے جسکو صاحب حسب اور خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کیواسطے تو اُسنے کہا مین خدا غالب اور بلند سے خوف کرتا ہون ساتوان وہ مرد کہ جسنے خیرات کی

[1] ظاہر اگرچہ اس حدیث سے محبت والونکی نبیون اور شہیدون پر فضیلت ثابت ہوتی ہے مگر خیال کیا جاوے تو یہ ٹھیک نہین کیونکہ بعض وقت ادنیٰ آدمی کو ایک چیز حاصل ہوتی ہے اور اُسمین ایک صفت پائی جاتی ہے جو وہ صفت اعلیٰ کو حاصل نہین ہوتی اور وہ اعلیٰ رتبہ والا چاہتا ہے کہ وہ مجھے بھی ملجائے جیسے کہا سکتی ہے اگر اس سے ثابت ہوتی ہے تو فضیلت جزئی ثابت ہوتی ہے نہ کلی اور اس مین کوئی ممانعت نہین ۱۲

فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه هٰذا حديث حسن صحيح وهكذا روى هٰذا الحديث عن مالك بن انس من غير وجه مثل هٰذا وشك فيه قال عن ابى هريرة او عن ابى سعيد وعبيد الله بن عمر رواه عن خبيب بن عبد الرحمٰن ولم يشك فيه فقال عن ابى هريرة **حدثنا** سوار بن عبد الله العنبرى ومحمد بن المثنى قالا نا يحيىٰ بن سعيد عن عبيد الله بن عمر عن خبيب بن عبد الرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو حديث مالك بن انس بمعناه الا انه قال كان قلبه معلقا بالمساجد وقال ذات منصب وجمال هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى اعلام الحب **حدثنا** بندار نا يحيىٰ بن سعيد القطان نا ثور بن يزيد عن حبيب بن عبيد عن المقدام بن معديكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احب احدكم اخاه فليعلمه اياه وفى الباب عن ابى ذر وانس حديث المقدام حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** هناد وقتيبة قالا نا حاتم بن اسمٰعيل عن عمران بن مسلم القصير عن سعيد بن سليمان عن يزيد بن نعامة الضبى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اٰخا الرجل الرجل فليسأله عن اسمه واسم ابيه وممن هو فانه اوصل للمودة هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه ولا نعرف ليزيد بن نعامة سماعا من النبى صلى الله عليه وسلم ويروى عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هٰذا الحديث ولا يصح اسناده **باب** كراهية المدحة والمداحين **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدى نا سفيان عن حبيب بن ابى ثابت عن مجاهد عن ابى معمر قال قام رجل فاثنى على امير من الامراء فجعل المقداد بن الاسود يحثو فى وجهه التراب وقال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نحثو فى وجوه المداحين التراب

اور اُسکو چھپایا یہانتک کہ نہین جانتا اُسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اُسکے داہنے ہاتھ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح یہ حدیث مالک بن انس سے کئی وجہ سے مثل اسکے روایت کی گئی ہے اور اُسنے اسمین شک کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یا ابی سعیدؓ سے اور عبید اللہ بن عمر نے روایت کیا اسکو خبیب بن عبد الرحمٰن سے اور اُسنے اسمین شک نہین کیا اور کہا اُسنے یہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے **حدیث** کی ہمسے سوار بن عبد اللہ عنبری اور محمد بن مثنی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے خبیب بن عبد الرحمٰن سے اُسنے حفص بن عاصم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک بن انس کے بالمعنے مگر کہا اُسنے دل اُسکا مسجدون مین لٹکا رہتا ہے یعنی مسجد کی جگہ اُسنے مساجد کا لفظ ذکر کیا اور کہا اُسنے بلایا اُسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** محبّت کی خبر دینے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے ثور بن یزید نے حبیب بن عبید سے اُسنے مقدام بن معدیکرب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے اپنے بھائی کو دوست[۱] رکھے تو چاہیئے اُسکو کہ اُس کی خبر دے یعنی یہ کہدے کہ مین تجھے دوست رکھتا ہون اور اس باب مین روایت ہے ابی ذر اور انس سے ۔ حدیث مقدام کی حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور قتیبہ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے عمران بن مسلم قصیر سے اُسنے سعید بن سلیمان سے اُسنے یزید بن نعامہ ضبی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد کسی مرد کو بھائی بنائے تو چاہیئے کہ اس سے اُسکے نام اور باپ کے نام سے سوال کرے اور یہ کہ وہ کس قبیلے سے ہے اسلیئے کہ یہ بات دوستی کی پیوند ملانے والی ہے ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور نہین پہچانتے ہم واسطے یزید بن نعامہ کے سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے بواسطہ ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے اور اسکی اسناد صحیح نہین ہے ۔ **باب** مدح اور مدح کرنے والون کی بُرائی کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی معمر سے کہا ایک مرد کھڑا ہوا اور ایک امیر کی امیرون مین سے صفت کرنے لگا پس مقداد بن اسود نے اُسکے مُنھ مین مٹی ڈالنی شروع کی اور کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلعم نے حکم دیا ہے کہ مدح کرنیوالونکے مُنھ مین مٹی[۲] ڈالین

[۱] اس خبر دینے مین یہ فائدہ ہوتا ہے کہ دوسرے آدمی کی محبت بھی اسکی طرف ہو جاتی ہے پھر جانبین سے الفت بڑھتی ہے ۱۲ ع [۲] اس سے مراد یہ ہے کہ اُسکو کچھ نہ دو اور بعض نے اسکے ظاہر معنی پر محمول کیا ہے واللہ اعلم ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ ۔

وفی الباب عن ابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح وقد روی زائدة عن یزید بن ابی زیاد عن مجاهد عن ابن عباس و حدیث مجاهد عن ابی معمر اصح وابو معمر اسمه عبد الله بن سخبرة والمقداد بن الاسود هو المقداد بن عمرو الکندی ویکنی ابا معبد وانما نسب الی الاسود بن عبد یغوث لانه کان تبناه وهو صغیر **حدثنا** محمد بن عثمان الکوفی نا عبید الله بن موسیٰ عن سالم الخیاط عن الحسن عن ابی هریرة قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نحثو فی افواه المداحین التراب هذا حدیث غریب من حدیث ابی هریرة **باب** ماجاء فی صحبة المؤمن **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن حیوة بن شریح نا سالم بن غیلان ان الولید بن قیس التجیبی اخبره انه سمع ابا سعید الخدری قال سالم او عن ابی الهیثم عن ابی سعید انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامك الا تقی هذا حدیث انما نعرفه من هذا الوجه **باب** ماجاء فی الصبر علی البلاء **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اراد الله بعبده الخیر عجل له العقوبة فی الدنیا واذا اراد بعبده الشر امسك عنه بذنبه حتی یوافی به یوم القیمة وبهذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضی فله الرضی ومن سخط فله السخط هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا وائل یحدث یقول قالت عائشة ما رایت الوجع علی احد اشد منه علی رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا شریك عن عاصم عن مصعب بن سعد

اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہؓ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہی زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے اور حدیث مجاہد کی جو ابی معمر سے ہی بہت صحیح ہی۔ اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخبرہ ہی اور مقداد بن اسود وہ مقداد بن عمرو کندی ہی اور کنیت اُسکی ابا معبد ہی اور وہ اسود بن عبد یغوث کی طرف منسوب اسلئے ہوا ہی کہ اُسنے اُسکو لڑکپن کی حالت مین تبنّی بنایا تھا حدیث کی ہمسے محمد بن عثمان کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے سالم خیاط سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہی کہ مدح کرنے والون کے مُنھ مین مٹی ڈالین[1] یہ حدیث طریق ابی ہریرہؓ سے غریب ہی **باب** مومن کی صحبت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے حیوہ بن شریح سے کہا حدیث کی ہمسے سالم بن غیلان نے یہ کہ ولید بن قیس تجیبی نے خبر دی ہی اُسکو کہ سُنا اُسنے ابا سعید خدری سے۔ کہا سالم نے یا یہ روایت ہی ابی الہیثم سے اُسنے روایت کی ابی سعید سے یہ کہ سُنا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہ مصاحبت کر مگر مؤمن کی اور چاہیئے کہ نہ کھائے تیرا کھانا مگر متقی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہین۔ **باب** مصیبت پر صبر کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے سعد بن سنان سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسکو دنیا مین عذاب دیتا ہی۔ اور جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہی تو اُس سے عذاب بسبب اُسکے گناہون کے دور رکھتا ہی یہانتک کہ قیامت کے دن اُسکو پورا بدلہ دے اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپ نے بہت جزا ساتھ بہت مصیبت کے ہے یعنی مصیبت کے موافق اجر ملیگا اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہی تو اُنکی آزمائش کرتا ہی سو جو کوئی اس مصیبت مین راضی ہوا تو اُسکے لئے رضا ہی اور جو کوئی ناراض ہوا تو اُسکے لئے عذاب ہی۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اعمش سے کہا سنا مین نے ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا کہتا تھا کہ کہا ہی عائشہ رضؓ نے مین نے کسی شخص پر تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہین دیکھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے عاصم سے اُس نے مصعب بن سعد سے

[1] یہ حکم اسواسطے فرمایا کہ جیسی صحبت ہوتی ہی ویسے ہی آدمی کا حال ہوتا ہی اگر بُرے آدمی کھانے مین شریک ہوتے رہین تو آہستہ آہستہ اُنھین کی رسمین جاری ہو جائینگی ۱۲

عن ابیه قال قلت یا رسول الله ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینه فان کان
فی دینه صلبا اشتد بلاءه وان کان فی دینه رقة ابتلی علی قدر دینه فما یبرح البلاء بالعبد حتی یترکه یمشی علی الارض
وما علیه خطیئة هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی نا یزید بن زریع عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة فی نفسه وولده وماله حتی یلقی الله
وما علیه خطیئة هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی هریرة واخت حذیفة بن الیمان **باب ماجاء فی ذهاب البصر** **حدثنا**
عبد الله بن معاویة الجمحی نا عبد العزیز بن مسلم نا ابو ظلال عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله
یقول اذا اخذت کریمتی عبدی فی الدنیا لم یکن له جزاء عندی الا الجنة وفی الباب عن ابی هریرة وزید بن ارقم هذا حدیث حسن
غریب من هذا الوجه وابو ظلال اسمه هلال **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان عن الاعمش عن ابی صالح عن
ابی هریرة رفعه الی النبی صلی الله علیه وسلم قال یقول الله عزوجل من اذهبت حبیبتیه فصبر واحتسب لم ارض له ثوابا
دون الجنة وفی الباب عن عرباض بن ساریة هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن حمید الرازی ویوسف بن موسی القطان
البغدادی قالا نا عبد الرحمن بن مغراء ابو زهیر عن الاعمش عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یود
اهل العافیة یوم القیمة حین یعطی اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض هذا حدیث غریب
لا نعرفه بهذا الاسناد الا من هذا الوجه وقد روی بعضهم هذا الحدیث عن الاعمش عن طلحة بن مصرف عن مسروق
شیئا من هذا **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارک نا یحیی بن عبید الله قال سمعت ابی یقول

اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین نے کہا یا رسول اللہ کون شخص ہے سخت مصیبت مین لوگون سے فرمایا آپنے پیغمبرؑ پھر درجہ بدرجہ ہر ایک آدمی اپنے دین کے موافق
آزمائش کیا جاتا ہے سو اگر اُسکے دین مین سختی ہو تو وہ سخت ہوتا ہے مصیبت مین اور اگر اُسکے دین مین ضعف ہو تو اپنے دین کے موافق آزمائش کیا جاتا ہے ہمیشہ
رہتی ہے مصیبت ساتھ بندے کے یہانتک کہ چھوڑتی ہے اُسکو اس حالت مین کہ چلتا ہے زمین پر اور اسپر کوئی گناہ نہین ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث
کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے مصیبت ساتھ مومن مرد اور مومنہ عورت کے اُسکی جان اور اولاد اور مال مین یہانتک کہ ملتا ہے
اللہ تعالیٰ سے اس حالت مین کہ اُسپر کوئی گناہ نہین رہتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور حذیفہ بن یمان کی بہن
سے **باب آنکھون کے جانے کے بیان مین** حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مسلم نے کہا حدیث
کی ہمسے ابو ظلال نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جب مین کسی اپنے بندے
کی دنیا مین دو آنکھین لیلون یعنی اُسکو نابینا کر دون تو اُسکے لیئے بدلہ میرے پاس سوائے جنت کے اور کچھ نہین ہے۔ اور اس باب
مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے۔ اور ابو ظلال کا نام ہلال ہے۔ حدیث کی ہمسے محمود بن
غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے اُسکو
آنحضرتؐ کی طرف مرفوع کیا ہے کہا آپنے فرماتا ہے اللہ غالب اور بزرگ کہ مین جسکی دونون آنکھین لیلون اور وہ صبر کرے اور ثواب جانے
تو مین اُسکے واسطے سوائے جنت کے اور کسی ثواب دینے مین راضی نہین۔ اور اس باب مین روایت ہے عرباض بن ساریہ سے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی اور یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مغراء
یعنی ابو زہیر نے اعمش سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عافیت والے لوگ قیامت کے دن
دوست رکھین گے جبکہ مصیبت والے ثواب دیے جائینگے کاشکے ہمارے چمڑے دنیا مین مقراضون کے ساتھ کاٹے جاتے۔ یہ حدیث غریب ہے
نہین پہچانتے ہم اسکو اسناد سے مگر اسوجہ سے اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو اعمش سے اُسنے طلحہ بن مصرف سے اُسنے مسروق سے کچھ حصہ
اس سے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن عبید اللہ نے کہا سُنا مین نے اپنے باپ سے کہ کہتا

ع ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین فرمایا ہے کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام بلا سے لذت حاصل کرتے ہین جسطرح اُمت کے لوگ نعمت سے محظوظ ہوتے ہین اور نیز اگر

سمعت ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یموت الا ندم قالوا وما ندامتہ یا رسول اللہ قال ان کان محسنا ندم ان لا یکون ازداد وان کان مسیئا ندم ان لا یکون نزع ھذا حدیث انما نعرفہ من ھذا الوجہ ویحیی بن عبید اللہ قد تکلم فیہ شعبۃ حدثنا سوید نا ابن المبارک نا یحیی بن عبید اللہ قال سمعت ابی یقول سمعت ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتھم احلی من السکر وقلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ ابی تغترون ام علی تجترؤن فبی حلفت لابعثن علی اولئک منھم فتنۃ تدع الحلیم منھم حیرانا وفی الباب عن ابن عمر حدثنا احمد بن سعید الدارمی ثنا محمد بن عباد نا حاتم بن اسمعیل نا حمزۃ بن ابی محمد عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی قال لقد خلقت خلقا السنتھم احلی من العسل وقلوبھم امر من الصبر فبی حلفت لاتیحنھم فتنۃ تدع الحلیم منھم حیرانا فبی یغترون ام علی یجترؤن ھذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن عمر لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ باب ما جاء فی حفظ اللسان حدثنا صالح بن عبد اللہ نا ابن المبارک ح وثنا سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک عن یحیی بن ایوب عن عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ عن عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ ما النجاۃ قال املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن موسی البصری نا حماد بن زید عن ابی الصھباء عن سعید بن جبیر عن ابی سعید الخدری رفعہ قال اذا اصبح ابن ادم فان الاعضاء کلھا تکفر اللسان فتقول اتق اللہ فینا فانما نحن بک

سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرتا ہے وہ (قیامت کے دن) شرمندہ ہوگا کہا لوگوں نے اور کیا ہی ندامت اسکی یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اگر وہ نیکوکار ہوگا تو اسلئے شرمندہ ہوگا کہ کیوں نہ زیادہ ہوا (نیکی میں) اور اگر وہ برا ہوا تو اسلئے شرمندہ ہوگا کہ کیوں نہ باز رکھا اپنے نفس کو (ارتکاب معاصی سے) اس حدیث کو تو ہم صرف اسی وجہ سے پہچانتے ہیں اور یحیی بن عبید کے حق میں شعبہ نے کلام کیا ہی حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عبید اللہ نے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا سنا میں نے ابا ہریرہؓ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ نکلینگے کہ دنیا کو ساتھ دین کے فریب دینگے یعنے فریب دینگے لوگوں کو واسطے دنبوں کی پوستینیں پہنیں گے نرمی سے زبانیں انکی شکر سے میٹھی ہونگی یعنی نیک اخلاق سے لوگوں سے پیش آوینگے اور دل انکے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے فرماتا ہے اللہ کیا وہ میرے ساتھ فریب کرتے ہیں یا مجھ پر دلیری کرتے ہیں پس میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ انپر ایسا فتنہ انہیں سے بپا کرونگا کہ انہیں سے عالم عاقل کو حیران کردیگا۔ اور اس باب میں روایت ہی ابن عمر سے۔ حدیث کی ہمسے احمد بن سعید دارمی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عباد نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حمزہ بن ابی محمد نے عبد اللہ بن دینار سے اسنے ابن عمر سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے اللہ تعالے نے فرمایا ہے میں نے ایک ایسی خلقت پیدا کی ہے کہ زبانیں انکی شہد سے میٹھی ہیں اور دل ان کے صبر سے کڑوے ہیں سو میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ انہیں ایک ایسا فتنہ برپا کرونگا کہ عالم عاقل کو انہیں سے حیران کردیگا سو وہ میرے ساتھ فریب کرتے ہیں یا مجھپر دلیری کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہی طریق ابن عمر سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے باب زبان کے نگاہ رکھنے کے بیان میں حدیث کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ح اور حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے یحیی بن ایوب سے اسنے عبید اللہ بن زحر سے اسنے علی بن یزید سے اسنے قاسم سے اسنے ابی امامہ سے اس نے عقبہ بن عامر سے کہا اسنے میں نے کہا یا رسول اللہ نجات کس طرح ہی فرمایا آپ نے اپنی زبان کو اپنے اوپر بند رکھ اور چاہیئے کہ گھر تیرا ہی تجھے کافی ہو یعنی گھر سے باہر مت جا اور اپنے گناہوں پر رویا کر یہ حدیث حسن ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن موسی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی الصھباء سے اسنے سعید بن جبیر سے اسنے ابی سعید خدری سے اسنے اسکو مرفوع کیا ہی کہ فرمایا آپنے جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے آگے عاجزی کرتے ہیں اور کہتے ہیں ڈر اللہ سے ہمارے واسطے اسلئے کہ ہم تیرے ساتھ متعلق ہیں

قال استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا حدثنا هناد نا ابو اسامة عن حماد بن زید نحوه ولم یرفعه وھذا اصح من حدیث محمد بن موسی ھذا حدیث لانعرفه الا من حدیث حماد بن زید وقد رواه غیر واحد عن حماد بن زید ولم یرفعوه حدثنا محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا عمر بن علی المقدمی عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یتوکل لی ما بین لحییه وما بین رجلیه اتوکل له بالجنة وفی الباب عن ابی هریرة وابن عباس ھذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا ابو سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابی حازم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من وقاه الله شر ما بین لحییه وشر ما بین رجلیه دخل الجنة ھذا حدیث حسن صحیح وابو حازم الذی روی عن سهل بن سعد هو ابو حازم الزاهد مدینی واسمه سلمة بن دینار وابو حازم الذی روی عن ابی هریرة اسمه سلمان الاشجعی مولی عزة الاشجعیة وهو الکوفی حدثنا سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارک عن معمر عن الزهری عن عبد الرحمن بن ماعز عن سفیان بن عبد الله الثقفی قال قلت یا رسول الله حدثنی بامر اعتصم به قال قل ربی الله ثم استقم قال قلت یا رسول الله ما اخوف ما تخاف علی فاخذ بلسان نفسه ثم قال ھذا ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن سفیان بن عبد الله الثقفی حدثنا ابو عبد الله محمد بن ابی الثلج البغدادی صاحب احمد بن حنبل ثنا علی بن حفص نا ابراهیم بن عبد الله بن حاطب عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تکثر الکلام بغیر ذکر الله فان کثرة الکلام بغیر ذکر الله قسوة للقلب وان ابعد الناس من الله القلب القاسی حدثنا ابو بکر بن ابی النضر

سو اگر تو قائم رہے ہم بھی قائم رہیں گے یعنے اگر تو بولنے سے باز رہے ہم لڑنے سے باز رہینگے اور اگر تو ٹیڑھی رہے ہم بھی ٹیڑھے رہیں گے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے حماد بن زید سے مثل اسکے اور اُسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ محمد بن موسٰی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق حماد بن زید سے اور روایت کیا ہے اسکو کئی ایک نے حماد بن زید سے اور اُسکو مرفوع نہیں کیا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن علی مقدمی نے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعدؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے لئے اس چیز کا ضامن ہوگا جو درمیان اُسکے دو ڈاڑھوں کے ہے اور اُس چیز کا جو درمیان اُسکے دو پاؤں کے ہے تو میں اُسکے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے ابن عجلان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو اللہ تعالیٰ اُس چیز کی بُرائی سے نگاہ رکھے جو درمیان اُس کی دو ڈاڑھوں کے ہے یعنے زبان اور اُس چیز کی بُرائی سے جو درمیان اُسکے دو پاؤں کے ہے یعنی فرج تو وہ جنت میں داخل ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور وہ ابو حازم کہ جس نے سہل بن سعدؓ سے روایت کی ہے وہ ابو حازم زاہد مدینی ہے اور نام اُسکا سلمہ بن دینار ہے اور وہ ابو حازم کہ جسنے ابی ہریرہؓ سے روایت کی ہے نام اُسکا سلمان اشجعی ہے جو مولیٰ عزہ اشجعیہ کا ہے اور وہ کوفی ہے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عبد الرحمن بن ماعز سے اُسنے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے آپ ایسی حدیث بیان کریے کہ میں اُس سے چنگل مار وں فرمایا آپ نے کہہ میرا رب اللہ ہے پھر اُسپر قائم رہ کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز زیادہ خوفناک ہے جسکا آپکو مجھ پر ڈر ہے پس آپ نے اپنی زبان پکڑی پھر فرمایا وہ یہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے مروی ہے حدیث کی ہمسے ابو عبد اللہ یعنی محمد بن ابی ثلج بغدادی نے جو شاگرد احمد بن حنبل کا ہے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حفص نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے ذکر اللہ کے کلام زیادہ مت کر کیونکہ زیادہ کلام کرنا بغیر ذکر اللہ کے دل کے لئے سخت کرنے والا ہے اور بہت بعید لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ دل ہے جو سخت ہے حدیث کی ہمسے ابو بکر بن ابی نضر نے

سلہ حق زبان کا اسطرح سے کہ حرام نہ کھائے اور فحش نہ بولے اور حق بات کہے دو سری بات یہ ہو کہ زنا سے بچے ۱۲

ثنی ابو النضر عن ابراهيم عن عبد الله بن حاطب عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو معناه هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابراهيم بن عبد الله بن حاطب حدثنا محمد بن بشار و غير واحد قالوا نا محمد بن يزيد بن خنيس المكي قال سمعت سعيد بن حسان المخزومي قال حدثتني ام صالح عن صفية بنت شيبة عن ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل كلام ابن آدم عليه لا له الا امر بمعروف او نهي عن المنكر او ذكر الله هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن يزيد بن خنيس باب حدثنا محمد بن بشار نا جعفر بن عون نا ابو العميس عن عون بن ابي جحيفة عن ابيه قال آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين سلمان و ابي الدرداء فزار سلمان ابا الدرداء فرأى ام الدرداء متبذلة قال ما شانك متبذلة قالت ان اخاك ابا الدرداء ليس له حاجة في الدنيا قالت فلما جاء ابو الدرداء قرب طعاما فقال كل فاني صائم قال ما انا بآكل حتى تاكل قال فاكل فلما كان الليل ذهب ابو الدرداء ليقوم فقال له سلمان نم فنام ثم ذهب ليقوم فقال له نم فنام فلما كان عند الصبح قال له سلمان قم الآن فقاما فصليا فقال ان لنفسك عليك حقا و لربك عليك حقا و لضيفك عليك حقا و ان لاهلك عليك حقا فاعط كل ذي حق حقه فاتيا النبي صلى الله عليه وسلم فذكرا ذلك له فقال صدق سلمان هذا حديث صحيح و ابو العميس اسمه عتبة بن عبد الله وهو اخو عبد الرحمن بن عبد الله المسعودي باب حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن عبد الوهاب بن الورد عن رجل من اهل المدينة قال كتب معاوية الى عائشة ان اكتبي الي كتابا توصيني فيه ولا تكثري علي قال فكتبت عائشة الى معاوية

کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار وغیرہ نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے محمد بن یزید بن خنیس مکی نے کہا سُنا مین نے سعید بن حسان مخزومی سے کہا حدیث کی مجھسے ام صالح نے صفیہ بنت شیبہ سے اُسنے ام حبیبہ رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بولنا ابن آدم کا اس پر وبال ہے اسکے لئے نفع نہین مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا بُرے کامون سے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن یزید بن خنیس سے باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العمیس نے عون بن ابی جحیفہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان سلمان اور ابو الدردار کے مواخات بنادی یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنادیا سو سلمان ابا الدردار کی زیارت کو آیا اور ام الدردار کو خراب حال مین دیکھ کر کہا کیا تیرا حال ہے کہا اُسنے تیرے بھائی ابا الدردار کو دُنیا مین کوئی حاجت نہین کہا اُس نے سو جب ابو الدردار آیا تو اُس نے اُس کے آگے کھانا رکھا اور کہا آپ کھایئے مین روزہ دار ہون کہا اُسنے مین تو کھانے کا نہین یہانتک کہ آپ کھائین کہا راوی نے سو اُسنے کھایا پھر جب رات ہوئی تو ابو الدردار نماز تہجد کے لئے اُٹھنے لگا تو اُسکو سلمان نے کہا سورہ سو وہ سو گیا پھر اُٹھنے لگا تو اُس نے اُس سے کہا سورہ سو وہ سو گیا پھر جب صبح کا وقت قریب ہوا تو اُس سے سلمان نے کہا اب کھڑا ہو پس وہ دونون کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور سلمان نے اُس سے کہا بیشک تیرے نفس کا تجھپر حق ہے اور تیرے رب کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری عورت کا تجھ پر حق ہے سو تو ہر ایک صاحب حق کو اُس کا حق دے یعنی ہر ایک صاحب حق کا حق ادا کر پھر وہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے پاس اُن دونون نے اس امر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا سچ کہا ہے سلمان نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو العمیس کا نام عتبہ بن عبد اللہ ہے اور وہ بھائی عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی کا ہے باب حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے عبد الوہاب بن ورد سے اُس نے ایک مرد سے جو اہل مدینہ سے تھا کہا اُسنے حضرت معاویہ نے حضرت عائشہ کی طرف لکھا آپ میری طرف کوئی ایسا خط لکھیئے جسمین میرے لئے وصیت ہو اور مجھ پر زیادہ مت کرو کہا راوی نے پس حضرت عائشہ نے معاویہ کیطرف لکھا

ف یعنی اُسکو میری طرف کچھ توجہ نہین ہے اسلیئے زینت نہین کرتی ۱۲

سلام علیك اما بعد فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من التمس رضا الله بسخط الناس کفاہ الله مؤنة الناس ومن التمس رضا الناس بسخط الله وکله الله الی الناس والسلام علیك حدثنا محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف عن سفیان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة انها کتبت الی معاویة فذکر الحدیث بمعناہ ولم یرفعه **باب** ماجاء فی شان الحساب والقصاص **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن خیثمة عن عدی بن حاتم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من رجل الا سیکلمه ربه یوم القیمة ولیس بینه وبینه ترجمان ثم ینظر ایمن منه فلا یری شیئا الا شیئا قدمه ثم ینظر اشأم منه فلا یری شیئا الا شیئا قدمه ثم ینظر تلقاء وجهه فتستقبله النار قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من استطاع منکم ان یقی وجهه النار ولو بشق تمرة فلیفعل **حدثنا** ابو السائب نا وکیع یوما بهذا الحدیث عن الاعمش فلما فرغ وکیع من هذا الحدیث قال من کان ههنا من اهل خراسان فلیحتسب فی اظهار هذا الحدیث بخراسان **قال** ابو عیسی لان الجهمیة ینکرون هذا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** حمید بن مسعدة نا حصین بن نمیر ابو محصن نا حسین بن قیس الرحبی نا عطاء بن ابی رباح عن ابن عمر عن ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تزول قدما ابن آدم یوم القیمة من عند ربه حتی یسأل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابه فیما ابلاہ وعن ماله من این اکتسبه وفیما انفقه وماذا عمل فیما علم هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم

سلام علیک اما بعد مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے جو اللہ تعالیٰ کی رضا لوگون کے غصے مین چاہے تو اللہ تعالےٰ اُس کو لوگون کی سختی سے کافی ہوتا ہے اور جو کوئی لوگون کی رضا اللہ تعالےٰ کے غصے مین چاہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو لوگون کے سپرد کرتا ہے والسلام علیک حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے سفیان سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ اُسنے معاویہ کی طرف لکھا پس اُسنے حدیث کو اُسکے بالمعنی ذکر کیا اور اُسکو مرفوع نہین کیا **باب** حساب اور قصاص کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے خثیمہ سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اُس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اسکے اور خدا کے درمیان کوئی مترجم نہین ہوگا یعنی دوبدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا۔ پھر نظر کرے گا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا پھر اپنے آگے نظر کرے گا تو اُسکے سامنے آگ آئے گی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم مین سے یہ طاقت[1] رکھتا ہے کہ اپنے مُنھ کو آگ سے بچائے اگرچہ ساتھ آدھی کھجور کے ہو تو چاہیے کہ کرے **حدیث** کی ہمسے ابو السائب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ایک دن یہ حدیث اعمش سے پس جب وکیع اس حدیث سے فارغ ہوا تو کہنے لگا جو کوئی شخص اسجگہ اہل خراسان سے ہو تو چاہیے کہ وہ اس حدیث کو خراسان مین ظاہر کرنے کو ثواب جانے کہا ابو عیسیٰ نے یہ اسلیئے کہ جہمیہ اس حدیث کا انکار کرتے ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حصین بن نمیر یعنی ابو محصن نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن قیس رحبی نے کہا حدیث کی ہمسے عطار بن ابی رباح نے ابن عمر سے اُس نے ابن مسعودؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ابن آدم کے پانون اپنے رب سے قیامت کے دن دور نہین ہونگے یہانتک کہ پانچ چیزون سے سوال نہ کیا جاوے یعنے جبتک پانچ چیزون کا جواب نہ دے لے گا تب تک رب کے سامنے سے دور نہین ہوگا ایک[1] عمر سے کہ کس مین اُسنے اُسکو برباد کیا اور[2] جوانی سے کہ کس مین اُسکو پُرانا کیا یعنی قوت کو کہان صرف کیا اور مال[3] سے کہ کہان سے اُسکو حاصل کیا اور کس[4] چیز مین اُسکو خرچ کیا اور[5] کیا عمل کیا اس مین کہ اُسکو سیکھا یعنی علم حاصل کرکے کیا عمل کیا۔ یہ حدیث غریب ہو نہین پہچانتے ہم اُسکو بواسطہ ابن مسعودؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] یعنی ایسا سخت وقت کہ ہر ایک مسلمان کے سامنے آنیوالا ہو کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہکتی ہوگی پھر حضرت نے اُس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو تجاری مین ہو کہ اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہ ہو تو نیک بات سے مسلمانون کے دل کو خوش کردے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچالینے کی بڑی تاثیر ہی ۱۲

الا من حدیث حسین بن قیس وحسین یضعف فی الحدیث وفی الباب عن ابی برزۃ وابی سعید حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمن نا الاسود بن عامر نا ابوبکر بن عیاش عن الاعمش عن سعید بن عبداللہ بن جریج عن ابی برزۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزول قدما عبد حتی یسأل عن عمرہ فیما افناہ وعن علمہ فیما فعل وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وعن جسمہ فیما ابلاہ ھذا حدیث حسن صحیح وسعید بن عبداللہ بن جریج ھو مولی ابی برزۃ الاسلمی وابوبرزۃ الاسلمی اسمہ نضلۃ بن عبید حدثنا قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تدرون من المفلس قالوا المفلس فینا یا رسول اللہ من لا درھم لہ ولا متاع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوٰۃ وصیام وزکوٰۃ ویأتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیقعد فیقتص ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقتص ما علیہ من الخطایا اخذ من خطایاھم فطرح علیہ ثم طرح فی النار ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ھناد ونصر بن عبدالرحمن الکوفی قالا نا المحاربی عن ابی خالد یزید بن عبدالرحمن عن زید بن ابی انیسۃ عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ عبدا کانت لاخیہ عندہ مظلمۃ فی عرض او مال فجاءہ فاستحلہ قبل ان یؤخذ ولیس ثم دینار ولا درھم

مگر طریق حسین بن قیس سے اور حسین حدیث میں ضعیف ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی برزہ اور ابی سعیدؓ سے حدیث کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے اعمش سے اُسنے سعید بن عبداللہ بن جریج سے اُسنے ابی برزہ اسلمی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ دور ہونگے پانوٴن بندے کے یہان تک کہ سوال کیا جاوے اپنی عمر سے کہ کس چیز مین اُسکو برباد کیا اور اپنے علم سے کہ کس چیز مین اُسکو خرچ کیا اور مال سے کہ کہان سے اُسکو حاصل کیا اور کس چیز مین اُسکو خرچ کیا اور جسم سے کہ کس چیز مین اُسکو پُرانا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعید بن عبداللہ بن جریج وہ مولی ابی برزہ اسلمی کا ہی اور ابوبرزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہی حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درہم ہی نہ اسباب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مفلس میری اُمت سے حقیقت مین وہ ہے جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوٰۃ لے کر اور آوے اس حالت مین کہ کسی کو گالی دی اور کسی کو حرام کاری کا عیب لگایا اور کسی کا مال کھایا اور کسی کی خونریزی کی اور کسی کو مارا پس وہ شخص بٹھلایا جاویگا اور اُسکی نیکیون سے اُس مظلوم کو دلایا جائیگا اور دوسرے مظلوم کو دلایا جائیگا سو اگر اس قصاص کے ادا ہونے سے پہلے جو اُسپر اُسکا گناہ ہے اُسکی نیکیان فنا ہوگئین تو ان مظلومون کے گناہ لئے جاوینگے اور اُسپر ڈالے جائینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہم سے ہناد اور نصر بن عبدالرحمن کوفی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے محاربی نے ابی خالد یعنی یزید بن عبدالرحمن سے اُس نے زید بن ابی انیسہ سے اُسنے سعید مقبری سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالی اُس بندے پر کہ جسکے بھائی کے اُسکے پاس ظلم ہون عزت یا مال مین پھر وہ اُسکے پاس آوے اور پکڑنے سے پہلے اُن کو حلال کرائے اور نہین ہے اسجگہ یعنی قیامت مین دینار اور نہ درم

ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے دی جاوینگی اور اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ تو اُنکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان چھن گئین لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان حق العباد اور ظلم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے ۱۲ ف یعنی اللہ تعالی اُس آدمی پر رحمت کرے کہ جسکے پاس اپنے بھائی مسلمان کی چیزین ظلم سے حاصل کی ہون یا اُسپر اور قسم کا ظلم کیا ہوا ہو تو اُسکے پاس جاکر ماخوذ ہونے سے پہلے یعنے قیامت کے حساب سے پہلے اُسکی معافی کرائی ہو کیونکہ وہان دینار اور درم تو نہین ہین جو کام آوین اگر اُسنے معافی نہ چاہی ہوگی تو اُسکی نیکیان لے کر دوسرے کو دیجاوینگی ورنہ ظالم پر اُس کی بُرائیون کا بوجھ ڈالا جائیگا ۱۲

فان كانت له حسنات اخذ من حسناته وان لم تكن له حسنات حملوا عليه من سيئاتهم هذا حديث حسن صحيح وقد روى مالك بن انس عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لتؤدن الحقوق الى اهلها حتى تقاد الشاة الجلحاء من الشاة القرناء وفى الباب عن ابى ذر وعبد الله بن انيس حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح **باب حدثنا** سويد بن نصر نا ابن المبارك نا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ثنى سليم بن عامر نا المقداد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا كان يوم القيمة دنيت الشمس من العباد حتى يكون قيد ميل او اثنتين قال سليم بن عامر لا ادرى اى الميلين عنى مسافة الارض ام الميل الذى يكحل به العين قال فتصهرهم الشمس فيكونون فى العرق بقدر اعمالهم فمنهم من يأخذه الى عقبيه ومنهم من يأخذه الى ركبتيه ومنهم من يأخذه الى حقويه ومنهم من يلجمه الجاما فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشير بيده الى فيه اى يلجمه الجاما وفى الباب عن ابى سعيد وابن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو زكريا يحيى بن درست البصرى نا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال حماد وهو عندنا مرفوع يوم يقوم الناس لرب العالمين قال يقومون فى الرشح الى انصاف اذانهم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد نا عيسى بن يونس عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ماجاء فى شان الحشر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيرى نا سفيان عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلا

پس اگر اسکی نیکیاں ہونگی تو اسکی نیکیاں پکڑی جاوینگی اور اگر اسکی نیکیاں نہ ہونگی تو اسپر انکی برائیوں کا بوجھ رکھا جاویگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہی اسکو مالک بن انس نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور پورے دیے جاوینگے حقوق اُنکے اہل کی طرف یہانتک کہ بلا سینگ بکری کا قصاص[ع] لیا جاویگا بکری سینگ والی سے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ذر اور عبد اللہ بن انیس سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہی **باب حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے کہا حدیث کی مجھے سلیم بن عامر نے کہا حدیث کی ہمسے مقداد نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصاحب ہے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جب قیامت کا دن ہوگا تو آفتاب بندونکے نزدیک کیا جاویگا یہانتک کہ ایک میل یا دو میل کے برابر ہوگا۔ کہا سلیم بن عامر نے مین نہین جانتا کہ آپکی میل سے کیا مراد ہی کیا زمین کی مسافت یا وہ میل مراد ہی جس سے آنکھ مین سرمہ لگاتے ہین پس پگھلائیگا اُنکو آفتاب سو وہ موافق اپنے اپنے عملون کے پسینے مین غرق ہونگے سو بعض کو تو اُسنے ٹخنون تک پکڑا ہوگا اور کسیکو گھٹنون تک پکڑا ہوگا اور کسیکو کمر تک پکڑا ہوگا اور کسیکو اُسنے لگام دی ہوگی یعنی مُنھ تک پہونچا ہوگا راوی کہتا ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے دست مبارک سے اپنے منھ مبارک کیطرف اشارت کرتے تھے یعنی منھ کو اپنے ہاتھ سے لگام دیتے تھے یعنی بیان فرماتے تھے کہ اس طرح سے اُسکے مُنھ کو پسینے کی لگام دیجاویگی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی سعیدؓ اور ابن عمرؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ابو زکریا یعنی یحیی بن درست بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا حماد نے یہ ہمارے نزدیک مرفوع ہی جسدن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے پسینے مین نصف کانون تک۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے ابن عون سے اُسنے نافع سے اسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** بیان مین حشر کی شان کے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مغیرہ بن نعمان سے اُس نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدمی قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ اُٹھائے جاوینگے

[ع] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن چار پائے جمع کیے جاوینگے جسطرح سے کہ اہل تکلیف یعنی بنی آدم اور اُنکے اطفال اور وہ شخص جسکو دعوت اسلام نہین پہونچی ہی اور جنات

كما خلقوا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين واول من يكسى من الخلائق ابراهيم ويؤخذ من صحابي برجال ذات اليمين وذات الشمال فاقول يارب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك انهم لم يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم فاقول كما قال العبد الصالح ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنى قالا نا محمد بن جعفر عن شعبة عن المغيرة بن النعمان فذكر نحوه **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انكم تحشرون رجالا وركبانا وتجرون على وجوهكم وفي الباب عن ابي هريرة هذا حديث حسن **باب ماجاء في العرض** **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن علي بن علي عن الحسن عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرض الناس يوم القيمة ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذير واما العرضة الثالثة فعند ذلك تطير الصحف في الايدي فاخذ بيمينه واخذ بشماله ولا يصح هذا الحديث من قبل ان الحسن لم يسمع من ابي هريرة وقد رواه بعضهم عن علي بن علي وهو الرفاعي عن الحسن عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب منه** **حدثنا** سويد نا ابن المبارك عن عثمان بن الاسود عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نوقش الحساب هلك قلت يارسول الله ان الله يقول فاما من اوتي كتابه بيمينه فسوف يحاسب حسابا يسيرا قال ذاك العرض

جیساکہ پہلے پیدا کیے گئے ہیں پھر پڑھی آپ نے یہ آیت کما بدانا اول خلق الخ یعنے جیساکہ پیدا کیا ہمنے پہلے پیدائش دوبارہ پیدا کرینگے ہم اُسکو وعدہ ہی ہمپر تحقیق ہم ہین کرنیوالے۔ اور تمام پیدائش سے پہلے لباس حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا جاویگا۔ اور میرے صحابہ مین سے کئی آدمی داہنی طرف اور بائین طرف کو پکڑے جاوینگے سو مین کہونگا ای رب میرے یہ تو میرے اصحاب ہین تو کہا جاویگا تو نہین جانتا کہ تیرے بعد اُنھون نے کیا بدعات نکالے ہین یہ لوگ ہمیشہ ہی اپنی ایڑیون پر پھرتے رہے جبکہ تو نے اُنکی مفارقت کی ہے پس مین کہونگا جیساکہ بندے صالح یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے ان تعذبہم الخ یعنی اگر تو اُنکو عذاب دے تو تیرے بندے ہین اور اگر تو اُنکے لئے بخشش کرے تو تو غالب حکمت والا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ رضؓ سے اُسنے مغیرہ بن نعمانؓ سے پس اُسنے مثل اسکے ذکر کیا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تم اسحالت مین اُٹھالے جاؤگے کہ کئی تم مین سے پیادہ ہونگے اور کئی سوار اور کئی اپنے منھون کے بل گھسیٹے جاوینگے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے - یہ حدیث حسن ہے **باب** پیش ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے علی بن علی سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن لوگ تین بار پیش ہونگے سو دو بار پیش ہونا تو جھگڑا ہے اور عذر۔ اور تیسری بار پیش ہونے مین صحیفے اُڑکر ہاتھون مین آئینگے سو کوئی تو داہنے ہاتھ مین پکڑنیوالا ہوگا اور کوئی بائین ہاتھ مین پکڑنیوالا ہوگا۔ اور یہ حدیث صحیح نہین اسوجہ سے کہ حسن نے ابی ہریرہؓ سے سُنا نہین ہے اور بعض نے اسکو روایت کیا ہے علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہے اُسنے حسن سے اُسنے ابی موسیٰؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے عثمان بن اسود سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُس نے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جسکے حساب مین جھگڑا پڑا تو وہ ہلاک ہوا عائشہؓ کہتی ہین مین نے کہا یارسول اللہ اللہ تو فرماتا ہے فامّا من اوتی کتابہ الخ یعنی پھر جو کوئی دیا گیا کتاب اپنے داہنے ہاتھ مین تو وہ قریب ہے کہ حساب کیا جاویگا حساب آسان فرمایا آپ نے وہ پیش کرنا ہے۔

١؎ کیونکہ وہ دنیا مین اللہ تعالیٰ کی راہ مین آگ مین ڈالنے کے وقت کافرون کے ہاتھ سے ننگے کیے گئے تھے اسکے عوض مین سب سے پہلے انھین کو لباس پہنایا جاویگا اور یہ صحابی وہ ہین جو مسیلمہ اور اسود کے لوگ آنحضرت کے ساتھ ایماندار تھے بعد کو مرتد ہو گئے ١٢ ٢؎ یعنی تین بار لوگ رب کے سامنے پیش ہونگے پہلی بار تو جھگڑا ہے یعنی رسولون کے رسالت کے پہونچانیکا انکار کرینگے اور کہینگے کہ ہمارے پاس اُنکی صداقت ثابت نہین ہوئی دوسری بار عذر کرینگے یعنی اپنے گناہون کا اقرار کرکے اپنے آپ کو سہو و نسیان کی طرف منسوب کرینگے تیسری بار یہ ہے کہ حق ظاہر ہو جائیگا اور صحیفے یعنی اعمال نامے اُڑکر ہر ایک کے ہاتھون مین پہونچ جاوینگے سو بعض کو تو داہنے ہاتھ مین ملین گے یعنی نیک بختون کو اور بعض کو بائین ہاتھ مین یعنی بدون کو ١٢ ٣؎ یعنی نیکون کو صرف اُنکے اعمال دکھلائے جاوینگے اُنسے کچھ پوچھا نہین جائیگا مگر جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی یہ پوچھا گیا کہ فلانا کام تو نے کیون کیا اور فلانا کام کیون نہ کیا تو وہ ضرور عذاب مین گرفتار ہوا آدمی کا بال بال گنہگار ہے کیا طاقت ہے کہ جواب دہی کر سکے الٰہی بحق حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو حساب مین نہ پکڑ محض اپنے فضل و کرم سے پار لگا تو آمین ١٢

هذا حديث حسن صحيح ورواه ايوب ايضا عن ابن ابى مليكة **باب** منه **حدثنا** سويد نا ابن المبارك نا اسمعيل بن مسلم عن الحسن وقتادة عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال يجاء بابن آدم يوم القيمة كانه بذج فيوقف بين يدى الله تعالى فيقول الله اعطيتك وخولتك وانعمت عليك فماذا صنعت فيقول يا رب جمعته وثمرته وتركته اكثر ما كان فارجعنى آتك به كله فيقول له ارنى ما قدمت فيقول يا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر ما كان فارجعنى آتك به كله فاذا عبد لم يقدم خيرا فيمضى به الى النار **قال** ابو عيسى وقد روى هذا الحديث غير واحد عن الحسن قوله ولم يسندوه واسمعيل بن مسلم يضعف فى الحديث وفى الباب عن ابى هريرة وابى سعيد الخدرى **حدثنا** عبد الله بن محمد الزهرى البصرى نا مالك بن سعير ابو محمد الكوفى التميمى نا الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة وعن ابى سعيد قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالعبد يوم القيمة فيقول له الم اجعل لك سمعا وبصرا ومالا وولدا وسخرت لك الانعام والحرث وتركتك تراس وتربع فكنت تظن انك ملاقى يومك هذا فيقول لا فيقول له اليوم انساك كما نسيتنى هذا حديث صحيح غريب ومعنى قوله اليوم انساك كما نسيتنى اليوم اتركك فى العذاب وكذا فسر بعض اهل العلم هذه الآية فاليوم ننساهم قالوا معناه اليوم نتركهم فى العذاب **باب** منه **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله نا سعيد بن ابى ايوب نا يحيى بن ابى سليمان عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ تحدث اخبارها قال اتدرون ما اخبارها قالوا الله ورسوله اعلم قال فان اخبارها ان تشهد على كل عبد وامة بما عمل على ظهرها ان تقول عمل كذا وكذا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے **باب** اُسی قسم سے حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن مسلم نے حسن اور قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اُس نے ابن آدم حاضر کیا جائے گا گویا کہ بھیڑ کا بچہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا کیا جائیگا پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا مین نے تجھے دیا اور تجھے نعمت دی اور تجھ پر انعام کیا سو تو نے کیا کیا ہے پس وہ کہیگا مین نے اس مال کو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا مین نے اسکو زیادہ اس سے کہ پہلے تھا سو تو مجھے یا اللہ واپس بھیج کہ مین تمام مال لیکر تیرے پاس حاضر ہون پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہیگا مجھے دکھلا کہ تو نے آگے کیا بھیجا ہے وہ کہے گا اے میرے رب مین نے اسکو جمع کیا اور اسکو بڑھایا اور چھوڑا مین نے اسکو زیادہ اس سے کہ پہلے تھا سو تو مجھے واپس بھیج کہ مین تیرے پاس تمام مال لے کر حاضر ہون پس دیکھے گا کہ اس بندے نے کوئی نیکی آگے نہ بھیجی ہو گی تو وہ آگ کی طرف بھیجا جاویگا - کہا ابو عیسیٰ نے اور اس حدیث کو کئی ایک نے حسن سے اسکا قول روایت کیا ہے اور اسکو اُنھون نے مستند نہین کہا - اور اسمٰعیل بن مسلم حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہما حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن محمد زہری بصری نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن سعیر یعنی ابو محمد کوفی تیمی نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ سے کہا دونون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی قیامت کے دن لایا جائیگا پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا کیا مین نے تیرے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد نہین بنائی اور تیرے لئے چارپائے اور کھیتی کو مسخر نہین کیا اور چھوڑا مین نے تجھ کو اسحالتمین کہ تو سردار بنایا گیا اور چوتھائی مال کی لیتا تھا یعنی تجھے سردار بنایا اور لوگون سے چوتھائی مال کی بسبب سرداری کے وصول کرتا تھا جیساکہ جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی سو تو اُسدن کی ملاقات کا گمان کرتا تھا وہ کہیگا کہ نہین پس اللہ تعالیٰ اس سے کہیگا آج کے دن مین تجھے بھول جاؤنگا جیساکہ تو نے مجھے بھولا دیا تھا یہ حدیث صحیح غریب ہے - اور معنی قولہ الیوم انساک کما نسیتنی کے یہ ہین کہ آج کے دن مین تجھے عذاب مین چھوڑ دونگا - اور ایسا ہی بعض اہل علم نے اس آیت کی تفسیر کی ہے فالیوم ننساہم کہا اُنھون نے معنے اسکے یہ ہین کہ آج کے دن چھوڑینگے ہم تجھ کو عذاب مین **باب** اُسی قسم سے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن ابی سلیمان نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی یومئذٍ تحدث اخبارہا یعنی اُسدن بیان کرے خبرین اپنی فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ اسکی یعنی زمین کی خبرین کیا ہین کہا لوگون نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپنے خبرین اُسکی یہ ہین کہ ہر ایک مرد اور عورت پر گواہی دیگی ساتھ اُس چیز کے کہ جو کچھ اُسنے اُسکی پیٹھ پر عمل کیا ہے یہ کہے گی اُس نے فلان فلان عمل کیا ہے فلان فلان

فی یوم کذا وکذا قال بھذا امرھا ھٰذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی الصور **حدثنا** سوید نا عبداللہ بن المبارک نا سلیمان التیمی عن اسلم العجلی عن بشر بن شغاف عن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما الصور قال قرن ینفخ فیہ ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ غیر واحد عن سلیمان التیمی ولا نعرفہ الا من حدیثہ **حدثنا** سوید نا عبداللہ نا خالد ابو العلاء عن عطیة عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکیف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع الاذن متی یؤمر بالنفخ فینفخ فکان ذلک ثقل علی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھم قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا ھٰذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجہ ھٰذا الحدیث عن عطیة عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ماجاء فی شان الصراط **حدثنا** علی بن حجر نا علی بن مسھر عن عبدالرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بن سعد عن المغیرة بن شعبة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعار المؤمنین علی الصراط رب سلم سلم ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبدالرحمٰن بن اسحٰق **حدثنا** عبداللہ بن الصباح الھاشمی نا بدل بن المحبر نا حرب بن میمون الانصاری ابو الخطاب نا النضر بن انس بن مالک عن ابیہ قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیٰمة فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطی ھٰذہ الثلاث المواطن ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ

باب ماجاء فی الشفاعة **حدثنا** سوید نا عبداللہ بن المبارک نا ابو حیان التیمی

دن بن فرمایا آپنے ساتھ اُسی کی اللہ نے اسکو حکم دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** صور یعنی قرنا کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے اسلم عجلی سے اُسنے بشیر بن شغاف سے اُسنے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہا اُسنے ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا صور کیا چیز ہے فرمایا آپنے ایک سینگ ہے اُسمین پھونکا جائیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اُسکو کئی ایک نے سلیمان تیمی سے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اُسکے طریق سے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد یعنی ابو العلاء نے عطیہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کس طرح خوشی کر سکتا ہون حالانکہ صور کے صاحب یعنی اسرافیل نے صور کو لقمہ بنایا ہے یعنی مُنھ مین ڈالے ہوئے ہے اور کان حکم الٰہی سُننے کو لگائے ہوئے ہے کہ کب پھونکنے کا حکم کیا جاتا ہے کہ پھونکے گویا یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر گران گذری پس اُنکو آنحضرت نے فرمایا کہ کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا یعنی کافی ہے ہمکو اللہ اور ہے وہ کارساز اللہ پر ہمنے توکل کیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے عطیہ سے مروی ہے اُسنے روایت کی ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** پل صراط کے حال مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبدالرحمٰن بن اسحاق سے اُسنے نعمان بن سعد سے اُسنے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت مومنین کی پل صراط پر یہ ہوگی اے رب میرے سلامت رکھ سلامت رکھ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبدالرحمٰن بن اسحاق سے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن صباح ہاشمی نے کہا حدیث کی ہمسے بدل بن محبر نے کہا حدیث کی ہمسے حرب بن میمون انصاری یعنی ابو الخطاب نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن انس بن مالک نے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت کریے پس فرمایا آپنے مین کرنیوالا ہون مین نے کہا یا رسول اللہ سو مین آپکو کہان تلاش کرون فرمایا آپنے پہلے پہل مجھے طلب کرنا ہو تو پل صراط پر کرنا مین نے کہا سو اگر مین آپ کو پل صراط پر نہ ملون فرمایا آپنے پھر مجھے میزانؑ کے پاس طلب کر مین نے کہا سو اگر مین میزان کے پاس بھی نہ پاؤن تو فرمایا آپ نے حوض کوثر کے پاس تلاش کر سو مین ان تین جگہ سے نہ خطا کرونگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب** شفاعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حیان تیمی نے

ع۵ اس حدیث مین اور جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ قیامت کے دن اپنے اہل کو یاد فرماینگے تو آپنے جواب دیا کہ تین مقام مین کوئی کسی کو یاد نہ کریگا منجملہ اُنکے ایک میزان ہے۔ تعارض ہے اس تعارض کا دفعیہ اسطرح ہے کہ جو جواب آپنے عائشہؓ کو دیا تھا اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ حرم

فهذه اخبارها

عن ابی زرعۃ بن عمرو عن ابی ھریرۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع فاکلہ وکان یعجبہ فنھش منہ نھشۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ ھل تدرون لم ذلک یجمع اللہ الناس الاولین والاخرین فی صعید واحد فیسمعھم الداعی وینفذھم البصر وتدنو الشمس منھم فیبلغ الناس من الغم والکرب مالا یطیقون ولا یحتملون فیقول الناس بعضھم لبعض الا ترون ماقد بلغکم الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیقول الناس بعضھم لبعض علیکم بآدم فیاتون آدم فیقولون انت ابو البشر خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملئکۃ فسجدوا لک اشفع لنا الی ربک اما تری ما نحن فیہ الا تری ماقد بلغنا فیقول لھم آدم ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانہ قد نھانی عن الشجرۃ فعصیتہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی نوح فیاتون نوحا فیقولون یا نوح انت اول الرسل الی اھل الارض وقد سماک اللہ عبدا شکورا اشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ الا تری ماقد بلغنا فیقول لھم نوح ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانہ قد کانت لی دعوۃ دعوتھا علی قومی نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی ابراھیم فیاتون ابراھیم فیقولون یا ابراھیم انت نبی اللہ وخلیلہ من اھل الارض فاشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ فیقول ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانی قد کذبت ثلاث کذبات فذکرھن ابوحیان فی الحدیث نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری

ابی زرعہ بن عمرو سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم کے پاس گوشت آیا اور آپ کی طرف ایک ران بھیجی گئی پس آپ نے اُس کو کھایا اور گوشت آپ کو پسند آتا تھا سو آپ نے اس سے دانتون سے کاٹ کر کھایا پھر فرمایا مین سردار لوگون کا ہون دن قیامت کے کیا تم جانتے ہو کہ اسکا سبب کیا ہی (پھر آپ نے خود بیان فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ تمام لوگون پہلون اور پچھلون کو صاف زمین مین جمع کریگا پس سنائی دیگا اُن کو پکارنیوالا اور نفوذ کر جائیگی اُنسے آنکھ یعنی پکارنیوالے کی آواز تمام کو سُنائی دیگی اور نظر نفوذ کر جائے گی اور آفتاب اُنکے قریب ہوگا پس لوگ بباعث غم اور سختی کے اس حد کو پہونچ جائینگے کہ اسکی طاقت نہ رکھینگے اور نہ اسکی برداشت کر سکینگے پھر لوگ ایک دوسرے سے کہینگے کیا تم نہین دیکھتے کہ کیا تم کو تکلیف پہونچی ہے کیا تم نہین تلاش کرتے ایسے شخص کی کہ جو تمھاری سفارش تمھارے رب کے پاس کرے پھر لوگ ایک دوسرے کو کہینگے لازم پکڑو آدم علیہ السلام کو پھر حضرت آدم کے پاس آئینگے اور کہینگے آپ تمام آدمیون کے باپ ہین اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہی اور آپ مین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو سو اُنھون نے آپکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجئے اپنے رب کے پاس کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہمکو کیا تکلیف پہونچی ہی پس حضرت آدم علیہ السلام اُن سے کہینگے کہ میرا رب آج کے دن ایسا غضب مین آیا ہی کہ اسطرح اس سے پہلے کبھی غضب مین نہین آیا اور نہ کبھی بعد اُسکے ایسا غضب مین آئیگا اور اُس نے مجھے درخت سے منع کیا تھا سو مین نے اُسکی نافرمانی کی تھی نفسی نفسی یعنی خود میرا نفس کسی اور سے سفارش کے لائق ہی مین کسی کی کیا سفارش کرون تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ نوح علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور کہینگے اے نوح آپ زمین والون کی طرف پہلے رسول ہین اور آپ کا نام اللہ تعالےٰ نے بندہ شکر گزار رکھا ہی آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہم کو کیا تکلیف پہونچی ہی پس اُن سے حضرت نوح کہینگے میرا رب آج کے دن ایسا غضب مین آیا ہی کہ اسطرح اس سے پہلے کبھی غضب مین نہین آیا۔ اور نہ کبھی بعد اسکے ایسا غضب مین آئیگا۔ اور میرے لیئے ایک دعا تھی (یعنے میرے لیئے حکم تھا کہ تمھاری ایک دعا ہم ضرور قبول کرینگے خواہ جونسی تم مانگو جیسے کہ ہر ایک نبی کیواسطے یہ حکم ہی) مین نے وہ دعا اپنی قوم پر کی ہی یعنی دعا سے اُن کو ہلاک کرایا ہی نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت ابراہیم کے پاس آئینگے اور کہینگے اے ابراہیم آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہین اور اُسکے خلیل ہین اہل زمین مین سے سو آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین وہ کہینگے آج کے دن میرا رب ایسا غضب مین آیا ہی کہ اُس سے پہلے کبھی ایسا غضب مین نہین آیا اور نہ کبھی بعد اُس کے ایسا غضب مین آئے گا۔ اور مین نے تین جھوٹ بولے ہین سو ابوحیان نے اُنکو حدیث مین ذکر کیا ہی نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ۔

برسالته

اذهبوا الى موسىٰ فياتون موسىٰ فيقولون يا موسىٰ انت رسول الله فضلك الله برسالاته وكلامه على الناس اشفع لنا الى ربك الا ترىٰ ما نحن فيه فيقول ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانى قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى اذهبوا الى عيسىٰ فياتون عيسىٰ فيقولون يا عيسىٰ انت رسول الله وكلمته القاها الى مريم وروح منه وكلمت الناس فى المهد اشفع لنا الى ربك الا ترىٰ ما نحن فيه فيقول عيسىٰ ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر ذنبا نفسى نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى اذهبوا الى محمد صلى الله عليه وسلم فياتون محمدا صلى الله عليه وسلم فيقولون يا محمد انت رسول الله وخاتم الانبياء وغفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر اشفع لنا الى ربك الا ترىٰ ما نحن فيه فانطلق فاتى تحت العرش فاخر ساجدا لربى ثم يفتح الله علىّ من محامده وحسن الثناء عليه شيئا لم يفتحه على احد قبلى ثم يقال يا محمد ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع فارفع راسى فاقول يا رب امتى يا رب امتى يا رب امتى فيقول يا محمد ادخل من امتك من لا حساب عليه من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوىٰ ذلك من الابواب ثم قال والذى نفسى بيده ان ما بين المصراعين من مصاريع الجنة كما بين مكة وهجر وكما بين مكة وبصرىٰ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آوینگے اور کہین گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہین اللہ تعالی نے آپکو اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ تمام لوگون پر فضیلت دی ہے آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین وہ کہینگے آج کے دن میرا رب ایسا غضب مین آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب مین نہین آیا اور نہ بعد اسکے کبھی ایسا غضب مین آئیگا۔ اور مین نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا ہے کہ اُسکے قتل کرنیکا مجھے حکم نہین تھا نفسی نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آوینگے اور کہینگے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول ہین اور کلمہ ہین کہ آپکو اللہ تعالی نے مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا۔ یعنے خدا کے کلام سے پیدا ہوئے ہین یعنی صرف لفظ کن سے اور روح ہے اُسکی طرف سے اور آپ نے لوگون سے مہد مین کلام کیا ہے آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین حضرت عیسی کہین گے آج کے دن میرا رب ایسا غضب مین آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب مین نہین آیا اور نہ بعد اسکے کبھی ایسا غضب مین آلے گا اور انکا کوئی گناہ ذکر نہین کیا گیا نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آوینگے اور کہینگے اے محمد آپ اللہ کے رسول ہین اور نبیون کے خاتم اور اللہ تعالی نے اگلے پچھلے آپ کے تمام گناہ بخش دیے ہین آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین حضرت فرماتے ہین پس مین چلونگا اور عرش کے نیچے آؤنگا اور اپنے رب کے آگے سجدے مین گر پڑونگا۔ پھر اللہ تعالی مجھ پر اپنی حمد اور نیک ثنا کے واسطے ایسی بات کھولیگا کہ کسی اور پر اس سے پہلے اللہ تعالی نے اُسکو نہین کھولا یعنی اللہ تعالے مجھے وہان ایسی صفت بتائے گا جو آج تک کسی پیغمبر کو بتلائی نہین گئی۔ پھر کہا جائیگا اے محمد اپنا سر اُٹھالے مانگ دیا جائیگا سفارش کر کہ تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اُٹھاؤنگا اور کہونگا یا رب اُمتی یا رب اُمتی پھر اللہ تعالے فرمائے گا اے محمد اپنی اُمت سے اُن لوگون کو داخل کر کہ جنپر حساب نہین ہے داہنے دروازے سے بہشت کے دروازون سے۔ اور وہ لوگون کے شریک ماسوائے اسکے اور دروازون مین بھی ہونگے یعنی یہ دروازہ خاص اُمت محمدی کے لئے ہے اور اُمت محمدی باقی لوگون کے ساتھ اور دروازون مین بھی شریک ہے پھر فرمایا آپ نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے فرق درمیان دو چوکھٹ بازوون کے جنت کی چوکھٹون سے اسقدر ہے جیساکہ درمیان مکہ اور ہجر کے ہے (ہجر نام ہے گانوٗن کا مدینہ کے متعلقات سے یا بحرین کے) اور جیساکہ درمیان مکہ اور بصری کے ہے)

لہ معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی بھول چوک یاد کر کے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگارونکو اس قہر کے مقام سے بچاوینگے۔ اُسوقت شوکت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہے دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرونکی زبان سے ثابت ہوجاوے کہ سوائے حضرت محمد کے اور کسیکو ایسا رتبہ نہین ہرچند انبیا اور اولیا اور علمار کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے نہ کلی۔ اول اس میدان مین ہمارے حضرت کے سوا اور کوئی قدم نہ اُٹھائے گا۔ پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا تو ہر ایک شخص اپنی قدر کے موافق شفاعت کریگا۔

وفی الباب عن ابی بکر الصدیق و انس وعقبة بن عامر و ابی سعید هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** منه **حدثنا** العباس العنبری نا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی وفی الباب عن جابر هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد الطیالسی عن محمد بن ثابت البنانی عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی قال محمد بن علی فقال لی جابر یا محمد من لم یکن من اهل الکبائر فماله وللشفاعة هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمٰعیل بن عیاش عن محمد بن زیاد الالهانی قال سمعت ابا امامة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لاحساب علیهم ولاعذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** ابو کریب ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقیق قال کنت مع رهط بایلیاء فقال رجل منهم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یدخل الجنة بشفاعة رجل من امتی اکثر من بنی تمیم قیل یا رسول الله سواک قال سوای فلما قام قلت من هٰذا قالوا هٰذا ابن ابی الجدعاء هٰذا حدیث حسن صحیح غریب وابن ابی الجدعاء هو عبد الله وانما یعرف له هٰذا الحدیث الواحد **حدثنا** الحسین بن حریث نا الفضل بن موسٰی عن زکریا بن ابی زائدة عن عطیة عن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان من امتی من یشفع للفئام من الناس ومنهم من یشفع للقبیلة ومنهم من یشفع للعصبة ومنهم من یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنة

اور اس باب میں روایت ہے حضرت ابی بکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے باب اسی قسم سے حدیث کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری[۵۰] میری اُمت میں سے اہل کبائر کے لئے ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر سے یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے محمد بن ثابت بنانی سے اُسنے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری میری اُمت سے اہل کبائر کے لئے ہے۔ کہا محمد بن علی نے کہ کہا مجھے جابر نے اے محمد جو کوئی اہل کبائر سے نہ ہو اُسکو شفاعت کی کیا حاجت ہے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے محمد بن زیاد الہانی سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہتا سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے میرے ساتھ میرے رب نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میری اُمت سے ستر ہزار آدمی ایسے جنت میں داخل کرے گا کہ اُن پر حساب اور عذاب نہیں ہے ساتھ ہر ایک ہزار کے ستر ہزار ہوگا اور تین مٹھی[۵۱] ہونگی میرے رب کی مٹھیوں سے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے خالد حذاء سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُس نے میں ایلیا (بیت المقدس کا ایک شہر ہے) میں ایک گروہ کے ساتھ تھا پس ایک مرد نے اُن میں سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے میری اُمت میں سے ایک مرد کی شفاعت کے ساتھ بنی تمیم قبیلہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے کسی نے کہا یا رسول اللہ آپ کے سوا فرمایا آپ نے میرے سوائے پھر جب وہ شخص کھڑا ہوا میں نے کہا یہ کون ہے کہا لوگوں نے یہ ابی الجذعار کا بیٹا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابی الجذعار کا بیٹا وہ عبد اللہ ہے اور اس سے یہی ایک حدیث معلوم ہوئی ہے۔ حدیث کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُس نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض لوگ میری اُمت سے ایک جماعت کی لوگوں میں سے شفاعت کریں گے بعض ان میں سے وہ شخص ہے کہ ایک قبیلہ کی شفاعت کریگا بعض ان میں سے ایک کم جماعت کی جو دس سے چالیس تک ہوگی بعض ان میں سے ایک آدمی کی شفاعت کریگا یہانتک کہ تمام اُمت جنت میں داخل ہوگی۔

[۵۰] اہل کبائر کیلیے تو برائیاں بخشوانے کے لئے ہے اور پرہیزگاروں کیلیے درجات بڑھانیکے لئے یہ مسئلہ اہلسنت میں متفق علیہ ہے ۱۲ [۵۱] اس سے مراد کثرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہاتھ اور مٹھی وغیرہ سے منزہ

ھٰذا حدیث حسن **حدثنا** ھناد نا عبدة عن سعید عن قتادة عن ابی الملیح عن عوف بن مالك الاشجعی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اتانی اٰت من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنة وبین الشفاعة فاخترت الشفاعة وهی لمن مات لایشرك باللّٰہ شیئا وقد روی عن ابی الملیح عن رجل اٰخر من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ولم یذکر عن عوف بن مالك **باب** ماجاء فی صفة الحوض **حدثنا** محمد بن یحییٰ نا بشر بن شعیب بن ابی حمزة ثنی ابی عن الزهری اخبرنی انس بن مالك ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال ان فی حوضی من الاباریق بعدد نجوم السماء ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من ھٰذا الوجه **حدثنا** احمد بن محمد بن نیزك البغدادی نا محمد بن بكار الدمشقی نا سعید بن بشیر عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ان لكل نبی حوضا وانهم یتباهون ایهم اكثر واردة وانی ارجوان اكون اكثرهم واردة ھٰذا حدیث حسن غریب وقد روی الاشعث بن عبد الملك ھٰذا الحدیث عن الحسن عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم مرسلا ولم یذكر فیه سمرة وهو اصح **باب** ماجاء فی صفة اوانی الحوض **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا یحییٰ بن صالح نا محمد بن مهاجر عن العباس عن ابی سلام الحبشی قال بعث الی عمر بن عبد العزیز فحملت علی البرید فلما دخل علیه قال یا امیر المؤمنین لقد شق علی مركبی البرید فقال یا ابا سلام ما اردت ان اشق علیك ولكن بلغنی عنك حدیث تحدثه عن ثوبان عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم

یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی الملیح سے اُسنے عوف بن مالک اشجعی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رب سے ایک آنیوالا میرے پاس آیا یعنی جبرئیل علیہ السلام یا کوئی اور فرشتہ۔ اور اُسنے مجھے نصف اُمت کو جنت مین داخل کرنے کی اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا یعنی یا تو نصف اُمت جنت مین داخل کرالو یا شفاعت لے لو سو مین نے شفاعت کو اختیار کیا ہے اور یہ اُس شخص کے لئے ہوگی جو اس حالت مین مرا کہ اُسنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہین بنایا۔ اور مروی ہے ابی الملیح سے اُسنے روایت کی ایک اور مرد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُسنے عوف بن مالک کا ذکر نہین کیا **باب** حوض کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے زہری سے کہا خبر دی مجھے انس رضی بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض پر لوٹے[۱] آسمان کے ستارون کی تعداد کے موافق ہین۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن نیزک بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بکار دمشقی نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن بشیر نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کے واسطے ایک حوض ہے[۲] اور وہ آپسمین فخر کرتے ہین کہ کون زیادہ ہے وارد ہونے مین یعنی کس کے حوض پر زیادہ لوگ جمع ہونگے۔ اور مین اُمید رکھتا ہون کہ مین ہی سب سے زیادہ وارد ہونے مین ہونگا یعنی میرے حوض پر ہی سب سے زیادہ لوگ آئین گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اشعث بن عبد الملک نے اس حدیث کو حسن سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اُسنے اسمین سمرہ کا ذکر نہین کیا۔ اور یہ بہت اصح ہے **باب** حوض کے برتنون کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن صالح نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن مہاجر نے عباس سے اُسنے ابی سلام حبشی سے کہا اُسنے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک آدمی میری طرف بھیجا پس مین خچر پر سوار کیا گیا پھر جب اُس پر داخل ہوا تو کہا اے امیر المؤمنین مجھے میری اس سواری خچر نے نہایت تکلیف دی ہے پس کہا اُسنے اے ابا سلام میرا ارادہ آپ کو تکلیف دینے کا نہین تھا۔ لیکن مجھے آپ سے ایک حدیث پہونچی ہے کہ آپ اسکو بواسطہ ثوبان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[۲] کہا طیبی نے اسمین دو احتمال ہو سکتے ہین ایک یہ کہ اسکو ظاہر پر حمل کیا جائے یا مراد اس سے علم اور ہدایت ہو صاحب لمعات نے دوسرے احتمال پر اعتراض کیا ہے کہ جب تک کوئی مانع ظاہر پر حمل کرنے سے نہ ہو تب تک وہ لفظ ظاہر پر ہی حمل ہوتا ہے اور اس جگہ بھی کوئی مانع نہین ہے جو ظاہر پر حمل کرنے سے مانع ہو پس ظاہر پر ہی حمل کرنا چاہیئے یعنی جائز ہے کہ ہر ایک نبی کے لئے حوض ہو ۱۲

فی الحوض فاجبتان تشافهنی به قال ابو سلام ثنی ثوبان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی من عدان الی عمان البلقاء ماؤہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل واکوابہ عدد نجوم السماء من شرب منہ شربۃ لم یظمأ بعدھا ابدا اول الناس ورودا علیہ فقراء المہاجرین الشعث رؤسا الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المتنعمات ولا یفتح لہم السدد قال عمر لکنی نکحت المتنعمات وفتحت لی السدد نکحت فاطمۃ بنت عبد الملک لا جرم انی لا اغسل رأسی حتی یشعث ولا اغسل ثوبی الذی یلی جسدی حتی یتسخ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث عن معدان بن ابی طلحۃ عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو سلام الحبشی اسمہ ممطور حدثنا محمد بن بشار نا ابو عبد الصمد العمی عبد العزیز بن عبد الصمد نا ابو عمران الجونی عن عبد اللہ بن الصامت عن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ما آنیۃ الحوض قال والذی نفسی بیدہ لآنیتہ اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبہا فی لیلۃ مظلمۃ مصحیۃ من آنیۃ الجنۃ من شرب منہا لم یظمأ آخر ما علیہ عرضہ مثل طولہ ما بین عمان الی ایلۃ ماؤہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل ھذا حدیث حسن صحیح غریب وفی الباب عن حذیفۃ بن الیمان وعبد اللہ بن عمرو وابی برزۃ الاسلمی وابن عمر وحارثۃ بن وھب والمستورد بن شداد وروی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی کما بین الکوفۃ الی الحجر الاسود

باب حدثنا ابو حصین عبد اللہ بن احمد بن یونس نا عبثر بن القاسم عن حصین وھو ابن عبد الرحمن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال لما اسری بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یمر بالنبی والنبیین ومعھم القوم والنبی والنبیین ومعھم الرھط

حوض کے بارے میں روایت کرتے ہیں سو مجھے یہ پسند ہوا کہ آپ بالمشافہہ مجھے روایت کریں کہا ابو سلام نے حدیث کی مجھے ثوبان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میرا حوض عدن سے عمان بلقار تک ہے یہ تینوں شہروں کے نام ہیں پانی اسکا سفیدی میں دودھ سے زیادہ ہے اور شہد سے میٹھا ہے کوزے اُسکے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو کوئی ایک بار پی لیگا بعد اسکے کبھی اسکو پیاس نہ لگے گی۔ سب سے پہلے اسپر مہاجر فقیر وارد ہونگے جو پراگندہ سر ہیں میلے کپڑوں والے ہیں نہیں نکاح کرتے نعمت[۱] والی عورتوں سے اور نہیں کھولے جاتے اُن کے لئے دروازے۔ کہا عمر نے لیکن میں نے نعمت والی عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لئے دروازے بھی کھولے جاتے ہیں میں نے فاطمہ بنت عبد الملک سے نکاح کیا ہے ضرور میں اپنے سر کو نہیں دھوؤنگا یہانتک کہ پراگندہ ہونے اور نہ اُن کپڑوں کو دھوؤنگا جو میرے جسم سے ملے ہوئے ہیں یہانتک کہ میلے ہولیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سے اُنسے روایت کی ثوبان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابو سلام کا نام ممطور ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عبد الصمد عمی یعنی عبد العزیز بن عبد الصمد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے عبد اللہ بن صامتؓ سے اُس نے ابی ذرؓ سے کہا اُنسے میں نے کہا یا رسول اللہ کس قدر ہیں برتن حوض کے فرمایا آپ نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ برتن اُسکے آسمان کے اُن ستاروں اور کواکب سے زیادہ ہیں جو ایسی اندھیری رات میں ہوں جو بادل سے صاف ہو وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جو کوئی اس سے پئے گا تو آخر اُس مدت تک جو اسپر ہے پیاسا نہ ہوگا۔ عرض اس کا مثل اسکے طول کے ہے عمان سے ایلہ تک پانی اس کا دودھ سے سفیدی میں زیادہ ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ بن یمان اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سے رضی اللہ عنہم۔ اور مروی ہے بواسطہ ابن عمرؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک ہے باب حدیث کی ہمسے ابو حصین یعنی عبد اللہ بن احمد بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن قاسم نے حصین سے جو عبد الرحمن کا بیٹا ہے اُنسے سعید بن جبیر سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُنسے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آنحضرت ایک نبی اور کئی نبیوں سے گذرنے لگے اور اُنکے ساتھ قوم تھی اور اور نبی اور کئی نبی اور اُن کے ساتھ گروہ تھا

[۱] یعنی بسبب پراگندہ ہونے حال کے کوئی اُنسے مالدار عورت نکاح نہیں کرتی اور نہ اُنکے لئے دروازے کھولے جاتے ہیں یعنی کوئی اُنکو اپنے گھر میں نے نہیں دیتا

والنبی والنبیین ولیس معہم احد حتی مر بسواد عظیم فقلت من ھٰذا اقیل موسیٰ وقومہ ولکن ارفع راسک فانظر قال فاذا ھو سواد عظیم قد سد الافق من ذا الجانب ومن ذا الجانب فقیل ھٰؤلاء امتک وسوی ھٰؤلاء من امتک سبعون الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب فدخل ولم یسالوہ ولم یفسر لہم فقالوا نحن ھم وقال قائلون ھم ابناء الذین ولدوا علی الفطرۃ والاسلام فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھم الذین لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلیٰ ربہم یتوکلون فقام عکاشۃ بن محصن فقال انا منہم یا رسول اللہ قال نعم ثم جاءہ اٰخر فقال انا منہم فقال سبقک بہا عکاشۃ وفی الباب عن ابن مسعود وابی ہریرۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن عبد اللہ بن بزیع البصری نا زیاد بن الربیع نا ابو عمران الجونی عن انس بن مالک قال ما اعرف شیئا مما کنا علیہ علیٰ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت این الصلوٰۃ قال ولم تصنعوا فی صلوتکم ما قد علمتم ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ وقد روی من غیر وجہ عن انس **حدثنا** محمد بن یحییٰ الازدی البصری نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ھاشم بن سعید الکوفی ثنی زید الخثعمی عن اسماء بنت عمیس الخثعمیۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال وبئس العبد عبد تجبر واعتدیٰ ونسی الجبار الاعلیٰ بئس العبد عبد سہی ولہی ونسی المقابر والبلی بئس العبد عبد عتا وطغی ونسی المبتدا والمنتہی بئس العبد عبد یختل الدنیا بالدین بئس العبد عبد یختل الدین بالشبہات بئس العبد عبد طمع یقودہ بئس العبد عبد ھوی یضلہ بئس العبد عبد رغب یذلہ

اور اور نبی اور کئی نبی اور اُنکے ساتھ کوئی بھی نہ تھا یہانتک کہ آپ ایک بڑی جماعت سے گذرے آنحضرت فرماتے ہین مین نے کہا یہ کون ہی کہا گیا یہ موسیٰ ہین اور قوم اُنکی لیکن آپ سر کو اُٹھائیے اور دیکھیے فرمایا آپنے دیکھا تو اتنی بڑی جماعت ہی کہ اُسنے آسمان کے کنارے اس جانب اور اُس جانب سے یعنی یمین اور شمال اُسنے بند کردیے ہین پس مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی اُمت ہی۔ اور سوا اُنکے ستر ہزار آپ کی اُمت سے بغیر حساب کے جنت مین داخل ہونگے راوی کہتا ہی یہ حدیث آنحضرت فرماکر گھر مین داخل ہوگئے اور لوگون نے آپ سے دریافت نہ کیا اور نہ خود آپنے اُنسے بیان کیا سو کہا لوگون نے وہ لوگ (جو جنت مین بغیر حساب کے داخل ہونگے) ہم ہین۔ اور بعض کہنے والون نے کہا وہ لوگ وہ ہین جو فطرت اور اسلام پر پیدا ہوئے ہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا وہ لوگ وہ ہین جو نہین داغ[۱] لگواتے اور نہین منتر کراتے اور نہین فالین لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین پس عکاشہ بن محصن کھڑا ہوا اور کہنے لگا مین اُنسے ہون یا رسول اللہ فرمایا آپنے ہان پھر آپکے پاس ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا مین اُن سے ہون فرمایا آپنے سبقت لیگیا ہے تجھسے عکاشہ۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع بصری نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن ربیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے انس رضؓ بن مالک سے کہا اُسنے مین کوئی چیز نہین پہچانتا اس سے کہ جسپر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تھے یعنی تمام چیزون مین تغیر واقع ہوگیا ہی مین نے کہا نماز کہان ہے کہا اُسنے کیا تم نے نماز مین نہین کیا جو تم جانتے ہو کہ وقت اور ارکان وغیرہ کا کچھ لحاظ نہین کرتے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور یہ غیر اس وجہ سے بھی انس رضؓ سے مروی ہے حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ ازدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہم سے ہاشم بن سعید کوفی نے کہا حدیث کی مجھے زید خثعمی نے اسماء بنت عمیس خثعمیہ سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بُرا بندہ وہ ہی جو اپنے آپکو بہتر خیال کرے اور تکبر کرے اور اللہ تعالیٰ بڑے بلند کو بھولجائے اور بُرا بندہ وہ ہی جو جبر کرے اور ظلم کرے اور جبار اعلیٰ کو بھولجائے۔ بُرا بندہ وہ ہے جو طاعت الٰہی سے غافل ہو اور لایعنی مین مشغول ہو اور بھولجائے قبرونکو اور کپڑے پُرانے کو بُرا بندہ وہ ہے جو تکبر کرے اور شرارت مین اندازے سے تجاوز کرے۔ اور مبدا[۲] اور منتہیٰ کو بھولجائے۔ بُرا بندہ وہ ہی جو دنیا کو دین کے ساتھ طلب کرے بُرا بندہ وہ ہی جو دین کو شبہونکے ساتھ طلب کرے۔ بُرا بندہ وہ ہی جسکو طمع کھینچتی ہی بُرا بندہ وہ ہی جسکو حرص گمراہ کردے۔ بُرا بندہ وہ ہی جسکو خواہش ذلیل کردے

[۱] یعنی وہ لوگ وہ ہین جو اسباب دنیاوی پر خیال نہین کرتے مثلاً بیماری مین داغ نہین لگواتے اور دم درود منتر وغیرہ نہین کراتے اور نہ فالین نکلواتے ہین غرضکہ دوائی وغیرہ کیطرف توجہ نہین کرتے یہ صفت اولیاء اللہ مین سے بھی بعض بعض مین پائی جاتی ہی دوا کرنا منع نہین یہ بھی احادیث سے ثابت ہی مگر پروردگار پر توکل کرنا نہایت اعلیٰ درجہ کا وصف ہی ۱۲ ع۵ امام نووی رحؒ نے فرمایا کہ مازری نے کہا کہ اس حدیث سے بعض لوگون نے حجت پکڑی ہی کہ دوا کرنا مکروہ ہی لیکن معظم اولیاء اللہ اسکے بالکل خلاف ہین اور انھون نے احادیث سے جو منافع ادویہ مین وارد ہین حجت پکڑی ہی ۱۲ ابندوی ع۵ [۲] یعنی اپنی ابتدائے خلقت کہ وہ نطفہ ہی

اور اپنا انتہائے حال یعنی مٹی ہو جانا بھول گیا ۱۲ صحیح عفا عنہ

هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه ولیس اسناده بالقوی حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا عمار بن محمد بن اخت سفیان الثوری نا ابو الجارود الاعمی واسمه زیاد بن المنذر الهمدانی عن عطیة العوفی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مؤمن اطعم مؤمنا علی جوع اطعمه اللہ یوم القیامة من ثمار الجنة وایما مؤمن سقی مؤمنا علی ظمأ سقاه اللہ یوم القیامة من الرحیق المختوم وایما مؤمن کسا مؤمنا علی عری کساه اللہ من خضر الجنة هذا حدیث غریب وقد روی هذا عن عطیة عن ابی سعید الخدری موقوفا وهو اصح عندنا واشبه حدثنا ابو بکر بن ابی النضر نا ابو النضر نا ابو عقیل الثقفی نا ابو فروة یزید بن سنان التمیمی ثنی بکیر بن فیروز قال سمعت ابا هریرة یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعة اللہ غالیة الا ان سلعة اللہ الجنة هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث ابی النضر حدثنا ابو بکر بن ابی النضر نا ابو النضر ثنی ابو عقیل عبد اللہ بن عقیل نا عبد اللہ بن یزید ثنی ربیعة بن یزید وعطیة بن قیس عن عطیة السعدی وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی یدع ما لا بأس به حذرا لما به بأس هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه حدثنا عباس العنبری نا ابو داؤد نا عمران القطان عن قتادة عن یزید بن عبد اللہ بن الشخیر عن حنظلة الاسیدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم تکونون کما تکونون عندی لاظلتکم الملئکة باجنحتها هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه ایضا عن حنظلة الاسیدی وفی الباب عن ابی هریرة حدثنا یوسف بن سلمان ابو عمرو البصری نا حاتم بن اسمعیل عن محمد بن عجلان

اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے - اور اسناد اسکی قوی نہیں ہے حدیث کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے عمار بن محمد بن اُخت سفیان ثوری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الجارود اعمی نے اور نام اسکا زیاد بن منذر ہمدانی ہے اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مومن کسی مومن کو بھوکھ پر کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن جنت کے میوؤں سے کھلائیگا - اور جو کوئی مومن کسی مومن کو پیاس پر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن شراب خالص مُہر کی ہوئی سے پلائیگا - اور جو کوئی مومن کسی مومن ننگے کو کپڑا پہنائے اللہ تعالیٰ اسکو جنت کے سبز لباس سے کپڑا پہنائے گا - یہ حدیث غریب ہے - اور یہ مروی ہے بواسطہ عطیہ کے ابی سعید خدری سے موقوف - اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے اور عمدہ ہے حدیث کی ہمسے ابو بکر بن ابی النضر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عقیل ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو فروہ یعنی یزید بن سنان تمیمی نے کہا حدیث کی مجھے بکیر بن فیروز نے کہا سنا میں نے ابا ہریرۃؓ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے خوف کیا وہ اول رات چلا اور جو کوئی اول رات کو چلا وہ منزل پر پہونچ گیا خبردار اللہ تعالیٰ کا اسباب گران قیمت ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا اسباب جنت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی النضر سے حدیث کی ہمسے ابو بکر بن ابی النضر نے کہا حدیث کی مجھے ابو عقیل یعنی عبد اللہ بن عقیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید نے کہا حدیث کی مجھے ربیعہ بن یزید اور عطیہ بن قیس نے عطیہ سعدی رضؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے تھا کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندہ پرہیزگاری کو نہیں پہونچ سکتا جبتک کہ ایسی چیزوں کو بھی ترک نہ کرے کہ جنمیں خوف نہیں ہے اس خوف سے کہ ان میں بھی خوف ہے یعنی اس خوف سے ترک کرے کہ ان کے کرنے میں اگرچہ گناہ نہیں ہے مگر کرنا انکا بہتر نہیں ہے پرہیزگاری کے خلاف ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے عمران قطان نے قتادہ سے اُسنے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے حنظلہ اُسیدی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم (ہر حالت میں) اسطرح سے ہوتے جیسا کہ تم میرے پاس ہوتے ہو تو تمکو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے رہتے - یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے - اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی حنظلہ اُسیدی سے مروی ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے حدیث کی ہمسے یوسف بن سلمان یعنی ابو عمرو بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم اسمعیل نے محمد بن عجلان سے

عن القعقاع عن ابی صالح عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم ان لكل شئ شرة و لكل شرة فترة فان صاحبها سدد و قارب فارجوه وان اشير اليه بالاصابع فلا تعدوه هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روی عن انس بن مالك عن النبی صلی الله عليه وسلم قال بحسب امرء من الشر ان يشار اليه بالاصابع فی دين او دنيا الا من عصمه الله **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيی بن سعيد نا سفيان عن ابيه عن ابی يعلی عن الربيع بن خثيم عن عبد الله بن مسعود قال خط لنا رسول الله صلی الله عليه وسلم خطا مربعا وخط فی وسط الخط خطا وخط خارجا من الخط خطا و حول الذی فی الوسط خطوطا فقال هذا ابن آدم وهذا اجله محيط به وهذا الذی فی الوسط الانسان وهذه الخطوط عروضه ان نجا منه ينهشه هذا والخط الخارج الامل هذا حديث صحيح **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يهرم ابن آدم و تشب منه اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر هذا حديث صحيح **حدثنا** ابو هريرة محمد بن فراس البصری نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة نا ابو العوام وهو عمران القطان عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخير عن ابيه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم مثل ابن آدم والی جنبه تسعة وتسعون منية ان اخطاته المنايا وقع فی الهرم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد نا قبيصة عن سفيان عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيل بن ابی بن كعب عن ابيه قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا ذهب ثلث الليل قام فقال يا ايها الناس اذكروا الله اذكروا الله جاءت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فيه جاء الموت بما فيه قال ابی فقلت يا رسول الله

اُس نے قعقاع سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ ہر ایک چیز کیواسطے نشاط ہی اور ہر ایک نشاط کے واسطے سستی ہی پس اگر صاحب اسکا سیدھا رہے اور میانہ روی اختیار کرے[1] تو مین اسکی بہتری کی اُمید رکھتا ہون۔ اور اگر اسکی طرف انگلیون سے اشارت کی جائے تو تم اُسکو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہی۔ اور مروی ہی بواسطہ انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کافی ہی آدمی کو بُرائی سے یہی بات ہی کہ اسکی طرف اُنگلیون سے دین یا دنیا مین اشارت کیجائے مگر جسکو اللہ تعالی محفوظ رکھے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اپنے باپ سے اُسنے ابی یعلی سے اُسنے ربیع بن خثیم سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا اُسنے ہمارے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور درمیان خط کے ایک خط کھینچا اور باہر خط کے بھی ایک خط کھینچا اور اس خط کے گرد سے جو وسط خط مین ہی کئی خط کھینچے اور فرمایا یہ ابن آدم ہی اور یہ موت اُسکی ہی جو اسکو احاطہ کئے ہوئے ہی اور یہ خط جو وسط مین ہی انسان ہی اور یہ خطوط اُسکے حوادثات ہین یعنی امراض وغیرہ اگر اس نے انمین سے نجات[2] پائی تو وہ اُسکو کاٹتا ہی اور وہ خط جو باہر ہی وہ امید اُس کی ہی۔ یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن آدم بوڑھا ہوتا ہی اور دو چیزین اس سے جوان ہوتی ہین ایک حرص مال پر دوسری حرص عمر پر یہ حدیث۔ یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ابو ہریرہ یعنی محمد بن فراس بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنی سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العوام نے اور وہ عمران بن قطان ہی قتادہ سے اُسنے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا ابن آدم اسطرح کہ اسکے پہلو مین ننانوے مصیبتین ہین اگر مصیبتین اس سے خطا کر جائین یعنی مصیبتون سے بچ جائے تو بڑھاپے[3] مین واقع ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے صفوان سے اُسنے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے طفیل بن ابی بن کعب سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو تہائیان رات کی گذر جاتین تو (تہجد) کے لئے کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو اللہ کو یاد کرو اے لوگو اللہ کو یاد کرو آگیا ہی پہلا نفخہ تابع ہوگا اُسکے دوسرا نفخہ آئی ہی موت ساتھ اس چیز کے جو اس مین ہی احوال قبر اور قیامت سے۔ کہا میرے باپ نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ

[1] یعنی جو کوئی افراط اور تفریط کے درمیان چلے تو مجھے اُسکی بہتری کی اُمید ہی اور اگر لوگ اسکی طرف اشارت کرین کہ فلان شخص نہایت خوبی کا آدمی ہی تو تم اُسکو اچھا شمار مت کرو یعنی تم لوگون کے اعتقاد کی طرف جو اُسکے حق مین ہی کچھ التفات نکرو ۱۲ [2] یہ مثال اُس نقشہ کی ہے جو آنحضرت نے فرمایا ہے۔ [3] یعنی انسان کی پیدائش مصیبتون سے خالی نہین اگر بالفرض مصیبتون سے بچ جائے تو پھر آخری ایسی مصیبت مین واقع ہوتا ہی کہ اس سے چارہ نہین اور وہ بڑھاپا ہی ۱۲

اجل

انی اکثر الصلوٰة علیك فكم اجعل لك من صلوٰتی قال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیر قلت فالنصف
قال ما شئت وان زدت فهو خیر قلت فثلثی قال ما شئت فان زدت فهو خیر قلت اجعل لك صلوٰتی كلها قال ذا تكفٰی
همك ویغفر ذنبك هٰذا حدیث حسن حدثنا یحیی بن موسٰی نا محمد بن عبید عن ابان بن اسحٰق عن الصباح بن
محمد عن مرة الهمدانی عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم استحیوا من الله حق الحیاء قلنا
یا نبی الله انا لنستحیی والحمد لله قال لیس ذلك ولكن الاستحیاء من الله حق الحیاء ان تحفظ الراس وما وعی وتحفظ
البطن وما حوی وتتذكر الموت والبلی ومن اراد الاخرة ترك زینة الدنیا فمن فعل ذلك فقد استحیی یعنی من الله حق
الحیاء هٰذا حدیث غریب انما نعرفه من هٰذا الوجه من حدیث ابان بن اسحاق عن الصباح بن محمد حدثنا سفیان بن
وكیع نا عیسٰی بن یونس عن ابی بكر بن ابی مریم ح وثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عمرو بن عون نا ابن المبارك عن ابی بكر
بن ابی مریم عن ضمرة بن حبیب عن شداد بن اوس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الكیس من دان نفسه وعمل لما بعد
الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنی علی الله هٰذا حدیث حسن ومعنی قوله من دان نفسه یقول یحاسب نفسه فی الدنیا
قبل ان یحاسب یوم القیمة ویروی عن عمر بن الخطاب قال حاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا وتزینوا للعرض الاكبر وانما یخف
الحساب یوم القیمة علی من حاسب نفسه فی الدنیا ویروی عن میمون بن مهران قال لا یكون العبد تقیا حتی یحاسب نفسه
كما یحاسب شریكه من این مطعمه وملبسه حدثنا محمد بن احمد وهو ابن مدویة نا القاسم بن

ن فالثلثین

ن ذاك

مین آپ پر بہت درود بھیجتا ہون پس مین اپنی نماز سے کسقدر حصہ آپ کے لئے مقرر کرون فرمایا آپ نے جسقدر تو چاہتا ہے مین نے کہا چوتھائی فرمایا
آپ نے جو تو چاہتا ہے اگر تو زیادہ کریگا تو وہ تیرے حق مین بہتر ہے مین نے کہا نصف فرمایا آپ نے تو جو چاہتا ہے اور اگر تو زیادہ کرے تو وہ تیرے
لئے بہتر ہے مین نے کہا دو تہائی فرمایا آپ نے جو تو چاہتا ہے اگر تو زیادہ کرے تو وہ بہتر ہے مین نے کہا مین اپنی تمام نماز آپ کے لئے کردون
فرمایا آپ نے اسوقت تو اپنی فکر سے کفایت کیا جائیگا اور تیرے گناہ بخشے جاوینگے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے یحیی بن موسٰی نے
کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبید نے ابان بن اسحاق سے اُسنے صباح بن محمد سے اُسنے مرہ ہمدانی سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا
اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے حیا کرو پوری حیا کرنا کہا ہم نے اے نبی اللہ کے ہم تو حیا کرتے ہین اور سب حمد
واسطے اللہ کے ہے اُسکی توفیق دینے پر کہ ہمکو اُسنے حیا کی توفیق دی ہے فرمایا آپ نے یہ حیا نہین لیکن پوری حیا اللہ تعالیٰ سے یہ ہے کہ تو
نگاہ رکھے اپنے سر کو اور اسکو جسکو وہ سر شامل ہے ناک کان آنکھ سے یعنی جہان اللہ کی مرضی نہین وہان اُنکو استعمال نہ کرے اور نگاہ رکھے تو
پیٹ کو اور جسکو وہ حاوی ہے۔ اور یاد کرے تو موت کو اور پُرانا ہونے کو۔ اور جو کوئی ارادہ کرے آخرت کا وہ دنیا کی زینت کو ترک کرے سو
جسنے یہ کیا تو اُسنے اللہ تعالیٰ سے پوری حیا کی۔ یہ حدیث غریب ہے ہمتو اسکو صرف اسی طریق سے یعنی طریق ابان بن اسحاق سے ہی پہچانتے
ہین جو راوی ہے صباح بن محمد سے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عیسٰی بن یونس نے ابی بکر بن ابی مریم سے۔
ح اور حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ابی بکر بن ابی مریم
سے اُسنے ضمرہ بن حبیب سے اُسنے شداد بن اوس رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے عاقل وہ شخص ہے جو
تیار کرے نفس اپنے کو اور مابعد موت کے واسطے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو خواہشون کے پیچھے لگائے اور اللہ تعالیٰ
پر اُمیدین رکھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور معنی قولہ من دان نفسہ کے یہ ہین کہ اپنے نفس کا دُنیا مین ہی محاسبہ کرے قبل اسکے کہ قیامت کے
روز اُسکا محاسبہ ہوگا۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا اُنھون نے حساب کرو اپنے نفسون کا پہلے اس سے کہ حساب کئے جاؤ اور بڑے
میدان کے واسطے تیار ہو جاؤ۔ اور بیشک حساب قیامت کے روز اُسی پر آسان ہوگا جو دُنیا مین اپنے نفس کا محاسبہ کرے گا۔ اور مروی
ہے میمون بن مہران سے کہ کہا اُسنے کوئی بندہ تیار نہین ہوتا جب تک کہ نفس کا حساب نہ کرے جیسا کہ اپنے شریک سے حساب کرتا ہے کہ کہان سے
اُسنے کھانا اور لباس حاصل کیا حدیث کی ہمسے محمد بن احمد نے اور وہ مدویہ کا بیٹا ہے کہا حدیث کی ہم سے قاسم بن

؎ یعنی اگر تو تمام وقت اپنی دعا کا ہمپر درود بھیجنے مین صرف کریگا تو تجھے تمام مرادین اور دنیا کی حاصل ہونگی ۱۲

الحلم العرني نا عبيد الله بن الوليد الوصافي عن عطية عن ابی سعيد قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مصلاه فرای
ناسا كانهم يكتشرون قال اما انكم لو اكثرتم ذكر هاذم اللذات لشغلكم عما ارى فاكثروا من ذكر هاذم اللذات الموت فانه
لم يات على القبر يوم الا تكلم فيقول انا بيت الغربة انا بيت الوحدة وانا بيت التراب وانا بيت الدود فاذا دفن العبد المؤمن
قال له القبر مرحبا واهلا اما ان كنت لاحب من يمشي على ظهري الي فاذ وليتك اليوم وصرت الي فسترى صنيعي بك فيتسع
له مد بصره ويفتح له باب الى الجنة واذا دفن العبد الفاجر او الكافر قال له القبر لا مرحبا ولا اهلا اما ان كنت لابغض من
يمشي على ظهري الي فاذ وليتك اليوم وصرت الي فسترى صنيعي بك قال فيلتئم عليه حتى يلتقي عليه وتختلف اضلاعه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم باصابعه فادخل بعضها في جوف بعض قال ويقيض له سبعين تنينا لوان واحدا
منها نفخ في الارض ما انبتت شيئا ما بقيت الدنيا فينهشنه ويخدشنه حتى يفضى به الى الحساب قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا
الوجه **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن ابي ثور قال سمعت
ابن عباس يقول اخبرني عمر بن الخطاب قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هو متكئ على رمل حصير
فرأيت اثره في جنبه وفي الحديث قصة طويلة هذا حديث صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله عن معمر ويونس عن
الزهري ان عروة بن الزبير اخبره ان المسور بن مخرمة اخبره ان عمرو بن عوف وهو حليف بني عامر بن لوي
وكان شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

حلم عرنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن ولید وصافی نے عطیہ سے اُنہوں نے ابی سعید سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز
مین داخل ہوئے اور کئی لوگوں کو دیکھا کہ گویا وہ ہنس رہے ہین فرمایا آپنے خبردار اگر تم لذتون کی قطع کرنے والی کو بہت یاد کرتے تو البتہ تمکو
وہ ذکر اُس چیز سے کہ مین دیکھتا ہون شغل مین رکھتا سو تم لذتون کی کاٹنے والی یعنی موت کو بہت یاد کیا کرو کیونکہ کوئی دن قبر پر
نہین آتا مگر کہ کلام کرتی ہے اور کہتی ہے مین غربت کا گھر ہون مین وحدت کا گھر ہون مین مٹی کا گھر ہون مین کیڑون کا گھر ہون پس جب بندہ مؤمن
دفن کیا جاتا ہے تو اُسکو قبر کہتی ہے تجھے مبارک ہو اور تو اہل مین آیا ہے خبردار بیشک تو مجھے زیادہ پسند تھا اُن لوگون سے جو میری پیٹھ پر چلتے تھے
سو جب مین آج کے دن تیری والی ہوئی ہون اور تو میری طرف سپرد ہوا ہے پس تو میری حالت کو اپنے ساتھ دیکھ لے گا پس وہ قبر نظر کی
درازی تک اُسکے لئے فراخ ہو گی اور اُسکے واسطے جنت کی طرف دروازہ کھولا جائیگا۔ اور جب بندہ فاجر دفن کیا جائیگا تو اُس سے
قبر کہے گی نہ تجھے مبارک ہو اور نہ تو اہل مین آیا ہے خبردار بیشک تو مجھے زیادہ ناخوش تھا اُن لوگون سے جو میری پیٹھ پر چلتے تھے سو
جب مین تیری آج والی ہوئی ہون اور تو میری طرف سپرد ہوا ہے پس تو میری حالت کو اپنے ساتھ دیکھیگا۔ کہا راوی نے پس وہ
قبر اسپر سمٹ جائے گی یہانتک کہ اُسپر مل جائے گی اور اُسکی پسلیان مختلف ہو جائینگی کہا راوی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی اُنگلیون سے اور بعض کو بعض کے جوف مین داخل کیا یعنی اس طور سے ملجائینگی فرمایا آپنے اور اُسکے واسطے ستر سانپ مقرر
کئے جائینگے اگر ایک بھی ان مین سے زمین پر پھونک مارے تو زمین جب تک باقی ہے کوئی چیز نہ اُگائے۔ پس وہ سانپ اُسکو کاٹتے ہین
اور چھیلتے ہین یہانتک کہ اللہ تعالی اُسکو حساب تک کو لائیگا۔ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر جنت کے باغون سے
ایک باغ ہے یا آگ کے گھراؤن سے ایک گھراؤ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اُسی طریق سے حدیث کی ہمسے
عبد بن حمیدؒ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور سے کہا اُسنے سنا مین نے
ابن عباس سے کہ کہا خبر دی مجھے عمر بن خطابؓ نے کہا اُسنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا دیکھا کہ آپ کھجور کے بوریے
پر تکیہ لگائے ہوئے ہین سو مین نے اُسکے نشان آپکے پہلوئے مبارک مین دیکھے اور اس حدیث مین لمبا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے سوید
نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے معمر اور یونس سے اُنھون نے زہری سے یہ کہ عروہ بن زبیر نے خبر دی ہے اسکو یہ کہ مسور بن مخرمہ نے خبر دی ہے
اُسکو یہ کہ عمرو بن عوف نے (جو کہ ہم سوگند بنی عامر بن لوی کا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر مین حاضر ہوا تھا)

اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث اباعبیدة بن الجراح فقدم بمال من البحرین فسمعت الانصار بقدوم
ابی عبیدة فوافوا صلوٰة الفجر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فتعرضوا لہ
فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین راٰھم ثم قال اظنکم سمعتم ان اباعبیدة قدم بشیء قالوا اجل یا رسول اللہ قال فابشروا
واملوا ما یسرکم فواللہ ما الفقر اخشٰی علیکم ولکن اخشٰی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من قبلکم فتنافسوھا کما
تنافسوھا فتھلککم کما اھلکتھم ھٰذا حدیث صحیح **اخبرنا** سوید نا عبداللہ عن یونس عن الزھری عن عروة بن الزبیر و
ابن المسیب ان حکیم بن حزام قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم قال
یا حکیم ان ھٰذا المال خضرة حلوة فمن اخذہ بسخاوة نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ وکان کالذی
یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی فقال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزأ احدا بعدک شیئا
حتی افارق الدنیا فکان ابوبکر یدعو حکیما الی العطاء فیابی ان یقبلہ ثم ان عمر دعاہ لیعطیہ فابی ان یقبل منہ شیئا فقال عمر انی اشھدکم
یا معشر المسلمین علی حکیم انی اعرض علیہ حقہ من ھٰذا الفیئ فیابی ان یاخذہ فلم یرزأ حکیم احدا من الناس شیئا بعد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی توفی ھٰذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبة نا ابوصفوان عن یونس عن الزھری عن حمید بن
عبدالرحمٰن عن عبدالرحمٰن بن عوف قال ابتلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالضراء فصبرنا ثم ابتلینا

خبر دی ہی اُسکو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابا عبیدہ بن جراحؓ کو بحرین کی طرف بھیجا سو وہ بحرین سے مال لیکر آیا۔ اور انصار نے ابی عبیدہ کے آنے کی خبر سُنی اور آنحضرت کے ساتھ فجر کی نماز مین شامل ہوئے پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو لوگونکی طرف مُنھ پھیر کر بیٹھے سو وہ انصار آپکے سامنے آئے پس آپ اُنکو دیکھکر مسکرائے پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ تم نے سُنا ہے کہ اباعُبیدہ کچھ مال لایا ہی کہا اُنھون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا آپنے خوش ہو اور اُمید رکھو اُسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی پس قسم ہی خدا کی مجھ کو محتاجی کا تمپر ڈر نہین۔ لیکن مین تمپر دنیا کی کشائش اور بہتایت کا خوف کھاتا ہون جیسے کہ اگلی اُمتون پر کشائش ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد کرو جیسے کہ اُنھون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے کہ اُنکو ہلاک کیا یہ حدیث صحیح ہی خبر دی ہمکو سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ نے یونس سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر اور ابن مسیب سے یہ کہ حکیم بن حزام نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا سو آپ نے مجھے دیا پھر مین نے آپ سے مانگا پھر مجھے آپ نے دیا پھر مین نے آپ سے مانگا پھر آپ نے مجھے دیا پھر فرمایا اے حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہے یعنے بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسنے اسکو لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرصی سے تو اُسکے واسطے اس مال مین برکت دی جاویگی اور جسنے اسکو جان کی حرص سے لیا تو اُسکو ہرگز برکت نہ ہوگی۔ اور اُس کا حال اُس شخص کا سا ہوگا کہ کھاتا ہے اور اُس کا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے[1] نیچے کے ہاتھ سے پس کہا حکیم نے مین نے کہا یا رسول اللہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جس نے آپکو حق دے کر بھیجا ہی مین بعد آپ کے کسی کا مال کم نہ کرونگا یہانتک کہ مین دنیا سے مفارقت کرون یعنے مرتے وقت تک کسی سے بھی کچھ نہ لونگا۔ پھر حضرت ابوبکر صدّیقؓ حکیم کو دینے کے واسطے بلاتے تھے سو وہ مال کے قبول کرنے سے انکار کرتے رہے پھر اُنکو حضرت عمرؓ نے دینے کے لئے بلایا سو اُن سے بھی لینے سے انکار کیا پس کہا حضرت عمرؓ نے اے گروہ مسلمانون کے مین تمکو حکیم پہ گواہ کرتا ہون کہ مین نے اس غنیمت سے اُسکا حق اُسپر پیش کیا سو اُسنے لینے سے انکار کیا ہی سو بعد آنحضرت کے حکیم نے لوگون مین سے کسی کے مال کو کم نہین کیا یہانتک کہ وہ فوت ہوا یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوصفوان نے یونس سے اُسنے زہری سے اُسنے حمید بن عبدالرحمٰن سے اُسنے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا اُس نے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ مصیبتون سے آزمائش کئے گئے پس ہمنے صبر کیا

[1] یعنی دینے والا جو ہاتھ اُٹھا کر دیتا ہی افضل ہی مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی۔ حضرت نے حکیم سے تیسری بار کے بعد فرمایا کہ سخی اور قناعت والیکے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حرص والیکے مال مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اُسکو ملے اُسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری الاکتنا ہی کھاوے اُسکو سیری نہین ہوگی بعد اُسکے اُس شخص کو اسقدر قناعت ہوگئی کہ اپنا حصّہ بھی بیت المال سے اُسنے کبھی نہ لیا چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اپنی خلافت مین بُلا بُلا کر دیتے تھے اور یہ انکار کرتے رہے۔

بعده بالسراء فلم نصبر هذا حديث حسن **حدثنا** هناد نا وكيع عن الربيع بن صبيح عن يزيد بن ابان وهو الرقاشى عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت الاخرة همه جعل الله غناه فى قلبه وجمع له شمله واتته الدنيا وهى راغمة ومن كانت الدنيا همه جعل الله فقره بين عينيه وفرق عليه شمله ولم يأته من الدنيا الا ما قدر له **حدثنا** على بن خشرم نا عيسىٰ بن يونس عن عمران بن زائدة بن نشيط عن ابيه عن ابى خالد الوالبى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الله يقول يا ابن ادم تفرغ لعبادتى املأ صدرك غنى واسد فقرك وان لا تفعل ملأت يديك شغلا ولم اسد فقرك هذا حديث حسن غريب وابو خالد الوالبى اسمه هرمز **باب حدثنا** هناد اخبرنا ابو معاوية عن داؤد بن ابى هند عن عزرة عن حميد بن عبد الرحمن الحميرى عن سعد بن هشام عن عائشة قالت كان لنا قرام ستر فيه تماثيل على بابى فرأه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انزعيه فانه يذكرنى الدنيا قالت وكان لنا سمل قطيفة علمها حرير كنا نلبسها **قال** ابو عيسىٰ هذا حديث حسن **حدثنا** هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كانت وسادة رسول الله صلى الله عليه وسلم التى يضطجع عليها من ادم حشوها ليف هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيىٰ بن سعيد عن سفيان عن ابى اسحٰق عن ابى ميسرة عن عائشة انهم ذبحوا شاة فقال النبى صلى الله عليه وسلم ما بقى منها قالت ما بقى منها الا كتفها قال بقى كلها غير كتفها هذا حديث صحيح وابو ميسرة هو الهمدانى اسمه عمرو بن شرجيل **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمدانى نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ان كنا ال محمد

حسن صحیح غریب من هذا الوجه

پھر بعد آپ کے آرام سے آزمائش کئے گئے تو ہمنے صبر نہ کیا یعنی تکلیفون کے وقت تو ہم تکلیفین اُٹھاکر صبر کرتے رہے اور فراخی او نعمت کا ہمسے صبر نہ ہو سکا بلکہ تابر کیا یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے ربیع بن صبیح سے اُسنے یزید بن ابان سے اور وہ رقاشی ہے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو فکر آخرت کی ہی ہو تو اللہ تعالیٰ غنا اُسکے دل مین کر دیتا ہے اور اُسکے کامون کو جمع کر دیتا ہے اور اُسکے پاس دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے اور جسکو دنیا ہی کی فکر ہو تو اللہ تعالیٰ فقر اُسکے آگے کر دیتا ہے اور اُسکے کامونکو اُسپر متفرق کر دیتا ہے۔ اور اُسکو دنیا سے نہین حاصل ہوتا مگر جو کچھ اُسکے لئے مقرر ہو چکا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے عمران بن زائدہ بن نشیط سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی خالد والبی سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے میری عبادت کے واسطے فارغ ہو مین تیرے سینے کو غنا سے پُر کر دونگا اور تیرے فقر کو بند کر دونگا۔ اور اگر تو یون نہ کریگا تو تیرے دونون ہاتھونکو شغل سے پُر کر دونگا اور تیرے فقر کو بند نہ کرونگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے **باب حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے عزرہ سے اُسنے حمید بن عبد الرحمن حمیری سے اُسنے سعید بن ہشام سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا اُسنے ہمارے پاس ایک باریک سا پردہ دروازے پر لٹکا ہوا تھا اُسمین تصویرین تھین سو اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور فرمایا اسکو اُتار دے کیونکہ یہ مجھے دنیا یاد کراتا ہے۔ کہا حضرت عائشہ رضہ نے اور ہمارے پاس ایک پُرانی چادر تھی دامن اُسکا حریر کا تھا ہم اُسکو اوڑھا کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا اُسنے تکیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جسپر آپ لیٹتے تھے چمڑیکا تھا بیچ اُسکے کھجورونکے درخت کا پوست تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی میسرہ سے اُسنے عائشہ رضہ سے یہ کہ اُنھون نے یعنے ہم گھر والون نے ایک بکری ذبح کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کیا باقی رہ گیا ہے حضرت عائشہ رضہ نے کہا اُس سے باقی کچھ نہین رہا مگر کاندھے اُسکے فرمایا آپ نے سوا ئے کاندھون کے اور سب باقی رہا ہے یعنے جو اللہ تعالیٰ کی راہ مین دیا گیا وہی تو باقی رہا اور جو خود کھانے مین آیا تو وہ باقی نہین رہا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو میسرہ وہ ہمدانی ہے نام اُسکا عمرو بن شرجبیل ہے **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا اُسنے ہم لوگ یعنی آل محمد صلعم کی

فمكث شهرا ما نستوقد نارا ان هو الا الماء والتمر هذا حديث صحيح حدثنا هناد نا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندنا شطر من شعير فاكلنا منه ماشاء الله ثم قلت للجارية كيليه فكالته فلم يلبث ان فنى قالت فلو كنا تركناه لاكلنا منه اكثر من ذلك هذا حديث صحيح شطر يعني شيئا من شعير حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا روح بن اسلم ابو حاتم البصري نا حماد بن سلمة نا ثابت عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد اخفت فى الله وما يخاف احد ولقد اوذيت فى الله ولم يوذ احد ولقد اتت على ثلاثون من بين يوم وليلة ومالى ولبلال طعام ياكله ذو كبد الا شئ يواريه ابط بلال هذا حديث حسن صحيح ومعنى هذا الحديث حين خرج النبى صلى الله عليه وسلم هاربا من مكة ومعه بلال انما كان مع بلال من الطعام ما يحمل تحت ابطه حدثنا هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق حدثنى يزيد بن زياد عن محمد بن كعب القرظي قال حدثنى من سمع على بن ابى طالب يقول خرجت فى يوم شات من بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اخذت اهابا معطونا فجوبت وسطه فادخلته عنقى وشددت وسطى فحزمته بخوص النخل وانى لشديد الجوع ولو كان فى بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام لطعمت منه فخرجت التمس شيئا فمررت بيهودى فى مال له وهو يسقى ببكرة له فاطلعت عليه من ثلمة فى الحائط فقال مالك يا اعرابى هل لك فى دلو بتمرة فقلت نعم فافتح الباب حتى ادخل ففتح فدخلت فاعطانى دلوه فكلما نزعت دلوا اعطانى تمرة حتى اذا امتلأت كفى ارسلت دلوه

ایک ایک مہینہ ٹھہرے رہتے تھے کہ آگ روشن نہیں کرتے تھے نہیں تھا مگر پانی اور کھجورین ۔ یہ حدیث صحیح ہی حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اُس حالتمین کہ ہمارے پاس تھوڑے سے جَو تھے سو ہم اُن سے جسقدر کہ اللہ نے چاہا کھاتے رہے پھر مین نے لونڈی سے کہا اُن کو ناپ پس اُس نے اُنکو ناپ ڈالا کہا عائشہؓ نے پس تھوڑے ہی دن گذرے کہ کچھ نہ رہے یعنی ختم ہوگئے کہا عائشہؓ نے اگر ہم اُنکو چھوڑ دیتے یعنی اُنکو نہ ناپتے تو اس سے بھی زیادہ اُنکو کھاتے رہتے یہ حدیث صحیح ہے شطر سے یہ مراد ہے کہ تھوڑے سے جَو باقی رہے تھے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی مجھے روح بن اسلم یعنی ابو حاتم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہم سے ثابت نے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ مین خوف پہونچا ہی کہ اسقدر کسی کو نہین پہونچا اور مین اللہ تعالیٰ کی راہ مین ایذا دیا گیا ہون کہ اسقدر کسی کو ایذا نہین دی گئی اور مجھ پر تیس دن رات ایسے گذرے ہین کہ میرے اور بلال کے پاس اسقدر کھانا نہین تھا کہ اُسکو کوئی صاحب جگر کھائے مگر اسقدر کہ بلال کی بغل اُسکو چھپاتی تھی یہ حدیث حسن صحیح ہی ۔ اور معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ[2] سے ہجرت کر کے نکلے تھے اُس حالت مین کہ آپکے ساتھ بلال تھے تو اُسوقت بلال کے پاس اسقدر کھانا تھا کہ وہ اُسکو بغل کے نیچے اُٹھائے ہوئے تھے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھے یزید بن زیاد نے محمد بن کعب قرظی سے کہا حدیث کی مجھے اُس شخص نے کہ سُنا اُسنے علی ابن ابی طالبؓ سے کہ فرماتے مین ایک دن سردی کے دنون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلا اور ایک چمڑا جوف دار پکڑ لیا اور اُسکو درمیان سے پھاڑ ڈالا اور اُسکو اپنی گردن مین ڈال لیا اور اپنی کمر کو مضبوط کر لیا اور اُسکو کھجور کے پتونسے محکم کیا اور مجھے سخت بھوکھ لگی ہوئی تھی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین کچھ کھانا ہوتا تو وہان سے کھانا کھا لیتا سو مین کوئی چیز تلاش کرتا ہوا نکلا اور ایک یہودی کے پاس اُسکے مال مین گذرا ۔ اور وہ ایک گراری سے پانی پلا رہا تھا ۔ پس مین نے اُسپر ایک سوراخ سے جو دیوار مین تھے جھانکا سو کہا مالک نے اے اعرابی کیا تجھے کھجورون کے بدلے ڈول نکالنے کی خواہش ہے یعنی کھجورون کے بدلے ڈول کنوین سے کھینچے گا مین نے کہا کہ ہان سو تو دروازہ کھولدے تاکہ مین داخل ہو جاؤن پس اُسنے دروازہ کھولا اور مین داخل ہوا پھر اُسنے مجھے ڈول دیا سو جب مین ایک ڈول کھینچ لیتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہانتک کہ جب میرا ہاتھ پُر ہوگیا تو مین نے اُسکا ڈول چھوڑ دیا ۔

[1] یعنی ہمارا یہ حال تھا کہ ہمکو کھانے کے واسطے سوئے کھجورون اور پانی کے اور کوئی چیز نہ ملتی تھی مہینہ مہینہ تک آگ نہین جلاتے تھے پکانیکو ملے تو آگ جلائین نہ ملے تو کیون جلائین ۱۲

[2] یہ قصہ ہجرت کیوقت کا نہین بلکہ اس سے پہلے کا ہی کہ جب آنحضرت ابتداء اسلام مین مکہ سے ہجرت کرکے کلال کی طرف جو طائف مین رہتا تھا گئے تھے اور یہ شخص طائف کا سردار تھا آنحضرت کا یہ ارادہ تھا کہ اُس سے مدد لیکر احکام الٰہی اچھے طور سے پہونچاؤن اور کفار مکہ کی اذیت سے بچون مگر اس بیحیا نے لڑکون کو آنحضرت پر برانگیختہ کیا یہانتک کہ اُنھون نے آنحضرت کے ٹخنے مبارک زخمی کئے مگر اُسوقت آپکے ساتھ زید بن حارثہ تھا نہ کہ بلال ۱۲ کذا فی اللمعات

وقلت حسبی فاكلتها ثم جرعت من الماء فشربت ثم جئت المسجد فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه هذا حديث حسن غريب حدثنا ابو حفص عمرو بن على نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عباس الجريری قال سمعت ابا عثمان النهدی يحدث عن ابی هريرة انهم اصابهم جوع فاعطاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم تمرة تمرة هذا حديث حسن صحيح حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبدالله قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن ثلث مائة نحمل زادنا على رقابنا ففنی زادنا حتى كانت تكون للرجل مناكل يوم تمرة فقيل له يا ابا عبدالله واين كانت تقع التمرة من الرجل قال لقد وجدنا فقدها حين فقدناها فاتينا البحر فاذا نحن بحوت قد قذفه البحر فاكلنا منه ثمانية عشر يوما ما احببنا هذا حديث حسن صحيح حدثنا هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق ثنی يزيد بن زياد عن محمد بن كعب القرظی ثنی من سمع على بن ابی طالب يقول انا الجلوس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی المسجد اذ طلع علينا مصعب بن عمير ما عليه الا بردة له مرقوعة بفرو فلما راه رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى للذی كان فيه من النعمة والذی هو فيه اليوم ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف بكم اذا غدا احدكم فی حلة وراح فی حلة ووضعت بين يديه صحفة ورفعت اخرى وسترتم بيوتكم كما تستر الكعبة قالوا يا رسول الله نحن يومئذ خير منا اليوم نتفرغ للعبادة ونكفى المؤنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا انتم اليوم خير منكم يومئذ هذا حديث حسن غريب ويزيد بن زياد هذا هو مدينی قد روى عنه مالك بن انس وغير واحد من اهل العلم ويزيد بن زياد الدمشقی الذی روى عن الزهری روى عنه وكيع ومروان بن معاوية

میں نے کہا اب مجھے یہ کافی ہیں سو میں نے اُنکو کھا لیا پھر میں نے پانی پیالے سے لیا اور اُسکو پی لیا پھر میں مسجد میں آیا اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عباس جریری سے کہا سُنا میں نے ابا عثمان نہدی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی ہریرہ رضی سے یہ کہ اُنکو یعنے صحابہ کو بھوکھ پہونچی سو اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور دی۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے وہب بن کیسان سے اُسنے جابر بن عبد اللہ رضی سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ پر بھیجا اور ہم تین سو آدمی تھے ہم اپنی خوراک اپنی گردنوں پر اُٹھائے ہوئے تھے سو ہماری خوراک تمام ہو چکی یہانتک کہ ایک ایک مرد کے حصّے ہر روز ایک ایک کھجور آتی تھی پس اُس سے کہا گیا ای ابا عبد اللہ اور ایک کھجور مرد کے واسطے کیا کفایت کرتی تھی کہا اُسنے ہمنے اُسکے گم ہونیکو بھی معلوم کر لیا جب کہ وہ بھی ہمسے جاتی رہی یعنی جب ایک ایک کھجور بھی حصّہ میں آنے سے ہو چکی تو ہمنے اُسکے عدم حصول سے اُسکا فائدہ معلوم کر لیا کہ بیشک ایک کھجور کچھ فائدہ دیتی تھی پھر ہم دریا پر آئے دیکھا تو ایک مچھلی ہے کہ اُسکو دریا نے کنارے پر ڈالا ہے سو ہمنے اُس سے اٹھارہ روز کھایا جب تک کہ ہمنے پسند کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھے یزید بن زیاد نے محمد بن کعب قرظی سے کہا حدیث کی مجھے اُسنے کہ سُنا اُسنے علی بن ابیطالب رضی سے کہ فرماتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ مصعب بن عمیر آیا اُسپر سوائے ایک چادر کے کہ اُسکو ٹکڑا پوستین کا لگا ہوا تھا اور کچھ نہ تھا پس جب اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آنحضرت اُسکی آسائش کی حالت اور اس حالت کو کہ جسمیں وہ آج کے دن ہے یاد کر کے رو پڑے[ع] پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسطرح حال ہے تمھارا اس حالت میں کہ جب کوئی علی الصباح ایک لباس پہنے اور دوسرے وقت اور لباس اور اُسکے آگے ایک برتن رکھا جائے اور دوسرا اُٹھایا جائے یعنے کھانے اسقدر ایک وقت میں آتے ہوں کہ ایک اُٹھایا جائے اور دوسرا رکھنے کو موجود ہو اور تم اپنے گھروں کو ڈھانپو جیسا کہ کعبہ ڈھانپا جاتا ہے۔ کہا اُنھوں نے یا رسول اللہ ہم اُن دنوں میں آج کے دن سے بہتر ہونگے کہ عبادت کیواسطے فارغ ہونگے اور تکلیف سے بچے ہوئے ہونگے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم آج کے دن بہتر ہو اُس دن سے یہ حدیث غریب ہے اور یہ یزید بن زیاد مدنی ہے اس سے مالک بن انس اور کئی ایک نے اہل علم سے روایت کی ہے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جسنے زہری سے روایت کی ہے اس سے وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے

ع حضرت مصعب رضی کا باپ نہایت ہی ذی ثروت اور دولتمند تھا اپنے لڑکے مصعب رضی کو ہر قسم کی نعمت اور لباس فاخرہ سے آراستہ رکھتا تھا لیکن وہ کافر تھا جب حضرت مصعب رضی مشرف باسلام ہوئے تو اُسنے سب آرائش کے سامان روک دئے اسلئے حضرت مصعب رضی کی پہلی حالت بدلگئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی پہلی حالت کو یاد کر کے رو پڑے ۱۲ ابو سعید عفا اللہ عنہ

ویزید بن ابی زیاد کوفی روی عنه سفیان وشعبة وابن عیینة وغیر واحد من الائمة حدثنا هناد نا یونس بن بکیر ثنی عمر بن ذر نا مجاهد عن ابی هریرة قال کان اهل الصفة اضیاف اهل الاسلام لا یأوون علی اهل ولا مال والله الذی لا اله الا هو ان کنت لاعتمد بکبدی علی الارض من الجوع واشد الحجر علی بطنی من الجوع ولقد قعدت یوما علی طریقهم الذی یخرجون فیه فمر بی ابو بکر فسألته عن آیة من کتاب الله ما سألته الا لیستتبعنی فمر ولم یفعل ثم مر عمر فسألته عن آیة من کتاب الله ما سألته الا ان یستتبعنی فمر ولم یفعل ثم مر ابو القاسم صلی الله علیه وسلم فتبسم حین رأنی وقال ابو هریرة قلت لبیک یا رسول الله قال الحق ومضی فاتبعته ودخل منزله فاستأذنت فاذن لی فوجد قدحا من اللبن قال من این هذا اللبن لکم قیل اهداه لنا فلان فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اباهریرة قلت لبیک قال الحق الی اهل الصفة فادعهم وهم اضیاف اهل الاسلام لا یأوون علی اهل ولا مال اذا اتته الصدقة بعث بها الیهم ولم یتناول منها شیئا واذا اتته هدیة ارسل الیهم فاصاب منها واشرکهم فیها فساء نی ذلك وقلت ما هذا القدح بین اهل الصفة وانا رسوله الیهم فسیأمرنی ان ادیره علیهم فما عسی ان یصیبنی منه وقد کنت ارجو ان اصیب منه ما یغنینی ولم یك بد من طاعة الله وطاعة رسوله فاتیتهم فدعوتهم فلما دخلوا علیه فاخذوا مجالسهم قال اباهریرة خذ القدح فاعطهم فاخذت القدح فجعلت اناوله الرجل فیشرب حتی یروی ثم یرده فاناوله الاخر حتی انتهیت به الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد روی القوم کلهم

اور یزید بن ابی زیاد کوفی سے سفیان اور شعبہ اور ابن عیینہ نے اور کئی ایک نے اماموں سے روایت کی ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی مجھے عمر بن ذر نے کہا حدیث کی مجھے مجاہد نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے صفہ والے لوگ اہل اسلام کے مہمان تھے اور وہ لوگ اہل اور مال پر جگہ نہ پکڑتے تھے یعنے اُن کے پاس اہل اور مال نہ تھا قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین مین اپنے جگر کے ساتھ زمین پر بھوکھ کے مارے تکیہ لگاتا تھا اور بھوکھ کے مارے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا اور مین ایک روز اُس راستہ پر بیٹھ رہا جہان سے لوگ نکلتے تھے پس میرے پاس حضرت ابو بکر صدیقؓ گذرے سو اُنسے مین نے ایک آیت اللہ تعالےٰ کی کتاب سے پوچھی مین نے اس لئے سوال کیا تھا کہ مجھے آپ[1] اپنے پیچھے لگالے سو وہ گذر گئے اور اُنھون نے یہ کام نہ کیا یعنی اپنے ساتھ نہ لیگئے پھر حضرت عمر گذرے اور اُنسے بھی ایک آیت اللہ تعالیٰ کی کتاب سے پوچھی مین نے صرف اسلئے پوچھی تھی تاکہ مجھے اپنے پیچھے لگالین سو وہ بھی گذر گئے اور یہ کام نہ کیا پھر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور مجھے دیکھتے ہی مسکرائے اور فرمایا ابو ہریرہ ہی کہا مین نے حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا آ اپنے میرے ساتھ آ اور آپ چلے پس مین آپکے پیچھے چلا اور آپ اپنے گھر مین داخل ہوئے پھر مین نے بھی اذن طلب کیا اور آپ نے مجھے اذن دیا اور آپ نے ایک پیالہ دودھ کا پایا فرمایا آپ نے گھر والون سے یہ دودھ تمھارے لیئے کہان سے آیا ہی کہا گیا کہ فلان شخص نے ہماری طرف ہدیہ بھیجا ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اباہریرہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا آپ نے صفہ والے لوگون کی طرف جا اور اُن کو بلالا اور وہ لوگ اہل اسلام کے مہمان تھے اہل اور مال پر جگہ نہ پکڑتے تھے۔ جب آپکے پاس صدقہ آتا تو وہ صدقہ آپ اُنکی طرف بھیجتے اور آپ اُس سے کچھ بھی نہ لیتے اور جب آپ کے پاس کچھ ہدیہ آتا تو اُنکی طرف بھی بھیجتے اور اپنے لئے بھی اُس سے رکھتے اور اُنکو اُسمین شریک کرتے پس یہ بات مجھے بُری لگی یعنی آپ کا یہ فرمانا کہ اُن کو بُلالا اور مین نے کہا یہ ایک پیالہ صفہ والے لوگو نین کیا چیز ہی اور مجھے آپنے اُنکی طرف بلانے کو بھیجا ہی اور مجھے ہی حکم دینگے کہ اُنپر اُسکا دوران چلاؤن یعنی مجھے ہی حکم دینگے کہ پہلے اُنکو پلاؤ پھر اُمید تو نہین کہ مجھے اس سے کچھ پہونچے اور مین اُمید کرتا تھا کہ مجھے اسقدر ملتا کہ میری بھوکھ کو بند کرے۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت سے بھی چارہ نہین تھا پس مین اُن کے پاس آیا اور اُنکو بلالایا۔ سو جب وہ آپ کے پاس آئے اور ہر ایک آدمی نے اپنی جگہ بیٹھنے کی پکڑ لی تو فرمایا آپ نے اے اباہریرہ پیالہ کو پکڑلے اور اُنکو دے پس مین نے پیالہ پکڑلیا اور ایک ایک مرد کو دینے لگا پس وہ پی لیتا یہانتک کہ سیراب ہو جاتا پھر وہ واپس کرتا اور مین دوسرے کو دیتا تھا یہانتک کہ مین اُسکے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور تمام قوم سیراب ہو چکی۔

[1] یعنی وہ تو حقیقت مین مجھے آتی تھی مگر اُنسے اسلئے دریافت کی تھی کہ وہ میرا حال دیکھ کر مجھے اپنے پیچھے لگا کر گھر کو لیجاوین اور کھانا کھلاوین ۱۲

فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدح فوضعہ علی یدہ ثم رفع راسہ فتبسم وقال اباھریرۃ اشرب فشربت ثم قال اشرب فلم ازل اشرب ویقول اشرب ثم قلت والذی بعثک بالحق ما اجد لہ مسلکا فاخذ القدح فحمد اللہ وسمی وشرب ھٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن حمید الرازی نا عبد العزیز بن عبد اللہ القرشی ثنی یحیی البکاء عن ابن عمر قال تجشا رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کف عنا جشاءک فان اکثرھم شبعا فی الدنیا اطولھم جوعا یوم القیٰمۃ ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ وفی الباب عن ابی جحیفۃ حدثنا قتیبۃ نا ابوعوانۃ عن قتادۃ عن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ عن ابیہ قال یا بنی لو رأیتنا ونحن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصابتنا السماء لحسبت ان ریحنا ریح الضان ھٰذا حدیث حسن صحیح ومعنی ھٰذا الحدیث انہ کان ثیابھم الصوف فکان اذا اصابھم المطر یجیئ من ثیابھم ریح الضان حدثنا عباس الدوری نا عبد اللہ بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب عن ابی مرحوم عبد الرحیم بن میمون عن سھل بن معاذ بن انس الجھنی عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک اللباس تواضعا للہ وھو یقدر علیہ دعاہ اللہ یوم القیٰمۃ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ من ای حلل الایمان شاء یلبسھا حدثنا محمد بن حمید الرازی نا زافر بن سلیمان عن اسرائیل عن شبیب بن بشیر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النفقۃ کلھا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ ھٰذا حدیث غریب ھٰکذا قال محمد بن حمید شبیب بن بشیر وانما ھو شبیب بن بشر حدثنا علی بن حجر نا شریک عن ابی اسحٰق عن حارثۃ بن مضرب قال اتینا خبابا نعودہ وقد اکتوی سبع کیات فقال لقد تطاول مرضی

سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ لیا اور اپنے دست مبارک پر رکھا پھر آپ نے سر مبارک کو اُٹھایا اور مسکرائے اور فرمایا اے اباہریرہ پی سو مین نے پی لیا پھر فرمایا اور پی سو مین بہت دیر تک پیتا رہا اور آپ فرماتے پی پھر مین نے کہا قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے اب مین اسکے لئے کچھ جگہ نہین پاتا پس آپ نے وہ پیالہ لے لیا اور اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھی اور پی لیا۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن عبد اللہ قرشی نے کہا حدیث کی مجھے یحیی بکا، نے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ڈکار لی تو آپ نے فرمایا آپنے اپنی ڈکار کو ہمارے پاس سے دور رکھ اسلئے کہ بہت سیر ہونے والے دنیا مین قیامت کے دن زیادہ بھوکھ والے ہونگے۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے اور اُس باب مین روایت ہے ابی جحیفہ سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوعوانہ نے قتادہ سے اُسنے ابی بردہ بن موسیٰ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے اے میرے بیٹے اگر تو ہمکو اس حالت مین دیکھتا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم پر مینھ برستا تو البتہ تو گمان کرتا کہ ہماری بو بھیڑون کی سی بو ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ کپڑے اُنکے صوف کے تھے سو جب اُن پر مینھ برستا تھا تو اُنکے کپڑون سے بھیڑون کی سی بو آتی تھی۔ حدیث کی ہمسے عباس دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے ابی مرحوم یعنی عبد الرحیم بن میمون سے اُسنے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تواضع کے واسطے لباس زینت کا ترک کرے حالانکہ وہ اُسپر قادر ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن خلقت کے سرون پر بلائیگا یہانتک کہ اُسکو اختیار دیگا کہ اہل ایمان کے لباس سے جس قسم کا لباس چاہے پہنے حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے زافر بن سلیمان نے اسرائیل سے اُسنے شبیب بن بشیر سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ مین ہے سوائے عمارت کے اس مین بھلائی نہین ہے[1]۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ایسا ہی کہا ہے محمد بن حمید نے کہ شبیب بن بشیر ہے اور حالانکہ وہ شبیب بن بشر ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُسنے حارثہ بن مضرب سے کہا اُس نے ہم خباب کے پاس اسکی عیادت کے واسطے آئے اور اُسنے سات داغ لگوائے تھے سو کہا اُس نے میری بیماری بڑی ہو گئی ہے

[1] اس عمارت مین بھلائی نہین کہ جسکی حاجت نہ ہو اور نہ اُسمین غرض دینی ہو ۱۲

ولولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتمنوا الموت لتمنیتہ وقال یوجر الرجل فی نفقتہ الا التراب او قال فی التراب ھٰذا حدیث صحیح حدثنا الجارود نا الفضل بن موسیٰ عن سفیان الثوری عن ابی حمزة عن ابراھیم قال کل بناء وبال علیک قلت ارایت مالابد منہ قال لا اجر ولا وزر حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد الزبیری نا خالد بن طھمان ابو العلاء ثنی حصین قال جاء سائل فسأل ابن عباس فقال ابن عباس للسائل اتشھد ان لا الٰہ الا اللہ قال نعم قال اتشھد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال وتصوم رمضان قال نعم قال سألت وللسائل حق انہ لحق علینا ان نصلک فاعطاہ ثوبا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ اللہ مادام منہ علیہ خرقة ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوھاب الثقفی ومحمد بن جعفر وابن ابی عدی ویحییٰ بن سعید عن عوف بن ابی جمیلة عن زرارة بن اوفی عن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی المدینة انجفل الناس الیہ وقیل قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت فی الناس لانظر الیہ فلما استبنت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفت ان وجھہ لیس بوجہ کذاب وکان اول شئ تکلم بہ ان قال یاایھا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا والناس نیام تدخل الجنة بسلام ھٰذا حدیث صحیح حدثنا الحسین بن الحسن المروزی بمکة نا ابن ابی عدی نا حمید عن انس قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینة اتاہ المھاجرون فقالوا یارسول اللہ مارأینا قوما ابذل من کثیر ولا احسن مواساة من قلیل من قوم نزلنا بین اظھرھم لقد کفونا المؤنة واشرکونا فی المھناء حتی لقد خفنا ان یذھبوا بالاجر کلہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ور اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قول نہ سُنا ہوتا کہ موت کی آرزو نہ کرو تو اُس کی آرزو کرتا اور فرمایا آپ نے مرد اپنے تمام خرچ مین اجر دیا جاتا ہی سوائے مٹی کے یا فرمایا آپ نے مٹی مین معنی واحد - یہ حدیث صحیح ہے - حدیث کی ہمسے جارود نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے سفیان ثوری سے اُسنے ابی حمزہ سے اُسنے ابراہیم سے کہا اُسنے تمام عمارت تجھ پر وبال ہی مین نے کہا خبر دے اُس عمارت کی کہ جسکی حاجت ہی کہا اُسنے نہ اسمین ثواب ہے اور نہ گناہ حدیث کی ہمسے محمود نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن طہمان یعنی ابو العلا نے کہا حدیث کی مجھے حصین نے کہا اُسنے ایک سوالی آیا اور اُسنے ابن عباسؓ سے سوال کیا پس ابن عباسؓ نے سائل سے کہا کیا تو شہادت دیتا ہی اُسکی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین کہا اُسنے ہان کہا ابن عباسؓ نے کیا تو شہادت دیتا ہی کہ محمد اللہ کا رسول ہے کہا اُسنے ہان کہا ابن عباسؓ نے تو روزے رمضان کے رکھتا ہے کہا اُسنے ہان کہا ابن عباس نے تو نے سوال کیا ہے اور سائل کے واسطے حق ہی ہمپر واجب ہی کہ ہم تیرے ساتھ مواصلت کرین پس اُنھون نے اُسکو کپڑا دیا پھر کہا سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کپڑے پہنائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت مین ہوتا ہی جبتک اُس پر اس کپڑے سے ایک ٹکڑا ابھی رہے گا - یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی اور محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی اور یحییٰ بن سعید نے اُنھون نے روایت کی عوف بن ابی جمیلہ سے اُس نے زرارہ بن اوفی سے اُسنے عبد اللہ بن سلامؓ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو لوگ آپکی طرف دوڑ کر آئے اور شہر مین مشہور ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے ہین سو مین بھی لوگون مین آپکے دیکھنے کے واسطے آیا پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ظاہر ہوا تو مین نے پہچان لیا کہ آپکا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہین ہی اور پہلی بات جو آپ نے فرمائی تھی وہ یہ فرمائی تھی کہ اے لوگو افشا کرو سلام کو اور کھانا کھلاؤ اور نماز پڑھو اُس حالت مین کہ لوگ سوتے ہوئے ہون داخل ہو گے تم جنت مین ساتھ سلامتی کے - یہ حدیث صحیح ہی حدیث کی ہمسے حسین بن حسن مروزی نے مکہ مین کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے کہا حدیث کی ہم سے حمید نے انس سے کہا اُسنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو آپکے پاس مہاجرین آئے اور کہا اُنھون نے یارسول اللہ ہمنے کوئی قوم نہ دیکھی بہت سے زیادہ خرچ کرنے والی اور تھوڑے مال سے زیادہ معاونت کرنے والی اُس قوم سے کہ جنکے درمیان ہم اُترے ہوئے ہین ہمکو تکلیف سے بچاتے ہین اور معاش مین شریک کرتے ہین حتیٰ کہ ہمکو خوف ہوا ہی کہ تمام ثواب بھی نہ لیجائین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لاما دعوتم الله لهم واثنيتم عليهم هٰذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** اسحٰق بن موسى الانصارى نا محمد بن معن المدينى الغفارى ثنى ابى عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الطاعم الشاكر بمنزلة الصائم الصابر هٰذا حديث حسن غريب **حدثنا** هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن موسىٰ بن عقبة عن عبد الله بن عمرو الاودى عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بمن يحرم على النار وبمن تحرم عليه النار على كل قريب هين سهل هٰذا حديث غريب **حدثنا** هناد نا وكيع عن شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود بن يزيد قال قلت يا عائشة اى شئ كان النبى صلى الله عليه وسلم يصنع اذا دخل بيته قالت كان يكون فى مهنة اهله فاذا حضرت الصلوٰة قام فصلى هٰذا حديث صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك عن عمران بن زيد التغلبى عن زيد العمى عن انس بن مالك قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا استقبله الرجل فصافحه لا ينزع يده من يده حتى يكون الرجل ينزع ولا يصرف وجهه عن وجهه حتى يكون الرجل هو يصرفه ولم ير مقدما ركبتيه بين يدى جليس له هٰذا حديث غريب **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خرج رجل ممن كان قبلكم فى حلة له يختال فيها فامر الله الارض فاخذته فهو يتجلجل او قال يتلجلج فيها الى يوم القيمة **قال** ابو عيسىٰ هٰذا حديث صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله عن محمد بن عجلان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبى صلى الله عليه وسلم قال يحشر المتكبرون يوم القيمة امثال الذر فى صور الرجال يغشاهم الذل من كل مكان

یہ بات نہین ہوگی جبتک کہ تم اللہ تعالےٰ سے اُنکے لئے دعا مانگتے رہوگے اور اُنکی صفت کرتے رہوگے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن معن مدنی غفاری نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کھانا کھا کر شکر کرنے والا بمنزلۂ صائم صابر کے ہے[1] یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے موسیٰ بن عقبہ سے اُس نے عبد اللہ بن عمرو اودی سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تم کو خبر نہ دون اُس شخص کی جو آگ پر حرام ہے اور جسپر آگ حرام ہے۔ ہر قریب تسکین والے آرام والے پر یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے حکم سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود بن یزید سے کہا اُسنے مین نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا اے عائشہ کیا کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے جبکہ اپنے گھر مین داخل ہوتے تھے کہا اُنھون نے اپنی عیال کی محنت مین ہوتے تھے پس جب نماز حاضر ہوتی تو کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے عمران بن زید تغلبی سے اُسنے زید عمی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی مرد آتا اور آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ اُس سے اپنا دست مبارک نہ کھینچتے جب تک کہ وہ اپنے ہاتھ کو نہ کھینچتا اور نہ پھیرتے منھ اپنے کو اُسکے مُنھ سے یہانتک کہ وہ خود مرد ہی اپنے منھ کو پھیرتا اور آپ اپنے ہمنشین کے آگے گھٹنے مقدّم کئے ہوئے نہ دیکھے گئے۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عطار بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبید اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرد تم سے پہلے کا ایک لباس مین فخر کرتا ہوا نکلا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا پس اُسنے اُسکو پکڑ لیا۔ پس وہ حرکت کرتا ہے یا فرمایا آپ نے (شک راوی) وہ زمین مین قیامت تک نیچے چلا جاوے گا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے محمد بن عجلان سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن متکبر لوگ کیڑون کی طرح آدمیون کی صورت مین اُٹھائے جاوینگے اُنکو ذلت ہر طرف سے ڈھانپ لیگی۔

---

[1] یعنی جو کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے وہ ایسا ہے جیسا کہ آدمی روزہ دار صبر کرنے والا ۱۲ ع ۔ بعض علمار نے فرمایا کہ وہ روزہ دار ہے اور بعض نے کہا کہ اسکے علاوہ دوسرا ہے ۱۲ مصحح

یساقون الی سجن فی جهنم یسمی بولس تعلوهم نار الانیار یسقون من عصارة اهل النار طینة الخبال هٰذا حدیث حسن حدثنا عبد بن حمید وعباس بن محمد الدوری قالا نا عبدالله بن یزید نا سعید بن ابی ایوب ثنی ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون عن سهل بن معاذ بن انس عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من کظم غیظا وهو یقدر علی ان ینفذه دعاه الله علی رؤس الخلائق حتی یخیره فی ای الحور شاء هٰذا حدیث حسن غریب حدثنا سلمة بن شبیب نا عبدالله بن ابراهیم الغفاری المدینی ثنی ابی عن ابی بکر بن المنکدر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث من کن فیه نشر الله علیه کنفه وادخله الجنة رفق بالضعیف والشفقة علی الوالدین والاحسان الی المملوک هٰذا حدیث غریب حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن لیث عن شهر بن حوشب عن عبدالرحمٰن بن غنم عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله عزوجل یا عبادی کلکم ضال الا من هدیت فسلونی الهدی اهدکم وکلکم فقیر الا من اغنیت فسلونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرة علی المغفرة فاستغفر لی غفرت له ولا ابالی ولو ان اولکم واٰخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذٰلک فی ملکی جناح بعوضة ولو ان اولکم واٰخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذٰلک من ملکی جناح بعوضة ولو ان اولکم واٰخرکم وجنکم وانسکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسال کل انسان منکم ما بلغت امنیته فاعطیت کل سائل منکم ما سأل ما نقص ذٰلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیه ابرة

وہ دوزخ کی طرف کہ جسکا نام بولس ہے چلائے جاوینگے اُنپر شعلہ کی آگ بلند ہوگی۔ وہ دوزخیون کا نچوڑ یعنے لہو پیپ وغیرہ پلائے جاوینگے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید اور عباس بن محمد دوری نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبداللہ بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے کہا حدیث کی مجھے ابو مرحوم یعنی عبدالرحیم بن میمون نے سہل بن معاذ بن انس سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص غصہ کو روک رکھے اُس حالت مین کہ وہ اُسکے جاری کرنے پر قادر ہے اللہ تعالےٰ اُسکو تمام خلقت کے سر پر بلاویگا یہانتک کہ اُسکو اختیار دیگا جس حور پر کہ اُسکی مرضی ہو یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ابراہیم غفاری مدینی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے ابی بکر بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین جس شخص مین ہون اللہ تعالےٰ اُسپر اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور اُسکو جنت مین داخل کرتا ہے ضعیف کے ساتھ نرمی کرنی اور والدین پر شفقت کرنی اور غلامون کے ساتھ احسان کرنا۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے لیث سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے عبدالرحمٰن بن غنم سے اُسنے ابی ذر رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ اور غالب اے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جسکو مین ہدایت کرون سو مجھ سے تم ہدایت کا سوال کرو مین تمکو ہدایت کرونگا اور تم سب کے سب فقیر ہو مگر جسکو مین غنی کردون سو مجھ سے تم سوال کرو مین تم کو رزق دونگا۔ اور تم سب کے سب گنہگار ہو مگر جسکو مین معاف کردون سو جو کوئی تم مین سے یہ بات جانتا ہے کہ مین بخشش مانگنے پر قادر ہون تو وہ مجھ سے بخشش مانگے مین اُسکے لئے بخشش کرونگا اور مین کچھ پرواہ نہین کرتا۔ اور اگر تمھارے پہلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر اور خشک میرے بندون مین سے کسی بندے متقی کے دل پر جمع ہون یعنی اگر تمام جہان پرہیزگار ہو جائے تو یہ بات میری بادشاہی مین مچھر کے پر کے برابر بھی زیادتی نہین کرتی۔ اور اگر تمھارے پہلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر اور خشک میرے بندون مین کسی بندے بدبخت کے دل پر جمع ہو جائین یعنی اگر تمام جہان بدبخت ہو جاوے تو یہ بات میری بادشاہی مین مچھر کے پر کے برابر نقصان نہین کرتی اور اگر تمھارے پہلے اور پچھلے جن اور انسان اور زندے اور مردے اور تر اور خشک ایک زمین مین جمع ہون اور ہر ایک انسان تم مین سے اپنی آرزو کے موافق مانگے اور مین ہر ایک سائل کو جو کچھ اُسنے مانگا ہو دون تو یہ بات میری بادشاہی سے کچھ نقصان نہین کرتی مگر جیساکہ کوئی تم مین سے دریا مین گذرا اور اُسنے اُس دریا مین سوئی کو ڈبویا

ثم ادفعها اليه ذلك باني جواد واجد ماجد افعل ما اريد عطائي كلام وعذابي كلام انما امري لشئ اذا اردت ان اقول له كن فيكون هذا حديث حسن وروى بعضهم هذا الحديث عن شهر بن حوشب عن معدي كرب عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشي نا ابي نا الاعمش عن عبد الله بن عبد الله عن سعد مولى طلحة عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يحدث حديثا لو لم اسمعه الا مرة او مرتين حتى عد سبع مرات ولكني سمعته اكثر من ذلك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كان الكفل من بني اسرائيل لا يتورع من ذنب عمله فاتته امرأة فاعطاها ستين دينارا على ان يطاها فلما قعد منها مقعد الرجل من امرأته ارعدت وبكت فقال ما يبكيك اكرهتك قالت لا ولكنه عمل ما عملته قط وما حملني عليه الا الحاجة فقال تفعلين انت هذا وما فعلته اذهبي فهي لك وقال لا والله لا اعصي الله بعدها ابدا فمات من ليلته فاصبح مكتوب على بابه ان الله قد غفر الكفل هذا حديث حسن وقد رواه شيبان وغير واحد عن الاعمش ورفعوه ورواه بعضهم عن الاعمش ولم يرفعه وروى ابو بكر بن عياش هذا الحديث عن الاعمش فاخطأ فيه وقال عن عبد الله بن عبد الله عن سعيد بن جبير عن ابن عمر وهو غير محفوظ وعبد الله بن عبد الله الرازي هو كوفي وكانت جدته سرية لعلي بن ابي طالب وقد روى عن عبد الله بن عبد الله الرازي عبيدة الضبي والحجاج بن ارطاة وغير واحد حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن الحارث بن سويد ثنا عبد الله بحديثين احدهما عن نفسه

پھر اُسکو اپنی طرف اُٹھا لیا یہ اسواسطے ہے کہ مین سخی ہون بانٹنے والا یعنی جو چیز مین چاہتا ہون حاصل کر لیتا ہون مجھ سے کوئی چیز فوت نہین ہوتی عزت والا۔ مین کرتا ہون جو ارادہ کرتا ہون۔ میری بخشش کلام ہے اور میرا عذاب کلام کیونکہ میرا حکم کسی چیز کے واسطے جب مین ارادہ کرتا ہون یہ ہے کہ مین اُس کو کہتا ہون کُن یعنی ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو شہر بن حوشب سے اُسنے معدی کرب سے اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے سعد سے جو طلحہ کا غلام ہے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ حدیث بیان کرتے تھے اگر مین نے ایک بار یا دو بار حتی کہ سات بار تک بھی سُنی ہوتی تو مین بیان نہ کرتا لیکن مین نے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے۔ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ایک شخص کفل نامی بنی اسرائیل مین سے کسی گناہ کے کرنے سے پرہیز نہ کرتا تھا سو اُسکے پاس ایک عورت آئی اور اُسنے اُسکو ساٹھ دینار زنا کرنے کی شرط پر دیے پس جب وہ مرد اُسکے پاس اسجگہ بیٹھا کہ جہان مرد اپنی عورت کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ عورت کانپ گئی اور رو پڑی پس کہا اُس مرد نے کس چیز نے تجھے رولایا ہے کیا مین نے تجھ پر جبر کیا ہے کہا اُس عورت نے کہ نہین لیکن یہ ایسا کام ہے کہ مین نے اُسکو آج تک کبھی نہین کیا اور مجھے اس کام پر نہین برانگیختہ کیا مگر حاجت نے یعنی مین اب ایک حاجت ضروری کے مارے اس کام کو کرنے لگی ہون پس کہا اُس مرد نے تو یہ کام حاجت کے لئے کرتی ہے اور تو نے آگے نہین کیا سو یہ دینار تیرے لئے ہین اور کہا اُس مرد نے قسم ہے اللہ کی مین بعد اُسکے کبھی اللہ کی نافرمانی نہین کرونگا پس وہ مرد اُسی رات کو مر گیا تو صبح کو اُسکے دروازے پر یہ بات لکھی گئی کہ اللہ تعالےٰ نے کفل کو بخشدیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو شیبان اور کئی ایک نے اعمش سے اور اُنھون نے اُسکو مرفوع کیا ہے اور بعض نے اُسکو اعمش سے روایت کیا ہے اور اُسکو مرفوع نہین کیا۔ اور روایت کیا ہے ابو بکر بن عیاش نے اس حدیث کو اعمش سے پس اُسنے اسمین خطا کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت ہے عبد اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے اور یہ محفوظ نہین۔ اور عبد اللہ بن عبد اللہ رازی وہ کوفی ہے اور اُسکی دادی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی لونڈی تھی اور روایت کی ہے عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے عبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاۃ اور کئی ایک نے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے اُسنے حارث بن سوید سے کہا اُسنے ہمسے عبد اللہ نے دو حدیثین بیان کی ہین ایک تو اپنی طرف سے

لہ یعنی اگر کوئی سوئی کو دریا مین ڈبو کر نکال لے تو کیا اس سوئی نے اس دریا سے کچھ پانی کم کر دیا ہے یعنی کچھ بھی کم نہین کیا اسی طرح سے پروردگار کی بخشش کرنے سے اُسکی بادشاہی سے کوئی چیز کم نہین ہوتی ۱۲

والاخر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال عبدالله ان المؤمن یری ذنوبه کانه فی اصل جبل یخاف ان یقع علیه وان الفاجر
یری ذنوبه کذباب وقع علی انفه قال به هکذا فطار قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الله افرح بتوبة احدکم من رجل بارض
فلاة دویة مهلکة معه راحلته علیها زاده وطعامه وشرابه ومایصلحه فاضلها فخرج فی طلبها حتی اذا ادرکه الموت قال ارجع
الی مکانی الذی اضللتها فیه فاموت فیه فرجع الی مکانه فغلبته عینه فاستیقظ فاذا راحلته عند راسه علیها طعامه وشرابه
ومایصلحه **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح وفیه عن ابی هریرة والنعمان بن بشیر وانس بن مالک عن النبی
صلی الله علیه وسلم **حدثنا** احمد بن منیع نا زید بن حباب نا علی بن مسعدة الباهلی نا قتادة عن انس عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال کل ابن ادم خطاء وخیر الخطائین التوابون هذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث علی بن مسعدة عن
قتادة **باب حدثنا** سوید نا عبدالله بن المبارک عن معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلیکرم ضیفه ومن کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلیقل خیرا
او لیصمت هذا حدیث صحیح وفی الباب عن عائشة وانس وابی شریح الکعبی وهو العدوی واسمه خویلد بن عمرو
حدثنا قتیبة نا ابن لهیعة عن یزید بن عمرو عن ابی عبدالرحمن الحبلی عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من صمت نجا هذا حدیث لانعرفه الا من حدیث ابن لهیعة **باب حدثنا** ابراهیم بن سعید
الجوهری نا ابو اسامة ثنی برید بن عبدالله عن ابی بردة عن ابی موسی

اور دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا عبداللہ نے بیشک مومن اپنے گناہوں کو اس طرح سے دیکھتا ہے کہ گویا پہاڑ کی جڑ میں
ہیں اپنے اوپر گرنے کا خوف کرتا ہے اور فاجر اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح دیکھتا ہے کہ اسکی ناک پر گرے تو اسنے اسطرح سے اشارت کی اور وہ
اڑ گئی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی تمہاری توبہ کے ساتھ اس مرد سے بھی زیادہ تر فرحناک ہوتا ہے جو چٹیل میدان ہلاکی
کے مکان میں ہے اسکے ساتھ اسکی سواری ہے کہ جس پر اسکا کھانا اور پانی تھا اور جو چیز اسکے لائق تھی سو اسنے اسکو گم پایا اور وہ اسکی تلاش میں
نکلا یہاں تک کہ جب اسکو موت نے پالیا تو دل میں کہنے لگا میں پلٹ چلتا ہوں اس مکان کی طرف جہاں سے میں نے اسکو گم کیا ہے سو اسی
میں میں مرتا ہوں پس وہ اپنے مکان کی طرف پلٹ آیا پھر اس کو نیند نے غلبہ کیا پھر جاگا تو دیکھا کہ اس کی سواری اس کے سر کے پاس
کھڑی ہے۔ اسپر اس کا کھانا اور پینا پڑا ہے۔ اور جو چیز جو اس کے لائق ہے۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسمیں روایت
ہے ابی ہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے انھوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع
نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسعدہ باہلی نے کہا حدیث کی ہم سے قتادہ نے انس سے اس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہر ایک بنی آدم گنہگار ہے اور نیک گنہگاروں کے توبہ کرنیوالے ہیں یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اس کو مگر طریق علی بن مسعدہ سے وہ راوی ہے قتادہ سے **باب حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ
بن مبارک نے معمر سے اس نے زہری سے اس نے ابی سلمہ سے اس نے ابی ہریرہؓ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے جو کوئی ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ اپنے مہمان[1] کا اکرام کرے اور جو کوئی ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ
کے اور دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ نیک بات کرے یا چپ رہے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور انسؓ اور
ابی شریح کعبی سے اور یہ عدوی ہے۔ اور نام اس کا خویلد بن عمرو ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے یزید
بن عمرو سے اس نے ابی عبدالرحمن حبلی سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے چپ
کی اس نے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق ابن لہیعہ سے **باب حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث
کی ہمسے ابو اسامہ نے کہا حدیث کی مجھے یزید بن عبداللہ نے ابی بردہ سے اسنے ابی موسی سے

[1] مہمان کا اکرام یہ ہے کہ اسکو مکان میں اتارے اگر ہو سکے تو عمدہ کھانا کھلائے اسکا حال اچھی طرح سے پوچھے۔ مہمان نوازی کا تین دن حق ہے اگر آگے کرے گا
تو ثواب پائیگا۔ اس حدیث کا آخر فقرہ اسپر دال ہے کہ واہی تواہی قصے کہانیاں جنمیں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا انکا کہنا اور سننا منع ہے ۱۲

قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای المسلمین افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ ھٰذا حدیث صحیح غریب من حدیث ابی موسیٰ حدثنا احمد بن منیع نا محمد بن الحسن بن ابی یزید الھمدانی عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ قال احمد قالوا من ذنب قد تاب منہ ھٰذا حدیث حسن غریب ولیس اسنادہ بمتصل خالد بن معدان لم یدرک معاذ بن جبل وروی عن خالد بن معدان انہ ادرک سبعین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** حدثنا عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید الھمدانی نا حفص بن غیاث ح وثنا سلمۃ بن شبیب نا امیۃ بن القاسم قال نا حفص بن غیاث عن برد بن سنان عن مکحول عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تظھر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک ھٰذا حدیث غریب ومکحول قد سمع من واثلۃ بن الاسقع وانس بن مالک وابی ھند الداری ویقال انہ لم یسمع من احد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من ھٰؤلاء الثلثۃ ومکحول الشامی یکنی ابا عبد اللہ وکان عبدا فاعتق ومکحول الازدی بصری سمع من عبد اللہ بن عمرو ویروی عنہ عمارۃ بن زاذان حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن عیاش عن تمیم عن عطیۃ قال کثیرا ما کنت اسمع مکحولا یسأل فیقول ندانم **باب** حدثنا ھناد نا وکیع عن سفیان عن علی بن الاقمر عن ابی حذیفۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا ھٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار نا یحییٰ

کہا اُس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون مسلمانون سے افضل ہے فرمایا آپنے جسکی زبان[1] اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہین یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے طریق ابی موسےٰ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی نے ثور بن یزید سے اُس نے خالد بن معدان سے اُسنے معاذ بن جبل رض سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اپنے بھائی کو کسی گناہ کا عیب لگائے وہ نہین مرتا جب تک کہ وہ اس فعل کو خود نہ کرلے - کہا امام احمد بن حنبل نے لوگون نے کہا ہے اس گناہ سے کہ جس سے اُس نے توبہ[2] کی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہین اور خالد بن معدان نے معاذ بن جبل کو نہین پایا - اور مروی ہے خالد بن معدان سے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر صحابہ سے ملاقات کی ہے **باب حدیث** کی ہم سے عمرو بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے ح اور حدیث کی ہم سے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہم سے امیہ بن قاسم نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے برد بن سنان سے اُس نے مکحول سے اُس نے واثلہ بن اسقع سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی ظاہر مت کر شاید اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اور تجھے اس مین مبتلا کرے - یہ حدیث حسن غریب ہے - اور مکحول نے سُنا ہے واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور کہا گیا ہے کہ اُسنے سوائے ان تینون کے اور کسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے نہین سنا اور مکحول شامی کی کنیت ابا عبد اللہ ہے - اور یہ غلام تھا پھر آزاد کیا گیا اور مکحول ازدی وہ بصری ہے - عبد اللہ بن عمرو سے اس کا سماع ہے اور اس سے عمارہ بن زاذان روایت کرتا ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے تمیم سے اُس نے عطیہ سے کہا اُس نے مین بہت مرتبہ مکحول سے سنا کرتا تھا کہ اس سے سوال ہوتا تو وہ کہتا مین نہین[3] جانتا **باب حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُس نے علی بن اقمر سے اُس نے ابی حدیفہ سے اُس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کسی کے عیب کی بات کرنے کو پسند نہین کرتا اگرچہ مجھے بسبب اس کے بہت دنیا ملے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ نے

[1] یعنی جس نے اداے حقوق الٰہی کے ساتھ حقوق العباد بھی پورے طور سے ادا کئے - اور وجہ تخصیص زبان اور ہاتھ کی یہ ہے کہ اکثر قسم ایذا کی انھین دونون سے سرزد ہوتی ہین ۱۲ [2] امام احمد نے فرمایا ہے کہ لوگون نے اس حدیث کے یہ معنی کہے ہین کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کو ایسے گناہ کا عیب لگائے کہ جس سے اسنے توبہ کرلی ہے تو پھر وہ شخص عیب لگانیوالا مرتا نہین جبتک کہ وہ خود اس فعل کا مرتکب نہولے [3] غرض اس سے یہ ہے کہ مکحول ثقہ آدمی تھا اپنے دل سے مسائل بنا کر بیان نہین کرتا تھا جو مسئلہ کہ یاد ہوا تو وہ بیان کیا اور جو نہ آیا وہ صاف کہدیا کہ مجھے نہین آتا

بن سعید وعبد الرحمٰن قالا نا سفیان عن علی بن الاقمر عن ابی حذیفة وکان من اصحاب عبد اللہ بن مسعود عن عائشة قالت حکیت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فقال ما یسرنی انی حکیت رجلا وان لی کذا وکذا قالت فقلت یا رسول اللہ ان صفیة امرأة وقالت بیدها ھکذا کانھا تعنی قصیرة فقال لقد مزجت بکلمة لو مزج بھا ماء البحر لمزج **باب حدثنا** ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا ابن ابی عدی عن شعبة عن سلیمٰن الاعمش عن یحییٰ بن وثاب عن شیخ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذا کان یخالط الناس ویصبر علیٰ اذا ھم خیر من المسلم الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علی اذا ھم قال ابن ابی عدی کان شعبة یری انه ابن عمر **حدثنا** ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم البغدادی نا معلیٰ بن منصور نا عبد اللہ بن جعفر المخرمی ھو من ولد المسور بن مخرمة عن عثمٰن بن محمد الاخنسی عن سعید المقبری عن ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم وسوء ذات البین فانھا الحالقة **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث صحیح غریب من ھذا الوجه وسوء ذات البین انما یعنی به العداوة والبغضاء وقوله الحالقة انھا تحلق الدین **حدثنا** ھناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابی الجعد عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصلوٰة والصدقة قالوا بلیٰ قال صلاح ذات البین فان فساد ذات البین ھی الحالقة ھذا حدیث صحیح ویروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال ھی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبد الرحمٰن بن مھدی

بن سعید اور عبد الرحمٰن نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے سفیان نے علی بن اقمر سے اُسنے ابی حذیفہ سے اور یہ عبد اللہ بن مسعود کے شاگردون سے تھا اُس نے روایت کی عائشہ رضؓ سے کہا اُنھون نے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کے غیب کی بات کی پس فرمایا آپ نے مجھے یہ بات پسند نہین آتی کہ کسی کی بات کیا جاؤن اگرچہ مجھے اسقدر دنیا ملے کہا عائشہ رضؓ نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ صفیہ ایسی عورت اور حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھ سے اسطور سے اشارت کی گویا مراد اُن کی اُس سے یہ تھی کہ وہ چھوٹے قد کی ہے پس فرمایا آپ نے تو نے ایسی بات کے ساتھ خلط ملط کیا ہے کہ اگر اسکے ساتھ دریا کا پانی خلط ملط کیا جاوے تو وہ بھی متغیر ہو جاوے **باب حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُس نے سلیمان اعمش سے اُس نے یحیٰی بن وثاب سے اُس نے ایک شیخ سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے تھا مین گمان کرتا ہون کہ اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے وہ مسلمان جو لوگون سے میل جول کرے اور اُن کی ایذا پر صبر کرے بہتر ہے اُس مسلمان سے جو لوگون سے میل جول نہ کرے اور نہ اُن کی ایذا پر صبر کرے - کہا ابن ابی عدی نے گویا شعبہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ شیخ ابن عمر ہے **حدیث** کی ہم سے ابو یحیٰی یعنی محمد بن عبد الرحیم بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے معلے بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر مخرمی نے یہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہے اُس نے عثمان بن محمد اخنسی سے اُس نے سعید مقبری سے اُس نے ابی ہریرہ رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم درمیان کی برائی سے یعنے عداوت سے اس لئے کہ وہ مونڈنے والی ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث اسوجہ سے صحیح غریب ہے اور درمیان کی برائی سے مراد عداوت اور بغض ہے اور مونڈنے کے یہ معنی ہین کہ وہ دین کو مونڈتی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے عمرو بن مرہ سے اُس نے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ام الدرداء رضؓ سے اُس نے ابی الدرداء رضؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تم کو خبر نہ دون اُس چیز کی جو روزے اور نماز اور صدقے کے درجے سے افضل ہے کہا لوگون نے نہین فرمایا آپ نے درمیان کی اصلاح کرنی[1] اسلیئے کہ درمیان کا فساد مونڈنے والا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے یہ مونڈنے والی ہے مین یہ نہین کہتا کہ بالون کو مونڈتی ہے لیکن دین کو مونڈتی ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے

[1] یعنے ایک دوسرے سے اسطرح برتاؤ کرنا جس سے آپسمین محبت اور الفت پیدا ہو اور بغض اور کینے دور ہو جائین بیشک ایسے کام مین مشغول ہونا اور اُسکے اسباب پیدا کرنا نماز اور روزے اور صدقے سے افضل ہے اسلئے کہ تمام پیغمبر بعد سکھلانے توحید کے اسی فعل مین مشغول رہکر لوگونکی عادات رذیلہ کو دور کرتے رہے ایمان کا اعلیٰ جزو یہی ہے کہ انسان بُرے اخلاق ترک کرے اور نیک کو اختیار کرے ۱۲

عن حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر عن یعیش بن الولید ان مولی للزبیر حدثہ ان الزبیر بن العوام حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ھی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا افلا انبئکم بما یثبت ذلک لکم افشوا السلام بینکم

باب **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن ابراھیم عن عیینۃ بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ذنب اجدر ان یعجل اللہ لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا مع ما یدخر لہ فی الاخرۃ من البغی وقطیعۃ الرحم ھذا حدیث صحیح **حدثنا** سوید نا عبد اللہ عن المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب عن جدہ عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن لم تکونا فیہ لم یکتبہ اللہ شاکرا ولا صابرا من نظر فی دینہ الی من ھو فوقہ فاقتدی بہ ومن نظر فی دنیاہ الی من ھو دونہ فحمد اللہ علی ما فضلہ بہ علیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن نظر فی دینہ الی من ھو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو فوقہ فاسف علی ما فاتہ منہ لم یکتبہ اللہ شاکرا ولا صابرا **حدثنا** موسی بن حزام نا علی بن اسحق نا عبد اللہ نا المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ھذا حدیث غریب ولم یذکر سوید عن ابیہ فی حدیثہ **حدثنا** ابو کریب نا ابو معاویۃ ووکیع عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظروا الی من ھو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ھو فوقکم فانہ اجدر۔

حرب بن شداد سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اسنے یعیش بن ولید سے یہ کہ زبیر کے غلام نے اُسکو حدیث کی ہی یہ کہ زبیر بن عوام نے اُسکو حدیث کی ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھاری طرف پہلی اُمتوں کی بیماری چلی ہی یعنی حسد اور بغض وہ مونڈنے والا ہے مین یہ نہین کہتا کہ بالون کو مونڈتا ہے لیکن دین کو مونڈتا ہے۔ اور قسم ہی اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے تم جنت مین داخل نہین ہوگے جبتک ایمان نہ لاؤ۔ اور تم مومن نہین ہوگے جبتک کہ آپس مین محبت نہ رکھو کیا مین تمکو خبر نہ دون اس چیز کی جو اُسکو تمھارے واسطے مضبوط رکھے (وہ یہ ہی) آپس مین ایک دوسرے سے السلام علیک بہت کیا کرو۔ باب **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے عیینہ بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی بکرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ اُسکے لائق نہین کہ اللہ تعالے اُسکے کرنے والے کو دنیا مین عذاب دینے کی جلدی کرے باوجودیکہ اُسکے واسطے آخرت مین بھی ذخیرہ رکھے سوائے سرکشی[۱] اور قطع رحم کے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے مثنی بن صباح سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے دو خصلتین جس شخص مین ہون اللہ تعالی اُسکو صابر و شاکر لکھتا ہی اور جس مین وہ دونون نہ ہون اللہ تعالے اُسکو نہ شاکر لکھتا ہے اور نہ صابر جو کوئی اپنے دین مین اُسکی طرف دیکھے جو اُس سے اعلی ہے پھر اُسکی پیروی کرے اور جو دنیا کی بابت اُسکی طرف دیکھے جو اس سے کم درجے کا ہی پھر اللہ تعالی کی حمد کرے اُسپر کہ اللہ تعالے نے اسکو اُسپر یعنی کم درجہ والے پر فضیلت دی ہے تو اللہ تعالے اُسکو شاکر و صابر لکھتا ہے۔ اور جو کوئی اپنے دین مین اُسکی طرف دیکھے جو اس سے کم درجے کا ہے اور دنیا مین نظر کرے اُسکی طرف جو اُس سے اعلی درجے کا ہے پھر وہ اُس چیز پر جو اُس سے فوت ہوئی ہے یعنے اُسکو حاصل نہین ہوئی غم کھائے تو اللہ تعالی اُسکو نہ شاکر لکھتا ہے اور نہ صابر **حدیث** کی ہمسے موسیٰ بن حزام نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث غریب ہی اور سوید نے اپنے باپ کا ذکر حدیث مین نہین کیا **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کرو تم اُس کی طرف جو تمسے ادنی درجے کا ہی اور نہ دیکھا کرو اُسکی طرف جو تمسے اعلی درجہ کا ہی اسلئے کہ یہ بہت لائق ہے اسکے

[۱] سوائے سرکشی اور قطع رحمی کے اور کوئی ایسا گناہ نہین کہ جسکے بدلے عذاب دینے مین اللہ تعالی جلدی کرے باوجودیکہ آخرت مین بھی اُسکے عذاب کا ذخیرہ رکھے ۱۲

ان لا تزدروا نعمة الله عليكم هذا حديث صحيح **باب حدثنا** بشر بن هلال البصري نا جعفر بن سليمان عن الجريري ح وثنا هارون بن عبد الله البزاز نا سيار نا جعفر بن سليمان عن سعيد الجريري والمعنى واحد عن ابى عثمن عن حنظلة الاسيدى وكان من كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه مر بابى بكر وهو يبكى فقال مالك يا حنظلة قال نافق حنظلة يا ابابكر نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالنار والجنة كانا راى عين فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضيعة ونسينا كثيرا قال فوالله انا كذلك انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقنا فلما راٰه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مالك يا حنظلة قال نافق حنظلة يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة حتى كانا راى عين فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضيعة ونسينا كثيرا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تدومون على الحال التى تقومون بها من عندى لصافحتكم الملائكة فى مجالسكم وعلى فرشكم وفى طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة **قال** ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله عن شعبة عن قتادة عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه هذا حديث صحيح **حدثنا** احمد بن محمد بن موسىٰ نا عبد الله بن المبارك نا ليث بن سعد وابن لهيعة عن قيس بن الحجاج قال وثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن نا ابو الوليد نا الليث بن سعد ثنى قيس بن الحجاج المعنى واحد عن حنش الصنعانى عن ابن عباس قال كنت خلف النبى صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام انى اعلمك كلمات احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك اذا سألت فاسال الله واذا استعنت فاستعن بالله

کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر نہ جانو۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے بشر بن ہلال بصری نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان نے جریری سے ح اور حدیث کی ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزاز نے کہا حدیث کی ہم سے سیار نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان نے سعید جریری سے اور معنے واحد ہیں اُس نے ابی عثمان سے اُس نے حنظلہ اسیدی سے اور یہ آنحضرت کے ہمنشینوں سے تھا یہ کہ وہ یعنے حنظلہ روتے ہوے حضرت ابو بکرؓ کے پاس سے گذرا پس کہا حضرت ابو بکر نے اے حنظلہ تجھے کیا ہوا ہے کہا اُس نے اے ابا بکر حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ ہم جب رسول اللہ صلعم کے پاس ہوتے ہیں اور ہمکو دوزخ اور بہشت یاد دلاتے ہیں تو ہمارا یہ حال ہوتا ہے کہ گویا وہ ہمارے سامنے ہیں اور جب ہم آپ سے رجوع کرتے ہیں اور بیبیوں اور اسباب سے ملتے ہیں تو بہت کچھ بھلا دیتے ہیں کہا حضرت ابو بکرؓ نے سو قسم ہے اللہ کی میں بھی اسی طرح ہوں چل ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں پس ہم چلے سو جب ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا اے حنظلہ تجھے کیا ہوا کہا حنظلہ منافق ہو گیا ہے یا رسول اللہ صلعم آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ دوزخ اور بہشت یاد کراتے ہیں تو ہمارا یہ حال ہوتا ہے کہ گویا وہ دونوں ہمارے سامنے ہیں پس جب ہم آپکے پاس سے چلے آتے ہیں اور بیبیوں اور اسباب سے ملتے ہیں تو بہت کچھ بھلا دیتے ہیں کہا اُسنے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اسی حالت پر ہمیشہ رہو جسپر کہ تم میرے پاس سے اُٹھتے ہو تو تم کو فرشتے مجلسوں اور فرشوں اور رستوں میں مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ یہ حال ایک گھڑی کا ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی شخص تم میں سے مومن[۵] نہیں ہوگا جبتک کہ دوست نہ رکھے اپنے بھائی کے لئے جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لئے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسے نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد اور ابن لہیعہ نے انھوں نے قیس بن حجاج سے کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے قیس بن حجاج نے معنے دونوں کے واحد ہیں اُس نے حنش صنعانی سے اُس نے ابن عباسؓ سے کہا اُس نے میں ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا سو فرمایا آپ نے اے لڑکے میں تجھے چند باتیں سکھلاتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کو یاد رکھ اللہ تعالےٰ تجھے یاد رکھے گا اُسکو تو اپنے سامنے پائیگا۔ جب تو کوئی سوال کرے تو اللہ تعالےٰ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ تعالےٰ سے مدد مانگ

[۵] یعنی کمال ایمان کا اسی صورت میں ہے کہ ہر ایک آدمی کو اپنا بھائی جانے اور اُس کے واسطے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشئ لم ينفعوك الا بشئ قد كتبه الله لك وان اجتمعوا على ان يضروك بشئ لم يضروك الا بشئ قد كتبه الله عليك رفعت الاقلام وجفت الصحف هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو حفص عمرو بن على ثنى يحيىٰ بن سعيد القطان نا المغيرة بن ابى قرة السدوسى قال سمعت انس بن مالك يقول قال رجل يا رسول الله اعقلها واتوكل او اطلقها واتوكل قال اعقلها وتوكل قال عمرو بن على قال يحيىٰ وهٰذا عندى حديث منكر **قال ابو عيسىٰ** وهٰذا حديث غريب من حديث انس لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وقد روى عن عمرو بن امية الضمرى عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هٰذا **حدثنا** ابو موسى الانصارى نا عبد الله بن ادريس نا شعبة عن بريد بن ابى مريم عن ابى الحوراء السعدى قال قلت للحسن بن على ما حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم دع ما يريبك الى ما لا يريبك فان الصدق طمانينة وان الكذب ريبة وفى الحديث قصة هٰذا حديث صحيح وابو الحوراء السعدى اسمه ربيعة بن شيبان **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن بريد نحوه **حدثنا** زيد بن اخزم الطائى البصرى نا ابراهيم بن ابى الوزير نا عبد الله بن جعفر المخرمى عن محمد بن عبد الرحمٰن بن نبيه عن محمد بن المنكدر عن جابر قال ذكر رجل عند النبى صلى الله عليه وسلم بعبادة واجتهاد وذكر اخر برعة فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا يعدل بالرعة هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **حدثنا** هناد وابو زرعة وغير واحد قالوا نا قبيصة عن اسرائيل عن هلال بن مقلاص الصيرفى

اور جان لے یہ بات کہ اگر تمام امت اسپر جمع ہو کہ تجھے کچھ نفع پہونچائے تو تجھے کچھ نفع نہ پہونچا سکے گی مگر وہی جو اللہ تعالےٰ نے تیرے لئے لکھا ہے اور اگر اس بات پر جمع ہو کہ تجھے کچھ نقصان پہونچائے تو تجھے کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گی مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے حق مین لکھا ہے قلمین[1] اٹھائی گئی ہین اور صحیفے خشک ہو گئے ہین یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی نے کہا سنا مین نے انس بن مالک سے کہ کہتا کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کیا مین اونٹ[2] باندھون اور توکل کرون یا اُسکو کھول دون اور توکل کرون فرمایا آپ نے اُسکو باندھ اور توکل کر کہا عمرو بن علی نے کہ کہا یحیی نے اور یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے۔ کہا ابو عیسی نے اور یہ حدیث طریق انس سے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور مروی ہے بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ انصاری نے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے برید بن ابی مریم سے اُسنے ابی الحورار سعدی سے کہا اُسنے مین نے حسن بن علی سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا چیز یاد رکھتے ہو کہا انھون نے مین آنحضرت سے یہ حدیث یاد رکھتا ہون کہ چھوڑ دے وہ چیز کہ تجھے شک[3] مین ڈالے اُسکی طرف جو تجھے شک مین نہ ڈالے اسلئے کہ صدق طمانینت ہے اور کذب شک کی چیز ہے اور اس حدیث مین بہت بڑا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو الحورار سعدی کا نام ربیعہ بن شیبان ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے برید سے مثل اسکے **حدیث** کی ہم سے زید بن اخزم طائی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن ابی الوزیر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر مخرمی نے محمد بن عبد الرحمٰن بن نبیہ سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر رض سے کہا اُسنے ایک مرد[4] کی عبادت اور مشقت کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا۔ اور دوسرے پرہیزگار کا ذکر کیا گیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پرہیزگار کے برابر نہین ہو سکتا۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہم سے ہناد اور ابو زرعہ اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے قبیصہ نے اسرائیل سے اُس نے ہلال بن مقلاص صیرفی سے

[1] غرض یہ کہ جو کچھ ہونا تھا وہ سب کچھ ہو چکا ہے اب تغیر و تبدل تقدیر مین نہین ہے لہذا اسی ذات پاک کا ہی پورا توکل کرنا چاہیئے ۱۲ [2] ایک شخص نے آنحضرت سے سوال کیا کہ توکل کسطرح ہوتا ہے کیا شتر ونٹ کو باندھ دون اور پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرون یا صرف اسی پر بھروسا کرون اور اسباب کو کام مین نہ لاؤن فرمایا توکل کے یہ معنی ہین کہ اسباب کو کام مین لایا جائے اور پھر بھروسا اسی پر کرے جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہین ع بر توکل زانوئے اُشتر بہ بند ۱۲ [3] یعنی جب دل متردد ہوا اور دل ایک طرف یعنی حل یا حرمت کیطرف قرار نہ پکڑے تو شک کی امر کو ڈالدینا چاہیئے اور قطعی امر کو اختیار کرنا چاہیئے یہ حکم انھین صورتون مین ہے کہ جنکی بابت کوئی قطعی فیصلہ شرعیت مین نہین ہوا اسلئے صدق اور حق ایسی چیز ہے کہ اس سے دلکو اطمینان حاصل ہوتا ہے اور کذب اور باطل مین دل بیقرار رہتا ہے ۱۲ [4] آنحضرت کے پاس دو آدمیون کا ذکر ہوا ایک کا یہ کہ عبادت مین بڑی محنت کرتا ہے اور دوسرے کا [illegible] درجہ کا ہے ۱۲

عن ابی بشیر عن ابی وائل عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طیبا وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ ان ھذا الیوم فی الناس لکثیر قال فسیکون فی قرون بعدی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث اسرائیل حدثنا عباس بن محمد نا یحیی بن ابی بکیر عن اسرائیل عن ھلال بن مقلاص نحو حدیث قبیصۃ عن اسرائیل حدثنا عباس الدوری نا عبد اللہ بن یزید نا سعید بن ابی ایوب عن ابی مرحوم عبد الرحیم بن میمون عن سھل بن معاذ الجھنی عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی للہ ومنع للہ واحب للہ وابغض للہ وانکح للہ فقد استکمل ایمانہ ھذا حدیث منکر **ابواب صفۃ الجنۃ** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب ماجاء فی صفۃ شجر الجنۃ** حدثنا عباس بن محمد الدوری نا عبید اللہ بن موسیٰ عن شیبان عن فراس عن عطیۃ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا قال وذلک الظل الممدود حدثنا قتیبۃ بن سعید نا اللیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام وفی الباب عن انس وابی سعید ھذا حدیث صحیح حدثنا ابو سعید الاشج نا زیاد بن الحسن بن الفرات القزاز عن ابیہ عن جدہ عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقھا من ذھب ھذا حدیث غریب حسن **باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ ونعیمھا** حدثنا ابو کریب نا محمد بن فضیل عن حمزۃ الزیات عن زیاد الطائی عن ابی ھریرۃ قال قلنا یا رسول اللہ ما لنا اذا کنا عندک رقت قلوبنا وزھدنا

حسن

اُس نے ابی بشیر سے اُس نے ابی وائل سے اُس نے ابی سعید خدری سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پاک کھانا کھائے اور سنت کے موافق عمل کرے اور اُس کی شرارت سے لوگ امن میں رہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا پس کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ آج کے دن لوگوں میں البتہ بہت ہیں فرمایا آپ نے میرے بعد بھی زمانوں میں ہوں گے یعنے اس قسم کے لوگ اس زمانہ سے خاص نہیں بلکہ تمام زمانوں میں ہوتے جائینگے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُس کو مگر اسی وجہ سے یعنے طریق اسرائیل سے حدیث کی ہمسے عباس بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن ابی بکیر نے اسرائیل سے اُس نے ہلال بن مقلاص سے مثل حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے ہے حدیث کی ہم سے عباس دوری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن یزید نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ابی ایوب نے ابی مرحوم یعنے عبد الرحیم بن میمون سے اُس نے سہل بن معاذ جہنی سے اُس نے اپنے باپ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اللہ تعالے کے واسطے دے اور اللہ کے واسطے منع کرے اور اللہ کے واسطے محبت کرے اور اللہ کے واسطے دشمنی کرے اور اللہ کے واسطے نکاح کرے تو اُس نے اپنے ایمان کو پورا کر لیا۔ یہ حدیث منکر ہے **ابواب** جنت کی صفت میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** جنت کے درختوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے شیبان سے اُس نے فراس سے اُس نے عطیہ سے اُس نے ابی سعید خدری رضؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں درخت ہے کہ سوار اُس کے سایہ میں سو سال تک سیر کرنے میں اُس کو قطع نہیں کر سکتا فرمایا آپ نے اور یہی ہے سایہ دراز یعنے خدا نے جو فرمایا ہے کہ بہشت میں سایہ دراز ہے اس سے یہی سایہ مراد ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے سعید بن ابی سعید سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرۃ رضؓ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں ایک درخت ہے سوار اُس کے سایہ میں سو برس تک سیر کر سکتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس رضؓ اور ابی سعیدؓ سے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن حسن بن فرات قزاز نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے ابی حازم سے اُس نے ابی ہریرۃ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درخت کہ جنت میں ہے اُس کی ساق سونے سے ہے یہ حدیث غریب حسن ہے **باب** جنت اور نعمتوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے حمزہ زیات سے اُس نے زیاد طائی سے اُس نے ابی ہریرۃ رضؓ سے کہا اُس نے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمکو کیا ہے کہ جب ہم آپکے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور زہد کرتے ہیں۔

حسن

ادلادنا

وکنا من اهل الاٰخرة فاذا خرجنا من عندك فآنسنا اهالینا وشممنا الاولاد انکرنا انفسنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو انکم تکونون اذا خرجتم من عندی کنتم علی حالکم ذٰلك لزارتکم الملائکة فی بیوتکم و لو لم تذنبوا لجاء الله بخلق جدید کی یذنبوا فیغفر لهم قال قلت یا رسول الله مم خلق الخلق قال من الماء قلت الجنة ما بناؤها قال لبنة من فضة ولبنة من ذهب وملاطها المسك الاذفر وحصباؤها اللؤلؤ والیاقوت وتربتها الزعفران من یدخلها ینعم لا یبأس ویخلد لا یموت ولا تبلی ثیابهم ولا یفنی شبابهم ثم قال ثلث لا ترد دعوتهم الامام العادل والصائم حین یفطر ودعوة المظلوم یرفعها فوق الغمام ویفتح لها ابواب السماء ویقول الرب تبارك وتعالیٰ وعزتی لانصرنك ولو بعد حین هٰذا حدیث لیس اسناده بذٰلك القوی ولیس هو عندی بمتصل وقد روی هٰذا الحدیث باسناد اٰخر عن ابی هریرة **باب** ماجاء فی صفة غرف الجنة **حدثنا** علی بن حجر نا علی بن مسهر عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بن سعد عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة لغرفا یری ظهورها من بطونها وبطونها من ظهورها فقام الیه اعرابی فقال لمن هی یا نبی الله قال هی لمن اطاب الکلام واطعم الطعام وادام الصیام وصلی لله باللیل والناس نیام هٰذا حدیث غریب وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی عبد الرحمٰن بن اسحاق هٰذا من قبل حفظه وهو کوفی وعبد الرحمٰن بن اسحٰق القرشی مدینی وهو اثبت من هٰذا **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد العزیز بن عبد الصمد العمی عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن عبد الله بن قیس عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان فی الجنة جنتین من فضة اٰنیتهما وما فیهما وجنتین من ذهب اٰنیتهما وما فیهما وما بین القوم

آنیتہما

اور اہل آخرت سے ہوتے ہین۔ اور جب ہم آپ کے پاس سے نکلتے ہین اور اپنے اہل وعیال سے موانست کرتے ہین اور اولاد سے ملتے ہین تو دل ہمارے (اس طرف سے) منکر ہوتے ہین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اسی حالت پر ہمیشہ رہو کہ جس حالت پر تم میرے پاس سے نکلتے ہو تو فرشتے تمہاری زیارت تمہارے گھرون مین کرین۔ اور اگر تم گناہ نہ کرو تو ضرور اللہ تعالیٰ نئی پیدائش لائے تاکہ وہ گناہ کرین اور انکو وہ بخشے کہا اُس نے مین نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے خلقت کو کس چیز سے پیدا کیا ہے فرمایا آپ نے پانی سے مین نے کہا جنت کی بنا کس سے ہے فرمایا آپ نے ایک اینٹ اسکی چاندی سے ہے اور ایک اینٹ سونے سے اور گارا اُس کا نہایت خوشبودار مشک کا ہے۔ اور کنکر اُس کے موتی اور یاقوت کے ہین اور مٹی اس کی زعفران کی جو کوئی اس مین داخل ہوگا منعم ہوگا محتاج نہ ہوگا اور ہمیشہ رہے گا مریگا نہین اور نہ اُن کے کپڑے پرانے ہون گے اور نہ اُن کے کپڑے پھٹین گے پھر فرمایا آپنے تین شخص ہین اُن کی دعا رد نہین ہوتی ایک بادشاہ عادل دوسرا روزہ دار جبکہ روزہ افطار کرے اور تیسرے دعا مظلوم کی اٹھاتا ہے اللہ اُس کو اوپر بادلون کے (مراد یہ کہ جلدی قبول کرتا ہے) اور کھولتا ہے اُس کے واسطے دروازے آسمانون کے اور فرماتا ہے پروردگار تبارک وتعالیٰ قسم ہے میری عزت کی ضرور مین تیری مدد کرون گا اگرچہ بعد کچھ مدت کے ہو یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی اسناد قوی نہین اور نہ یہ میرے نزدیک متصل ہے اور یہ حدیث دوسری اسناد سے بھی ابی ہریرہؓ سے مروی ہے **باب** جنت کے جھروکھے کی صفت مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبد الرحمٰن بن اسحاق سے اُسنے نعمان بن سعد سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین ایسے جھروکھے ہین کہ انکے باہر کیطرف انکے اندر سے نظر آتی ہے اور اُنکے اندر کی طرف انکے باہر سے پس ایک اعرابی آپ کی طرف کھڑا ہوا اور کہنے لگا وہ کس کے لئے ہین اے نبی اللہ کے فرمایا آپنے وہ اس شخص کے واسطے ہین جو کلام نرم کرے اور کھانا کھلائے اور روزون پر مداومت کرے اور رات مین اللہ تعالیٰ کے واسطے نماز پڑھے اس حالت مین کہ لوگ سوئے ہوئے ہون یہ حدیث غریب ہے اور بعض محدثین نے اس عبد الرحمٰن بن اسحاق کے حق مین کلام کیا ہے اسکے حافظہ کی وجہ سے۔ اور یہ کوفی ہے اور عبد الرحمٰن بن اسحاق قرشی وہ مدینی ہے اور وہ اس کی نسبت ثقہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن عبد الصمد عمی نے ابی عمران جونی سے اُس نے ابی بکر بن عبد اللہ بن قیس سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت مین دو باغ ہین چاندی سے ہین برتن انکے اور جو کچھ کہ انمین ہے اور دو باغ ہین سونے کے ہین برتن انکے اور جو کچھ انمین ہے۔ اور درمیان لوگون کے

وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على وجهه فى جنة عدن وبهذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان فى الجنة لخيمة من درة مجوفة عرضها ستون ميلا فى كل زاوية منها اهل لا يرون الاخرين يطوف عليهم المؤمن هذا حديث صحيح وابو عمران الجونى اسمه عبد الملك بن حبيب وابو بكر بن ابى موسى قال احمد بن حنبل لا يعرف اسمه وابو موسى الاشعرى اسمه عبد الله بن قيس باب ماجاء فى صفة درجات الجنة حدثنا عباس العنبرى نا يزيد بن هارون نا شريك عن محمد بن جحادة عن عطاء عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين مائة عام هذا حديث حسن غريب حدثنا قتيبة واحمد بن عبدة الضبى قالا نا عبد العزيز بن محمد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان وصلى الصلوة وحج البيت لا ادرى اذكر الزكوة ام لا الا كان حقا على الله ان يغفر له ان هاجر فى سبيل الله او مكث بارضه التى ولد بها قال معاذ الا اخبر بها الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذر الناس يعملون فان فى الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض والفردوس اعلى الجنة واوسطها وفوق ذلك عرش الرحمن ومنها تفجر انهار الجنة فاذا سألتم الله فاسألوه الفردوس هكذا روى هذا الحديث عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل وهذا عندى اصح من حديث همام عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبادة بن الصامت وعطاء لم يدرك معاذ بن جبل ومعاذ قديم الموت مات فى خلافة عمر حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا يزيد بن هارون انا همام عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فى الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض والفردوس اعلاها درجة

اور اُنکے رب کے کوئی پردہ نہین ہوگا سوائے چادر کبریا کے جو کہ اُسکے مُنھ پر ہوگی جنت عدن مین اور ساتھ اس اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپ نے جنت مین ایک خیمہ ہے موتی جوف دار سے عرض اُسکا ساٹھ میل کا ہی اُسکے ہر ایک زاویہ مین لوگ ہونگے کہ دوسرون کو نہ دیکھیں گے اُنکے پاس مومن آئین جائین گے۔ یہ حدیث صحیح ہی۔ اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہی اور ابو بکر بن ابی موسیٰ کے حق مین امام احمد بن حنبل نے کہا ہی کہ اس کا نام معلوم نہین۔ اور ابو موسیٰ اشعری کا نام عبد اللہ بن قیس ہے۔ باب جنت کے درجات کے بیان مین حدیث کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے محمد بن جحادہ سے اُسنے عطار سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین سو درجہ ہین ہر ایک درجہ مین سو سال کا فاصلہ ہی یہ حدیث حسن غریب ہی حدیث کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے عطار بن یسار سے اُسنے معاذ بن جبلؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی رمضان کے روزے رکھے اور نماز پڑھے اور خانۂ کعبہ کا حج کرے (راوی کہتا ہی مین نہین جانتا کہ آپ نے زکوۃ کا ذکر کیا ہی یا نہین) تو اللہ تعالیٰ پر حق ہی کہ اُسکو بخشدیگا خواہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین ہجرت کرے یا اُس زمین مین کہ جس مین وہ پیدا ہوا ہی ٹھہرا رہے کہا معاذ نے کیا مین اسکی لوگون کو خبر نہ دون پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے لوگون کو کہ عمل کرین کیونکہ جنت مین سو درجے ہین ہر ایک درجہ مین اسقدر فاصلہ ہی جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہی اور فردوس تمام جنت سے اعلیٰ ہے اور اسکے اوسط مین ہے اور اوپر اُسکے اللہ تعالیٰ کا عرش ہی اور اس سے جنت کی نہرین جاری ہوتی ہین پس جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کرو تو اُس سے فردوس طلب کرو ایسے ہی یہ حدیث مروی ہی ہشام بن سعد سے اُسنے روایت کی زید بن اسلم سے اُسنے عطار بن یسار سے اُسنے معاذ بن جبل سے اور یہ میرے نزدیک بہت صحیح ہی حدیث ہشام سے جو مروی ہے زید بن اسلم سے اُسنے روایت کی عطار بن یسار سے اُسنے عبادہ بن صامتؓ سے۔ اور عطار نے معاذ بن جبل کو نہین پایا۔ اور معاذ قدیم الموت ہی یعنی مدت کا فوت ہو چکا ہی حضرت عمرؓ کی خلافت مین فوت ہوا ہی حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے زید بن اسلم سے اُسنے عطار بن یسار سے اُسنے عبادہ بن صامت سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین سو درجے ہین درمیان ہر ایک درجے کے اسقدر فاصلہ ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے۔ اور فردوس سب سے اعلیٰ درجے مین ہے

ومنها تفجر انہار الجنة الاربعة ومن فوقها یکون العرش فاذا سألتم الله فاسألوه الفردوس **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا همام عن زید بن اسلم نحوه **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان فی الجنة مائة درجة لو ان العالمین اجتمعوا فی احداهن لوسعتهم هذا حدیث غریب **باب** ماجاء فی صفة نساء اهل الجنة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا فروة بن ابی المغراء نا عبیدة بن حمید عن عطاء بن السائب عن عمرو بن میمون عن عبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان المرأة من نساء اهل الجنة لیری بیاض ساقها من وراء سبعین حلة حتی یری مخها وذلك بان الله تعالی یقول کانهن الیاقوت والمرجان فاما الیاقوت فانه حجر لو ادخلت فیه سلکا ثم استصفیته لاریته من ورائه **حدثنا** هناد نا عبیدة بن حمید عن عطاء بن السائب عن عمرو بن میمون عن عبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن عطاء بن السائب عن عمرو بن میمون عن عبد الله بن مسعود نحوه بمعناه ولم یرفعه وهذا اصح من حدیث عبیدة بن حمید وهکذا روی جریر وغیر واحد عن عطاء بن السائب ولم یرفعوه **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابی عن فضیل بن مرزوق عن عطیة عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان اول زمرة یدخلون الجنة یوم القیمة علی مثل ضوء القمر لیلة البدر والزمرة الثانیة علی مثل احسن کوکب دری فی السماء لکل رجل منهم زوجتان علی کل زوجة سبعون حلة یری مخ ساقها من ورائها هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** العباس بن محمد نا عبید الله بن موسی نا شیبان عن فراس عن عطیة عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اول زمرة تدخل الجنة علی صورة القمر لیلة البدر والثانیة علی لون احسن کوکب دری فی السماء

اور اُس سے چاروں نہریں جنت کی چلتی ہیں اور اوپر اُسکے عرش ہو سو جب تم اللہ تعالےٰ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے زید بن اسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں سو درجے ہیں اگر تمام جہان ایک درجے میں جمع ہو تو وہ اُنکو کافی ہو جائے یہ حدیث غریب ہے **باب** اہل جنت کی عورتوں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے فروہ بن ابی المغرا نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے عطار بن سائب سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اہل جنت کی عورتوں کی پنڈلی کی سفیدی ستر لباس کے اندر سے نظر آتی ہے حتی کہ اُنکا گودا دکھائی دیتا ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کانہن الیاقوت والمرجان یعنی گویا وہ عورتیں یاقوت اور مونگا ہیں پس بہرحال یاقوت تو وہ پتھر ہے اگر تو اُسمیں تاگا داخل کرے پھر اسکو صاف کرے تو ضرور تو اُس تاگے کو اُسکے اندر سے دیکھیگا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے عطار بن سائب سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عطار بن سائب سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے مثل اسکے بالمعنے اور اُسنے اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ صحیح ہو حدیث عبیدہ بن حمید سے اور ایسا ہی روایت کیا ہے جریر وغیرہ نے عطار بن سائب سے اور اُنھوں نے اُسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پہلا گروہ جو قیامت کے دن جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی روشنی کے مانند ہوگا اور دوسرا گروہ مانند نہایت روشن ستارے آسمان کے۔ ان میں سے ہر ایک مرد کے واسطے دو عورتیں ہونگی ہر ایک عورت پر ستر لباس ہونگے۔ اُن کی پنڈلیوں کا گودا اس لباس کے اندر سے دکھائی دیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے فراس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدریؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا چودھویں رات کے چاند کے مانند ہوگا۔ اور دوسرا مانند نہایت روشن ستارے آسمان کے

لکل رجل منہم زوجتان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یبدو مخ ساقہا من ورائہا ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی صفۃ جماع اہل الجنۃ **حدثنا** محمود بن غیلان و محمد بن بشار قالا نا ابو داؤد الطیالسی عن عمران القطان عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی المؤمن فی الجنۃ قوۃ کذا وکذا من الجماع قیل یا رسول اللہ او یطیق ذٰلک قال یعطی قوۃ مائۃ وفی الباب عن زید بن ارقم ہذا حدیث صحیح غریب لا نعرفہ من حدیث قتادۃ عن انس الا من حدیث عمران القطان **باب** ما جاء فی صفۃ اہل الجنۃ **حدثنا** سوید بن نصر انا ابن المبارک انا معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تلج الجنۃ صورتہم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر لا یبصقون ولا یتمخطون ولا یتغوطون اٰنیتہم فیہا من الذہب وامشاطہم من الذہب والفضۃ ومجامرہم من الالوۃ ورشحہم المسک ولکل واحد منہم زوجتان یرٰی مخ سوقہما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بینہم ولا تباغض قلوبہم قلب رجل واحد یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا ہذا حدیث صحیح **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک نا ابن لہیعۃ عن یزید بن ابی حبیب عن داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان ما یقل ظفر مما فی الجنۃ بدا لتزخرفت لہ ما بین خوافق السموات والارض ولو ان رجلا من اہل الجنۃ اطلع فبدا اساورہ لطمس ضوء الشمس کما تطمس الشمس ضوء النجوم ہذا حدیث غریب لا نعرفہ بہذا الاسناد الا من حدیث ابن لہیعۃ وقد روی یحیی بن ایوب ہذا الحدیث عن یزید بن ابی حبیب وقال عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان میں سے ہر ایک مرد کے لئے دو عورتیں ہوں گی ہر ایک عورت پر ستر لباس ہونگے انکی پنڈلیوں کا گودا انکے اندر سے ظاہر ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اہل جنت کے جماع کی صفت میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور محمد بن بشار نے کہا اُن دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے عمران قطان سے اُس نے قتادہ سے اُس نے انس رضؓ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ہر ایک مؤمن جنت میں اتنی اتنی قوت جماع کی دیا جائیگا[1] کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا فرمایا آپ نے سو کی قوت دیا جائے گا۔ اور اس باب میں روایت ہے زید بن ارقم سے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو طریق قتادہ سے جو راوی ہے انس سے مگر طریق عمران قطان سے **باب** اہل جنت کی صفت میں **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہم کو ابن مبارک نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے ہمام بن منبہ سے اُس نے ابی ہریرۃ رضؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا صورت ان کی مثل صورت چودھویں رات کے چاند کے ہوگی۔ نہ ان کو تھوک آئیگا اور نہ رینٹ اور نہ پیخانہ۔ برتن ان کے اس میں سونے سے ہوں گے۔ اور کنگھیاں ان کی سونے اور چاندی سے اور بخور انکے عود سے اور پسینہ ان کا مشک ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کے واسطے دو عورتیں ہوں گی ان کی پنڈلیوں کا گودا بسبب حسن کے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ ان میں کچھ اختلاف اور بغض نہ ہوگا۔ دل اُن کے ایک مرد کے دل کی طرح ہونگے صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُس نے داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر برابر اس چیز کے کہ جس کو ناخن اُٹھاتے ہیں ظاہر ہو جائے ان چیزوں سے کہ جنت میں ہیں تو روشن کر دے اس چیز کو جو درمیان اطراف آسمانوں اور زمین کے ہے۔ اور اگر ایک مرد بھی اہل جنت سے جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہوں تو آفتاب کی روشنی کو مٹا دیں جیسا کہ آفتاب ستاروں کی روشنی کو مٹاتا ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُس کو ساتھ اس اسناد کے مگر طریق ابن لہیعہ سے۔ اور روایت کیا ہے یحیی بن ایوب نے اس حدیث کو یزید بن ابی حبیب سے اور کہا یہ روایت ہے بواسطہ عمر بن سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ وہ مثلاً بیس اور تیس عورتوں کے ساتھ جماع کرنے کی قوت دیا جائیگا یا مراد یہ ہے کہ وہ اتنی بار جماع کرنے کی قوت دیا جائے گا ۱۲

باب ما جاء فی صفة ثیاب اهل الجنة حدثنا محمد بن بشار وابو هشام الرفاعی قالا نا معاذ بن هشام عن ابیه عن عامر الاحول عن شهر بن حوشب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الجنة جرد مرد کحلی لا یفنی شبابهم ولا تبلی ثیابهم هذا حدیث غریب حدثنا ابو کریب نا رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمح عن ابی الهیثم عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله وفرش مرفوعة قال ارتفاعها کما بین السماء والارض مسیرة خمسمائة عام هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث رشدین بن سعد وقال بعض اهل العلم فی تفسیر هذا الحدیث معناه ان الفرش فی الدرجات وبین الدرجات کما بین السماء والارض باب ما جاء فی صفة ثمار الجنة حدثنا ابو کریب نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحٰق عن یحیی بن عباد بن عبد الله بن الزبیر عن ابیه عن اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وذکر سدرة المنتهی قال یسیر الراکب فی ظل الفنن منها مائة سنة او یستظل بظلها مائة راکب شك یحیی فیها فراش الذهب کان ثمرها القلال هذا حدیث حسن صحیح غریب باب ما جاء فی صفة طیر الجنة حدثنا عبد بن حمید نا عبد الله بن مسلمة عن محمد بن عبد الله بن مسلم عن ابیه عن انس بن مالك قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ما الکوثر قال ذاك نهر اعطانیه الله یعنی فی الجنة اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل فیه طیر اعناقها کاعناق الجزر قال عمر ان هذه لناعمة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکلتها انعم منها هذا حدیث حسن ومحمد بن عبد الله بن مسلم هو ابن اخی ابن شهاب الزهری باب ما جاء فی صفة خیل الجنة حدثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عاصم بن علی نا المسعودی عن علقمة بن مرثد عن سلیمان

باب اہل جنت کے کپڑوں کی صفت کے بیان مین حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور ابو ہشام رفاعی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اُسنے عامر احول سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُس نے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کے بدن اور منھ پر بال نہونگے آنکھیں انکی سیاہ ہونگی۔ اُنکی جوانی فنا نہ ہوگی اور نہ اُن کے کپڑے پرانے ہون گے یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے عمرو بن حارث سے اُس نے دراج ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین وفرش مرفوعة فرمایا آپ نے بلندی انکی اسقدر ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے مسافت پانسو سال کی یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق رشدین بن سعد سے۔ اور کہا بعض اہل علم نے اس حدیث کی تفسیر مین معنے اس کے یہ ہین کہ فراش بیچ درجون کے ہین اور بعد درمیان درجون کے مثل اسکے ہے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے باب جنت کے میوون کی صفت کے بیان مین حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُس نے محمد بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے اسماء بنت ابی بکر صدیق رضؓ سے کہا اُس نے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سدرۃ المنتہی کا ذکر کیا گیا فرمایا آپ نے سوار اسکی شاخون کے سایہ مین سو سال سیر کر سکتا ہے یا فرمایا آپ نے سو سوار اس کے سایہ مین بیٹھ سکتے ہین۔ شک کیا یحیی نے۔ اس مین سونے کی ٹڈیان ہین گویا پھل اس کے مٹکے ہین یعنے پھل اُس کا مٹکون کے برابر ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باب جنت کے جانورون کی صفت کے بیان مین حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ نے محمد بن عبد اللہ بن مسلم سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُس نے رسول اللہ صلعم سوال کیے گئے کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپ نے وہ نہر ہے مجھے اللہ تعالے نے دی ہے یعنی جنت مین زیادہ سفیدی مین ہے دودھ سے اور بہت میٹھی ہے شہد سے اس مین جانور ہین گردنین انکی مثل گردنین اونٹون کے ہین کہا حضرت عمر رضؓ نے یہ جانور نہایت خوش نصیب ہین کیونکہ معیشت انکی کوثر مین ہے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کھانے والے اُنکے اُنسے بھی خوش نصیب ہین یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم وہ ابن شہاب زہری کا بھتیجا ہے باب جنت کے گھوڑون کی صفت کے بیان مین حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے مسعودی نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان

بن بريدة عن ابيه ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله هل فى الجنة من خيل قال ان الله ادخلك
الجنة فلا تشاء ان تحمل فيها على فرس من ياقوتة حمراء تطير بك فى الجنة حيث شئت قال وسأله رجل فقال يارسول الله
هل فى الجنة من ابل قال فلم يقل له ما قال لصاحبه فقال ان يدخلك الله الجنة يكن لك فيها ما اشتهت نفسك ولذت
عينك **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن عبد الرحمن بن سابط عن النبى صلى الله
عليه وسلم نحوه بمعناه وهذا اصح من حديث المسعودى **حدثنا** محمد بن اسمعيل بن سمرة الاحمسى نا ابو معاوية عن
واصل بن السائب عن ابى سورة عن ابى ايوب قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم اعرابى فقال يارسول الله انى احب الخيل
افى الجنة خيل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ادخلت الجنة اتيت بفرس من ياقوتة له جناحان فحملت عليه ثم طار بك
حيث شئت هذا حديث ليس اسناده بالقوى ولا نعرفه من حديث ابى ايوب الا من هذا الوجه وابو سورة هو ابن اخى
ابى ايوب يضعف فى الحديث ضعفه يحيى بن معين جدا وسمعت محمد بن اسمعيل يقول ابو سورة هذا منكر الحديث يروى
مناكير عن ابى ايوب لا يتابع عليها **باب** ما جاء فى سن اهل الجنة **حدثنا** ابو هريرة محمد بن فراس البصرى نا ابو داؤد نا
عمران ابو العوام عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن معاذ بن جبل ان النبى صلى الله عليه وسلم قال
يدخل اهل الجنة الجنة جردا مردا مكحلين ابناء ثلثين او ثلاث وثلاثين سنة هذا حديث حسن غريب وبعض اصحاب
قتادة رووا هذا عن قتادة مرسلا ولم يسندوه **باب** ما جاء فى كم صف اهل الجنة

بن بریدہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا سو کہا اُس نے یارسول اللہ کیا جنت مین گھوڑے ہین
فرمایا آپنے اگر تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت مین داخل کیا اور اُسمین یاقوت سُرخ کے جس گھوڑے پر تو نے سوار ہونا چاہا اور جہان کہین
تیری مرضی ہوئی کہ جنت مین لے کر اُڑے تو تجھے لیجائیگا - اور کہا راوی نے اور ایک مرد نے آپسے سوال کیا اور کہا یارسول اللہ
کیا جنت مین اونٹ ہونگے کہا راوی نے پس آپ نے اُسکو وہ جواب نہ دیا جو کہ اُسکے صاحب کو دیا تھا اور فرمایا اگر تجھے اللہ تعالیٰ
نے جنت مین داخل کیا تو تیرے لئے جنت مین جو کچھ تیرا دل چاہیگا اور جس سے تیری آنکھین لذت پکڑین موجود ہوگا -
حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے سفیان سے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے عبد الرحمن بن سابط
سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے بامعنے - اور یہ صحیح ہے حدیث مسعودی سے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل
بن سمرہ احمسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے واصل بن سائب سے اُسنے ابی سورہ سے اُس نے ابی ایوب سے کہا اُسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ مین گھوڑون کو دوست رکھتا ہون کیا جنت مین گھوڑے
ہین فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تو جنت مین داخل ہوا تو تیرے پاس گھوڑا یاقوت کا لایا جائیگا اس کے دو
پر ہونگے پھر تو اسپر سوار کیا جائیگا - پھر جہان تیری مرضی ہوگی تجھے لے کر اُڑے گا - اس حدیث کی اسناد قوی نہین اور نہین
پہچانتے ہم اسکو طریق ابی ایوب سے مگر اسی وجہ سے - اور ابو سورہ وہ ابی ایوب کا بھتیجا ہے حدیث مین ضعیف ہے بہت
ضعیف کیا اُسکو یحیٰی بن معین نے اور سُنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ ابو سورہ یہ منکر الحدیث ہے یہ ابو ایوب سے منکر روایتین
بیان کرتا ہے اُنپر کوئی اسکا متابع نہین ہوتا - **باب** اہل جنت کی عمر کے بیان مین حدیث کی ہمسے ابو ہریرہ یعنی محمد بن فراس بصری
نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے عمران یعنی ابو العوام نے قتادہ سے اُس نے شہر بن حوشب سے اُسنے
عبد الرحمن بن غنم سے اُسنے معاذ بن جبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کے جنت مین داخل ہونگے ایسی
حالت مین کہ اُنکے بدن اور مُنھ پر کوئی بال نہ ہوگا آنکھین سُرمگین ہونگی تیس یا تینتیس برس کے ہونگے یہ حدیث حسن غریب ہے
اور بعض شاگرد قتادہ نے اسکو قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے - اور اُسکو مسند نہین کیا - **باب** اس بیان مین کہ اہل جنت کی کتنی صفین ہونگی -

لہ مشتی اکثر نسخجات ترمذی مین مذکور نہین لیکن مشکوۃ مین ترمذی کی روایت سے موجود ہے حاصل مطلب کا یہ ہے کہ جس چیز کو دل جنت مین چاہے گا وہ وہان موجود ہوگی ۱۲

حدثنا حسين بن يزيد الطحان الكوفي نا محمد بن فضيل عن ضرار بن مرة عن محارب بن دثار عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة واربعون من سائر الامم هذا حديث حسن وقد روى هذا الحديث عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً ومنهم من قال سليمان بن بريدة عن ابيه وحديث ابي سنان عن محارب بن دثار حسن وابو سنان اسمه ضرار بن مرة و ابو سنان الشيباني اسمه سعيد بن سنان وهو بصري وابو سنان الشامي اسمه عيسى بن سنان هو القسملي **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت عمرو بن ميمون يحدث عن عبد الله بن مسعود قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في قبة نحوا من اربعين فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اترضون ان تكونوا ربع اهل الجنة قالوا نعم قال اترضون ان تكونوا ثلث اهل الجنة قالوا نعم قال اترضون ان تكونوا شطر اهل الجنة ان الجنة لا يدخلها الا نفس مسلمة ما انتم في الشرك الا كالشعرة البيضاء في جلد الثور الاسود او كالشعرة السوداء في جلد الثور الاحمر هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عمران بن حصين وابي سعيد الخدري **باب** ماجاء في صفة ابواب الجنة **حدثنا** الفضل بن الصباح البغدادي نا معن بن عيسى القزاز عن خالد بن ابي بكر عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہمسے حسین بن یزید طحان کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے ضرار بن مرہ سے اُسنے محارب بن دثار سے اُس نے ابن بریدہ سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کی ایک سو بیس[۱۲] صفین[ف] ہون گی اسّی تو اس امت سے ہون گی اور چالیس باقی امتون سے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث علقمہ بن مرثد سے اُس نے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور بعض نے ان مین سے کہا ہے کہ یہ روایت ہے بواسطہ سلیمان بن بریدہ کے اس کے باپ سے اور حدیث ابی سنان کی جو محارب بن دثار سے ہے حسن ہے اور ابو سنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابو سنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور یہ بصری ہے ۔ اور ابو سنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے وہ قسملی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سنا مین نے عمرو بن میمون سے کہ حدیث کرتا تھا عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُس نے ہم تقریبًا چالیس آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ مین موجود تھے سو کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو کہا اُنھون نے ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو کہا اُنھون نے ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کے آدھے[ع] ہو سبب اسکا یہ ہے کہ بہشت مین سوائے مسلمان جان کے اور کوئی داخل نہین ہوگا اور نہین ہو تم شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال بیل سیاہ کی کھال مین ۔ یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور اس باب مین روایت ہے عمران بن حصین اور ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہما ۔ **باب** جنت کے دروازون کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے فضل بن صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ قزاز نے خالد بن ابی بکر سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ف بریدہ کی حدیث مین مذکور ہے کہ کہ اسّی صفین امت محمدی سے جنت مین داخل ہونگی اور چالیس اور امتون سے اور ابن مسعود کی حدیث مین ہو کہ امت محمدی نصف اہل جنت کی ہوگی صورت مطابقت کی دونون مین یہ ہو کہ اولاً حدیث بریدہ کی ابن مسعود کی حدیث کا مقابلہ نہین کر سکتی دوسرا جواب یہ ہو کہ ابن مسعود کی حدیث مین دوسرے طریق سے لفظ ارجو کا آیا ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو پہلے امید اسی قدر ہوگی پھر آپکو اللہ تعالیٰ کی جانب سے زیادتی کی بشارت دی گئی ہو تیسرا جواب یہ ہو کہ جائز ہے کہ اسّی اور چالیس صفون کے آدمی تعداد مین یکسان ہون اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے جو تیسرے جواب کو رد کیا ہے کہ حضرت کے قول (کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صف ہوگی) سے معلوم ہوتا ہے کہ تعداد ہر ایک صف کی برابر ہوگی یہ جواب شیخ صاحب کا ٹھیک نہین کیونکہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ستر ہزار میری امت سے بلا حساب جنت مین داخل ہونگے رواہ البخاری اگر اسیقدر کے موافق تمام صفین ہونگی تو جنت مین داخل ہونیوالے آدمی بہت ہی کم ہونگے حالانکہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو کلمہ گو ہو وہ جنت مین داخل ہوگا بموجب اس حدیث کے اور بموجب حدیث بخاری کے جسمین تعداد کا ذکر ہے ایک ہی زمانہ مین اسقدر آدمی جنتی موجود ہو جاتے ہین کہ اسّی صفین ہو جائین بلکہ ایک ملک کے اسقدر آدمی جنتی موجود ہونگے اور ایک صحیح حدیث مین آیا ہے کہ پہلی جماعت جو جنت مین داخل ہوگی اُنکے منہ چودھوین رات کے چاند کے مثل روشن ہونگے دوسری کے مثل نہایت ستارے روشن کے اس حدیث سے بھی التزامًا نکلتا ہو کہ تمام صفین برابر نہین ہونگی پس ثابت ہوا کہ تعداد صفونکی مختلف ہوگی وہو المراد ۱۲ **ع** حضرت نے پہلے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر

ع آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو ۱۲

باب امتی الذی یدخلون منه الجنة عرضه مسیرة الراکب المجود ثلاثا ثم انهم لیضغطون علیه حتی تکاد مناکبهم تزول
هذا حدیث غریب و سألت محمدا عن هذا الحدیث فلم یعرفه و قال لخالد بن ابی بکر مناکیر عن سالم بن عبد الله **باب** ماجاء
فی سوق الجنة **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا هشام بن عمار نا عبد الحمید بن حبیب بن ابی العشرین نا الاوزاعی ثنا حسان بن
عطیة عن سعید بن المسیب انه لقی ابا هریرة فقال ابو هریرة اسأل الله ان یجمع بینی و بینك فی سوق الجنة فقال سعید افیها
سوق قال نعم اخبرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فیها بفضل اعمالهم ثم یؤذن فی
مقدار یوم الجمعة من ایام الدنیا فیزورون ربهم ویبرز لهم عرشه ویتبدی لهم فی روضة من ریاض الجنة فتوضع لهم
منابر من نور ومنابر من لؤلؤ ومنابر من یاقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذهب ومنابر من فضة ویجلس ادناهم و
مافیهم من دنی علی کثبان المسك والکافور مایرون ان اصحاب الکراسی بافضل منهم مجلسا قال ابو هریرة قلت یارسول
الله وهل نری ربنا قال نعم هل تتمارون فی رویة الشمس والقمر لیلة البدر قلنا لا قال کذلك لا تتمارون فی رویة
ربکم ولا یبقی فی ذلك المجلس رجل الا حاضره الله محاضرة حتی یقول للرجل منهم یا فلان بن فلان اتذکر یوم قلت
کذا و کذا فیذکره ببعض غدراته فی الدنیا فیقول یارب افلم تغفر لی فیقول بلی فبسعة مغفرتی بلغت منزلتك هذه
فبیناهم علی ذلك غشیتهم سحابة من فوقهم فامطرت علیهم طیبا لم یجدوا مثل ریحه شیئا قط ویقول ربنا قوموا الی
مااعددت لکم من الکرامة فخذوا ما اشتهیتم فناتی سوقا قد حفت به الملئکة فیه مالم تنظر العیون الی مثله ولم تسمع الاذان

دروازہ میری امت کا کہ جس سے جنت مین داخل ہوگی غرض اس کا مثل مسافت تین دن سوار تیز رو کے ہے پھر وہ اسپر مزدحم ہو جائین گے یعنے یک دفعہ گر پڑین گے یہانتک کہ قریب ہوگا کہ اُن کے کاندھے دور ہو جائین یعنی پھر اُن کا اتنا انبوہ ہوگا کہ ایک دوسرے سے ملکر ان کے کاندھے دور ہو جانے کو پہونچ جائین گے یہ حدیث غریب ہے اور مین نے محمد سے اس حدیث کے بابت سوال کیا تو اُس نے اس کو نہ پہچانا اور کہنے لگا کہ خالد بن ابی بکر کی منکر روایتین ہین سالم بن عبد اللہ سے۔ **باب** جنت کی بازار کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن عمار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن حبیب بن ابی العشرین نے کہا حدیث کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث کی ہم سے حسان بن عطیہ نے سعید بن مسیب سے یہ کہ وہ ابو ہریرہ رضؓ سے ملا پس کہا ابو ہریرہ نے مین اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہون کہ مجھے اور تجھے جنت کے بازار مین جمع کرے سو کہا سعید نے کیا اُس مین بازار ہے کہا اُس نے ہان خبر دی ہے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ جب اہل جنت اس مین داخل ہون گے تو اس مین موافق اپنے اپنے اعمال کے نازل ہون گے یعنے ہر ایک کو موافق اس کے عمل کے درجہ بیٹھنے کا ملیگا پھر برابر دن جمعہ کے ایام دنیا سے آواز دیجائیگی تو اپنے رب کی زیارت کرین گے اور ان کے لئے رب کا عرش ظاہر ہوگا اور خود پروردگار انکے واسطے ایک باغ مین جنت کے باغون سے ظاہر ہوگا۔ اور انکے واسطے نور اور موتی اور یاقوت اور زبرجد اور سونے اور چاندی کی منبرین رکھی جائین گی اور کمتر درجہ کا ان مین سے مشک کے تودے پر بیٹھے گا اور ان مین سے کوئی خسیس نہین ہے۔ اور انکو یہ توہم نہ ہوگا کہ کرسیون والے ان مین مجلس مین سے افضل ہین۔ کہا ابو ہریرہ رضؓ نے مین نے کہا یا رسول اللہ اور کیا ہم اپنے رب کو دیکھین گے فرمایا آپ نے ہان کیا تم آفتاب مین اور چودھوین رات کے چاند کے دیکھنے مین شک کرتے ہو کہا ہم نے کہ نہین فرمایا آپ نے اسی طرح تم اپنے رب کے دیکھنے مین شک نہ کروگے اور اس مجلس مین کوئی شخص نہ رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس سے خود بالمشافہہ کلام کرے گا حتی کہ ان مین سے ایک مرد کو کہیگا اے فلان بن فلان کیا تو فلان دن کو یاد رکھتا ہے کہ تونے فلان فلان بات کہی تھی اور اس کو بعض گناہ اس کے جو کہ اُس نے دنیا مین کئے تھے یاد کرائیگا پھر وہ مرد کہے گا اے رب میرے کیا تونے مجھے نہین بخشا سو وہ کہے گا کیون نہین پس بسبب میری بخشش ہی کے تو اس مرتبہ کو پہونچا ہے سو وہ اُسی حالت مین ہی ہونگے کہ انکو بادل انکے اوپر سے ڈھانپ لے گا اور اُنپر ایسی خوشبو برسائیگا کہ اُنھون نے آگے کبھی ایسی خوشبو پائی نہین ہوگی اور ہمارا رب کہے گا کھڑے ہو جاؤ اس کی طرف جو مین نے تمھارے لئے عزت دار چیزین تیار کی ہین سو تم جو کچھ چاہو پس ہم ایک ایسی بازار مین آئین گے کہ اس کو فرشتون نے پر کیا ہوگا۔ اس مین ایسی چیزین ہونگی کہ نہ تو آنکھون نے ایسی دیکھی ہین اور نہ کانون نے سُنی ہین۔

من

ولم یخطر علی القلوب فیحمل الینا ما اشتهینا لیس یباع فیها ولا یشتری وفی ذلک السوق یلقی اهل الجنة بعضهم بعضا قال فیقبل الرجل ذو المنزلة المرتفعة فیلقی من هو دونه وما فیهم دنی فیروعه ما یری علیه من اللباس فما ینقضی اخر حدیثه حتی یتخیل علیه ما هو احسن منه وذلک انه لا ینبغی لاحد ان یحزن فیها ثم ننصرف الی منازلنا فتتلقانا ازواجنا فیقلن مرحبا واهلا لقد جئت وان لک من الجمال افضل مما فارقتنا علیه فنقول انا جالسنا الیوم ربنا الجبار ویحقنا ان ننقلب بمثل ما انقلبنا هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** احمد بن منیع وهناد قالا نا ابو معاویة نا عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة لسوقا ما فیها شری ولا بیع الا الصور من الرجال والنساء فاذا اشتهی الرجل صورة دخل فیها هذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی رویة الرب تبارک وتعالی **حدثنا** هناد نا وکیع عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد الله البجلی قال کنا جلوسا عند النبی صلی الله علیه وسلم فنظر الی القمر لیلة البدر فقال انکم ستعرضون علی ربکم فترونه کما ترون هذا القمر لا تضامون فی رؤیته فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوة قبل طلوع الشمس وصلوة قبل غروبها فافعلوا ثم قرأ فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب هذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن صهیب عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله للذین احسنوا الحسنی وزیادة قال اذا دخل اهل الجنة الجنة نادی منادی ان لکم عند الله موعدا قالوا الم یبیض وجوهنا وینجنا من النار ویدخلنا الجنة قالوا بلی

اور نہ دلوں میں گذری ہیں پس ہماری طرف اُٹھایا جائیگا جو کچھ ہم چاہیں گے نہ اُسمیں خرید ہوگی اور نہ فروخت۔ اور اس بازار میں اہل جنت بعض بعض کو ملینگے سو ایک مرد صاحب مرتبے بلند کا آئیگا اور اپنے کمتر کے مرتبے والے سے ملاقات کریگا (اور اُنمیں خسیس کوئی نہیں ہوگا) اور اسکو لباس اس شخص کا جو اس پر دہ دیکھے گا بُرا معلوم ہوگا پس اُنکی بات ابھی تمام نہ ہوئی ہوگی کہ اسکو معلوم ہو جائیگا کہ اسکا لباس مجھ سے اچھا ہے۔ اور سبب اسکا یہ ہے کہ کسی کو لائق نہیں کہ اسمیں مغموم ہو۔ پھر ہم اپنے گھروں کی طرف واپس آئینگے اور اپنی بیویوں سے ملاقات کرینگے سو وہ ہمسے کہینگی مرحبا و اہلاً یعنی مبارک ہو تمکو اور تم اپنے گھر وہیں آئے ہو اور تم آئے ہو ایسی حالت میں کہ تمہاری خوبصورتی زیادہ ہوگئی ہے اسوقت سے کہ جسپر آپنے ہمسے مفارقت کی تھی پس ہم کہینگے ہم آج کے دن اپنے رب جبار کے پاس بیٹھے ہیں اور لائق ہے کہ ہماری یہی صورت ہو جائے کہ جسپر ہم ہوگئے ہیں (جمالِ ہمنشین در من اثر کرد + وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم) یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے نعمان بن سعد سے اُسنے علی رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک بازار ہے نہ اُسمیں خرید ہے اور نہ فروخت مگر تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پس جب کوئی مرد کسی صورت کی خواہش کریگا تو اُسمیں داخل ہو جائیگا یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اللہ تبارک و تعالےٰ کے دیدار کے بیان میں حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے جریر بن عبداللہ بجلی رضؓ سے کہا اُسنے ہم نبی صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس آپنے چودھویں رات کے چاند کیطرف دیکھا اور فرمایا بیشک اپنے رب کے روبرو پیش کیے جاؤ گے اور تم اُسکو ایسا دیکھو گے جیسا کہ تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو تم اُسکے دیکھنے میں کچھ شک نہ کرو گے سو تم اگر یہ بات کر سکو کہ تم طلوع آفتاب سے پہلے نماز پڑھو اور اُسکے غروب سے پہلے نماز پڑھو مغلوب نہ ہو جاؤ تو کیا کرو یعنی یہ نماز ترک نہ کیا کرو پھر آپنے یہ آیت پڑھی فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب یعنی تسبیح کر ساتھ حمد رب اپنے کے پہلے چڑھنے آفتاب کے اور پہلے غروب کے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت بن بنانی سے اسنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے صہیب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں للذین احسنوا الحسنی و زیادہ فرمایا آپنے جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائینگے تو آوازہ دینے والا یہ آواز دیگا کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس ایک وعدہ ہے کہینگے کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے منھوں کو سفید نہیں کیا اور آگ سے نجات نہیں دی اور جنت میں داخل نہیں کیا کہینگے فرشتے کیوں نہیں (یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے

لہ غرض یہ ہے کہ جب کوئی آدمی دوسرے کی ملاقات کو آیا اور دیکھا کہ اُسکا لباس میرے لباس سے اچھا نہیں ہے تو اتنے میں ہی اُسکا لباس اُس سے بہتر ہو جائیگا یا یہ معنی ہیں کہ اگر کمتر درجہ والے کے دل میں گذرا کہ اس شخص کا لباس میرے لباس سے بہتر ہے تو باتوں باتوں ہی میں اسکا لباس بھی اُسکے لباس سے بہتر ہو جائیگا ۱۲

فیکشف الحجاب قال فواللہ ما اعطاھم شیئا احب الیھم من النظر الیہ ھذا حدیث انما اسندہ حماد بن سلمۃ ورفعہٗ وروی سلیمان بن المغیرۃ ھذا الحدیث عن ثابت البنانی عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ قولہ **حدثنا** عبد بن حمید اخبرنی شبابۃ بن سوار عن اسرائیل عن ثویر قال سمعت ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الیٰ جنانہ وزوجاتہ ونعیمہ وخدامہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من ینظر الیٰ وجھہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربھا ناظرۃ وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن اسرائیل عن ثویر عن ابن عمر مرفوعا ورواہ عبد الملک بن ابجر عن ثویر عن ابن عمر موقوفا ورواہ عبید اللہ الاشجعی عن سفیان عن ثویر عن مجاھد عن ابن عمر قولہ ولم یرفعہ **حدثنا** بذلک ابو کریب محمد بن العلاء نا عبید اللہ الاشجعی عن سفیان عن ثویر عن مجاھد عن ابن عمر نحوہ ولم یرفعہ **حدثنا** محمد بن طریف الکوفی نا جابر بن نوح عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تضامون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر ھل تضامون فی رؤیۃ الشمس قالوا لا قال فانکم سترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون فی رؤیتہ ھذا حدیث حسن غریب وھکذا روی یحییٰ بن عیسی الرملی وغیر واحد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروای عبد اللہ بن ادریس عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث ابن ادریس عن الاعمش غیر محفوظ وحدیث ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصح وھکذا رواہ سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ مثل ھذا الحدیث

تم پر بہت احسان کیا ہے مگر اسکی ابھی ایک نعمت باقی ہے جسکے حق مین فرمایا ہے کہ مین زیادہ دونگا وہ زیادتی یہ ہے) پس پردہ اُٹھایا جائیگا فرمایا آنحضرت نے پس قسم ہے اللہ کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے انکو نہین دی جو انکو اسکی طرف نظر کرنے سے زیادہ محبوب ہو۔ اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ نے مسند اور مرفوع کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے سلیمان بن مغیرہ نے اس حدیث کو ثابت بنانی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے قول اسکا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی مجھے شبابہ بن سوار نے اسرائیل سے اُس نے ثویر سے کہا اُسنے سنا مین نے ابن عمرؓ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت مین سے کمتر مرتبے والا وہ شخص ہے جو اپنے باغون اور بیویون اور نعمتون اور خادمون کی طرف ہزار برس کے فاصلہ سے دیکھیگا۔ اور بہت عزت والا اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ شخص ہے جو اس کے مُنھ کی طرف صبح اور شام دیکھے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وجوہٌ یومئذٍ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ یعنے بہت مُنھ تر و تازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہونگے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے مرفوعًا مروی ہے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ثویر سے اُسنے ابن عمرؓ سے اور روایت کیا ہے اسکو عبد الملک بن ابجر نے ثویر سے اُسنے ابن عمر سے موقوفًا۔ اور روایت کیا اسکو عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے اُس نے ثویر سے اُسنے مجاہد سے اسنے ابن عمر سے قول اُسکا اور اسکو مرفوع نہین کیا۔ **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ابو کریب یعنے محمد بن علا نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے اُسنے ثویر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہین کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن طریف کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے جابر بن نوح نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرۃؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم چودھوین رات کے چاند کے دیکھنے مین شک کرتے ہو کیا تم آفتاب کے دیکھنے مین شک کرتے ہو کہا انھون نے کہ نہین فرمایا آپ نے بیشک تم رب کو دیکھو گے جیسا کہ چودھوین رات کے چاند کو دیکھتے ہو اس کے دیکھنے مین کچھ شک نہین کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحیی بن عیسے رملی وغیرہ نے اعمش سے اُس نے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرۃؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کیا ہے عبد اللہ بن ادریس نے اعمش سے اسنے ابی صالح سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حدیث ابن ادریس کی جو اعمش سے ہے محفوظ نہین ہے اور حدیث ابی صالح کی جو بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے بہت صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور بواسطہ ابی سعیدؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر اس وجہ سے بھی مثل اس حدیث کے مروی ہے۔

نعمۃ

وھو حدیث صحیح ایضًا **باب حدثنا** سوید نا عبد اللہ بن المبارک نا مالک بن انس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقول لاھل الجنة یا اھل الجنة فیقولون لبیک ربنا وسعدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون ما لنا لا نرضی وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول انا اعطیکم افضل من ذلک قالوا وای شئ افضل من ذلک قال احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم ابدا ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی ترائی اھل الجنة فی الغرف **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ نا فلیح بن سلیمان عن ھلال بن علی عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اھل الجنة لیتراءون فی الغرفة کما یتراءون الکوکب الشرقی او الکوکب الغربی الغارب فی الافق او الطالع فی تفاضل الدرجات فقالوا یا رسول اللہ اولئک النبیون قال بلی والذی نفسی بیدہ واقوام اٰمنوا باللہ ورسولہ وصدقوا المرسلین ھذا حدیث صحیح **باب** ما جاء فی خلود اھل الجنة واھل النار **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجمع اللہ الناس یوم القیٰمة فی صعید واحد ثم یطلع علیھم رب العٰلمین فیقول الا یتبع کل انسان ما کانوا یعبدون فیمثل لصاحب الصلیب صلیبہ ولصاحب التصاویر تصاویرہ ولصاحب النار نارہ فیتبعون ما کانوا یعبدون ویبقی المسلمون فیطلع علیھم رب العٰلمین فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک ونعوذ باللہ منک اللہ ربنا وھٰذا مکاننا حتی نری ربنا وھو یامرھم ویثبتھم ثم یتواری ثم یطلع فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک اللہ ربنا وھٰذا مکاننا حتی نریٰ ربنا وھو یامرھم

اور وہ حدیث بھی صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ فرمائے گا بہشتی لوگون سے کہ اے بہشتیو سو وہ کہین گے اے رب ہم حاضر ہین خدمت مین پھر خدا فرمائیگا کہ کیا تم راضی ہوے وہ کہین گے کیون نہ ہم راضی ہون حالانکہ تونے ہمکو اتنا کچھ دیا ہے کہ کسی کو نہین دیا پھر خدا فرمائیگا مین تمکو اس سے بھی عمدہ چیز دیتا ہون وہ کہین گے بہشت سے عمدہ چیز کیا ہی خدا فرمائیگا اب مین نے اتاری تمپر اپنی رضامندی سو اسکے بعد مین تمپر کبھی غصہ نہ کرونگا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اہل جنت کا جھروکھون مین آپسمین دیکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے ہلال بن علی سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُس نے ابی ہریرہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بیشک اہل جنت ایک دوسرے کو آپسمین دیکھین گے جیسا کہ دیکھتے ہین لوگ ستارے شرقی کو یا ستارے غربی کو جو کنارے مین غروب ہونیوالا ہو یا طلوع کرنیوالا ہو درجات[۱] کی زیادتی مین پس کہا لوگون نے یا رسول اللہ وہ تو نبی ہونگے فرمایا آپ نے ہان قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اور وہ قومین بھی ہون گی جو اللہ اور رسول کے ساتھ ایمان لائی ہین اور پیغمبرون کو سچ جانا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** اہل جنت اور اہل نار کے خلود کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگون کو قیامت کے دن ایک زمین مین جمع کریگا پھر اُنپر رب العالمین جھانکے گا اور کہیگا کیون نہین تابع ہوتا ہر ایک انسان جسکی وہ عبادت کرتا تھا۔ پھر صاحب صلیب کے لئے صلیب کی تصویر بنا دیجائیگی اور صاحب تصویر کے لئے تصویر کی اور صاحب آگ کے لئے آگ کی یعنی جسکی جو پرستش کرتا تھا اسکی صورت اسکے سامنے لائی جائیگی سو وہ جسکی عبادت کرتے تھے اسی کے تابع ہو جائینگے اور مسلمان باقی رہین گے پھر انپر رب العالمین جھانکے گا اور کہیگا تم کیون لوگون کے پیچھے نہین لگتے پس وہ کہینگے ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ چاہتے ہین ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ چاہتے ہین۔ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور یہ ہمارا مکان ہے یہانتک کہ ہم اپنے رب کو دیکھین یعنی جبتک ہم اسکو دیکھینگے نہین یہان ہی ٹھہرے رہین گے اور وہی انکو حکم دے رہا ہے اور ثابت رکھتا ہے یعنی خود ہی پروردگار انکو حکم دے رہا ہے کہ لوگونکے پیچھے لگو اور خود ہی اُنکے دلونکو مستحکم کر رہا ہے کہ پھرنے نہین دیتا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوشیدہ ہوگا پھر اُنپر جھانکیگا اور کہیگا تم کیون لوگونکے پیچھے نہین لگتے وہ کہینگے ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ مانگتے ہین ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ مانگتے ہین۔ اللہ ہمارا رب ہے اور یہ ہمارا مکان ہے یہانتک کہ ہم اپنے رب کو دیکھین اور وہی انکو حکم دے رہا ہے

[۱] یعنی بعض کا بعض سے اسقدر درجہ بلند ہوگا کہ جیسے ستارہ کنارے غربی یا شرقی مین آسمان مین دور سے نظر آتا ہی ۱۲

ويثبتهم قالوا وهل نراه يا رسول الله قال وهل تضارون فى رؤية القمر ليلة البدر قالوا لا يا رسول الله قال فانكم لا تضارون
فى رؤيته تلك الساعة ثم يتوارى ثم يطلع فيعرفهم نفسه ثم يقول انا ربكم فاتبعونى فيقوم المسلمون ويوضع الصراط فيمرون
عليه مثل جياد الخيل والركاب وقولهم عليه سلم سلم ويبقى اهل النار فيطرح منهم فيها فوج فيقال هل امتلأت فتقول هل
من مزيد ثم يطرح فيها فوج فيقال هل امتلأت فتقول هل من مزيد حتى اذا اوعبوا فيها وضع الرحمٰن قدمه فيها وازوى
بعضها الى بعض ثم قال قط قالت قط قط فاذا ادخل الله تعالىٰ اهل الجنة الجنة واهل النار النار اتى بالموت ملببا فيوقف على
السور الذى بين اهل الجنة واهل النار ثم يقال يا اهل الجنة فيطلعون خائفين ثم يقال يا اهل النار فيطلعون مستبشرين
يرجون الشفاعة فيقال لاهل الجنة ولاهل النار هل تعرفون هٰذا فيقولون هٰؤلاء وهٰؤلاء قد عرفناه هو الموت الذى وكل
بنا فيضجع فيذبح ذبحا على السور ثم يقال يا اهل الجنة خلود لا موت ويا اهل النار خلود لا موت هٰذا حديث حسن صحيح
حدثنا سفيان بن وكيع نا ابى عن فضيل بن مرزوق عن عطية عن ابى سعيد يرفعه قال اذا كان يوم القيٰمة اتى بالموت
كالكبش الاملح فيوقف بين الجنة والنار فيذبح وهم ينظرون فلو ان احدا مات فرحا لمات اهل الجنة ولو ان احدا مات حزنا
لمات اهل النار هٰذا حديث حسن وقد روى عن النبى صلى الله عليه وسلم روايات كثيرة مثل هٰذا ما يذكر فيه امر الرؤية ان الناس
يرون ربهم وذكر القدم وما اشبه هٰذه الاشياء والمذهب فى هٰذا عند اهل العلم من الائمة مثل سفيان الثورى ومالك بن انس
وسفيان بن عيينة وابن المبارك ووكيع وغيرهم انهم رووا هٰذه الاشياء وقالوا نروى هٰذه الاحاديث ونؤمن بها ولا يقال
كيف وهٰذا الذى اختاره اهل الحديث ان يرووا هٰذه الاشياء كما جاءت ويؤمن بها ولا تفسر ولا يتوهم ولا يقال كيف

اور وہی انکو ثابت رکھتا ہے کہا صحابہ نے اور کیا ہم اسکو دیکھین گے یا رسول اللہ۔ فرمایا آپنے اور کیا تم چودھوین رات کے چاند کے دیکھنے مین
شک کرتے ہو کہا اُنھون نے کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا آپنے سو تم اسکے دیدار مین بھی اس گھڑی شک نہ کروگے پھر پوشیدہ ہو جائیگا پھر جھانکیگا
اور انکو اپنے آپ ظاہر کریگا پھر فرمائیگا مین تمھارا رب ہون سو تم میرے پیچھے لگو پھر مسلمان کھڑے ہو جائین گے۔ اور پل صراط رکھا جائے گا
اور لوگ اسپر مثل تیز رو گھوڑے اور اونٹ کے گذرینگے اور قول انکا اسپر یہ ہوگا سلم سلم یعنے الٰہی ہمکو سلامت رکھ سلامت رکھ۔ اور دوزخ
والے باقی رہینگے سو انمین سے ایک فوج اسمین ڈالی جائیگی اور اس دوزخ سے کہا جائیگا کیا تو پر ہو گئی ہے وہ کہے گی ہل من مزید یعنی ہے
کچھ زیادتی۔ پھر ایک فوج اسمین ڈالی جاوے گی اور کہا جائیگا کیا تو پر ہو گئی ہے وہ کہے گی ہل من مزید یہانتک کہ جب وہ تمام اسمین ڈالے
جائینگے تو خدا تعالی اپنا قدم مبارک اسمین رکھے گا اور بعض اسکا بعض کیطرف سمٹ جائیگا پھر پروردگار فرمائیگا کہ بس وہ کہے گی بس بس۔ پھر جب
اللہ تعالے جنت والون کو جنت مین داخل کرلیگا اور دوزخیون کو دوزخ مین تو موت گریبان پکڑ کر لائی جائیگی اور اس دیوار پر کھڑی کی جائیگی جو بہشتیون
اور دوزخیون کے درمیان ہے۔ پھر کہا جائیگا اے اہل جنت سو وہ ڈرتے ہوے جھانکین گے پھر کہا جائیگا اے اہل نار تو وہ خوشی کی حالت مین
شفاعت کی اُمید رکھتے ہوے جھانکین گے پھر اہل جنت اور اہل نار سے کہا جائیگا کیا تم اسکو پہچانتے ہو تو وہ اور یہ کہینگے ہم اسکو پہچانتے ہین
یہ وہ موت ہے جو ہمارے ساتھ موکل تھی پھر اس کو لٹایا جائیگا اور اسی دیوار پر ذبح کیا جائیگا پھر کہا جائیگا اے اہل جنت اب اسمین ہمیشہ رہنا ہے مرنا
نہین اور اے اہل نار اب اسمین ہمیشہ رہنا ہے مرنا نہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے
باپنے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے وہ اسکو مرفوع کرتا ہے کہ فرمایا آپ نے جب قیامت کا دن ہوگا تو موت کو مثل
دنبہ ابلق کے لایا جائیگا اور درمیان جنت اور دوزخ کے کھڑا کیا جائیگا پھر اسکو لوگون کے دیکھتے ہوئے ذبح کیا جائیگا سو اگر کوئی خوشی سے
مرتا تو اہل جنت مرجاتے اور اگر کوئی غم سے مرتا تو دوزخی مرجاتے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین مروی
ہین مثل اسکے کہ جنمین امر دیدار الٰہی کا ذکر ہے یہ کہ لوگ اپنے رب کو دیکھین گے اور جنمین کہ ذکر قدم کا ہے اور جو چیز کہ انکے مشابہ ہے۔ اور مذہب اس بارہ
مین اہل علم کا اماموں سے مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہ کا یہ ہے کہ وہ ان حدیثون کو روایت کرتے
ہین اور کہتے ہین یہ حدیثین روایت کی جاوین اور ہم انکے ساتھ ایمان لاتے ہین اور نہ کہا جاوے کہ یہ کسطرح ہے اور یہی مذہب ہے کہ جسکو محدثین نے
پسند کیا ہے کہ ان حدیثون کی روایت کرتے ہین اور کہتے ہین یہ حدیثین روایت کیجاوین اور تفسیر نہ کی جاوے اور نہ کہا جاوے کہ کس طرح ہین

وهٰذا امر اهل العلم الذی اختاروا و ذهبوا الیه ومعنی قوله فی الحدیث فیعرفهم نفسه یعنی یتجلی لهم **باب** ماجاء حفت الجنة بالمکاره وحفت النار بالشهوات **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عمرو بن عاصم انا حماد بن سلمة عن حمید وثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال حفت الجنة بالمکاره وحفت النار بالشهوات هٰذا حدیث حسن غریب صحیح من هٰذا الوجه **حدثنا** ابوکریب نا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لما خلق الله الجنة والنار ارسل جبرئیل الی الجنة فقال انظر الیها والی ما اعددت لاهلها فیها قال فجاءها فنظر الیها والی ما اعد الله لاهلها فیها قال فرجع الیه قال فوعزتك لا یسمع بها احد الا دخلها فامر بها فحفت بالمکاره فقال رجع الیها فانظر الی ما اعددت لاهلها فیها قال فرجع الیها فاذا هی قد حفت بالمکاره فرجع الیه فقال فوعزتك لقد خفت ان لا یدخلها احد قال اذهب الی النار فانظر الیها والی ما اعددت لاهلها فیها فاذا هی یرکب بعضها بعضا فرجع الیه فقال فوعزتك لا یسمع بها احد فیدخلها فامر بها فحفت بالشهوات فقال ارجع الیها فرجع الیها فقال فوعزتك لقد خشیت ان لا ینجو منها احد الا دخلها هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی احتجاج الجنة والنار **حدثنا** ابوکریب نا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجت الجنة والنار فقالت الجنة یدخلنی الضعفاء والمساکین وقالت النار یدخلنی الجبارون

اور یہ امر اہل علم کا ہے کہ جسکو اُنھون نے اختیار کیا ہے اور جسکی طرف گئے ہین - اور معنی اس قول کے جو حدیث مین مذکور ہے فیعرفہم نفسہ یہ ہین کہ پروردگار انکے لئے ظاہر ہوگا **باب** گھیری گئی بہشت ساتھ تکلیفات کے اور گھیری گئی دوزخ ساتھ خواہشات نفسانی کے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے حمید اور ثابت سے اُنھون نے انس رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھیری گئی جنت[1] مشقت اور تکلیفات سے اور گھیری گئی دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے - یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہؓ سے اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور کہا اس کی طرف دیکھ اور اس کی طرف کہ جو کچھ مین نے اس مین اس کے اہلون کے واسطے تیار کیا ہے فرمایا آپنے سو جبرئیل علیہ السلام آئے اور اسکی طرف دیکھا اور اس کی طرف کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اسمین اسکے اہلون کے واسطے تیار کیا ہی فرمایا آپنے پھر جبرئیل علیہ السلام لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف آکر کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی جو کوئی اُسکو سنے گا اسمین داخل ہو جائیگا پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو وہ مشقت اور تکلیفات سے گھیری گئی پھر فرمایا اللہ تعالےٰ نے اسکی طرف جا اور اسکی طرف دیکھ کہ جو مین نے اسمین اسکے اہلون کیواسطے تیار کیا ہے فرمایا آپنے پس جبرئیل علیہ السلام اسکی طرف گئے دیکھا تو وہ مشقت اور تکلیفات سے گھیری گئی ہے پھر جبرئیل علیہ السلام واپس ہو کر اللہ تعالیٰ کیطرف آئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی مجھے خوف ہوا ہے کہ اب اسمین کوئی بھی داخل نہین ہوگا کیونکہ اب تکلیفات اُٹھا کر اسمین داخل ہونا پڑیگا اور یہ امر لوگون کو گوارا نہین ہوگا فرمایا اللہ نے دوزخ کیطرف جا - اور اسکی طرف دیکھ اور اسکی طرف کہ جو کچھ مین نے اسمین اسکے اہلون کے واسطے تیار کیا ہے دیکھا تو بعض اسکا بعض پر سوار ہو رہا ہے یعنی بعض بعض کو کھا رہا ہے پس جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کیطرف آئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی اسکو کوئی سنکر داخل نہین ہوگا پس حکم دیا گیا تو وہ خواہشات نفسانی سے گھیری گئی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکی طرف جا تو وہ گئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی البتہ مجھے خوف ہوا ہے اب اس سے کوئی نجات نہین پائیگا سب اسی مین داخل ہونگے کیونکہ تمام لوگ خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑینگے اور وہی اسکے باعث ہونگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جنت اور دوزخ کے جھگڑے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت اور دوزخ نے جھگڑا[2] کیا سو کہا جنت مین مجھ مین ضعیف لوگ اور مسکین داخل ہونگے اور کہا دوزخ نے مجھ مین سرکش

[1] یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہے۔

[2] علامہ طیبی نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ کا جھگڑا حقیقۃً مراد ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ قادر ہے کہ ان مین یہ قدرت پیدا کردے یا بطور تمثیل کے آپ نے فرمایا واللہ اعلم۔ مصح

والمتكبرون فقال للنار انت عذابي انتقم بك ممن شئت وقال للجنة انت رحمتي ارحم بك من شئت هذا حديث حسن
صحيح **باب** ماجاء ما لادنى اهل الجنة من الكرامة **حدثنا** سويد بن نصر نا ابن المبارك نا رشدين بن سعد ثني
عمرو بن الحارث عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادنى اهل الجنة
الذي له ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد وياقوت كما بين الجابية الى صنعاء
وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات من اهل الجنة من صغير او كبير يردون بني ثلاثين في الجنة
لا يزيدون عليها ابدا وكذلك اهل النار وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان عليهم التيجان ان ادنى
لؤلؤة منها لتضئ ما بين المشرق والمغرب هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث رشدين بن سعد **حدثنا** ابو بكر
محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثني ابي عن عامر الاحول عن ابي الصديق الناجي عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم المؤمن اذا اشتهى الولد في الجنة كان حمله ووضعه وسنه في ساعة كما يشتهي هذا حديث حسن
غريب وقد اختلف اهل العلم في هذا فقال بعضهم في الجنة جماع ولا يكون ولد هكذا روي عن طاؤس ومجاهد وابراهيم
النخعي وقال محمد قال اسحق بن ابراهيم في حديث النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتهى المؤمن الولد في الجنة كان في ساعة
كما يشتهي ولكن لا يشتهي قال محمد وقد روي عن ابي رزين العقيلي عن النبي صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة لا يكون
لهم فيها ولد وابو صديق الناجي اسمه بكر بن عمرو ويقال بكر بن قيس **باب** ماجاء في كلام الحور العين **حدثنا**

اور متکبر داخل ہونگے پس اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے کہا تو میرا عذاب ہے میں تیرے ساتھ جس شخص سے چاہوں انتقام لوں اور جنت سے
کہا تو میری رحمت ہے تیرے ساتھ جس کو چاہوں رحمت کروں[ف۱] - یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ جو کچھ کمتر درجہ والے بہشتی کیواسطے
عزت ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے عمرو
بن حارث نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کمتر اہل جنت کا مرتبہ
مین وہ شخص ہوگا کہ جسکے لئے اسّی ہزار خادم اور بہتّر بیویاں ہونگی - اور اسکے واسطے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے اسقدر کھڑا کیا جائیگا
جسقدر کہ فاصلہ الجابیہ سے صنعا تک ہے (الجابیہ شام مین شہر ہے اور صنعا یمن مین) اور ساتھ اس اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی جنتی چھوٹا یا بڑا مرتا ہے تو وہ جنت مین تیس برس کا ہوکر داخل ہوگا اسپر کبھی وہ زیادہ نہین ہونگے اور ایسا ہی دوزخیونکا
حال ہے اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ اُنپر ایسے تاج ہونگے کہ کمتر درجے کا موتی انمین سے ابین
مشرق اور مغرب کو روشن کردیتا ہے - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر یعنے محمد
بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے عامر احول سے اُسنے ابی صدیق ناجی سے اُسنے ابی سعید
خدری رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن جب جنت مین اولاد کی خواہش کریگا تو حمل اسکا اور جننا اسکا اور سن اسکا
(جو کہ جنتیون کے لئے ہوگا) ایک ساعت مین ہوگا جیسا کہ وہ خواہش کریگا - یہ حدیث حسن غریب ہے - اور اہل علم نے اسمین اختلاف کیا ہی
سو کہا بعض نے جنت مین جماع ہوگا اور اولاد نہوگی ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اور کہا محمد نے کہ کہا[ف۲] اسحاق بن ابراہیم
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مین کہ (مؤمن جب جنت مین اولاد کی خواہش کریگا تو اولاد ایک ساعت مین ہوجائے گی جیسا کہ
وہ خواہش کرے گا) لیکن وہ خواہش نہین کریگا - کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطہ ابی رزین عقیلی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل جنت
کے واسطے جنت مین اولاد نہ ہوگی - اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور کہا گیا ہے بکر بن قیس **باب** حورین فراخ چشم کے
کلام کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے

ف۱ یعنی یہ کام میری مشیت اور میرے اختیار مین ہے ایک کو مین نے سبب رحمت کا بنادیا اور دوسرے کو سبب عذاب کا مین جسطرح چاہون کرون میرے کام مین کوئی علت نہین اُٹھا سکتا تمھارے یہ جھگڑے بیفائدہ ہین ۱۲

ف۲ اسحاق بن ابراہیم نے کہا ہے کہ حضرت نے جو فرمایا ہے کہ مؤمن جب جنت مین اولاد کی خواہش کریگا تو اسکی خواہش کے موافق فی الفور اولاد ہوجائے گی اس سے مراد یہ ہے کہ بالفرض اگر اس کی خواہش ہوئی تو ہوگی مگر اسکی خواہش ہونی نہین ۱۲

هناد واحمد بن منیع قالا نا ابومعاویة نا عبدالرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة لمجتمعا للحور العین یرفعن باصوات لم یسمع الخلائق مثلها یقلن نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا وکنا له وفی الباب عن ابی هریرة وابی سعید وانس حدیث علی حدیث غریب **باب** ماجاء فی صفة انهار الجنة **حدثنا** محمد بن بشار نا یزید بن هارون نا الجریری عن حکیم بن معاویة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان فی الجنة بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانهار بعد هذا حدیث حسن صحیح وحکیم بن معاویة هو والد بهز **حدثنا** هناد نا ابوالاحوص عن ابی اسحق عن برید بن ابی مریم عن انس بن مالک قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سأل الله الجنة ثلث مرات قالت الجنة اللهم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللهم اجره من النار هکذا روی یونس عن ابی اسحق هذا الحدیث عن برید بن ابی مریم عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وقد روی عن ابی اسحق عن برید بن ابی مریم عن انس بن مالک قوله **حدثنا** ابوکریب نا وکیع عن سفیان عن ابی الیقظان عن زاذان عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة علی کثبان المسک اراه قال یوم القیمة یغبطهم الاولون والاخرون رجل ینادی بالصلوات الخمس فی کل یوم ولیلة ورجل یؤم قوما وهم به راضون وعبد ادی حق الله وحق موالیه هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا عن سفیان الثوری وابوالیقظان اسمه عثمان بن عمیر

ہناد اور احمد بن منیع نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن اسحاق نے نعمان بن سعد سے اُسنے علی رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین حورین فراخ چشم کے واسطے ایک مقام ہے کہ وہان جمع ہوتی ہین وہ اسمین ایسی بلند آواز کرتی ہین کہ اسکے مثل خلقت نے سنا نہین کہتی ہین ہم ہمیشہ رہنے والی ہین سو ہلاک نہ ہون گی اور ہم ناز پروردہ ہین سو محتاج نہونگی اور ہم راضی ہین سو غصے نہ ہونگی خوشی ہو اسکے لئے جو ہمارے لئے ہو اور ہم اسکے لئے ہون اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث علی کی غریب ہے **باب** جنت کی نہرون کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے جریری نے حکیم بن معاویہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت مین دریا ہے پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودھ کا اور دریا شراب کا پھر بعد[1] اسکے نہرین پھٹین گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حکیم بن معاویہ وہ والد بہز کا ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے برید بن ابی مریم سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اللہ تعالےٰ سے جنت تین بار طلب کرے تو جنت[2] کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت مین داخل کر اور جو کوئی دوزخ سے تین بار پناہ چاہے تو دوزخ کہتی ہے اے اللہ اسکو دوزخ سے پناہ دے ایسا ہی روایت کیا ہے یونس نے ابی اسحاق سے اس حدیث کو اُس نے برید بن ابی مریم سے اُس نے انس سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔ اور مروی ہے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی برید بن ابی مریم سے اُسنے انس بن مالک سے قول اسکا **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی یقظان سے اُسنے زاذان سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مشک کے تودے پر ہونگے راوی کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ آپنے یہ لفظ بھی کہے ہین دن قیامت کے یعنے قیامت کے دن وہ مشک کے تودون پر ہون گے۔ پہلے اور پچھلے لوگ انکا غبطہ کرین گے یعنے یہ چاہین گے کہ کاشکے ہم بھی انکی طرح ہوتے۔ ایک وہ مرد جو پانچ نمازون کی اذان دے ہر دن رات مین۔ اور دوسرا وہ مرد جو کہ قوم کی امامت کرائے حالانکہ وہ قوم اس سے راضی ہو۔ اور تیسرا وہ غلام جو حق اللہ کا اور حق اپنے مالک کا ادا کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سفیان ثوری سے اور ابو یقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے۔

[1] یعنے جب جنت مین لوگ داخل ہون گے تو اُن چارون دریاؤن سے نہرین پھٹ کر ہر ایک مکان کی طرف جائین گی ۱۲ [2] جنت اور دوزخ کا قول ممکن ہے کہ حقیقةً ہو جیساکہ قول اللہ تعالےٰ کا ہل من مزید ہے اور جائز ہے کہ استعارہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ قول دربانان جنت اور دوزخ کا ہو تو اسوقت حقیقی قول ہوگا واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ

ویقال ابن قیس **حدثنا** ابوکریب نا یحییٰ بن اٰدم عن ابی بکر بن عیاش عن الاعمش عن منصور عن ربعی عن عبداللہ بن مسعود یرفعه قال ثلثة یحبہم اللہ عزوجل رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ و رجل تصدق صدقة بیمینه یخفیہا قال اراہ من شماله و رجل کان فی سریة فانہزم اصحابه فاستقبل العدو ھٰذا حدیث غریب غیر محفوظ والصحیح ما روی شعبة وغیرہ عن منصور عن ربعی بن حراش عن زید بن ظبیان عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وابوبکر بن عیاش کثیر الغلط **حدثنا** ابوسعید الاشج نا عقبة بن خالد نا عبیداللہ بن عمر عن خبیب بن عبدالرحمٰن عن جدہ حفص بن عاصم عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوشك الفرات یحسر عن کنز من الذھب فمن حضرہ فلا یأخذ منه شیئا ھٰذا حدیث صحیح **حدثنا** ابوسعید الاشج نا عقبة بن خالد نا عبیداللہ بن عمر عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم مثله الا انه قال یحسر عن جبل من ذھب ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار و محمد بن المثنی قالا ثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن منصور بن المعتمر قال سمعت ربعی بن حراش یحدث عن زید بن ظبیان رفعه الی ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ثلثة یحبہم اللہ وثلثة یبغضہم اللہ فاما الذین یحبہم اللہ فرجل اتی قوما فسألہم باللہ ولم یسألہم لقرابة بینه وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانہم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیته الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل به فوضعوا رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو اٰیاتی

اور کہا گیا ہے ابن قیس **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُس نے اعمش سے اُسنے منصور سے اُسنے ربعی سے اُسنے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ اسکو مرفوع کرتا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے تین شخص ہین انکو اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے ایک وہ مرد جو رات کو کھڑا ہو کر یعنے تہجد مین اللہ کی کتاب پڑھتا ہے۔ اور دوسرا وہ کہ جسنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیا چھپاتا ہے اس کو (راوی کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے کہا ہے۔) بائین ہاتھ سے یعنے بائین ہاتھ سے چھپا کر دیتا ہے چہ جائیکہ کوئی دوسرا آدمی اسپر مطلع ہو۔ تیسرا وہ مرد جو لشکر مین ہو اور اسکے اصحاب بھاگ جائین اور وہ دشمن کے سامنے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے محفوظ نہین۔ اور صحیح وہ ہے جو شعبہ وغیرہ نے منصور سے روایت کی ہے اُسنے ربعی بن حراش سے اُس نے زید بن ظبیان سے اُس نے ابی ذر سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابوبکر بن عیاش بہت غلطی کرتا ہے **حدیث** کی ہم سے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے اُس نے اپنے دادا حفص بن عاصم سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی ہے کہ فرات سونے کے خزانون سے ظاہر ہوگا سو جو کوئی اسکے پاس ہو تو چاہیئے کہ اس سے کچھ نہ پکڑے[ف] - یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے عبیداللہ بن عمر نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر اُسنے یہ کہا ہے ظاہر ہوگا پہاڑ سونے سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے منصور بن معتمر سے کہا سنا مین نے ربعی بن حراش سے کہ حدیث کرتا تھا زید بن ظبیان سے وہ اسکو ابوذرؓ کی طرف مرفوع کرتا تھا اُس نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تین شخص ہین انکو اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخص ہین اُنسے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے لیکن وہ لوگ کہ جن کو اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے سو ایک تو وہ شخص ہے کہ ایک مرد ایک قوم کے پاس آیا سو اُس نے اُن سے اللہ کے نام کا کچھ مانگا اور اُسنے اُنسے بسبب قرابت کے نہین مانگا جو درمیان اسکے اور انکے تھی پس اُنھون نے اسکو منع کیا یعنے کچھ نہ دیا پھر ایک شخص انمین سے نکلا اور اسکو اسطرح سے کچھ پوشیدہ دیا کہ اسکے دینے کو سوائے اللہ کے اور اس شخص کے کہ جسکو اُسنے دیا ہے کوئی نہین جانتا۔ اور دوسرے وہ قوم کہ رات کو انھون نے سفر کیا یہانتک کہ جب نیند انکو زیادہ پسند ہوئی اس سے کہ جو اسکا مقابلہ کر سکتی ہے تو اُنھون نے سر رکھدیا یعنی سوگئے اور ایک مرد کھڑا ہو کر مجھ سے دعائین مانگنے لگا اور میری آیتین پڑھنے لگا

[ف] کیونکہ اپنے آپ کو ہلاکت مین ڈالنا ہے اسلئے کہ خلقت بہت اسپر گر پڑے گی اور ایک دوسرے کو مار کر مر جائیگی چنانچہ مسلم مین آیا ہے انکسو مین سے ایک بچیگا ۱۲

ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فھزموا فاقبل بصدرہ حتیٰ یقتل او یفتح لہ والثلاثۃ الذین یبغضھم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم **حدثنا** محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل عن شعبۃ نحوہ ھٰذا حدیث صحیح وھٰکذا روی شیبان عن منصور نحو ھٰذا وھٰذا اصح من حدیث ابی بکر بن عیاش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابواب صفۃ جہنم

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی صفۃ النار **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی عن العلاء بن خالد الکاھلی عن شقیق عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتیٰ بجھنم یومئذ لھا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونھا قال عبد اللہ بن عبد الرحمٰن والثوری لایرفعہ **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الملک بن عمرو ابو عامر العقدی عن سفیان عن العلاء بن خالد بھٰذا الاسناد نحوہ ولم یرفعہ **حدثنا** عبد اللہ بن معاویۃ الجمحی نا عبد العزیز بن مسلم عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج عنق من النار یوم القیٰمۃ لہ عینان تبصران واذنان تسمعان ولسان ینطق یقول انی وکلت بثلاثۃ بکل جبار عنید وبکل من دعا مع اللہ الٰھا اٰخر وبالمصورین ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ماجاء فی صفۃ قعر جھنم **حدثنا** عبد بن حمید نا حسین بن علی الجعفی عن فضیل بن عیاض عن ھشام بن حسان عن الحسن قال قال عتبۃ بن غزوان علی منبرنا ھٰذا منبر البصرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الصخرۃ العظیمۃ لتلقی من شفیر جھنم فتھوی فیھا سبعین عاما ما تفضی الیٰ قرارھا قال وکان عمر یقول اکثروا ذکر النار فان حرھا شدید وان قعرھا بعید وان مقامعھا حدید لانعرف للحسن سماعا عن عتبۃ بن غزوان وانما قدم عتبۃ بن غزوان البصرۃ فی زمن عمر وولد الحسن

اور تیسرا وہ مرد جو لشکر میں تھا اور دشمن سے ملا سو اسکے ساتھی بھاگ گئے اور اُسنے اپنے سینے کو سامنے رکھا یہانتک کہ شہید ہوا یا اسکے لئے فتح ہوئی۔ اور تین وہ شخص کہ جنسے اللہ تعالےٰ بغض رکھتا ہے وہ ایک تو وہ ہے جو بوڑھا ہوکر زنا کرے دوسرا فقیر ہوکر تکبر کرے تیسرا دولتمند ہوکر ظلم کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے شیبان نے منصور سے مثل اسکے۔ اور یہ صحیح ہے حدیث ابی بکر بن عیاش سے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب** دوزخ کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** دوزخ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے علاء بن خالد کاہلی سے اُسنے شقیق سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس دن عہ دوزخ کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کو ستر ہزار لگام ہوگی ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے وہ اسکو کھینچتے ہونگے۔ کہا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے ثوری اسکو مرفوع نہیں کرتا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عمرو یعنی ابو عامر عقدی نے سفیان سے اُسنے علاء بن خالد سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے اور اُسنے اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مسلم نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن ایک گردن دوزخ سے نکلے گی اسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھتی ہوئی اور دو کان سنتے ہوے اور زبان بولتی ہوئی وہ کہے گی میں تین شخصوں کی موکل ہوئی ہوں ایک ہر ایک جبار سرکش کی دوسرا ہر وہ شخص کہ جسنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی معبود کو پکارا ہو تیسرے مصوروں کی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** دوزخ کے قعر کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی جعفی نے فضیل بن عیاض سے اُسنے ہشام بن حسان سے اُسنے حسن سے کہا اُسنے کہ کہا عتبہ بن غزوان نے بصرہ کے اس منبر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر بڑا پتھر دوزخ کے کناروں سے ڈالا جائے اور وہ ستر برس نیچے چلا جاوے تو بھی اس کے قرار کی جگہ کو نہیں پہونچتا۔ کہا راوی نے اور حضرت عمرؓ کہتے تھے دوزخ کو بہت یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی بہت سخت ہے اور قعر اسکا دور ہے اور چابک اس کے لوہے کے ہیں۔ ہم نہیں پہچانتے کہ حسن کا سماع عتبہ بن غزوان سے ہو اور عتبہ بن غزوان تو بصرہ میں حضرت عمر کے زمانہ میں آیا ہے اور حسن اسوقت پیدا ہوا ہی

عہ یعنے قیامت کے دن اور اس پر قول اللہ تعالیٰ کا وجیئ یومئذ بجہنم دلالت کرتا ہے کیونکہ یومئذ سے قیامت کا دن مراد ہے واللہ اعلم ۱۲ مصحح

لسنتين بقيتا من خلافة عمر **حدثنا** عبد بن حميد نا حسن بن موسىٰ عن ابن لهيعة عن دراج عن ابى الهيثم عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الصعود جبل من نار يتصعد فيه الكافر سبعين خريفا ويهوى فيه كذلك ابدا هٰذا حديث غريب لانعرفه مرفوعا الا من حديث ابن لهيعة **باب** ماجاء فى عظم اهل النار **حدثنا** على بن حجر نا محمد بن عمار ثنى جدى محمد بن عمار و صالح مولى التوأمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرس الكافر يوم القيٰمة مثل احد وفخذه مثل البيضاء و مقعده من النار مسيرة ثلاث مثل الربذة قوله مثل الربذة يعنى كما بين المدينة والربذة والبيضاء جبل هٰذا حديث حسن غريب **حدثنا** ابوكريب نا مصعب بن المقدام عن فضيل بن غزوان عن ابى حازم عن ابى هريرة رفعه قال ضرس الكافر مثل احد هٰذا حديث حسن وابوحازم هو الاشجعى واسمه سلمان مولى عزة الاشجعية **حدثنا** هناد نا على بن مسهر عن الفضل بن يزيد عن ابى المخارق عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الكافر ليسحب لسانه الفرسخ والفرسخين يتوطاه الناس هٰذا حديث انما نعرفه من هٰذا الوجه والفضل بن يزيد كوفى قد روى عنه غير واحد من الائمة وابوالمخارق ليس بمعروف **حدثنا** العباس بن محمد الدورى نا عبيد الله بن موسىٰ نا شيبان عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان غلظ جلد الكافر اثنتان واربعون ذراعا وان ضرسه مثل احد وان مجلسه من جهنم مابين مكة والمدينة هٰذا حديث حسن غريب صحيح من حديث الاعمش **باب** ماجاء فى صفة شراب اهل النار **حدثنا** ابوكريب نا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابى الهيثم عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قوله كالمهل قال كعكر الزيت

کہ حضرت عمرؓ کی خلافت سے دو برس باقی رہے تھے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن موسیٰ نے ابن لہیعہ سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے صعود کہ جس کا ذکر کلام اللہ مین آیا ہے وہ آگ کا پہاڑ ہے اُسپر کافر کو ستّر برس چڑھایا جاویگا اور اسی طرح اسمین گرایا جاویگا ہمیشہ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر طریق ابن لہیعہ سے۔ **باب** اس بیان مین کہ دوزخیون کے قد بڑے ہونگے حدیث کی ہم سے علی ابن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمار نے کہا حدیث کی مجھے میرے دادا محمد بن عمار نے اور صالح نے جو مولی توأمہ کا ہے اُنھون نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن مثل احد کے ہوگی اور جو تڑ اُسکے مثل بیضاء کے اور مقعد اُسکی دوزخ مین تین رات کا فاصلہ ہوگا مثل ربذہ کے مراد اس سے یہ ہے کہ جیسا کہ مدینہ اور ربذہ مین تین رات کی مسافت ہے ویسا ہی اُسکی مقعد تین رات کے فاصلہ پر بڑی ہوگی اور بیضا ایک پہاڑ کا نام ہے (جیسا کہ اُحد) یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے مصعب بن مقدام نے فضیل بن غزوان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اسنے اسکو مرفوع کیا ہے فرمایا آپنے ڈاڑھ کافر کی مثل احد کے ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو حازم وہ اشجعی ہے نام اُسکا سلمان ہے مولی ہے عزہ اشجعیہ کا۔ حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے فضل بن یزید سے اُسنے ابی المخارق سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک کافر کی زبان پہنچی جاوے گی ایک فرسنگ اور دو فرسنگ تک اُسکو آدمی روندینگے اس حدیث کو ہم فقط اسی طریق سے ہی پہچانتے ہین۔ اور فضل بن یزید کوفی ہے اس سے کئی ایک اماموں نے روایت کی ہے۔ اور ابو المخارق معروف نہین ہے حدیث کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر کے چمڑے کی غلظت بیالیس گز ہوگی اور ڈاڑھ اُسکی مثل احد کے۔ اور جگہ بیٹھنے اُسکے کی دوزخ مین مکّہ سے مدینہ تک۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے طریق اعمش سے **باب** دوزخیون کے پینے کی صفت مین۔ حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے عمرو بن حارث سے اُس نے دراج سے اُس نے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین کالمہل فرمایا آپ نے مثل میل تیل کے ہے۔

فاذا قربه الى وجهه سقطت فروة وجهه فيه هٰذا حديث لا نعرفه الا من حديث رشدين بن سعد و رشدين قد تكلم فيه من قبل حفظه **حدثنا** سويد بن نصر نا ابن المبارك نا سعيد بن يزيد عن ابى السمح عن ابن حجيرة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الحميم ليصب على رؤسهم فينفذ الحميم حتى يخلص الى جوفه فيسلت ما فى جوفه حتى يمرق من قدميه وهو الصهر ثم يعاد كما كان ابن حجيرة هو عبد الرحمٰن بن حجيرة المصرى هٰذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا صفوان بن عمرو عن عبيد الله بن بسر عن ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قوله ويسقى من ماء صديد يتجرعه قال يقرب الى فيه فيكرهه فاذا ادنى منه شوى وجهه ووقعت فروة رأسه فاذا شربه قطع امعاءه حتى يخرج من دبره يقول الله تبارك وتعالى وسقوا ماء حميما فقطع امعاءهم ويقول وان يستغيثوا يغاثوا بماء كالمهل يشوى الوجوه بئس الشراب وساءت مرتفقا هٰذا حديث غريب هكذا قال محمد بن اسمٰعيل عن عبيد الله بن بسر ولا يعرف عبيد الله بن بسر الا فى هٰذا الحديث وقد روى صفوان بن عمرو عن عبد الله بن بسر صاحب النبى صلى الله عليه وسلم غير هٰذا الحديث وعبد الله بن بسر له اخ قد سمع من النبى صلى الله عليه وسلم واخته قد سمعت من النبى صلى الله عليه وسلم وعبيد الله بن بسر الذى روى عنه صفوان بن عمرو حديث ابى امامة لعله ان يكون اخا عبد الله بن بسر **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله نا رشدين بن سعد ثنى عمرو بن الحارث عن دراج عن ابى الهيثم عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال كالمهل قال كعكر الزيت فاذا اقرب اليه سقطت فروة وجهه فيه وبهٰذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لسرادق النار اربعة جدر كثف كل جدار مسيرة اربعين سنة

سو جب وہ اسکو اپنے مُنھ کے قریب کریگا تو اُسکے مُنھ کی کھال اُس میں گر پڑیگی اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے سوائے طریق رشدین بن سعد کے اور رشدین کے حق میں حافظہ کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے سعد بن یزید نے ابی السمح سے اُسنے ابن حجیرہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پانی گرم اُن کے سر پر گرایا جاویگا سو وہ پانی جاری ہوگا یہانتک کہ اُسکے پیٹ تک پہونچیگا اور کاٹ دیگا اس چیز کو جو اُسکے پیٹ میں ہوگی یہانتک کہ وہ قدموں سے نکل جائیگا اس حالت میں کہ وہ گرم ہی ہوگا پھر اسی طرح وہ پھیرا جائیگا اور ابن حجیرہ وہ عبد الرحمان بن حجیرہ مصری ہے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عمرو نے عبید اللہ بن بسر سے اُسنے ابی امامہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں ویسقی من ماء صدید یتجرعہ یعنی وہ کافر گرم پانی پلایا جائیگا کہ اسکو گھونٹ گھونٹ پیئے گا فرمایا آپنے وہ پانی اُسکے مُنھ کی طرف کیا جائیگا پس وہ اُسکو مکروہ جانیگا سو جب اُسکے قریب کیا جائیگا تو وہ پانی اُسکے مُنھ کو جلا دیگا اور اُسکے منھ کی کھال گر پڑے گی پھر جب اُسکو پی لیگا تو وہ اُسکی آنتوں کو کاٹ دیگا یہانتک کہ وہ اُسکی دبر سے نکلیگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءہم یعنی وہ پانی گرم پلائے جائینگے سو وہ اُنکی آنتوں کو کاٹ دیگا اور فرماتا ہے پروردگار وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل تشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا یعنی اگر وہ فریاد رسی چاہینگے تو فریاد رسی اُن کی ایسے پانی گرم سے ہوگی کہ جلا دے گا منھوں کو بُرا ہے پینا اور بُری ہے جگہ نرمی کی۔ یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسمعیل نے کہ روایت کی اُسنے عبید اللہ بن بسر سے اور عبید اللہ بن بسر پہچانا نہیں گیا سوائے اس حدیث کے۔ اور روایت کی ہے صفوان بن عمر نے عبد اللہ بن بسر سے جو صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے سوائے اس حدیث کے اور عبد اللہ بن بسر کا ایک بھائی ہو کہ اُسنے نبی صلعم سے سُنا ہے اور بہن اُسکی نے بھی نبی صلعم سے سُنا ہے اور عبید اللہ بن بسر جس سے صفوان بن عمر نے حدیث ابی امامہ کی روایت کی ہے شاید وہ عبد اللہ بن بسر کا بھائی ہوگا **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے عمرو بن حارث نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کالمھل کی تفسیر میں فرمایا آپنے وہ چیز مثل میل تیل کے ہے سو جب وہ اُسکی طرف قریب کی جائیگی تو اُسکے مُنھ کی کھال اُسمین گر پڑے گی۔ اور ساتھ اسی اسناد کے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دوزخ کے خیمے کی چار دیواریں ہیں موٹائی ہر ایک دیوار کی چالیس برس کی مسافت ہے

وبهذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو ان دلوا من غساق یهراق فی الدنیا لانتن اهل الدنیا هذا احدیث انما نعرفه من حدیث رشدین بن سعد وفی رشدین بن سعد مقال **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبة عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرأ هذه الاية اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو ان قطرة من الزقوم قطرت فی دار الدنیا لافسدت علی اهل الدنیا معائشهم فکیف بمن یکون طعامه هذا احدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی صفة طعام اهل النار **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا عاصم بن یوسف نا قطبة بن عبد العزیز عن الاعمش عن شمر بن عطیة عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یلقی علی اهل النار الجوع فیعدل ما هم فیه من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصة فیذکرون انهم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیدفع الیهم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوههم شوت وجوههم فاذا دخلت بطونهم قطعت ما فی بطونهم فیقولون ادعوا خزنة جهنم فیقولون الم تک تاتیکم رسلکم بالبینات قالوا بلی قالوا فادعوا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یا مالک لیقض علینا ربک قال فیجیبهم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائهم و بین اجابة مالک ایاهم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین

اور ساتھ اسی اسناد کے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر ایک ڈول دوزخیوں کی پیپ سے زمین میں گرایا جائے تو تمام دنیا والے بو دار ہو جائیں۔ اس حدیث کو ہم فقط طریق رشدین بن سعد سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور رشدین بن سعد کے حق میں کلام ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یعنی ڈرو اللہ سے حق اُسکے ڈرنیکا اور نہ مرو تم مگر تم مسلمان ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بالفرض ایک قطرہ تھوہڑ سے مقام دنیا میں گر پڑے تو اہل دنیا کی معیشت کی چیزوں کو خراب کر دے پس کسطرح حال ہے اُس شخص کا کہ جسکا یہ کھانا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** دوزخیوں کے کھانے کی صفت کے بیان میں حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے قطبہ بن عبد العزیز نے اعمش سے اُسنے شمر بن عطیہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے اُم الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخیوں پر اس قدر بھوک ڈالی جائیگی کہ وہ اُس عذاب کے برابر ہوگی جس میں وہ ہونگے پھر وہ فریادرسی چاہیں گے تو اُنکی فریادرسی ضریع کے کھانے سے کیجائیگی کہ نہ وہ کھانا موٹا کرتا ہے اور نہ کفایت کرتا ہے بھوک سے پھر وہ فریادرسی چاہیں گے ساتھ کھانے کے سو وہ فریادرسی کیئے جاوینگے ساتھ کھانے گلے میں پھندنے والے کے پھر وہ یاد کرینگے کہ دنیا میں ہم گلے میں پھندنے والی چیزوں کو ساتھ پانی کے دفع کرتے تھے سو وہ پانی چاہیں گے پس اُنکی طرف پانی گرم ساتھ لوہے کے کانٹوں کے دفع کیا جائیگا سو جب وہ اُنکے منھوں کے قریب ہوگا تو اُنکے منھوں کو جلا دیگا اور جب وہ اُنکے پیٹوں میں داخل ہوگا تو کاٹ ڈالیگا اُس چیز کو جو اُنکے پیٹوں میں ہوگی پھر وہ آپس میں کہیں گے پکارو[۱] دوزخ کے دربانوں کو سو وہ کہیں گے کیا تمھارے پاس رسول دلائل نہ لائے کہیں گے کیوں نہیں کہیں گے فرشتے پس پکارو اور نہیں پکار کافروں کی مگر بیچ گمراہی کے یعنی تمھاری پکار کا اب کوئی فائدہ نہیں پھر وہ آپس میں کہیں گے پکارو مالک کو (جو کہ تمام دربانوں کا افسر ہے) سو وہ کہیں گے اے مالک چاہیے کہ ہمپر تیرا رب موت بھیجے فرمایا آپنے سو وہ اُن کو جواب دیگا کہ تم اب یہاں ہی ٹھہرنے والے ہو کہا اعمش نے مجھے خبر ملی ہے کہ درمیان اُن کی پکار کے اور مالک کے جواب دینے میں ہزار برس ہے یعنی ہزار برس تک پکارتے رہیں گے تو مالک اُن کو یہ جواب دیگا کہ تم یہاں ہی ٹھہرے رہو گے فرمایا آپنے پھر کہینگے اپنے رب کو پکارو سو کوئی شخص تمھارے رب سے بہتر نہیں سو وہ کہیں گے اے رب ہمارے غالب ہوئی ہم پر بدبختی ہماری اور ہم قوم گمراہ تھے۔

[۱] پہلے پہل دوزخی تمام دربانوں کو پکارینگے کہ شاید اُنکے وسیلے سے عذاب رفع ہو جب اُنسے ناامید ہونگے تو اُنکے افسر مالک کو پکاریں گے جب اُس سے بھی ناامید ہونگے تو پروردگار کو پکارینگے جب اُس سے بھی ناامید ہونگے تو پھر داد بلا او حسرت میں رہینگے۔

ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا ظالمون قال فيجيبهم اخسؤا فيها ولا تكلمون قال فعند ذلك يئسوا من كل خير وعند ذلك
يأخذون فى الزفير والحسرة والويل قال عبد الله بن عبد الرحمن والناس لا يرفعون هذا الحديث قال وانما روى هذا الحديث
عن الاعمش عن شمر بن عطية عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابى الدرداء قوله وليس بمرفوع وقطبة بن عبد العزيز
هو ثقة عند اهل الحديث **حدثنا** سويد بن نصر انا ابن المبارك عن سعيد بن يزيد ابى شجاع عن ابى السمح عن ابى الهيثم
عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال وهم فيها كالحون قال تشويه النار فتقلص شفته العليا حتى تبلغ
وسط رأسه وتسترخى شفته السفلى حتى تضرب سرته هذا حديث حسن صحيح غريب وابو الهيثم اسمه سليمان بن عمرو بن
عبد العتوارى وكان يتيما فى حجر ابى سعيد **حدثنا** سويد بن نصر انا عبد الله انا سعيد بن يزيد عن ابى السمح عن عيسى بن
هلال الصدفى عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان رصاصه مثل هذه واشار
الى مثل الجمجمة ارسلت من السماء الى الارض وهى مسيرة خمسمائة سنة لبلغت الارض قبل الليل ولو انها ارسلت من
رأس السلسلة لسارت اربعين خريفا الليل والنهار قبل ان تبلغ اصلها او قعرها هذا حديث اسناده حسن صحيح **باب** ما جاء
ان ناركم هذه جزء من سبعين جزء من نار جهنم **حدثنا** سويد بن نصر انا عبد الله بن المبارك انا معمر عن همام بن
منبه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ناركم هذه التى يوقد بنو آدم جزء واحد من سبعين جزء من حر
جهنم قالوا والله ان كانت لكافية يا رسول الله قال فانها فضلت بتسعة وستين جزأ كلهن مثل حرها هذا حديث حسن
صحيح وهمام بن منبه هو اخو وهب بن منبه وقد روى عنه وهب **باب** منه **حدثنا** عباس بن محمد الدورى انا

اے رب ہمارے نکال ہمکو اس سے پس اگر پھر ہم عود کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں فرمایا آپ نے سو اللہ تعالیٰ اُنکو یہ جواب دیگا دور ہو جاؤ تم اسی میں اور
مجھسے مت بولو فرمایا آپنے پس اُسوقت وہ ہر نیکی سے نا اُمید ہونگے اور اُسوقت وہ واویلا اور حسرت اور رونے میں شروع ہونگے۔ کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے
اور لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے۔ اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے اُسنے روایت کی شمر بن عطیہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے
ابی الدرداء سے قول اسکا اور مرفوع نہیں۔ اور قطبہ بن عبد العزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے سعید بن
یزید ابی شجاع سے اُسنے ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اس آیت کی تفسیر میں وہم فیہا کالحون
یعنی وہ اسمیں ترش رو ہونگے فرمایا آپنے جلا دیگی اُنکو آگ پس اُن کا اوپر کا ہونٹ ایسا منقبض ہوگا کہ درمیان سر کو پہونچ جائیگا اور نیچے کا ہونٹ ایسا ڈھیلا ہوگا کہ
ناف کو پہونچ جائیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو الہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور یہ یتیم تھا ابی سعید کی گود میں **حدیث** کی ہم سے
سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو سعید بن یزید نے ابی السمح سے اُسنے عیسیٰ بن ہلال صدفی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ٹکڑا رصاص کا مثل اسکے اور اشارت کی آپنے طرف مثل پیالہ کے[1] آسمان سے زمین کی طرف
بھیجا جاوے حالانکہ وہ پانسو برس کا راستہ ہے تو زمین پر رات سے پہلے پہونچ جائے اور اگر وہ زنجیر (جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے) کے اوپر سے بھیجا جاوے
تو رات دن چالیس برس چلتا رہے پہلے اس سے کہ اسکی جڑ اور قعر تک پہونچے۔ یہ ایسی حدیث ہے کہ اسناد اسکی حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ
دنیا کی آگ سترواں حصہ ہے دوزخ کی آگ سے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے ہمام بن منبہ
سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے تمہاری یہ آگ کہ جس سے بنی آدم جلاتے ہیں سترواں حصہ ہے دوزخ کی حرارت
سے کہا لوگوں نے قسم ہے اللہ کی یہی کافی تھی یا رسول اللہ فرمایا آپنے وہ تو اُنہتر حصّے اسپر زیادہ کی گئی ہے ہر ایک حصہ اسکا مثل اسکی حرارت
کے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہمام بن منبہ وہ بھائی وہب بن منبہ کا ہے اور اس سے وہب نے روایت کی ہے **باب** اُسی قسم سے **حدیث**
کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا خبر دی ہمکو

[1] غرض یہ کہ پیالہ کے برابر کوئی بوجھ والی چیز آسمان سے زمین کی طرف پھینکی جاوے تو زمین پر ایک رات میں پہونچ جائے برخلاف اسکے کہ اگر وہ چیز زنجیر سے
(جو دوزخ میں ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا) نیچے کو پھینکی جاوے تو چالیس برس میں بھی دوزخ کے قعر کو نہ پہونچے ۱۲ع ۹ ابو حامد امام غزالی نے
فرمایا کہ دنیا کی آگ کو جہنم کی آگ سے کوئی مناسبت نہیں ہے لیکن چونکہ دنیا کی آگ دُنیا میں اشد ترین عذاب سے ہے اسلئے عذاب جہنم کا اس سے پہچانا گیا ۱۲ ابندوی عفا اللہ عنہ

عبيد الله بن موسى انا شيبان عن فراس عن عطية عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ناركم هذه جزء من سبعين جزأ من نار جهنم لكل جزء منها حرها هذا حديث حسن غريب عن حديث ابى سعيد **حدثنا** عباس بن محمد الدورى البغدادى نا يحيى بن ابى بكير نا شريك عن عاصم عن ابى صالح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اوقد على النار الف سنة حتى احمرت ثم اوقد عليها الف سنة حتى ابيضت ثم اوقد عليها الف سنة حتى اسودت فهى سوداء مظلمة **حدثنا** سويد بن نصر انا عبد الله عن شريك عن عاصم عن ابى صالح اورجل آخر عن ابى هريرة نحوه ولم يرفعه وحديث ابى هريرة فى هذا موقوف اصح ولا اعلم احدا رفعه غير يحيى بن ابى بكير عن شريك **باب** ما جاء ان للنار نفسين وما ذكر من يخرج من النار من اهل التوحيد **حدثنا** محمد بن عمر بن الوليد الكندى الكوفى نا المفضل بن صالح عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتكت النار الى ربها وقالت اكل بعضى بعضا فجعل لها نفسين نفسا فى الشتاء ونفسا فى الصيف فاما نفسها فى الشتاء فزمهرير واما نفسها فى الصيف فسموم هذا حديث حسن صحيح وقد روى عن ابى هريرة من غير وجه والمفضل بن صالح ليس عند اهل الحديث بذاك الحافظ **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة وهشام عن قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال هشام يخرج من النار وقال شعبة اخرجوا من النار من قال لا اله الا الله وكان فى قلبه من الخير ما يزن شعيرة اخرجوا من النار من قال لا اله الا الله وكان فى قلبه من الخير ما يزن برة اخرجوا من النار من قال لا اله الا الله وكان فى قلبه ما يزن ذرة وقال شعبة ما يزن ذرة مخففة وفى الباب عن جابر وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن رافع نا ابو داؤد عن مبارك بن فضالة عن عبيد الله بن ابى بكر بن انس

عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہمکو شیبان نے فراس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تمھاری یہ آگ یعنی دُنیا کی ستروان حصّہ ہے دوزخ کی آگ سے اُسکے ہر ایک جزء کے واسطے اسکی حرارت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق ابی سعیدؓ سے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے عاصم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دوزخ مین ہزار سال آگ جلائی گئی یہانتک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اُسپر ہزار سال آگ جلائی گئی یہانتک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اُسپر ہزار سال آگ جلائی گئی یہانتک کہ وہ سیاہ ہوگئی سو وہ اب نہایت سیاہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے شریک سے اُسنے عاصم سے اُسنے ابی صالح سے یا کسی اور مرد سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے مثل اسکے اور اُسکو مرفوع نہین کیا۔ اور حدیث ابو ہریرہؓ کی اس باب مین موقوف ہی صحیح ہے اور مین نہین جانتا کہ کسی نے اسکو مرفوع کیا ہو سوائے یحییٰ بن ابی بکیر کے جو راوی ہی شریک سے۔ **باب** اس بیان مین کہ آگ کیواسطے دو سانس ہین اور اس بیان مین کہ جو کوئی اہل توحید مین سے آگ سے نکالا جاویگا۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر بن ولید کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے مفضل بن صالح نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ نے اپنے رب کے پاس شکوہ کیا اور کہا کہ میرے بعض نے بعض کو کھالیا ہی پس اللہ تعالےٰ نے اُسکے واسطے دو سانس مقرر کیے ایک سانس سرما مین اور دوسرا سانس گرمی مین پس اس کا وہ سانس جو سردی مین ہی وہ زمہریر ہی اور اسکا وہ سانس جو گرما مین ہی وہ گرمی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہی۔ اور ابو ہریرہؓ سے اور وجہ سے بھی مروی ہی۔ اور مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک حافظ نہین ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ اور ہشام نے اُنھون نے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہا ہشام نے نکلے گا آگ سے اور کہا شعبہ نے نکالو آگ سے اُس شخص کو جو کہے لا الٰہ الا اللہ اور اُسکے دل مین ایمان جو کے برابر ہو نکالو آگ سے اُس شخص کو جو کہے لا الٰہ الا اللہ اور اُسکے دل مین گیہون کے برابر ایمان ہو۔ نکالو اس شخص کو جو کہے لا الٰہ الا اللہ اور اُسکے دل مین ذرہ کے برابر ایمان ہو۔ اور کہا شعبہ نے اور اُسکے دل مین جوار کے برابر ایمان ہو اور اس باب مین روایت ہی جابر اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے مبارک بن فضالہ سے اُسنے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس سے

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام ھٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** ہناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن عبیدۃ السلمانی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اخر اھل النار خروجا رجل یخرج منہا زحفا فیقول یا رب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ انطلق الی الجنۃ فادخل الجنۃ قال فیذھب لیدخل فیجد الناس قد اخذوا المنازل فیرجع فیقول یا رب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ اتذکر الزمان الذی کنت فیہ فیقول نعم فیقال لہ تمن قال فیتمنی فیقال لہ فان لک الذی تمنیت وعشرۃ اضعاف الدنیا قال فیقول اتسخر بی وانت الملک قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ہناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن المعرور بن سوید عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اخر اھل النار خروجا من النار واخر اھل الجنۃ دخول الجنۃ یؤتی برجل فیقول سلوا عن صغار ذنوبہ واخبؤا کبارھا فیقال لہ عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فیقال لہ فان لک مکان کل سیئۃ حسنۃ قال فیقول یا رب لقد عملت اشیاء ما اراھا ھٰھنا قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک حتی بدت نواجذہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ہناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعذب ناس من اھل التوحید فی النار حتی یکونوا فیہا حمما ثم تدرکھم الرحمۃ فیخرجون ویطرحون علی ابواب الجنۃ قال

اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے فرمائیگا اللہ تعالیٰ نکالو آگ سے اُسکو کہ جسنے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہے یا کسی جگہ مین مجھ سے ڈرا ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبیدہ سلمانی سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے - کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مین پہچانتا ہون دوزخیون مین سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا وہ ایسا مرد ہوگا کہ گھٹنون کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا پس کہے گا اے رب میرے لوگون نے تو مقام لئے ہین فرمایا آپنے سو اس سے کہا جائیگا بہشت کی طرف چل اور بہشت مین داخل ہو فرمایا آپ نے وہ داخل ہونے کے واسطے جائیگا پس پائیگا کہ لوگون نے تمام جگہ پکڑ لی ہے سو وہ لوٹ آئیگا اور کہے گا اے رب میرے لوگون نے تو تمام مقام لیلیا ہی فرمایا آپنے پس اس سے کہا جائیگا کیا تو یاد رکھتا ہے اس زمانے کو کہ جس مین تو تھا سو وہ کہے گا کہ ہان سو اس سے کہا جائیگا کہ مانگ - فرمایا آپنے سو وہ اپنی خواہش کے موافق مانگے گا پھر اس سے کہا جائیگا پس تیرے واسطے ہے جو تو نے خواہش کی ہے اور دس گنے دُنیا کے فرمایا آپنے سو وہ کہنے لگا کیا تو مجھ سے ٹھٹھلی کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے کہا راوی نے سو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہنس پڑے یہانتک کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے - یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے معرور بن سوید سے اُسنے ابی ذرؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مین پہچانتا ہون دوزخیون مین سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور بہشتیون مین سے جو سب سے پیچھے بہشت مین داخل ہوگا - ایک مرد لایا جائیگا سو پروردگار فرمائیگا سوال کرو اس سے اُسکے چھوٹے گناہون کی بابت اور چھپاؤ اُسکے کبیرے گناہون کو سو اس سے کہا جائیگا تو نے فلان فلان کام فلان فلان دن مین کیا ہے اور فلان فلان کام فلان فلان دن مین فرمایا آپ نے پس اس سے کہا جائیگا سو تیرے واسطے ہر برائی کے بدلے نیکی ہے فرمایا آپ نے سو وہ کہے گا اے رب میرے مین نے تو ایسے عمل کئے ہین کہ مین اُن کو اس جگہ نہین دیکھتا کہا راوی نے پس مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسکرائے - یہانتک کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوئے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل توحید کو دوزخ مین عذاب دیا جائیگا یہانتک کہ وہ اس مین کوئلہ ہو جائین گے پھر اُنکو رحمت پہونچ جائیگی سو وہ نکالے جائینگے اور جنت کے دروازون پر ڈالے جائینگے فرمایا آپنے

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگرچہ مسلمان گناہون کے سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اُسکو نجات ہوگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بعید و بیجا ہے آدمی کے خیال مین

فيرش عليهم اهل الجنة الماء فينبتون كما ينبت الغثاء فی حمالة السيل ثم يدخلون الجنة هٰذا حديث حسن صحيح قد روى من غير وجه عن جابر **حدثنا** سلمة بن شبيب نا عبد الرزاق نا معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابی سعيد الخدری ان النبی صلی الله عليه وسلم قال يخرج من النار من كان فی قلبه مثقال ذرة من الايمان قال ابو سعيد فمن شك فليقرأ ان الله لا يظلم مثقال ذرة هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سويد بن نصر انا ابن المبارك نا رشدين بن سعد قال ثنی ابن انعم عن ابی عثمان انه حدثه عن ابی هريرة عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ان رجلين ممن دخلا النار اشتد صياحهما فقال الرب تبارك وتعالى اخرجوهما فلما اخرجا قال لهما لای شئ اشتد صياحكما قالا فعلنا ذلك لترحمنا قال رحمتی لكما ان تنطلقا فتلقيا انفسكما حيث كنتما من النار فينطلقان فيلقی احدهما نفسه فيجعلها عليه بردا وسلاما ويقوم الاخر فلا يلقی نفسه فيقول له الرب تبارك وتعالى ما منعك ان تلقی نفسك كما القی صاحبك فيقول يا رب انی لارجوان لا تعيدنی فيها بعد ما اخرجتنی فيقول له الرب تبارك وتعالى لك رجاءك فيدخلان الجنة جميعًا برحمة الله اسناد هٰذا الحديث ضعيف لانه عن رشدين بن سعد ورشدين بن سعد هو ضعيف عند اهل الحديث يروی عن ابن انعم وهو الافريقی والافريقی ضعيف عند اهل الحديث **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيی بن سعيد نا الحسن بن ذكوان عن ابی رجاء العطاردی عن عمران بن حصين عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ليخرجن قوم من امتی من النار بشفاعتی يسمون الجهنميين هٰذا حديث حسن صحيح وابو رجاء العطاردی اسمه عمران بن تيم ويقال ابن ملحان **حدثنا** سويد بن نصر انا ابن المبارك عن يحيی بن عبيد الله عن ابيه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم

پس اہل جنت انپر پانی ڈالینگے سو اُگینگے جیسا کہ اُگتا ہی دانہ کوڑے والا رو کے کوڑے سے پھر جنت مین داخل ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی کئی وجہ سے جابر سے مروی ہی **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زید بن اسلم سے اُسنے عطا بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلے گا آگ سے وہ شخص کہ جسکے دل مین ذرہ کے برابر ایمان ہوگا کہا ابو سعید نے سو جس کسی کو شک ہو تو چاہیئے کہ یہ آیت پڑھے اِنّ اللہ لا یظلم مثقال ذرة یعنی اللہ تعالےٰ ذرہ کے برابر بھی ظلم نہین کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے ابن انعم نے ابی عثمان سے یہ کہ حدیث کی اُسنے اسکو ابی ہریرہؓ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے دو آدمیون کا رونا پیٹنا اُن لوگون سے کہ دوزخ مین داخل ہونگے بہت سخت ہوگا پس رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ نکالو ان دونون کو سو جب وہ نکالے جاوینگے تو اللہ تعالےٰ اُن سے فرمائیگا کس لئے تمہارا رونا چلانا بہت سخت تھا وہ کہینگے ہمنے یہ کام اسلئے کیا ہی کہ تو ہمپر رحمت کرے فرمائیگا پروردگار رحمت میری تمہارے لئے اسوقت ہے کہ اگر تم چلو اور اپنی جانونکو ڈالدو جہان کہ تم پہلے تھے آگ سے سو وہ چلین گے پس ایک تو انمین سے اپنی جان کو اسمین ڈالدیگا سو اللہ تعالیٰ اس آگ کو اسپر ٹھنڈک اور سلامت کردیگا اور دوسرا کھڑا رہیگا اور وہ اپنی جان کو نہ ڈالیگا پس رب تبارک وتعالیٰ اس سے کہیگا کس چیز نے تجھے اپنی جان کے ڈالنے سے منع کیا جیسا کہ تیرے ساتھی نے ڈالی تھی وہ کہیگا اے رب میرے مین اُمید کرتا ہون کہ تو مجھے بعد نکالنے کے پھر اسمین واپس نہ کریگا پس رب تبارک وتعالیٰ اس سے کہیگا تیرے واسطے تیری اُمید ہی یعنی تیری اُمید کا پھل تجھے ملجائیگا پس وہ دونون اللہ کی رحمت سے جنت مین اکٹھا داخل ہونگے اسناد اس حدیث کی ضعیف ہی اسلیئے کہ رشدین بن سعد سے ہے اور رشدین بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہے وہ روایت کرتا ہے ابن انعم سے اور وہ افریقی ہی اور افریقی بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن ذکوان نے ابی رجار عطاردی سے اُسنے عمران بن حصینؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے البتہ ایک قوم میری اُمت مین سے میری شفاعت سے نکلے گی نام ان کا جہنمین ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ابو رجار عطاردی کا نام عمران بن تیم ہی اور کہا گیا ہی ابن ملحان **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے یحیی بن عبید اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ما رأيت مثل النار نام هاربها ولا مثل الجنة نام طالبها هٰذا حديث انما نعرفه من حديث يحيىٰ بن عبيد الله ويحيىٰ بن عبيد الله ضعيف عند اهل الحديث تكلم فيه شعبة **باب** ما جاء ان اكثر اهل النار النساء **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمٰعيل بن ابراهيم نا ايوب عن ابى رجاء العطاردى قال سمعت ابن عباس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلعت فى الجنة فرأيت اكثر اهلها الفقراء واطلعت فى النار فرأيت اكثر اهلها النساء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابى عدى ومحمد بن جعفر وعبد الوهاب قالوا نا عوف عن ابى رجاء العطاردى عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلعت فى النار فرأيت اكثر اهلها النساء واطلعت فى الجنة فرأيت اكثر اهلها الفقراء هٰذا حديث حسن صحيح هٰكذا يقول عوف عن ابى رجاء عن عمران بن حصين ويقول ايوب عن ابى رجاء عن ابن عباس وكلا الاسنادين ليس فيهما مقال ويحتمل ان يكون ابو رجاء سمع منهما جميعًا وقد روى غير عوف ايضًا هٰذا الحديث عن ابى رجاء عن عمران بن حصين **باب حدثنا** محمود بن غيلان نا وهب بن جرير عن شعبة عن ابى اسحٰق عن النعمان بن بشير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اهون اهل النار عذابا رجل فى اخمص قدميه جمرتان يغلى منهما دماغه هٰذا حديث حسن صحيح وفى الباب عن ابى هريرة وعباس بن عبد المطلب وابى سعيد **باب حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو نعيم نا سفيان عن معبد بن خالد قال سمعت حارثة بن وهب الخزاعى يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الا اخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله لابره الا اخبركم باهل النار كل عتل جواظ متكبر

مین نے کوئی چیز مثل آگ کے نہین دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سو رہا ہو اور نہ مثل جنت کے کہ اسکا طالب سو رہا ہو- اس حدیث کو ہم فقط طریق یحیٰی بن عبید اللہ سے ہی پہچانتے ہین اور یحیٰی بن عبید اللہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہی اسکے حق مین شعبہ نے کلام کیا ہی **باب** اس بیان مین کہ زیادہ دوزخ مین عورتین ہونگی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے ابی رجار عطاردی سے کہا سنا مین نے ابن عباسؓ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا مین نے جنت مین سو مین نے دیکھا اکثر اہل اُس کے فقیر لوگ- اور جھانکا مین نے آگ مین سو دیکھا مین نے اکثر اہل اسکی عورتین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر اور عبد الوہاب نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عوف نے ابی رجار عطاردی سے اُسنے عمران بن حصینؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا مین نے دوزخ مین سو دیکھا مین نے اکثر اہل اسکی عورتین اور جھانکا مین نے جنت مین سو دیکھا مین نے اکثر اہل اُسکے فقیر- یہ حدیث حسن صحیح ہی- ایسا ہی کہتا ہے عوف بواسطہ ابی رجار کے عمران بن حصین سے اور اسی طرح کہتا ہی ایوب بواسطہ ابی رجار کے ابن عباس سے- اور ان دونون سندون مین کلام نہین ہی اور احتمال ہی کہ دونون سے اکٹھا سنا ہو- اور غیر عوف نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابی رجار کے عمران بن حصین سے روایت کی ہی **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے شعبہ سے اُس نے ابی اسحاق سے اُسنے نعمان بن بشیر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیون مین کمتر عذاب والا وہ مرد ہوگا کہ جسکے پانوٴن کے تلوون مین آگ کے دو[1] چنگارے ہونگے جنسے اُسکا بھیجا اُبلے گا ہانڈی کی طرح یہ حدیث حسن صحیح ہی- اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ اور عباس بن عبد المطلب اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم- **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سعید بن خالد سے کہا سنا مین نے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارے غریب ہین لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اُنکی قسم کو سچا کر دیوے- ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو کش حرام خور گھمنڈ والے ہین

[1] الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب ایسا ہی کہ جس سے دماغ ہانڈی کیطرح جوش کریگا سخت عذاب کیسا ہوگا مراد اس حدیث سے یہ ہی کہ یہ شخص ابو طالب ہی جنسے آنحضرتؐ کو پرورش کیا تھا جیسا کہ بخاری مین آیا ہی کہ لوگون نے آپ سے سوال کیا کہ ابو طالب نے آپکی پرورش کی ہی اُسکو آپ سے کیا فائدہ پہونچیگا فرمایا آپنے اگر وہ میری پرورش نہ کرتا تو دوزخ کے گڑھے مین ہوتا بالفعل اسکو آگ کی دو جوتیان پہنائی جائینگی جس سے اُسکا دماغ اُبلے گا ہانڈی کی طرح ۱۲ [2] یعنی بہشت غریب بے زور مسلمانون کا مقام ہی اور دوزخ بدخلق شکم پرور دانون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب دوزخ سے ڈرتا ہی وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پروانہ رکھے اور دوزخ سے نہ ڈرے وہ جو چاہے سو کرے ۵ ڈر خدا سے تو جو گناہ کرتا ہی نجانون کیا ۱۲

هٰذا حديث حسن صحيح **ابواب الايمان** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله **حدثنا** هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها عصموا منى دماء هم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله وفى الباب عن جابر وابى سعيد وابن عمر هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهرى اخبرنى عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابى هريرة قال لما توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابوبكر بعده كفر من كفر من العرب فقال عمر بن الخطاب لابى بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله ومن قال لا اله الا الله عصم منى ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله فقال ابوبكر والله لاقاتلن من فرق بين الصلوٰة والزكوٰة فان الزكوٰة حق المال والله لو منعونى عقالا كانوا يؤدونه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعه فقال عمر بن الخطاب فوالله ما هو الا ان رأيت ان الله قد شرح صدر ابى بكر للقتال فعرفت انه الحق هٰذا حديث حسن صحيح وهكذا روى شعيب بن ابى حمزة عن الزهرى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابى هريرة وروى عمران القطان هٰذا الحديث عن معمر عن الزهرى عن انس بن مالك عن ابى بكر وهو حديث خطاء وقد خولف عمران فى روايته عن معمر

یہ حدیث حسن صحیح ہے **ابواب ایمان کے** جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** اس بیان مین کہ لوگون سے اسوقت تک جنگ کرون کہ وہ لا آلہ الا اللہ کہین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو لوگون سے لڑنیکا حکم ہوا ہے یہانتک کہ وہ لا آلہ الا اللہ کہین سو جب انھون نے لا آلہ الا اللہ کہا تو انھون نے مجھسے اپنی جانؔ اور مال بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ باقی ہے اور اُنکا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے کہا خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوے اور حضرت ابو بکر صدیق آپ کے بعد خلیفہ ہوے تو کافر ہوا جو کافر ہوا عرب سے پس کہا حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے آپ کس طرح لوگون سے جنگ کر سکتے ہین حالانکہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو لوگون سے لڑنیکا حکم ہوا ہے یہانتک کہ وہ لا آلہ الا اللہ کہین سو جسنے کہ لا آلہ الا اللہ کہا تو اُسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ باقی ہے اور اسکا حساب خدا کے ذمے ہے پس کہا ابو بکر صدیقؓ نے قسم ہے اللہ کی البتہ مین جنگ کرونگا اُس شخص سے جو درمیان نماز اور زکوۃ کے فرق کرے اسلئے کہ زکوۃ حق مال کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر مجھے منع کرینگے رسی سے بھی کہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ادا کرتے تھے تو مین اُنسے اسکے منع کرنے پر لڑائی کرونگا پس کہا حضرت عمر بن خطابؓ نے سو قسم ہے اللہ کی دیکھا مین نے کہ اللہ تعالے نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا سینہ لڑائی کے واسطے کھولدیا ہے پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کی ہے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اور روایت کیا ہے عمران القطان نے اس حدیث کو معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے اُس نے ابی بکر سے۔ اور یہ حدیث خطا رہے اور خلاف کیا گیا ہے عمران اپنی روایت مین معمر سے

[1] یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اسکی جان اور مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال کا ضامن ہوگا تو اس سے مال دلایا جاویگا۔ اور اگر وہ خوف سے مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اس سے خدا حساب کر لیگا دلون کے حال دریافت کرنیکا حکم قاضی اور حاکم کو نہین ۱۲ [2] بعد آنحضرت کے وہ آدمی کہ جنپر مرتد کا اطلاق آیا ہے دو قسم کے ہو گئے تھے ایک تو وہ تھے جو بالکل منکر ہو کر مسیلمہ کذاب وغیرہ سے مل گئے اور دوسرے وہ لوگ تھے جو ایمان سے تو مرتد نہ ہوئے تھے مگر انھون نے فرضیت زکوۃ کا انکار کیا اور کہا کہ یہ خاص حق آنحضرت کا تھا جب وہ فوت ہو گئے تو یہ حق بھی جاتا رہا جب حضرت ابو بکرؓ نے ان دونون گروہ سے لڑائی کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ نے دوسری قسم کے گروہ کے بارہ مین کہا کہ اُنسے لڑنا کیونکر درست ہے حالانکہ یہ لا آلہ الا اللہ کہتے ہین حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ جیسے نماز حق ہے بدن کا ویسا ہی زکوۃ حق ہے مال کا جیسا کہ نماز کے منکر سے لڑائی کرنا درست ہے ویسا ہی زکوۃ کے منکر سے پس اسی پر تمام صحابہ حضرت ابو بکرؓ کی راے کے متفق ہوے۔ اسی سے ثابت ہوا کہ اب جو کوئی کسی رکن ایمان کا منکر ہوگا تو وہ بالاجماع کافر ہے اور یہ جو حضرت ابو بکر نے فرمایا ہے کہ اگر مجھے منع کرینگے رسی سے بھی مراد اس سے

باب ماجاء امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ ویقیموا الصلوٰۃ **حدثنا** سعید بن یعقوب الطالقانی نا
ابن المبارک نا حمید الطویل عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی
یشہدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان یستقبلوا قبلتنا ویأکلوا ذبیحتنا وان یصلوا صلاتنا فاذا فعلوا ذٰلک
حرمت علینا دماءہم واموالہم الا بحقہا لہم ما للمسلمین وعلیہم ما علی المسلمین وفی الباب عن معاذ بن جبل وابی ہریرۃ
ہٰذا حدیث حسن صحیح غریب من ہٰذا الوجہ وقد رواہ یحییٰ بن ایوب عن حمید عن انس نحوہ **باب** ماجاء بنی الاسلام
علی خمس **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن سعیر بن الخمس التمیمی عن حبیب بن ابی ثابت عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ
وصوم رمضان وحج البیت وفی الباب عن جریر بن عبد اللہ ہٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابن عمر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ہٰذا وسعیر بن الخمس ثقۃ عند اہل الحدیث **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن حنظلۃ بن ابی سفیان
الجمحی عن عکرمۃ بن خالد المخزومی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ہٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی
ما وصف جبرئیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الایمان والاسلام **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث الخزاعی نا وکیع عن کہمس بن
الحسن عن عبد اللہ بن بریدۃ عن یحییٰ بن یعمر قال اول من تکلم فی القدر معبد الجہنی قال خرجت انا وحمید بن عبد الرحمٰن
الحمیری حتی اتینا المدینۃ فقلنا لو لقینا رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالناہ عما احدث ہٰؤلاء القوم فلقیناہ یعنی
عبد اللہ بن عمر وہو خارج من المسجد قال فاکتنفتہ انا وصاحبی فقلت یا ابا عبد الرحمٰن ان قوما یقرءون القراٰن

باب اس بیان مین کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگون سے لڑون یہانتک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہین اور نماز کو قائم کرین **حدیث** کی ہمسے سعید بن یعقوب
طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے انس بن مالکؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگون سے لڑون یہانتک کہ گواہی دین اس بات کی کہ نہین کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد
اس کا بندہ ہے اور رسول اسکا اور یہ کہ قبلے کی طرف منھ کرین اور ہمارے ذبیحہ کو کھائین اور یہ ہماری طرح نماز پڑھین سو جب انھون نے
یہ کرلیا تو ہمپر انکی جانین اور مال حرام ہوگئے مگر ساتھ حق تلفی دین کے۔ واسطے انکے وہ فائدہ ہے جو واسطے تمام مسلمانون کے ہے اور انکے
ذمے وہ حق ہے جو تمام مسلمانون پر ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے معاذ بن جبلؓ اور ابی ہریرہؓ سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے
اور روایت کیا ہے اسکو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے اُسنے انس سے مثل اسکے **باب** اس بیان مین کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر ہے **حدیث**
کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے سعیر بن خمس تمیمی سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابن عمرؓ سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیاد اسلام کی پانچ چیزون پر ہے شہادت اس بات پر کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق عبادت کے
نہین اور یہ کہ محمد اللہ کا رسول ہے۔ اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے روزون پر اور بیت اللہ کے حج پر۔ اور اس باب
مین روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی بواسطۂ ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے
مروی ہے۔ اور سعیر بن خمس محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حنظلہ بن ابی سفیان
جمحی سے اُسنے عکرمہ بن خالد مخزومی سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب**
اس بیان مین کہ جو جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایمان اور اسلام کے وصف بیان کئے ہین **حدیث** کی ہمسے ابو عمار
یعنے حسین بن حریث خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہمس بن حسن سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے یحییٰ بن یعمر سے
کہا اُسنے سب سے پہلے جسنے تقدیر کے بارے مین کلام کیا ہے وہ معبد جہنی ہے کہا اُسنے مین اور حمید بن عبد الرحمٰن حمیری نکلے یہانتک
کہ ہم مدینے مین آئے پس ہمنے کہا کہ اگر ہم کسی ایسے مرد سے ملاقات کرین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو اور اُس سے اس بات
کی بابت دریافت کرین کہ جو اس قوم نے نئی بات نکالی ہے (تو بہتر ہو) سو ہم عبد اللہ بن عمرؓ سے ملے اس حالت مین کہ وہ مسجد کے باہر
تھا۔ کہا اُسنے پس مین نے اور میرے ساتھی نے احاطہ کرلیا پھر مینے کہا اے ابا عبد الرحمٰن (کنیت عبد اللہ بن عمر کی ہی) یہ قوم قرآن پڑھتی ہے

ویتفقدون العلم ویزعمون ان لاقدر وان الامر انف قال فاذا لقیت اولئک فاخبرهم انی منهم بریٔ وانهم منی براء والذی یحلف به عبد الله لو ان احدهم انفق مثل احد ذهبا ما قبل ذلک منه حتی یؤمن بالقدر خیره وشره قال ثم انشاء یحدث فقال قال عمر بن الخطاب کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فجاء رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیه اثر السفر ولا یعرفه منا احد حتی اتی النبی صلی الله علیه وسلم فالزق رکبته برکبته ثم قال یا محمد ما الایمان قال ان تؤمن بالله وملائکته وکتبه ورسله والیوم الاخر والقدر خیره وشره قال فما الاسلام قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة وحج البیت وصوم رمضان قال فما الاحسان قال ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک قال فی کل ذلک یقول له صدقت قال فتعجبنا منه یسأله ویصدقه قال فمتی الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فما اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان تری الحفاة العراة العالة رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال عمر فلقینی النبی صلی الله علیه وسلم بعد ذلک بثلاث فقال یا عمر هل تدری من السائل ذاک جبرئیل اتاکم یعلمکم امر دینکم حدثنا احمد بن محمد نا ابن المبارک نا کهمس بن الحسن بهذا الاسناد نحوه بمعناه حدثنا محمد بن المثنی نا معاذ بن هشام عن کهمس بهذا الاسناد نحوه بمعناه وفی الباب عن طلحة بن عبید الله وانس بن مالک وابی هریرة هذا حدیث صحیح حسن وقد روی من غیر وجه نحو هذا وقد روی هذا الحدیث عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم

ذاک [margin: بن]

اور علم سیکھتی ہے اور کہتی ہے کہ تقدیر کچھ نہیں ہے اور امر مستانف ہے یعنے پہلے تقدیر مین کچھ ہو نہین چکا بلکہ بعد کام کرنے لوگون کے لکھے جاتے ہین کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے سو جب تو اس قوم سے ملے تو انکو خبر دیدے کہ مین اُنسے بری ہون اور وہ مجھسے بری ہین۔ اور جسکے ساتھ عبد اللہ قسم کھاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی انہین سے احد کے برابر سونا خرچ کرے تو اس سے قبول نہ ہوگا یہانتک کہ وہ ایمان لائے ساتھ تقدیر اچھی اور بری کے کہا اُسنے پھر عبد اللہ نے حدیث بیان کرنی شروع کی سو کہا عبد اللہ نے کہا عمرؓ بن خطاب نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمودار ہوا نہایت سفید کپڑے کمال سیاہ بال والا۔ کہ اسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور نہ ہم مین سے کوئی اسکو پہچانتا تھا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنا زانو حضرت کے زانو سے ملایا پھر کہا اُسنے اے محمد ایمان کیا چیز ہے فرمایا آپنے ایمان یہ ہے کہ تو مانے اللہ کو اور اُسکے فرشتون کو اور اسکی کتابونکو اور اُسکے رسولونکو اور دن پچھلے کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو بھلی اسکی کو اور بری اسکی کو کہا اُسنے اسلام کیا چیز ہے فرمایا آپ نے شہادت اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق پرستش کے نہین اور یہ کہ محمد اسکا بندہ ہے اور رسول اسکا اور قائم کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ کہا اُسنے احسان کیا چیز ہے فرمایا آپنے وہ یہ ہے کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ تو اُسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اسطرح کا دیکھنا تجھسے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہے۔ کہا راوی نے وہ شخص ہر بارے مین کہتا تھا کہ آپ نے سچ کہا ہے کہا حضرت عمرؓ نے پس ہم اس سے متعجب ہوے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی اسکی تصدیق کرتا ہے یعنے خود ہی دریافت کرتا ہے اور خود جانتا بھی ہے۔ کہا اُسنے سو قیامت کب ہے فرمایا آپنے جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو زیادہ تر نہین جانتا۔ کہا اُسنے اسکی علامتین کیا ہین فرمایا آپنے یہ کہ لونڈی[1] اپنے مالک اور مربی کو جنے۔ اور یہ کہ دیکھے تو ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والونکو بڑائیان مارینگے عمارت مین یعنے کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہون بڑی بڑی عمارتین بناکر فخر کرین کہا حضرت عمرؓ نے پھر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد تین روز کے ملے اور فرمایا اے عمر تو جانتا ہے کہ وہ سائل کون تھا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے وہ تم کو دین سکھلانے کے واسطے آئے تھے حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے کہمس بن حسن نے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہمس سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے۔ اور اس باب مین روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث صحیح حسن ہے اور غیر وجہ سے بھی مثل اسکے مروی ہے اور یہ حدیث بواسطہ ابن عمر کے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ لونڈیان بہت ہونگی اور اولاد بمنزلہ مولیٰ ہوگی کیونکہ اولاد حسب نسب مین مثل باپ کے ہے یا یہ کہ لونڈیان بادشاہ سے جنین گی اور خود بمنزلہ رعایا کے ہونگی یا مراد یہ کہ زمانہ خراب ہو جائےگا کہ اولاد والدہ کے ساتھ معاملہ سرداری کا کریگی یعنی نافرمان ہوگی ۱۲

والصحیح ھو عن ابن عمر عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی اضافۃ الفرائض الی الایمان **حدثنا** قتیبۃ نا عباد بن عباد المھلبی عن ابی جمرۃ عن ابن عباس قال قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا ھذا الحی من ربیعۃ ولسنا نصل الیک الا فی الشھر الحرام فمرنا بشیئ ناخذہ عنک وندعو الیہ من وراءنا فقال اٰمرکم باربع الایمان باللہ ثم فسرھا لھم شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ابی جمرۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ھذا حدیث حسن صحیح وابو جمرۃ الضبعی اسمہ نصر بن عمران وقد روی شعبۃ عن ابی جمرۃ ایضا وزاد فیہ اتدرون ما الایمان شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فذکر الحدیث سمعت قتیبۃ بن سعید یقول ما رأیت مثل ھؤلاء الفقھاء الاشراف الاربعۃ مالک بن انس واللیث بن سعد وعباد بن عباد المھلبی وعبد الوھاب الثقفی قال قتیبۃ وکنا نرضی ان نرجع کل یوم من عند عباد بن عباد بحدیثین وعباد بن عباد ھو من ولد المھلب بن ابی صفرۃ **باب** فی استکمال الایمان والزیادۃ والنقصان **حدثنا** احمد بن منیع البغدادی نا اسمٰعیل بن علیۃ نا خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا والطفھم باھلہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وانس بن مالک ھذا حدیث حسن ولا نعرف لابی قلابۃ سماعا من عائشۃ وقد روی ابو قلابۃ عن عبد اللہ بن یزید رضیع لعائشۃ عن عائشۃ غیر ھذا الحدیث وابو قلابۃ اسمہ عبد اللہ بن زید الجرمی **حدثنا**

اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عمرؓ سے بواسطہ حضرت عمرؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** بیان مین اضافت فرائض کی طرف ایمان کے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عباد مہلبی نے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے قبیلہ عبد القیس کے قاصد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم جو یہ گروہ ہین قوم ربیعہ سے ہین اور ہم آپ تک نہین پہونچ سکتے مگر حرام[1] کے مہینون مین سو ہمکو آپ کوئی چیز تبلائیے کہ ہم اسکو آپ سے سیکھ لین اور ہمارے پیچھے لوگ ہین انکو اسکی طرف بلائین یعنی انکو اس بات کی ہدایت کرین پس فرمایا آپ نے مین تمکو چار چیزونکا حکم دیتا ہون ایمان لانا ساتھ اللہ کے پھر آپنے اسکی تفسیر کرکے انکو تعلیم کیا کہ ایمان یہ ہے کہ گواہی دینی اس بات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق پرستش کے نہین اور مین اللہ کا رسول ہون دوسرا حکم قائم کرنا نماز کا تیسرا دینا زکوٰۃ کا چوتھا غنیمت سے پانچوان حصہ ادا کرنا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے بھی ابی جمرہ سے اور اُسنے اسمین زیادہ کیا ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا چیز ہے شہادت دینی اس بات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق پرستش کے نہین اور یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون۔ پھر اُسنے اسطرح ذکر کیا۔ سنا مین نے قتیبہ بن سعید سے کہ کہتا مین نے کوئی شخص مثل ان چار فقیہون اشراف کے نہین دیکھا۔ مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی۔ کہا قتیبہ نے ہم راضی ہوتے تھے اس بات پر کہ ہر روز عباد بن عباد کے پاس سے دو حدیثین پڑھ کر واپس ہون۔ اور عباد بن عباد وہ مہلب بن ابی صفرہ کی اولاد سے ہے۔ **باب** ایمان کے کامل کرنے مین اور زیادتی اور نقصان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے ابی قلابہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل تر مومنون سے ایمان مین وہ شخص ہے جو اچھا ہے خلق مین اور بہت مہربان ہے ساتھ اپنی عیال کے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے۔ اور ہم ابی قلابہ کا سماع عائشہؓ سے نہین پہچانتے[2] اور روایت کیا ہے ابو قلابہ نے عبد اللہ بن یزید سے جو رضاعی بھائی حضرت عائشہ کا ہے اُسنے عائشہؓ سے غیر اس حدیث کو۔ اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید جرمی ہے **حدیث** کی ہم سے

---

[1] حرام کے مہینے ذو القعدہ اور ذو الحج اور محرم اور رجب ہین ان مہینون مین تمام ملک عرب کے کفار لڑنا مارنا حرام جانتے تھے اور ملک مین لوٹ سے امن رہتا تھا اسیواسطے یہ لوگ کہنے لگے کہ سوائے ان مہینون کے ہم آپ تک نہین پہونچ سکتے کیونکہ درمیان ہمارے اور آپکے قوم مضر رہتی ہے اور وہ لوٹ لیتی ہے ۱۲ [2] غرض اس سے یہ ہے کہ ابو قلابہ کا سماع حضرت عائشہ سے ثابت نہین ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو قلابہ بواسطہ عبد اللہ بن یزید کے حضرت عائشہ سے روایت کرتا ہے نہ بلا واسطہ ۱۲

ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة قال ذکر ایوب السختیانی اباقلابة فقال کان واللہ من الفقہاء ذوی الالباب **حدثنا** ابو عبد اللہ ھریم بن مسعر الازدی الترمذی نا عبد العزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فوعظھم ثم قال یا معشر النساء تصدقن فانکن اکثر اھل النار فقالت امرأة منھن ولم ذاک یا رسول اللہ قال لکثرة لعنکن یعنی وکفرکن العشیر وقال ما رأیت من ناقصات عقل ودین اغلب لذوی الالباب وذوی الرأی منکن قالت امرأة منھن وما نقصان عقلھا و دینھا قال شھادة امرأتین منکن بشھادة رجل ونقصان دینکن الحیضة فتمکث احداکن الثلاث والاربع لا تصلی وفی الباب عن ابی سعید وابن عمر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن سھیل بن ابی صالح عن عبد اللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون بابا فادناھا اماطة الاذی عن الطریق وارفعھا قول لا الٰہ الا اللہ ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی سھیل بن ابی صالح عن عبد اللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی ھریرة وروی عمارة بن غزیة ھذا الحدیث عن ابی صالح عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان اربعة وستون بابا **حدثنا** بذلک قتیبة نا بکر بن مضر عن عمارة بن غزیة عن ابی صالح عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء الحیاء من الایمان **حدثنا** ابن ابی عمر واحمد بن منیع المعنی واحد قالا نا سفیان بن عیینة عن الزھری عن سالم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر برجل وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان

ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا اُسنے ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا ذکر کیا پھر کہا قسم ہے اللہ کی وہ نہایت عقلمند فقیہوں سے تھا **حدیث** کی ہم سے ابو عبد اللہ یعنے ہریم بن مسعر ازدی ترمذی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خطبہ پڑھ کر سنایا اور انکو نصیحت کی پھر فرمایا اے گروہ عورتون کے صدقہ دو اسلئے کہ تم مین سے بہت دوزخ مین جانے والی ہین پس ایک عورت نے انمین سے کہا اور یہ کسواسطے ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے بسبب بہت لعنت کرنے تمھاری کے یعنے بسبب ناشکری کرنے خاوندون کے۔ فرمایا آپ نے مین نے کوئی چیز ناقص عقل اور ناقص دین نہین دیکھی کہ تم سے زیادہ غالب ہو عقلمندون اور داناؤن پر کہا ایک عورت نے انمین سے ہماری عقل اور دین کا کیا نقصان ہے فرمایا آپ نے شہادت دو عورتون کی تم مین سے ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور نقصان دین تمھارے کا حیض ہے کہ ہر ایک تم مین سے تین یا چار دن ٹھہری رہتی ہے نماز نہین پڑھتی۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے ستر اور چند دروازے ہین[1] پس کمتر اُنسے یہ ہے کہ راستہ سے پلیدی وغیرہ کا دور کرنا اور اعلیٰ تر یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کی ہے سہیل بن ابی صالح نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے۔ اور روایت کیا ہے عمارہ بن غزیہ نے اس حدیث کو ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ایمان کے چونسٹھ دروازے ہین **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اس بیان مین کہ حیا ایمان سے ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور احمد بن منیع نے معنے دونون کے واحد ہین کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سالم سے اُس نے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس گذرے کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارمین نصیحت کر رہا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے حیا ایمان سے ہے

---

[1] یعنی ایمان بمنزلہ گھر کے ہے اور جتنی نیکیاں اور خوبیاں ہین جیسے حلم صبر شجاعت سخاوت زہد قناعت شوق عبادت یہ سب اسکے دروازے ہین اور حیا ان مین بڑا عمدہ دروازہ ہے اسواسطے کہ شرع مین حیا اس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کردے۔ اور یہ جو فرمایا کہ ایمان کے ستر اور چند دروازے ہین مراد اس سے کثرت ہے اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین ۱۲

قال احمد بن منیع فی حدیثه ان النبی صلی الله علیه وسلم سمع رجلا یعظ اخاه هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی هریرة **باب** ماجاء فی حرمة الصلوٰة **حدثنا** ابن ابی عمر نا عبدالله بن معاذ الصنعانی عن معمر عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن معاذ بن جبل قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فاصبحت یوما قریبا منه ونحن نسیر فقلت یارسول الله اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة ویباعدنی عن النار قال لقد سالتنی عن عظیم وانه لیسیر علی من یسره الله علیه تعبد الله و لا تشرک به شیئا وتقیم الصلوٰة وتؤتی الزکوٰة وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال الا ادلک علی ابواب الخیر الصوم جنة والصدقة تطفیٔ الخطیئة کما یطفیٔ الماء النار وصلوٰة الرجل من جوف اللیل قال ثم تلا تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم حتی بلغ یعملون ثم قال الا اخبرک برأس الامر کله وعموده وذروة سنامه قلت بلی یارسول الله قال رأس الامر الاسلام وعموده الصلوٰة وذروة سنامه الجهاد ثم قال الا اخبرک بملاک ذلک کله قلت بلی یارسول الله قال فاخذ بلسانه قال کف علیک هٰذا فقلت یانبی الله وانا لمؤاخذون بما نتکلم به فقال ثکلتک امک یامعاذ وهل یکب الناس فی النار علی وجوههم او علی مناخرهم الا حصائد السنتهم هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا عبدالله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمح عن ابی الهیثم عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتم الرجل یتعاهد المسجد فاشهدوا له بالایمان فان الله یقول انما یعمر مساجد الله من اٰمن بالله والیوم الاخر واقام الصلوٰة واٰتی الزکوٰة الایة هٰذا حدیث حسن غریب

کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے **باب** نماز کی تعظیم کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن معاذ صنعانی نے معمر سے اُسنے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے معاذ بن جبل رضؓ سے کہا اُسنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں۔ سو ایک دن میں آپ کے قریب ہوا اس حالت میں کہ چل رہے تھے پس میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی عمل بتلائیے کہ جنت میں داخل کرے۔ اور دوزخ سے دور رکھے فرمایا آپ نے تو نے بڑے کام سے سوال کیا ہے حالانکہ وہ آسان ہے اس شخص پر کہ جسپر اللہ تعالے آسان کرے۔ اللہ کی عبادت کر اور اسکے ساتھ کسی کو شریک مت بنا اور نماز کو قائم کر اور زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر پھر فرمایا آپنے ہاں میں تجھے نیکی کے دروازے بتلاتا ہوں روزہ ڈھال ہے یعنے گناہوں سے بچاتا ہے۔ اور صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسے پانی بجھاتا ہے آگ کو۔ اور آدمی کی نماز پڑھنی درمیان رات کے کہا راوی نے پھر آپنے یہ آیت پڑھی تتجافی جنوبهم عن المضاجع[لہ] یعنے دور رہتی ہیں کروٹیں اُنکی خوابگاہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو یہانتک کہ آپنے یعلمون تک پڑھی پھر فرمایا آپ نے ہاں میں بتلاتا ہوں تجھکو تمام عملوں کا سردار اور ستون انکا اور بلندی کو ہان انکے کی میں نے کہا ہاں بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا آپنے تمام عملوں کا سردار اسلام ہے اور ستون انکا نماز ہے اور بلندی انکی کوہان کی جہاد ہے۔ پھر فرمایا آپنے ہاں میں تمکو خبر دیتا ہوں ساتھ ایسی چیز کے کہ جس سے سب کا استحکام ہے میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ کہا راوی نے پھر آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسکو اوپر اپنے بند رکھ پھر میں نے کہا اے نبی اللہ کے اور کیا ہمکو مواخذہ ہوگا ساتھ اسکے کہ ہم کلام کرتے ہیں پس فرمایا آپ نے پیٹے تجھے ماں تیری اے معاذ لوگوں کو منھ کے بل یا فرمایا آپنے ناک کے بل آگ میں تو زبانوں کا کاٹا ہی ڈالے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج یعنے ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ مسجد کی خدمت کرتا ہے تو اسکے واسطے ایمان کی شہادت دو اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے انما یعمر مساجد الله الخ یعنے بیشک اللہ تعالے کی مسجدوں کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور قائم کرتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوٰۃ کو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لہ غرض آپ کی اس آیت سے یہ تھی کہ اس میری بات کی تصدیق کلام اللہ میں موجود ہے ۱۲ ۲ یعنے منھ سے جو لوگ عموما بکواس کرتے رہتے ہیں یعنی گالی گلوچ شکوے شکایت کرتے رہتے ہیں انھیں سبب سے کتنے لوگ دوزخ میں گرینگے ۱۲

باب ماجاء فی ترک الصلوٰۃ حدثنا قتیبۃ نا جریر وابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الکفر والایمان ترک الصلوٰۃ حدثنا ہناد نا اسباط بن محمد عن الاعمش بھذا الاسناد نحوہ قال بین العبد وبین الشرک او الکفر ترک الصلوٰۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح وابو سفیان اسمہ طلحۃ بن نافع حدثنا ہناد نا وکیع عن سفیان عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح وابو الزبیر اسمہ محمد بن مسلم بن تدرس حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث ویوسف بن عیسیٰ قالا نا الفضل بن موسیٰ عن الحسین بن واقد ح وثنا ابو عمار ومحمود بن غیلان قالا نا علی بن الحسین بن واقد عن ابیہ ح وثنا محمد بن علی بن الحسن الشقیقی ومحمود بن غیلان قالا نا علی بن الحسین بن شقیق عن الحسین بن واقد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العھد الذی بیننا وبینھم الصلوٰۃ فمن ترکھا فقد کفر وفی الباب عن انس وابن عباس ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا قتیبۃ نا بشر بن المفضل عن الجریری عن عبد اللہ بن شقیق العقیلی قال کان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ باب حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن ابن الھاد عن محمد بن ابراھیم بن الحارث عن عامر بن سعد عن العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا [۱] وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ھٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابن ابی عمر نا عبد الوھاب الثقفی عن ایوب

باب نماز کے ترک کرنیکے بیان مین حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر اور ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے ابی سفیان سے اُس نے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرق درمیان کفر اور ایمان کے نماز کا ترک کرنا ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے اسباط بن محمد نے اعمش سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے فرمایا آپ نے درمیان بندے اور شرک کے یا کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو سفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان بندے اور کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے حدیث کی ہم سے ابو عمار یعنی حسین بن حریث اور یوسف بن عیسی نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے حسین بن واقد سے ح اور حدیث کی ہم سے ابو عمار اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے ح اور حدیث کی ہم سے محمد بن علی بن حسن شقیقی اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے علی بن حسن بن شقیق نے حسین بن واقد سے اُس نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان انکے یعنے کفار کے ہے وہ نماز ہے سو جو کوئی اُسکو ترک کریگا تو وہ کافر ہوا۔ اور اس باب مین روایت ہے انس اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے جریری سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق عقیلی سے کہا اُسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کسی اعمال کے ترک کرنے کو کفر نہ جانتے تھے سوائے نماز کے باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن الہاد سے اُسنے محمد بن ابراہیم بن حارث سے اُسنے عامر بن سعد سے اُسنے عباس بن عبد المطلب سے یہ کہ سنا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اُس نے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی [۱] پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے

[۱] خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی نشانی یہ ہے کہ اسکی قضا و قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت مین اسکا گلہ شکوہ نہ کرے۔ اور دین اسلام پر راضی ہونیکی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جائے کفر کے رسومات کے گرد نہ بھٹکے۔ اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور جسکو یہ بات حاصل نہین اُسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین ۱۲

عن ابی قلابة عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثلاث من کن فیه وجد بهن طعم الایمان من کان الله ورسوله احب الیه مما سواهما وان یحب المرء لا یحبه الا لله وان یکره ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذه الله منه کما یکره ان یقذف فی النار هٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواه قتادة عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم

باب لا یزنی الزانی وهو مؤمن **حدثنا** احمد بن منیع نا عبیدة بن حمید عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزنی الزانی وهو مؤمن ولا یسرق السارق وهو مؤمن ولکن التوبة معروضة وفی الباب عن ابن عباس وعائشة وعبد الله بن ابی اوفی حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب صحیح من هٰذا الوجه وقد روی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زنی العبد خرج منه الایمان فکان فوق رأسه کالظلة فاذا خرج من ذلك العمل عاد الیه الایمان وروی عن ابی جعفر محمد بن علی انه قال فی هٰذا خروج عن الایمان الی الاسلام وقد روی من غیر وجه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فی الزنا والسرقة من اصاب من ذلك شیئا فاقیم علیه الحد فهو کفارة ذنبه ومن اصاب من ذلك شیئا فستره الله علیه فهو الی الله تعالیٰ ان شاء عذبه یوم القیٰمة وان شاء غفر له روی ذلك علی بن ابی طالب وعبادة بن الصامت وخزیمة بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابو عبیدة بن ابی السفر نا احمد بن عبد الله الهمدانی نا الحجاج بن محمد عن یونس بن ابی اسحٰق عن ابی اسحٰق الهمدانی عن ابی جحیفة عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اصاب حدا فعجل عقوبته فی الدنیا

اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے انس بن مالک رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتین ہین کہ جسمین وہ ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص کہ جسکے نزدیک اللہ اور اُسکا رسولؐ تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اسطرح کہ نہ چاہتا ہو اسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہ ہو تیسرے یہ کہ بُرا جانے کفر مین پھر پلٹ جانیکو بعد اسکے کہ خدا نے اسکو کفر سے نکالا جیسے اسکو بُرا لگتا ہے آگ مین ڈالا جانا یعنے کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور روایت کیا ہے اسکو قتادہ نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** زانی ایمان کی حالت مین زنا نہین کرتا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زانی ایمان کی حالت مین زنا نہین کرتا - اور نہ چور ایمان کی حالت مین چوری کرتا ہے لیکن توبہ پیش کیجائے - اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور عائشہ اور عبد اللہ بن ابی اوفی سے رضی اللہ عنہم - حدیث ابی ہریرہؓ کی اسوجہ سے حسن غریب صحیح ہے - اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب بندہ زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان نکل جاتا ہے پس گویا اس کے سر پر مثل سایہ کے ہوتا ہے پھر جب وہ بندہ اس عمل سے نکلتا ہے - تو ایمان اسکی طرف پھر آتا ہے اور مروی ہے ابی جعفر یعنے محمد بن علی سے کہ کہا اُسنے اس حالت مین ایمانؓ سے اسلام کی طرف نکلنا ہے - اور غیر اس وجہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے زنا اور چوری کے حق مین کہ جو کوئی انمین سے کسی کو پہونچا اور اسپر حد قائم کی گئی تو وہ حد اسکے گناہ کا کفارہ ہے - اور جو کوئی انمین سے کسی کو پہونچا اور اسپر اللہ تعالیٰ نے پردہ کیا یعنے اسکا گناہ ظاہر نہ کیا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اگر چاہے تو قیامت کے دن اسکو عذاب دے اور اگر چاہے تو اُس کو بخشدے - روایت کیا ہے اسکو علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن عبد اللہ ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن محمد نے یونس بن ابی اسحٰق سے اُسنے ابی اسحاق ہمدانی سے اُسنے ابی جحیفہ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی شخص کسی حد کو پہونچا اور دنیا مین اس کے عذاب کی جلدی کی گئی -

ف یعنی زانی اس حالت مین مؤمن نہین ہوتا بلکہ مسلم ہوتا ہے ایمان تو نام ہے دل سے یقین کرنا خدا کی وحدانیت کا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا - اور اسلام نام ہے زبان سے اقرار کرنیکا چونکہ ایمان اسکا نکل گیا پس اسلام سے اسکی تعبیر ہوگی **مترجم** اگر غور کیا جاوے تو اس رائے کا عکس قریب صواب معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسلام نام تھا ظاہری احکام کے بجا لانیکا پس جب اُسنے ظاہری اطاعت کو ترک کیا تو مسلم کہان رہا - ٹھیک اور درست رائے وہی ہے جو مؤلف نے خود آگے بیان کی ہے اور بخاری نے بھی کہ کوئی آدمی کبیرہ

فالله اعدل من ان يثنى على عبده العقوبة فى الآخرة ومن اصاب حدا فستره الله عليه وعفى عنه فالله اكرم من ان
يعود فى شئ قد عفى عنه هذا حديث حسن غريب وهذا قول اهل العلم لا نعلم احدا اكفر احدا بالزنا والسرقة وشرب
الخمر **باب** ماجاء المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع
عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمؤمن
من امنه الناس على دمائهم واموالهم ويروى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه سئل اى المسلمين افضل قال من سلم
المسلمون من لسانه ويده **حدثنا** بذلك ابراهيم بن سعيد الجوهرى نا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله بن ابى بردة
عن جده ابى بردة عن ابى موسى الاشعرى ان النبى صلى الله عليه وسلم سئل اى المسلمين افضل قال من سلم المسلمون
من لسانه ويده هذا حديث صحيح غريب من حديث ابى موسى الاشعرى عن النبى صلى الله عليه وسلم وفى الباب عن
جابر وابى موسى وعبد الله بن عمرو وحديث ابى هريرة حديث حسن صحيح **باب** ماجاء ان الاسلام بدأ غريبا وسيعود
غريبا **حدثنا** ابو كريب نا حفص بن غياث عن الاعمش عن ابى اسحق عن ابى الاحوص عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الاسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا كما بدأ فطوبى للغرباء وفى الباب عن سعد وابن عمر وجابر وانس و
عبد الله بن عمرو هذا حديث حسن غريب صحيح من حديث ابن مسعود وانما نعرفه من حديث حفص بن غياث عن الاعمش
وابو الاحوص اسمه عوف بن مالك بن نضلة الجشمى تفرد به حفص **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا اسمعيل بن ابى اويس
نى كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف بن زيد بن ملحة عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

پس اللہ تعالیٰ بہت عادل ہے اس بات سے کہ اپنے بندے پر عذاب آخرت میں دوبارہ روا رکھے = اور جو کوئی کسی حد کو پہونچا اور اللہ تعالیٰ
نے اسپر پردہ کیا اور اس سے معاف کیا تو اللہ تعالیٰ بہت کریم ہے اس سے کہ اعادہ کرے اس چیز میں کہ اسے وہ معاف کر چکا ہو یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ اور یہی قول ہے اہل علم کا۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے کسی کو زنا اور چوری اور شراب پینے سے نسبت کفر کی ہو **باب** اس بیان
مین کہ مسلمان کامل وہ ہے کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے
ابن عجلان سے اُسنے قعقاع سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کامل
وہ ہے کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ اور مؤمن کامل وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنے خون اور مال پر امن میں رہیں اور
مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سے کسی نے سوال کیا کون شخص مسلمانوں سے افضل ہے فرمایا آپنے وہ شخص کہ جس کی زبان اور
ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں یعنے زبان سے گالی گلوج نہ دے اور ہاتھ سے کسی کو مارے نہیں **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے ابراہیم بن سعید
جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ اشعریؓ سے یہ
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون شخص مسلمانوں سے افضل ہے فرمایا آپنے وہ شخص کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت
رہیں۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے طریق ابی موسیٰ اشعری سے جو راوی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور
ابی موسی اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ اسلام شروع ہوا ہے غریب[1]
اور ہو جائے گا غریب **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اعمش سے اُس نے ابی اسحاق سے اُسنے
ابی الاحوص سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام شروع ہوا ہے غریب اور ہو جائیگا غریب
جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہے واسطے غریبوں کے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن عمر اور جابر اور انس اور عبد اللہ بن عمرو
سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث طریق ابن مسعود سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ہم فقط اسکو طریق حفص بن غیاث سے ہی پہچانتے ہیں جو روایت کرتا ہے
اعمش سے اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے متفرد ہوا ہے ساتھ اسکے حفص **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو
اسمعیل بن ابی اویس نے کہا حدیث کی مجھے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

[1] مطلب یہ کہ اسلام پہلے پہل بہت کم تھا کوئی اسکا یار و مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں پوچھتا پھر ہوتے ہوتے اسلام تمام عالم میں پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے
قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے کہ پہلے تھا تو اسوقت کے مسلمان مسافروں کی طرح بے یار و مددگار ہو جاوینگے جیسا کہ اسوقت میں کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہے کوئی اسکی نہیں سنتا کافر تو ایک طرف کلمہ گو اسکو ہنستے ہیں پس حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت میں اسلام پر
مضبوط رہا اسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ۱۲ ع زبان اور ہاتھ کی تخصیص کی یہ وجہ ہے کہ اکثر ایذا انہیں دونوں سے ہوتی ہے۔ زبان سے ایذا مثلاً گالی گلوج لعن طعن غیبت بہتان چغلی وغیرہ وغیرہ اور ہاتھ سے ایذا اور تکلیف دینا مثلاً ضرب، قتل اور کتابت باطل وغیرہ ۱۲
واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ

ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیة الی جحرها ولیعقلن الدین فی الحجاز معقل الاروية من رأس الجبل ان الدین بدأ غریبا ویرجع غریبا فطوبیٰ للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی هٰذا حدیث حسن **باب فی علامة المنافق**
حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا یحییٰ بن محمد بن قیس عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اٰیة المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان وهٰذا حدیث حسن غریب من حدیث العلاء وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وفی الباب عن عبد الله بن مسعود وانس وجابر **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن ابی سهیل بن مالك عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وابو سهیل هو عم مالك بن انس واسمه نافع بن مالك بن ابی عامر الخولانی الاصبحی **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبید الله بن موسیٰ عن سفیان عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اربع من کن فیه کان منافقا وان کانت فیه خصلة منهن کانت فیه خصلة من النفاق حتی یدعها من اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا خاصم فجر واذا عاهد غدر هٰذا حدیث حسن صحیح وانما معنی هٰذا عند اهل العلم نفاق العمل وانما کان نفاق التکذیب علیٰ عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم هٰکذا روی عن الحسن البصری شیء من هٰذا **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد الله بن نمیر عن الاعمش عن عبد الله بن مرة بهٰذا الاسناد نحوه هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر نا ابراهیم بن طهمان عن علی بن عبد الاعلیٰ عن ابی النعمان عن ابی وقاص عن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وعد الرجل وینوی ان یفی به فلم یف به

بیشک دین البتہ پناہ پکڑیگا طرف حجاز کے جیسا کہ پناہ پکڑتا ہے سانپ طرف سوراخ اپنے کے۔ اور ضرور پناہ پکڑیگا دین حجاز مین مثل پناہ پکڑنے بکری کے چوٹی پہاڑ کی سے۔ بیشک دین پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو مسافر ہی ہو جائیگا پس خوشی ہو جیوان مسافرون کو جو اصلاح کرتے ہین اس چیز کی جسکو لوگون نے میرے بعد میری سنت سے خراب کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب منافق کی علامت کے بیان مین**
حدیث کی ہم سے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن محمد بن قیس نے علا بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرۃؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علامت منافق کی تین ہین جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھا جاوے تو خیانت کرے۔ اور یہ حدیث طریق علا سے حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے ابی سہیل بن مالک سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور ابو سہیل وہ مالک کا چچا ہے اور نام اسکا نافع بن مالک بن ابی عامر خولانی اصبحی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے عبد اللہ بن مرہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چار علامتین جسمین ہون وہ منافق ہوتا ہے اور اگر اسمین انمین سے ایک خصلت پائی جائے تو اسمین ایک خصلت نفاق کی ہوتی ہے یہانتک کہ اسکو ترک کرے۔ وہ شخص کہ جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب جھگڑے تو گالی دے اور جب عہد کرے فریب کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور معنے اسکے عالمونکے نزدیک نفاق فی العمل کے ہین یعنے عمل اسکے منافقون کے ہین حقیقی منافق نہین۔ اور نفاق تکذیب کا تو صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہی تھا یعنے وہ نفاق جو ظاہر اسلام کا دعوے ہے اور باطن سے اسکی تکذیب ہے ایسا نفاق فقط آن حضرت کے زمانہ مین ہی تھا بعد اسکے نہین۔ ایسا ہی حسن بصری سے کچھ حصہ اسکا مروی ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے اعمش سے اُسنے عبد اللہ بن مرہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن طہمان نے علی بن عبد الاعلی سے اُسنے ابی النعمان سے اُسنے ابی وقاص سے اُسنے زید بن ارقمؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد وعدہ کرے اور نیت ہو اسکی اسکے پورا کرنیکی ہو مگر اسکو پورا نہ کر سکے

فلا جناح عليه هٰذا حديث غريب وليس اسناده بالقوى على بن عبد الاعلىٰ ثقة وابو النعمان مجهول وابو وقاص مجهول **باب**
ما جاء سباب المسلم فسوق **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزيع نا عبد الحكيم بن منصور الواسطى عن عبد الملك بن عمير عن
عبد الرحمٰن بن عبد الله بن مسعود عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قتال المسلم اخاه كفر وسبابه فسوق
وفى الباب عن سعد وعبد الله بن مغفل حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح وقد روى عن عبد الله بن مسعود
من غير وجه **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن زبيد عن ابى وائل عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر هٰذا حديث حسن صحيح **باب** فى من رمى اخاه بكفر **حدثنا**
احمد بن منيع نا اسحٰق بن يوسف الازرق عن هشام الدستوائى عن يحيىٰ بن ابى كثير عن ابى قلابة عن ثابت بن الضحاك
عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ليس على العبد نذر فيما لا يملك ولاعن المؤمن كقاتله ومن قذف مؤمنا بكفر فهو كقاتله
ومن قتل نفسه بشئ عذبه الله بما قتل به نفسه يوم القيٰمة وفى الباب عن ابى ذر وابن عمر هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
قتيبة عن مالك بن انس عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل قال لاخيه كافر
فقد باء بها احدهما هٰذا حديث حسن صحيح **باب** فيمن يموت وهو يشهد ان لا اله الا الله **حدثنا** قتيبة نا الليث عن
ابن عجلان عن محمد بن يحيىٰ بن حبان عن ابن محيريز عن الصنابحى عن عبادة بن الصامت انه قال دخلت عليه وهو
فى الموت فبكيت فقال مهلا لم تبكى فوالله لان استشهدت لاشهدن لك ولان شفعت لاشفعن لك ولان استطعت
لانفعنك ثم قال والله ما من حديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم

تو اسپر کچھ گناہ نہیں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی قوی نہیں ہے۔ علی بن عبد الاعلیٰ ثقہ ہے۔ اور ابو النعمان مجہول ہے اور ابو وقاص بھی مجہول
ہے **باب** اس بیان مین کہ مسلمان کو گالیان دینا فسق ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحکیم بن منصور
واسطی نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جنگ کرنا مسلمان کا اپنے بھائی سے کفر ہے اور گالیان دینا اسکو فسق ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعد اور عبد اللہ
بن مغفل سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ عبد اللہ بن مسعود سے غیر وجہ سے بھی مروی ہے **حدیث** کی
ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے زبید سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا
اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گالیان دینا مسلمان کو فسق ہے اور جنگ کرنا اس سے کفر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب**
اس شخص کے بیان مین جو اپنے بھائی کو کفر کی نسبت کرے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق
نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ثابت بن ضحاک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے نہیں ہے آدمی پر نذر اس چیز مین کہ جسکا وہ مالک نہیں۔ اور لعنت کرنیوالا مؤمن کا مثل اسکے قاتل کے ہے اور جو کوئی کسی مؤمن
کو کفر کی تہمت لگائے تو وہ مثل اسکے قاتل کے ہے۔ اور جو کوئی اپنی جان کو کسی چیز سے قتل کر دے تو اُسکو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن
عذاب دیگا اُس چیز کے ساتھ کہ جس سے اُسنے اپنی جان کو ہلاک کیا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ذرؓ اور ابن عمرؓ سے یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپنے جس شخص نے اپنے بھائی کو کافر کہا پس رجوع کر گیا ساتھ اُسکے ایک ان دونون کا۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس شخص کے
بیان مین جو مرے اس حالت مین کہ گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ نہین کوئی لائق پرستش کے سواے اللہ کے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے
کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے ابن محیریز سے اُسنے صنابحی سے اُسنے عبادہ بن صامت سے
یہ کہ کہا صنابحی نے مین عبادہ بن صامت پر داخل ہوا اس حالت مین کہ وہ موت مین تھا سو مین رو پڑا پس کہا اُسنے ٹھہر تو کیون روتا ہے
سو قسم ہے اللہ کی اگر مجھسے شہادت طلب کی گئی تو مین تیرے لئے شہادت دونگا اور اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو مین ضرور تیرے
لئے شفاعت کرونگا اور اگر مجھے طاقت ہوئی تو مین ضرور تجھے نفع دونگا پھر کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی جو ایسی حدیث کہ مین نے رسول اللہ صلعم سے سنی ہے

لكم فيه خير الا حدثتكموه الا حديث واحد وساحدثكموه اليوم وقد احيط بنفسى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حرم الله عليه النار وفى الباب عن ابى بكر وعمر وعثمان وعلى وطلحة وجابر وابن عمرو زيد بن خالد والصنابحى هو عبد الرحمن بن عسيلة ابو عبد الله هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روى عن الزهرى انه سئل عن قول النبى صلى الله عليه وسلم من قال لا اله الا الله دخل الجنة فقال انما كان هذا فى اول الاسلام قبل نزول الفرائض والامر والنهى ووجه هذا الحديث عند بعض اهل العلم ان اهل التوحيد سيدخلون الجنة وان عذبوا فى النار بذنوبهم فانهم لا يخلدون فى النار وقد روى عن ابن مسعود وابى ذر وعمران بن حصين وجابر بن عبد الله وابن عباس و ابى سعيد الخدرى وانس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال سيخرج قوم من النار من اهل التوحيد ويدخلون الجنة وهكذا روى عن سعيد بن جبير وابراهيم النخعى وغير واحد من التابعين فى تفسير هذه الاية ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين قالوا اذا اخرج اهل التوحيد من النار وادخلوا الجنة يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين **حدثنا** سويد بن نصر انا ابن المبارك عن الليث بن سعد ثنى عامر بن يحيى عن ابى عبد الرحمن المعافرى ثم الحبلى قال سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله سيخلص رجلا من امتى على رؤس الخلائق يوم القيمة فينشر عليه تسعة وتسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر ثم يقول اتنكر من هذا شيئا اظلمك كتبتى الحافظون فيقول لا يا رب فيقول افلك عذر فيقول لا يا رب فيقول بلى ان لك عندنا حسنة وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و رسوله فيقول احضر وزنك فيقول يا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات

جسمین تمھارے واسطے اسمین بھلائی ہو وہ تو مین نے تمسے بیان کردی ہے مگر ایک حدیث اور وہ مین آج تمسے بیان کردونگا اور احاطہ کیا گیا ہے ساتھ نفس میرے کے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی گواہی دے اس بات کی کہ نہین کوئی لائق پرستش کے سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد رسول اللہ کا ہے تو اللہ تعالے اسپر آگ کو حرام کر دیتا ہے - اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور جابر اور ابن عمر اور زید بن خالد اور صنابحی سے اور یہ عبد الرحمن بن عسیلہ یعنے ابو عبد اللہ ہے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے - اور مروی ہے زہری سے کہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بابت سوال ہوا کہ جسنے کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت مین داخل ہوگا پس کہا اُسنے یہ بات تو ابتدا ء اسلام مین تھی فرائض اور امر اور نہی کے نزول سے پہلے - اور توجیہ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کی یہ ہے کہ اہل توحید جنت مین داخل ہونگے اگرچہ آگ مین موافق اپنے گناہون کے عذاب دیے جائینگے سو وہ لوگ آگ مین ہمیشہ نہین رہینگے - اور مروی ہے ابن مسعود اور ابی ذر اور عمران رضؓ بن حصین اور جابر بن عبد اللہ رضؓ اور ابن عباس رضؓ اور ابی سعید خدری رضؓ اور انس رضؓ سے انھون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے نکالی جاوے گی اور جنت مین داخل ہوگی - اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی اور کئی ایک تابعین سے اس آیت کی تفسیر مین ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین یعنی بہت وقت دوست رکھین گے وہ لوگ کہ کافر ہوے کاشکے ہوتے مسلمان کہا انھون نے جب اہل توحید دوزخ سے نکالے جاوینگے اور جنت مین داخل ہونگے تو اسوقت دوست رکھین گے وہ لوگ کہ کافر ہوے کاشکے ہوتے مسلمان **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے لیث بن سعد سے کہا حدیث کی مجھے عامر بن یحییٰ نے ابی عبد الرحمن معافری پھر حبلی سے کہا اُسنے سُنا مین نے عبد اللہ بن عمرو رضؓ بن عاص سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیشک اللہ تعالے قیامت کے دن میری امت مین سے تمام خلقت کے سر پر ایک مرد کو علیحدہ کریگا اور اسکے آگے ننانوے ورق کھولیگا ہر ایک ورق مثل درازی نظر کے ہوگا پھر فرمائیگا کیا اس سے کسی بات کا تو انکار کرتا ہے کیا میرے نگہبان کاتبون نے یعنے کراما کاتبین نے تجھپر ظلم کیا ہے وہ کہے گا نہین اے رب میرے پھر فرمائیگا کیا تیرے لئے کوئی عذر ہے وہ کہے گا کہ نہین اے رب میرے - پھر اللہ تعالے فرمائیگا ہان تیرے واسطے ہمارے پاس ایک نیکی ہے اور بیشک تجھپر آجکے دن کوئی ظلم نہین ہے پھر ایک رقعہ نکالا جائیگا اُس مین یہ ہوگا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ - پس پروردگار فرمائیگا اپنے وزن کے پاس حاضر ہو وہ کہے گا اے رب میرے یہ رقعہ اُن ورقون کیساتھ کیا قدر رکھتا ہے

فقال فانك لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفة والبطاقة فی کفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة ولا یثقل مع اسم الله
شئ هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن عامر بن یحیی بهٰذا الاسناد نحوه بمعناه والبطاقة القطعة
باب افتراق هٰذه الامة **حدثنا** الحسین بن حریث ابو عمار نا الفضل بن موسیٰ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تفرقت الیهود علی احدیٰ وسبعین فرقة او ثنتین وسبعین فرقة والنصاریٰ مثل ذلك
وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقة وفی الباب عن سعد وعبد الله بن عمرو وعوف بن مالك حدیث ابی هریرة حدیث
حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی عن عبد الله
بن یزید عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل
حتی ان کان منهم من اتی امه علانیة لکان فی امتی من یصنع ذلك وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق
امتی علی ثلاث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی هٰذا حدیث حسن
غریب مفسر لا نعرفه مثل هٰذا الا من هٰذا الوجه **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمٰعیل بن عیاش عن یحیی بن ابی عمرو
السیبانی عن عبد الله بن الدیلمی قال سمعت عبد الله بن عمرو یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله تبارك
وتعالیٰ خلق خلقه فی ظلمة فالقیٰ علیهم من نوره فمن اصابه من ذلك النور اهتدیٰ ومن اخطاه ضل فلذلك اقول جف القلم علی علم
الله هٰذا حدیث حسن **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون عن معاذ بن جبل
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتدری ما حق الله علی العباد فقلت الله ورسوله اعلم قال فان حقه علیهم ان یعبدوه

اللہ تعالیٰ فرمائیگا سو تو ظلم نہ کیا جائیگا فرمایا آنحضرت نے پھر وہ ورق ایک پلے مین رکھے جائینگے اور وہ رقعہ ایک پلہ مین پھر وہ ورق ہلکے ہوجائینگے
اور وہ رقعہ گران ہوجائیگا - اور اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ کوئی چیز ثقیل نہین ہو سکتی - یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا
حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عامر بن یحیی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے اور بطاقۃ کے معنے رقعہ کے ہین **باب** اس امت کے افتراق
کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث یعنی ابو عمار نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسےٰ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے
اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہوگئے ہین یہود اکہتر فرقون پر یا بہتر فرقون پر اور نصاریٰ بھی مثل
اسکے - اور میری امت تہتر فرقون پر متفرق ہوجائیگی - اور اس باب مین روایت ہے سعدؓ اور عبد اللہؓ بن عمروؓ اور عوفؓ بن مالکؓ سے
حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے - **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُس نے
عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ضرور آئیگا میری امت پر وہ وقت کہ آیا ہے بنی اسرائیل پر جیسے جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے یہانتک کہ اگر ان مین سے اپنی مان کے
پاس علانیہ آیا ہوگا تو ضرور میری امت مین سے بھی ایسا شخص ہوگا جو یہ کام کریگا اور بنی اسرائیل بہتر مذہب پر متفرق ہوگئے ہین اور
میری امت تہتر مذہب پر متفرق ہوگی سب کے سب آگ مین داخل ہونگے مگر ایک مذہب کہا لوگون نے وہ مذہب کون ہے یا رسول اللہ
فرمایا آپ نے جسپر مین ہون اور میری اصحاب - یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر اسی وجہ سے **حدیث**
کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے یحیی بن ابی عمرو سیبانی سے اُس نے عبد اللہ بن دیلمی سے کہا
اُس نے سنا مین نے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اللہ تبارک وتعالیٰ نے خلقت
کو اندھیرے مین پیدا کیا پھر اُنپر اپنے نور سے کچھ چھڑکا ڈالا پس جس کسی کو اس نور سے کچھ حصہ پہونچ گیا وہ ہدایت پاگیا اور جس کسی کو نہ
پہونچا وہ گمراہ رہا پس اسیواسطے مین کہتا ہون خشک ہوگیا ہے قلم اوپر علم اللہ کے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان
نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُس نے عمرو بن میمون سے اُسنے معاذ بن جبلؓ سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو جانتا ہے اے معاذ کہ کیا ہے حق اللہ کا بندون پر مین نے کہا اللہ اور رسول
اس کا بہتر جانتا ہے فرمایا آپنے حق اللہ کا بندون پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کرین

ولا یشرکوا به شیئا قال فتدری ما حقہم علی اللہ اذا فعلوا ذلک قلت اللہ ورسوله اعلم قال ان لا یعذبہم ہذا حدیث حسن صحیح
وقد روی من غیر وجه عن معاذ بن جبل **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن حبیب بن ابی ثابت وعبدالعزیز
بن رفیع والاعمش کلہم سمعوا زید بن وہب عن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اتانی جبرئیل فبشرنی انه من مات
لایشرک باللہ شیئا دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال نعم ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی الدرداء

ابواب العلم

عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

باب اذا اراد اللہ بعبد خیرا فقہه فی الدین

حدثنا علی بن حجر انا اسمعیل بن جعفر
اخبرنی عبداللہ بن سعید بن ابی ہند عن ابیه عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال من یرد اللہ به خیرا یفقہه
فی الدین وفی الباب عن عمر وابی ہریرة ومعاویة ہذا حدیث حسن صحیح

باب فضل طلب العلم

حدثنا
محمود بن غیلان نا ابواسامة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من سلک
طریقا یلتمس فیه علما سہل اللہ له طریقا الی الجنة ہذا حدیث حسن **حدثنا** نصر بن علی نا خالد بن یزید العتکی عن
ابی جعفر الرازی عن الربیع بن انس عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من خرج فی طلب العلم فہو فی
سبیل اللہ حتی یرجع ہذا حدیث حسن غریب ورواہ بعضہم فلم یرفعه **حدثنا** محمد بن حمید الرازی نا محمد بن المعلی
نا زیاد بن خیثمة عن ابی داؤد عن عبداللہ بن سخبرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من طلب العلم کان
کفارة لما مضی ہذا حدیث ضعیف الاسناد ابوداؤد اسمه نفیع الاعمی یضعف فی الحدیث

اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائین فرمایا آپ نے پس کیا تو جانتا ہے کہ کیا ہے حق انکا یعنی بندونکا اللہ پر جبکہ وہ یہ کرین یعنی جب وہ اللہ تعالےٰ
کے ساتھ شریک نہ کرین اور اسکی عبادت کرین تو تو جانتا ہے کہ انکا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے کہا اُسنے مین نے کہا اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا
ہے فرمایا آپنے یہ ہے کہ وہ انکو عذاب نہ دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے
محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبردی ہمکو شعبہ نے حبیب بن ابی ثابت اور عبدالعزیز بن رفیع اور اعمش سے
ان سبنے سنا ہے زید بن وہب سے اُسنے روایت کی ابی ذرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام
آئے اور مجھے اس بات کی بشارت دی کہ جو کوئی مریگا اس حالت مین کہ کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرتا ہو وہ جنت مین داخل ہوگا
مین نے کہا اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے فرمایا آپنے ہان۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی الدرداء سے
رضی اللہ عنہ **ابواب علم کے** بیان مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** اس بیان مین کہ جب اللہ تعالیٰ کسی
بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو دین مین سمجھ دیتا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے کہا
خبردی مجھے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے
ساتھ اللہ تعالےٰ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسکو دین مین سمجھ دیتا ہے اور اس باب مین روایت ہے عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے رضی اللہ
عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب طلب علم کی فضیلت کے بیان مین** **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے
ابواسامہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی ایسے راستہ
مین چلا کہ جسمین وہ علم طلب کرتا ہو تو اللہ تعالےٰ اسکے واسطے راستہ جنت کی طرف آسان کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے
نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن یزید عتکی نے ابی جعفر رازی سے اُسنے ربیع بن انس سے اُسنے انسؓ بن مالک سے کہا اُسنے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی علم کی تلاش مین نکلا وہ اللہ تعالے کے راستہ مین ہے یعنے جہاد مین ہے یہانتک کہ واپس ہو
یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے اسکو بعض نے اور اسکو مرفوع نہین کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا
حدیث کی ہم سے محمد بن معلےٰ نے کہا حدیث کی ہم سے زیاد بن خیثمہ نے ابی داؤد سے اُسنے عبداللہ بن سخبرہ سے اُسنے سخبرہ سے
اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے علم طلب کیا تو وہ علم اس کے ماسبق کے واسطے کفارہ ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث
ضعیف الاسناد ہے۔ ابوداؤد کا نام نفیع اعمی ہے حدیث مین ضعیف ہے۔

ف یہ حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ مرتکب گناہ کبیرہ سے ایمان مسلوب نہین ہوتا ۱۲ منہ

ولا یعرف لعبد اللہ بن سخبرۃ کثیر شیء ولا لابیہ **باب** ما جاء فی کتمان العلم **حدثنا** احمد بن بدیل بن قریش الیامی الکوفی
نا عبد اللہ بن نمیر عن عمارۃ بن زاذان عن علی بن الحکم عن عطاء عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من نار وفی الباب عن جابر و عبد اللہ بن عمرو وحدیث ابی ھریرۃ حدیث
حسن **باب** ما جاء فی الاستیصاء بمن یطلب العلم **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن
ابی ھارون قال کنا ناتی ابا سعید فیقول مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان الناس لکم تبع وان رجالا یاتونکم من اقطار الارض یتفقھون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بھم خیرا قال علی بن
عبد اللہ قال یحیی بن سعید کان شعبۃ یضعف ابا ھارون العبدی قال یحیی وما زال ابن عون یروی عن ابی ھارون
العبدی حتی مات وابو ھارون اسمہ عمارۃ بن جوین **حدثنا** قتیبۃ نا نوح بن قیس عن ابی ھارون العبدی عن
ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتیکم رجال من قبل المشرق یتعلمون فاذا جاؤکم فاستوصوا بھم
خیرا قال فکان ابو سعید اذا رانا قال مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث
ابی ھارون العبدی عن ابی سعید الخدری **باب** ما جاء فی ذھاب العلم **حدثنا** ھارون بن اسحق الھمدانی نا عبدۃ
بن سلیمان عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا
فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا وفی الباب عن عائشۃ وزیاد بن لبید ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی

اور عبد اللہ بن سخبرہ کے واسطے کوئی زیادہ حدیث نہین معلوم ہوئی اور نہ اُس کے باپ کے واسطے۔ **باب** علم کے چھپانے کے بیان
مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن بدیل بن قریش الیامی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے عمارہ بن زاذان سے اُسنے
علی بن حکم سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابی ہریرۃؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ایسا مسئلہ پوچھا گیا کہ وہ اسکو
جانتا ہے پھر اُسنے اسکو چھپا دیا یعنے اس سے بیان نہ کیا تو وہ قیامت کے دن آگ کی لگام پہنایا جائیگا۔ اور اسباب مین روایت
ہے جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث ابو ہریرۃؓ کی حسن ہے **باب** وصیت کرنے کے بیان مین جو علم طلب کرے
حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُسنے ابی ہارون سے کہا اُسنے ہم ابو سعیدؓ
کے پاس آتے تھے تو وہ کہتا مبارک ہو تمکو ساتھ وصیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ
تمھارے تابع ہین اور بہت مرد اطراف زمین سے تمھارے پاس دین مین سمجھ حاصل کرنے کے لئے آئینگے پس جب تمھارے پاس
آوین تو اُنکو نیکی کی وصیت کرو۔ کہا علی بن عبد اللہ نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے شعبہ ابا ہارون عبدی کو ضعیف کرتا تھا۔ کہا یحییٰ نے اور
ہمیشہ ہی ابن عون روایت کرتا رہا ابی ہارون عبدی سے مرنے تک۔ اور ابو ہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے نوح
بن قیس نے ابی ہارون عبدی سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مشرق کی طرف سے تمھارے
پاس لوگ علم پڑھنے کے واسطے آئینگے پس جب تمھارے پاس آوین۔ تو اُنکو نیکی کی وصیت کرو کہا راوی نے پس ابو سعید جب ہمکو
دیکھتا تھا تو کہتا مبارک ہو تمکو ساتھ وصیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر طریق ابی ہارون
عبدی سے جو راوی ہے ابی سعید خدری سے **باب** علم کے نابود ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی
نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہا اُسنے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے علم کو اس طرح سے نہین قبض کریگا کہ لوگون کے دلونسے کھینچ لیگا لیکن قبض کریگا علم کو
ساتھ قبض کرنے عالمون کے یہان تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہیگا تو لوگ جاہلون کو اپنا سردار بنالین گے پھر وہ مسائل پوچھے جائینگے
تو وہ بغیر علم کے فتوے دین گے پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگون کو بھی گمراہ کرینگے۔ اور اسباب مین روایت ہے عائشہؓ و زیاد
بن لبید سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے

هذا الحديث الزهری عن عروة عن عبد الله بن عمرو وعن عروة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل هذا
حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا عبد الله بن صالح ثنی معاویة بن صالح عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیه جبیر بن
نفیر عن ابی الدرداء قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فشخص ببصره الی السماء ثم قال هذا اوان یختلس العلم من الناس حتی
لا یقدروا منه علی شئ فقال زیاد بن لبید الانصاری کیف یختلس منا وقد قرانا القرآن فوالله لنقرأنه ولنقرئنه نساءنا وابناءنا
قال ثکلتک امک یا زیاد ان کنت لاعدک من فقهاء اهل المدینة هذه التوریة والانجیل عند الیهود والنصاری فماذا تغنی عنهم
قال جبیر فلقیت عبادة بن الصامت فقلت الا تسمع ما یقول اخوک ابو الدرداء فاخبرته بالذی قال ابو الدرداء قال صدق
ابو الدرداء ان شئت لاحدثنک باول علم یرفع من الناس الخشوع یوشک ان تدخل مسجد الجامع فلا تری فیه رجلا خاشعا
هذا حدیث حسن غریب ومعویة بن صالح ثقة عند اهل الحدیث ولا نعلم احدا تکلم فیه غیر یحیی بن سعید القطان وقد روی
عن معاویة بن صالح نحو هذا وروی بعضهم هذا الحدیث عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیه عن عوف بن مالک عن
النبی صلی الله علیه وسلم **باب** فیمن یطلب بعلمه الدنیا **حدثنا** ابو الاشعث احمد بن المقدام العجلی البصری نا امیة بن
خالد نا اسحق بن یحیی بن طلحة ثنی ابن کعب بن مالک عن ابیه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من طلب
العلم لیجاری به العلماء او لیماری به السفهاء ویصرف به وجوه الناس الیه ادخله الله النار هذا حدیث غریب لا نعرفه الا
من هذا الوجه واسحق بن یحیی بن طلحة لیس بذاک القوی عندهم

اس حدیث کو زہری نے عروہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اور بواسطہ عروہ کے عائشہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث**
کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھسے معاویہ بن صالح نے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر
سے اُس نے اپنے باپ جبیر بن نفیر سے اُسنے ابی الدرداء رضؓ سے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ نے آنکھ اُٹھا کر
آسمان کی طرف دیکھا پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ علم لوگون سے کھینچ لیا جائیگا یہانتک کہ اسمین سے کسی چیز پر قادر نہ ہونگے پس کہا زیاد بن لبید
انصاری نے کسطرح علم ہمسے کھینچ لیا جائیگا حالانکہ ہمنے قرآن کو پڑھا ہے سو قسم ہے اللہ کی ہم اسکو ضرور پڑھینگے اور ہم اسکو ضرور پڑھائینگے
اپنے عورتون اور بچون کو فرمایا آپنے پیٹے تجھے مان تیری اے زیاد مین تجھے اہل مدینہ کے فقہا سے شمار کرتا تھا۔ یہ ہے تورات اور انجیل یہود اور
نصاری کے پاس پس کیا فائدہ[1] دیتی ہین انکو کہا جبیر نے پھر مین عبادہ بن صامت رضؓ سے ملا اور کہا کیا تو نہین سنتا کہ تیرا بھائی ابو درداء کیا
کہتا ہے پس مین نے اسکو اُسکی خبر دی جو ابو الدرداء رضؓ نے کہا تھا کہا اُسنے ابو الدرداء نے سچ کہا ہے اگر تو چاہتا ہے تو مین تجھے خبر دیتا ہون جو
سب سے پہلا علم لوگون سے اُٹھایا جائیگا وہ خشوع ہے قریب ہے کہ تو جامع مسجد مین داخل ہوگا تو اسمین کوئی مرد خشوع اور تضرع کرنے والا
نہ پائیگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور معاویہ بن صالح محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔ اور ہم نہین جانتے کہ سوائے یحیی بن سعید قطان کے
اور کسی نے اسکے حق مین کلام کیا ہو۔ اور معاویہ بن صالح سے مثل اسکے مروی ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو عبد الرحمن
بن جبیر بن نفیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عوف بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اس شخص کے بیان مین جو اپنے
علم کے ساتھ دنیا طلب کرے **حدیث** کی ہمسے ابو اللیث یعنی احمد بن مقدام عجلی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے امیہ بن خالد نے کہا
حدیث کی ہم سے اسحاق بن یحیی بن طلحہ نے کہا حدیث کی مجھے ابن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے کہا اُس نے سنا مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی علم طلب کرے اسواسطے کہ اسکے ساتھ عالمون سے فخر کرے یا اسکے ساتھ جاہلون سے جھگڑا کرے
اور اسکے ساتھ لوگون کے منھو نکو اپنی طرف پھیرے یعنی چاہے کہ لوگ میری تعظیم کرین تو اللہ تعالیٰ اُسکو آگ مین داخل کریگا۔ یہ حدیث
غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور اسحاق بن یحیی بن طلحہ انکے نزدیک یعنے محدثین کے نزدیک قوی نہین ہے۔

[1] یعنی باوجودیکہ انکے پاس کتاب ہے اور پڑھتے پڑھاتے چلے آتے ہین تو بتلا کہ اس کتاب نے انکو کیا فائدہ دیا پس جیسا کہ ان کتابون نے باوجود موجود ہونے کے ان کو کچھ
فائدہ نہین دیا ویسے ہی تم ہو غرض کہ کتابون کا موجود ہونا کچھ فائدہ نہین دیتا اور نہ علم کا ہونا کچھ فائدہ دیتا ہے جب تک عمل نہ کرے عالم بدون عمل کی مثال خود پروردگار
نے فرما دی ہے کہ گدھے پر کتابین لادی ہوئی ہین ۱۲

تکلم فیه من قبل حفظه **حدثنا** نصر بن علی نا محمد بن عباد الهنائی نا علی بن المبارک عن ایوب السختیانی عن خالد بن دریک
عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من تعلم علما لغیر الله او اراد به غیر الله فلیتبوأ مقعده من النار **باب** فی الحث علی
تبلیغ السماع **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود نا شعبة اخبرنی عمر بن سلیمان من ولد عمر بن الخطاب قال سمعت عبد الرحمن
بن ابان بن عثمان یحدث عن ابیه قال خرج زید بن ثابت من عند مروان نصف النهار قلنا ما بعث الیه هذه الساعة الا لشئ
یسأله عنه فقمنا فسألناه فقال نعم سألنا عن اشیاء سمعناها من رسول الله صلی الله علیه وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول نضر الله امرء سمع منا حدیثا فحفظه حتی یبلغه غیره فرب حامل فقه الی من هو افقه منه ورب حامل فقه
لیس بفقیه وفی الباب عن عبد الله بن مسعود ومعاذ بن جبل وجبیر بن مطعم وابی الدرداء وانس حدیث زید بن ثابت
حدیث حسن **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود انبأنا شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت عبد الرحمن بن عبد الله بن
مسعود یحدث عن ابیه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نضر الله امرء سمع منا شیئا فبلغه کما سمعه فرب مبلغ
اوعی من سامع هذا حدیث حسن صحیح **باب** فی تعظیم الکذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابو هشام
الرفاعی نا ابو بکر بن عیاش نا عاصم عن زر عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ
مقعده من النار **حدثنا** اسمعیل بن موسی الفزاری بن ابنة السدی نا شریک بن عبد الله عن منصور بن المعتمر عن ربعی
بن حراش عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تکذبوا علی فانه من کذب علی یلج النار وفی الباب
عن ابی بکر وعمر وعثمان والزبیر وسعید بن زید وعبد الله بن عمرو وانس وجابر وابن عباس وابی سعید

اسمین حافظہ کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عباد ہنائی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مبارک نے
ایوب سختیانی سے اُسنے خالد بن دریک سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی غیر اللہ کے واسطے علم سیکھے یا اسکے
ساتھ غیر اللہ کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ آگ مین بنائے **باب** سنی ہوئی حدیث کے پہونچانے پر برانگیختہ کرنے کے بیان مین **حدیث** کی
ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے عمرو بن سلیمان نے جو عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ کی اولاد سے ہے کہا اُسنے سنا مین نے عبد الرحمن بن ابان بن عثمان سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے زید بن ثابت دوپہر کے وقت
مروان کے پاس سے نکلا ہمنے کہا مروان نے اُسوقت زید بن ثابت کی طرف کسی آدمی کو نہین بھیجا ہوگا مگر اسلیئے کہ اس سے کچھ پوچھے سو ہم
کھڑے ہوئے اور اس سے ہمنے پوچھا تو کہا اُسنے ہان اُسنے ہمسے کچھ حدیثین پوچھی ہین جو کہ ہمنے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھین مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے خوش کرے اللہ تعالیٰ اُس مرد کو جو سنے ہمسے کوئی حدیث پھر اسکو یاد رکھے تاکہ غیر کو پہونچائے
سو بہت ہین اُٹھانے والے فقہ کی طرف اس شخص کے جو زیادہ فقیہ ہے اُس سے اور بہت ہین اُٹھانیوالے فقہ کے جو نہین ہین فقیہ - اور
اسباب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جبیر بن مطعم اور ابی الدردا اور انس سے رضی اللہ عنہم - حدیث زید بن ثابت
کی حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سماک بن حرب سے کہا مین نے عبد الرحمن
بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے سنا کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے خوش کرے اللہ
تعالیٰ اُس مرد کو جو سنے ہمسے کسی حدیث کو پھر اُسکو پہونچائے جیسا کہ اُسنے اسکو سنا ہے سو بہت ہین پہونچائے گئے کہ زیادہ یاد رکھنے والے
ہوتے ہین سننے والے سے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - **باب** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کے گناہ کے بیان مین **حدیث**
کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہم سے عاصم نے زر سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھپر جان بوجھ کر جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ وہ جگہ اپنی آگ مین تلاش کرے **حدیث** کی ہمسے اسمعیل
بن موسی فزاری نے جو سدی کا نواسہ ہے کہا حدیث کی ہمسے شریک بن عبد اللہ نے منصور بن معتمر سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے
علی بن ابیطالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھپر جھوٹ نہ بولو اسلیئے کہ جو کوئی مجھپر جھوٹ بولے گا وہ آگ مین داخل
ہوگا - اور اسباب مین روایت ہے ابی بکر اور عمر اور عثمان اور زبیر اور سعید بن زید اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور جابر اور ابن عباس اور ابی سعید

وعمرو بن عبسة وعقبة بن عامر ومعوية وبريدة وابی موسی وابی امامة وعبد اللہ بن عمر والمنقع واوس الثقفی حدیث علی بن ابی طالب حدیث حسن صحیح قال عبد الرحمن بن مهدی منصور بن المعتمر اثبت اهل الكوفة وقال وكيع لم يكذب ربعی بن حراش فی الاسلام كذبة **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم من كذب علی حسبت انه قال متعمدا فليتبوأ بيته من النار هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه من حديث الزهری عن انس بن مالك وقد روی هذا الحديث من غير وجه عن انس عن النبی صلى اللہ علیہ وسلم **باب** فيمن روی حديثا وهو يری انه كذب **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفيان عن حبيب بن ابی ثابت عن ميمون بن ابی شبيب عن المغيرة بن شعبة عن النبی صلى اللہ علیہ وسلم قال من حدث عنی حديثا وهو يری انه كذب فهو احد الكاذبين وفی الباب عن علی بن ابی طالب وسمرة هذا حديث حسن صحيح وروی شعبة عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابی ليلی عن سمرة عن النبی صلى اللہ علیہ وسلم هذا الحديث وروی الاعمش وابن ابی ليلی عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابی ليلی عن علی عن النبی صلى اللہ علیہ وسلم وكان حديث عبد الرحمن بن ابی ليلی عن سمرة عند اهل الحديث اصح **قال** ابو عيسى سألت عبد اللہ بن عبد الرحمن ابا محمد عن حديث النبی صلى اللہ علیہ وسلم من حدث عنی حديثا وهو يری انه كذب فهو احد الكاذبين قلت له من روی حديثا وهو يعلم ان اسناده خطأ يخاف ان يكون قد دخل فی حديث النبی صلى اللہ علیہ وسلم اذا روی الناس حديثا مرسلا فاسنده بعضهم او قلب اسناده يكون قد دخل فی هذا الحديث فقال لا انما معنى هذا الحديث اذا روی الرجل الحديث ولا يعرف لذلك الحديث عن النبی صلى اللہ علیہ وسلم اصل فحدث به فاخاف

اور عمرو بن عبسہ اور عقبہ بن عامر اور معاویہ اور بریدہ اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور منقع اور اوس ثقفی سے رضی اللہ عنہم حدیث علی بن ابی طالب کی حسن صحیح ہے۔ کہا عبد الرحمٰن بن مہدی نے منصور بن معتمر اہل کوفہ سے بہت قوی ہے۔ اور کہا وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام مین کوئی جھوٹ نہین بولا حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اُسنے انس بن مالک رضی سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولے۔ راوی کہتا ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ کہا آپنے جان بوجھ کر جھوٹ بولے تو چاہیے کہ گھر اپنا آگ مین تلاش کرے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے حدیث زہری سے جو کہ انس بن مالک سے ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ **باب** اس شخص کے بیان مین جو حدیث بیان کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے میمون بن ابی شبیب سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی مجھسے ایسی حدیث بیان کرے کہ وہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ ایک دو جھوٹون کا ہے یعنے مسیلمہ کذاب کا دوسرا بھائی ہے یا یہ معنے کہ جھوٹون مین سے ایک جھوٹا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے علی بن ابیطالب اور سمرہ سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے حکم سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے سمرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو اور روایت کیا ہے اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے علی رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور گویا حدیث عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی دختر سے ہے۔ محدثین کے نزدیک بہت صحیح ہے۔ کہا اُسنے سوال کیا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن یعنے ابا محمد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے کہ جو کوئی مجھ سے ایسی حدیث بیان کرے کہ وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ ایک دو جھوٹون کا ہے مین نے اس سے کہا جو کوئی ایسی حدیث بیان کرے کہ جانتا ہو کہ سند اسکی خطا ہے کیا خوف ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین داخل ہو جب لوگ مرسل حدیث روایت کرین اور اسکو بعض نے مسند کیا ہو یا اسکے اسناد کو پھیر دے یعنی آگے کے راوی پیچھے کر دے یا اُسکا عکس یا سند ایک کی دوسرے مین ملا دے وہ شخص اس حدیث مین داخل ہو سکتا ہے یعنے وہ اس عذاب کا مستحق ہی پس کہا اُسنے کہ نہین معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ جب کوئی مرد حدیث بیان کرے اور اس حدیث کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اصل معلوم نہ ہو پھر اسکو بیان کردے تو مین خوف کرتا ہون

ان یکون قد دخل فی ھذا الحدیث **باب** ما نھی عنہ ان یقال عند حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا**
قتیبۃ نا سفیان بن عیینۃ عن محمد بن المنکدر وسالم ابی النضر عن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابی رافع وغیرہ رفعہ قال لا الفین
احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ امر مما امرت بہ او نھیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ ھذا حدیث حسن
وروی بعضھم عن سفیان عن ابن المنکدر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وسالم ابی النضر عن عبید اللہ بن ابی رافع
عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابن عیینۃ اذا روی ھذا الحدیث علی الانفراد بین حدیث محمد بن المنکدر من
حدیث سالم ابی النضر واذا جمعھما روی ھکذا وابو رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن
بن مھدی نا معٰویۃ بن صالح عن الحسن بن جابر اللخمی عن المقدام بن معدی کرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الا ھل عسی رجل یبلغہ الحدیث عنی وھو متکئ علی اریکتہ فیقول بیننا وبینکم کتاب اللہ فما وجدنا فیہ حلالا استحللناہ وما
وجدنا فیہ حراما حرمناہ وان ما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما حرم اللہ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ
باب فی کراھیۃ کتابۃ العلم **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابن عیینۃ عن زید بن اسلم عن ابیہ عن عطاء بن یسار عن ابی سعید
قال استاذنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکتابۃ فلم یاذن لنا وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ ایضا عن زید بن
اسلم ورواہ ھمام عن زید بن اسلم **باب** فی الرخصۃ فیہ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث

کہ وہ اس حدیث مین داخل ہوگا۔ **باب** اس کلام کے بیان مین کہ جسکے کہنے کی ممانعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے آگے کی گئی
ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عینیہ نے محمد بن منکدر اور سالم ابی النضر سے اُس نے عبید اللہ بن ابی رافع سے
اُسنے ابی رافع سے اور اسکے غیر نے اسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا آپنے چاہیئے کہ مین کسی کو اس حالت مین نہ پاؤن کہ اپنی مسند پر تکیہ لگائے
ہوے ہو اسکے پاس میرا کوئی ایسا حکم آئے کہ جس کا مین نے حکم کیا ہے یا جس سے مین نے منع کیا ہے تو وہ کہے کہ مین نہین جانتا یعنے مین ایسے
حکمون کو نہین مانتا جو کچھ ہم اللہ کی کتاب مین پائین گے ہم اسکی تابعداری کرین گے۔ یعنی جو مسائل کہ کلام اللہ مین وارد ہین وہ تو ہم مانتے ہین
اور جو حدیثون مین وارد ہین انکو ہم نہین مانتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے بعض نے سفیان سے اُسنے ابن منکدر سے اُس نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کی ہے سفیان نے سالم ابی النضر سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابن عینیہ کا یہ حال تھا کہ جب اس حدیث کو منفرد روایت کرتا تھا تو حدیث محمد بن منکدر کو حدیث سالم ابی النضر
سے علیحدہ کر دیتا تھا اور جب انکو جمع کرتا تو اسطرح روایت کرتا۔ اور ابو رافع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے نام اسکا اسلم ہے **حدیث** کی
ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے حسن بن جابر لخمی کہسے اس نے مقدام
بن معدیکرب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار قریب ہے کہ بعض لوگون کو میری حدیث پہونچیگی اس حالت مین کہ
وہ اپنی مسند و تکیہ لگائے ہوے ہوگا وہ کہیگا درمیان ہمارے اور تمھارے کتاب اللہ ہے سو جو کچھ کہ ہم اسمین یعنی کتاب اللہ مین حلال پائینگے اسکو
حلال جانین گے اور جسکو اسمین حرام پائینگے اسکو حرام جانینگے۔ اور بیشک جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے وہ مثل اسکے ہے
جو اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ **باب** علم کے لکھنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع
نے کہا حدیث کی ہم سے ابن عینیہ نے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عطار بن یسار سے اُسنے ابی سعیدؓ سے کہا اُسنے ہم نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے لکھنے کے لئے اذن طلب کیا یعنے کیا ہم مسائل لکھتے جائین؟ سو آپنے ہمکو اذن[1] نہ دیا اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے
بھی بواسطہ زید بن اسلم کے مروی ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو ہمام نے زید بن اسلم سے **باب** اسکے رخصت کے بیان مین **حدیث**
کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے

---

[1] یہ حکم ابتدار اسلام مین تھا کہ کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ کا آپسمین خلط ملط نہ ہو جائے اور نیز لوگ جب لکھنے کی عادت پکڑینگے اور مسائل کو یاد نہ کرینگے تو اس
صورت مین شوق بھی دین کا کم ہو جائیگا جب یہ خوف جاتا رہا تو آپ نے اذن دیدیا جیسا دوسرا باب اسپر دال ہے یا ممانعت کی وجہ کلام اللہ کے ساتھ انھین اوراق
مین لکھنے کی ہو جب کلام اللہ کا نزول ہوچکا اور وہ ایک جگہ جمع ہوگیا تو وہ ممانعت جاتی رہی ۱۲

عن الخلیل بن مرة عن یحییٰ بن ابی صالح عن ابی ھریرة قال کان رجل من الانصار یجلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیسمع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث فیعجبہ ولا یحفظہ فشکی ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی لاسمع منک الحدیث فیعجبنی ولا احفظہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعن بیمینک واوما بیدہ الخط وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو ھٰذا حدیث لیس اسنادہ بذاک القائم وسمعت محمد بن اسمٰعیل یقول الخلیل بن مرة منکر الحدیث **حدثنا** یحییٰ بن موسیٰ ومحمود بن غیلان قالا نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فذکر قصة فی الحدیث فقال ابو شاہ اکتبوا لی یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتبوا لابی شاہ وفی الحدیث قصة ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی شیبان عن یحییٰ بن ابی کثیر مثل ھٰذا **حدثنا** قتیبة نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن وھب بن منبہ عن اخیہ وھو ھمام بن منبہ قال سمعت ابا ھریرة یقول لیس احد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حدیثا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی الا عبد اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب وکنت لا اکتب ھٰذا حدیث حسن صحیح ووھب بن منبہ عن اخیہ ھو ھمام بن منبہ **باب** ماجاء فی الحدیث عن بنی اسرائیل **حدثنا** محمد بن یحییٰ نا محمد بن یوسف عن عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان العائذ الشامی عن حسان بن عطیة عن ابی کبشة السلولی عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو اٰیة وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم عن الاوزاعی عن حسان بن عطیة عن ابی کبشة السلولی عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وھٰذا حدیث صحیح

خلیل بن مرہ سے اُسنے یحییٰ بن ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے ایک مرد انصار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتا تھا اور آنحضرت سے حدیث سنتا تھا پس اسکو وہ حدیثیں پسند آتی تھیں اور اسکو یاد نہ رہتی تھیں تو اُسنے اسبات کا شکوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا سو کہا اُسنے یا رسول اللہ مین آپ سے حدیث سنتا ہون اور وہ مجھے پسند آتی ہے اور مجھے یاد نہین رہتی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ سے مدد طلب کر اور آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے خط کی طرف اشارت کی یعنے لکھا جائیو۔ اور اسباب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہ۔ اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے اور سُنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو اُسنے حدیث مین قصہ ذکر کیا پس کہا ابو شاہ نے یا رسول اللہ مجھے یہ لکھوا دیجئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی شاہ کو لکھ دو۔ اور اس حدیث مین قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ کہا کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عینیہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے وہب بن منبہ سے اُسنے اپنے بھائی سے اور وہ ہمام بن منبہ ہے کہا اُسنے سنا مین نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے مین زیادہ نہین ہے مگر عبد اللہ بن عمرو کیونکہ وہ لکھتا تھا اور مین نہین لکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور وہب بن منبہ جو راوی ہے اپنے بھائی سے اسکے بھائی کا نام ہمام بن منبہ ہے **باب** بنی اسرائیل سے حدیث بیان کرنیمین **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان عائذ شامی سے اُسنے حسان بن عطیہ سے اُسنے ابی کبشہ سلولی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ مجھسے اگرچہ ایک آیت ہی ہو اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور کوئی گناہ نہین اور جو کوئی مجھپر دیدہ و دانستہ جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ جگہ اپنی آگ مین بنائے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے اوزاعی سے اُسنے حسان بن عطیہ سے اُسنے ابی کبشہ سلولی سے اُسنے عبد اللہ بن عمروؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے

باب ماجاء ان الدال علی الخیر کفاعله حدثنا نصر بن عبدالرحمن الکوفی نا احمد بن بشیر عن شبیب بن بشر عن انس بن مالك قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل یستحمله فلم یجد عنده ما یحمله فدله علی اٰخر فحمله فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال ان الدال علی الخیر کفاعله وفی الباب عن ابی مسعود وبریدة هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه من حدیث انس عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت اباعمرو الشیبانی یحدث عن ابی مسعود البدری ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم یستحمله فقال انه قد ابدع بی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ائت فلانا فاتاه فحمله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله او قال عامله هٰذا حدیث حسن صحیح وابوعمرو الشیبانی اسمه سعد بن ایاس وابومسعود البدری اسمه عقبة بن عمرو حدثنا الحسن بن علی الخلال نا عبدالله بن نمیر عن الاعمش عن ابی عمرو الشیبانی عن ابی مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وقال مثل اجر فاعله ولم یشك فیه حدثنا محمود بن غیلان والحسن بن علی وغیر واحد قالوا نا ابواسامة عن برید بن عبدالله بن ابی بردة عن جده ابی بردة عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اشفعوا ولتؤجروا ولیقضی الله علی لسان نبیه ماشاء هٰذا حدیث حسن صحیح وبرید بن عبدالله بن ابی بردة بن ابی موسیٰ قد روی عنه الثوری وسفیان بن عیینة وبرید یکنی ابابردة هو ابن ابی موسی الاشعری حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع وعبدالرزاق عن سفیان عن الاعمش عن عبدالله بن مرة عن مسروق عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن اٰدم کفل من دمها ذلك لانه اول من استن القتل وقال عبدالرزاق سن القتل هٰذا حدیث حسن صحیح

باب اس بیان مین کہ دلالت کرنے والا نیکی پر مثل کرنے والے کے ہے حدیث کی ہمسے نصر بن عبدالرحمٰن کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن بشیر نے شبیب بن بشر سے اُسنے انس رضی بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کے واسطے آیا آپ اپنے پاس سواری نہ پائی کہ اُسپر اسکو سوار کرین پس آپنے کسی اور پر دلالت کی یعنے فلان شخص کے پاس جا سو اُسنے اسکو سوار کردیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی پس فرمایا آپنے دلالت کرنے والا نیکی پر مثل اسکے کرنے والے کے ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی مسعود اور بریدہ سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث اس طریق سے یعنی طریق انس سے جو راوی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غریب ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا سنا مین نے اباعمرو شیبانی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی مسعود بدری رضی سے یہ کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کے واسطے آیا اور کہا اُس نے میری سواری ہلاک ہوگئی ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جا فلانے پاس سو وہ اُسکے پاس آیا اُسنے اسکو سوار کردیا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دلالت کرے نیکی پر پس واسطے اسکے مثل اجر فاعل کے یا کہا مثل اجر عامل کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔ اور ابومسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔ حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نمیر نے اعمش سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے اُسنے ابی مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا مثل اجر فاعل کے اور اسمین شک نہین ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان اور حسن بن علی اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے ابواسامہ نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ اشعری رضی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے سفارش کرو تاکہ تم اجر دئے جاؤ اور فیصلہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ ہے۔ اس سے ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت کی ہی اور برید کی کنیت ابابردہ ہے اور وہ ابی موسیٰ اشعری کا بیٹا ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع اور عبدالرزاق نے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے عبداللہ بن مرہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص ظلم سے مارا جاوے تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے پر حصہ اسکے خون سے ہوتا ہے اسلئے کہ وہ پہلا ہے کہ جسنے قتل کا طریق نکالا ہے۔ اور کہا عبدالرزاق نے سن القتل معنی دونونکے واحد صرف مجرد اور مزید کا فرق ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب فی من دعا الیٰ ھدی فاتبع **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الیٰ ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من یتبعہ لاینقص ذلک من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اٰثام من یتبعہ لاینقص ذلک من اٰثامھم شیئا ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن ھارون قال نا المسعودی عن عبد الملک بن عمیر عن ابن جریر بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن سنۃ خیر فاتبع علیھا فلہ اجرہ ومثل اجور من اتبعہ غیر منقوص من اجورھم شیئا ومن سن سنۃ شر فاتبع علیھا کان علیہ وزرہ ومثل اوزار من اتبعہ غیر منقوص من اوزارھم شیئا وفی الباب عن حذیفۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جریر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھٰذا وقد روای ھٰذا الحدیث عن المنذر بن جریر بن عبد اللہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عن عبید اللہ بن جریر عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایضا **باب** الاخذ بالسنۃ واجتناب البدعۃ **حدثنا** علی بن حجر نا بقیۃ بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمٰن بن عمرو السلمی عن العرباض بن ساریۃ قال وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بعد صلوٰۃ الغداۃ موعظۃ بلیغۃ ذرفت منھا العیون ووجلت منھا القلوب فقال رجل ان ھٰذہ موعظۃ مودع فماذا تعھد الینا یا رسول اللہ قال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان عبد حبشی فانہ من یعش منکم یری اختلافا کثیرا وایاکم ومحدثات الامور فانھا ضلالۃ فمن ادرک ذلک منکم فعلیہ بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین عضوا علیھا بالنواجذ ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن عبد الرحمٰن بن عمرو السلمی عن العرباض بن ساریۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھٰذا

باب اس شخص کے بیان مین کہ جسنے ہدایت کی طرف بلایا پس اسکی تابعداری کی گئی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے کسی کو ہدایت کیطرف بلایا تو ہوگا اسکے واسطے اجر مثل اجر اس شخص کے جو تابعداری کریگا اسکی انکے اجر سے کچھ کم نہ کیا جائیگا - اور جسنے گمراہی کیطرف بلایا تو اسپر گناہ ہوگا مثل گناہ اس شخص کے جو تابعداری کریگا اُسکی اُنکے گناہوںسے کچھ کم نہ کیا جائیگا - یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے مسعودی نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابن جریر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نیک طریقہ نکالے اور اُسکی تابعداری کی جائے پس اسکے واسطے اجر اسکا ہوگا اور مثل اجر اسکے جو اُسکی تابع ہوگا انکے اجرون سے کچھ کم نہ کیا جائیگا - اور اس باب مین روایت ہے حذیفہؓ سے - یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بواسطہ جریر بن عبد اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مروی ہے اور مروی ہے یہ حدیث منذر بن جریر بن عبد اللہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے - اور نیز مروی ہے عبید اللہ بن جریر سے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** سنت کو پکڑنا اور بدعت سے کنارہ کرنا **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے عبد الرحمن بن عمرو سلمی سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمکو بعد نماز صبح کے بہت نصیحت کی کہ اُس سے آنکھین جاری ہوگئین اور دل اُس سے ڈر گئے پس کہا ایک مرد نے یہ نصیحت بے رخصت کرنے والے کی سی گویا آپ ہمکو رخصت کرتے ہو سو آپ کیا ہمکو وصیت کرتے ہو یا رسول اللہ فرمایا آپ نے مین تمکو وصیت کرتا ہون ساتھ اللہ کے ڈر کے اور سننے اور اطاعت کرنے کے اگرچہ غلام حبشی ہو یعنے حاکم اگرچہ حبشی غلام بنجائے اسکی بھی اطاعت کرو اور اُسکے حکم کو مانو - اس لئے کہ جو کوئی تم مین سے زندہ رہیگا وہ اختلاف دیکھیگا - اور بچو تم نئی باتین نکالنے سے یعنے بدعات سے اسلئے کہ وہ گمراہی ہے سو جو کوئی تم مین سے یہ زمانہ پائے تو چاہیئے کہ لازم پکڑے میری سنت اور سنت خلفاء راشدین ہدایت یاب کی دانتون سے اسکو مضبوط پکڑو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عمرو سلمی سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے

حدثنا بذلك الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا انا ابو عاصم عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن عبد الرحمٰن بن عمرو السلمی عن العرباض بن ساریة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه والعرباض بن ساریة یکنی ابا نجیح وقد روی ھٰذا الحدیث عن حجر بن حجر عن عرباض بن ساریة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا محمد بن عیینة عن مروان بن معٰویة عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لبلال بن الحارث اعلم قال اعلم یا رسول اللہ قال انه من احیا سنة من سنتی قد امیتت بعدی کان له من الاجر مثل من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شیئا ومن ابتدع بدعة ضلالة لا یرضاها اللہ ورسوله کان علیه مثل آثام من عمل بها لا ینقص ذلك من اوزار الناس شیئا ھٰذا حدیث حسن ومحمد بن عیینة ھٰذا ھو مصیصی شامی وکثیر بن عبد اللہ وھو ابن عمرو بن عوف المزنی حدثنا مسلم بن حاتم الانصاری البصری نا محمد بن عبد اللہ الانصاری عن ابیه عن علی بن زید عن سعید بن المسیب قال قال انس بن مالك قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی لیس فی قلبك غش لاحد فافعل ثم قال لی یا بنی وذلك من سنتی ومن احیا سنتی فقد احبانی ومن احبانی کان معی فی الجنة وفی الحدیث قصة طویلة ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجه ومحمد بن عبد اللہ الانصاری ثقة وابوه ثقة وعلی بن زید صدوق الا انه ربما یرفع الشیٔ الذی یوقفه غیره سمعت محمد بن بشار یقول قال ابو الولید قال شعبة نا علی بن زید وکان رفاعا ولا نعرف لسعید بن المسیب عن انس روایة الا ھٰذا الحدیث بطوله وقد روی عباد المنقری ھٰذا الحدیث عن علی بن زید عن انس ولم یذکر فیه عن سعید بن المسیب وذاکرت به محمد بن اسمٰعیل فلم یعرفه ولم یعرف لسعید بن المسیب عن انس ھٰذا الحدیث ولا غیره ومات انس بن مالك سنة ثلاث وتسعین ومات سعید بن المسیب بعده بسنتین مأئة سنة خمس وتسعین

حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے ثور بن یزید سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے عبد الرحمن بن عمرو سلمی سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور عرباض بن ساریہ کی کنیت ابا نجیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث حجر بن حجر سے اُسنے روایت کی عرباض بن ساریہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عیینہ نے مروان بن معاویہ سے اُسنے کثیر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہلال بن حارث سے کہا خیال کر کہا اُسنے مین خیال کرتا ہون یا رسول اللہ فرمایا آپنے جو کوئی میرے بعد میری سنتون سے ایک ایسی سنت زندہ کرے جو مرگئی ہو یعنے متروک العمل ہوگئی ہو تو اُسکے واسطے اجر ہوگا مثل اجر اُس شخص کے جو اسکے ساتھ عمل کریگا سوائے اسکے کہ اُنکے عملونسے کوئی چیز کم ہو۔ اور جو کوئی ایسی بدعت گمراہ کرنیوالی ایجاد کرے کہ جس سے اللہ اور اُسکا رسول راضی نہ ہو تو اسپر گناہ ہوگا مثل گناہ اُس شخص کے جو اسکے ساتھ عمل کریگا لوگونکے گناہ سے کچھ کم نہ کیا جاویگا۔ یہ حدیث حسن ہے اور یہ محمد بن عیینہ مصیصی شامی ہے۔ اور کثیر بن عبد اللہ وہ عمرو بن عوف مزنی کا بیٹا ہے حدیث کی ہمسے مسلم بن حاتم انصاری بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے اپنے باپ سے اُسنے علی بن زید سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہا اُسنے کہا انس ابن مالک نے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے اگر تو قادر ہو اسپر کہ صبح کرے اور شام کرے اس حالت مین کہ تیرے دل مین کسی کے حق مین فریب نہ ہو تو کر پھر مجھے فرمایا اے بیٹے اور یہ میری سنت ہے اور جس کسی نے میری سنت زندہ کی تو اُسنے مجھے زندہ کیا اور جسنے مجھے زندہ کیا تو وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا۔ اور اس حدیث مین قصہ طویل ہے۔ یہ حدیث اِس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور محمد بن عبد اللہ انصاری ثقہ ہے اور باپ اسکا بھی ثقہ ہے۔ اور علی بن زید صدوق ہی مگر بہت وقت مرفوع کرتا تھا ایسی حدیثون کو جنکو غیر لوگ موقوف رکھتے تھے۔ اور سنا مین نے محمد بن بشار سے کہتا کہ کہا ابو الولید نے کہ کہا شعبہ نے حدیث کی ہمسے علی بن زید نے اور وہ بہت حدیثین مرفوع کرنیوالا تھا۔ اور ہم سوائے اس حدیث لمبی کے اور کوئی روایت سعید بن مسیب کی انس سے نہین پاتے۔ اور روایت کیا ہے عباد منقری نے اس حدیث کو علی بن زید سے اُسنے انس سے اور اُسنے اسمین سعید بن مسیب کا ذکر نہین کیا۔ اور مؤلف کہتا ہے کہ مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کا مذاکرہ کیا پس اُسنے اس کو نہ پہچانا اور اُسنے سعید بن مسیب کی کوئی روایت انس سے نہ پہچانی نہ یہ حدیث اور نہ کوئی اور۔ اور انس بن مالک ترانوین سال مین فوت ہوا ہے اور سعید بن مسیب بعد اسکے دو سال یعنی پچانوین سال مین

باب فی الانتهاء عما نهی عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترکونی ما ترکتکم فاذا حدثتکم فخذوا عنی فانما هلك من کان قبلکم بکثرة سوالهم واختلافهم علی انبیائهم هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی عالم المدینة **حدثنا** الحسن الصباح البزار واسحق بن موسی الانصاری قالا نا سفیان بن عیینة عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن ابی صالح عن ابی هریرة روایة یوشك ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینة هذا حدیث حسن صحیح وهو حدیث ابن عیینة وقد روی عن ابن عیینة انه قال فی هذا من عالم المدینة انه مالك بن انس قال اسحق بن موسی وسمعت ابن عیینة قال هو العمری الزاهد واسمه عبد العزیز بن عبد اللہ وسمعت یحیی بن موسی یقول قال عبد الرزاق هو مالك بن انس **باب** ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا ابراهیم بن موسی نا الولید هو ابن مسلم نا روح بن جناح عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیه اشد علی الشیطان من الف عابد هذا حدیث غریب ولا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث الولید بن مسلم **حدثنا** محمود بن خداش البغدادی نا محمد بن یزید الواسطی نا عاصم بن رجاء بن حیوة عن قیس بن کثیر قال قدم رجل من المدینة علی ابی الدرداء وهو بدمشق فقال ما اقدمك یا اخی قال حدیث بلغنی انك تحدثه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اما جئت لحاجة قال لا قال اما قدمت لتجارة قال لا قال ما جئت الا فی طلب هذا الحدیث قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سلك طریقا یبتغی فیه علما سلك

باب باز رہنے مین اس چیز سے کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرۃؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو مجکو جبتک مین تمکو چھوڑ دون یعنی تم خود مسائل پہلے سے ہی دریافت مت کرو پس جب مین تمسے بیان کرون تو اُسکو پکڑ لو اسلئے کہ ہلاک ہوگئے ہین وہ لوگ جو پہلے تمسے تھے بسبب کثرت سوال کے اپنے نبیون پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مدینہ کے عالم کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے حسن صباح بزار اور اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابن جریج سے اُسنے ابی الزبیر سے اُس نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے بطور روایت کے یعنے روایت کرتا ہے آنحضرت سے کہ فرمایا آپ نے قریب ہے کہ لوگ علم طلب کرنے کے واسطے اونٹون کے جگرون کو مارینگے یعنے جلدی سیر کرین گے تو کوئی شخص زیادہ علم والا مدینہ کے عالم سے نہ پائین گے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے۔ اور مروی ہے ابن عیینہ سے کہ کہا اُس نے اس بارے مین کہ عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس ہے۔ کہا اسحاق بن موسےٰ نے اور سُنا مین نے ابن عیینہ سے کہ کہا اُسنے وہ عمری زاہد ہے اور نام اس کا عبد العزیز بن عبد اللہ۔ اور سُنا مین نے یحییٰ بن موسے سے کہ کہتا کہا عبد الرزاق نے وہ امام مالک بن انس ہی **باب** بیان مین فضیلت فقہ کی عبادت پر **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے ولید نے جو بیٹا مسلم کا ہے کہا حدیث کی ہم سے روح بن جناح نے مجاہد سے اُس نے ابن عباسؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ بہت سخت ہے شیطان پر ہزار عابد سے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے یعنے طریق ولید بن مسلم سے **حدیث** کی ہم سے محمود بن خداش بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یزید واسطی نے کہا حدیث کی ہم سے عاصم بن رجاء بن حیوہ نے قیس بن کثیر سے کہا اُس نے ایک مرد مدینہ سے ابی الدرداءؓ کے پاس آیا اس حالت مین کہ وہ دمشق مین تھا پس کہا ابی الدرداء نے اے بھائی تجھے کون چیز لائی ہے کہا اُسنے مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ایک حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہو۔ کہا اُسنے کیا تو کسی حاجت کے واسطے نہین آیا کہا اُسنے کہ نہین کہا اُسنے کیا تو تجارت کے واسطے نہین آیا کہا اُسنے کہ نہین کہا اُسنے نہین تو صرف اس حدیث کی طلب کیواسطے آیا ہون۔ کہا ابو الدرداءؓ نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے جو کوئی ایسے راستہ مین چلے کہ اسمین علم طلب کرتا ہو

اللہ بہ طریقا الی الجنۃ وان الملائکۃ لتضع اجنحتہا رضی لطالب العلم وان العالم لیستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض حتی الحیتان فی الماء وفضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما انما ورثوا العلم فمن اخذ بہ فقد اخذ بحظ وافر ولا نعرف ھذا الحدیث الا من حدیث عاصم بن رجاء بن حیوۃ ولیس اسنادہ عندی بمتصل ھکذا حدثنا محمود بن خداش ھذا الحدیث وانما یروی ھذا الحدیث عن عاصم بن رجاء بن حیوۃ عن داؤد بن جمیل عن کثیر بن قیس عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا اصح من حدیث محمود بن خداش **حدثنا** ھناد نا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن ابن اشوع عن یزید بن سلمۃ الجعفی قال قال یزید بن سلمۃ یا رسول اللہ انی سمعت منک حدیثا کثیرا اخاف ان ینسی اولہ اخرہ فحدثنی بکلمۃ تکون جماعا قال اتق اللہ فیما تعلم ھذا حدیث لیس اسنادہ بمتصل ھو عندی موسل ولم یدرک عندی ابن اشوع یزید بن سلمۃ وابن اشوع اسمہ سعید بن اشوع **حدثنا** ابو کریب نا خلف بن ایوب عن عوف عن ابن سیرین عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا یجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین ھذا حدیث غریب ولا نعرف ھذا الحدیث من حدیث عوف الا من حدیث ھذا الشیخ خلف بن ایوب العامری ولم ار احدا یروی عنہ غیر محمد بن العلاء ولا ادری کیف ھو **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی نا سلمۃ بن رجاء نا الولید بن جمیل نا القاسم ابو عبد الرحمن عن ابی امامۃ الباھلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدھما عابد والاخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارضین حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون

اُسکو جنت کے راستہ کی طرف چلاتا ہو اللہ اور فرشتے طالب العلم کی رضامندی کے واسطے اپنے پرون کو بچھاتے ہین اور البتہ عالم کے واسطے بخشش مانگتا ہو جو کوئی آسمانون مین ہو اور زمین مین یہانتک کہ پانی مین مچھلیان بھی۔ اور فضیلت عالم کی عابد پر مثل فضیلت چاند کے ہے تمام ستارون پر اور عالم وارث انبیاء کے ہین۔ اور انبیاء نے درم اور دینار تو ورثہ نہین چھوڑے فقط اُنھون نے تو علم ہی ورثہ چھوڑا ہی سو جس کسی نے اسکو پکڑا تو اُسنے بہت حصہ پکڑا۔ اور نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر طریق عاصم بن رجار بن حیوہ سے اور اسناد اُس کی میرے نزدیک متصل نہین ہو۔ ایسا ہی محمود بن خداش نے یہ حدیث بیان کی ہو۔ اور مروی ہو یہ حدیث عاصم بن رجا بن حیوۃ سے اُس نے روایت کی داؤد بن جمیل سے اُسنے کثیر بن قیس سے اُسنے ابی درداء سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور یہ صحیح ہو حدیث محمود بن خداش سے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اُسنے ابن اشوع سے اُس نے یزید بن سلمہ جعفی سے کہا اُسنے کہا یزید بن سلمہ نے یا رسول اللہ مین نے آپ سے بہت حدیثین سُنی ہین مین خوف کرتا ہون کہ پہلیون کو آخر کی بھلا دینگی پس آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ بتلائیے کہ تمام خیرات کو جامع ہو فرمایا آپ نے ڈر اللہ سے اس مین کہ تو جانتا ہو۔ اس حدیث کی اسناد متصل نہین۔ یہ میرے نزدیک مرسل ہے اور میرے نزدیک ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہین پایا۔ اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے خلف بن ایوب نے عوف سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ایسی خصلتین ہین جو منافق مین جمع نہین ہوتین نیک قصد اور سمجھ دین مین۔ یہ حدیث غریب ہو۔ اور نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو طریق عوف سے مگر حدیث اس شیخ سے یعنی خلف بن ایوب عامری سے۔ اور مین نہین جانتا کہ سوائے محمد بن علاء کے اور کوئی اس سے روایت کرتا ہو۔ اور مین نہین جانتا کہ اس کا حال کیونکر ہے حدیث کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے سلمہ بن رجار نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن جمیل نے کہا حدیث کی ہم سے قاسم بن عبد الرحمٰن نے ابی امامہ باہلی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو مردون کا ذکر ہوا۔ ایک اُن دونون مین عابد تھا اور دوسرا عالم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر مثل میری فضیلت کے ہے اوپر کمتر تمھارے کے یعنے جیسے میری فضیلت ہو کلمہ گو مسلمان پر ویسے ہی اُسکی فضیلت ہے عابد پر پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ اور فرشتے اور اہل آسمانون کے اور زمین کے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ مین اور مچھلی بھی البتہ درود بھیجتی ہین۔

علی معلم الناس الخیر هذا حدیث حسن غریب صحیح سمعت ابا عمار الحسین بن حریث الخزاعی یقول سمعت الفضیل بن عیاض یقول عالم عامل معلم یدعی کبیرا فی ملکوت السموات **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی البصری نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لن یشبع المؤمن من خیر یسمعه حتی یکون منتهاه الجنة هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن عمر بن الولید الکندی نا عبد الله بن نمیر عن ابراهیم بن الفضل عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الکلمة الحکمة ضالة المؤمن فحیث وجدها فهو احق بها هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابراهیم بن الفضل المخزومی ضعیف فی الحدیث

بسم الله الرحمن الرحیم **ابواب** الاستیذان والآداب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی افشاء السلام

حدثنا هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لا تدخلوا الجنة حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا الا ادلکم علی امر اذا انتم فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بینکم وفی الباب عن عبد الله بن سلام وشریح بن هانئ عن ابیه وعبد الله بن عمرو والبراء وانس وابن عمر هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما ذکر فی فضل السلام **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن والحسین بن محمد الجریری البلخی قالا نا محمد بن کثیر عن جعفر بن سلیمن الضبعی عن عوف عن ابی رجاء عن عمران بن حصین ان رجلا جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی الله علیه وسلم

لوگون کے نیکی سکھلانے والے پر یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی۔ سنا مین نے اباعمار یعنی حسین بن حریث خزاعی سے کہ کہتا سنا مین نے فضیل بن عیاض سے کہ کہتا عالم عامل معلم کے واسطے آسمانون کے فرشتون مین بہت دعا کی جاتی ہی **حدیث کی** ہم سے عمر بن حفص شیبانی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہین سیر ہوتا مومن اُس نیکی سے کہ جسکو سُنے یہانتک کہ انتہا اُسکا جنت ہوتا ہی۔ یہ حدیث حسن غریب ہی **حدیث کی** ہمسے محمد بن عمر بن ولید کندی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نمیر نے ابراہیم بن فضل سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ حکمت والا مومن کی گم ہوئی چیز ہی یعنی کلمہ حکمت والا ایسا ہی جیسا کہ کوئی چیز مومن کی گم ہوگئی ہو۔ سو جس جگہ اُسکو پاتا ہی وہی اُسکے لائق ہی۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور ابراہیم بن فضل مخزومی حدیث مین ضعیف ہی۔ **ابواب** اذن طلب کرنے اور آداب کے بیان مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** سلام رائج کرنے کے بیان مین **حدیث کی** ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قابو مین میری جان ہے بہشت مین نہ جاؤ گے جبتک کہ ایمان نہ لاؤ گے اور پورے ایماندار نہ ہو گے جبتک کہ آپس مین محبت نہ پیدا کرو گے کیا مین تم کو نہ بتلا دون وہ چیز کہ جب تم اسکو کرو تو آپس مین دوست بن جاؤ سلام علیک کرنا آپس مین رائج کرو[ف] اور اس باب مین روایت ہی عبداللہ بن سلام سے اور شریح بن ہانی سے جو راوی ہی اپنے باپ سے اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** سلام کی فضیلت کے بیان مین **حدیث کی** ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن اور حسین بن محمد جریری بلخی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے جعفر بن سلیمان ضبعی سے اُسنے عوف سے اُسنے ابی رجاء سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس کہا اُسنے السلام علیکم پس فرمایا آپ نے

ف یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہی اور ایمان محبت پر موقوف ہی تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہی پھر حضرت نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیکم کرنا آپس مین سلام سے اسواسطے محبت ہوتی ہی کہ دعا خیر ہی یعنی خدا تجھکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیرخواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ ہی اس سے محبت کرتا ہو۔ ہرچند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہو سکتی۔ اور سلام آسان بات ہی کہ ہر ایک سے ہو سکتا ہے اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کر کے بتلایا لیکن افسوس عجب اُلٹا زمانہ ہو گیا کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور خیرخواہی کی چیز اُن اُلٹو کے نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی ۱۲

عشر وجاء اٰخر فقال السلام علیکم ورحمة اللّٰہ فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عشرون ثم جاء اٰخر فقال السلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثلاثون ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ من حدیث عمران بن حصین و فی الباب عن ابی سعید وعلی وسھل بن حنیف **باب** ماجاء فی ان الاستیذان ثلاث **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبدالاعلی بن عبدالاعلی عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید قال استاذن ابو موسیٰ علی عمر فقال السلام علیکم اادخل فقال عمر واحدة ثم سکت ساعة ثم قال السلام علیکم اادخل فقال عمر ثنتان ثم سکت ساعة فقال السلام علیکم اادخل فقال عمر ثلاث ثم رجع فقال عمر للبواب ماصنع قال رجع قال علیّ بہ فلما جاءہ قال ما ھٰذا الذی صنعت قال السنة قال السنة واللّٰہ لتاتینی علی ھٰذا ببرھان وبینة اولافعلن بک قال فاتانا ونحن رفقة من الانصار فقال یامعشر الانصار الستم اعلم الناس بحدیث رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الم یقل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الاستیذان ثلاث فان اذن لک والافارجع فجعل القوم یمازحونہ قال ابوسعید ثم رفعت رأسی الیہ فقلت مااصابک فی ھٰذا من العقوبة فانا شریکک فاتی عمر فاخبرہ ذٰلک قال عمر ماکنت علمت بھٰذا وفی الباب عن علی وام طارق مولاة سعد ھٰذا حدیث حسن صحیح والجریری اسمہ سعید بن ایاس یکنیٰ ابا مسعود وقد روی ھٰذا غیرہ ایضاً عن ابی نضرة وابو نضرة العبدی اسمہ المنذر بن مالک بن قطعة

اسکے واسطے دس نیکیاں ہیں اور دوسرا آدمی آیا اور کہا اُسنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ پس فرمایا آپنے اسکے واسطے بیس نیکیاں ہیں پھر اور آیا پس کہا اُسنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس فرمایا آپنے اُسکے واسطے تیس نیکیاں ہیں۔ یہ حدیث اسوجہسے یعنی طریق عمران بن حصین سے حسن غریب ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے۔ **باب** اس بیان میں کہ اذن انگنا تین بار ہے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالاعلی بن عبدالاعلی نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ پر اذن طلب کیا سو کہا السلام علیکم کیا مین داخل ہوجاؤن پس فرمایا حضرت عمرؓ نے ایک بار۔ پھر وہ ایک گھڑی چپ رہا پھر کہا اُسنے السلام علیکم کیا مین داخل ہوجاؤن پس کہا حضرت عمرؓ نے دو بار۔ پھر وہ ایک ساعت چپ رہا پھر کہا اُسنے السلام علیکم کیا مین داخل ہوجاؤن پس کہا حضرت عمرؓ نے تین بار۔ پھر وہ لوٹ آیا سو کہا حضرت عمرؓ نے دربان سے اُسنے کیا کیا کہا دربان نے وہ واپس چلے گئے فرمایا حضرت عمرؓ نے اُسکو میرے پاس لاؤ سو جب وہ آپکے پاس آئے تو فرمایا آپنے یہ تونے کیا کیا۔ کہا اُسنے مین نے سنت کا کام کیا ہی فرمایا حضرت عمرؓ نے تونے سنت کا کام کیا ہی قسم ہی اللہ کی البتہ اس بات پر میرے پاس دلیل اور گواہ لا یا مین تجھے ملامت کرونگا۔ کہا ابوسعید نے سو وہ ہمارے پاس آیا اس حالت مین کہ ہم ایک جماعت انصار کی بیٹھے تھے پس کہا اُسنے اے گروہ انصار کے کیا تم سب لوگون سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہین جانتے یعنے تم سب سے زیادہ حدیث آنحضرتؐ کی جانتے ہو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کہ اذن طلب کرنا تین بار مسنون ہی سو اگر تیرے لئے اے اذن طلب کرنے والے اذن دیا جاوے تو بہتر ورنہ واپس ہوجا۔ سو قوم نے اُس کو استہزا کرنا شروع کیا۔ کہا ابو سعیدؓ نے پھر مین نے اپنا سر اُسکی طرف اُٹھایا اور کہا تجھے اسباب مین کیا تکلیف پہونچی ہی مین تیرا شریک ہون کہا اُسنے سو وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور اُنکو اسکی خبر دی کہا حضرت عمرؓ نے مین اسکو نہین جانتا تھا اور اس باب مین روایت ہی حضرت علی اور ام طارق یعنی سعد کی لونڈی سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے کنیت اسکی ابا سعید ہی۔ اور اسکو غیر نے بھی ابی نضرہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابو نضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے

۵۱ یعنی حضرت عمرؓ نے پہلی بار جب اُسنے اذن انگا تو دل مین کہا کہ ابھی تو پہلی بار ہی دوسری بار کہا یہ دوسری بار ہی تیسری بار کہا یہ تیسری بار ہی غرض آپ کی یہ تھی کہ تین بار اذن انگنے کا حکم ہی جب تین بار پورے ہو جائین گے تو اذن داخل ہونے کا دونگا مگر حضرت ابو موسیٰ صاحب تیسری بار جب جلدی سے جواب نہ آیا تو فی الفور واپس چلے آئے پھر حضرت عمرؓ نے اُنکے پیچھے آدمی بھیجکر بُلایا۔ ۵۲ حضرت عمرؓ نے اس حدیث کو اس واسطے قبول نہین کیا کہ خبر واحد ہے بلکہ حضرت عمرؓ کو یہ خوف ہوا تھا کہ ایسے مشہور واقعہ مین جب یہ حال ہے کہ وہ مجھے معلوم نہین مبادا کہ لوگ آنحضرتؐ پر بہتان باندھنے مین دلیری نہ کر جائین جب ایسے بڑے جلیل القدر صحابی کو اس قدر تکلیف دی جاوے گی تو اور لوگ جنکا اقتدار اُنکی نسبت کچھ نہین حدیثین وضعی بیان کرنے سے بچے رہین گے ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان نا عمر بن یونس عن عکرمة بن عمار ثنی ابو زمیل ثنی ابن عباس ثنی عمر بن الخطاب قال استأذنت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثا فاذن لی هذا حدیث حسن غریب وابو زمیل اسمه سماك الحنفی وانما انکر عمر عندنا علی ابی موسیٰ حین روی انه قال الاستیذان ثلاث فان اذن لك والا فارجع وقد کان عمر استاذن علی النبی صلی الله علیه وسلم ثلاثا فاذن له ولم یکن علم هذا الذی رواه ابو موسیٰ عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فان اذن لك والا فارجع **باب** کیف رد السلام **حدثنا** اسحق بن منصور نا عبد الله بن نمیر نا عبید الله بن عمر عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال دخل رجل المسجد ورسول الله صلی الله علیه وسلم جالس فی ناحیة المسجد فصلی ثم جاء فسلم علیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیك ارجع فصل فانك لم تصل فذکر الحدیث بطوله هذا حدیث حسن وروی یحییٰ بن سعید القطان هذا الحدیث عن عبید الله بن عمر عن سعید المقبری فقال عن ابیه عن ابی هریرة وحدیث یحییٰ بن سعید اصح **باب** فی تبلیغ السلام **حدثنا** علی بن المنذر الکوفی نا محمد بن فضیل عن زکریا بن ابی زائدة عن عامر قال ثنی ابو سلمة عن عائشة حدثته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لها ان جبرئیل یقرئك السلام قالت وعلیه السلام ورحمة الله وبرکاته وفی الباب عن رجل من بنی نمیر عن ابیه عن جده هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه الزهری ایضا عن ابی سلمة عن عائشة **باب** فی فضل الذی یبدأ بالسلام **حدثنا** علی بن حجر نا قران بن تمام الاسدی عن ابی فروة الرهاوی یزید بن سنان عن سلیم بن عامر عن ابی امامة قال قیل یا رسول الله الرجلان یلتقیان ایهما یبدأ بالسلام فقال اولاهما بالله هذا حدیث حسن قال محمد ابو فروة الرهاوی

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن یونس نے عکرمہ بن عمار سے کہا حدیث کی مجھے ابو زمیل نے کہا حدیث کی مجھے ابن عباس نے کہا حدیث کی مجھے عمر بن خطابؓ نے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار اذن طلب کیا پس آپنے مجھے اذن دیا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے۔ اور حضرت عمر نے جو ابو موسیٰ کی حدیث کا انکار کیا تھا جبکہ اُسنے یہ روایت کی کہ اذن طلب کرنا تین بار مسنون ہے سو اگر تجھے اذن دیا جاسئے تو بہتر ورنہ واپس ہو جا۔ حالانکہ حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار اذن طلب کیا تھا اور آپنے اُنکو اذن دیا تھا اور حضرت عمر اس روایت کو جسکو ابو موسیٰ نے آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے نہین جانتے تھے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے اگر تجھے اذن دیا جاوے تو بہتر ورنہ واپس ہو جا۔ غرض مؤلف کی اس سے یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے انکار ابو موسیٰ پر باوجود جاننے کے اسواسطے کیا تھا کہ حضرت عمر کو یہ روایت جسکو ابو موسیٰ نے روایت کیا ہے معلوم نہ تھی۔ **باب** جواب سلام کا کیونکر ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ایک مرد مسجد مین داخل ہوا اس حالت مین کہ آنحضرت مسجد کے ایک کونے مین بیٹھے تھے سو اُسنے نماز پڑھی پھر وہ آیا اور اُسنے آپکو سلام کیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک یعنی تجھپر سلام ہو لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تیری نماز نہین ہوئی سو اُسنے بڑی لمبی حدیث ذکر کی۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو عبید اللہ بن عمر سے اُسنے سعید مقبری سے پس کہا اُسنے یہ روایت ہے میرے باپ سے اُسنے روایت کی ابو ہریرہ رضؓ سے اور حدیث یحییٰ بن سعید کی صحیح ہے **باب** سلام کے پہونچانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن منذر کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے زکریا ابن ابی زائدہ سے اُسنے عامر سے کہا اُسنے حدیث کی مجھسے ابو سلمہ نے یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حدیث کی ہے اُسکو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ سے کہ جبرئیل علیہ السلام تجھے سلام دیتے ہین کہا حضرت عائشہؓ نے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اور اس باب مین روایت ہے ایک مرد سے جو بنی نمیر سے ہے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو زہری نے بھی ابی سلمہ سے اُسنے عائشہؓ سے **باب** اس شخص کی فضیلت مین جو پہلے سلام کرے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے قران بن تمام اسدی نے ابی فروہ رہاوی یعنی یزید بن سنان سے اُسنے سلیم بن عامر سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے کسی نے کہا یا رسول اللہ دو آدمی آپسمین ملتے ہین کونسا اُن دونون سے پہلے سلام کرے پس فرمایا آپنے پہلا اُن دونون سے اللہ کی طرف زیادہ قریب ہوتا ہے یعنے جو شخص پہلے سلام کریگا وہ اللہ کے نزدیک بہ نسبت دوسرے کے مقرب ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کہا محمد نے ابو فروہ رہاوی

مقارب الحدیث الا ابنه محمد بن یزید روی عنه مناکیر **باب** فی کراهیة اشارة الید فی السلام **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیس منا من تشبه بغیرنا لا تشبهوا بالیهود ولا بالنصاری فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع و تسلیم النصاری الاشارة بالکف هذا حدیث اسناده ضعیف و روی ابن المبارک هذا الحدیث عن ابن لهیعة فلم یرفعه **باب** ما جاء فی التسلیم علی الصبیان **حدثنا** ابو الخطاب زیاد بن یحیی البصری نا ابو عتاب سهل بن حماد نا شعبة عن سیار قال کنت امشی مع ثابت البنانی فمر علی صبیان فسلم علیهم فقال ثابت کنت مع انس فمر علی صبیان فسلم علیهم فقال انس کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فمر علی صبیان فسلم علیهم هذا حدیث صحیح و رواه غیر واحد عن ثابت و روی من غیر وجه عن انس **حدثنا** قتیبة نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **باب** ما جاء فی التسلیم علی النساء **حدثنا** سوید نا عبد الله بن المبارک نا عبد الحمید بن بهرام انه سمع شهر بن حوشب یقول سمعت اسماء بنت یزید تحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر فی المسجد یوما و عصبة من النساء قعود فالوی بیده بالتسلیم و اشار عبد الحمید بیده هذا حدیث حسن قال احمد بن حنبل لا بأس بحدیث عبد الحمید بن بهرام عن شهر بن حوشب قال محمد شهر حسن الحدیث و قوی امره و قال انما تکلم فیه ابن عون ثم روی عن هلال بن ابی زینب عن شهر بن حوشب **حدثنا** ابو داؤد نا النضر بن شمیل عن ابن عون قال ان شهرا ترکوه قال ابو داؤد قال النضر ترکوه ای طعنوا فیه **باب** فی التسلیم اذا دخل بیته **حدثنا** ابو حاتم الانصاری البصری مسلم بن حاتم نا محمد بن عبد الله الانصاری عن ابیه عن علی بن زید

مقارب الحدیث ہے مگر اسکا بیٹا محمد بن یزید اس سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے **باب** اس بیان میں کہ سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہمسے وہ شخص جو ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت کرے۔ نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام یہود کا انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے اور سلام نصاریٰ کا ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنا ہے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور روایت کیا ہے ابن مبارک نے اس حدیث کو ابن لہیعہ سے اور اُس کو مرفوع نہیں کیا **باب** لڑکوں پر سلام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو الخطاب یعنی زیاد بن یحیی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عتاب یعنی سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سیار سے کہا اُسنے میں ثابت بنانی کے ساتھ چلا جاتا تھا سو وہ لڑکوں پر گذرا اور اُنپر سلام دیا پس کہا ثابت نے میں انس کے ساتھ تھا سو وہ لڑکوں پر گذرا اور اُنپر سلام دیا پس کہا انس رضؓ نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو آپ لڑکوں پر گذرے اُنکو سلام دیا یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے ثابت سے۔ اور کئی وجہ سے انس سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن بہرام نے یہ کہ سنا اُسنے شہر بن حوشب سے کہ کہتا تھا سنا میں نے اسماء بنت یزید سے کہ حدیث کرتی تھی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں گئے اور ایک جماعت عورتوں کی بیٹھی تھی سو آپ نے ساتھ سلام کے دست مبارک جھکایا۔ اور عبد الحمید نے ہاتھ سے اشارت کی یعنی عبد الحمید نے ہاتھ سے اشارت کرکے بیان کیا کہ آنحضرت نے اسطرح سے عورتوں کو سلام کیا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کہا امام احمد بن حنبل نے عبد الحمید بن بہرام کی حدیث کا جو کہ شہر بن حوشب سے ہے کچھ خوف نہیں۔ کہا محمد نے شہر حسن الحدیث ہے اور قوی الحال ہے۔ اور کہا اُسنے اُسکے حق میں ابن عون نے کلام کیا ہے پھر اُسنے روایت کی ہے ہلال بن ابی زینب سے اُسنے شہر بن حوشب سے **حدیث** کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے ابن عون سے کہا اُسنے لوگوں نے شہر کو ترک کر دیا ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہ کہا نضر نے لوگوں نے اُسکے حق میں طعن کیا ہے **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہے **حدیث** کی ہمسے ابو حاتم انصاری بصری یعنے مسلم بن حاتم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے اپنے باپ سے اُسنے علی بن زید سے

لے امام نووی نے کہا ہے کہ ابو داؤد نے جو کہ راوی اس حدیث کا ہے ذکر کیا ہے کہ آپنے ہمکو سلام دیا پس یہ روایت محمول ہوئی اسپر کہ دونوں کو جمع کیا یعنی ہاتھ مبارک سے اشارت کی اور زبان مبارک سے لفظ سلام فرمایا ۱۲ ع ہ امام نووی نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تمام لوگوں کو سلام کرنا مستحب ہے حتی کہ باتمیز اور ہوشیار لڑکوں کو بھی سلام کرنا مستحب ہے اور اگر ایسی مجلس پر سلام کیا جسمیں مرد اور لڑکے ہیں اور اُنمیں سے لڑکے نے سلام کا جواب دیدیا تو صحیح یہ ہے کہ رد سلام کی فرضیت سبکے ذمہ سے ساقط ہو جائیگی واللہ اعلم

عن سعید بن المسیب قال قال انس قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا بنی اذا دخلت علی اھلک فسلم تکون برکۃ علیک وعلی اھل بیتک ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** السلام قبل الکلام **حدثنا** الفضل بن الصباح نا سعید بن زکریا عن عنبسۃ بن عبد الرحمٰن عن محمد بن زاذان عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللّٰہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم السلام قبل الکلام وبھٰذا الاسناد عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا تدعوا احدا الی الطعام حتی یسلم ھٰذا حدیث منکر لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ سمعت محمدا یقول عنبسۃ بن عبد الرحمٰن ضعیف فی الحدیث ذاھب ومحمد بن زاذان منکر الحدیث **باب** ماجاء فی کراھیۃ التسلیم علی الذمی **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا تبدؤا الیھود والنصاری بالسلام فاذا لقیتم احدھم فی طریق فاضطروہ الی ضیقہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت ان رھطا من الیھود دخلوا علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالوا السام علیک فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیکم فقالت عائشۃ فقلت علیکم السام واللعنۃ فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اللّٰہ یحب الرفق فی الامر کلہ قالت عائشۃ الم تسمع ما قالوا قال قد قلت علیکم وفی الباب عن ابی بصرۃ الغفاری وابن عمر وانس وابی عبد الرحمٰن الجھنی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی السلام علی مجلس فیہ المسلمون وغیرھم **حدثنا** یحیی بن موسیٰ نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن عروۃ ان اسامۃ بن زید اخبرہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مر بمجلس فیہ اخلاط من المسلمین والیھود فسلم علیھم ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی تسلیم الراکب علی الماشی **حدثنا** محمد بن المثنی وابراھیم بن یعقوب قالا نا روح بن عبادۃ عن حبیب بن الشھید عن الحسن عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

اُسنے سعید بن مسیب سے کہا اُسنے کہا انس رضؓ نے کہ مجھے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے جب تو اپنے عیال پر داخل ہو تو سلام کر تجھپر برکت ہوگی اور تیرے گھر کے لوگون پر یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **باب** سلام پہلے کلام کے ہے حدیث کی ہمسے فضل بن صباح نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن زکریا نے عنبسہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے محمد بن زاذان سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللّٰہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کے ہے۔ اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپنے کسیکو کھانے کیطرف نہ بلاؤ یہانتک کہ وہ سلام دے۔ یہ حدیث منکر ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ سنا مین نے محمد سے کہ کہتا عنبسہ بن عبد الرحمٰن حدیث مین ضعیف ہے بھولنے والا ہے۔ اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہے **باب** اس بیان مین کہ ذمی کو سلام دینا مکروہ ہے[ع] حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے یہ کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری کو پہلے سلام مت کرو سو جب تم انمین سے کسیکو راستہ مین ملو تو اسکو تنگ راستہ کیطرف مضطر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے ایک گروہ یہود کا نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر داخل ہوا پس کہا اُنھون نے السّام علیک یعنی موت ہو تجھ پر پس فرمایا نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے علیکم یعنی تمپر ہو۔ سو کہا عائشہ نے مین نے کہا علیکم السّام واللعنۃ یعنی تمپر موت ہو اور لعنت پس فرمایا نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اے عائشہ اللّٰہ تعالےٰ تمام کامون مین نرمی کو پسند کرتا ہے۔ کہا عائشہ رضؓ نے کیا آپنے نہین سُنا جو کچھ اُنھون نے کہا ہے فرمایا آپنے مین نے کہدیا ہے کہ تمپر ہی ہو۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبد الرحمٰن جہنی سے رضی اللّٰہ عنہم۔ حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے **باب** بیان مین سلام کرنے کے ایسی مجلس پر کہ اُسمین مسلمان اور غیر مسلمان ہون یعنی ہر قسم کے آدمی ہون حدیث کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے عروہ سے یہ کہ اُسامہ بن زید رضؓ نے اُسکو خبر دی ہے کہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایک مجلس مین گذرے کہ اسمین مسلمان اور یہود خلط ملط تھے سو آپنے انپر سلام دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ سوار پیادے کو سلام دے حدیث کی ہمسے محمد بن مثنیٰ اور ابراہیم بن یعقوب نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے حبیب بن شہید سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے

[ع] طیبی رحمہ نے کہا کہ ہمارے بعض اصحاب نے فرمایا کہ کفار کو پہلے سلام کرنا مکروہ ہے حرام نہین ہے لیکن یہ ضعیف ہے کیونکہ نہی تحریم کے لئے ہے اور قاضی عیاض نے ایک جماعت سے نقل کیا ہے کہ کفار کو ضرورت اور حاجت کیوجہ سے پہلے سلام کرنا جائز ہے اور علقمہ و نخعی رحمہ کا یہی قول ہے۔ واللّٰہ اعلم ۱۲ محمد مرتضیٰ عفا اللّٰہ عنہ

قال یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر وزاد ابن المثنی فی حدیثه ویسلم الصغیر علی الکبیر وفی الباب عن عبد الرحمٰن بن شبل وفضالة بن عبید وجابر هٰذا حدیث قد روی من غیر وجه عن ابی هریرة وقال ایوب السختیانی و یونس بن عبید وعلی بن زید ان الحسن لم یسمع من ابی هریرة **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله نا حیوة بن شریح اخبرنی ابو هانی الخولانی عن ابی علی الجنبی عن فضالة بن عبید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یسلم الفارس علی الماشی والماشی علی القائم والقلیل علی الکثیر هٰذا حدیث حسن صحیح وابو علی الجنبی اسمه عمرو بن مالك **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یسلم الصغیر علی الکبیر والمار علی القاعد والقلیل علی الکثیر هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** التسلیم عند القیام والقعود **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا انتهی احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا له ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الاخرة هٰذا حدیث حسن وقد روی هٰذا الحدیث عن ابن عجلان ایضا عن سعید المقبری عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** الاستیذان قبالة البیت **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن عبید الله بن ابی جعفر عن ابی عبد الرحمٰن الحبلی عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کشف سترا فادخل بصره فی البیت قبل ان یؤذن له فرای عورة اهله فقد اتی حدا لا یحل له ان یاتیه لو انه حین ادخل بصره استقبله رجل ففقا عینیه ما غیرت علیه وان مر رجل علی باب لا ستر له غیر مغلق فنظر فلا خطیئة علیه انما الخطیئة علی اهل البیت وفی الباب عن ابی هریرة وابی امامة هٰذا حدیث

کہ فرمایا آپنے سوار پیادے پر سلام دے اور چلنے والا بیٹھنے والے پر۔ اور تھوڑے بہتوں پر۔ اور ابن مثنی نے اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے کہ چھوٹا بڑے پر۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمٰن بن شبل اور فضالہ بن عبید اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث کئی وجہ سے ابی ہریرہؓ سے مروی ہے اور کہا ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے یہ کہ حسن نے ابی ہریرہؓ سے سُنا نہیں ہے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے حیوۃ بن شریح نے کہا خبر دی مجھے ابو ہانی خولانی نے ابی علی جنبی سے اُسنے فضالہ بن عبید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادہ کو سلام دے اور پیادہ کھڑے ہونے والے کو اور تھوڑے بہتوں کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے چھوٹا بڑے کو سلام دے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے بہتوں کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے باب کھڑے ہونے اور بیٹھنے کے وقت سلام کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے کسی مجلس میں پہونچے تو چاہیے کہ سلام دے۔ سو اگر وہاں اُسکے بیٹھنے کی مرضی ہو تو بیٹھے پھر اگر کھڑا ہو تو سلام کرے پس نہیں ہے پہلا زیادہ لائق پچھلے سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور نیز یہ حدیث مروی ہے ابن عجلان سے اُسنے روایت کی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ باب اذن طلب کرنا سامنے گھر کے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عبید اللہ بن ابی جعفر سے اسنے ابی عبد الرحمٰن حبلی سے اُسنے ابی ذرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پردہ اُٹھائے اور اپنی نظر اذن لینے سے پہلے کسی کے گھر میں داخل کرے اور اسکے عیال کی جائے پردہ دیکھے تو وہ ایسی حد کا مستحق ہوا کہ اسکو اُسکا مستحق ہونا حلال نہیں تھا اگر وہ شخص جبکہ اُسنے نظر داخل کی تھی اُسکے سامنے آئے اور اُس کی آنکھ پھوڑ دے تو میں اُسپر کچھ غیرت نہیں کرتا یعنی مجھے اُسکی آنکھ پھوڑ دینے پر کچھ غیرت نہیں آتی کہ اس نے یہ کام کیوں کیا بیشک وہ اُسکے مستحق تھا۔ اور اگر کوئی آدمی کسی ایسے دروازے پر گذرا کہ اُسپر پردہ نہیں نہ وہ بند کیا ہوا ہے اور اُسنے نظر ڈالی تو اُسپر کچھ گناہ نہیں بلکہ گناہ گھر والوں پر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث

؎ یعنی جیسا کہ پہلا سلام اس بات کی خبر دیتا ہے کہ تم لوگ میری مجلس میں حاضر ہونے سے میری شرارت سے سلامت ہو یعنی میں تمھارے ساتھ اپنی موجودگی کیوقت میں کوئی شرارت نہیں کرونگا ایسا ہی دوسرا سلام بھی خبر دیتا ہے اس بات کی کہ میں غیبت کیوقت بھی تمھارے ساتھ شرارت نہیں کرونگا کذا فی الطیبی ۱۲ ؎ امام نوویؒ نے فرمایا کہ اس صورت میں مستحب ہے کہ دونوں راستے میں ہوں لیکن اگر کوئی شخص بیٹھنے والوں پر گذرا تو اس گذرنے والے کو پہلے سلام کرنا چاہیئے ہر حال میں خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا خواہ وہ قلیل ہوں یا کثیر ۱۲ بندوی عفا اللہ عنہ

غریب لانعرفه مثل هٰذا الامن حدیث ابن لهیعة وابوعبد الرحمٰن الحبلی اسمه عبد الله بن یزید **باب** من اطلع فی دار قوم بغیر اذنهم **حدثنا** بندار نا عبد الوهاب الثقفی عن حمید عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان فی بیته فاطلع علیه رجل فاهوی الیه بمشقص فتاخر الرجل هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن الزهری عن سهل بن سعد الساعدی ان رجلا اطلع علی رسول الله صلی الله علیه وسلم من جحر فی حجرة النبی صلی الله علیه وسلم ومع النبی صلی الله علیه وسلم مدراة یحک بها راسه فقال النبی صلی الله علیه وسلم لو علمت انك تنظر لطعنت بها فی عینك انما جعل الاستیذان من اجل البصر وفی الباب عن ابی هریرة هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** التسلیم قبل الاستیذان **حدثنا** سفیان بن وکیع نا روح بن عبادة عن ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن ابی سفیان ان عمرو بن عبد الله بن صفوان اخبره ان کلدة بن حنبل اخبره ان صفوان بن امیة بعثه بلبن ولباء وضغابیس الی النبی صلی الله علیه وسلم والنبی صلی الله علیه وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیه ولم استاذن ولم اسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم ارجع فقل السلام علیکم ادخل وذلك بعد ما اسلم صفوان قال عمرو واخبرنی بهٰذا الحدیث امیة بن صفوان ولم یقل سمعته من کلدة هٰذا حدیث حسن غریب لانعرفه الامن حدیث ابن جریج ورواه ابوعاصم ایضا عن ابن جریج مثل هٰذا **حدثنا** سوید بن نصر انا عبد الله بن المبارك انا شعبة عن محمد بن المنکدر عن جابر قال استاذنت علی النبی صلی الله علیه وسلم فی دین کان علی ابی فقال من هٰذا فقلت انا فقال انا انا کانه کره ذلك هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** فی کراهیة طروق الرجل اهله لیلا **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان بن عیینة عن الاسود بن قیس عن نبیح العنزی عن جابر

غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر طریق ابن لہیعہ سے۔ اور ابو عبد الرحمٰن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ جسنے کسی قوم کے گھر مین بغیر اُن کے اذن کے جھانکا۔ **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین تھے سو آپ پر کسی مرد نے جھانکا پس آپ نے اُسکی طرف ایک پھل تیر کا جھکایا سو وہ مرد ہٹ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سہل بن سعد ساعدی سے یہ کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آنحضرت کے حجرے کے سوراخ سے جھانکا اور آنحضرت کے پاس لوہے کی کنگھی تھی اس سے اپنے سر مبارک کو کنگھی کر رہے تھے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مین جانتا کہ تو دیکھتا ہے تو مین ہی تیری آنکھ مین چبھو دیتا بیشک اذن مانگنا نظر کو بچانے کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ اور اسباب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اذن طلب کرنے سے پہلے سلام کرنا **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھے عمرو بن ابی سفیان نے یہ کہ عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے اُس کو خبر دی ہے کہ کلدہ بن حنبل نے اُسکو خبر دی ہے یہ کہ صفوان بن اُمیہ نے اُسکو دودھ اور ریوسی اور چھوٹے چھوٹے کھیرے دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا۔ اور آنحضرت اسوقت اعلی وادے مین تھے کہا اُسنے سو مین آپ پر داخل ہوا اور اذن نہ طلب کیا اور نہ سلام دیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ جا پھر کہہ السلام علیکم کیا مین داخل ہو جاؤن اور یہ قصہ بعد اسلام لانے صفوان کے ہوا ہے۔ کہا عمرو نے خبر دی مجھے ساتھ اس حدیث کے امیہ بن صفوان نے اور نہین کہا اُسنے سنا مین نے اسکو کلدہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن جریج سے۔ اور نیز روایت کیا اسکو ابو عاصم نے ابن جریج سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض کے بارے مین جو میرے باپ پر تھا اذن طلب کیا پس فرمایا آپنے کون ہے یہ۔ مین نے کہا مین ہون پس فرمایا آپ نے مین مین گویا آپ نے اسبات کو مکروہ جانا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ مرد کا اپنے عیال کے پاس رات کو آنا سفر سے مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے اسود بن قیس سے اُسنے نبیح عنزی سے اُسنے جابر سے

لہ یعنی کلمہ مین کا عام ہے جیساکہ تجھ پر صادق آتا ہے ایسا ہی مجھ پر صادق آتا ہے اس سے سائل کو کچھ فائدہ نہین ہوتا کہ جس سے ابہام دور ہو بلکہ لائق یہ ہے کہ اسکے جواب مین نام بتلانا چاہیے ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاھم ان یطرقوا النساء لیلا وفی الباب عن انس وابن عمر وابن عباس ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاھم ان یطرقوا النساء لیلا قال فطرق رجلان بعد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد کل واحد منہما مع امرأتہ رجلا **باب** ماجاء فی تتریب الکتاب **حدثنا** محمود بن غیلان نا شبابۃ عن حمزۃ عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیترّبہ فانہ انجح للحاجۃ ھٰذا حدیث منکر لا نعرفہ عن ابی الزبیر الا من ھٰذا الوجہ وحمزۃ ھو ابن عمرو النصیبی وھو ضعیف فی الحدیث **باب حدثنا** قتیبۃ نا عبید اللہ بن الحارث عن عنبسۃ عن محمد بن زاذان عن ام سعد عن زید بن ثابت قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی ھٰذا حدیث لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ وھو اسناد ضعیف محمد بن زاذان وعنبسۃ بن عبد الرحمٰن یضعفان **باب** فی تعلیم السریانیۃ **حدثنا** علی بن حجر نا عبد الرحمٰن بن ابی الزناد عن ابیہ عن خارجۃ بن زید بن ثابت عن ابیہ زید بن ثابت قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم لہ کلمات من کتاب یہود وقال انی واللہ ما اٰمن یہود علی کتابی قال فما مرّبی نصف شہر حتی تعلمتہ لہ قال فلما تعلمتہ کان اذا کتب الی یہود کتبت الیہم واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر ھٰذا الوجہ عن زید بن ثابت وقد رواہ الاعمش عن ثابت بن عبید عن زید بن ثابت یقول امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم السریانیۃ

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو منع کیا ہے اسبات سے کہ رات کے وقت اپنی عورتون کے پاس آوین۔ اور اسباب مین روایت ہے انس اور ابن عمر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے بواسطۂ جابر رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انکو اسبات سے کہ عورتون کے پاس رات کو جائین کہا راوی نے سو دو مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے بعد رات کو چلے آئے سو ہر ایک نے اُنمین سے اپنی عورت کے ساتھ ایک ایک مرد پایا غرض راوی کی اس سے یہ ہے کہ آنحضرت کی نافرمانی کا یہ نتیجہ نکلا۔ **باب** خط کو مٹی لگانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ نے حمزہ سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے خط لکھے تو چاہیئے کہ اُسکو مٹی لگائے اسلیئے کہ یہ حاجت کو خوب[۱] پورا کرنے والی ہے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ نہین پہچانتے ہم اس کو ابی الزبیر سے مگر اسی طریق سے۔ اور حمزہ وہ ابن عمرو نصیبی ہے اور حدیث مین وہ ضعیف ہے۔ **باب حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن حارث نے عنبسہ سے اُسنے محمد بن زاذان سے اُسنے ام سعد سے اُس نے زید بن ثابت سے کہا اُسنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اس حالت مین کہ آپکے آگے کاتب بیٹھا تھا پس سُنا مین نے آپ سے کہ فرماتے قلم کو اپنے کان پر رکھدے اسلیئے کہ یہ منشی کو یاد دلاتی ہے۔ اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے۔ اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ محمد بن زاذان اور عنبسہ بن عبد الرحمٰن دونون ضعیف ہین **باب** سُریانی زبان کے سیکھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمٰن بن ابی زناد نے اپنے باپ سے اُسنے خارجہ بن زید بن ثابت سے اُسنے اپنے باپ زید بن ثابت سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے واسطے یہود کی کتاب سے چند کلمے سیکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی مین یہود کو اپنی کتاب پر امین[۲] نہین جانتا کہا زید بن ثابت نے ابھی مجھے نصف مہینہ نہین گذرا تھا کہ مین نے اُسکو سیکھ لیا کہا اُسنے سو جب مین نے اُسکو سیکھ لیا تو جب آنحضرت یہود کی طرف خط لکھتے تھے تو مین اُنکی طرف لکھتا تھا اور جب وہ آپکی طرف لکھتے تو مین ہی انکا خط آپ کو پڑھ کر سُناتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے زید بن ثابت سے مروی ہے۔ اور روایت کیا اسکو اعمش نے ثابت بن عبید سے اُسنے زید بن ثابت سے کہ کہتا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔

[۱] مٹی لگانے کا یہ فائدہ ہے کہ جو کوئی حرف خشک نہین ہوتا وہ بسبب مٹی کے خشک ہوجاتا ہے پھر مٹتا نہین جب نہ مٹا تو مطلب بھی پورا سمجھ مین آجائیگا بخلاف اسکے کہ اگر حرف مٹگئے تو مطلب مین خلل واقع ہوگا یا آپنے مٹی پر ڈالنے کو اسواسطے فرمایا کہ اسصورت مین تواضع ہے یعنی پروردگار پر بھروسہ کرکے مٹی پر ڈالدے کہ یا اللہ اسکو مقصود کیطرف پہونچادے ۱۲

[۲] یعنی مجھے خوف رہتا ہے کہ اگر مجھے کوئی حاجت کسی کی طرف خط لکھوانے کی ہو تو جو کچھ مین لکھواؤن وہ نہ لکھین یا زیادہ کردین یا کم یا جو کسی کا میری طرف خط آوے تو وہ مجھکو ٹھیک طور سے نہ سنائین اسواسطے زید بن ثابت کو حکم دیا کہ وہ سُریانی زبان سیکھے اس سے معلوم ہوا کہ جس کسی زبان کی طرف ضرورت ہو بلا کھٹکا سیکھنا چاہیئے خواہ کسی کی زبان ہو کفار کی ہو یا اور کسی کی ۱۲

باب فی مکاتبة المشرکین **حدثنا** یوسف بن حماد البصری نا عبد الاعلیٰ عن سعید عن قتادة عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب قبل موته الیٰ کسریٰ والیٰ قیصر والی النجاشی والیٰ کل جبار یدعوهم الی الله ولیس بالنجاشی الذی صلی علیه هٰذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** کیف یکتب الی اهل الشرک **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارک نا یونس عن الزهری قال اخبرنی عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس انه اخبره ان اباسفیان بن حرب اخبره ان هرقل رسل لیه فی نفر من قریش وکانوا تجارا بالشام فاتوه فذکر الحدیث قال ثم دعا بکتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقرأ فاذا فیه بسم الله الرحمٰن الرحیم من محمد عبد الله ورسوله الی هرقل عظیم الروم السلام علیٰ من اتبع الهدیٰ امابعد هٰذا حدیث حسن صحیح وابوسفیان اسمه صخر بن حرب **باب** ماجاء فی ختم الکتاب **حدثنا** اسحاق بن منصور اخبرنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة عن انس بن مالک قال لما اراد نبی الله صلی الله علیه وسلم ان یکتب الی العجم قیل له ان العجم لا یقبلون الا کتابا علیه خاتم فاصطنع خاتما قال فکانی انظر الیٰ بیاضه فی کفه هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** کیف السلام **حدثنا** سوید نا عبد الله بن المبارک انا سلیمان بن المغیرة نا ثابت البنانی نا ابن ابی لیلیٰ عن المقداد بن الاسود قال قبلت انا وصاحبان لی قد ذهبت اسماعنا وابصارنا من الجهد فجعلنا نعرض انفسنا علیٰ صحاب النبی صلی الله علیه وسلم فلیس احد یقبلنا فاتینا النبی صلی الله علیه وسلم فاتی بنا اهله فاذا ثلاثة احنز فقال النبی صلی الله علیه وسلم احتلبوا هٰذا اللبن وکنا نحتلبه فیشرب کل انسان نصیبه ویرفع لرسول الله صلی الله علیه وسلم نصیبه فیجیئ رسول الله صلی الله علیه وسلم من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ النائم ویسمع الیقظان ثم یاتی المسجد فیصلی ثم یاتی شرابه فیشربه

باب مشرکونکی طرف خط لکھنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے یوسف بن حماد بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلیٰ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت ہونے سے پہلے کسریٰ اور قیصرؑ اور نجاشی اور ہر ایک سرکش کیطرف خط لکھا آپنے اُنکو اللہ کیطرف بلایا۔ اور یہ نجاشی وہ نہین کہ جسپر آپنے نماز جنازہ پڑھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باب مشرکون کیطرف کسطرح لکھا جائے۔ حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن المبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یونس نے زہری سے کہا خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن عباسؓ سے یہ کہ خبر دی ہی اُسنے اُسکو یہ کہ اباسفیان بن حرب نے اُسکو خبر دی ہی کہ ہرقل بادشاہ روم نے اُسکی طرف قریش کے لوگونمین آدمی بھیجا اور وہ شام مین تاجر تھے سو وہ اُسکے پاس آئے پھر اُسنے حدیث ذکر کی کہا اُسنے پھر اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور وہ اُسپر پڑھا گیا تو اُس مین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ خط ہی محمد (صاحب) سے جو اللہ کا بندہ اور رسولؐ اُسکا ہی طرف ہرقل کے جو روم کا سردار ہی سلامتی ہو اُسپر جو تابعداری کرلے ہدایت کی پیچھے حمد کے واضح ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔ باب خط پر مُہر لگانے کے بیان مین حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہون کیطرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپسے کہا گیا کہ عجمی لوگ نہین قبول کرتے مگر اُس خط کو کہ جسپر مہر لگی ہو پس آپنے مہر بنوائی کہا راوی نے گویا مین اب اُسکی سفیدی کیطرف آپکے ہاتھ مین دیکھ رہا ہون۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ باب سلام کسطرح ہے حدیث کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو سلیمان بن مغیرہ نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بنانی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی لیلی نے مقداد بن اسود سے کہا اُسنے مین اور دو میرے صاحب (مدینہ مین) آئے اُس حالت مین کہ ہمارے کان اور آنکھین بھوک کی تکلیف سے جاتی رہی تھین پس ہم اپنی جانین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون پر پیش کرتے تھے یعنی ہم اُنکو کہتے تھے کہ ہمکو کھانا دو سو کوئی ہمکو قبول نہین کرتا تھا پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو آپ ہمکو اپنے گھر مین لائے دیکھا تو وہان تین بکریاں موجود ہین پس فرمایا آپنے انکا دودھ دوہو۔ اور ہم انکا دودھ دوہتے تھے اور ہر ایک آدمی اپنا حصّہ پی لیتا تھا اور آنحضرت کے واسطے انکا حصّہ رکھ چھوڑتا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راتکو آتے اور ایسی طرح سے سلام دیتے کہ سونے والا نہ جاگتا اور جاگنے والا سُن لیتا پھر مسجد مین آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے لیے آتے اور اسکو پیتے

سلہ یہ حدیث بہت لمبی ہی بخاری کے ابتدا مین ہی چند لوگ قریش کے ملک شام مین تجارت کو گئے تھے اُنمین سردار ابوسفیان تھا اُسی اثنا مین آنحضرت نے ہرقل کیطرف خط لکھا تھا ہرقل نے حکم دیا کہ اگر کوئی عرب کا آدمی آیا ہو تو اُسکو حاضر کرو لوگون نے ابوسفیان کو مع اُسکے رفیقون کے بادشاہ کے پاس حاضر کیا اُسوقت بادشاہ نے بہت سی

ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیة التسلیم علیٰ من یبول **حدثنا** بندار ونصر بن علی قالا نا ابو احمد الزبیری عن سفیان عن الضحاك بن عثمٰن عن نافع عن ابن عمران رجلا سلم علی النبی صلی اللہ علیه وسلم وھو یبول فلم یرد علیه النبی صلی اللہ علیه وسلم السلام **حدثنا** محمد بن یحییٰ النیسابوری نا محمد بن یوسف عن سفیان عن الضحاك بن عثمٰن بھٰذا الاسناد نحوہٗ وفی الباب عن علقمة بن الفغواء وجابر والبراء ومهاجر بن قنفذ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیة ان یقول علیك السلام مبتدیا **حدثنا** سوید نا عبد اللہ نا خالد الحذاء عن ابی تمیمة الهجیمی عن رجل من قومه قال طلبت النبی صلی اللہ علیه وسلم فلم اقدر علیه فجلست فاذا نفر ھو فیهم ولا اعرفه وھو یصلح بینهم فلما فرغ قام معه بعضهم فقالوا یا رسول اللہ فلما رأیت ذلك قلت علیك السلام یا رسول اللہ علیك السلام یا رسول اللہ علیك السلام یا رسول اللہ قال ان علیك السلام تحیة المیت ثم اقبل علی فقال اذا لقی الرجل اخاہ المسلم فلیقل السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته ثم رد علی النبی صلی اللہ علیه وسلم قال وعلیك ورحمة اللہ وعلیك ورحمة اللہ وعلیك ورحمة اللہ وقد روی ھٰذا الحدیث ابو غفار عن ابی تمیمة الهجیمی عن ابی جری جابر بن سلیم الهجیمی قال اتیت النبی صلی اللہ علیه وسلم فذکر الحدیث وابو تمیمة اسمه طریف بن مجالد **حدثنا** بذلك الحسن بن علی نا ابو اسامة عن ابی غفار المثنی بن سعید الطائی عن ابی تمیمة الهجیمی عن جابر بن سلیم قال اتیت النبی صلی اللہ علیه وسلم فقلت علیك السلام قال لا تقل علیك السلام ولکن قل السلام علیکم وذکر قصة طویلة ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا عبد اللہ بن المثنی نا ثمامة بن عبد اللہ عن انس بن مالك ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان اذا سلم سلم ثلاثا واذا تکلم بکلمة اعادھا ثلاثا

یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ جو کوئی پیشاب کرتا ہو اُسپر سلام دینا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے بندار اور نصر بن علی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے سفیان سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلعم پر سلام دیا اس حالتمین کہ آپ پیشاب کر رہے تھے پس آپنے اُسکو سلام کا جواب نہ دیا[ع] حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے سفیان سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے اور اس بابمین روایت ہے علقمہ بن فغوا اور جابر اور برا اور مہاجر بن قنفذ سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیانمین کہ پہلے علیک السلام کہنا مکروہ ہے - حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذا نے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے اپنی قوم کے ایک مرد سے کہا اُسنے مین نے نبی صلعم کو ڈھونڈا سو مین آپ پر قادر نہ ہوا یعنی مجھے نہ ملے پس مین بیٹھ گیا دیکھا تو چند لوگ ہین انمین آپ بھی ہین اور مین آپکو پہچانتا نہ تھا اور آپ اُن لوگونمین صلح کرا رہے تھے پس جب آپ فارغ ہوے تو آپکے ساتھ بعض لوگ عین سے کھڑے ہوئے پس کہا انھون نے یا رسول اللہ سو جب مین نے یہ بات دیکھی تو مین نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ تین بار یعنی جب اُنھون نے یا رسول اللہ کہا تو مین آپکو پہچان گیا اور تین بار علیک السلام یا رسول اللہ کہا فرمایا آپنے علیک السلام یہ تحفہ میت[۱] کا ہے پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بھائی مسلمان سے ملے تو چاہیے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر نبی صلعم نے مجھے سلام کا جواب دیا فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار فرمایا - اور اس حدیث کو روایت کیا ہے ابو غفار نے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے ابی جری یعنی جابر بن سلیم ہجیمی سے کہا اُسنے مین نبی صلعم کے پاس آیا پس اُسنے حدیث کو ذکر کیا - اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے - حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ابی غفار یعنی مثنی بن سعید طائی سے اُسنے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے جابر بن سلیم سے کہا اُسنے مین نبی صلعم کے پاس آیا اور مین نے کہا علیک السلام فرمایا آپنے علیک السلام مت کہہ لیکن کہہ السلام علیکم - اور اُسنے لمبا قصہ ذکر کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ثمامہ بن عبد اللہ نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلعم جب[۲] سلام دیتے تو تین بار دیتے اور جب کلام کرتے تو تین بار اعادہ کرتے

[۱] یعنی علیک السلام کہنا مردونمین عادت تھی اسلئے کہ زندہ آدمی سے تو جواب کی اُمید ہوتی ہے بخلاف مردہ کے اسلئے وہ پہلے ہی علیک السلام کہدیتے تھے آنحضرت نے فرمایا کہ اسطور سے سلام دینا نہین چاہیے بلکہ السلام علیکم کہنا چاہیے اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ اب میت کو اسطرح سے سلام دینا چاہیے کیونکہ سنت اسکے برخلاف قائم ہو گئی ہے سنت مین اسطرح وارد ہے سلام علیکم دار قوم مؤمنین الخ [۲] پہلا سلام اذن کا دوسرا ملاقات کا تیسرا رخصت کا اور جب کلام کرتے یعنی جب وعظ کرتے تو تین تین بار ایک ایک مضمون بیان کرتے جاتے تاکہ لوگونکی سمجھ مین بخوبی سمجھا جائے ۱۲ ع [ع] اس سے معلوم ہوا کہ مصلی اور قاری اور پیشاب پاخانہ کرنیوالے اور فقہ، حدیث وغیرہ پڑھانیوالے کو سلام نہ کرے اور اگر ان کو کسی نے سلام کیا تو سلام کا جواب انپر واجب نہین ہے انکے علاوہ اور چند وقتونمین بھی نہ سلام کرنا چاہیے

هٰذا حديث حسن غريب صحيح **باب حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك عن اسحٰق بن عبد الله بن ابی طلحة عن ابی مرة عن ابی واقد الليثی ان رسول الله صلی الله عليه وسلم بينما هو جالس فی المسجد والناس معه اذ اقبل ثلاثة نفر فاقبل اثنان الی رسول الله صلی الله عليه وسلم وذهب واحد فلما وقفا علی رسول الله صلی الله عليه وسلم سلما فاما احدهما فرأی فرجة فی الحلقة فجلس فيها واما الاٰخر فجلس خلفهم واما الاٰخر فادبر ذاهبا فلما فرغ رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الا اخبركم عن النفر الثلاثة اما احدهم فاوی الی الله فاواه الله واما الاٰخر فاستحيی فاستحيی الله منه واما الاٰخر فاعرض فاعرض الله عنه هٰذا حديث حسن صحيح وابو واقد الليثی اسمه الحارث بن عوف وابو مرة مولی ام هانی بنت ابی طالب واسمه يزيد ويقال مولی عقيل بن ابی طالب **حدثنا** علی بن حجر نا شريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كنا اذا اتينا النبی صلی الله عليه وسلم جلس احدنا حيث ينتهی هٰذا حديث حسن غريب وقد رواه زهير بن معوية عن سماك **باب** ماجاء ما علی الجالس فی الطريق **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد عن شعبة عن ابی اسحٰق عن البراء ولم يسمعه منه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم مر بناس من الانصار وهم جلوس فی الطريق فقال ان كنتم لابد فاعلين فردوا السلام واعينوا المظلوم واهدوا السبيل وفی الباب عن ابی هريرة وابی شريح الخزاعی وهٰذا حديث حسن **باب** ماجاء فی المصافحة **حدثنا** سويد نا عبد الله نا حنظلة بن عبيد الله عن انس بن مالك قال قال رجل يا رسول الله الرجل منا يلقی اخاه او صديقه اينحنی له قال لا قال افيلتزمه ويقبله قال لا قال فيأخذ بيده ويصافحه قال نعم هٰذا حديث حسن **حدثنا** سويد نا عبد الله نا همام عن قتادة قال قلت لانس بن مالك هل كانت المصافحة فی اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم قال نعم هٰذا حديث حسن صحيح

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے ابی مرہ سے اُسنے ابی واقد لیثی سے یہ کہ رسول اللہ صلعم اُسوقت مین کہ مسجد مین بیٹھے تھے اور اور لوگ بھی آپکے ساتھ تھے ناگاہ تین آدمی آئے سو دو رسول اللہ صلعم کی طرف چلے آئے اور ایک چلا گیا پھر جب وہ دونون آنحضرت کے پاس کھڑے ہوئے تو اُنھون نے سلام دیا پھر ایک نے تو اُن دونون مین سے حلقے مین کشادگی دیکھی تو وہ اُس مین بیٹھ گیا اور دوسرا اُنکے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا پیٹھ دیکر چلا گیا سو جب رسول اللہ صلعم (وعظ) سے فارغ ہوئے تو فرمایا آپنے خبردار مین تمکو ان تینون آدمیون کی خبر دیتا ہون۔ ایک نے تو اُنمین سے اللہ کیطرف جگہ لی تو اللہ تعالے نے اسکو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی پس اللہ تعالے نے بھی اُس سے شرم کی۔ اور تیسرےؔ نے مُنھ موڑا پس اللہ تعالے نے بھی اُس سے اعراض کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولے ام ہانی بنت ابی طالب کا ہے اور نام اُسکا یزید ہے اور کہا گیا ہے مولی عقیل بن ابیطالب کا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہؓ سے کہا اُسنے جب ہم نبی صلعم کے پاس آتے تھے تو بیٹھتا ہم مین سے جہان کہین کہ وہ پہونچتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو زہیر بن معاویہ نے سماک سے۔
باب اس بیان مین کہ راستہ مین بیٹھنے والے پر کیا حق ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے اُس نے ابی اسحاق سے اُس نے براءؓ سے اور اُس نے اُس سے اُس کو سُنا نہین یہ کہ رسول اللہ صلعم انصاری لوگون کے پاس گذرے اس حالت مین کہ وہ راستہ مین بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا آپنے اگر تمھین ضرور ہی راستہ مین بیٹھنا ہے تو سلام کا جواب دو اور مظلوم کی مدد کرو اور بھولے ہوئے کو راستہ بتلاؤ۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی شریح خزاعی سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** مصافحہ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے حنظلہ بن عبید اللہ نے انس بن مالک سے کہا اُسنے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کوئی مرد ہم مین سے اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے کیا اُسکے واسطے (تعظیماً) کھڑا ہو جائے فرمایا آپ نے کہ نہین کہا اُس مرد نے کیا گلے مین ملے اور بوسہ لے فرمایا آپنے کہ نہین کہا اُس مرد نے اُسکا ہاتھ پکڑے اور اُس سے مصافحہ کرے فرمایا آپنے کہ ہان۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے کہا اُسنے مین نے انس بن مالکؓ سے کہا کیا مصافحہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب مین تھا کہا اُسنے ہان۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ع یعنی اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اعراض کیا پس اللہ تعالی کے غصہ اور غضب کا مستحق ہوا۔ اور ممکن ہے کہ یہ تیسرا شخص منافق رہا ہو۔ واللہ اعلم ۱۲ مصحح

حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا یحیی بن سلیم الطائفی عن سفیان عن منصور عن خیثمة عن رجل عن ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من تمام التحية الاخذ باليد وهذا حديث غريب ولا نعرفه الا من حديث يحيى بن سليم عن سفيان وسالت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فلم يعده محفوظا وقال انما اراد عندی حديث سفيان عن منصور عن خيثمة عمن سمع ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا سمر الا لمصل ومسافر قال محمد وانما يروى عن منصور عن ابی اسحٰق عن عبد الرحمٰن بن يزيد او غيره قال من تمام التحية الاخذ باليد **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله نا یحیی بن ایوب عن عبيد الله بن زحر عن علی بن يزيد عن القاسم ابی عبد الرحمٰن عن ابی امامة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من تمام عيادة المريض ان يضع احدكم يده علی جبهته او قال علی يده فيساله كيف هو وتمام تحيتكم بينكم المصافحة هذا اسناد ليس بالقوی قال محمد عبيد الله بن زحر ثقة وعلی بن يزيد ضعيف والقاسم هو ابن عبد الرحمٰن ويكنی ابا عبد الرحمٰن وهو ثقة وهو مولی عبد الرحمٰن بن خالد بن يزيد بن معوية والقاسم شامی **حدثنا** سفيان بن وكيع واسحٰق بن منصور قالا نا عبد الله بن نمير عن الاجلح عن ابی اسحٰق عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان الا غفر لهما قبل ان يتفرقا وهذا حديث حسن غريب من حديث ابی اسحٰق عن البراء ويروی هذا الحديث من غير وجه عن البراء **باب** ماجاء فی المعانقة والقبلة **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا ابراهيم بن یحیی بن محمد بن عباد المدينی ثنی ابی یحیی بن محمد عن محمد بن اسحٰق عن محمد بن مسلم الزهری عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت قدم زيد بن حارثة المدينة ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی بيتی فاتاه فقرع الباب فقام اليه رسول الله صلی الله علیه وسلم عريانا يجر ثوبه والله ما رايته عريانا قبله ولا بعده فاعتنقه وقبله

حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سلیم طائفی نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے خیثمہ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے ابن مسعودؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے تمام تحفہ[1] سے ہی پکڑنا ساتھ ہاتھ کے۔ اور یہ حدیث غریب ہے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحیی بن سلیم سے جو راوی ہی سفیان سے۔ اور مین نے محمد بن اسمعیل سے اس حدیث کی بابت سوال کیا سو اُسنے اسکو محفوظ نہ شمار کیا اور کہا میرے نزدیک حدیث سفیان کی جو مروی ہی منصور سے اُسنے روایت کی خیثمہ سے اُسنے اُس شخص سے کہ جسنے ابن مسعود سے سُنا ہی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہین درست رات کی باتین کرنی[2] مگر واسطے نمازی کے یا مسافر کے۔ کہا محمد نے بیشک مروی ہی منصور سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمٰن بن یزید سے یا کسی اور سے کہا اُسنے تمام تحفہ سے ہی پکڑنا ساتھ ہاتھ کے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم ابی عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی امامہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام عیادت مریض سے یہ ہی کہ عیادت کرنیوالا ہاتھ اپنا اُسکی پیشانی پر رکھے یا فرمایا آپنے اُسکے ہاتھ پر۔ اور اُس سے اُسکی کیفیت پوچھے اور پورا تحفہ درمیان تمھارے مصافحہ ہی۔ یہ اسناد قوی نہین کہا محمد نے عبید اللہ بن زحر ثقہ ہی۔ اور علی بن یزید ضعیف ہی اور قاسم وہ عبد الرحمٰن کا بیٹا ہی اور کنیت اُسکی ابا عبد الرحمٰن ہی اور وہ ثقہ ہی۔ اور وہ مولی عبد الرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا ہی اور قاسم شامی ہی **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع اور اسحاق بن منصور نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے اجلح سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو مسلمان آپسمین ملین اور مصافحہ کرین تو اللہ تعالی اُن دونون کو بخش دیتا ہی پہلے اس سے کہ وہ جدا ہون۔ یہ حدیث حسن غریب ہی طریق ابی اسحاق سے جو راوی ہے براء سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے براء سے مروی ہی۔

باب معانقہ اور بوسہ کے بیانمین **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یحیی بن محمد بن عباد مدینی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ یحیی بن محمد نے محمد بن اسحاق سے اُسنے محمد بن مسلم زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے زید بن حارثہ مدینہ مین آیا اس حالت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین تھے سو وہ آپکے پاس آیا اور اُسنے دروازے پر دستک دی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ننگے ہی کپڑا کھینچتے ہوئے اُسکی طرف کھڑے ہوئے قسم ہی اللہ کی مین نے آپکو پہلے اس سے اور پیچھے اسکے کبھی ننگا نہین دیکھا سو آپنے اُس سے معانقہ کیا اور اُسکا بوسہ لیا

[1] یعنی ہاتھ سے ہاتھ پکڑ لینا دوست یا بھائی کے تحفہ کے واسطے یہی کافی اور وافی ہی زیادہ اس سے بڑھنے کی یعنی معانقہ وغیرہ کرنے کی ضرورت نہین اس سے آگے تجاوز کرنا تکلفات مین پڑنا ہی طیبی نے کہا ہی یہ فرمانا آپکا میانہ روی کیواسطے ہی یہ غرض نہین کہ مصافحہ سے کم یا زیادہ کرنا ممنوع ہی امام محی السنة نے کہا ہی کہ پیٹھ کا ٹیڑھا کرنا ممنوع ہی اسلئے کہ حدیث صحیح مین اسکی ممانعت وارد ہوئی ہی اور بعض اہل علم جو یہ کام کرتے ہین اُنکے فعل کا کوئی اعتبار نہین ۱۲ [2] یعنی جو کوئی رات کو نماز کے لئے کھڑا ہو تو جائز ہی کہ وہ بعض اوقات کسی ضرورت کے واسطے کوئی ب

[illegible] ۱۲

هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث الزهري الا من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فی قبلة اليد والرجل **حدثنا** ابوكريب نا عبدالله بن ادريس وابواسامة عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبدالله بن سلمة عن صفوان بن عسال قال قال يهودی لصاحبه اذهب بنا الى هٰذا النبی فقال صاحبه لا تقل نبی انه لو سمعك كان له اربعة اعين فاتيا رسول الله صلی الله عليه وسلم فسألاه عن تسع آيات بينات فقال لهم لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرفوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق ولا تمشوا ببرئ الى ذی سلطان ليقتله ولا تسحروا ولا تاكلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا الفرار يوم الزحف وعليكم خاصة اليهود الا تعتدوا فی السبت قال فقبلوا يديه ورجليه وقالوا نشهد انك نبی قال فما يمنعكم ان تتبعونی قال قالوا ان داؤد دعا ربه ان لا يزال من ذريته نبی وانا نخاف ان تبعناك تقتلنا اليهود وفی الباب عن يزيد بن الاسود وابن عمر وكعب بن مالك وهٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی مرحبا **حدثنا** اسحٰق بن موسى الانصاری نا معن نا مالك عن ابی النضر ان ابا مرة مولى ام هانئ بنت ابی طالب اخبره انه سمع ام هانئ تقول ذهبت الى رسول الله صلی الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره بثوب قالت فسلمت فقال من هٰذه قلت انا ام هانی قال مرحبا بام هانی فذكر قصة فی الحديث وهٰذا حديث صحيح **حدثنا** عبد بن حميد وغير واحد قالوا

یہ حدیث حسن غریب ہے اور نہین پہچانتے ہم اسکو طریق زہری سے مگر اسی وجہ سے **باب** ہاتھ اور پانون کے چومنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ادریس اور ابواسامہ نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبداللہ بن سلمہ سے اُسنے صفوان بن عسال رضؓ سے کہا اُسنے کہ کہا ایک یہودی نے اپنے صاحب سے ہم کو اُس نبی کے پاس لے چل پس اُسنے اپنے دوست سے کہا نبی نہ کہ اگر وہ تجھ سے سُن لے گا تو اُس کی چار آنکھین[ع] ہوجائینگے سو وہ دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور اُنھون نے آپ سے نو نشانیون ظاہرہ[۱] سے سوال کیا پس فرمایا آپ نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بناؤ اور نہ اسراف کرو اور نہ زنا کرو اور نہ قتل کرو اُس جان کو کہ جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر ساتھ حق کے یعنی بلا حکم شرعی کسی کو قتل نہ کرو اور نہ لیجاؤ اُس شخص کو جو بری ہو گناہ سے طرف حاکم کے کہ اُس کو وہ قتل کرے اور نہ جادو کرو۔ اور سود نہ کھاؤ۔ اور پاک عورت کو تہمت مت لگاؤ اور جنگ کے دن پیٹھ مت پھیرو۔ اور خاص تم پر یہ حکم بھی ہے کہ شنبہ کے دن زیادتی نہ کرو۔ کہا راوی نے پس اُنھون نے آن حضرت کے ہاتھ اور پانون چومے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک آپ نبی ہو۔ فرمایا آپ نے پھر کیا چیز تمکو میری تابعداری کرنے سے منع کرتی ہے کہا راوی نے سو کہا اُنھون نے داؤد علیہ السلام[۲] نے اپنے رب سے دعا مانگی ہے کہ نبوت میری اُمت مین ہمیشہ رہے۔ اور ہم خوف کرتے ہین کہ اگر ہم آپ کی تابعداری کرلین تو ہم کو یہود قتل کرین۔ اور اس باب مین روایت ہے یزید بن اسود اور ابن عمر اور کعب بن مالک سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** مرحبا کہنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی النضر سے یہ کہ ابا مرہ مولیٰ ام ہانی بنت ابی طالب نے اُسکو خبر دی ہے یہ کہ سُنا اُسنے اُم ہانی رضؓ سے کہ کہتی مین فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی پس مین نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور فاطمہ کپڑے سے آپ کو پردہ کر رہی تھی کہا ام ہانی نے سو مین نے آپ کو سلام دیا پس فرمایا آپنے یہ کون ہے مین نے کہا مین ام ہانی ہون فرمایا آپنے مرحبا ساتھ ام ہانی کے۔ پس اُس نے حدیث مین قصہ ذکر کیا۔ اور یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے

[۱] ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ نو نشانیان یعنی نو معجزے جو موسیٰ علیہ السلام کو ملے تھے جنکا ذکر قرآن مجید مین موجود ہے اُنکی بابت اُنھون نے سوال کیا تھا پس اس صورت مین آگے کا کلام پیچھے سے متعلق نہین ہے بلکہ نیا حکم ہے بعد اُس جواب کے ذکر کیا گیا اور چونکہ وہ نو معجزے ظاہر تھے اسلئے راوی نے اُنکو ذکر نہین کیا اور جو کچھ آنحضرت نے علاوہ ان معجزات کے بیان فرمایا تھا راوی نے انھین کو ذکر کیا۔ اور ممکن ہے کہ اُن آیات سے یہی احکام مراد ہون جو کہ تمام ملتون مین برابر ہین اسی واسطے آنحضرت نے پہلے وہ احکام بیان فرمائے جو کہ تمام ملتون مین مستعمل تھے بعد اُسکے دسوان حکم جو کہ خاص یہود سے متعلق تھا بیان فرمایا ۱۲ [۲] آنحضرت نے جبکہ اُنکو جواب ایسے شافی وکافی دیے کہ جنسے اُنکی تسلی ہوگئی تب اُنھون نے اقرار کیا کہ بیشک آپ اللہ کے نبی ہو پھر آپنے اُنسے سوال کیا کہ جب تمکو یقین میری نبوت کا ہوگیا ہے تو پھر تم کیون میری اطاعت نہین کرتے اُنھون نے جواب دیا ایک اس سبب سے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ نبوت میری اولاد مین ہمیشہ رہے اور آپ حضرت داؤد کی اولاد سے نہین ہین یہ اُنکا حضرت داؤد علیہ السلام پر بہتان تھا۔ دوسرا عذر یہ بیان کیا کہ ہمکو خوف ہے کہ اگر ہم آپکی تابعداری کرین تو ہمکو یہود قتل کرین ۱۲

[ع] یعنی جب وہ یہ لفظ تجھ سے سُن لیگا تو یہ جانکر کہ دشمن بھی مجھے نبی کہتے ہین تو اُسکو دو چندان خوشی ہوجائیگی ۱۲

نا موسیٰ بن مسعود عن سفیان عن ابی اسحٰق عن مصعب بن سعد عن عکرمة ابن ابی جهل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم جئته مرحبا بالراکب المهاجر وفی الباب عن بریدة وابن عباس وابی جحیفة وهٰذا حدیث لیس اسناده بصحیح لانعرفه مثل هٰذا الا من حدیث موسیٰ بن مسعود عن سفیان وموسیٰ بن مسعود ضعیف فی الحدیث وروی عبد الرحمٰن بن مهدی عن سفیان عن ابی اسحٰق مرسلا ولم یذکر فیه عن مصعب بن سعد وهٰذا اصح وسمعت محمد بن بشار یقول موسیٰ بن مسعود ضعیف فی الحدیث قال محمد بن بشار وکتبت کثیرا عن موسیٰ بن مسعود ثم ترکته **باب** ماجاء فی تشمیت العاطس **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للمسلم علی المسلم ست بالمعروف یسلم علیه اذا لقیه ویجیبه اذا دعاه ویشمته اذا عطس ویعوده اذا مرض ویتبع جنازته اذا مات ویحب له ما یحب لنفسه وفی الباب عن ابی هریرة وابی ایوب والبراء وابی مسعود وهٰذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجه عن النبی صلی الله علیه وسلم وقد تکلم بعضهم فی الحارث الاعور **حدثنا** قتیبة بن سعید نا محمد بن موسی المخزومی المدینی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للمؤمن علی المؤمن ست خصال یعوده اذا مرض ویشهده اذا مات ویجیبه اذا دعاه ویسلم علیه اذا لقیه ویشمته اذا عطس وینصح له اذا غاب او شهد هٰذا حدیث صحیح ومحمد بن موسی المخزومی مدینی ثقة روی عنه عبد العزیز بن محمد وابن ابی فدیک **باب** مایقول العاطس اذا عطس **حدثنا**

حدیث کی ہمسے موسیٰ بن مسعود نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے مصعب بن سعد سے اُسنے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسدن کہ مین آپ کے پاس آیا مرحبا ساتھ سوار مہاجر کے۔ اور اس باب مین روایت ہو بریدہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی جحیفہؓ سے اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہین۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر طریق موسیٰ بن مسعود سے جو راوی ہے سفیان سے۔ اور موسیٰ بن مسعود حدیث مین ضعیف ہو۔ اور روایت کیا ہو عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے مرسل۔ اور اُسنے اسمین مصعب بن سعد کا ذکر نہین کیا۔ اور یہ بہت صحیح ہو۔ اور سُنا مین نے محمد بن بشار سے کہ کہتا موسیٰ بن مسعود حدیث مین ضعیف ہو۔ کہا محمد بن بشار نے اور مین نے بہت حدیثین موسیٰ بن مسعود سے لکھی تھین پھر مین نے اُسکو ترک کر دیا۔ **باب** چھینک مارنے والے کے جواب کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسلمان کے مسلمان پر نیکی کے چھ حق ہین سلام دے اُسکو جب اُسکو ملے۔ اور قبول کرے دعوت اُسکی کو جبکہ اُسکو دعوت کی طرف بلائے۔ اور یرحمک اللہ کہے[1] جب وہ چھینک مارے اور عیادت کرے اُسکی جب وہ بیمار ہو۔ اور اُسکے جنازے کے پیچھے لگے جبکہ وہ مرے۔ اور دوست رکھے واسطے اُسکے جو چیز دوست رکھتا ہو واسطے جان اپنی کے اور اس باب مین روایت ہو ابی ہریرہ اور ابی ایوب اور براء اور ابی مسعود سے رضی اللہ عنہم۔ اور یہ حدیث حسن ہو یہ کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور بعض لوگون نے حارث اعور کے حق مین کلام کیا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے مومن پر چھ حق ہین عیادت کرے اُسکی جبکہ وہ بیمار ہو اور اُسکے جنازے پر حاضر ہو جبکہ وہ مرے اور اُسکی دعوت قبول کرے جبکہ وہ دعوت کرے اور سلام دے اُسکو جبکہ اُس سے ملاقات کرے اور یرحمک اللہ کہے جبکہ وہ چھینک لے اور خیر خواہی کرے جبکہ وہ غائب ہو یا حاضر۔ یہ حدیث صحیح ہو۔ اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ثقہ ہے روایت کی ہو اس سے عبد العزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے **باب** چھینک لینے والا کیا کہے جبکہ وہ چھینک لے۔ **حدیث** کی ہمسے

[1] اس مسئلہ مین اختلاف ہو صحیح مذہب حنفیہ کا یہ ہو کہ جواب دینا واجب کفایہ ہو اور ایک روایت مین ہو کہ مستحب ہو اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہو کہ ظاہر صحیح حدیثین اسی پر دال ہین کہ ہر ایک پر جواب دینا فرض ہو۔ اور کہا اُسنے یہی مذہب ہو اکابر علماء کا اور مذہب شافعیون کا یہ ہو کہ سُنت کفایہ ہو لیکن افضل یہ ہو کہ تمام لوگ جواب دین اور مالکیون سے اس مین دو روایات ہین اور لوگونکا اتفاق ہو اس امر پر وجوب اسکا یا سنیت اسکی اُسی حالت مین ہو کہ جب حمد چھینک مارنے والے کی سُنی جائے اگر وہ حمد نہ کہے تو جواب کا مستحق نہین ہوگا یا کہے مگر آہستہ تب بھی مستحق نہین ہوگا اسی واسطے مستحب ہو کہ پکار کر الحمد للہ کہے ۱۲ کذا فی اللمعات

حمید بن مسعدة نا زیاد بن الربیع نا حضرمی مولیٰ ال الجارود عن نافع ان رجلا عطس الیٰ جنب ابن عمر فقال الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ فقال ابن عمر وانا اقول الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ ولیس ھکذا علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنا ان نقول الحمد للہ علی کل حال ھذا حدیث غریب لانعرفہ الامن حدیث زیاد بن الربیع **باب** ماجاء کیف یشمت العاطس **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا سفیان عن حکیم بن دیلم عن ابی بردة بن موسیٰ عن ابی موسیٰ قال کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ فیقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم وفی الباب عن علی وابی ایوب وسالم بن عبید وعبد اللہ بن جعفر وابی ھریرة ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن منصور عن ھلال بن یساف عن سالم بن عبید انہ کان مع القوم فی سفر فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال علیک وعلیٰ امک فکان الرجل وجد فی نفسہ فقال اما انی لم اقل الا ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عطس رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک وعلیٰ امک اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ رب العالمین ولیقل لہ من یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ لی ولکم ھذا حدیث اختلفوا فی روایتہ عن منصور وقد ادخلوا بین ھلال بن یساف وبین سالم رجلا **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة اخبرنی ابن ابی لیلیٰ عن اخیہ عیسیٰ عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم

حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن ربیع نے کہا حدیث کی ہمسے حضرمی مولی آل جارود نے نافع سے یہ کہ ایک مرد نے ابن عمرؓ کے پہلو کے پاس چھینک لی پھر کہا اُسنے الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ پس کہا ابن عمر نے اور مین بھی کہتا ہون الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ۔ اور ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح نہین سکھلایا۔ ہمکو سکھلایا ہے کہ یہ کہین الحمد للہ علی کل حال یعنی سب حمد واسطے اللہ کے ہر حالت پر۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زیاد بن ربیع سے۔ **باب** چھینک لینے والے کا کیونکر جواب دیا جائے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حکیم بن دیلم سے اُسنے ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے اُسنے ابی موسیٰؓ سے کہا اُسنے یہودی لوگ نبی صلعم کے پاس چھینک اس اُمید پر لیتے تھے کہ ہمارے واسطے آپ یرحمکم اللہ کہین سو آپ کہا کرتے تھے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی اللہ تعالیٰ تمکو ہدایت کرے اور تمھارے دل کی صلاحیت کرے۔ اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابی ایوب اور سالم بن عبید اور عبد اللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے سالم بن عبید سے یہ کہ وہ ایک قوم کے ساتھ سفر مین تھا پس ایک مرد نے قوم سے چھینک لی اور کہا السلام علیکم پس کہا اُسنے وعلیک وعلی امک یعنی تجھ پر سلام ہو اور تیری والدہ پر۔ سو گویا اُس مرد نے اس بات کو اپنے دل مین بُرا سمجھا پس کہا سالم نے خبردار مین نے نہین کہا مگر وہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک لی تھی پس کہا اُسنے السلام علیکم پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیک وعلی امک۔ جب کوئی تم مین سے چھینک لے تو چاہیئے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیئے کہ کہے وہ شخص جو اُسکو جواب دیتا ہے یرحمک اللہ اور چاہیئے کہ پھر وہ یہ کہے یغفر اللہ لی ولکم۔ لوگون نے اس حدیث کے منصور سے روایت کرنے مین اختلاف کیا ہے۔ اور داخل کیا اُنھون نے درمیان ہلال بن یساف اور سالم کے ایک اور مرد۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے ابن ابی لیلی نے اپنے بھائی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے ابی ایوبؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ کوئی تم مین سے چھینک لے

لہ یعنی جیسا کہ تم کہتے ہو مین بھی اُسی طرح کہہ دیتا ہون یعنی مجھ کو اسکے کہنے سے انکار نہین مگر مسنون اس حالت مین یون نہین مسنون تو صرف الحمد للہ علی کل حال کہنا ہی ہے آنحضرت پر سلام بھیجنے کی زیادتی جو تو نے کی ہے وہ نہین چاہیئے خصوصاً اذکار اور دعائین تو اُسی قدر چاہیئین جس قدر کہ ضروری ہون ان مین زیادتی کرنا گویا نقصان کرنا ہے جیسا کہ بعضے جاہل لوگ جب اذان یا تکبیر ختم کرتے ہین تو آہستہ محمد رسول اللہ بھی اُسکے بعد کہہ دیتے ہین یہ امر خلاف مسنون اور تعلیم آنحضرت کے ہے ایسی جگہ مین زیادتی کرنی ممنوع بلکہ حرام ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎ بزہد وورع کوش علم وسخا + ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ + واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل ۱۲

فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل الذی یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم حدثنا محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن ابن ابی لیلیٰ بھذا الاسناد نحوہ وھکذا روی شعبۃ ھذا الحدیث عن ابن ابی لیلیٰ وقال عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابن ابی لیلیٰ یضطرب فی ھذا الحدیث یقول احیانا عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول احیانا عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن یحیی الثقفی المروزی قالا نا یحیی بن سعید القطان عن ابن ابی لیلیٰ عن اخیہ عیسیٰ عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ماجاء فی ایجاب التشمیت بحمد العاطس حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن سلیمان التیمی عن انس بن مالک ان رجلین عطسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما ولم یشمت الاخر فقال الذی لم یشمتہ یا رسول اللہ شمت ھذا ولم تشمتنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ حمد اللہ وانک لم تحمدہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء کم یشمت العاطس حدثنا سوید انا عبد اللہ انا عکرمۃ بن عمار عن ایاس بن سلمۃ عن ابیہ قال عطس رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا شاھد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحمک اللہ ثم عطس الثانیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا رجل مزکوم وھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا عکرمۃ بن عمار عن ایاس بن سلمۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ الا انہ قال فی الثالثۃ انت مزکوم ھذا اصح من حدیث ابن المبارک وقد روی شعبۃ عن عکرمۃ بن عمار ھذا الحدیث نحو روایۃ یحیی بن سعید حدثنا بذلک احمد بن الحکم البصری نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عکرمۃ بن عمار بھذا

تو چاہیئے کہ کہے الحمد للہ علی کل حال اور چاہیئے کہ کہے وہ شخص جو اسکو جواب دیتا ہے یرحمک اللہ یعنی اللہ تجھ پر رحمت کرے اور چاہیئے کہ کہے پھر وہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلا دے اور تمھارے دل کو سنوارے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابن ابی لیلی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو ابن ابی لیلی سے اور کہا اُسنے یہ روایت ہے بواسطہ ابی ایوب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابن ابی لیلی اس حدیث مین مضطرب ہوتا ہے کبھی کہتا تھا یہ روایت ہے بواسطہ ابی ایوب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی کہتا تھا یہ روایت ہے بواسطہ علی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن یحیی ثقفی مروزی نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید قطان نے ابن ابی لیلی سے اُسنے اپنے بھائی عیسیٰ سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** اس بیان مین کہ چھینکنے والے کے حمد کرنے سے جواب[1] دینا اسکا واجب ہوتا ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سلیمان تیمی سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ دو مردون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک لی سو اُن دونون مین سے ایک کا جواب تو آنحضرت نے دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا پس کہا اُس شخص نے کہ جسکو جواب آنحضرت نے نہ دیا تھا یا رسول اللہ اسکو تو آپ نے جواب دیا ہے اور مجھے آپنے جواب نہین دیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسنے اللہ تعالیٰ کی حمد کی تھی اور تو نے اللہ تعالے کی حمد نہ کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** چھینک لینے والا کتنے بار جواب دیا جائے۔ **حدیث** کی ہمسے سعید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک لی اور مین حاضر تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ یعنی اللہ تجھ رحمت کرے پھر اُسنے دوسری بار چھینک لی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مرد مزکوم یعنی اسکو نزلہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر فرق یہ ہے کہ آنحضرت نے تیسری بار فرمایا کہ یہ شخص نزلہ والا ہے۔ یہ حدیث بہت صحیح ہے۔ حدیث ابن مبارک سے اور روایت کیا ہے شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے اس حدیث کو مثل روایت یحییٰ بن سعید کے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن حکم بصری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے ساتھ اسکے

[1] ابی ہریرہ سے بخاری مین صریح روایت ہے کہ چھینکنے والے کا جواب دینا اُسی وقت واجب ہوتا ہے جبکہ وہ الحمد کہے یہ روایت اسی کتاب مین آگے بھی موجود ہے ۱۲

حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا اسحٰق بن منصور السلولی الکوفی عن عبد السلام بن حرب عن یزید بن عبد الرحمٰن
ابی خالد الدالانی عن عمر بن اسحٰق بن ابی طلحۃ عن امہ عن ابیہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شمت العاطس ثلاثا
فاذا زاد فان شئت فشمتہ وان شئت فلا ھٰذا حدیث غریب واسنادہ مجھول **باب** ماجاء فی خفض الصوت وتخمیر
الوجہ عند العطاس **حدثنا** محمد بن وزیر الواسطی نا یحیٰی بن سعید عن محمد بن عجلان عن سمی عن ابی صالح عن
ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجہہ بیدہ او بثوبہ وغض بہا صوتہ ھٰذا حدیث حسن
صحیح **باب** ماجاء ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن عجلان عن المقبری
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العطاس من اللہ والتثاؤب من الشیطان فاذا تثاوب احدکم فلیضع
یدہ علی فیہ واذا قال آہ آہ فان الشیطٰن یضحک من جوفہ وان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا قال الرجل آہ
آہ اذا تثاءب فان الشیطان یضحک من جوفہ ھٰذا حدیث حسن **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ھارون
اخبرنی ابن ابی ذئب عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس احدکم فقال الحمد للہ فحق علی کل من سمعہ ان یقول یرحمک اللہ
واما التثاؤب فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع ولا یقول ھاہ ھاہ فانما ذلک من الشیطان یضحک منہ ھٰذا حدیث
صحیح وھٰذا اصح من حدیث ابن عجلان وابن ابی ذئب احفظ لحدیث سعید المقبری واثبت من ابن عجلان وسمعت ابابکر
العطار البصری یذکر عن علی بن المدینی عن یحیٰی بن سعید

حدیث کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور سلولی کوفی نے عبد السلام بن حرب سے اُسنے یزید بن عبد الرحمٰن ابی خالد دالانی سے اُسنے عمر بن اسحاق بن ابی طلحہ سے اُسنے اپنی والدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینکنے والے کو تین بار جواب دے پس اگر وہ بڑھے تو پھر اگر تو چاہے تو جواب دے اور اگر تو چاہے تو نہ دے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مجہول ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ چھینک کے وقت مُنھ ڈھانپنا اور آواز پست کرنا چاہیے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن سعید نے محمد بن عجلان سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینک لیتے تو ہاتھ مبارک سے یا کپڑے سے مُنھ مبارک ڈھانپ لیتے اور اُسکے ساتھ آواز پست کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ اللہ تعالےٰ چھینک کو پسند رکھتا ہے[1] اور جمہائی کو بُرا جانتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک اللہ تعالےٰ سے ہے۔ اور جمہائی شیطان سے سو جب کوئی تم مین سے جمہائی لے تو چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنے مُنھ پر رکھے اور جب وہ آہ آہ کہتا ہے تو شیطان اُسکے پیٹ سے ہنستا ہے اس لئے کہ وہ پیٹ مین بسبب مُنھ پر ہاتھ نہ رکھنے کے گھُس جاتا ہے تو پھر وہان سے ہنستا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو بُرا جانتا ہے اور جب وہ مرد آہ آہ کہے جبکہ جمہائی لے تو شیطان اُسکے پیٹ سے ہنستا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی مجھے ابن ابی ذئب نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو بُرا جانتا ہے سو جب کوئی تم مین سے چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اُسکو سُنے اُسپر واجب ہے کہ اسکے حق مین دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے اور جمہائی کا یہ حال ہے کہ جب کوئی تم مین سے جمہائی لے تو چاہیے کہ حتی المقدور اُسکو دفع کرے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اسلئے کہ یہ شیطان سے ہے اس سے ہنستا ہے[2]۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور یہ بہت صحیح ہے حدیث ابن عجلان سے اور ابن ابی ذئب زیادہ حافظ ہے واسطے حدیث سعید مقبری کے اور زیادہ مستحکم ہے ابن عجلان سے اور سُنا مین نے ابابکر عطار بصری سے کہ ذکر کرتا تھا بواسطہ علی بن مدینی کے یحیی بن سعید سے

[1] ظاہر اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہے تو آدمی بندگی کر سکتا ہے وہ اسواسطے خدا کو پسند ہے اور جمہائی گرانی سے آتی ہے وہ غفلت اور سستی لاتی ہے اسواسطے خدا کو بُری معلوم ہوتی ہے ۱۲ [2] یعنی اس غفلت کیوجہ سے شیطان خوش ہوتا ہے اور وسوسہ کیلئے اسکے مُنھ مین داخل ہوتا ہے یا یہ مجاز ہے شیطان کے غلبہ سے واللہ اعلم بندہ عفا اللہ عنہ

قال قال محمد بن عجلان احادیث سعید المقبری روی بعضها سعید عن ابی هریرة و بعضها سعید عن رجل عن ابی هریرة فاختلطت علی فجعلتها عن سعید عن ابی هریرة **باب** ماجاء ان العطاس فی الصلوٰة من الشیطٰن **حدثنا** علی بن حجرنا شریك عن ابی الیقظان عن عدی و هو ابن ثابت عن ابیه عن جده رفعه قال العطاس والنعاس والتثاؤب فی الصلوٰة والحیض والقئ والرعاف من الشیطان هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث شریك عن ابی الیقظان وسألت محمد بن اسمٰعیل عن عدی بن ثابت عن ابیه عن جده قلت له ما اسم جد عدی قال لا ادری وذکر عن یحیٰی بن معین قال اسمه دینار **باب** ماجاء فی کراهیة ان یقام الرجل من مجلسه ثم یجلس فیه **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقیم احدکم اخاه من مجلسه ثم یجلس فیه هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقیم احدکم اخاه من مجلسه ثم یجلس فیه قال وکان الرجل یقوم لابن عمر فما یجلس فیه **باب** ماجاء اذا قام الرجل من مجلسه ثم رجع فهو احق به **حدثنا** قتیبة نا خالد بن عبد الله الواسطی عن عمرو بن یحیٰی عن محمد بن یحیٰی بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن وهب بن حذیفة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الرجل احق بمجلسه وان خرج لحاجته ثم عاد فهو احق بمجلسه هٰذا حدیث صحیح غریب وفی الباب عن ابی بکرة وابی سعید وابی هریرة **باب** ماجاء فی کراهیة الجلوس بین الرجلین بغیر اذنهما **حدثنا** سوید انا عبد الله انا اسامة بن زید ثنی عمرو بن شعیب عن ابیه عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنهما هٰذا حدیث حسن وقد رواه عامر الاحول عن عمرو بن شعیب ایضا

کہا اُسنے کہا محمد بن عجلان نے حدیثیں سعید مقبری کی بعض کو سعید نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے اور بعض کو سعید نے بواسطہ ایک مرد کے ابی ہریرہ رضؓ سے روایت کیا ہے۔ سو وہ مجھ پر خلط ملط ہوگئی ہیں پس میں نے سبکو اسی طرح کر دیا ہے کہ یہ روایت ہے بواسطہ سعید کے ابی ہریرہ رضؓ سے **باب** اس بیان میں کہ چھینک نماز میں شیطان سے ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی یقظان سے اُسنے عدی سے جو بیٹا ثابت کا ہے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے اُسکو مرفوع کیا ہے۔ کہ فرمایا آپ نے چھینک اور سستی اور جمھائی نماز میں اور حیض اور قے اور نکسیر شیطان سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر بواسطہ شریک کے ابی یقظان سے اور سوال کیا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ عدی بن ثابت جو بواسطہ اپنے باپ کے دادا سے روایت کرتا ہے اُسکے دادا کا کیا نام ہے کہا اُسنے میں نہیں جانتا۔ اور یحیٰی بن معین سے ذکر کیا گیا ہے کہ کہا اُسنے نام اسکا دینار ہے **باب** اس بیان میں کہ ایک مرد کو اسکی جگہ سے اُٹھانا پھر اُسکی جگہ میں بیٹھنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے نہ اُٹھائے پھر خود اسمیں بیٹھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کو اُسکی جگہ سے نہ اُٹھائے پھر خود اسمیں بیٹھے اور کوئی شخص ابن عمر کے واسطے کھڑا ہوتا تو وہ اسمیں نہ بیٹھتے۔ **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو تو وہ اُسکے ساتھ زیادہ حقدار ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبد اللہ واسطی نے عمرو بن یحیٰی سے اُسنے محمد بن یحیٰی بن حبان سے اُسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُسنے وہب بن حذیفہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد زیادہ حقدار ہے ساتھ مجلس اپنی کے۔ اور اگر وہ اپنی حاجت کے واسطے نکلا پھر وہ لوٹ آیا تو وہی زیادہ حقدار ہے ساتھ مجلس اپنی کے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے **باب** اس بیان میں کہ درمیان دو مردوں کے بغیر انکے اذن کے بیٹھنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو اُسامہ بن زید نے کہا حدیث کی مجھے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال واسطے کسی آدمی کے کہ درمیان دو کے فرق کرے مگر ساتھ اذن اُن کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا اسکو عامر احول نے عمرو بن شعیب سے بھی

باب ماجاء فی کراهیة القعود وسط الحلقة **حدثنا** سوید انا عبدالله انا شعبة عن قتادة عن ابی مجلز ان رجلا قعد وسط الحلقة فقال حذیفة ملعون علیٰ لسان محمد او لعن الله علی لسان محمد من قعد وسط الحلقة هٰذا حدیث حسن صحیح وابو مجلز اسمه لاحق بن حمید **باب** ماجاء فی کراهیة قیام الرجل للرجل **حدثنا** عبدالله بن عبدالرحمٰن نا عفان نا حماد بن سلمة عن حمید عن انس قال لم یکن شخص احب الیهم من رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانوا اذا راوه لم یقوموا لما یعلمون من کراهیة لذلك هٰذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمود بن غیلان نا قبیصة نا سفیان عن حبیب بن الشهید عن ابی مجلز قال خرج معاویة فقام عبدالله بن الزبیر وابن صفوان حین راوه فقال اجلسا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سره ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوا مقعده من النار وفی الباب عن ابی امامة وهٰذا حدیث حسن **حدثنا** هناد نا ابو اسامة عن حبیب بن الشهید عن ابی مجلز عن معاویة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **باب** ماجاء فی تقلیم الاظفار **حدثنا** الحسن بن علی الحلوانی وغیر واحد قالوا انا عبدالرزاق انا معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس من الفطرة الاستحداد والختان وقص الشارب ونتف الابط وتقلیم الاظفار هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة وهناد قالا نا وکیع عن زکریا بن ابی زائدة عن مصعب بن شیبة عن طلق بن حبیب عن عبدالله بن الزبیر عن عائشة

باب اس بیان میں کہ درمیان حلقہ کے بیٹھنا[۱] مکروہ ہے حدیث کی ہم سے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے قتادہ سے اُسنے ابی مجلز سے یہ کہ ایک مرد درمیان حلقہ کے بیٹھ گیا پس کہا حذیفہ نے یہ شخص ملعون ہے محمدؐ کی زبان پر یا کہا اُسنے لعنت کی ہے اللہ نے محمدؐ کی زبان پر اُس شخص کو جو درمیان حلقہ کے بیٹھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے **باب** اس بیان میں کہ ایک مرد کا دوسرے مرد کے واسطے (تعظیماً) کھڑا ہونا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے حمید سے اُسنے انس سے کہا اُسنے کوئی شخص صحابہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہین تھا اور وہ جب آنحضرت کو دیکھتے تھے تو کھڑے[۲] نہ ہوتے تھے اسواسطے کہ جانتے تھے کہ آپ اس بات کو مکروہ جانتے ہین یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن شہید سے اُسنے ابی مجلز سے کہا اُسنے حضرت معاویہ نکلے تو عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان نے جبکہ اُن کو دیکھا تو کھڑے ہوئے پس کہا حضرت معاویہ نے بیٹھ جاؤ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جس شخص کو خوش لگے یہ بات کہ لوگ کھڑے ہوکر اسکے واسطے تصویر کیطرح ہو رہین تو چاہیے کہ وہ جگہ اپنی آگ مین ڈھونڈھے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی امامہ سے اور یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے حبیب بن شہید سے اُسنے ابی مجلز سے اُسنے معاویہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** ناخن کٹانے کے بیان مین حدیث کی ہمسے حسن بن علی حلوانی اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزین پیدائشی سُنت ہین استرا لینا یعنی زیر ناف کے بال مونڈنا اور ختنہ کرنا اور مونچھ کترانا اور بغل کے بال اُکھاڑنا اور ناخنون کا کٹانا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے مصعب بن شیبہ سے اُسنے طلق بن حبیب سے اُسنے عبداللہ بن زبیر سے اُسنے حضرت عائشہؓ سے

---

[۱] اسلئے کہ درمیان مین بیٹھنا ایک کو دوسرے سے پردہ کرنا ہوتا ہے تو اس سے ایک دوسرے کو ایذا پہونچتی ہے [۲] طیبی نے کہا ہے شاید کراہت محبت اور اتحاد کے سبب سے ہو چونکہ آنحضرت کا اُن لوگون سے زیادہ اتحاد تھا اسواسطے آپنے اس تکلیف کو بھی رفع کر دیا ہو جیسا کہ خود یہی حدیث اسپر دال ہے کہ آنکو آنحضرت سے کوئی شخص زیادہ عزیز نہ تھا۔ اور ظاہر ہے کہ جسقدر اتحاد ہوگا اُسی قدر تکلفات دور ہوتے جائینگے۔ صاحب طیبی نے اس مسئلہ پر بحث کرکے آخر مین یہ نتیجہ نکالا ہے کہ تعظیماً کھڑا ہونا یا نہ کھڑا ہونا زمانے اور حالت اور شخص پر موقوف ہے یعنی اگر اس زمانے مین عادت تعظیماً ایک دوسرے کے واسطے کھڑا ہونے کی ہو یا وہ آدمی ذی عزت ہو تو اُسکے واسطے کھڑا ہونا جائز ہے۔ مگر مؤلف یعنی ترمذی کی رائے اسی طرف ہے جو کہ ظاہر احادیث سے سمجھ مین آتا ہے کہ جائز نہین اور اکابر علماء کا عمل بھی اسی پر ہے ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک والاستنشاق وقص الاظفار و غسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء قال زکریا قال مصعب ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ وفی الباب عن عمار بن یاسر وابن عمر ھذا حدیث حسن **قال** ابو عیسیٰ وانتقاص الماء ھو الاستنجاء بالماء **باب** ماجاء فی توقیت تقلیم الاظفار واخذ الشارب **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبد الصمد نا صدقۃ بن موسیٰ ابو محمد صاحب الدقیق نا ابو عمران الجونی عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ وقت لھم فی کل اربعین لیلۃ تقلیم الاظفار واخذ الشارب وحلق العانۃ **حدثنا** قتیبۃ نا جعفر بن سلیمان عن ابی عمران الجونی عن انس بن مالک قال وقت لنا فی قص الشارب و تقلیم الاظفار وحلق العانۃ ونتف الابط ان لا نترک اکثر من اربعین یوما ھٰذا اصح من الحدیث الاول وصدقۃ بن موسیٰ لیس عندھم بالحافظ **باب** ماجاء فی قص الشارب **حدثنا** محمد بن عمر بن الولید الکوفی الکندی نا یحیی بن اٰدم عن اسرائیل عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقص او یاخذ من شاربہ قال وکان خلیل الرحمٰن ابراھیم یفعلہ ھٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** احمد بن منیع نا عبدۃ بن حمید عن یوسف بن صھیب عن حبیب بن یسار عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا وفی الباب عن مغیرۃ بن شعبۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن یوسف بن صھیب بھٰذا الاسناد نحوہ **باب** ماجاء فی الاخذ من اللحیۃ **حدثنا** ھناد نا عمر بن ھارون عن اسامۃ بن زید عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو خوب موچھ کترانا دوسرے داڑھی چھوڑنا تیسرے مسواک کرنا چوتھے پانی سے ناک صاف کرنا پانچویں ناخن کاٹنا چھٹے انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتویں بغل کے بال اُکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا کہا زکریا نے کہ کہا مصعب نے اور میں دسویں سنت کو بھول گیا ہوں مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہیں لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید کلی کرنا مراد ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے عمار بن یاسر اور ابن عمر سے اور یہ حدیث حسن ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور انتقاص الماء کے معنی پانی کے ساتھ استنجا کرنے کے ہیں **باب** اس بیان میں کہ ناخن کاٹنے اور موچھ کترانے کی کیا مدت ہے حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الصمد نے کہا حدیث کی ہم سے صدقہ بن موسیٰ یعنی ابو محمد صاحب دقیق نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عمران جونی نے انس بن مالک سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت نے صحابہ کے واسطے وقت مقرر کردیا تھا کہ ہر چالیس رات میں ناخن کٹائیں اور موچھیں کتریں اور زیر ناف کے بال مونڈیں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان نے ابی عمران جونی سے اُنسے انس بن مالک سے کہا اُنسے وقت مقرر کیا گیا تھا ہمارے واسطے موچھ کترانے میں اور زیر ناف کے بال مونڈنے میں اور بغلوں کے بال اُکھاڑنے میں یہ کہ چالیس[۱] دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ یہ حدیث صحیح ہے پہلی حدیث سے۔ اور صدقہ بن موسیٰ اُنکے یعنی محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے **باب** موچھ کے کترانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عمر بن ولید کوفی کندی نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے سماک سے اُنسے عکرمہ سے اُنسے ابن عباس سے کہا اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتراتے یا پکڑتے تھے (شک راوی معنی واحد) موچھ اپنی سے فرمایا آنحضرت نے اور خلیل الرحمٰن یعنی ابراہیم علیہ السلام بھی یہ کام کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ بن حمید نے یوسف بن صہیب سے اُنسے حبیب بن یسار سے اُنسے زید بن ارقم سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنی موچھ سے نہ پکڑے یعنی اُن کو نہ کترائے پس وہ ہم سے نہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے یوسف بن صہیب سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ **باب** داڑھی سے پکڑنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن ہارون نے اسامہ بن زید سے اُنسے عمرو بن شعیب سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے اپنے دادا سے

[۱] غرض یہ ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ بڑھنے پاویں اس سے پہلے ہی اُنکو درست کرنا چاہیے اگر ہر ہفتہ میں بال وغیرہ کٹاتا رہے تو بہتر ہے جیسا کہ شرح السنۃ میں مروی ہے کہ آنحضرت موچھ کتراتے تھے اور ناخن کٹاتے تھے پہلے اس سے کہ جمعہ کیطرف جائیں ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ من عرضہا و طولہا ھٰذا حدیث غریب وسمعت محمد بن اسمٰعیل یقول عمر بن ھارون مقارب الحدیث لا اعرف لہ حدیثا لیس لہ اصل وقال یتفرد بہ الا ھٰذا الحدیث کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ من لحیتہ من عرضہا وطولہا ولا نعرفہ الا من حدیث عمر بن ھارون ورایتہ حسن الرای فی عمر بن ھارون وسمعت قتیبۃ یقول عمر بن ھارون کان صاحب حدیث وکان یقول الایمان قول وعمل قال قتیبۃ ناوکیع بن الجراح عن رجل عن ثور بن یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصب المنجنیق علی ھل لطائف قال قتیبۃ قلت لوکیع من ھٰذا قال صاحبکم عمر بن ھارون **باب** ماجاء فی اعفاء اللحیۃ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ناعبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفوا الشوارب واعفوا اللحی ھٰذا حدیث صحیح **حدثنا** الانصاری نامعن نامالک عن ابی بکر بن نافع عن ابیہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحی ھٰذا حدیث حسن صحیح وابوبکر بن نافع ھو مولی ابن عمر ثقۃ وعمر بن نافع ثقۃ وعبد اللہ بن نافع مولی ابن عمر یضعف **باب** ماجاء فی وضع احدی الرجلین علی الاخری مستلقیا **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی وغیر واحد قالوا ناسفیان عن الزہری عن عباد ۃ بن تمیم عن عمہ

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک سے اسکے عرض[1] اور طول سے پکڑتے تھے یہ حدیث غریب ہے اور سنا مین[2] نے محمد بن اسمعیل سے کہ کہتا عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہے مین اسکی کوئی حدیث نہین پہچانتا اسکی کوئی اصل نہین ہے یا کہا اُسنے متفرد ہے ساتھ اسکے مگر یہ حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پکڑتے تھے اپنی داڑھی مبارک سے اسکے عرض وطول سے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عمر بن ہارون سے اور دیکھا مین نے اُسکو نیک گمان کرنے والا عمر بن ہارون کے حق مین۔ اور سُنا مین نے قتیبہ سے کہ کہتا عمر بن ہارون محدث تھا اور کہتا تھا ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ کہا قتیبہ نے حدیث کی ہمسے وکیع بن جراح نے ایک مرد سے اُسنے ثور بن یزید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف پر منجنیق لگائی تھی یعنی منجنیق گاڑ کر اُن کو اُس سے مارا تھا۔ کہا قتیبہ نے مین نے وکیع سے کہا وہ مرد کہ جس سے آپ روایت کرتے ہین) وہ کون ہے کہا اُسنے صاحب تمہارا عمر بن ہارون **باب** داڑھی چھوڑنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موچھونکو اچھی طرح سے صاف کرو اور داڑھی کو چھوڑ دو۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی بکر بن نافع سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کئے گئے تھے ساتھ صاف کرنے موچھون کے اور چھوڑنے داڑھی کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوبکر بن نافع وہ مولی ابن عمرؓ کا ہے ثقہ ہے اور عمر بن نافع بھی ثقہ ہے۔ اور عبد اللہ بن نافع مولی ابن عمر کا ضعیف ہے **باب** اس بیان مین کہ رکھنا ایک پاؤن کا دوسرے پاؤن پر چیت لیٹنے کی حالت مین جائز ہے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عباد بن تمیم سے اُسنے اپنے چچا سے

---

[1] کہا ابن ہمام نے ظاہرا یہ حدیث جو صحیحین مین ابن عمر سے ہے اُسکے معارض ہے کہ فرمایا آپنے احفوا الشوارب واعفوا اللحی یعنی موچھین اچھی طرح سے صاف کرو اور داڑھی کو چھوڑ دو اسلئے کہ ظاہرا اس سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ داڑھی کو بالکل نہ کتراؤ اور حدیث متن کی اسپر دال ہے کہ آنحضرت طول اور عرض سے کتراتے تھے جواب اسکا یہ ہے ابن عمر سے جو راوی اس حدیث کا ہے بخاری مین مروی ہے ابن عمر قبضہ سے جو زیادہ ہوتی تھی اسکو کتراتے تھے ایسا ہی محمد بن حسن نے کتاب الآثار مین لکھا ہے اخبرنا ابو حنیفۃ عن الہیثم بن ابی الہیثم عن ابن عمر انہ کان یقبض علی لحیتہ ثم یقص ماتحت القبضۃ ورواہ ابوداؤد والنسائی نحوہ۔ پس اب مطابقت کی وجہ ظاہر ہوگئی کہ صحیحین کی حدیث کی حد یہ ہے کہ چھوڑنا ایک قبضہ تک مسنون ہے اس سے آگے کترانا جائز ہے جیسا کہ روایت متن کی اور فعل ابن عمر کا اسپر دال ہے مگر اولویت اسی صورت مین ہے کہ بالکل نہ کترائے ایسا ہی شرح بلالیہ مین لکھا ہے ہذا خلاصۃ مافی کتب الفقہ وغیرہ **مترجم** جو شخص عبد اللہ بن عمر کا حال جانتا ہوگا کہ یہ شخص آنحضرت کی پیروی اسقدر کرتا ہے اسقدر قدم بقدم آنحضرت کے چلتا ہے کہ گویا جہان آپ پائخانہ مین بیٹھے ہین یہ وہان پائخانہ مین بیٹھنے کو مسنون جانتا ہے علی ہذا القیاس کوئی فعل اسکا آنحضرت کے خلاف پر دلالت نہین کرتا وہ شخص یہ بات بھی یقین کریگا کہ یہ فعل ابن عمر کا بھی خلاف فعل آنحضرت کے نہین ہوگا اگرچہ صریح نص ابن عمر سے اس بارے مین آنحضرت سے نہین ۱۲ [2] غرض مؤلف کی اس کلام سے یہ ہے کہ عمر بن ہارون جو راوی اس حدیث کا ہے اگرچہ بعض کا کلام اس کے ضعف پر دال ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ شخص قوی ہے جیسا کہ قتیبہ وغیرہ کا کلام اسکی شہادت دیتا ہے اور مؤلف نے محمد بن اسمعیل بخاری سے جو نقل کیا ہے وہ مشکوک ہے کیونکہ خود مؤلف اسکو تردید سے بیان کرتا ہے ۱۲

نہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیہ علی الاخری ھٰذا حدیث حسن صحیح وعم عباد بن تمیم ھو عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی **باب** ماجاء فی کراھیۃ فی ذلک **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی نا سلیمان التیمی عن خداش عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وھو مستلق علی ظہرہ ھٰذا حدیث رواہ غیر واحد عن سلیمان التیمی ولا نعرف خداشا ھٰذا من ھو وقد روی لہ سلیمان التیمی غیر حدیث **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وھو مستلق علی ظہرہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیۃ الاضطجاع علی البطن **حدثنا** ابوکریب نا عبدۃ بن سلیمان وعبدالرحیم عن محمد بن عمرو نا ابو سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ھٰذہ ضجعۃ لا یحبہا اللہ وفی الباب عن طھفۃ وابن عمر وروی یحیی بن ابی کثیر ھٰذا الحدیث عن ابی سلمۃ عن یعیش بن طھفۃ عن ابیہ ویقال طخفۃ والصحیح طھفۃ ویقال طغفۃ وقال بعض الحفاظ الصحیح طخفۃ **باب** ماجاء فی حفظ العورۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا بھز بن حکیم ثنی ابی عن جدی قال قلت یارسول اللہ عوراتنا ما نأتی منہا وما نذر قال احفظ عورتک الا من زوجتک

یہ کہ دیکھا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیٹے ہوئے مسجد مین اس حالت مین کہ ایک پانوٗن دوسرے پانوٗن پر رکھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عباد بن تمیم کا چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے **باب** اسکی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے خداش سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اشتمال الصماء سے اور ایک کپڑے مین احتبا کرنے سے اور اس بات سے کہ کھڑا کرے آدمی ایک پانوٗن کو دوسرے پانوٗن پر اس حالت مین کہ پیٹھ پر لیٹا ہوا ہو۔ اس حدیث کو کئی ایک نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے اور ہم اس خداش کو نہین پہچانتے کہ یہ کون ہے اور اسکے واسطے سلیمان تیمی نے کئی حدیثین روایت کی ہین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اشتمال الصماء سے اور ایک کپڑے مین احتبا کرنے سے اور اس بات سے کہ کھڑا کرے آدمی ایک پانوٗن کو دوسرے پر اس حالت مین کہ پیٹھ پر لیٹا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** پیٹ پر لیٹنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان اور عبدالرحیم نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہم سے ابوسلمہ نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اپنے پیٹ پر لیٹا ہوا دیکھا پس فرمایا آپ نے یہ ایسا لیٹنا ہے کہ اسکو اللہ تعالےٰ پسند نہین کرتا۔ اور اس باب مین روایت ہے طھفہ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہما۔ اور روایت کیا ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے اس حدیث کو ابی سلمہ سے اُسنے یعیش بن طھفہ سے اُس نے اپنے باپ سے اور کہا گیا ہے طخفہ بالخاء المعجمہ اور صحیح طھفہ ہے اور کہا گیا طغفہ اور کہا بعض حفاظ نے صحیح طخفہ بالخا ہے **باب** شرمگاہ کے ڈھانپنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے بہز بن حکیم نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے دادا میرے سے کہا اُس نے مین نے کہا یا رسول اللہ اپنی شرمگاہ سے کیا چیز ہم ظاہر کرین اور کیا چیز چھوڑین یعنی ظاہر نہ کرین فرمایا آپ نے اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھ مگر اپنی بیوی سے

لے اشتمال الصماء کے یہ معنی ہین کہ آدمی ایسا کپڑا بدن پر لپیٹے کہ ہاتھ اور پانوٗن کے نکالنے کی کوئی جگہ خالی نہ رہجائے اور صماء سخت پتھر کو بولتے ہین اس سے اس لئے تشبیہ دی گئی کہ جیسا اسمین کوئی سوراخ وغیرہ نہین ہوتے ویسا ہی اسمین کوئی نہین اور فقیہ اسکے یہ معنے کرتے ہین کہ صرف ایک کپڑا ہی بدن پر ہو اور اسکو آدمی پہننے والا ایک جانب سے اُٹھا کر کاندھے پر رکھدے ایسی طرح سے کہ اس سے اس کی شرمگاہ ننگی ہو۔ اور وجہ ممانعت کی پہلی صورت پر یہ ہے کہ شاید انسان کو کوئی ایسی سخت حاجت پیش آئے کہ جس سے آدمی مثلاً سانپ وغیرہ دفع کرنا چاہے تو اُسکو دشوار گذرے اور دوسری صورت پر ظاہر ہے فرج ننگا کرنا حرام ہے۔ اور احتبا کے یہ معنی ہین کہ آدمی دونون پانوٗن اپنے پیٹ کے ساتھ ملادے اور پیٹھ کے پیچھے سے ایک کپڑا ڈالکر پنڈلیونکو اوپر باندھ دے اور کبھی دونون ہاتھون سے بھی اسطرح کیا جاتا ہے ممانعت اسکی اسوجہ سے ہے جب انسان پر ایک کپڑا ہی ہوگا تو ظن غالب ہے کہ ہلنے کے وقت شرمگاہ اُسکی ننگی ہوگی ۱۲

او ما ملکت یمینک فقال الرجل یکون مع الرجل قال ان استطعت ان لا یراها احد فافعل قلت فالرجل یکون خالیا قال فالله احق ان یستحیی منه هٰذا حدیث حسن وجد بهز اسمه معاویة بن حیدة القشیری وقد روی الجریری عن حکیم بن معاویة وهو والد بهز **باب** ماجاء فی الاتکاء **حدثنا** عباس بن محمد الدوری البغدادی نا اسحٰق بن منصور نا اسرائیل عن سماك عن جابر بن سمرة قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة علی یساره هٰذا حدیث حسن غریب و روی غیر واحد هٰذا الحدیث عن اسرائیل عن سماك عن جابر بن سمرة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة ولم یذکروا علی یساره **حدثنا** یوسف بن عیسیٰ نا وکیع نا اسرائیل عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة هٰذا حدیث صحیح **باب حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن اسمٰعیل بن رجاء عن اوس بن ضمعج عن ابی مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یؤم الرجل فی سلطانه ولا یجلس علی تکرمته فی بیته الا باذنه هٰذا حدیث حسن **باب** ماجاء ان الرجل احق بصدر دابته **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث نا علی بن الحسین بن واقد ثنی ابی ثنی عبد الله بن بریدة قال سمعت ابی بریدة یقول بینما النبی صلی الله علیه وسلم یمشی اذ جاءه رجل ومعه حمار فقال یا رسول الله ارکب وتاخر الرجل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا انت احق بصدر دابتك الا ان تجعله لی قال قد جعلته لك قال فرکب هٰذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی الرخصة فی اتخاذ الانماط **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر

یا اس سے کہ مالک ہووے داہنا ہاتھ تیرا پس کہا اس مرد نے مرد کبھی مرد کے ساتھ ہوتا ہے فرمایا آپنے اگر تو طاقت رکھتا ہے اس بات کی کہ اسکو کوئی نہ دیکھے تو یہ کام کر مین نے کہا کبھی مرد تنہا ہوتا ہے فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ بہت لائق ہے اس بات کے کہ اس سے شرم کی جائے۔ یہ حدیث حسن ہے اور بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کی ہے جریری نے حکیم بن معاویہ سے اور وہ والد بہز کا ہے **باب** تکیہ لگانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تکیہ پر بائین کروٹ پر تکیہ لگائے ہوئے دیکھا یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے ایک تکیہ پر۔ اور اُنھون نے علی یسارہ کا لفظ ذکر نہین کیا جسکے معنے بائین کروٹ پر تکیہ لگانے کے ہین **حدیث** کی ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے تکیہ پر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے اسمٰعیل بن رجاء سے اُسنے اوس بن ضمعج سے اُسنے ابی مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد اسکی جگہ مین امامت[ل] نہ کرایا جائے اور نہ اُسکی عزت[ع] کی جگہ پر اُسکے گھر مین بیٹھایا جائے مگر ساتھ اسکے اذن کے یہ حدیث حسن ہے **باب** اس بیان مین کہ آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے زیادہ لائق ہے **حدیث** کی ہم سے ابو عمار یعنی حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن بریدہ نے کہا سُنا مین نے ابی بریدہ سے کہ کہتا اسوقت مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے ناگاہ آپ کے پاس ایک مرد آیا اور اُسکے ساتھ گدھا تھا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ سوار ہو جیے اور وہ مرد پیچھے ہٹ گیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تو زیادہ حقدار ہے اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے۔ مگر یہ کہ تو مجھے کر دے یعنی حق آگے بیٹھنے کا تیرا زیادہ ہے مگر اسوقت مین کہ تو مجھے اجازت دیدے تو مین آگے بیٹھ جاتا ہون۔ کہا اُسنے مین نے اُسکو آپ کے واسطے کر دیا کہا راوی نے پھر آپ سوار ہوے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** بچھاونے بنانے کی رخصت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے

ل یعنی کوئی شخص جس جگہ کا وہ مالک اور قابض اور متصرف ہو اسکی جگہ پر غیر آدمی کو بغیر اذن کے امامت کرانی نہین چاہیئے اگرچہ دوسرا شخص اس سے زیادہ عالم اور فقیہ ہو اور نہ اُسکی جگہ پر جو اُسنے خاص اپنے واسطے مقرر کی ہوئی ہو بیٹھنا چاہیئے ۱۲ ع ع یعنی وہ مقام جو اُسکے بیٹھنے کے لئے خاص ہو مثلاً فرش یا تخت وغیرہ ہو ۱۲ ع ک یا اگر امام کے واسطے کچھ تکیہ بچھا ہو یا مسند ہو تو بلا اس کی اجازت کے دوسرے کو اس پر بیٹھنا جائز نہیں ۱۲ بندہ وحیدالزماں عفا اللہ عنہ

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل لکم انماط قلت وانی تکون لنا انماط قال اما انها ستکون لکم انماط قال فانا اقول لامرأتی اخری عنی نماطك فتقول الم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون لکم انماط قال فادعها هذا حدیث صحیح حسن

باب ماجاء فی رکوب ثلاثة علی دابة **حدثنا** عباس بن عبد العظیم العنبری نا النضر بن محمد ثنا عکرمة بن عمار عن ایاس بن سلمة عن ابیه قال لقد قدت نبی الله صلی الله علیه وسلم والحسن والحسین علی بغلته الشهباء حتی ادخلته حجرة النبی صلی الله علیه وسلم هذا قدامه وهذا خلفه وفی الباب عن ابن عباس وعبد الله بن جعفر هذا حدیث حسن صحیح غریب

باب ماجاء فی نظرة الفجاءة **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا یونس بن عبید عن عمرو بن سعید عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر عن جریر بن عبد الله قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نظرة الفجاءة فامرنی ان اصرف بصری هذا حدیث حسن صحیح وابو زرعة اسمه هرم **حدثنا** علی بن حجر انا شریك عن ابی ربیعة عن ابن بریدة عن ابیه رفعه قال یا علی لا تتبع النظرة النظرة فان لك الاولی ولیست لك الاخرة هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث شریك

باب ماجاء فی احتجاب النساء من الرجال **حدثنا** سوید نا عبد الله نا یونس بن یزید عن ابن شهاب عن نبهان مولی ام سلمة انه حدثه ان ام سلمة حدثته انها کانت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ومیمونة قالت فبینما نحن عنده اقبل ابن ام مکتوم فدخل علیه وذلك بعد ما امرنا بالحجاب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجبا منه فقلت یا رسول الله الیس هو اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا

کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تمھارے پاس بچھاؤنے ہیں مین نے کہا ہمارے پاس بچھاؤنے کہان ہیں فرمایا آپنے جلدی تمھارے پاس بھی بچھاؤنے ہوجاوینگے۔ کہا اُسنے سو مین اپنی عورت سے کہتا ہون کہ اپنا بچھاؤنا میرے پاس سے دور کرو وہ کہتی ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ جلدی تمھارے پاس بچھاؤنے ہوجاوینگے کہا اُسنے سو مین نے اُنکو چھوڑدیا۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے **باب** ایک سواری پر تین آدمیون کے سوار ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے چلایا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حسن اور حسین علیہما السلام کو نہایت قوی خچر پر یہانتک کہ مین نے اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے مین داخل کیا یہ آپ کے آگے تھا اور یہ آپ کے پیچھے۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس اور عبد اللہ بن جعفر سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** ناگاہ دیکھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن عبید نے عمرو بن سعید سے اُسنے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے اُسنے جریر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناگاہ دیکھنے کی بابت سوال کیا یعنی آنحضرت سے سوال کیا کہ ناگاہ یعنے بغیر قصد کے اگر کسی غیر عورت پر نظر جا پڑے تو اُس کا کیا حال ہے پس آپ نے حکم دیا کہ مین اپنی نظر کو پھیرلون۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے ابی ربیعہ سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اُسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا آپ نے اے علی پہلی نظر[1] کے پیچھے دوسری نظر مت لگا اسلیئے کہ تیرے لئے پہلی درست ہے اور دوسری تیرے واسطے درست نہین۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے **باب** اس بیان مین کہ عورتون کو مردون سے پردہ کرنا چاہیئے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن یزید نے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے ام سلمہ کے مولی نبہان سے یہ کہ اُسنے حدیث کی ہے اُسکو یہ کہ ام سلمہ نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ وہ اور میمونہ دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھین کہا ام سلمہ نے پس اس وقت مین کہ ہم آنحضرت کے پاس تھین ابن ام مکتوم آیا آپ پر داخل ہوا اور یہ قصہ اسوقت کے پیچھے کا ہے کہ جب ہم کو پردے کا حکم ہوچکا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دونون اس سے پردہ کرو سو مین نے کہا یا رسول اللہ کیا نابینا نہین ہے ہم کو دیکھتا نہین اور نہ ہم کو پہچانتا ہے

---

[1] یعنی اگر بغیر قصد کے پہلی نظر جو کسی عورت پر جا پڑے تو اُسکے بعد دوسری بار قصداً اُسکی طرف نظر مت کرو اسلیئے کہ پہلی نظر جو بلا قصد اُسکے اوپر جا پڑی وہ تیرے لیئے درست تھی کیونکہ تیرے اختیار مین نہ تھی اور دوسری بار نظر کرنی قصداً تجھے درست نہین ہے ۱۲

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی النھی عن الدخول علی النساء الاباذن ازواجھن **حدثنا** سوید بن نصر ناعبداللہ بن المبارک ناشعبۃ عن الحکم عن ذکوان عن مولی عمرو بن العاص ان عمرو بن العاص ارسلہ الی علی یستاذنہ علی اسماء ابنۃ عمیس فاذن لہ حتی اذا فرغ من حاجتہ سال المولی عمرو بن العاص عن ذلک فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھانا اونھاان ندخل علی النساء بغیراذن ازواجھن وفی الباب عن عقبۃ بن عامر وعبداللہ بن عمرو وجابر ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** فی تحذیر فتنۃ النساء **حدثنا** محمد بن عبدالاعلی الصنعانی نامعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن ابی عثمٰن عن اسامۃ بن زید وسعید بن زید بن عمرو بن نفیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ماترکت بعدی فی الناس فتنۃ اضرعلی الرجال مع النساء ھٰذا حدیث حسن صحیح وقدروی ھٰذا الحدیث غیرواحد من الثقات عن سلیمان التیمی عن ابی عثمٰن عن اسامۃ بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکروافیہ عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ولانعلم احدا قال عن اسامۃ بن زید وسعید بن زید غیرالمعتمر وفی الباب عن ابی سعید **باب** ماجاء فی کراھیۃ اتخاذ القُصّۃ **حدثنا** سوید ناعبداللہ نایونس عن الزھری ناحمید بن عبدالرحمٰن انہ سمع معٰویۃ خطب بالمدینۃ یقول این علماءکم یااھل المدینۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن ھٰذہ القصۃ ویقول انما ھلکت بنواسرائیل حین اتخذھانساؤھم ھٰذا حدیث حسن صحیح وقدروی من غیروجہ عن معٰویۃ **باب** ماجاء فی الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ **حدثنا** احمد بن منیع ناعبیدۃ بن حمید عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن الواشمات

سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم دونون[۱] اندھی ہوگیا تم دونون نہین دیکھتین یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اس بیان مین کہ عورتون پر داخل ہونا منع ہی مگر ساتھ اذن اُن کے خاوندون کے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے اُسنے ذکوان سے اُسنے عمرو بن عاص کے مولی سے یہ کہ عمرو بن عاص نے اُسکو علی کی طرف اسمار بنت عمیس پر اذن طلب کرنے کے واسطے بھیجا پس اُسنے اُسکو اذن دیا یہانتک کہ جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو اُنھون نے عمرو بن عاص کے مولی سے اُسکی بابت پوچھا پس کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا ہی یا کہا اُسنے آنحضرت نے منع کیا ہی کہ ہم عورتون پر بغیر اذن اُنکے خاوندون کے داخل ہون۔ اور اس باب مین روایت ہی عقبہ بن عامر اور عبداللہ بن عمرو اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** عورتون کے فتنے سے ڈرانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے ابی عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہین چھوڑا مین نے پیچھے اپنے لوگون مین کوئی فتنہ جو زیادہ نقصان پہونچانیوالا ہو مردون پر عورتون سے یعنی عورتون سے زیادہ نقصان پہونچانیوالا فتنہ میرے پیچھے اور کوئی نہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس حدیث کو کئی ایک نے ثقون سے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے اُسنے ابی عثمان سے اُسنے اُسامہ بن زید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اُنھون نے اسمین سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا ذکر نہین کیا اور ہم نہین جانتے کہ کسی نے کہا ہو کہ یہ روایت ہی اسامہ بن زید سے اور سعید بن زید معتمر کے سوا ہے اور اس باب مین روایت ہی ابی سعید سے **باب** اس بیان مین کہ بالون کا جوڑا بنانا منع ہی **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے یونس نے زہری سے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ سُنا اُسنے معاویہ سے کہ اُنھون نے مدینہ مین خطبہ پڑھکر فرمایا اے اہل مدینہ کہان گئے عالم تمھارے مین نے رسول اللہ صلعم سے سُنا ہے کہ اس جوڑے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے بیشک بنی اسرائیل اُسوقت ہلاک ہوئے جبکہ اُنکی عورتون نے یہ بنایا[۲]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہ کئی وجہ سے معاویہ سے مروی ہی **باب** پیوند کرنے والی اور پیوند کرانے والی اور داغ لگانے والی اور لگوانے والی کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبداللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے داغ لگانے والی

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ عورتونکو غیر مردونکی طرف نظر کرنی درست نہین۔ اور حدیث حبشیون کے کھیلنے کی اُسکے خلاف پر دال ہی اسلئے کہ حضرت عائشہ رض اُن کی طرف دیکھتی رہی تھین بعض لوگون نے حدیث متن کو ورع اور پرہیزگاری پر حمل کیا ہی اور دوسرے کو رخصت پر یعنی دیکھنا جائز ہی اور نہ دیکھنا رخصت اور بعض نے کہا ہی کہ عائشہ اُسوقت مین بالغہ نہ تھی اور مختار پہلا مذہب ہے کذا فی اللمعات ۱۲

[۲] قاضی عیاض نے فرمایا کہ شاید یہ بنی اسرائیل پر حرام تھا اس لئے وہ اس معصیت کی وجہ سے ہلاک کئے گئے واللہ اعلم ۱۲ مصحح

والمستوشمات والمتنمصات مبتغیات للحسن مغیرات خلق اللہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سوید نا عبد اللہ بن المبارک
عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ و
قال نافع الوشم فی اللثۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عائشۃ ومعقل بن یسار واسماء بنت ابی بکر وابن عباس
حدثنا محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید نا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکروا
فیہ قول نافع ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی المتشبہات بالرجال من النساء **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداود
الطیالسی نا شعبۃ وھمام عن قتادۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبہات بالرجال
من النساء والمتشبہین بالنساء من الرجال ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق انا معمر
عن یحییٰ بن ابی کثیر وایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات
من النساء ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عائشۃ **باب** ماجاء فی کراھیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ **حدثنا** محمد بن
بشار نا یحییٰ بن سعید القطان عن ثابت بن عمارۃ الحنفی عن غنیم بن قیس عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل
عین زانیۃ والمرأۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا وکذا یعنی زانیۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وھٰذا حدیث حسن صحیح
باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد الحفری عن سفیان

اور گدوانے والی کو۔ اور بال اُکھاڑنیوالی کو جو طلب کرنیوالی ہے واسطے حسن کے تغیر دینے والی ہے اللہ کی پیدائش کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حدیث کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپ نے لعنت کی اللہ نے پیوند کرنیوالی اور پیوند کرانیوالی کو اور رواغ لگانے والی اور رواغ لگوانے والی کو اور کہا نافع نے مراد داغ
لگانے سے جڑ دندان میں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور معقل بن یسار اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس سے
رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے نافع سے اُس نے
ابن عمر رضؓ سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے۔ اور اُنھوں نے اسمین قول نافع کا ذکر نہین کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُن عورتون کے بیانمین جو
مردونسے مشابہت کرین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ اور ہمام نے قتادہ سے
اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتونکو جو مردون کی سی چال چلین اور اُن
مردون کو جو عورتون کی سی چال چلین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا
خبر دی ہمکو معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر اور ایوب سے اُنھوں نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُن مردونکو جو مخنث[2] بنتے ہین اور اُن عورتون کو جو مردون کی سی چال چلتی ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ
سے **باب** اس بیانمین کہ عورت کو عطر لگا کر نکلنا حرام ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے ثابت
بن عمارہ حنفی سے اُسنے غنیم بن قیس سے اُسنے ابی موسیٰؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ہر آنکھ زنا کرنیوالی ہے۔ اور عورت
جب عطر لگائے اور کسی مجلس مین گذرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
باب مردون اور عورتون کی خوشبوئی کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد حفری نے سفیان سے

[1] پیوند کرنے سے یہ مراد ہے کہ اپنے بالون کے ساتھ اور بال ملائے جاوین تاکہ زیادہ معلوم ہون۔ اور رواغ لگانا یہ ہوتا ہے کہ مثلاً سوئی سے بدن پر سوراخ کرکے اسمین سرمہ ڈالدیا جائے تاکہ تل معلوم ہو جیسا
کہ عموماً عورات ہنود مین مروج ہے اور نافع نے جو داغ لگانیکے معنے دانتون کی جڑ کے ساتھ خاص کئے ہین یہ باعتبار عادت لوگون کے ہین ورنہ ممانعت تو تمام بدنسے یکسان ہے اور یہ فعل کرنیوالی اور کرانیوالی
دونوکو حرام ہے اور طیبی نے لکھا ہے کہ جس جگہ داغ لگایا جاوے وہ جگہ نجس ہو جاتی ہے اگر اس داغ کا دور کرنا علاج سے ممکن ہو تو اُسکا دور کرنا واجب ہے اور اگر ممکن نہین یعنی دور کرنے سے زخم ہو جاتا ہے تو
اگر اس زخم سے ہلاکت کا خوف ہو یا کسی عضو کے ہلاک ہونیکا یا ظاہر عضو مین نقصان فاحش ہو جاتا ہے تو پھر اسکا دور کرنا واجب نہین اور توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جائیگا اور اگر اسکے دور کرنے سے کسی عضو کا
نقصان نہین ہوتا تب بھی اسکا دور کرنا ہی واجب ہے اور تاخیر سے گنہگار ہوگا اور عورت کو بال اُکھاڑنے منھ سے حرام ہین مگر اس صورت مین کہ داڑھی یا مونچھین نکل آئین انتہی ۱۲ [2] مخنث کی دو قسم ہے ایک کہ
انکی پیدائش چال لباس وغیرہ مین عورتون کی سی ہے اور تکلف سے انکے اخلاق اختیار نہین کرتا ایسا آدمی تو معذور ہے دوسرا وہ جو خود تکلف سے انکا روتیہ اختیار کرے اور یہ حرام ہے جسکی ممانعت حدیثونمین آئی ہے ۱۲

عن الجریری عن ابی نضرة عن رجل عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طیب الرجال ما ظهر ریحه وخفی لونه وطیب النساء ما ظهر لونه وخفی ریحه حدثنا علی بن حجر انا اسمٰعیل بن ابراهیم عن الجریری عن ابی نضرة عن الطفاوی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه وهٰذا حدیث حسن الا ان الطفاوی لا نعرفه الا فی هٰذا الحدیث ولا نعرف اسمه وحدیث اسمٰعیل بن ابراهیم اتم واطول وفی الباب عن عمران بن حصین حدثنا محمد بن بشار اخبرنا ابوبکر الحنفی ثنا سعید عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصین قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان خیر طیب الرجال ما ظهر ریحه وخفی لونه وخیر طیب النساء ما ظهر لونه وخفی ریحه ونهی عن المیثرة الارجوان هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه باب ما جاء فی کراهیة رد الطیب حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا عزرة بن ثابت عن ثمامة بن عبد الله قال کان انس لا یرد الطیب وقال انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان لا یرد الطیب وفی الباب عن ابی هریرة هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا قتیبة نا ابن ابی فدیک عن عبد الله بن مسلم عن ابیه عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث لا ترد الوسائد والدهن واللبن هٰذا حدیث غریب وعبد الله بن مسلم هو ابن جندب وهو مدینی حدثنا عثمٰن بن مهدی نا محمد بن خلیفة نا یزید بن زریع عن حجاج الصواف عن حنان عن ابی عثمٰن النهدی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعطی احدکم الریحان فلا یرده فانه خرج من الجنة هٰذا حدیث غریب حسن ولا نعرف لحنان غیر هٰذا الحدیث وابو عثمٰن النهدی اسمه عبد الرحمٰن بن مل وقد ادرک زمن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یره ولم یسمع منه باب ما جاء فی کراهیة مباشرة الرجل للرجل والمرأة المرأة

اُسنے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو اور رنگ اُسکا پوشیدہ ہو (مثلاً عطر) اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور بو اُسکی پوشیدہ ہو مثلاً زعفران حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے طفاوی سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے۔ اور یہ حدیث حسن ہے مگر ہم طفاوی کو نہیں پہچانتے مگر اسی حدیث میں یعنی اس سے صرف یہی حدیث مروی ہے اور نہ ہم اس کا نام جانتے ہیں اور حدیث اسمعیل بن ابراہیم کی بہت پوری اور لمبی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین سے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا خبر دی ہم کو ابوبکر حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصینؓ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہے جس کی بو ظاہر ہو اور رنگ اُسکا پوشیدہ ہو اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور بو اُسکی پوشیدہ ہو اور منع کیا آپنے چادر سرخ سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے باب اس بیان میں کہ خوشبو کا رد کرنا مکروہ ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے عزرہ بن ثابت نے اُسنے ثمامہ بن عبد اللہ سے کہا اُسنے حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کی رد نہیں کرتے تھے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے عبد اللہ بن مسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں رد نہ کی جاویں ایک تکیہ دوسرے خوشبوئی تیسرے دودھ۔ یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن مسلم وہ جندب کا بیٹا ہے اور وہ مدینی ہے حدیث کی ہمسے عثمان بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خلیفہ نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے حجاج صواف سے اُسنے حنان سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے ریحان دیا جاوے تو چاہیئے کہ اسکو رد نہ کرے اس لیے کہ وہ جنت سے نکلا ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔ اور ہم نہیں پہچانتے واسطے حنان کے سوائے اس حدیث کے۔ اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمٰن بن مل ہے۔ اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے اور آپکو اُسنے دیکھا نہیں اور نہ کچھ آپ سے سُنا ہے۔ باب اس بیان میں کہ ننگا بدن لگانا مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے مکروہ ہے

ع طیبی رحمہ نے فرمایا کہ حریر کی سرخ چادر مراد ہے اور یہ حرام ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حریر اور غیر حریر دونوں ممنوع ہیں واللہ اعلم ۱۲ مصحح

حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق بن سلمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تباشر المرأة المرأة حتى تصفها لزوجها كانه ينظر اليها هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن ابى زياد نا زيد بن حباب اخبرنى الضحاك يعنى ابن عثمان اخبرنى زيد بن اسلم عن عبد الرحمن بن ابى سعيد عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الرجل الى عورة الرجل ولا تنظر المرأة الى عورة المرأة ولا يفضى الرجل الى الرجل فى الثوب الواحد ولا تفضى المرأة الى المرأة فى الثوب الواحد هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء فى حفظ العورة **حدثنا** احمد بن منيع نا معاذ بن معاذ ويزيد بن هارون قالا نا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا نبى الله عوراتنا ما نأتى منها وما نذر قال احفظ عورتك الا من زوجتك او ما ملكت يمينك قال قلت يا رسول الله اذا كان القوم بعضهم فى بعض قال ان استطعت ان لا يراها احد فلا ترينها قال قلت يا نبى الله اذا كان احدنا خاليا قال فالله احق ان يستحيى من الناس هذا حديث حسن

باب ما جاء ان الفخذ عورة **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن ابى النضر مولى عمر بن عبيد الله عن زرعة بن مسلم بن جرهد الاسلمى عن جده جرهد قال مر النبى صلى الله عليه وسلم بجرهد فى المسجد وقد انكشف فخذه قال ان الفخذ عورة هذا حديث حسن ما ارى اسناده بمتصل **حدثنا** الحسن بن على نا عبد الرزاق نا معمر عن ابى الزناد قال اخبرنى ابن جرهد عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم مر به وهو كاشف عن فخذه فقال النبى صلى الله عليه وسلم غط فخذك فانها من العورة هذا حديث حسن **حدثنا** واصل بن عبد الاعلى نا يحيى بن آدم عن الحسن بن صالح

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ننگا بدن لگائے عورت عورت سے تاکہ بیان کرے اُسکا واسطے اپنے خاوند کے گویا کہ وہ اسکی طرف دیکھ رہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا خبردی مجھے ضحاک یعنی ابن عثمان نے کہا خبردی مجھے زید بن اسلم نے عبدالرحمن بن ابی سعید سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کیطرف نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے اور نہ کوئی مرد کسی مرد کی طرف ایک کپڑے مین ہوپہنچے یعنے دو مرد ننگے بدن ملکر ایک کپڑے مین نہ سوئین - اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی طرف ایک کپڑے مین ہوپہنچے - یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** شرمگاہ کے نگاہ رکھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن معاذ اور یزید بن ہارون نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے مین نے کہا اے نبی اللہ کے اپنی شرمگاہون سے کیا ہم ظاہر کرین اور کیا چھوڑین فرمایا آپنے اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھ مگر اپنی بیوی سے یا اس سے کہ مالک ہوا داہنا ہاتھ تیرا کہا اُسنے مین نے کہا یا رسول اللہ جب قوم بعض بعض مین ہو تو کیا کیا جائے) فرمایا آپ نے اگر تو طاقت رکھے اس بات کی کہ اسکو کوئی نہ دیکھے تو مت دکھلا اُس کو کہا اُسنے مین نے کہا اے نبی اللہ کے جب کوئی ہم مین سے تنہا ہو تو کیا حال ہے فرمایا آپ نے پس اللہ تعالے بہت لائق ہے اسکے کہ شرم کیجائے اس سے بہ نسبت لوگون کے - یہ حدیث حسن ہے - **باب** اس بیان مین کہ ران شرمگاہ ہے یعنی اسکا ڈھانپنا واجب ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی النضر یعنی عمر بن عبیداللہ کے مولے سے اُسنے زرعہ بن مسلم بن جرہد اسلمی سے اُس نے اپنے دادا جرہد سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جرہد کے پاس مسجد مین گذرے اس حالت مین کہ اُسکی ران ننگی تھی فرمایا آپ نے بیشک ران شرمگاہ ہے یعنی جیسے فرج کا ڈھانپنا واجب ہے ویسا ہی اسکا واجب ہے - یہ حدیث حسن ہے مین اسکی سند کو متصل نہین جانتا **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ابی الزناد سے کہا خبردی مجھے ابن جرہد نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے پاس گذرے اس حالت مین کہ وہ اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران کو ڈھانپ لے اسلیئے کہ یہ شرمگاہ سے ہے - یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن آدم نے حسن بن صالح سے

۵؎ یعنی عورت عورت سے مس نہ کرے اسلیئے کہ جب مس کریگی تو وہ اپنے خاوند کے پاس اُسکے بدن کا حال بیان کریگی تو عموماً ایسا ہوگا کہ اسکا خاوند اسکی طرف دیکھ رہا ہے

عن عبداللہ بن محمد بن عقیل عن عبداللہ بن جرھد الاسلمی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الفخذ عورۃ ھذا حدیث
حسن غریب من ھٰذا الوجہ **حدثنا** واصل بن عبدالاعلیٰ الکوفی نا یحییٰ بن آدم نا اسرائیل عن ابی یحییٰ عن مجاھد عن
ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الفخذ عورۃ وفی الباب عن علی ومحمد بن جحش و عبداللہ بن جحش و ھٰذا حدیث حسن
غریب ولعبداللہ بن جحش ولابنہ محمد صحبۃ **باب** ماجاء فی النظافۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر نا خالد بن الیاس عن
صالح بن ابی حسان قال سمعت سعید بن المسیب یقول ان اللہ طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافۃ کریم یحب الکرم جواد
یحب الجود فنظفوا اراہ قال افنیتکم ولا تشبھوا بالیھود قال فذکرت ذلک لمھاجر بن مسمار فقال حدثنیہ عامر بن سعد عن ابیہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ الا انہ قال نظفوا افنیتکم ھٰذا حدیث غریب وخالد بن الیاس یضعف ویقال ابن ایاس
باب ماجاء فی الاستتار عند الجماع **حدثنا** احمد بن محمد بن نیزک البغدادی نا الاسود بن عامر نا ابو محیاۃ عن لیث عن
نافع عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی
الرجل الی اھلہ فاستحیوھم واکرموھم ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ وابو محیاۃ اسمہ یحییٰ بن یعلیٰ **باب**
ماجاء فی دخول الحمام **حدثنا** القاسم بن دینار الکوفی نا مصعب بن المقدام عن الحسن بن صالح عن لیث بن ابی سلیم
عن طاؤس عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلا یدخل حلیلتہ الحمام ومن کان
یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلا یدخل الحمام بغیر ازار ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلا یجلس علی مائدۃ

اُسنے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے عبداللہ بن جرہد اسلمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ران شرمگاہ ہے
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبدالاعلیٰ کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل
نے ابی یحییٰ سے اُس نے مجاہد سے اُسنے ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران شرمگاہ ہے۔ اور اس باب مین روایت
ہے علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور عبداللہ بن جحش اور اُس کے بیٹے محمد کی صحبت ہے آنحضرت سے۔ **باب**
نظافت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن الیاس نے صالح بن ابی حسان سے
کہا سنا مین نے سعید بن مسیب سے کہ کہتا بیشک اللہ تعالیٰ طیب ہے دوست رکھتا ہے طیب کو پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو کریم ہے دوست
رکھتا ہے کرم کو سخی ہے دوست رکھتا ہے سخاوت کو بس پاک کرو۔ (راوی کہتا ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ سعید نے اسکے آگے یہ کہا ہے) اپنے صحنون کو
اور یہود کے ساتھ مشابہت مت کرو۔ صالح کہتا ہے بس مین نے یہ حدیث مہاجر بن مسمار کے پاس ذکر کی بس کہا اُسنے مجھے یہ حدیث عامر بن سعد نے بواسطہ
اپنے باپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے کی ہے مگر اُسنے یہ کہا ہے کہ پاک کرو اپنے صحنونکو یعنی اُسنے لفظ اراہ کا جسکے معنی یہ ہین کہ مین گمان
کرتا ہون نہین ذکر کیا۔ یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف کیا گیا ہے۔ اور اسکو ابن ایاس بھی کہا جاتا ہے **باب** جماع کرنے کے وقت پردہ
کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نیزک بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر نے کہا حدیث کی مجھے ابو محیاۃ نے لیث سے
اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رض سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ننگا ہونے سے اسلئے کہ ساتھ تمہارے ایسے شخص ع ہین جو تمسے
مفارقت نہین کرتے مگر وقت پاخانہ کے اور اُسوقت مین کہ جب مرد اپنی اہل کے ساتھ جماع کرتا ہے پس تم اُنسے حیا کرو اور اُنکی عزت کرو۔ یہ حدیث
غریب ہے نہین پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے۔ اور ابو محیاۃ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔ **باب** حمام مین داخل ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قاسم بن دینار
کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے مصعب بن مقدام نے حسن بن صالح سے اُسنے لیث بن ابی سلیم سے اُسنے طاؤس سے اُسنے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی ایمان لاتا ہو ساتھ اللہ اور دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ نہ داخل کرے اپنی جورو کو حمام مین۔ اور جو کوئی ایمان لاتا ہو ساتھ اللہ اور
دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ نہ داخل ہو حمام مین بغیر تہ بند یعنی لنگی کے۔ اور جو کوئی ایمان لاتا ہو ساتھ اللہ اور دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ نہ
بیٹھے اُس مائدہ پر

ع شیخ رح نے لمعات مین فرمایا کہ اس سے مراد کراماً کاتبین اور محافظ فرشتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاخانہ اور بی بی سے جماع کے وقت وہ جدا ہوجاتے
ہین اور بعض نے کہا کہ صرف ملائکہ حفظہ مراد ہین کیونکہ کراماً کاتبین کسی حال مین جدا نہین ہوتے ہین۔ واللہ اعلم۔ محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

یدار علیهم الخمر هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث طاؤس عن جابر الا من هٰذا الوجه قال محمد بن اسمٰعیل لیث بن ابی سلیم صدوق وربما یهم فی الشئ وقال محمد قال احمد بن حنبل لیث لا یفرح بحدیثه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا حماد بن سلمة عن عبد الله بن شداد الاعرج عن ابی عذرة وکان قد ادرك النبی صلی الله علیه وسلم عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی الرجال والنساء عن الحمامات ثم رخص للرجال فی المیازر هٰذا حدیث لا نعرفه الا من حدیث حماد بن سلمة واسناده لیس بذاك القائم **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن منصور قال سمعت سالم بن ابی الجعد یحدث عن ابی الملیح الهذلی ان نساء من اهل حمص او من اهل الشام دخلن علی عائشة فقالت انتن اللاتی یدخلن نساءکم الحمامات سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من امرأة تضع ثیابها فی غیر بیت زوجها الا هتکت الستر بینها وبین ربها هٰذا حدیث حسن **باب** ما جاء ان الملائکة لا تدخل بیتا فیه صورة ولا کلب **حدثنا** سلمة بن شبیب والحسن بن علی الخلال وعبد بن حمید وغیر واحد واللفظ للحسن قالوا انا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة انه سمع ابن عباس یقول سمعت ابا طلحة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تدخل الملئکة بیتا فیه کلب ولا صورة تماثیل وهٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا روح بن عبادة نا مالك بن انس عن اسحٰق بن عبد الله بن ابی طلحة ان رافع بن اسحٰق اخبره قال دخلت انا وعبد الله بن ابی طلحة علی ابی سعید الخدری نعوده فقال ابو سعید اخبرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الملائکة لا تدخل بیتا فیه تماثیل او صورة شك اسحٰق لا یدری ایهما قال هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سوید نا عبد الله بن المبارك نا یونس بن ابی اسحٰق نا مجاهد نا ابو هریرة

کہ جسپر شراب کا دور چلتا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو طریق طاؤس سے جو راوی ہے جابر سے مگر اسی وجہ سے۔ کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے لیث بن ابی سلیم سچا آدمی ہے اور اکثر اوقات کسی چیز مین وہم کر جاتا ہے اور کہا محمد یعنی بخاری نے کہ کہا احمد بن حنبل نے لیث کی حدیث پر خوش نہ ہونا چاہیے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے عبد اللہ بن شداد اعرج سے اُسنے ابی عذرہ سے اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے اُسنے روایت کی حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مردون اور عورتون کو حمامون مین داخل ہونے سے۔ پھر مردون کو چادرون مین رخصت دی کہ چادر اوڑھ کر داخل ہو جائین۔ اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر طریق حماد بن سلمہ سے اور اسناد اسکی درست نہین ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے منصور سے کہا اُسنے سُنا مین نے سالم بن ابی الجعد سے کہ حدیث کرتا تھا ابی الملیح ہذلی سے یہ کہ چند عورتین اہل حمص سے یا اہل شام سے حضرت عائشہ رضؓ پر داخل ہوئین پس حضرت عائشہ رضؓ نے کہا تم ایسی ہو کہ تمھاری عورتین حمامون مین داخل ہوتی ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے جو عورت اپنے کپڑے اپنے خاوند کے غیر گھر مین رکھے یعنی آتارے تو اُسنے پھاڑ ڈالا پردے کو جو اُسکے اور اُسکے رب کے درمیان تھا۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** اس بیان مین کہ فرشتے نہین داخل ہوتے اس گھر مین کہ جس مین تصویر اور کتا[ع] ہو حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور حسین بن علی خلال اور عبد بن حمید اور کئی ایک نے اور لفظ حسن کے ہین کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے یہ کہ سُنا اُسنے ابن عباس رضؓ سے کہ کہتا سُنا مین نے ابا طلحہ رضؓ سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہین داخل ہوتے فرشتے اُس گھر مین کہ جس مین کتا اور تصویر ہو۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے یہ کہ رافع بن اسحاق نے خبر دی ہے۔ اسکو کہا اُسنے مین اور عبد اللہ بن ابی طلحہ ابی سعید خدری پر اُسکی عیادت کے واسطے داخل ہوئے پس کہا ابو سعید نے خبر دی ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ فرشتے نہین داخل ہوتے اُس گھر مین کہ جس مین بت یا تصویر ہو شک کیا ہے اسحاق نے وہ نہین جانتا کہ کون سا لفظ ان دونون مین سے اُسکے اُستاد نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہم سے مجاہد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو ہریرہ رضؓ نے

ع یعنی جو کتا بے ضرورت ہو وہ دخول ملائکہ سے مانع ہے لیکن جو کتا شکار یا زراعت و مویشی کی حفاظت کے واسطے ہو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل فقال لي كنت اتيتك البارحة فلم يمنعني ان اكون دخلت عليك البيت الذي كنت فيه الا انه كان في باب البيت تمثال الرجال وكان في البيت قرام ستر فيه تماثيل وكان في البيت كلب فمر برأس التمثال الذي بالباب فليقطع فيصير كهيئة الشجرة ومر بالستر فليقطع ويجعل منه وسادتين منتبذتين توطيان ومر بالكلب فيخرج ففعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان ذلك الكلب جروا للحسين او للحسن تحت نضد له فامر به فاخرج هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عائشة **باب** ماجاء في كراهية لبس المعصفر للرجال **حدثنا** عباس بن محمد البغدادي نا اسحاق بن منصور نا اسرائيل عن ابي يحيى عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو قال مر رجل وعليه ثوبان احمران فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فلم يرد عليه النبي صلى الله عليه وسلم السلام هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه ومعنى هذا الحديث عند اهل العلم انه كره لبس المعصفر ورأوا ان ما صبغ بالحمرة بالمدر او غير ذلك فلا باس به اذا لم يكن معصفرا **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن ابي اسحق عن هبيرة بن يريم قال قال علي بن ابي طالب نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب وعن القسي وعن الميثرة وعن الجعة قال ابو الاحوص وهو شراب يتخذ بمصر من الشعير هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدي قالا نا شعبة عن الاشعث بن سليم عن معاوية بن سويد بن مقرن عن البراء بن عازب قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا باتباع الجنائز وعيادة المريض وتشميت العاطس واجابة الداعي ونصرة المظلوم وابرار المقسم ورد السلام

کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے سو فرمایا کہ مین آپ کے پاس رات کو آیا پس مجھے آپ کے پاس اس گھر مین کہ جسمین آپ تھے کسی چیز نے داخل ہونے سے منع نہین کیا مگر اس گھر کے دروازے پر مردون کی تصویرین تھین اور اس گھر مین ایسا پردہ تھا کہ اُسمین تصویرین تھین۔ اور اُس گھر مین کتا تھا۔ پس آپ حکم دیجیے کہ تصویرین جو دروازے پر ہین قطع کی جائین سو وہ درخت کی طرح ہو جائین[1]۔ اور حکم دیجیے پردے کی بابت کہ وہ بھی قطع کر دیا جاوے اور اُسکے دو فرش بچھانیوالے بنائے جاوین کہ پانوٴن مین روندے جاوین اور کتے کے واسطے حکم دیجیے کہ گھر سے نکالدیا جاوے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کتے کا بچہ امام حسین کا تھا یا امام حسن رضی اللہ عنہما کا اُنکے تخت کے نیچے تھا پس آپ نے حکم دیا تو وہ بھی نکالدیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے **باب** اس بیان مین کہ معصفر کا پہننا مردون کے واسطے منع ہی **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے ابی یحیی سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہا اُسنے ایک مرد گذرا اور اُسپر دو کپڑے سُرخ تھے اور اُسنے آنحضرت پر سلام کیا پس آنحضرت نے اُسکے سلام کا جواب نہ دیا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ اور معنے اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہین کہ آپ نے معصفر کا پہننا مکروہ جانا ہی اور کہا اہل علم نے کہ جو چیز سُرخی سے یعنی مثلاً اینٹ سے رنگی جائے یا غیر اس سے تو اس کا کچھ خوف نہین جبکہ معصفر نہو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے ہبیرہ بن یریم سے کہا اُسنے فرمایا علیؓ بن ابی طالب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی سونے کی انگوٹھی سے اور قسی[3] سے اور میثرہ سے اور جعہ سے کہا ابو الاحوص نے یہ ایک شراب ہی جو مصر مین جو سے بنائی جاتی ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے شعبہ نے اشعث بن سلیم سے اُسنے معاویہ بن سوید بن مقرن سے اُسنے براء بن عازبؓ سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا حکم دیا ہی اور سات چیزون سے منع کیا ہی۔ حکم دیا ہے جنازے کے پیچھے چلنے کا۔ اور بیمار کی عیادت کا۔ اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا۔ اور دعوت کے قبول کرنے کا۔ اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور قسم کرنیوالے کو سچا[4] کرنے کا اور سلام کا جواب دینا

[1] یعنی جیسے درخت ہوتا ہی کہ کوئی شاخ کسی طرف اور کوئی کسی طرف ایسے ہی وہ ہو جائین کہ جب مثلاً اُنکے سر کاٹے جائینگے تو وہ بھی ذی روح کی شکل نہ رہ جائینگے پس درخت مین اور انمین کوئی فرق نہ رہیگا ۱۲ [2] ایسا ہی درمختار اور مجتبیٰ اور قہستانی وغیرہ کتب فقہ مین لکھا ہی ۱۲ [3] قس ایک شہر کا نام ہی وہان یہ کپڑا السی اور ریشم سے بنایا جاتا ہی اسلئے اسکی طرف منسوب ہوا اور میثرہ زین پوش کے نیچے بچھایا جاتا ہی کراہت اسکی بھی اسی وجہ سے ہی کہ ریشم کا ہوتا ہی ۱۲ [4] سچا کرنا اسطور سے کہ اگر کسی نے تجھ پر قسم کھائی کہ جو مین تجھے کہتا ہون اُسکو کر تو اسکی قسم کے موافق کرنا ۱۲

ونهانا عن سبع عن خاتم الذهب او حلقة الذهب وانية الفضة ولبس الحرير والديباج والاستبرق والقسى هٰذا حديث حسن صحيح واشعث بن سليم هو اشعث بن ابى الشعثاء وابو الشعثاء اسمه سليم بن اسود **باب** ماجاء فى لبس البياض **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدى نا سفيان عن حبيب بن ابى ثابت عن ميمون بن ابى شبيب عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا البياض فانها اطهر واطيب وكفنوا فيها موتاكم هٰذا حديث حسن صحيح وفى الباب عن ابن عباس وابن عمر **باب** ماجاء فى الرخصة فى لبس الحمرة للرجال **حدثنا** هناد نا عبثر بن القاسم عن الاشعث وهو ابن سوار عن ابى اسحٰق عن جابر بن سمرة قال رايت النبى صلى الله عليه وسلم فى ليلة اضحيان فجعلت انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم والى القمر وعليه حلة حمراء فاذا هو عندى احسن من القمر هٰذا حديث حسن غريب لانعرفه الا من حديث اشعث وروٰه شعبة والثورى عن ابى اسحٰق عن البراء بن عازب قال رايت على رسول الله صلى الله عليه وسلم حلة حمراء **حدثنا** بذلك محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن ابى اسحٰق ح وثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر انا شعبة عن ابى اسحاق بهٰذا وفى الحديث كلام اكثر من هٰذا سألت محمدا فقلت له حديث ابى اسحاق عن البراء اصح او حديث جابر بن سمرة فراى كلا الحديثين صحيحا وفى الباب عن البراء وابى جحيفة **باب** ماجاء فى الثوب الاخضر **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدى نا عبيد الله بن اياد بن لقيط عن ابيه عن ابى رمثة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه بردان اخضران هٰذا حديث حسن غريب لانعرفه الا من حديث عبيد الله بن اياد وابو رمثة التيمى اسمه حبيب بن حيان ويقال اسمه رفاعة بن يثربى **باب** فى الثوب الاسود **حدثنا** احمد بن منيع نا يحيىٰ بن زكريا بن ابى زائدة اخبرنى ابى عن مصعب بن شيبة عن صفية ابنة شيبة عن عائشة قالت خرج النبى صلى الله عليه وسلم ذات غداة وعليه مرط من شعر اسود

اور سات چیزون سے منع کیا ہے ہے سونیکی انگوٹھی سے یا سونیکے حلقے سے (شک راوی) اور چاندی کے برتن سے اور ریشم اور دیبا اور رلاہی اور قسی کے پہننے سے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور اشعث بن سلیم وہ اشعث بن ابی الشعثار ہے اور ابو الشعثار کا نام سلیم بن اسود ہی **باب** سفید کپڑے کے پہننے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے میمون بن ابی شبیب سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے سفید پہنو اسلئے کہ وہ اطہر اور اطیب ہے اور اسمین اپنے مردون کو کفن پہناؤ ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور ابن عمر سے **باب** اس بیان مین کہ سرخ کپڑے کا پہننا مردون کے واسطے رخصت ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبثر بن قاسم نے اشعث سے اور وہ سوار کا بیٹا ہے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے جابر بن سمرہؓ سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات مین دیکھا سو مین نے آنحضرت اور چاند کی طرف دیکھنا شروع کیا اور آنحضرت پر سرخ لباس تھا ۔ دیکھا تو آنحضرت ہی میرے نزدیک چاند سے زیادہ خوبصورت ہوئے یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اشعث سے ۔ اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازبؓ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سرخ لباس دیکھا **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے ساتھ اسکے ۔ اور حدیث مین کلام اس سے بہت ہے ۔ مین نے محمد سے سوال کیا مین نے اس سے کہا کہ کیا حدیث ابی اسحاق کی جو براء سے ہے زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کی ۔ پس اُسنے دونون حدیثون کو صحیح کہا ۔ اور اس باب مین روایت ہے براء اور ابی جحیفہ سے **باب** سبز کپڑے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن ایاد بن لقیط نے اپنے باپ سے اُسنے ابی رمثہ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس حالتمین کہ آپ پر دو چادرین سبز تھین ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبید اللہ بن ایاد سے اور ابو رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور کہا گیا ہی کہ نام اسکا رفاعہ بن یثربی تھا ۔ **باب** سیاہ کپڑے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے مصعب بن شیبہ سے اُسنے صفیہ بنت شیبہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے ایک صبح کو نبی صلعم نکلے اور آپ کے اوپر سیاہ بالون کی یعنی پشم کی چادر تھی

هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ماجاء في الثوب الاصفر **حدثنا** عبد بن حميد نا عفان بن مسلم الصفار ابو عثمن نا عبد الله بن حسان انه حدثته جدتاه صفية بنت علية ودحية بنت علية حدثتاه عن قيلة بنت مخرمة وكانتا ربيبتيها وقيلة جدة ابيهما امامه انها قالت قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت الحديث بطوله حتى جاء رجل وقد ارتفعت الشمس فقال السلام عليك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ورحمة الله وعليه تعني النبي صلى الله عليه وسلم ثوبين مليتين كانتا بزعفران وقد نفضتا ومعه عسيب نخلة حديث قيلة لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن حسان **باب** ماجاء في كراهية التزعفر والخلوق للرجال **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد ح وثنا اسحاق بن منصور نا عبد الرحمن بن مهدي عن حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التزعفر للرجال هذا حديث حسن صحيح وروى شعبة هذا الحديث عن اسمعيل بن علية عن عبد العزيز بن صهيب عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن التزعفر **حدثنا** بذلك عبد الله بن عبد الرحمن نا ادم عن شعبة قال ومعنى كراهية التزعفر للرجال ان يتزعفر الرجل يعني ان يتطيب به **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي عن شعبة عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عمر يحدث عن يعلى بن مرة ان النبي صلى الله عليه وسلم ابصر رجلا متخلقا قال اذهب فاغسله ثم اغسله ثم لا تعد هذا حديث حسن وقد اختلف بعضهم في هذا الاسناد عن عطاء بن السائب قال علي قال يحيى بن سعيد من سمع من عطاء بن السائب قديما فسماعه صحيح وسماع شعبة وسفيان من عطاء بن السائب صحيح الا حديثين عن عطاء بن السائب

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** زرد کپڑے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم صفار یعنی ابو عثمان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن حسان نے یہ کہ حدیث کی ہے اسکو دونون دادی اسکی نے یعنے صفیہ بنت علیہ اور دحیہ بنت علیہ نے حدیث کی ہے ان دونون نے اسکو قیلہ بنت مخرمہ سے اور وہ دونون اسکی تربیت یافتہ تھین۔ اور قیلہ ان دونون کے باپ کی نانی ہے تحقیق اُسنے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین سو اُسنے لمبی حدیث ذکر کی (آخرمین اُسنے یہ بیان کیا) یہانتک کہ ایک مرد آیا اس حالت مین کہ آفتاب بلند ہوگیا تھا۔ پس کہا اُسنے السلام علیک یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر دو کپڑے زعفران سے رنگے ہوئے تھے اور ان دونون کپڑون نے اپنا رنگ چھوڑا ہوا تھا یعنی اثر رنگ کا بہت تھوڑا اثر باقی رہا تھا۔ اور آپ کے پاس کھجور کی ٹہنی تھی۔ قیلہ کی حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر طریق عبد اللہ بن حسان سے **باب** اس بیان مین کہ زعفران اور خلوق[۱] کا پہننا مردون کے واسطے منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ح اور حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن زید سے اُسنے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردون کو زعفرانی رنگ سے منع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو اسمٰعیل بن علیہ سے اُسنے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے منع کیا ہے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے آدم نے شعبہ سے کہا اُسنے معنی اس بات کے کہ مردون کے واسطے زعفران منع ہے یہ ہین کہ اسکے ساتھ خوشبو لگانی مردون کو منع ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے اُسنے عطار بن سائب سے کہا اُسنے سنا مین نے ابا حفص بن عمر سے کہا حدیث کرتا تھا یعلی بن مرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا فرمایا آپ نے اسکو جا اور اسکو دھوڈال پھر اسکو دھوڈال یعنی خوب طرح سے صاف کر پھر اسکا اعادہ نہ کر یعنی پھر نہ لگائیو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض لوگون نے اسکی اسناد مین جو عطار بن سائب سے ہے اختلاف کیا ہے کہا علی نے کہا یحیےٰ بن سعید نے جس شخص نے عطار بن سائب سے پہلے زمانہ مین سنا ہے تو سماع اسکا صحیح ہے یعنی جسنے عطار سے پہلی عمر مین حدیثین سنی ہین تو اس کی حدیثین ٹھیک ہین۔ اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطار بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثین جو مروی ہین عطار بن سائب سے

[۱] خلوق ایک قسم کی مرکب خوشبو دار ہے جو زعفران وغیرہ اشیا سے بنائی جاتی ہے اسپر سرخی غالب رہتی ہے زعفران کے حق مین جو حدیثین آئی ہین اگرچہ بعض اُن مین سے اسکے جواز پر بھی دال ہین مگر اکثر حدیثین اسکے عدم جواز پر شاہد ہین پس اسکا ترک کرنا ہی بہتر ہے۔

عن زاذان قال شعبة سمعتهما منه باخرة يقال ان عطاء بن السائب كان فى اخر عمره قد ساء حفظه وفى الباب عن عمار وابى موسى وانس **باب** ماجاء فى كراهية الحرير والديباج **حدثنا** احمد بن منيع نا اسحق بن يوسف الازرق ثنى عبد الملك بن ابى سليمان ثنى مولى اسماء عن ابن عمر قال سمعت عمر يذكر ان النبى صلى الله عليه وسلم قال من لبس الحرير فى الدنيا لم يلبسه فى الاخرة وفى الباب عن على وحذيفة وانس وغير واحد قد ذكرناه فى كتاب اللباس هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن عمر ومولى اسماء ابنة ابى بكر الصديق اسمه عبد الله ويكنى اباعمرو وقد روى عنه عطاء بن ابى رباح وعمرو بن دينار **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن ابى مليكة عن المسور بن مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم اقبية ولم يعط مخرمة شيئا فقال مخرمة يا بنى انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فانطلقت معه قال ادخل فادعه لى فدعوته فخرج النبى صلى الله عليه وسلم وعليه قباء منها فقال خبأت لك هذا قال فنظر اليه فقال رضى مخرمة هذا حديث حسن صحيح وابن ابى مليكة اسمه عبد الله بن عبيد الله بن ابى مليكة **باب** ماجاء ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانى نا عفان بن مسلم نا همام عن قتادة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده وفى الباب عن ابى الاحوص عن ابيه وعمران بن حصين وابن مسعود هذا حديث حسن **باب** ماجاء فى الخف الاسود **حدثنا** هناد نا وكيع عن دلهم بن صالح عن حجير بن عبد الله عن ابن بريدة عن ابيه ان النجاشى اهدى للنبى صلى الله عليه وسلم خفين اسودين ساذجين فلبسهما ثم توضأ ومسح عليهما هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث دلهم ورواه محمد بن ربيعة

اُسنے روایت کی زاذان سے کہا شعبہ نے مین نے ان دونون کو اس سے آخر عمر مین سنا ہے ۔ کہا گیا ہے کہ عطا ابن سائب کا حافظہ اسکی پچھلی عمر مین ناقص ہوگیا تھا ۔ اور اس باب مین روایت ہے عمار اور ابو موسیٰ اور انس سے رضی اللہ عنہم ۔ **باب** ریشم اور دیبا کی ممانعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن یوسف ازرق نے کہا حدیث کی مجھے عبد الملک بن ابی سلیمان نے کہا حدیث کی مجھے اسماء کے مولی نے ابن عمر سے کہا اُسنے سنا مین نے حضرت عمر سے کہ ذکر کرتے تھے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا مین ریشم پہنے گا وہ اُسکو آخرت مین نہین پہنے گا ۔ اور اس باب مین روایت ہے علی اور حذیفہ اور انس اور کئی ایک سے رضی اللہ عنہم ۔ اور ہمنے اُس کو کتاب اللباس مین ذکر کیا ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور یہ کئی وجہ سے حضرت عمرؓ سے مروی ہے اور اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ کے غلام کا نام عبد اللہ ہے اور کنیت اُس کی ابا عمرو ہے ۔ اور روایت کی ہے اس سے عطا ابن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے مسور بن مخرمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چند قبائین تقسیم کین اور مخرمہ کو کچھ نہ دیا پس کہا مخرمہ نے اے میرے بیٹے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چل کہا اُس نے سو مین اُسکے ساتھ چلا کہا اُسنے داخل ہو اور آپ کو میرے پاس بلا لا سو مین نے آپ کو اسکے پاس بلایا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اس حالت مین کہ آپ کے پاس انہین سے ایک قبا تھی سو فرمایا آپنے مین نے یہ تیرے واسطے چھپا رکھی تھی کہا اُسنے پس مخرمہ نے اُسکی طرف دیکھا پس فرمایا آپنے راضی ہوگیا ہے مخرمہ ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے ۔ **باب** اس بیان مین کہ اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے آثار دیکھے **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے آثارؑ دیکھے اور اس باب مین روایت ہے ابی الاحوص سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اور عمران بن حصین سے اور ابن مسعود سے یہ حدیث حسن ہے **باب** سیاہ موزے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے دلہم بن صالح سے اُسنے حجیر بن عبد اللہ سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو موزے سیاہ سادے (یعنے غیر منقش یا بیداغ) بھیجے سو آپنے ان دونو نکو پہنا پھر وضو کیا اور انپر مسح کیا یہ حدیث حسن ہی صرف ہم اسکو طریق دلہم سے پہچانتے ہین ۔ اور روایت کیا ہی اسکو محمد بن ربیعہ نے

ؑ یعنے جس کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتون سے سرفراز فرماوے اُسکو چاہیئے کہ اپنے حال کے موافق اُس کا اظہار کرے اور اپنے مناسب حال لباس پہنے کہ یہ بھی نوع شکر ہے " محمہ " تقی عفا اللہ عنہ

عن دلهم **باب** ماجاء فی النهی عن نتف الشیب **حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمدانی نا عبدة عن محمد بن اسحٰق عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن نتف الشیب وقال انه نور المسلم هٰذا حدیث حسن وقد رواه عبد الرحمٰن بن الحارث وغیر واحد عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده **باب** ماجاء ان المستشار مؤتمن **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن داؤد بن ابی عبد الله عن ابن جدعان عن جدته عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المستشار مؤتمن وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة وابن عمر هٰذا حدیث غریب من حدیث ام سلمة **حدثنا** احمد بن منیع نا الحسن بن موسیٰ نا شیبان عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المستشار مؤتمن هٰذا حدیث قد رواه غیر واحد عن شیبان بن عبد الرحمٰن النحوی وشیبان هو صاحب کتاب وهو صحیح الحدیث ویکنی ابو معاویة **حدثنا** عبد الجبار بن العلاء العطار عن سفیان بن عیینة قال قال عبد الملک بن عمیر انی لاحدث بالحدیث فما اخرم منه حرفا **باب** ماجاء فی الشوم **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن الزهری عن سالم وحمزة ابنی عبد الله بن عمر عن ابیهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الشوم فی ثلاثة فی المرأة والمسکن والدابة هٰذا حدیث حسن صحیح وبعض اصحاب الزهری لایذکرون فیه عن حمزة وانما یقولون عن سالم عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم وهٰکذا روی لنا ابن ابی عمر هٰذا الحدیث عن سفیان بن عیینة عن الزهری عن سالم وحمزة ابنی عبد الله بن عمر عن ابیهما عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان عن الزهری عن سالم عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه سعید بن عبد الرحمٰن عن حمزة وروایة سعید اصح لان علی بن المدینی والحمیدی

دلہم سے **باب** سفید بال اُکھاڑنے کی ممانعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے[ع] سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ مسلمان کا نور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو عبد الرحمٰن بن حارث وغیرہ نے عمرو بن شعیب سے **باب** اس بیان مین کہ جس سے مشورہ کیا جاوے وہ امین ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے داؤد بن ابی عبد اللہ سے اُسنے ابن جدعان سے اُسنے اپنی دادی سے اُسنے ام سلمہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے مشورہ کیا جاوے وہ امین ہوتا ہے یعنے اُسکو اس راز مین خیانت کرنی نہین چاہیئے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث غریب ہے طریق ام سلمہ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سے مشورہ کیا جائے وہ امین ہے اس حدیث کو کئی ایک نے شیبان بن عبد الرحمٰن نحوی سے روایت کیا ہے اور شیبان وہ صاحب کتاب ہے اور وہ صحیح الحدیث ہے اور کنیت اُسکی ابا معاویہ ہے **حدیث** کی ہمسے عبد الجبار بن علاء عطار نے سفیان بن عیینہ سے کہا اُسنے کہ کہا عبد الملک بن عمیر نے مین حدیث بیان کرتا ہون اور اس سے ایک حرف بھی کم نہین کرتا **باب** شوم کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سالم اور حمزہ سے جو دونون بیٹے عبد اللہ بن عمر کے ہین اُنھون نے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شومی تین چیزونین ہے عورت اور گھر اور چارپایہ مین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اصحاب زہری کے اس سند مین حمزہ کا ذکر نہین کرتے اور کہتے ہین مروی ہے سالم سے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسا ہی روایت کیا ہے ہمارے واسطے اس حدیث کو ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم اور حمزہ سے جو دونون بیٹے عبد اللہ بن عمر کے ہین اُنھون نے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُسمین یہ ذکر نہین ہے کہ یہ روایت ہے بواسطہ سعید بن عبد الرحمٰن کے حمزہ سے۔ اور روایت سعید کی صحیح ہے اسلئے کہ علی بن مدینی اور حمیدی نے

ع شیخ عبد الحق محدث رحمہ اللہ نے ترجمہ مشکوۃ مین فرمایا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ایک روایت مین منقول ہے کہ سفید بال کا اُکھاڑنا اگر بقصد زینت اور تکلف نہ ہو تو جائز ہے اور امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لا باس ہے ۱۲

۱۱ لیکن مختار اور معتبر اس کا خلاف ہے واللہ اعلم ۱۲ محمد رفیق عفا اللہ عنہ

رووا عن سفیان ولم یرو لنا الزهری هذا الحدیث الا عن سالم عن ابن عمر وروی مالک بن انس هذا الحدیث عن الزهری وقال عن سالم وحمزة ابنی عبداللہ بن عمر عن ابیهما وفی الباب عن سهل بن سعد وعائشة وانس وقد روی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قال ان کان الشوم فی شئ ففی المرأة والدابة والمسکن وقد روی حکیم بن معویة قال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول لاشوم وقد یکون الیمن فی الدار والمرأة والفرس **حدثنا** بذلک علی بن حجر نا اسمعیل بن عیاش عن سلیمن بن سلیم عن یحیی بن جابر الطائی عن معاویة بن حکیم عن عمه حکیم بن معاویة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم بهذا **باب** ماجاء لا یتناجی اثنان دون الثالث **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش ح وثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن الاعمش عن شقیق عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا کنتم ثلاثة فلا یتنجی اثنان دون صاحبهما وقال سفیان فی حدیثه لا یتناجا اثنان دون الثالث فان ذلک یحزنه هذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قال لا یتناجا اثنان دون واحد فان ذلک یؤذی المؤمن واللہ یکره اذی المؤمن وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة وابن عباس **باب** ماجاء فی العدة **حدثنا** واصل بن عبدالاعلی الکوفی نا محمد بن فضیل عن اسمعیل بن ابی خالد عن ابی جحیفة قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ابیض قد شاب وکان الحسن بن علی یشبهه وامر لنا بثلاثة عشر قلوصا فذهبنا نقبضها فاتانا موته فلم یعطونا شیئا فلما قام ابو بکر قال من کانت له عند رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عدة فلیجئ فقمت الیه

(حاشیہ: یتناجی)

روایت کیا ہے سفیان سے اور نہین روایت کی ہمارے پاس زہری نے یہ حدیث مگر بواسطہ سالم کے ابن عمر سے۔ اور روایت کیا ہے مالک بن انس نے اس حدیث کو زہری سے اور کہا کہ یہ روایت ہے سالم اور حمزہ سے جو بیٹے ہین عبداللہ بن عمر کے اُنھون نے روایت کی اپنے باپ سے اور اس باب مین روایت ہے سہل بن سعد اور عائشہ اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر نحوست کسی چیز مین ہے تو عورت اور چارپائے اور گھر مین ہے۔ اور روایت کی ہے حکیم بن معاویہ نے کہ کہا اُسنے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نحوست کوئی چیز نہین ہے۔ اور ہوتی ہے برکت گھر اور عورت اور گھوڑے مین **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے سلیمان بن سلیم سے اُس نے یحیٰی بن جابر طائی سے اُسنے معاویہ بن حکیم سے اُسنے اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے **باب** اس بیان مین کہ نہ سرگوشی کرین دو آدمی سوائے تیسرے کے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے ح اور حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے عبداللہ رضی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین آدمی ہو تو نہ سرگوشی کرین دو آدمی سوائے صاحب اپنے کے یعنے سوائے تیسرے کے۔ اور کہا سفیان نے اپنی حدیث مین نہ سرگوشی کرین دو آدمی سوائے تیسرے کے اسلئے کہ یہ اسکو غم مین ڈالتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہ سرگوشی کرین دو سوائے ایک کے اس لئے کہ یہ بات ایذا دیتی ہے مومن کو اور اللہ تعالےٰ مکروہ جانتا ہے مومن کی ایذا کو۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم **باب** وعدہ[1] کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے واصل بن عبدالاعلی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے ابی جحیفہ سے کہا اُس نے دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کہ بوڑھے ہوگئے تھے اور حسن بن علی آپ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور ہمارے لئے آنحضرت نے تیرہ اونٹنیون کا حکم دیا تھا پھر ہم اُنکے قبض کرنے کو گئے پھر ہم کو آپ کی موت کی خبر پہونچی پھر ہمکو اُنھون نے (یعنے جنکے پاس اونٹنیان تھین) کوئی چیز نہ دی سو جب حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے یعنے خلیفہ ہوئے تو فرمایا جس شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی وعدہ ہو تو چاہیئے کہ آوے سو مین بھی انکی طرف کھڑا ہوا

[1] وعدہ اگر خود کسی سے کیا ہو تو اسکا ایفا واجب ہے برخلاف وعدہ غیر کے یعنی اگر کسی غیر نے کسی کے ساتھ وعدہ کیا ہو تو اسکا ایفا غیر کے ذمے واجب نہین ہان اگر غیر کے وعدہ کو پورا کرے تو مستحب ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے آنحضرت کے وعدہ کو پورا کیا تھا اسی واسطے اسکو کتاب الآداب مین لایا ہے ۱۲

فاخبرته فامرلنا بها هٰذا حدیث حسن وقد روی مروان بن معاویة هٰذا الحدیث باسناد له عن ابی جحیفة نحو هٰذا و
قد روی غیر واحد عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن ابی جحیفة قال رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وکان الحسن بن
علی یشبهه ولم یزیدوا علی هٰذا **حدثنا** محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید عن اسمٰعیل بن ابی خالد نا ابو جحیفة قال رایت
النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وکان الحسن بن علی یشبهه وهٰکذا روی غیر واحد عن اسمٰعیل بن ابی خالد نحو هٰذا
وفی الباب عن جابر وابی جحیفة وهب السوائی **باب** ماجاء فی فداك ابی وامی **حدثنا** ابراهیم بن سعید الجوهری
نا سفیان بن عیینة عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب عن علی قال ما سمعت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم جمع
ابویه لاحد غیر سعد بن ابی وقاص **اخبرنا** الحسن بن الصباح البزار نا سفیان عن ابن جدعان ویحییٰ بن سعید
سمعا سعید بن المسیب یقول قال علی ما جمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اباه وامه لاحد الا لسعد بن ابی وقاص
قال له یوم احد ارم فداك ابی وامی وقال له ارم ایها الغلام الحزور وفی الباب عن الزبیر وجابر هٰذا حدیث
حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن علی وقد روی غیر واحد هٰذا الحدیث عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن
المسیب عن سعد بن ابی وقاص قال جمع لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ابویه یوم احد **حدثنا** بذلك
قتیبة بن سعید نا اللیث بن سعد وعبد العزیز بن محمد عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب عن سعد
بن ابی وقاص قال جمع لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ابویه یوم احد هٰذا حدیث حسن صحیح وکلا
الحدیثین صحیح **باب** ماجاء فی یا بنی **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا ابو عوانة نا ابو عثمٰن
شیخ له عن انس ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال له یا بنی وفی الباب

اور انکو خبر دی پس ہمارے لئے انکا حکم دیا یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہی مروان بن معاویہ نے اس حدیث کو ساتھ اپنی اسناد کے کہ روایت ہی
ابی جحیفہ سے مثل اسکے۔ اور کئی ایک نے روایت کی ہے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے ابی جحیفہ سے کہ کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہی۔ اور حضرت حسن بن علی آپسے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ اور انھون نے اسپر زیادتی نہین کی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا
حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث کی ہمسے ابو جحیفہ نے کہا اُسنے دیکھا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور حسن بن علی آپسے زیادہ مشابہ تھے اور ایسا ہی کئی ایک نے روایت کیا ہے اسمٰعیل بن ابی خالد سے مثل اسکے۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر
اور ابو جحیفہ یعنے وہب بن سوائی سے رضی اللہ عنہم۔ **باب** اس قول کے بیان مین فداک ابی وامی **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری
نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اُس نے مین نے نہین سنا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ سوائے سعد بن وقاص رضؓ کے کسی اور کے لئے والدین جمع کئے ہون۔ **خبر دی** ہمکو حسن بن صباح بزار نے
کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن جدعان اور یحییٰ بن سعید سے سنا اُن دونون نے سعید بن مسیب سے کہ کہتا فرمایا ہے حضرت علی نے نہین جمع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کسی کے اپنے والدین کو مگر واسطے سعد بن ابی وقاص کے یعنی آنحضرت نے کسی شخص کے واسطے
نہین کہا کہ میرے والدین تجھپر قربان ہون سواے سعد کے۔ آپ نے اُسکے واسطے احد کے دن فرمایا تھا تیر اندازی کر میری مان اور باپ تجھپر
قربان ہون اور کہا اسکو تیر چلا اے زور آور لڑکے۔ اور اس باب مین روایت ہے زبیرؓ اور جابرؓ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث
کئی وجہ سے حضرت علیؓ سے مروی ہے۔ اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُس نے
سعد بن ابی وقاص سے کہا اُسنے میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو احد کے دن جمع کیا تھا یعنی فرمایا میرے
والدین تجھپر قربان ہون **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد اور عبد العزیز بن محمد نے یحییٰ بن سعید سے
اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے احد کے دن اپنے مان باپ کو جمع
کیا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہ دونون حدیثین صحیح ہین **باب** اس قول کے بیان مین اے بیٹے میرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب
نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عثمان شیخ نے واسطے اُسکے انس سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا اُسکو اے بیٹے میرے اور اس باب مین روایت ہے

عن المغيرة وعمر بن ابی سلمة هٰذا حديث حسن صحيح غريب من هٰذا الوجه وقد روی من غير هٰذا الوجه عن انس و
ابی عثمٰن هٰذا شيخ ثقة وهو الجعد بن عثمان ويقال ابن دينار وهو بصری وقد روی عنه يونس بن عبيد وشعبة وغير واحد
من الائمة **باب** ماجاء فی تعجيل اسم المولود **حدثنا** عبيدالله بن سعد بن ابراهيم بن سعد بن ابراهيم بن عبد الرحمٰن
بن عوف ثنی عمی يعقوب بن ابراهيم بن سعد ناشريك عن محمد بن اسحٰق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبی
صلی الله عليه وسلم امر بتسمية المولود يوم سابعة ووضع الاذی عنه والعق هٰذا حديث حسن غريب **باب** مايستحب
من الاسماء **حدثنا** عبد الرحمٰن بن الاسود ابو عمرو الوراق البصری نا معمر بن سليمان الرقی عن علی بن صالح الزنجی عن
عبد الله بن عثمان عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم قال احب الاسماء الی الله عبد الله وعبد الرحمٰن هٰذا حديث
حسن غريب من هٰذا الوجه **باب** ماجاء مايكره من الاسماء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو احمد نا سفيان عن ابی الزبير
عن جابر عن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لانهين ان يسمی رافع وبركة ويسار هٰذا حديث غريب هٰكذا
رواه ابو احمد عن سفيان عن ابی الزبير عن جابر عن عمر وابو احمد ثقة حافظ والمشهور عند الناس هٰذا الحديث عن جابر
عن النبی صلی الله عليه وسلم ليس فيه عمر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد عن شعبة عن منصور عن هلال بن يساف
عن الربيع بن عميلة الفزاری عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا تسم غلامك رباح ولا افلح
ولا يسار ولا نجيح يقال اثم هو فيقال لا هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن ميمون المكی نا سفيان بن عيينة عن
ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم قال اخنع اسم عند الله يوم القيٰمة

مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور کئی وجہ سے انس سے مروی ہے۔ اور ابو عثمان یہ شیخ ثقہ ہے اور وہ جعد
بن عثمان ہے اور کہا گیا ہے ابن دینار اور یہ بصری ہے۔ اور روایت کی ہے اس سے یونس بن عبید اور شعبہ نے اور کئی ایک نے اماموں نے **باب**
اس بیان میں کہ اولاد کا نام جلدی رکھنا چاہیئے **حدیث** کی ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا
حدیث کی مجھے میرے چچا یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے
باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد کے نام رکھنے کا ساتویں دن حکم کیا ہے اور دور کرنے پلیدی کا اُس سے
اور عقیقہ کرنیکا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** کیا مستحب ہے ناموں سے **حدیث** کی ہم سے عبد الرحمٰن بن اسود ابو عمرو وراق بصری
نے کہا حدیث کی ہمسے معمر بن سلیمان رقی نے علی بن صالح زنجی سے اُسنے عبد اللہ بن عثمان سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہت پسندیدہ نام اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب
ہے **باب** جو مکروہ ہیں ناموں سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے
ابی الزبیرؓ سے اُسنے جابرؓ سے اُسنے عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں البتہ منع کرتا ہوں کہ یہ نام رکھا جاوے رافع
اور برکت اور یسار۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو ابو احمد نے سفیان سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے
اُسنے عمر سے۔ اور ابو احمد ثقہ حافظ ہے۔ اور مشہور لوگوں کے پاس یہ حدیث بواسطہ جابر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اسمیں عمر کا ذکر
نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے
ربیع بن عمیلہ فزاری سے اُسنے سمرہ بن جندب سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نام رکھ اپنے لڑکے کا رباح اور افلح
اور یسار اور نجیح۔ کہا جاتا ہے کیا وہ اس جگہ ہے پس کہا جائیگا کہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن میمون مکی نے
کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے
کہ فرمایا آپ نے ذلیل تر نام ہونگا اللہ کے نزدیک دن قیامت کے

۱؎ ممانعت کی وجہ ظاہرا یہی معلوم ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کوئی شخص کسی وقت دریافت کرے کہ برکت گھر میں ہے تو اسکی عدم موجودگی کے وقت یہی کہنا پڑیگا کہ
برکت نہیں ہے تو اس صورت میں تفاول بہتر نہیں ہوتا ہے ایسے اور نام ہیں جنمیں اس قسم کی بو آتی ہے چنانچہ رافع میں رفعت اور یسار میں یسر یعنے سرور و آسانی کی نفی کرنی پڑتی

رجل تسمی ملک الاملاک قال سفیان شاہان شاہ ھٰذا حدیث حسن صحیح واخنع یعنی اقبح **باب** ماجاء فی تغییر الاسماء **حدثنا** یعقوب بن ابراھیم الدورقی وابوبکر بندار وغیر واحد قالوا نا یحیی بن سعید القطان عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر اسم عاصیۃ وقال انت جمیلۃ ھٰذا حدیث حسن غریب وانما اسندہ یحییٰ بن سعید القطان عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر وروی بعضھم ھٰذا عن عبید اللہ عن نافع عن عمر مرسلا وفی الباب عن عبد الرحمٰن بن عوف وعبد اللہ بن سلام وعبد اللہ بن مطیع وعائشۃ والحکم بن سعید ومسلم واسامۃ بن اخدری وشریح بن ھانی عن ابیہ وخیثمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابیہ **حدثنا** ابوبکر بن نافع البصری نا عمر بن علی المقدمی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح قال ابوبکر بن نافع وربما قال عمر بن علی فی ھٰذا الحدیث ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا ولم یذکر فیہ عن عائشۃ **باب** ماجاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان عن الزھری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیۃ الجمع بین اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکنیتہ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن عجلان عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یجمع احد بین اسمہ وکنیتہ ویسمی محمد اباالقاسم وفی الباب عن جابر ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسین بن حریث نا الفضل بن موسیٰ عن الحسین بن واقد عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تسمیتم بی فلا تکتنوا بی

وہ مرد ہے جو نام رکھے ملک الاملاک کہا سفیان نے شاہان شاہ یعنے شہنشاہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اخنع کے معنے قبیح تر کے ہین **باب** نامون کے متغیر کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم دورقی اور ابوبکر بندار اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے عبید اللہ بن **عمر** سے، اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متغیر کیا نام عاصیہ کو اور فرمایا تو جمیلہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مسند کیا ہے اسکو یحیٰی بن سعید قطان نے عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے اور روایت کیا ہے بعض نے اسکو عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے عمر سے مرسل۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد الرحمٰن بن عوف اور عبد اللہ بن سلام اور عبید اللہ بن مطیع اور عائشہؓ اور حکم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری سے اور شریح بن ہانی نے اپنے باپ سے اور خیثمہ بن عبد الرحمٰن نے اپنے باپ سے **حدیث** کی ہم سے ابوبکر بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن علی مقدمی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبیح نام کو متغیر کر دیتے تھے یعنے اسکی جگہ اچھا نام رکھتے تھے۔ کہا ابوبکر بن نافع نے اور کبھی کہا ہے عمر بن علی نے اس حدیث مین ہشام بن عروہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اُسنے اُسمین حضرت عائشہؓ کا ذکر نہین کیا۔ **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کئی نام ہین مین محمد ہون اور احمد اور ماحی[1] کہ اللہ تعالےٰ میرے ساتھ کفر کو دور کرتا ہے اور حاشر کہ لوگ میرے قدمون پر اُٹھائے جائینگے اور عاقب کہ جسکے بعد کوئی نبی نہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ جمع کرنا درمیان نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی کنیت کے مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس بات سے کہ جمع کرے کوئی درمیان نام مبارک آپکے اور کنیت آپکی کے اور نام رکھے محمد اباالقاسم اور اس باب مین روایت ہے جابر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم میرا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو

---

[1] آنحضرت نے ان نامونکی وجہ تسمیہ یہی بیان فرمائی کہ ماحی کے معنے دور کرنیکے ہین چونکہ اللہ تعالےٰ میرے ساتھ کفر کو دور کرتا ہے اسلئے میرا نام ماحی ہوا ہو وعلی ہذا القیاس وغیرہ

هٰذا حدیث حسن غریب وقد کرہ بعض اہل العلم ان یجمع الرجل بین اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکنیتہ وقد فعل ذلک بعضہم وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سمع رجلا فی السوق ینادی یا ابا القاسم فالتفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لم اعنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تکنوا بکنیتی **حدثنا** بذلک الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ہارون عن حمید عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھٰذا وفی الحدیث ما یدل علی کراھیۃ ان یکنی ابا القاسم **حدثنا** محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید القطان نا فطر بن خلیفۃ ثنی منذر وھو الثوری عن محمد وھو ابن الحنفیۃ عن علی بن ابی طالب انہ قال یا رسول اللہ ارأیت ان ولد لی بعدک اسمیہ محمدا واکنّیہ بکنیتک قال نعم قال فکانت رخصۃ لی ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان من الشعر حکمۃ **حدثنا** ابو سعید الاشج نا یحییٰ بن عبد الملک بن ابی غنیۃ ثنی ابی عن عاصم عن زر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ ھٰذا حدیث غریب من ھٰذا الوجہ انما رفعہ ابو سعید الاشج عن ابن ابی غنیۃ وروی غیرہ عن ابن ابی غنیۃ ھٰذا الحدیث موقوفا وقد روی ھٰذا الحدیث من غیر وجہ عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن ابی بن کعب وابن عباس وعائشۃ وبریدۃ وکثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن سماک بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکما ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی انشاد الشعر **حدثنا** اسمٰعیل بن موسی الفزاری وعلی بن حجر والمعنی واحد قال نا ابن ابی الزناد عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور بعض اہل علم نے مکروہ جانا ہے کہ درمیان نام آں حضرت اور کنیت آپ کی کے جمع کیا جائے اور بعض نے اسکو کیا ہے یعنے نام اور کنیت کو جمع کیا ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ سنا آپ نے ایک مرد سے بازار میں کہ آواز دیتا تھا اے ابا القاسم پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے التفات کی پس کہا اُس مرد نے میں نے آپ کا ارادہ نہیں کیا پس فرمایا[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت نہ رکھو **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے حمید سے اُس نے انس سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے۔ اور اس حدیث میں ایسی چیز ہے جو دلالت کرتی ہے اسپر کہ ابا القاسم کنیت رکھنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے فطر بن خلیفہ نے کہا حدیث کی مجھے منذر نے اور وہ ثوری ہے محمد سے اور حنفیہ کا بیٹا ہے اُس نے علی بن ابی طالب سے یہ کہ کہا اُس نے یا رسول اللہ مجھے خبر دیجئے کہ اگر میرے بعد آپکے لڑکا پیدا ہو تو میں نام اس کا محمد رکھوں اور کنیت بھی آپ کی رکھوں فرمایا آپ نے ہاں کہا حضرت علی رضؓ نے یہ میرے لئے رخصت ہوگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ بعض شعر حکمت ہیں **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن عبد الملک بن ابی غنیہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے عاصم سے اُس نے زر سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض شعر حکمت ہیں۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے اسکو صرف ابو سعید اشج نے ابن ابی غنیہ سے مرفوع کیا ہے۔ اور غیر اسکے نے اس حدیث کو ابن ابی غنیہ سے موقوف روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ عبد اللہ بن مسعود رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بن کعب اور ابن عباس رضؓ اور عائشہ رضؓ اور بریدہ رضؓ سے اور کثیر بن عبد اللہ سے جو راوی ہے۔ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض شعر حکمت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** شعر پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ فزاری اور علی بن حجر نے معنے واحد ہیں کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[1] ظاہرا ممانعت کی وجہ یہی مفہوم ہوتی ہے کہ عموما پکارنیکے وقت آپکو تنگی پہونچتی تھی اور یہ وجہ آپ کے زندگی کے ساتھ مختص تھی بعد اُسکے ممانعت کی کوئی وجہ نہیں جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی کنیت آپکی کنیت ہی رکھی اور نام بھی وہی ۱۲

یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قالت ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما یفاخر او ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** اسمعیل وعلی بن حجر قالا نا ابن ابی الزناد عن ابیہ عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وفی الباب عن ابی ہریرۃ والبراء ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح وھو حدیث ابن ابی الزناد **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبد الرزاق نا جعفر بن سلیمان نا ثابت عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ القضاء وعبد اللہ بن رواحۃ بین یدیہ وھو یقول خلوا بنی الکفار عن سبیلہ ✤ الیوم نضربکم علیٰ تنزیلہ ✤ ضربا یزیل الھام عن مقیلہ ✤ ویذھل الخلیل عن خلیلہ ✤ فقال لہ عمر یا ابن رواحۃ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی حرم اللہ تقول الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خل عنہ یا عمر فلھی اسرع فیھم من نضح النبل ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من ھٰذا الوجہ وقد روی عبد الرزاق ھٰذا الحدیث ایضا عن معمر عن الزھری عن انس نحو ھٰذا وروی فی غیر ھٰذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ القضاء وکعب بن مالک بین یدیہ وھٰذا اصح عند بعض اھل الحدیث لان عبد اللہ بن رواحۃ قتل یوم موتۃ وانما کانت عمرۃ القضاء بعد ذلک **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن عائشۃ قال قیل لھا ھل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتمثل بشئ من الشعر قالت کان یتمثل بشعر ابن رواحۃ ویقول ویاتیک بالاخبار من لم تزود وفی الباب عن ابن عباس ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشعر کلمۃ تکلمت بھا العرب قول لبید الا کل شئ ما خلا اللہ باطل ھٰذا حدیث حسن صحیح

حسان کے واسطے مسجد مین منبر رکھتے تھے وہ اُسپر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے تھے یا کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ حسان کی روح القدس یعنی جبرئیل علیہ السلام سے مدد کرتا ہے جبتک کہ وہ فخر کرتا ہے۔ یا آن حضرت سے دور کرتا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے اسمٰعیل بن موسیٰ اور علی بن حجر نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور براءؓ سے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور یہ حدیث ابن ابی الزناد کی ہے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو عمرۃ القضا مین داخل ہوے۔ اور عبد اللہ بن رواحہ آپکے آگے چلتا تھا اور یہ کہتا تھا چھوڑ دو اے بنی کفار آپکا رستہ آجکے دن مارین گے ہم تمکو اوپر نازل ہونے قرآن مجید کے یعنی جسطرح قرآن مین تمھارے مارنیکا حکم نازل ہوگا ویسا ہی ہم تمکو مارینگے۔ ایسا مارینگے کہ دور کریگا کھوپڑی کو اُسکے ٹھہرنے کی جگہ سے۔ اور دور کریگا دوست کو اُسکے دوست سے پس کہا اسکو حضرت عمرؓ نے کہ اے رواحہ کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ تعالیٰ کے حرم مین تو شعر کہتا ہے سو فرمایا آنحضرت نے اے عمر اس سے باز رہ سو یہ بہت جلدی اثر کرتی ہے اُنمین تیرون کے برسنے سے یعنے اُنکے دلونمین تیر دنکے اثر سے انکا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے عبد الرزاق نے اس حدیث کو بھی معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے انس سے مثل اسکے۔ اور غیر اس حدیث مین مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو عمرۃ القضا مین داخل ہوے۔ اور کعب بن مالک آپکے آگے تھا۔ اور یہ بعض محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے اسلئے کہ عبد اللہ بن رواحہ موتہ کے دن قتل کیا گیا ہے اور عمرۃ القضا بعد اسکے ہوا ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے مقدام بن شریح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہؓ سے کہا راوی نے حضرت عائشہ سے کہا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شعر پڑھتے تھے کہا اُسنے ابن رواحہ کا شعر پڑھتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ اور لاویگا تیرے پاس خبرین وہ شخص جس کو تونے توشہ نہین دیا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپنے بہت اچھا کلمہ کہ جس سے عرب نے کلام کیا ہے قول لبید کا ہے خبردار ہر ایک چیز ماسوائے اللہ کے باطل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

وقد رواه الثوری وغیره عن عبد الملك بن عمیر حدثنا علی بن حجر انا شریك عن سماك عن جابر بن سمرة قال جالست النبی صلی الله علیه وسلم اكثر من مائة مرة فكان اصحابه یتناشدون الشعر ویتذاكرون اشیاء من امر الجاهلیة وهو ساكت فربما یتبسم معهم هذا حدیث حسن صحیح وقد روی زهیر عن سماك ایضا **باب** ماجاء لان یمتلی جوف احدكم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن شعبة عن قتادة عن یونس بن جبیر عن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یمتلی جوف احدكم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا هذا حدیث حسن صحیح حدثنا عیسی بن عثمٰن بن عیسٰی بن عبد الرحمٰن الرملی نا عمی یحیی بن عیسٰی عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یمتلی جوف احدكم قیحا یریه خیر له من ان یمتلی شعرا وفی الباب عن سعد وابی سعید وابن عمر وابی الدرداء هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الفصاحة والبیان حدثنا محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا عمر بن علی المقدمی نا نافع بن عمر الجمحی عن بشر بن عاصم سمعه یحدث عن ابیه عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانه كما تتخلل البقرة هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وفی الباب عن سعد **باب** حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن كثیر بن شنظیر عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمروا الآنیة واوكوا الاسقیة واجیفوا الابواب واطفئوا المصابیح فان الفویسقة ربما جرت الفتیلة فاحرقت اهل البیت هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** حدثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال

اور روایت کیا ہے اسکو ثوری وغیرہ نے عبد الملک بن عمیر سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو بار سے زیادہ بیٹھا ہون سو آپ کے اصحاب شعر پڑھتے تھے۔ اور جاہلیت کے زمانہ کی چیزونکا ذکر کرتے تھے اور آنحضرت خاموش رہتے تھے اور کبھی انکے ساتھ تبسم کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی زہیر نے سماک سے بھی **باب** اس بیان مین کہ البتہ پُر ہونا پیٹ ایک تمہاری کا پیپ سے بہتر ہے واسطے اسکے اس سے کہ پُر ہو شعر سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے یونس بن جبیر سے اُسنے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے البتہ پُر ہونا پیٹ ایک تمہارے کا پیپ سے بہتر ہے اس سے پر ہو شعر[ع] سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عیسیٰ بن عثمان بن عیسیٰ بن عبد الرحمن رملی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے چچا یحییٰ بن عیسیٰ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ پُر ہونا پیٹ ایک تمہارے کا پیپ سے دیکھتا ہے اسکو بہتر ہے واسطے اسکے اس بات سے کہ پُر ہو شعر سے اور اس باب مین روایت ہے سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** فصاحت اور بیان کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہم سے نافع بن عمر جمحی نے اُسنے بشر بن عاصم سے سنا اُسنے اسکو کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اس بلیغ مرد کو دشمن جانتا ہے جو اپنی زبان کے ساتھ خلال کرے جیسے کہ گائے خلال کرتی ہے۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعد سے **باب** **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے کثیر بن شنظیر سے اُسنے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنونکو ڈھانپ دو اور مشکون کو بند کر دو اور دروازونکو بند کر دو اور چراغون کو گل کر دو واسلئے کہ چوہے اکثر اوقات کھینچتے ہین بتی کو تو وہ گھر والونکو جلاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی وجہ سے بواسطہ جابر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

ع اس سے کثرت اشعار مراد ہے کہ اسمین اسقدر انہماک ہو کہ اسکو قرآن پاک اور اذکار اور علوم شرعیہ سے باز رکھے۔ یا اشعار مذمومہ مراد ہین۔ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ

اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنة فبادروا بها نقیها واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانها طرق الدواب وماوی الھوام باللیل ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن انس وجابر **باب حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا عبد اللہ بن وھب عن عبد الجبار بن عمر عن محمد بن المنکدر عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث محمد بن المنکدر عن جابر الا من ھٰذا الوجہ وعبد الجبار بن عمر الایلی یضعف **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بالموعظة فی الایام مخافة السآمة علینا ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا سلیمٰن الاعمش ثنی شقیق بن سلمة عن عبد اللہ بن مسعود نحوہ **باب حدثنا** ابو ھشام الرفاعی نا ابن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح قال سألت عائشة وام سلمة ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالتا ما دیم علیہ وان قل ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من ھٰذا الوجہ وقد روی عن ھشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة قالت کان احب العمل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما دیم علیہ **حدثنا** ھارون بن اسحٰق الھمدانی نا عبدة عن ھشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ ھٰذا حدیث صحیح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب الامثال** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی مثل اللہ عزوجل لعبادہ **حدثنا** علی بن حجر السعدی نا بقیة بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن جبیر بن نفیر عن النواس بن سمعان الکلابی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ضرب مثلا صراطا مستقیما علی کنفی الصراط زوران لھما ابواب مفتحة علی الابواب ستور وداع

جب تم فراخی مین سفر کرو تو اونٹونکو انکا حق زمین سے دو یعنی اُنکو کھانے پینے دو اور جب تم قحط مین سفر کرو تو جلدی کرو انکے ساتھ انکی چربی کو یعنی تنگی کے وقت جلدی سیر کر جاو جبتک کہ اسکی قوت باقی ہو ورنہ بسبب عدم دستیاب ہونے گھاس وغیرہ کے اُسکی چربی کم ہو جائیگی اور ضعف بڑھ جائیگا اور جب تم آخر رات مین اُترو یعنے چلنے سے آرام کرو تو راستہ سے اجتناب کرو اس لئے کہ وہ راستہ رات مین چارپایون اور حشرات الارض کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے **باب حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن موسے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے عبد الجبار بن عمر سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے منع کیا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ سوئے آدمی ایسی چھت پر کہ جسپر احاطہ یعنی دیوار نہ بنائی گئی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق محمد بن منکدر سے جو راوی ہے جابر سے مگر اسی وجہ سے اور عبد الجبار بن عمر ایلی ضعیف ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عادت گیر ندہ کرتے تھے ہم کو ساتھ نصیحت کے بیچ دنون کے واسطے خوف تنگی کے اوپر ہمارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان اعمش نے کہا حدیث کی مجھے شقیق بن سلمہ نے عبد اللہ بن مسعود سے مثل اسکے **باب حدیث** کی ہم سے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن فضیل نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے کہا اُسنے مین نے حضرت عائشہ رض اور ام سلمہ رض سے سوال کیا کہ کونسا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا کہا دونون نے جسپر مداومت کیجائے اگرچہ قلیل ہو۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور مروی ہی ہشام بن عروہ سے اُسکنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ کہا اُسنے پسندیدہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تھا جسپر مداومت کیجائے **حدیث** کی ہم سے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنی۔ یہ حدیث صحیح ہی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب امثال** کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** اس مثال کے بیان مین جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندونکے واسطے بیان فرمائی ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر سعدی نے کہا حدیث کی ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے نواس بن سمعان کلابی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ نے راستہ مستقیم کی مثال بیان فرمائی ہے اوپر ہر دو نون جانب راستہ کی دو دیوارین ہین انکے دروازے کشادہ ہین اوپر دروازونکے پردے ہین اور ایک بلانے والا ہے

يدعو على راس الصراط وداع يدعو فوقه والله يدعو الى دار السلام ويهدى من يشاء الى صراط مستقيم والابواب التى على كنفى الصراط حدود الله فلا يقع احد فى حدود الله حتى يكشف الستر والذى يدعو من فوقه واعظ ربه هذا حديث حسن غريب سمعت عبد الله بن عبد الرحمٰن يقول سمعت زكريا بن عدى يقول قال ابو اسحٰق الفزارى خذوا عن بقية ما حدثكم عن الثقات ولا تاخذوا عن اسمٰعيل بن عياش ما حدثكم عن الثقات ولا غير الثقات **حدثنا** قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابى هلال ان جابر بن عبد الله الانصارى قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال انى رأيت فى المنام كان جبرئيل عند رأسى وميكائيل عند رجلى يقول احدهما لصاحبه اضرب له مثلا فقال اسمع سمعت اذنك واعقل عقل قلبك وانما مثلك ومثل امتك كمثل ملك اتخذ دارا ثم بنى فيها بيتا ثم جعل فيها مائدة ثم بعث رسولا يدعوا الناس الى طعامه فمنهم من اجاب الرسول ومنهم من تركه فالله هو الملك والدار الاسلام والبيت الجنة وانت يا محمد رسول من اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اكل ما فيها هذا حديث مرسل سعيد بن ابى هلال لم يدرك جابر بن عبد الله وفى الباب عن ابن مسعود وقد روى هذا الحديث عن النبى صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه باسناد اصح من هذا **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن ابى عدى عن جعفر بن ميمون عن ابى تميمة الهجيمى عن ابى عثمٰن عن ابن مسعود قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم انصرف فاخذ بيد عبد الله بن مسعود حتى خرج به الى بطحاء مكة فاجلسه ثم خط عليه خطا ثم قال لا تبرحن خطك فانه سينتهى اليك رجال فلا تكلمهم فانهم لن يكلموك ثم مضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث اراد فبينا انا جالس فى خطى

جو راستہ کے سر پر بلاتا ہے - اور ایک بلانیوالا ہے اسکے اوپر بلاتا ہے - اور اللہ تعالیٰ طرف گھر سلامتی کے بلاتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راستے سیدھے کے - اور وہ دروازے جو اوپر دونوں طرف راستے کے ہین وہ اللہ کی حدین ہین سو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حدو نمین واقع نہین ہوتا یہانتک کہ وہ پردے کو کھولتا ہے یعنی جو کوئی پردے کو اُٹھاتا ہے وہی حدود اللہ مین واقع ہوتا ہے - اور وہ جو اُسکے اوپر بلاتا ہے وہ اپنے رب کا واعظ ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے - سنا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے کہ کہتا سنا مین نے زکریا بن عدی سے کہ کہتا کہ کہا ابو اسحاق فزاری نے پکڑو بقیہ سے وہ حدیث جو تمکو ثقہ لوگون سے بیان کرے اور نہ پکڑو اسمٰعیل بن عیاش سے کوئی حدیث خواہ ثقہ لوگونسے بیان کرے یا غیر ثقہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے خالد بن یزید سے اُسنے سعید بن ابی ہلال سے یہ کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہا ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر نکلے اور فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ گویا جبرئیل علیہ السلام میرے سر پر ہین اور میکائیل میرے پانون کے پاس - ایک انمین سے اپنے صاحب سے کہتا ہے اسکے واسطے یعنی آن حضرت کے واسطے مثال بیان کر پس کہا اُسنے سن تیرے کان سنین اور تیرا دل سمجھے یعنے نظر اور دل کسی اور طرف متوجہ نہ کر خیال سے متوجہ رہ بیشک تیری مثال اور تیری امت کی مثال **مثل** اُس بادشاہ کے ہے کہ جسنے ایک حویلی بنائی پھر اُسمین گھر بنایا پھر اُسمین دسترخوان بچھایا پھر رسول کو لوگون کی طرف کھانے کے واسطے بھیجا سو بعض نے انمین سے اس رسول کا کہا مانا اور بعض نے اسکو ترک کیا یعنے اسکا کہا نہ مانا - پس اللہ تعالیٰ وہ بادشاہ ہے اور حویلی اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور آپ اے محمد رسول ہین جسنے آپکا کہا مانا وہ اسلام مین داخل ہوا اور جو کوئی اسلام مین داخل ہوا وہ جنت مین داخل ہوا اور جو کوئی جنت مین داخل ہوا کھایا اُسنے جو کچھ اُسمین تھا - یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے جابر بن عبد اللہ کو نہین پایا - اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود سے اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ساتھ ایسی سند کے کہ جو اُس سے بہت صحیح ہے - **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی عدی نے جعفر بن میمون سے اُسنے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے ابی عثمان سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے اور عبد اللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑا یہانتک کہ اُسکو بطحا مکہ کی طرف لیکر نکلے اور اُسکو بٹھلایا پھر اُسکے گرد ایک خط کھینچا پھر فرمایا کہ اپنے خط کو مت چھوڑیو اس لئے کہ کئی مرد تیری طرف آئینگے سو اُنسے کلام مت کریو اور وہ بھی تجھسے کلام نہین کرینگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے جہانکا ارادہ رکھتے تھے پس مین اس اثنا مین کہ اپنے خط کے اندر بیٹھا ہوا تھا -

اذا اتانی رجال کانھم الزط اشعارھم واجسامھم لا اری عورة ولا اری قشرا وینتھون الی ولا یجاوزون الخط ثم یصدرون
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان من اخر اللیل لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء نی وانا جالس فقال
لقد ارانی منذ اللیلة ثم دخل علی فی خطی فتوسد فخذی فرقد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رقد نفخ فبینا انا قاعد
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوسد فخذی اذا انا برجال علیھم ثیاب بیض اللہ اعلم ما بھم من الجمال فانتھوا الی فجلس
طائفة منھم عند رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطائفة منھم عند رجلیہ ثم قالوا بینھم ما رأینا عبدا قط اوتی مثل
ما اوتی ھذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عینیہ تنامان وقلبہ یقظان اضربوا لہ مثلا مثل سید بنی قصرا ثم جعل مائدة فدعا الناس
الی طعامہ وشرابہ فمن اجابہ اکل من طعامہ وشرب من شرابہ ومن لم یجبہ عاقبہ او قال عذبہ ثم ارتفعوا واستیقظ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک فقال سمعت ما قال ھؤلاء وھل تدری من ھم قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ھم الملائکة
افتدری ما المثل الذی ضربوہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال المثل الذی ضربوہ الرحمن بنی الجنة ودعا الیھا عبادہ فمن اجابہ دخل
الجنة ومن لم یجبہ عاقبہ او عذبہ ھذا حدیث حسن غریب صحیح من ھذا الوجہ وابو تمیمة اسمہ طریف بن مجالد وابو عثمان
النھدی اسمہ عبد الرحمن بن مل وسلیمن التیمی ھو ابن طرخان وانما کان ینزل بنی تمیم فنسب الیھم قال علی قال یحیی بن سعید
ما رأیت اخوف للہ من سلیمن التیمی **باب** ما جاء مثل النبی والانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیھم اجمعین وسلم **حدثنا** محمد بن
اسمعیل نا محمد بن سنان نا سلیم بن حیان نا سعید بن میناء عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھا کہ میرے پاس کئی مرد آئے ہیں گویا وہ جاٹ ہیں بال اُنکے اور جسم اُنکے مثل انکے ہیں میں انکو ننگے نہیں دیکھتا تھا اور نہ کپڑے پہنے ہوے اور میری
طرف آتے تھے اور خط سے تجاوز نہیں کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے تھے یہانتک کہ جب پچھلی رات ہوئی تو وہ نہ
آئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے اور میں بیٹھا ہوا تھا پس فرمایا کہ میں ابتداے رات سے سویا نہیں ہوں
پھر آپ میرے خط کے اندر داخل ہوگئے اور میری ران کو تکیہ بنایا اور سوگئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تھے تو خراٹے
مارتے تھے سو اُس وقت میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران کو تکیہ بنائے ہوے تھے دیکھا تو میرے
پاس کئی مرد ہیں اُنکے اوپر سفید کپڑے ہیں اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے جیسا کہ انکا جمال تھا سو وہ میری طرف پہونچے پس ایک گروہ
اُن میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور ایک گروہ اُن میں سے آن حضرت کے پاؤں کے پاس پھر
اُنھوں نے آپسمیں کہا ہمنے کوئی آدمی کبھی نہیں دیکھا کہ دیا گیا ہو مثل اُسکے کہ یہ نبی دیا گیا ہے۔ بیشک اُسکی دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور
دل اُسکا جاگتا ہے اسکی کوئی مثال بیان کرو۔ مثال اُسکی مثال اُس سردار کی ہے کہ بنایا اُسنے ایک محل۔ پھر اُس نے اُسپر دسترخوان
بنایا اور لوگوں کو اُسکے کھانے اور پینے کی طرف بلایا سو جسنے اسکا کہا مانا اُسنے اُسکے کھانے سے کھایا اور اُسکے پینے سے پیا۔ اور جسنے
اُسکا کہا نہ مانا وہ اُسکو تکلیف دیتا ہے یا کہا آپنے اُسکو عذاب دیتا ہے۔ پھر وہ چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسوقت بیدار
ہوگئے اور فرمایا میں نے سنا ہے جو کچھ انھوں نے کہا ہے اور کیا تو جانتا ہے کہ وہ کون ہیں میں نے کہا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہو فرمایا
آپنے وہ فرشتے تھے اور کیا تو جانتا ہے وہ کیا مثال ہے جو اُنھوں نے بیان کی ہے میں نے کہا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا
آپ نے وہ مثال جو اُنھوں نے بیان کی ہے (وہ یہ ہے) کہ اللہ تعالےٰ نے جنت کو بنایا ہے۔ اور اسکی طرف اپنے بندوں کو بلایا ہے سو
جس نے اُسکا کہا مانا وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے اُسکا کہا نہ مانا اُسکو وہ تکلیف دیگا یا فرمایا آپنے اُسکو عذاب دیگا۔ یہ حدیث اسوجہ
سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔ اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل ہے۔ اور سلیمان تیمی وہ ابن طرخان
ہے اور وہ چونکہ بنی تیم میں اترا تھا۔ اس لئے اُن کی طرف نسبت کیا گیا۔ کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے میں نے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ
سے زیادہ خوف کرنیوالا سلیمان تیمی سے نہیں دیکھا **باب** آن حضرت اور دوسرے نبیوں کی مثال کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد
بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن سنان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیم بن حیان نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن میناء نے جابر
بن عبد اللہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

انما مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون منها ویقولون لولا موضع اللبنة وفی الباب عن ابی ہریرة وابی بن کعب هٰذا حدیث حسن غریب صحیح من هٰذا الوجه **باب** ماجاء مثل الصلوٰة والصیام والصدقة **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا موسیٰ بن اسمٰعیل نا ابان بن یزید نا یحییٰ بن ابی کثیر عن زید بن سلام ان ابا سلام حدثه ان الحارث الاشعری حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله امر یحییٰ بن زکریا بخمس کلمات ان یعمل بها ویأمر بنی اسرائیل ان یعملوا بها وانه کاد ان یبطی بها قال عیسیٰ ان الله امرک بخمس کلمات لتعمل بها وتأمر بنی اسرائیل ان یعملوا بها فاما ان تأمرهم واما ان اٰمرهم فقال یحییٰ اخشی ان سبقتنی بها ان یخسف بی او اعذب فجمع الناس فی بیت المقدس فامتلأ وقعدوا علی الشرف فقال ان الله امرنی بخمس کلمات ان اعمل بهن وآمرکم ان تعملوا بهن اولهن ان تعبدوا الله ولا تشرکوا به شیئا وان مثل من اشرک بالله کمثل رجل اشتری عبدا من خالص ماله بذهب او ورق فقال هٰذه داری وهٰذا عملی فاعمل وادالی فکان یعمل ویؤدی الی غیر سیده فایکم یرضی ان یکون عبده کذلک وان الله امرکم بالصلوٰة فاذا صلیتم فلا تلتفتوا فان الله ینصب وجهه لوجه عبده فی صلوٰته ما لم یلتفت وامرکم بالصیام فان مثل ذلک کمثل رجل فی عصابة معه صرة فیها مسک فکلهم تعجب او یعجبه ریحها وان ریح الصائم اطیب عند الله من ریح المسک وامرکم بالصدقة فان مثل ذٰلک کمثل رجل اسره العدو فاوثقوا یده الی عنقه وقدموه لیضربوا عنقه فقال انا افدیه منکم بالقلیل والکثیر ففدا نفسه منهم وآمرکم ان تذکروا الله

بیشک میری مثال اور دوسرے نبیوں کی مثل اس مرد کی ہے کہ بنایا اُسنے گھر پھر اُسکو کامل کیا اور مزین کیا مگر جگہ ایک اینٹ کی[1] سو لوگوں نے اسمین داخل ہونا شروع کر دیا اور اس سے تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کیون نہین جگہ اینٹ کی پوری ہوئی اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی بن کعبؓ سے - یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے **باب** بیان مین مثال نماز اور روزے اور صدقہ کی حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابان بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ابی کثیر نے زید بن سلام سے یہ کہ ابا سلام نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ حارث اشعری نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ کلمون کا حکم دیا کہ اُنپر خود بھی عمل کرے اور بنی اسرائیل کو حکم دے کہ وہ بھی انکے ساتھ عمل کرین اور وہ قریب تھے کہ اُنکے ساتھ سستی کرین - فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے آپکو پانچ کلمون کا حکم دیا ہے کہ انکے ساتھ خود بھی عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم کرو کہ وہ بھی انکے ساتھ عمل کرین سو یا تو آپ انکو حکم کیجئے یا مین انکو حکم کرتا ہون پس کہا یحییٰ علیہ السلام نے مین خوف کرتا ہون کہ آپ مجھسے سبقت لیجائین تو مین زمین مین دھنسایا جاؤن یا عذاب دیا جاؤن پھر انھون نے لوگون کو بیت المقدس مین جمع کیا سو بیت المقدس پر ہو گیا اور لوگ بلندیون پر بیٹھ گئے پس کہا یحییٰ علیہ السلام نے بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمون کا حکم کیا ہے کہ مین خود بھی اُنکے ساتھ عمل کرون اور تمکو بھی حکم دون کہ تم انکے ساتھ عمل کرو اول اُنمین سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بناؤ - اور مثال اس شخص کی جو شریک کرتا ہے ساتھ اللہ کے مثل مثال اُس مرد کی ہے جس نے خرید کیا ایک غلام خالص مال اپنے سے ساتھ سونے کے یا چاندی کے پھر کہا یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام کرکے ادا کر طرف میرے - سو وہ کام کرتا ہے اور اپنے سردار کے غیر کی طرف ادا کرتا ہے سو کون تم مین سے راضی ہوتا ہے کہ غلام اُسکا اسطرح کا ہو - اور اللہ تعالیٰ نے تمکو نماز کا حکم دیا ہے سو جب تم نماز پڑھو تو التفات نہ کرو اسلئے کہ اللہ تعالےٰ اپنے منھ کو اپنے بندے کے مُنھ کی طرف کھڑا کرتا ہے جبتک کہ التفات نہ کرے اور تمکو روزون کا حکم دیا ہے سو مثال اسکی مثل مثال اس مرد کے ہے جو جماعت مین ہو اُسکے پاس کیسہ ہے اسمین مشک ہے سو ہر ایک اسکو پسند کرتا ہے یا فرمایا کہ پسند آتی ہے اسکو بو اسکی اور بو روزہ دار کی بہت پسند ہے اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے اور اللہ تعالیٰ تمکو حکم دیتا ہے صدقے کا سو مثال اسکی مثل مثال اُس مرد کے ہے کہ قید کیا اُسکو دشمن نے اور اُسکے ہاتھ گردن کی طرف باندھ دیے اور اسکو آگے کیا کہ اسکی گردن مارین پس کہا اُسنے مین اپنے نفس کا تھوڑے اور بہت مال سے فدیہ دیتا ہون سو اسنے اپنے نفس کا فدیہ اُنکو دیا اور مین تمکو حکم کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ کی یاد کرو-

[1] یعنی تمام گھر پورا مکمل ہو گیا مگر ایک اینٹ کی جگہ باقی رہی سو وہ اینٹ مین ہون میرے ساتھ وہ گھر پورا ہو گیا کوئی جگہ خالی نہین رہی پس رسول میرے ساتھ ختم ہو گئے میرے بعد کوئی نبی نہین ہوگا چنانچہ یہی الفاظ ایک روایت مین مروی ہین ۱۲

فان مثل ذلك كمثل رجل خرج العدو فی اثرہ سراعا حتی اذا اتی علی حصن حصین فاحرز نفسه منهم كذلك العبد لا یحرز نفسه من الشیطٰن الا بذكر الله قال النبی صلی الله علیه وسلم وانا امركم بخمس الله امرنی بهن السمع والطاعة والجهاد والهجرة والجماعة فانه من فارق الجماعة قید شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه الا ان یراجع ومن ادعی دعوی الجاهلیة فانه من جثی جهنم فقال رجل یا رسول الله وان صلی وصام فقال وان صلی وصام فادعوا بدعوی الله الذی سماكم المسلمین المؤمنین عباد الله هٰذا حدیث حسن صحیح غریب قال محمد بن اسمٰعیل الحارث الاشعری له صحبة وله غیر هٰذا الحدیث **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داود الطیالسی نا ابان بن یزید عن یحیی بن ابی كثیر عن زید بن سلام عن ابی سلام عن الحارث الاشعری عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوہ بمعناہ هٰذا حدیث حسن غریب وابو سلام اسمه ممطور وقد رواہ علی بن المبارك عن یحیی بن ابی كثیر **باب** ماجاء مثل المؤمن القاری للقرآن وغیر القاری **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن كمثل الاترنجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن كمثل التمرة لا ریح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن كمثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن كمثل الحنظلة ریحها مر وطعمها مر هٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ شعبة عن قتادة ایضا **حدثنا** الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الریاح تفیئه ولا یزال المؤمن یصیبه بلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الارز لا تهتز حتی تستحصد هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** اسحٰق بن موسیٰ نا معن نا مالك عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر

سو مثال اسکی مثل مثال اُس مرد کی ہے کہ دشمن اُسکے پیچھے دوڑتا ہوا نکلا یہانتک کہ جب وہ مضبوط قلعے پر آیا تو اُسنے اپنے نفس کو اُنسے بچا لیا ایسا ہی بندہ نہین بچاتا اپنے نفس کو شیطان سے مگر ساتھ ذکر اللہ کے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین بھی تمکو اُن پانچ چیزونکا حکم کرتا ہون جنکے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ حکم ماننا اور اطاعت کرنی اور جہاد اور ہجرت کرنی اور جماعت کی پابندی اس لئے کہ جس نے جماعت سے مقدار بالشت کے تفریق کی تو اُسنے رسی اسلام کی اپنی گردن سے اُتار دی مگر یہ کہ رجوع کرے اور جسنے پکار کی پکار کفر کی تو وہ دوزخ کی جماعت سے ہے۔ پس کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ اگرچہ نماز پڑھے اور روزے رکھے فرمایا آپ نے اگرچہ نماز پڑھے اور روزے رکھے پس پکارو ساتھ پکارنے اللہ کے جسنے تمھارا نام مسلمان مؤمنین عباد اللہ رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ کہا محمد بن اسمٰعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے اور اس حدیث کے سوا اسکی اور حدیث بھی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے ابان بن یزید نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے زید بن سلام سے اُسنے ابی سلام سے اُسنے حارث اشعری سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو سلام کا نام ممطور ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے **باب** مؤمن قرآن کے پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کی مثال کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابوعوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے ابو موسیٰ اشعری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اُس مؤمن کی جو قرآن پڑھتا ہے مثل مثال چکوترے کے ہے کہ بُو اسکی عمدہ ہے اور مزہ اُسکا بھی عمدہ ہے۔ اور مثال اُس مؤمن کی جو قرآن نہین پڑھتا مثل کھجور کے ہے کہ اسکی بو نہین ہے اور مزہ اُسکا میٹھا ہے۔ اور مثال اُس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے مثل ریحان کے ہے جو بو اُس کی عمدہ ہے اور مزہ اُسکا کڑوا ہے اور مثال اُس منافق کی جو قرآن نہین پڑھتا مثل حنظل کے ہے کہ بو اُسکی کڑوی ہے اور مزہ بھی اُسکا کڑوا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ نے قتادہ سے بھی **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال مؤمن کی مثل کھیتی کے ہے کہ ہمیشہ اسکو ہوائین ہلاتی رہتی ہین اور ہمیشہ ہی مؤمن کو مصیبت پہونچتی رہتی ہے۔ اور مثال منافق کی مثل درخت صنوبر کے ہے نہین حرکت کرتا یہانتک کہ کاٹا جاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشجر شجرۃ لایسقط ورقہا وھی مثل المؤمن حدثونی ما ھی قال عبداللہ فوقع الناس فی شجر البوادی ووقع فی نفسی انہا النخلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھی النخلۃ فاستحییت یعنی ان اقول قال عبداللہ فحدثت عمر بالذی وقع فی نفسی فقال لان تکون قلتہا احب الی من ان یکون لی کذا وکذا ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی ھریرۃ **باب** ماجاء فی مثل الصلوۃ الخمس **حدثنا** قتیبۃ ناالليث عن ابن الھاد عن محمد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمٰن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ارأیتم لوان نہرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ شیٔ قالوا لایبقی من درنہ شیٔ قال فذلک مثل الصلوۃ الخمس یمحواللہ بھن الخطایا وفی الباب عن جابر ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نابکر بن مضر القرشی عن ابن الھاد نحوہ **باب حدثنا** قتیبۃ ناحماد بن یحیی الابح عن ثابت البنانی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لایدری اولہ خیر ام اٰخرہ وفی الباب عن عمار وعبداللہ بن عمرو وابن عمر ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ ویروی عن عبدالرحمٰن بن مھدی انہ کان یثبت حماد بن یحیی الابح وکان یقول ھو من شیوخنا **باب** ماجاء مثل ابن اٰدم واجلہ واملہ **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل ناخلاد بن یحییٰ نابشیر بن المھاجر انا عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون ما مثل ھٰذہ وھٰذہ ورمی بحصاتین قالوا اللہ ورسولہ اعلم قالوا ھٰذاک الامل وھٰذاک الاجل ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا عبدالرزاق انا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختون مین سے ایک ایسا درخت ہے کہ اُسکے پتے نہین گرتے اور وہ مثال مومن کی ہے مجھے بتلاؤ کہ وہ کون ہے کہا عبداللہ نے سو لوگون کا خیال تو جنگل کے درختون مین جا پڑا اور میرے دل مین واقع ہوا کہ وہ کھجور ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجور ہے اور مین نے کہنے سے حیا کی - کہا عبداللہ نے پھر مین نے حضرت عمرؓ سے وہ بات بیان کی جو میرے دل مین واقع ہوئی تھی سو کہا اُسنے اگر تو وہ کہ دیتا تو مجھے اسقدر دنیا حاصل ہونے سے زیادہ پسند تھا - یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ سے **باب** پانچ نمازون کی مثال کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن الہاد سے اُس نے محمد بن ابراہیم سے اُسنے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خبر دو کہ اگر نہر کسی کے دروازے کے آگے ہو وہ اس مین ہر ایک دن مین پانچ بار غسل کرے کیا کچھ اُسکی میل باقی رہتی ہو کہا لوگون نے کہ اُسکی میل کچھ باقی نہین رہتی فرمایا آپ نے سو یہ مثال مثل پانچ نمازون کے ہے اللہ تعالیٰ اُنسے گناہ دور کر دیتا ہے اور اس باب مین روایت ہے جابرؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر قرشی نے ابن الہاد سے اُسکے مثل **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن یحییٰ ابح نے ثابت بنانی سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال میری امت کی مثال مینھ کے ہے نہین معلوم ہوتا کہ ابتدا اسکی نیک ہے یا آخر اسکا - اور اس باب مین روایت ہے عمار اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے - اور مروی ہو عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہ وہ حماد بن یحییٰ ابح کو ثقہ کہتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ ہمارے اُستادون سے ہے **باب** ابن آدم اور اسکی اجل اور اُمید کی مثال کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے خلاد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے بشیر بن مہاجر نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن بریدہؓ نے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کہ کیا مثال ہو اِسکی اور اسکی اور دو کنکر پھینکدیئے کہا اُنھون نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ اُمید ہے اور یہ اجل ہے - یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ف ۱ اسمین کچھ شک نہین کہ ابتدا اس امت کی افضل ہے مگر آنحضرت کی غرض اس سے شریعت کے پھیلانے کی ہو اور کہا گیا ہے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ بارش کی ہر نوبت نمونے کیواسطے مفید ہے ایسا ہی امت سے پہلے لوگ ایمان لائے اور آنحضرت کو معجزات دیکھ کر مانا اور پچھلے ایمان بالغیب لائے اور پہلونکی تابعداری کی ۱۲

انما الناس کابل مائۃ لا یجد الرجل فیہا راحلۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان بن عیینۃ عن الزھری بھٰذا الاسناد نحوہ وقال لا تجد فیہا راحلۃ عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الناس کابل مائۃ لا تجد فیہا راحلۃ او لا تجد فیہا الا راحلۃ **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا المغیرۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثلی ومثل امتی کمثل رجل استوقد نارا فجعلت الدواب والفراش یقعن فیہا فانا اٰخذ بحجزکم وانتم تقحمون فیہا ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فیما خلا من الامم کما بین صلوٰۃ العصر الی مغارب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیھود علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوٰۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری علی قیراط قیراط ثم انتم تعملون من صلوٰۃ العصر الی مغارب الشمس علی قیراطین قیراطین فغضبت الیھود والنصاری وقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء فقال ھل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال فانہ فضلی اوتیہ من اشاء ھٰذا حدیث حسن صحیح **ابواب** فضائل القراٰن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی فضل فاتحۃ الکتاب **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی ابی بن کعب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابیّ وھو یصلی فالتفت ابی فلم یجبہ وصلی ابی فخفف ثم انصرف الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام ما منعک یا ابی ان تجیبنی اذ دعوتک فقال یا رسول اللہ انی کنت فی الصلوٰۃ

لوگ مثل سو اونٹ کے ہیں کہ نہیں پاتا آدمی اُسمین ایک سواری بھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور فرمایا کہ نہ پائے تو اس مین کوئی سواری روایت کی اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے لوگ تو مثل سو اونٹ کے ہین نہ پائے تو اسمین کوئی سواری یا فرمایا کہ نہ پاوے تو اُسمین مگر ایک سواری **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن عبد الرحمٰن نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مثال میری اور مثال امت میری کی مثل اُس مرد کے ہے کہ روشن کی اُسنے آگ پس چارپایون اور پروانون نے اسمین گرنا شروع کیا سو مین تمکو کمر سے پکڑ نیوالا ہون اور تم اُسمین داخل ہوتے جاتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عمر تمھاری سابقین امتون سے مثل اُسوقت کے ہے جو درمیان نماز عصر کے غروب آفتاب تک ہے۔ اور بیشک مثال تمھاری اور مثال یہود اور نصاریٰ کی مثل اُس مرد کے ہے کہ اُسنے چند آدمیون کو کام پر لیا اور کہا کون شخص میرا کام کرتا ہے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پس یہود نے ایک ایک قیراط پر عمل کیا پھر کہا اُسنے کون میرا کام کرتا ہے دوپہر سے لیکر نماز عصر تک اوپر ایک ایک قیراط کے پس نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر عمل کیا۔ پھر تم کام کرتے ہو نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر۔ پھر یہود اور نصاریٰ غضبناک ہوے۔ اور کہا اُنھون نے ہم کام مین زیادہ ہین اور مزدوری مین کم پس کہا اُسنے کیا مین نے تمھارے حق پر کسی چیز سے ظلم کیا ہے کہا اُنھون نے کہ نہین کہا اُسنے یہ میرا انعام ہے جسکو مین چاہون دوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ابواب** فضائل قرآن کے بیان مین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** فاتحۃ الکتاب کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب پر نکلے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا پس التفات کی ابیؓ نے اور آنحضرت کو جواب نہ دیا اور نماز پڑھی ابی نے اور نماز مین تخفیف کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف پھرا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام اے ابی تجھے کس چیز نے مجھے جواب دینے سے منع کیا جبکہ مین نے تجھے بلایا سو کہا اُسنے یا رسول اللہ مین نماز مین تھا

ع بعض شراح نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ کامل زاہد و پرہیزگار قلیل الوجود ہے جس طرح عمدہ اور اچھا اونٹ قلیل ہوا ۱۲ مصحح

قال فلم تجد فیما اوحی اللہ الی ان استجیبوا للہ والرسول اذا دعاکم لما یحییکم قال بلی ولا اعود ان شاء اللہ قال تحب ان اعلمک سورۃ
لم ینزل فی التورٰنۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی القرآن مثلہا قال نعم یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تقرأ
فی الصلوٰۃ قال فقرأ ام القرآن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما انزلت فی التورٰنۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور
ولا فی القرآن مثلہا وانہا سبع من المثانی والقرآن العظیم الذی اعطیتہ ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن انس بن مالک

باب ما جاء فی سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجعلوا بیوتکم مقابر وان البیت الذی تقرأ البقرۃ فیہ لا یدخلہ الشیطان ھٰذا حدیث
حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا حسین الجعفی عن زائدۃ عن حکیم بن جبیر عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شئ سنام وان سنام القرآن سورۃ البقرۃ وفیہا آیۃ ھی سیدۃ آی القرآن آیۃ الکرسی ھٰذا
حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حکیم بن الجبیر وقد تکلم فیہ شعبۃ وضعفہ **حدثنا** یحیی بن المغیرۃ ابو سلمۃ المخزومی المدینی
نا ابن ابی فدیک عن عبد الرحمٰن الملیکی عن زرارۃ بن مصعب عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قرأ حٰمٓ المؤمن الی الیہ المصیر وآیۃ الکرسی حین یصبح حفظ بہما حتی یمسی ومن قرأہما حین یمسی حفظ بہما حتی یصبح ھٰذا حدیث
غریب وقد تکلم بعض اہل العلم فی عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکۃ الملیکی من قبل حفظہ **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو احمد
نا سفیان عن ابن ابی لیلیٰ عن اخیہ عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابی ایوب الانصاری انہ کانت لہ سہوۃ فیہا تمرۃ

فرمایا آنحضرت نے کیا تو نہین پاتا اُس چیز مین جو میری طرف اللہ نے وحی کی ہی یہ کہ جواب دو واسطے اللہ کے اور رسول کے جبکہ تمکو بلائے اسواسطے کہ
تمکو زندہ کرتا ہی کہا اُسنے ہان یا حضرت اور مین بعد اُسکے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اس بات پر عود نہین کرونگا - فرمایا آنحضرت نے کیا تو چاہتا ہی کہ مین
تجھے ایسی سورت سکھلاؤن جو توراۃ اور انجیل اور زبور اور قرآن مین مثل اسکے نہین نازل ہوئی کہا اُس نے ہان یا رسول اللہ پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مین تو کس طرح پڑھتا ہے کہا راوی نے پس پڑھی اُسنے ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ پس فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ نہین نازل ہوئی کوئی سورت توراۃ اور انجیل اور زبور اور قرآن مین
مثل اُسکے اور یہ سات ہین مثانی سے اور قرآن عظیم ہی جو مین دیا گیا ہون - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور اس باب مین روایت ہی انس بن مالک
سے **باب** سورہ بقر اور آیۃ الکرسی کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے
باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھرون کو قبرین مت بناؤ اور یہ کہ جس گھر مین سورۂ بقر پڑھی جاوے
اُسمین شیطان داخل نہین ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے حسین جعفی نے زائدہ سے اُسنے
حکیم بن جبیر سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شئے کے واسطے بلندی ہی اور بلندی
قرآن کی سورہ بقرہ ہے اور اسی مین ایک آیت ہے وہ قرآن کی آیتون کی سردار ہے یعنے آیۃ الکرسی یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے
ہم اسکو مگر طریق حکیم بن جبیر سے اور اُسکے حق مین شعبہ نے کلام کیا ہے اور اُسکو ضعیف کیا ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن مغیرہ یعنے ابو سلمہ
مخزومی مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن فدیک نے عبد الرحمٰن ملیکی سے اُسنے زرارہ بن مصعب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے
کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے سورہ حٰمٓ المومن الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کے وقت بسبب
انکے شام تک حفاظت مین رہتا ہے اور جو کوئی ان دونون کو شام کے وقت پڑھے وہ بسبب انکے صبح تک حفاظت مین رہتا ہے یہ حدیث
غریب ہے اور بعض اہل علم نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ ملیکی کے حق مین اُس کے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہم سے
محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن ابی لیلیٰ سے اُس نے
اپنے بھائی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے ابی ایوب انصاری سے یہ کہ اُسکا ایک چھوٹا سا گھر تھا اسی مین کھجورین تھین

ف مثانی کے معنی مکرر کے ہین یعنی یہ سات آیات ہین جو ہر ایک رکعت مین مکرر ہوتی ہین یا مثانی مشتق ہی ثنا سے اسلئے کہ اسمین ثنا اور دعا اور قرآن عظیم ہے ۱۲ ف کرمانی اور سید جمال الدین
نے فرمایا کہ یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دینے سے نماز نہین باطل ہوتی ہی جسطرح آنحضرت کو السلام علیک یا ایہا النبی کے ساتھ خطاب کرتے ہیں

فکانت تجیئ الغول فتاخذ منه فشکی ذلك الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال اذهب اذا رأیتها فقل بسم اللہ اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال فاخذها فحلفت ان لا تعود فارسلها فجاء الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ما فعل اسیرك قال حلفت ان لا تعود قال کذبت وهی معاودة الکذب قال فاخذها فحلفت ان لا تعود فارسلها فجاء الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ما فعل اسیرك قال فحلفت ان لا تعود فقال کذبت وهی معاودة الکذب فاخذها فقال ما انا بتارکك حتی اذهب بك الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقالت انی ذاکرة لك شیئا آیة الکرسی اقرأها فی بیتك فلا یقربك شیطان ولا غیره فجاء الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ما فعل اسیرك قال فاخبره بما قالت قال صدقت وهی کذوب هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا ابو اسامة نا عبد الحمید بن جعفر عن سعید المقبری عن عطاء مولی ابی احمد عن ابی هریرة قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعثا وهم ذو عدد فاستقرأهم فاستقرأ کل رجل منهم یعنی ما معه من القرآن فاتی علی رجل من احدثهم سنا فقال ما معك یا فلان فقال معی کذا وکذا وسورة البقرة فقال امعك سورة البقرة قال نعم قال اذهب فانت امیرهم فقال رجل من اشرافهم واللہ ما منعنی ان اتعلم البقرة الا خشیة ان لا اقوم بها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تعلموا القرآن واقرؤه فان مثل القرآن لمن تعلمه فقرأه وقام به کمثل جراب محشو مسکا یفوح ریحه فی کل مکان ومثل من تعلمه فیرقد وهو فی جوفه کمثل جراب اوکئ علی مسك هذا حدیث حسن وقد روی هذا الحدیث عن سعید المقبری عن عطاء مولی ابی احمد عن النبی صلی اللہ علیه وسلم مرسلا نحوه **حدثنا** بذلك قتیبة

سو جن آکر لیجاتے تھے پس اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امر کا شکوہ کیا سو فرمایا آپنے جا جب تو اسکو دیکھے تو کہہ بسم اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دے کہا راوی نے پس اُسنے اُسکو پکڑا پس اس جنی نے قسم کھائی کہ مین پھر نہ آونگی تو اُسنے اُسکو چھوڑ دیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو آپ نے فرمایا تیرے قیدی نے کیا کیا کہا اُسنے قسم کھائی ہے کہ مین پھر نہ آؤن گی فرمایا آپنے جھوٹ کہا اُس نے اور وہ جھوٹ کو عود کرنے والی ہے کہا راوی نے پھر اُسنے اُسکو پکڑا پھر اُس نے قسم کھائی کہ مین نہین آؤن گی سو اُسنے اُسکو چھوڑ دیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس فرمایا آپ نے تیرے قیدی نے کیا کیا کہا اُس نے اُس نے قسم کھائی ہے کہ مین پھر نہ آؤن گی فرمایا آپنے اُسنے جھوٹ کہا ہے۔ اور وہ جھوٹ کو عود کرنے والی ہے پھر اُس نے اُسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجھے ہرگز نہ چھوڑونگا یہانتک کہ مین تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤن پس کہا اُسنے مین تجھے ایک چیز یاد دلاتی ہون یعنی آیۃ الکرسی اُسکو اپنے گھر مین پڑھا کر پھر شیطان تیرے پاس نہ آویگا اور نہ غیر اُس کا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس فرمایا آپ نے تیرے قیدی نے کیا کیا کہا راوی نے پھر اُس نے آپ کو خبر دی اس بات کی جو اُس نے کہی تھی فرمایا آپ نے سچ کہا اُس نے حالانکہ وہ جھوٹی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے کہا حدیث کی ہم سے حمید بن جعفر نے سعید مقبری سے اُس نے عطا یعنی ابی احمد کے غلام سے اُس نے ابی ہریرۃؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور وہ چند آدمی تھے پس حضرت نے اُنسے پڑھوایا پس ہر ایک آدمی نے اُن مین سے پڑھا جو کچھ اُسکے پاس قرآن تھا یعنی ہر ایک آدمی نے جو کچھ اُسکو آتا تھا پڑھ کر حضرت کو سنایا۔ پھر ایک مرد کے پاس آئے جوان سب سے عمر مین کم تھا پس فرمایا آپ نے تیرے پاس کیا ہے اے فلان یعنی تجھے کونسی سورت آتی ہے۔ پس کہا اُسنے میرے پاس فلان فلان سورت ہے اور سورت بقرہ بھی پس فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس بقرہ بھی ہے پس کہا اُس نے ہان فرمایا آپنے جا سو تو ہی اُنکا حاکم ہے پھر ایک مرد نے اُنکے شریفون مین سے کہا قسم ہے اللہ کی مجھے سورہ بقرہ سیکھنے سے کسی چیز نے منع نہین کیا مگر اس خوف نے کہ مین اُسکے ساتھ کھڑا نہین ہو سکونگا یعنی نماز تہجد مین پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے سیکھو قرآن اور پڑھاؤ اُسکو اسلیے کہ مثال قرآن کی اس شخص کیواسطے جو اُسکو سیکھتا ہے اور پڑھاتا ہے اور اُسکے ساتھ کھڑا ہوتا ہے مثل مشکیزہ کے ہے جو مشک سے بھرا ہو اور اُسکی بو ہر مکان مین جوش مارتی ہو اور مثال اُس شخص کی جو اُسکو سیکھتا ہو پھر سو رہتا ہو اس حالت مین کہ وہ قرآن اُسکے پیٹ مین ہی ہو مثل مشکیزہ کے ہے جو اسپر ڈاٹ لگائی گئی ہو یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے اُسنے روایت کی عطا سے جو غلام ابی احمد کا ہے اُسنے نبی صلعم سے مرسل مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے

نا اللیث بن سعد عن سعید المقبری عن عطاء مولی ابی احمد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا نحوہ بمعناہ ولم یذکر
فیہ عن ابی ہریرۃ وفی الباب عن ابی بن کعب **باب** ماجاء فی اٰخر سورۃ البقرۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا جریر بن عبد الحمید
عن منصور بن المعتمر عن ابراھیم بن یزید عن عبد الرحمٰن بن یزید عن ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قرأ الاٰیتین من اٰخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن
مھدی نا حماد بن سلمۃ عن اشعث بن عبد الرحمٰن الجرمی عن ابی قلابۃ عن ابی الاشعث الجرمی عن النعمان بن بشیر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب کتابا قبل ان یخلق السموات والارض بالفی عام انزل منہ اٰیتین ختم بھما سورۃ البقرۃ
ولا یقرأن فی دار ثلث لیال فیقربھا شیطان ھذا حدیث غریب **باب** ماجاء فی اٰل عمران **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا
ھشام بن اسمٰعیل ابو عبد الملک العطار نا محمد بن شعیب نا ابراھیم بن سلیمان عن الولید بن عبد الرحمٰن انہ حدثھم عن جبیر
بن نفیر عن نواس بن سمعان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی القراٰن واھلہ الذین یعملون بہ فی الدنیا تقدمہ سورۃ
البقرۃ واٰل عمران قال نواس وضرب لھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ امثال ما نسیتھن بعد قال یاتیان کانھما غیابتان
وبینھما شرق او کانھما غمامتان سوداوان او کانھما ظلۃ من طیر صواف تجادلان عن صاحبھما وفی الباب عن بریدۃ وابی امامۃ
ھذا حدیث حسن غریب ومعنی ھذا الحدیث عند اھل العلم انہ یجیٔ ثواب قراءتہ کذا فسر بعض اھل العلم ھذا الحدیث
وما یشبہ ھذا من الاحادیث انہ یجیٔ ثواب قراءۃ القراٰن وفی حدیث نواس بن سمعان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ما یدل علی ما فسروا اذ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے عطار سے جو غلام ابی احمد کا ہے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مثل
اسکے بالمعنے اور اُسنے اس روایت مین ابی ہریرہؓ کا ذکر نہین کیا اور اس باب مین روایت ہے ابی بن کعبؓ سے **باب** سورہ بقرہ کے آخر
کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے جریر بن عبد الحمید نے منصور بن معتمر سے اُسنے ابراہیم بن یزید سے
اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے اُسنے ابی مسعود انصاری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دو آیتین آخر سورہ
بقرہ سے رات مین پڑھے تو وہ اُسکو کافی[1] ہوتی ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی
نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اشعث بن عبد الرحمن جرمی سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی الاشعث جرمی سے اُسنے نعمان بن بشیر
سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے اللہ تعالےٰ نے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے دو ہزار سال ایک کتاب
لکھی ہے اس سے دو آیتین اُتاری گئی ہین اُنسے سورہ بقرہ ختم ہوئی ہے اور وہ کسی گھر مین تین راتین نہین پڑھی جاتین کہ شیطان اُسکے
نزدیک ہو یہ حدیث غریب ہے **باب** سورہ آل عمران کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام
بن اسمٰعیل یعنے ابو عبد الملک عطار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن شعیب نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سلیمان نے ولید بن عبد الرحمن
سے یہ کہ حدیث کی ہے اُسنے انکو جبیر بن نفیر سے اُسنے نواس بن سمعان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آئیگا قرآن
اور اہل اُسکے جو اُسکے ساتھ دنیا مین عمل کرتے تھے۔ آگے ہوگی اس قرآن کے سورہ بقرہ اور آل عمران کہا نواس نے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کی تین مثالین بیان فرمائی ہین مین نے انکو بعد اسکے بھلایا نہین ہے فرمایا آپ نے آئین گی وہ دونون
اس حالت مین کہ گویا وہ سائبان ہین اور درمیان اُنکے روشنی ہے یا گویا وہ دونون سیاہ بادل ہین یا گویا وہ سایہ ہے صف باندھے ہوئے
جانورون سے جھگڑا کرینگی وہ دونون اپنے صاحب سے۔ اور اس باب مین روایت ہے بریدہ اور ابی امامہ سے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہین کہ آئے گا ثواب قرارت اس کی کا۔ ایسا ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم
نے اس حدیث کی اور جو حدیثین اُسکے مشابہ ہین کہ آئیگا ثواب قرأت قرآن کا۔ اور حدیث نواس بن سمعان مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہے ایسی بات ہے جو دلالت کرتی ہے اسپر جو انھون نے تفسیر کی ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے

[1] کافی ہوتی ہیں اُسکو جنون اور آدمیون کی شرارت سے یا کافی ہوتی ہین اُس کو رات کے قیام سے"

واهله الذين يعملون به في الدنيا ففي هٰذا دلالة انه يجئ ثواب العمل واخبرني محمد بن اسمٰعيل نا الحميدي قال قال سفيان بن عيينة في تفسير حديث عبدالله بن مسعود ماخلق الله من سماء ولا ارض اعظم من اٰية الكرسي قال سفيان لان اٰية الكرسي هو كلام الله وكلام الله اعظم من خلق الله من السماء والارض **باب** ما جاء في سورة الكهف **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن ابي اسحٰق قال سمعت البراء يقول بينما رجل يقرأ سورة الكهف اذ راى دابته تركض فنظر فاذا مثل الغمامة او السحابة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك السكينة نزلت مع القراٰن او نزلت على القراٰن هٰذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن اسيد بن حضير **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن سالم بن ابي الجعد عن معدان بن ابي طلحة عن ابي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ ثلاث اٰيات من اول الكهف عصم من فتنة الدجال قال محمد بن بشار نا معاذ بن هشام اخبرني ابي عن قتادة بهٰذا الاسناد نحوه هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في يٰسٓ **حدثنا** قتيبة وسفيان بن وكيع قالا نا حميد بن عبد الرحمٰن الرواسي عن الحسن بن صالح عن هارون ابي محمد عن مقاتل بن حيان عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل شئ قلبا وقلب القراٰن يٰسٓ ومن قرأ يٰسٓ كتب الله له بقراءتها قراءة القراٰن عشر مرات هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث حميد بن عبد الرحمٰن وبالبصرة لا يعرفون من حديث قتادة الا من هٰذا الوجه وهارون ابو محمد شيخ مجهول **حدثنا** ابو موسىٰ محمد بن المثنى نا احمد بن سعيد الدارمي نا قتيبة عن حميد بن عبد الرحمٰن بهٰذا وفي الباب عن ابي بكر الصديق ولا يصح حديث ابي بكر من قبل اسناده واسناده ضعيف

اور وہ اہل اسکے جو عمل کرتے ہین ساتھ اسکے دنیا مین۔ پس اس حدیث مین دلالت ہے اس بات پر کہ ثواب عمل کا آئیگا۔ اور خبر دی ہے مجھے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حمیدی نے کہا اُسنے کہا سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر مین کہ نہین پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی آسمان اور نہ کوئی زمین اعظم آیۃ الکرسی سے کہا سفیان نے اسواسطے کہ آیۃ الکرسی کلام اللہ کا ہے اور کلام اللہ کا اعظم ہے اللہ کی پیدایش سے یعنے آسمان اور زمین سے **باب** سورہ کہف کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحٰق سے کہا اُسنے سنا مین نے براء سے کہ کہتا اُسوقت مین کہ ایک مرد سورہ کہف پڑھ رہا تھا کہ اُسنے اپنے چارپائے کو کودتے ہوئے دیکھا پس اُسنے دیکھا کہ مثل بادل کے کوئی چیز ہے (غمام اور سحاب کے معنے بادل کے ہین راوی کو صرف الفاظ مین شک ہے) سو وہ آنحضرت کے پاس آیا اور آپ کے آگے یہ قصہ ذکر کیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکینہ[ع۵] تھا کہ قرآن کے ساتھ اترا تھا یا فرمایا آپ نے قرآن پر اترا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے اسید بن حضیر سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے معدان بن ابی طلحہ سے اُسنے ابی الدرداء سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی تین آیتین ابتدائے سورہ کہف سے پڑھے وہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہیگا۔ کہا محمد بن بشار نے حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سورہ یٰس کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور سفیان بن وکیع نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے حمید بن عبد الرحمٰن رواسی نے حسن بن صالح سے اُسنے ہارون یعنی ابی محمد سے اُسنے مقاتل بن حیان سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک چیز کے واسطے دل ہے اور دل قرآن کا یٰس ہے اور جو کوئی پڑھے یٰس اللہ تعالیٰ اسکے واسطے بدلے قرارت اُسکی کے قرارت قرآن کی دس بار لکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حمید بن عبد الرحمٰن سے۔ اور بصرہ مین نہین پہچانتے حدیث قتادہ کی مگر اسی وجہ سے۔ اور ہارون یعنی ابو محمد شیخ مجہول ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن سعید دارمی نے کہا حدیث کی ہم سے قتیبہ نے حمید بن عبد الرحمٰن سے ساتھ اسکے۔ اور اس باب مین روایت ہے حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔ اور حدیث حضرت ابو بکر صدیق کی اسناد کی جہت سے صحیح نہین اور اسناد اُسکی ضعیف ہے

ع۵ شراح حدیث نے سکینہ کے کئی معنی بیان کئے ہین اور انہین سے مختار یہ ہے کہ وہ مخلوقات الٰہی مین سے ایک چیز ہے جسمین طمانینت و رحمت ہے اور اسکے ساتھ فرشتے ہین اور مجمع البحار مین ہے کہ سکینہ کے معنے وہ شئے ہے جس سے سکون اور صفائے قلب و ظلمت نفسانیہ کا دور ہونا اور ضیاء رحمانیہ کا نازل ہونا حاصل ہو۔ محمد مرتضے عفا اللہ عنہ

باب ماجاء فی حٰمٓ الدخان **حدثنا** سفیان بن وکیع نا زید بن حباب عن عمر بن ابی خثعم عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حٰمٓ الدخان فی لیلة اصبح یستغفر له سبعون الف ملك هٰذا حدیث غریب لانعرفه الا من هٰذا الوجه وعمر بن ابی خثعم یضعف قال محمد هو منکر الحدیث **حدثنا** نصر بن عبدالرحمٰن الکوفی نا زید بن حباب عن هشام ابی المقدام عن الحسن عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حٰمٓ الدخان فی لیلة الجمعة غفر له هٰذا حدیث لانعرفه الا من هٰذا الوجه وهشام ابو المقدام یضعف ولم یسمع الحسن من ابی هریرة هٰکذا قال ایوب ویونس بن عبید وعلی بن زید **باب** ماجاء فی سورة الملك **حدثنا** محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نا یحییٰ بن عمرو بن مالك النکری عن ابیه عن ابی الجوزاء عن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خباءه علی قبر وهو لا یحسب انه قبر فاذا قبر انسان یقرأ سورة الملك حتی ختمها فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ ضربت خبائی علی قبر وانا لا احسب انه قبر فاذا فیه انسان یقرأ سورة الملك حتی ختمها فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هی المانعة هی المنجیة تنجیه من عذاب القبر هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه وفی الباب عن ابی هریرة **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن عباس الجشمی عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان سورة من القرآن ثلاثون آیة شفعت لرجل حتی غفر له وهی تبارك الذی بیده الملك هٰذا حدیث حسن **حدثنا** هریم بن مسعر نا الفضیل بن عیاض عن لیث عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لاینام حتی یقرأ الٓمٓ تنزیل وتبارك الذی بیده الملك هٰذا حدیث رواه غیر واحد عن لیث بن ابی سلیم مثل هٰذا ورواه

باب حٰمٓ دخان کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے عمر بن ابی خثعم سے اُس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُس نے ابی سلمہ سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے حٰمٓ دخان رات مین صبح کرتا ہے اس حالت مین کہ اُس کے واسطے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہین - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے - عمر بن ابی خثعم ضعیف کیا گیا ہے - کہا محمد نے وہ منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہم سے نصر بن عبدالرحمٰن کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے ہشام ابی المقدام سے اُس نے حسن سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حٰمٓ دخان جمعہ کی رات مین پڑھے تو اُس کے واسطے بخشش کی جاتی ہے - اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر اسی وجہ سے - اور ہشام ابو مقدام ضعیف ہے - اور حسن نے ابی ہریرہ سے نہین سنا - ایسا ہی کہا ہے ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے رضی اللہ عنہم - **باب** سورہ ملک کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن عمرو بن مالک نکری نے اپنے باپ سے اُس نے ابی الجوزار سے اُس نے ابن عباسؓ سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر لگایا اور اُس کو معلوم نہ تھا کہ وہ قبر ہے پس دیکھا کہ ایک قبر ہے اُس مین ایک آدمی سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہانتک کہ اُس نے اُس کو ختم کیا اور وہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے خیمہ قبر پر لگایا تھا اور مین گمان نہین کرتا تھا کہ یہ قبر ہے پس دیکھا تو اس مین ایک آدمی سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہانتک کہ اُسنے اُسکو ختم کیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مانعہ ہے وہ منجیہ ہے یعنے نجات دینے والی ہے آگ سے یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے - اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ سے - **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے عباس جشمی سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے ایک سورہ ہے قرآن مین جس کی تیس آیتین ہین وہ شفاعت کریگی واسطے آدمی کے تاکہ وہ بخشا جاویگا اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے ہریم بن مسعر نے کہا حدیث کی ہم سے فضیل بن عیاض نے لیث سے اُس نے ابی الزبیر سے اُس نے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے الم تنزیل اور تبارک الذی بیدہ الملک اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی ایک نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اس کے اور روایت کیا ہے اُس کو

مغیرة بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحو هذا وروی زهیر قال قلت لابی الزبیر سمعت من جابر یذکر هذا الحدیث فقال ابو الزبیر انما اخبرنیه صفوان او ابن صفوان وکان زهیرا انکران یکون هذا الحدیث عن ابی الزبیر عن جابر **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن لیث عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه **حدثنا** هریم بن مسعر نا الفضیل عن لیث عن طاؤس قال تفضلان علی کل سورة من القرآن بسبعین حسنة **باب** ماجاء فی اذا زلزلت **حدثنا** محمد بن موسی الجرشی البصری نا الحسن بن سلم بن صالح العجلی نا ثابت البنانی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من قرأ اذا زلزلت عدلت له بنصف القرآن ومن قرأ قل یا ایها الکافرون عدلت له بربع القرآن ومن قرأ قل هو اللہ احد عدلت له بثلث القرآن هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث هذا الشیخ الحسن بن سلم وفی الباب عن ابن عباس **حدثنا** عقبة بن مکرم العمی البصری نی ابن ابی فدیك اخبرنی سلمة بن وردان عن انس بن مالك ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لرجل من اصحابه هل تزوجت یا فلان قال لا واللہ یا رسول اللہ ولا عندی ما اتزوج قال الیس معك قل هو اللہ احد قال بلی قال ثلث القرآن قال الیس معك اذا جاء نصر اللہ والفتح قال بلی قال ربع القرآن قال الیس معك قل یا ایها الکافرون قال بلی قال ربع القرآن قال الیس معك اذا زلزلت الارض قال بلی قال ربع القرآن قال تزوج تزوج هذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی سورة الاخلاص وفی سورة اذا زلزلت **حدثنا** علی بن حجر نا یزید بن هارون نا یمان بن مغیرة العنزی نا عطاء عن ابن عباس قال قال

مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور روایت کیا ہے زہیر نے کہ کہا اُسنے مین نے ابی الزبیر سے کہا تو نے جابر سے سنا ہے کہ اس حدیث کا ذکر کرتا تھا تو کہا ابو الزبیر نے مجھے صفوان یا ابن صفون نے خبر دی ہے اور زہیر اس بات کا انکار کرتا تھا کہ یہ حدیث بواسطہ ابی الزبیر کے جابر سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے لیث سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ہریم بن مسعر نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل نے لیث سے اُس نے طاؤس سے کہا اُسنے یہ دونوں سورتین قرآن کی ہر ایک سورہ پر ستر نیکی تک فضیلت رکھتی ہین **باب** سورہ اذا زلزلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن موسی جرشی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن سلم بن صالح عجلی نے کہا حدیث کی ہم سے ثابت بنانی نے انس بن مالکؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص سورہ اذا زلزلت پڑھے تو وہؔ اُس کے واسطے نصف قرآن کے برابر ہوگا اور جو کوئی قل یا ایہا الکافرون پڑھے تو وہ اُسکے واسطے چوتھائی حصے قرآن کے برابر ہوگا اور جو کوئی قل ہو اللہ احد پڑھے تو وہ اُسکے واسطے تہائی قرآن کے برابر ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق اس شیخ یعنی حسن بن سلم سے اور اس باب مین روایت ہے ابن عباسؓ سے **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم عمی بصری نے کہا حدیث کی مجھے ابن ابی فدیک نے کہا خبر دی مجھے سلمہ بن وردان نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اپنے صحابہ سے فرمایا اے فلان کیا تو نے نکاح کیا ہے کہا اُسنے نہین قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ اور نہ میرے پاس اس قدر مال ہے کہ نکاح کرون فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس قل ہو اللہ احد نہین کہا اُسنے کیون نہین فرمایا آپ نے یہ تہائی قرآن کی ہے فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس اذا جاء نصر اللہ والفتح نہین ہے کہا اُسنے کیون نہین فرمایا آپ نے یہ چوتھائی قرآن کی ہے۔ فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس قل یا ایہا الکافرون نہین ہی کہا اُس نے کیون نہین فرمایا آپ نے یہ چوتھائی قرآن کی ہے فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس اذا زلزلت الارض نہین کہا اُسنے کیون نہین فرمایا آپنے یہ چوتھائی قرآن کی ہی فرمایا آپنے نکاح کر نکاح کر حدیث حسن ہے **باب** سورہ اخلاص اور سورہ اذا زلزلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے یمان بن مغیرہ عنزی نے کہا حدیث کی ہم سے عطا نے ابن عباسؓ سے کہا اُس نے فرمایا

ف نصف قرآن کے برابر ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مقصود اعظم قرآن مجید سے بیان کرنا مبدا اور آخر کا ہے اور یہ سورہ ان دونوں احوال پر شامل ہے اور جس سورہ کے حق مین آیا کہ یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن چار چیزون پر شامل ہی توحید اور نبوت اور احکام معاش اور احوال معاد اور اس سورہ مین قسم اول کا ذکر ہے اور چونکہ عموماً قرآن شریف مین توحید اور معاش اور معاد کا ذکر ہی اور سورۂ اخلاص توحید پر شامل ہی اس سے تہائی قرآن کے برابر ہوگی واللہ اعلم بالصواب

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل هو الله احد تعدل ثلث القرآن وقل يا ايها الكافرون تعدل ربع القرآن هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث يمان بن المغيرة **باب** ماجاء فى سورة الاخلاص **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدى نا زائدة عن منصور عن هلال بن يساف عن ربيع بن خثيم عن عمرو بن ميمون عن عبد الرحمٰن بن ابى ليلىٰ عن امرأة ابى ايوب عن ابى ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايعجز احدكم ان يقرأ فى ليلة ثلث القرآن من قرأ الله الواحد الصمد فقد قرأ ثلث القرآن وفى الباب عن ابى الدرداء وابى سعيد وقتادة بن النعمان وابى هريرة وانس وابن عمرو ابى مسعود هٰذا حديث حسن ولا نعرف احدا روى هٰذا الحديث احسن من رواية زائدة وتابعه على روايته اسرائيل والفضيل بن عياض وقد روى شعبة وغير واحد من الثقات هٰذا الحديث عن منصور واضطربوا فيه **حدثنا** ابو كريب نا اسحٰق بن سليمٰن عن مالك بن انس عن عبيد الله بن عبد الرحمٰن عن ابى حنين مولىٰ لآل زيد بن الخطاب او مولىٰ زيد بن الخطاب عن ابى هريرة قال اقبلت مع النبى صلى الله عليه وسلم فسمع رجلا يقرأ قل هو الله احد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجبت قلت ما وجبت قال الجنة هٰذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث مالك بن انس وابو حنين هو عبيد بن حنين **حدثنا** محمد بن مرزوق البصرى نا حاتم بن ميمون ابو سهل عن ثابت البنانى عن انس بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من قرأ كل يوم مائتى مرة قل هو الله احد محى عنه ذنوب خمسين سنة الا ان يكون عليه دين وبهٰذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من اراد ان ينام على فراشه فنام على يمينه ثم قرأ قل هو الله احد مائة مرة فاذا كان يوم القيٰمة يقول له الرب تبارك وتعالىٰ يا عبدى ادخل على يمينك الجنة هٰذا حديث غريب من حديث ثابت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہوتی ہے اور قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہوتی ہے اور قل یا ایہا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہوتی ہے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یمان بن مغیرہ سے **باب** سورۂ اخلاص کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ نے منصور سے اُس نے ہلال بن یساف سے اُس نے ربیع بن خثیم سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے اُس نے ابی ایوب کی بیوی سے اُسنے ابی ایوب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہوتا ہے کوئی تم مین سے کہ ایک رات مین تہائی قرآن کی پڑھے جو کوئی پڑھے اللہ الواحد الصمد اُس نے تہائی قرآن کی پڑھی اور اس باب مین روایت ہے ابی الدردا اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مسعود سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ہم نہین پہچانتے کہ کسی نے اس حدیث کو زائدہ کی روایت سے اچھا بیان کیا ہو اور تابع ہوا ہے اسکا اسکی روایت پر اسرائیل اور فضیل بن عیاض اور روایت کیا ہے اس حدیث کو شعبہ وغیرہ نے کئی ثقہ لوگون سے انھون نے منصور سے اور وہ اس روایت مین مضطرب ہوئے ہین **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان نے مالک بن انس سے اُس نے عبید اللہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی حنین سے جو غلام ہے آل زید بن خطاب کا یا غلام ہے زید بن خطاب کا اُسنے روایت کی ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا تو آپ نے ایک آدمی کو قل ہو اللہ احد پڑھتے سنا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ہوگئی مین نے کہا کیا چیز واجب ہوئی فرمایا آپ نے جنت - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مالک بن انس سے - اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مرزوق بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن میمون یعنے ابو سہل نے ثابت بنانی سے اُس نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی ہر ایک دن مین دو سو بار قل ہو اللہ احد پڑھے تو اس سے پچاس برس کے گناہ دور ہوتے ہین مگر یہ کہ اُسپر قرض ہو اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے فرش پر سونے کا ارادہ کرے اور داہنی کروٹ پر سوئے پھر قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کو پروردگار تبارک وتعالیٰ کہے گا اے میرے بندے اپنی داہنی طرف پر جنت مین داخل ہو - یہ حدیث غریب ہے طریق ثابت بنانی سے جو راوی ہے

عن انس وقد روی هٰذا الحدیث من غیر هٰذا الوجه ایضاعن ثابت **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیٰی بن سعید نا یزید بن کیسان ثنی ابوحازم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احشدوا فانی سأقرأ علیکم ثلث القرآن قال فحشد من حشد ثم خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فقرأ قل هوالله احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی سأقرأ علیکم ثلث القرآن انی لاأری هٰذا خبرجاءه من السماء ثم خرج النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی قلت سأقرأ علیکم ثلث القرآن الا وانها تعدل بثلث القرآن هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه وابو حازم الاشجعی اسمه سلمان **حدثنا** العباس بن محمد الدوری نا خالد بن مخلد نا سلیمان بن بلال ثنی سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قل هوالله احد تعدل ثلث القرآن هٰذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا اسمٰعیل بن ابی اویس ثنی عبد العزیز بن محمد عن عبید الله بن عمر عن ثابت البنانی عن انس بن مالك قال کان رجل من الانصار یؤمهم فی مسجد قباء فکان کل ما افتتح سورة یقرأ لهم فی الصلوٰة یقرأ بها افتتح بقل هوالله احد حتی یفرغ منها ثم یقرأ سورة اخرٰی معها وکان یصنع ذلك فی کل رکعة فکلمه اصحابه فقالوا انك تقرأ بهٰذه السورة ثم لاتریٰ انها تجزئك حتی تقرأ بسورة اخرٰی فاما ان تقرأ بها واما ان تدعها وتقرأ بسورة اخرٰی قال ما انا بتارکها ان احببتم ان اؤمکم بها فعلت وان کرهتم ترکتکم وکانوا یرونه افضلهم وکرهوا ان یؤمهم غیره فلما اتاهم النبی صلی الله علیه وسلم اخبروه الخبر فقال یا فلان ما یمنعك مما یامر به اصحابك وما یحملك ان تقرأ هٰذه السورة فی کل رکعة فقال یا رسول الله انی احبها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم

انس سے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ثابت سے مروی ہے **حدیث کی** ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن کیسان نے کہا حدیث کی مجھے ابوحازم نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع ہوجیو اسلئے کہ مین تمپر تہائی قرآن کی پڑھنے والا ہون۔ کہا راوی نے سو جسے جمع ہوناتھا جمع ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور قل ہواللہ احد پڑھا پھر داخل ہوے پھر بعض نے بعض سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مین تمپر تہائی قرآن کی پڑھنے والا ہون مین گمان کرتا ہون کہ یہ ایسی خبر ہے کہ آسمان سے آئی ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور یہ فرمایا کہ مین نے کہا تھا کہ مین تمپر تہائی قرآن کی پڑھتا ہون خبردار اور بیشک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابوحازم اشجعی کا نام سلمان ہے **حدیث کی** ہم سے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن مخلد نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا حدیث کی مجھے سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث کی** ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی اویس نے کہا حدیث کی مجھے عبد العزیز بن محمد نے عبید اللہ بن عمر سے اُس نے ثابت بنانی سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُس نے ایک مرد انصار سے ان لوگونکی مسجد قبا مین امامت کرتا تھا سو جب کوئی ایسی سورت شروع کرتا کہ جسکو پڑھتا ہوتا اس نماز مین کہ جسکو پڑھتا تو شروع کرتا ساتھ قل ہو اللہ احد کے تاکہ اس سے فارغ ہوتا پھر اسکے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور یہ طریق ہر ایک رکعت مین کرتا تھا پس ایک اسکے ساتھیون نے اس سے بات چیت کی اور کہا کہ تم اس سورت کو پڑھتے ہو پھر آپ یہ گمان نہین کرتے کہ یہ سورت آپ کو کافی ہوجائے۔ تو دوسری سورت پڑھتے ہو سو یا تو اسی کو پڑھا کرو یا اسکو چھوڑ دو اور دوسری سورت پڑھ لیا کرو کہا اُسنے مین تو اسکو چھوڑنیوالا نہین ہون اگر تمکو اُسکے ساتھ امامت کرانی اچھی معلوم ہو تو مین امامت کرتا ہون اور اگر تم بُرا جانتے ہو تو مین تمکو چھوڑ دیتا ہون اور وہ لوگ اس کو اپنے سب مین سے افضل سمجھتے تھے اور انھون نے مکروہ جانا کہ اسکے سوا ہماری کوئی اور شخص امامت کرائے پس جب انکے پاس نبی صلعم آئے تو اُن لوگون نے وہ خبر آنحضرت سے بیان کی سو فرمایا آپنے اے فلان کیا چیز تجھے منع کرتی ہے اس سے کہ جس کے ساتھ تجھے تیرے اصحاب امر کرتے ہین اور کیا چیز تجھے اس سورت کے ہر ایک رکعت مین پڑھنے پر برانگیختہ کرتی ہے پس کہا اُسنے یا رسول اللہ مین اسکو دوست رکھتا ہون پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ف تہائی قرآن کے برابر ہونیکی وجہ یہ ہے کہ قرآن کی تین قسم ہین قصے اور احکام اور صفات الٰہی اور اس سورت مین صرف صفات الٰہی مذکور ہین اور کہا گیا ہے کہ ثواب اسکا تہائی قرآن کے برابر ہے

ان حبها ادخلک الجنة هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه من حدیث عبیدالله بن عمر عن ثابت البنانی وقد روی مبارک بن فضالة عن ثابت البنانی عن انس ان رجلا قال یارسول الله انی احب هٰذه السورة قل هوالله احد قال ان حبک ایاها یدخلک الجنة **باب** ماجاء فی المعوذتین **حدثنا** بندار نا یحییٰ بن سعید نا اسمٰعیل بن ابی خالد اخبرنی قیس بن ابی حازم عن عقبة بن عامر الجهنی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قد انزل الله علی اٰیات لم یر مثلهن قل اعوذ برب الناس الیٰ اٰخر السورة وقل اعوذ برب الفلق الی اٰخر السورة هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن یزید بن ابی حبیب عن علی بن رباح عن عقبة بن عامر قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اقرأ بالمعوذتین فی دبر کل صلوٰة هٰذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی فضل قاری القراٰن **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد الطیالسی نا شعبة وهشام عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن سعد بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی یقرأ القراٰن وهو ماهر به مع السفرة الکرام البررة والذی یقرأه قال هشام وهو شدید علیه قال شعبة وهو علیه شاق له اجران هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر نا حفص بن سلیمان عن کثیر بن زاذان عن عاصم بن ضمرة عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ القراٰن فاستظهره فاحل حلاله وحرم حرامه ادخله الله به الجنة وشفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد وجبت له النار هٰذا حدیث غریب لانعرفه الا من هٰذا الوجه ولیس له اسناد صحیح وحفص بن سلیمان ابوعمر بزاز کوفی یضعف فی الحدیث **باب** ماجاء فی فضل القراٰن **حدثنا** عبد بن حمید نا حسین بن علی الجعفی نا حمزة الزیات عن ابی المختار الطائی عن ابن اخی الحارث الاعور عن الحارث الاعور

بیشک اسکی محبت تجھے جنت مین داخل کریگی - یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے یعنے طریق عبیداللہ بن عمر سے جو راوی ہین ثابت بنانی سے اور روایت کی ہے مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے اُسنے انس سے یہ کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہ مین اس سورت یعنی قل ہو اللہ احد کو دوست رکھتا ہون فرمایا آپنے بیشک محبت تیری اسکو جنت مین داخل کرے گی **باب** معوذتین کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا خبر دی مجھے قیس بن ابی حازم نے عقبہ بن عامر جہنی سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مجھپر چند آیتین نازل ہوئی ہین کہ انکی مثل دیکھی نہین گئین[1] قل اعوذ برب الناس آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق آخر سورت تک - یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُس نے علی بن رباح سے اُس نے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ معوذتین ہر نماز کے پیچھے پڑھون یہ حدیث غریب ہے **باب** قرآن پڑھنے والے کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ اور ہشام نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قرآن پڑھتا ہے اور وہ اسکے ساتھ ماہر ہو تو وہ ساتھ بزرگ نیکبخت پیغمبرونکے ہے اور جو کوئی اسکو پڑھتا ہے کہا ہشام نے اور وہ قرآن اسپر مشکل ہو کہا شعبہ نے اور وہ قرآن اسکو مشقت سے آتا ہو تو اسکے واسطے دو اجر ہین - یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن سلیمان نے کثیر بن زاذان سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی بن ابیطالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قرآن پڑھے اور اسکو خوب یاد کرے اور اسکے حلال کو حلال جانے اور اسکے حرام کو حرام جانے - تو اللہ تعالیٰ اسکو بسبب اسکے جنت مین داخل کریگا اور اسکی شفاعت دس ایسے گھر والونکے حق مین قبول کریگا کہ جنکے سب کے واسطے آگ واجب ہو - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور اسکی اسناد صحیح نہین - اور حفص بن سلیمان یعنی ابوعمر بزاز کوفی حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے - **باب** قرآن کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا اُسنے حدیث کی ہم سے حسین بن علی جعفی نے کہا حدیث کی ہم سے حمزہ زیات نے ابی المختار طائی سے اُس نے حارث اعور کے بھتیجے سے اُس نے حارث اعور سے

[1] یعنی جس طرح معوذتین قاری کیواسطے تعویذ ہین اسی طرح اور سورتون کی آیتین تعویذ نہین ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس کی چشم بد سے پناہ مانگا کرتے تھے جب معوذتین اترین تو انھین کو اختیار فرمایا اور دوسری آیتون کو ترک کیا چنانچہ جب آپ پر سحر کیا گیا تو آپ نے انھین دونون سورتون کے ذریعہ سے شفا طلب فرمایا واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضیٰ بندوی عفا اللہ عنہ

قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاحادیث فدخلت علیٰ علی فقلت یا امیر المؤمنین الا تری الناس قد خاضوا فی الاحادیث قال اوقد فعلوها قلت نعم قال اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انہا ستکون فتنة فقلت ما المخرج منہا یا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم وھو الفصل لیس بالھزل من ترکہ من جبار قصمہ اللہ ومن ابتغی الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ وھو حبل اللہ المتین وھو الذکر الحکیم وھو الصراط المستقیم ھو الذی لا تزیغ بہ الاھواء ولا تلتبس بہ الالسنة ولا یشبع منہ العلماء ولا یخلق عن کثرة الرد ولا تنقضی عجائبہ ھو الذی لم تنتہ الجن اذ سمعتہ حتی قالوا انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعی الیہ ھدی الیٰ صراط مستقیم خذھا الیک یا اعور ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حمزة الزیات واسنادہ مجھول وفی حدیث الحارث مقال **باب** ماجاء فی تعلیم القرآن **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبة اخبرنی علقمة بن مرثد قال سمعت سعد بن عبیدة یحدث عن ابی عبد الرحمٰن عن عثمان بن عفان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ قال ابو عبد الرحمٰن فذاک الذی اقعدنی مقعدی ھذا وعلم القرآن فی زمان عثمان حتی بلغ الحجاج بن یوسف ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا بشر بن السری نا سفیان عن علقمة بن مرثد عن ابی عبد الرحمٰن عن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم او افضلکم من تعلم القرآن وعلمہ ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی عبد الرحمٰن بن مھدی وغیر واحد عن سفیان الثوری

کہا اُسنے مین مسجد مین گذرا دیکھا تو کئی لوگ حدیثون مین خوض کر رہے ہین پھر مین حضرت علی رضی اللہ عنہ پر داخل ہوا اور مین نے کہا یا امیر المومنین کیا آپ نہین دیکھتے لوگونکو کہ حدیثون مین خوض کر رہے ہین فرمایا حضرت علی نے کیا یہ کر رہے ہین مین نے کہا ہان کہا خبردار مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے خبردار جلدی ہے کہ فتنہ ہوگا مین نے کہا اس سے نکلنے کی کیا سبیل ہی یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کتاب اللہ اس مین خبر پہلے لوگون کی ہی اور خبر پچھلے لوگون کی اور حکم درمیان تمھارے کا اور وہ کتاب فیصلہ کرنے والی ہی نہین ہی ہزل جو کوئی ترک کرے اُسکو سرکشی سے توڑیگا اسکو اللہ تعالیٰ اور جو کوئی اسکے غیر مین ہدایت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو گمراہ کریگا۔ اور یہ کتاب اللہ کی رسی محکم ہے اور یہ نصیحت ہے حکمت والی اور یہ راستہ مستقیم ہے اور یہ ایسی ہی کہ اس سے حرصین ٹیڑھی نہین ہوتین اور اسکے ساتھ زبانین ملتبس نہین ہوتین۔ اور اس سے عالم لوگ سیر نہین ہوتے اور بہت پڑھنے سے پرانی نہین ہوتین اور اسکے عجائبات منقضے نہین ہوتے۔ یہ ایسی ہے کہ جن اس سے نہ ہٹے جبکہ انھون نے اسکو سنا حتے کہ کہا اُنھون نے ہم نے سنا ہے قرآن عجیب راہ دکھلاتا ہے طرف ہدایت کے سو ہم اسکے ساتھ ایمان لائے ہین۔ جس کسی نے اسکے ساتھ خبر دی تو اُس نے سچ کہا اور جس کسی نے اسکے ساتھ عمل کیا تو اُس نے اجر پایا اور جس کسی نے اس کے ساتھ حکم کیا تو اُس نے عدل کیا اور جو کوئی اسکی طرف بلایا گیا تو اُسنے سیدھی راہ کی طرف ہدایت پائی۔ اس کو اے اعور اپنے ساتھ پکڑلے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق حمزہ زیات سے اور اسناد اس کی مجہول ہے اور حارث کی حدیث مین کلام ہے **باب** قرآن کی تعلیم کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا خبر دی مجھے علقمہ بن مرثد نے کہا اُسنے سنا مین نے سعد بن عبیدہ سے کہ حدیث کرتا تھا ابی عبد الرحمٰن سے اُس نے روایت کی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم مین سے وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور اسکو پڑھائے۔ کہا ابو عبد الرحمٰن نے پس اسی سبب نے مجھے اس جگہ مین بٹھلایا ہے یعنی مین نے قرآن کی تعلیم اسی سبب سے اختیار کی ہے۔ اور اُس نے قرآن کی تعلیم حضرت عثمان کے زمانہ مین کی ہے یہانتک کہ حجاج بن یوسف کا زمانہ پہونچ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُس نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے ابی عبد الرحمٰن سے اُس نے عثمان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہتر اور افضل تم مین سے وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہی عبد الرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے سفیان ثوری سے

عن علقمة بن مرثد عن ابی عبد الرحمن عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وسفیان لا یذکر فیه عن سعد بن عبیدة
وقد روی یحیی بن سعید القطان هذا الحدیث عن سفیان وشعبة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن عبیدة عن
ابی عبد الرحمن عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیه وسلم **حدثنا** بذلك محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان و
شعبة قال محمد بن بشار وهكذا ذكره یحیی بن سعید عن سفیان وشعبة غیر مرة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن
عبیدة عن ابی عبد الرحمن عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال محمد بن بشار واصحاب سفیان لا یذكرون
فیه عن سفیان عن سعد بن عبیدة قال محمد بن بشار وهو اصح **قال** ابو عیسی وقد زاد شعبة فی اسناد هذا الحدیث
سعد بن عبیدة وكان حدیث سفیان اشبه قال علی بن عبد اللہ قال یحیی بن سعید ما احد یعدل عندی شعبة
واذا خالفه سفیان اخذت بقول سفیان سمعت ابا عمار یذكر عن وكیع قال شعبة سفیان احفظ منی وما حدثنی
سفیان عن احد بشئ فسألته الا وجدته كما حدثنی وفی الباب عن علی وسعد **حدثنا** قتیبة اخبرنا عبد الواحد
بن زیاد عن عبد الرحمن بن اسحاق عن النعمان بن سعد عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
خیركم من تعلم القرآن وعلمه هذا حدیث لا نعرفه من حدیث علی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم الا من حدیث
عبد الرحمن بن اسحاق **باب** ماجاء فی من قرأ حرفا من القرآن ماله من الاجر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو بكر الحنفی
نا الضحاك بن عثمان عن ایوب بن موسی قال سمعت محمد بن كعب القرظی یقول سمعت عبد اللہ بن مسعود یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من قرأ حرفا من كتاب اللہ فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول
الم حرف ولكن الف حرف ولام حرف ومیم حرف

اُس نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے ابی عبد الرحمن سے اُسنے عثمان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان نے اس روایت مین سعد بن عبیدہ
کا ذکر نہین کیا اور روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو سفیان اور شعبہ سے انھون نے علقمہ بن مرثد سے اُس نے سعد بن عبیدہ
سے اُس نے ابی عبد الرحمن سے اُسنے حضرت عثمانؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اس کے محمد
بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان اور شعبہ سے کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا ہے اسکو یحییٰ بن سعید نے
سفیان اور شعبہ سے کئی بار انھون نے روایت کی علقمہ بن مرثد سے اُسنے سعد بن عبیدہ سے اُس نے ابی عبد الرحمن سے اُس نے
حضرت عثمانؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن بشار نے سفیان کے شاگرد نہین ذکر کرتے اس روایت مین یہ بات
کہ یہ روایت ہے سفیان سے اُس نے روایت کی سعد بن عبیدہ سے کہا محمد بن بشار نے اور وہ صحیح ہے ۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور زیادتی
کی ہے شعبہ نے اس حدیث کی اسناد مین سعد بن عبیدہ کی اور گویا حدیث سفیان کی بہت اچھی ہے کہا علی بن عبد اللہ نے کہ کہا
یحییٰ بن سعید نے کوئی شخص میرے نزدیک شعبہ کے برابر نہین کہ جب اس کی سفیان مخالفت کرے تو مین قول سفیان کا پکڑتا ہون
سنا مین نے ابا عمار سے کہ ذکر کرتا تھا وکیع سے کہ کہا شعبہ نے سفیان مجھسے حافظہ مین زیادہ ہے اور جو حدیث مجھے سفیان نے
کسی سے بیان کی ہے پھر مین نے اس سے اسکا سوال کیا تو اسی طرح ہی پایا جیسا کہ اُس نے مجھے حدیث کی تھی اور اس باب مین
روایت ہے حضرت علیؓ اور سعدؓ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا خبر دی ہم کو عبد الواحد بن زیاد نے عبد الرحمن بن اسحاق سے
اُس نے نعمان بن سعد سے اُس نے علیؓ بن ابی طالب سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین سے وہ
شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم بواسطہ علی کے نبی صلعم سے مگر طریق عبد الرحمن بن اسحاق سے
باب اس شخص کے بیان مین جو قرآن مجید سے ایک حرف پڑھے تو اُس کے واسطے کیا اجر ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار
نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر حنفی نے کہا حدیث کی ہم سے ضحاک بن عثمان نے ایوب بن موسیٰ سے کہا اُس نے سنا مین نے محمد
بن کعب قرظی سے کہ کہتا سنا مین نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی ایک حرف کتاب اللہ سے پڑھے تو اُسکے
واسطے بدلے اُسکے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی اسکی دس حصوں کے برابر ہے مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے لیکن الف حرف ہے اور لام حرف ہے اور میم حرف ہے

هٰذا حديث حسن صحيح غريب من هٰذا الوجه سمعت قتيبة بن سعيد يقول بلغني ان محمد بن كعب القرظي ولد في حيوٰة النبي صلى الله عليه وسلم ويروى هٰذا الحديث من غير هٰذا الوجه عن ابن مسعود رواه ابو الاحوص عن عبد الله بن مسعود رفعه بعضهم ووقفه بعضهم عن ابن مسعود ومحمد بن كعب القرظي يكنى ابا حمزة **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة عن عاصم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجيئ صاحب القرآن يوم القيٰمة فيقول يا رب حله فيلبس تاج الكرامة ثم يقول يا رب زده فيلبس حلة الكرامة ثم يقول يا رب ارض عنه فيرضى عنه فيقال اقرأ وارق ويزاد بكل اٰية حسنة هٰذا حديث حسن **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عاصم بن بهدلة عن ابي صالح عن ابي هريرة نحوه ولم يرفعه وهٰذا اصح عندنا من حديث عبد الصمد عن شعبة **باب حدثنا** احمد بن منيع نا ابو النضر نا بكر بن خنيس عن ليث بن ابي سليم عن زيد بن ارطاة عن ابي امامة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما اذن الله لعبد في شئ افضل من ركعتين يصليهما وان البر ليذر على رأس العبد ما دام في صلاته وما تقرب العباد الى الله عز وجل بمثل ما خرج منه قال ابو النضر يعني القرآن هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وبكر بن خنيس قد تكلم فيه ابن المبارك وتركه في اٰخر عمره **باب حدثنا** احمد بن منيع نا جرير عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذي ليس في جوفه شئ من القرآن كالبيت الخرب هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الحفري وابو نعيم عن سفيان عن عاصم بن ابي النجود عن زر عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقال

یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے سنا مین نے قتیبہ بن سعید سے کہ کہتا مجھے یہ خبر پہونچی کہ محمد بن کعب قرظی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پیدا ہوا ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابن مسعود سے مروی ہی روایت کیا ہے اسکو ابو الاحوص نے عبد اللہ بن مسعود سے سو بعض نے اسکو مرفوع کیا ہے اور بعض نے اسکو ابن مسعود پر ہی موقوف کیا ہے اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابا حمزہ ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عاصم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قرآن قیامت کے دن اپنے صاحب کے پاس آویگا اور کہے گا اے رب میرے اسکو عمدہ لباس پہنا تو اُسکو عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر کہے گا اے رب میرے زیادہ دے اسکو پھر عزت کا لباس پہنایا جائیگا پھر کہیگا اے رب میرے راضی ہو اس سے سو راضی ہوگا اس سے - پھر اس سے کہا جائیگا پڑھ اور چڑھ یعنی آیت آیت پڑھتا جا اور بلند درجے پر چڑھتا جا اور ہر ایک کے بدلے نیکی زیادہ کی جائیگی - یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اُسنے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے - مثل اسکے اور اسکو اُس نے مرفوع نہین کیا - اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے حدیث عبد الصمد سے جو راوی ہی شعبہ سے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن خنیس نے لیث بن ابی سلیم سے اُسنے زید بن ارطاۃ سے اُسنے ابی امامہ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان لگاتا اللہ تعالے واسطے کسی بندے کے کسی چیز مین زیادہ ان دو رکعتون سے کہ پڑھے ان کو - اور نیکی آدمی کے سر پر ڈالی جاتی ہے جبتک نماز مین ہو - اور نہین قریب ہوتے بندے اللہ تعالی کی طرف مثل اسکے کہ نکلا ہے اُس سے کہا ابو النضر نے یعنے قرآن جسقدر قرآن سے پروردگار کا قرب ہوتا ہے ویسا کسی اور چیز سے نہین ہوتا - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے - اور بکر بن خنیس کے حق مین ابن مبارک نے کلام کیا ہے اور آخر امر مین اسکو ترک کر دیا ہے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس بن ابی ظبیان سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے وہ آدمی کہ جسکے پیٹ مین کچھ بھی قرآن سے نہ ہو تو وہ مثل گھر خراب کے ہی - یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری اور ابو نعیم نے سفیان سے اُسنے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہا جاوے گا

یعنی لصاحب القراٰن اقرأ وارق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلتك عند اٰخر اٰیة تقرأبها هٰذا حدیث حسن صحیح
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی عن سفیان عن عاصم بهٰذا الاسناد نحوه **باب حدثنا** عبد الوهاب
الوراق البغدادی نا عبد المجید بن عبد العزیز عن ابن جریج عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن انس بن مالك قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد وعرضت علی
ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القراٰن او اٰیة اوتیها رجل ثم نسیها هٰذا حدیث غریب لا نعرفه
الا من هٰذا الوجه وذاکرت به محمد بن اسمٰعیل فلم یعرفه واستغربه قال محمد ولا اعرف للمطلب بن عبد الله بن
حنطب سماعا من احد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم الا قوله حدثنی من شهد خطبة النبی صلی الله علیه
وسلم وسمعت عبد الله بن عبد الرحمٰن یقول لا نعرف للمطلب سماعا من احد من اصحاب النبی صلی الله علیه
وسلم قال عبد الله وانکر علی بن المدینی ان یکون المطلب سمع من انس **باب حدثنا** محمود بن غیلان نا
ابو احمد نا سفیان عن الاعمش عن خیثمة عن الحسن عن عمران بن حصین انه مر علی قارئ یقرأ ثم سأل فاسترجع
ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من قرأ القراٰن فلیسأل الله به فانه سیجئ اقوام یقرؤن القراٰن
یسألون به الناس وقال محمود هٰذا خیثمة البصری الذی روی عنه جابر الجعفی ولیس هو خیثمة بن عبد الرحمٰن هٰذا
حدیث حسن وخیثمة هٰذا شیخ بصری یکنی ابا نصر قد روی عن انس بن مالك احادیث وقد روی جابر الجعفی عن
خیثمة هٰذا ایضا حدثنا محمد بن اسمٰعیل الواسطی نا وکیع نا ابو فروة یزید بن سنان عن ابی المبارك عن صهیب

واسطے صاحب قرآن کے کہ پڑھ اور چڑھ اور آہستگی سے پڑھ جیساکہ تو دنیا مین آہستگی سے پڑھتا تھا اسلئے کہ تیری جگہ آخر آیت کے
پاس ہے کہ توجسکو پڑھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان
سے اُس نے عاصم سے ساتھ اس اسناد کے مثل اس کے **باب** حدیث کی ہم سے عبد الوہاب وراق بغدادی نے کہا حدیث کی
ہم سے عبد المجید بن عبد العزیز نے ابن جریج سے اُسنے مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے نیک اعمال میرے آگے پیش کئے گئے حتے کہ پلیدی کہ جسکو آدمی مسجد سے نکالے اور میری امت
کے گناہ میرے آگے پیش کئے گئے سو مین نے کوئی گناہ زیادہ تر اس سے نہین دیکھا کہ کسی مرد کو کوئی سورت قرآن سے یا کوئی آیت
اس مین سے آتی ہو پھر اُسنے اسکو بھلا دیا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے اور مین نے اس حدیث کا
مذاکرہ محمد بن اسمٰعیل سے کیا تو اُسنے اس کو نہ پہچانا اور اس کو غریب جانا۔ کہا محمد نے نہین مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کا سماع کسی شخص
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے نہین پہچانتا مگر اس کا یہ قول کہ حدیث کی مجھے اس شخص نے کہ حاضر ہوا خطبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو اور سنا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے کہ کہتا نہین پہچانتے ہم مطلب کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے۔ کہا عبد اللہ
نے اور علی بن مدینی نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ مطلب نے انس سے سماع کیا ہے **باب** حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے
کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے اُسنے خیثمہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے
کہ وہ ایک قاری پر گذرا کہ وہ پڑھتا تھا پھر اُس نے سوال کیا پھر اُسنے انا للہ وانا الیہ راجعون[1] کہا پھر کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی قرآن پڑھے اور اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے سوال کرے تو وہ ایسے لوگون کے ساتھ آئیگا
جو قرآن پڑھتے ہین اور اس کے ساتھ لوگونسے سوال کرتے ہین۔ اور کہا محمود نے یہ خیثمہ بصری وہ شخص ہے کہ جس سے جابر جعفی نے
روایت کی ہے اور یہ خیثمہ بن عبد الرحمٰن نہین ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور خیثمہ یہ شیخ بصری ہے کنیت اس کی ابا نصر ہے اور اُس نے
انس بن مالک سے کئی حدیثین روایت کی ہین۔ اور جابر جعفی نے بھی اس خیثمہ سے روایت کی ہے حدیث کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل
واسطی نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو فروہ یعنے یزید بن سنان نے ابی المبارک سے اُس نے صہیب سے

[1] انا للہ اُسنے اس مصیبت پر کہا کہ لوگون سے قرآن کے ساتھ سوال کرتا ہون یا اسوجہ سے کہ عمران نے میری یہ بری حالت دیکھی ہے کہ قرآن سے حاجات دینی اور دنیوی طلب

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما آمن بالقرآن من استحل محارمه وقد روى محمد بن يزيد بن سنان عن ابيه هذا الحديث فزاد في هذا الاسناد عن مجاهد عن سعيد بن المسيب عن صهيب ولا يتابع محمد بن يزيد على روايته وهو ضعيف وابو المبارك رجل مجهول هذا حديث ليس اسناده بذاك وقد خولف وكيع في روايته وقال محمد ابو فروة يزيد بن سنان الرهاوي ليس بحديثه بأس الا رواية ابنه محمد عنه فانه يروي عنه مناكير **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة الحضرمي عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن كالمسر بالصدقة هذا حديث حسن غريب ومعنى هذا الحديث ان الذي يسر بقراءة القرآن افضل من الذي يجهر بقراءة القرآن لان صدقة السر افضل عند اهل العلم من صدقة العلانية وانما معنى هذا عند اهل العلم لكي يامن الرجل من العجب لان الذي يسر بالعمل لا يخاف عليه العجب ما يخاف عليه في العلانية **باب حدثنا** صالح بن عبد الله نا حماد بن زيد عن ابي لبابة قال قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ بني اسرائيل والزمر هذا حديث حسن غريب وابو لبابة هذا شيخ بصري قد روى عنه حماد بن زيد غير حديث ويقال اسمه مروان حدثنا بذلك محمد بن اسمعيل في كتاب التاريخ **حدثنا** علي بن حجر نا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الله بن ابي بلال عن عرباض بن سارية انه حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ المسبحات قبل ان يرقد يقول ان فيهن

اخبرنا

کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ جسنے اسکے محارم کو حلال جانا۔ اور روایت کیا ہے محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے اس حدیث کو اور اسکی اسناد مین یہ زیادتی کی ہے کہ یہ روایت ہے مجاہد سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اس نے صہیب سے اور محمد بن یزید کا تابع کوئی اسکی روایت پر نہین ہوا اور وہ ضعیف ہے۔ اور ابو مبارک مجہول آدمی ہے اس حدیث کی اسناد لائق نہین ہے۔ اور وکیع اپنی روایت مین خلاف کیا گیا ہے۔ اور کہا محمد نے ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی اسکی حدیث کے ساتھ کوئی خوف نہین مگر اس کے بیٹے محمد کی روایت سے اسلئے کہ یہ اس سے منکر روایت بیان کرتا ہے **حدیث کی ہم سے** حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے کثیر بن مرہ حضرمی سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے [۱] بلند پڑھنے والا قرآن کا مثل ظاہر دینے والے صدقہ کے ہے۔ اور پوشیدہ پڑھنے والا قرآن کا مثل پوشیدہ دینے والے صدقہ کے ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور معنے اس حدیث کے یہ ہین کہ جو شخص قرارت قرآن کی آہستہ پڑھتا ہے وہ افضل ہے اس شخص سے جو قرات قرآن کی بلند آواز سے پڑھتا ہے۔ اسلئے کہ پوشیدہ صدقہ دینا اہل علم کے نزدیک افضل ہے علانیہ صدقہ دینے سے۔ اور یہ معنی اہل علم کے نزدیک اسواسطے ہین کہ تا آدمی کبر اور ریا سے امن مین رہے اسلئے کہ جو شخص کوئی کام پوشیدہ کرتا ہے۔ اسپر کبر کا اسقدر خوف نہین جسقدر کہ علانیہ کام کرنیوالے کے حق مین ہے۔ **باب حدیث کی ہم سے** صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی لبابہ سے کہا اُسنے کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین سوتے تھے یہانتک کہ سورت بنی اسرائیل اور زمر پڑھ لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو لبابہ یہ شیخ بصری ہے۔ اور اس سے حماد بن زید نے کئی حدیثین روایت کی ہین۔ اور کہا گیا ہے کہ نام اس کا مروان ہے۔ حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے محمد بن اسمعیل نے کتاب التاریخ مین **حدیث کی ہم سے** علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُس نے خالد بن معدان سے اُس نے عبد اللہ بن ابی بلال سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے یہ کہ اُسنے حدیث کی ہے اسکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے سورتین مسبحات [۲] پڑھتے تھے۔ فرماتے کہ ان مین

---

[۱] بلند آواز سے ممانعت اس شخص کیواسطے ہے جسکو ریا کا خوف ہو نہ دوسرے کیواسطے مگر درمیانی آواز سے پڑھنا یہ سب سے افضل ہے جیسا کہ حدیث بخاری کی اسپر دال ہے کہ ایک روز آنحضرت رات کو سیر کر رہے تھے کہ حضرت ابو بکر اور عمر کو اپنے اپنے گھر وںمین قرآن پڑھتے دیکھا حضرت ابو بکر صدیق بہت آہستہ پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر نہایت بلند آواز سے آنحضرت نے فرمایا اے ابو بکر اسقدر آہستہ مت پڑھ کچھ آواز بلند کرو اور حضرت عمر سے کہا کہ تم اتنا پکار کر نہ پڑھو کچھ آواز آہستہ کرو ۱۲ [۲] مسبحات دو سورتین ہین جو سبحان اور سبح اور یسبح و سبح بصیغہ امر سے شروع ہوئی ہین ۱۲

آية خير من الف آية هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري نا خالد بن طهمان ابو العلاء الخفاف ثني نافع بن ابي نافع عن معقل بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح ثلاث مرات اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم وقرأ ثلاث آيات من آخر سورة الحشر وكل الله به سبعين الف ملك يصلون عليه حتى يمسي وان مات في ذلك اليوم مات شهيدا ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** ما جاء كيف كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة نا الليث عن عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة عن يعلى بن مملك انه سأل ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن قراءة النبي صلى الله عليه وسلم وصلاته فقالت ومالكم وصلاته وكان يصلي ثم ينام قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ثم نعتت قراءته فاذا هي تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث ليث بن سعد عن ابن ابي مليكة عن يعلى بن مملك عن ام سلمة وقد روى ابن جريج هذا الحديث عن ابن ابي مليكة عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقطع قراءته وحديث الليث اصح **حدثنا** قتيبة نا الليث عن معاوية بن صالح عن عبد الله بن ابي قيس قال سألت عائشة عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف كان يوتر من اول الليل ام من آخره فقالت كل ذلك قد كان يصنع ربما اوتر من اول الليل وربما اوتر من آخره قلت الحمد لله الذي جعل في الامر سعة فقلت كيف كان قراءته اكان يسر بالقراءة ام يجهر قالت كل ذلك كان يفعل قد كان ربما اسر وربما جهر قال فقلت الحمد لله الذي جعل في الامر سعة قال قلت فكيف كان يصنع في الجنابة اكان يغتسل قبل ان ينام ام ينام قبل ان يغتسل

ایک آیت ہو کہ وہ بہتر ہے ہزار آیت سے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن طہمان یعنی ابو العلا خفاف نے کہا حدیث کی مجھے نافع بن ابی نافع نے معقل بن یسار سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی صبح کے وقت تین بار یہ کہے اعوذ باللہ الخ یعنے مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے کے شیطان مردود سے اور تین آیتین آخر سورہ حشر سے پڑھے تو اللہ تعالے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے موکل کر دیتا ہے کہ شام تک اسپر رحمت بھیجتے رہتے ہین اور اگر وہ اس دن مین مرا تو شہید ہو کر مرے گا اور جو کوئی اسکو شام کے وقت کہے وہ بھی اسی مرتبہ پر ہوگا ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے **باب** اس بیان مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت کس طرح تھی **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عبد اللہ بن عبید اللہ ابن ابی ملیکہ سے اُس نے یعلی بن مملک سے یہ کہ اُس نے حضرت ام سلمہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے آن حضرت کی قرارت اور نماز کی بابت سوال کیا سو کہا اُس نے کیا ہے تمکو اور نماز ان کی کو نماز پڑھتے پھر سو رہتے جسقدر کہ نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اسقدر کہ سوتے پھر سوتے اسقدر کہ نماز پڑھتے یہانتک کہ صبح ہوتی ۔ پھر حضرت ام سلمہ نے آن حضرت کی قرارت کی صفت بیان کی تو اُنھون نے بیان کیا کہ قرارت آپ کی تفسیروار حرف حرف تھی ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق لیث بن سعد سے جو راوی ہے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے روایت کی یعلی بن مملک سے اُس نے ام سلمہ سے اور روایت کیا ابن جریج نے اس حدیث کو ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلعم اپنی قرارت کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے ۔ اور حدیث لیث کی بہت صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا اُسنے مین نے حضرت عائشہ رض سے رسول اللہ صلعم کے وترون کی بابت سوال کیا کہ کس طرح وتر پڑھتے تھے کیا اول رات مین یا آخر رات مین تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ اُن دونون وقتون مین سے ہر ایک وقت مین پڑھتے تھے کبھی پہلی رات مین وتر پڑھتے تھے کبھی آخر رات مین مین نے کہا سب حمد ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے دین مین فراخی کی ہے پھر مین نے کہا آپ کی قرارت کا کیا حال تھا کیا آہستہ قرارت پڑھتے تھے یا اونچی کہا اُسنے ہر ایک طرح پڑھتے تھے کبھی آہستہ پڑھتے تھے کبھی اونچی کہا اُسنے مین نے کہا سب حمد ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے دین مین فراخی کی ہے کہا اُسنے مین نے کہا آنحضرت جنابت مین کس طرح کرتے تھے کیا سونے سے پہلے غسل کرتے تھے یا غسل کرنیسے پہلے سو رہتے تھے

ای من قوله هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب الی آخر السورة ۱۲

قالت کل ذلک قد کان یفعل ربما اغتسل فنام و ربما توضأ فنام قلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ ھٰذا حدیث حسن غریب
من ھٰذا الوجہ **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا محمد بن کثیر نا اسرائیل انا عثمان بن المغیرۃ عن سالم بن ابی الجعد عن جابر
بن عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ و سلم قد یعرض نفسہ بالموقف فقال الا رجل یحملنی الیٰ قومہ فان قریشا
قد منعونی ان ابلغ کلام ربی ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب **باب حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا شہاب بن عباد
العبدی نا محمد بن الحسن بن ابی یزید الھمدانی عن عمرو بن قیس عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و سلم یقول الرب تبارک و تعالیٰ من شغلہ القراٰن عن ذکری و مسألتی اعطیتہ افضل ما اعطی
السائلین و فضل کلام اللہ علیٰ سائر الکلام کفضل اللہ علیٰ خلقہ ھٰذا حدیث حسن غریب **ابواب القرءات**
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدثنا** علی بن حجر نا یحییٰ بن سعید الاموی
عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکۃ عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یقطع قراءتہ یقرأ الحمد
للہ رب العالمین ثم یقف الرحمٰن الرحیم ثم یقف و کان یقرأھا ملک یوم الدین ھٰذا حدیث غریب و بہ یقرأ
ابو عبید و یختارہ ھٰکذا روی یحییٰ بن سعید الاموی و غیرہ عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکۃ عن ام سلمۃ و لیس اسنادہ[1]
بمتصل لان اللیث بن سعد روی ھٰذا الحدیث عن ابن ابی ملیکۃ عن یعلی بن مملک عن ام سلمۃ انہا وصفت قراءۃ
النبی صلی اللہ علیہ و سلم حرفا حرفا و حدیث اللیث اصح و لیس فی حدیث اللیث و کان یقرأ ملک یوم الدین **حدثنا**
ابو بکر محمد بن ابان نا ایوب بن سوید الرملی عن یونس بن یزید عن الزہری

کہا حضرت عائشہ رضؓ نے ہر ایک طرح کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی صرف وضو کر کے سو رہتے مین نے کہا سب حمد واسطے اللہ کے کہ جس نے
دین مین فراخی کی ہے ۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن کثیر نے کہا خبر دی
ہمکو اسرائیل نے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن مغیرہ نے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے جابر بن عبد اللہ رضؓ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے
نفس کو موقف (یہ جگہ ہے مکہ معظمہ مین جہان آدمی حج مین کھڑے ہوتے ہین) مین پیش کرتے تھے اور فرماتے تھے آیا کوئی آدمی ہے کہ مجھے اپنی
قوم کی طرف لے چلے کیونکہ قریش نے مجھے اللہ تعالیٰ کا کلام پہونچانے سے روک دیا ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب حدیث**
کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے شہاب بن عباد عبدی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی نے عمرو
بن قیس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے رب تبارک و تعالیٰ جس شخص
کو قرآن مجید میرے ذکر[2] اور سوال سے مشغول رکھے دیتا ہون مین اسکو زیادہ اس سے کہ دیتا ہون سوال کرنے والون کو اور فضیلت
کلام آلٰہی کی تمام کلامون پر مثل فضیلت اللہ کے ہے اپنی پیدائش پر ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **ابواب** قراٰتون کے بیان مین جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید اموی نے ابن جریج
سے اُس نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ رضؓ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرارت کو علٰحدہ علٰحدہ کرتے تھے پڑھتے تھے
الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے الرحمٰن الرحیم پھر ٹھہر جاتے ۔ اور پڑھتے تھے ملک یوم الدین ۔ یہ حدیث غریب ہے اور ساتھ اُسی کے
پڑھتا تھا ابو عبیدہ اور اسی کو اختیار کرتا تھا ۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید اموی وغیرہ نے ابن جریج سے اُسنے ابن ابی ملیکہ
سے اُسنے ام سلمہ سے اور اس کی اسناد[1] متصل نہین کیونکہ لیث بن سعد نے یہ حدیث روایت کی ہے ابن ابی ملیکہ سے اُس نے یعلی بن مملک
سے اُس نے ام سلمہ سے یہ کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت کی صفت کی کہ وہ ایک ایک حرف تھی ۔ اور حدیث لیث کی صحیح ہے اور
حدیث لیث مین یہ الفاظ نہین کہ پڑھتے تھے ملک یوم الدین **حدیث** کی ہم سے ابو بکر یعنے محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب
بن سوید رملی نے یونس بن یزید سے اُسنے زہری سے

[1] متصل نہین کیونکہ یہ روایت لیث کی جو ام سلمہ سے روایت ہے وہ بواسطہ دو آدمی کے ہے یعنے ابن ابی ملیکہ اور یعلی بن مملک کے اور یہ روایت جو مذکور ہوئی ہے اسمین درمیان ابن ابی ملیکہ اور ام سلمہ کے کوئی راوی نہین ہے ۱۲ ع [2] یعنی جو شخص قرأت قرآن مجید مین مشغول ہوا اور اسکو ذکر و دعا و سوال کا موقع نہ ملا تو اللہ تعالیٰ اسکو اس کے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر واراہ قال وعثمان کانوا یقرؤن مالک یوم الدین ھٰذا حدیث غریب لانعرفہ من حدیث الزھری عن انس بن مالک الا من حدیث ھٰذا الشیخ ایوب بن سوید الرملی وقد روی بعض اصحاب الزھری ھٰذا الحدیث عن الزھری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر کانوا یقرؤن مالک یوم الدین وروی عبد الرزاق عن معمر عن الزھری عن سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر کانوا یقرؤن مالک یوم الدین **حدثنا** ابوکریب نا ابن المبارک عن یونس بن یزید عن ابی علی بن یزید عن الزھری عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ان النفس بالنفس والعین بالعین قال سوید بن نصر انا ابن المبارک عن یونس بن یزید بھٰذا الاسناد نحوہ **حدثنا** سوید بن نصر نا ابن المبارک عن یونس بن یزید بھٰذا الاسناد نحوہ وابو علی بن یزید ھو اخو یونس بن یزید وھٰذا حدیث حسن غریب قال محمد تفرد ابن المبارک بھٰذا الحدیث عن یونس بن یزید وھٰکذا قرأ ابو عبید والعین بالعین اتباعا لھٰذ الحدیث **حدثنا** ابوکریب نا رشدین بن سعد عن عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم عن عتبۃ بن حمید عن عبادۃ بن نسی عن عبد الرحمٰن بن غنم عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ھل تستطیع ربک ھٰذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث رشدین بن سعد ولیس اسنادہ بالقوی ورشدین بن سعد وعبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی یضعفان فی الحدیث **حدثنا** حسین بن محمد البصری نا عبد اللہ بن حفص نا ثابت البنانی عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأھا انہ عمل غیر صالح ھٰذا حدیث قد رواہ غیر واحد عن ثابت البنانی نحو ھٰذا وھو حدیث ثابت البنانی وقد روی ھٰذا الحدیث ایضا عن شھر بن حوشب عن اسماء بنت یزید وسمعت عبد بن حمید یقول اسماء بنت یزید ھی ام سلمۃ الانصاریۃ

اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابابکر اور عمر (راوی کہتا ہے) اور مین گمان کرتا ہون کہ کہا ہے اور عثمان پڑھتے تھے مالک یوم الدین یہ حدیث غریب ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو طریق زہری سے جو راوی ہی انس بن مالک سے مگر طریق اسی شیخ سے جو ایوب بن سوید رملی ہی۔ اور بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے اس طرح روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابابکر اور عمر رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔ اور روایت کی عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابابکر اور عمر رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے مالک یوم الدین **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اُس نے ابی علی بن یزید سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان النفس بالنفس والعین بالعین۔ کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہمکو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے یونس بن یزید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور ابو علی بن یزید وہ بھائی یونس بن یزید کا ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کہا محمد نے متفرد ہوا ہے ابن مبارک ساتھ اس حدیث کے یونس بن یزید سے۔ اور ایسا ہی پڑھا ہے ابو عبیدہ نے والعین بالعین واسطے اتباع اس حدیث کے **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے اُسنے عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم سے اُسنے عتبہ بن حمید سے اُسنے عبادہ بن نسی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن غنم سے اُسنے معاذ بن جبل رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہل تستطیع ربک یہ حدیث غریب ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے۔ اور اسکی اسناد قوی نہین۔ اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی دونون حدیث مین ضعیف ہین **حدیث** کی ہم سے حسین بن محمد بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن حفص نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بنانی نے شہر بن حوشب سے اُسنے ام سلمہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو یون پڑھتے تھے انہ عمل غیر صالح۔ اس حدیث کو کئی ایک لوگون نے ثابت بنانی سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور یہ حدیث ثابت بنانی کی ہے اور مروی ہے یہ حدیث بھی بواسطہ شہر بن حوشب کے اسماء بنت یزید سے اور سنا مین نے عبد بن حمید سے کہ کہتا اسماء بنت یزید یہ ام سلمہ انصاریہ ہی

كلا الحديثين عندى واحد وقد روى شهر بن حوشب غير حديث عن ام سلمة الانصارية وهى اسماء بنت يزيد و
قد روى عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا **حدثنا** ابوبكر بن نافع البصرى نا امية بن خالد نا
ابو الجارية العبدى عن شعبة عن ابى اسحٰق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابى بن كعب عن النبى صلى الله
عليه وسلم انه قرأ قد بلغت من لدنى عذرا مثقلة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وامية بن خالد ثقة و
ابو الجارية العبدى شيخ مجهول ولا نعرف اسمه **حدثنا** يحيىٰ بن موسىٰ نا معلى بن منصور عن محمد بن دينار عن سعد بن
اوس عن مصدع ابى يحيىٰ عن ابن عباس عن ابى بن كعب ان النبى صلى الله عليه وسلم قرأ فى عين حمئة هذا حديث غريب
لا نعرفه الا من هذا الوجه والصحيح ما روى عن ابن عباس قراءته ويروى ان ابن عباس وعمرو بن العاص اختلفا فى قراءة
هذه الاية وارتفعا الى كعب الاحبار فى ذلك فلو كانت عنده رواية عن النبى صلى الله عليه وسلم لاستغنى بروايته ولم يحتج
الى كعب **حدثنا** نصر بن على الجهضمى نا المعتمر بن سليمان عن ابيه عن سليمان الاعمش عن عطية عن ابى سعيد قال
لما كان يوم بدر ظهرت الروم على فارس فاعجب ذلك المؤمنين فنزلت الٓمٓ غلبت الروم الى قوله يفرح المؤمنون قال ففرح
المؤمنون بظهور الروم على فارس هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه ويقرأ غلبت وغُلبت يقول كانت غُلبت ثم
غَلبت هكذا قرأ نصر بن على غَلبت **حدثنا** محمد بن حميد الرازى نا نعيم بن ميسرة النحوى عن فضيل بن مرزوق عن
عطية العوفى عن ابن عمر انه قرأ على النبى صلى الله عليه وسلم خلقكم من ضَعف فقال من ضُعف **حدثنا** عبد بن حميد
نا يزيد بن هارون عن فضيل بن مرزوق نحوه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث فضيل بن مرزوق
حدثنا محمود بن غيلان نا احمد بن الزبيرى نا سفيان عن ابى اسحاق عن الاسود

یہ دونون حدیثین میرے نزدیک ایک ہی ہین - اور شہر بن حوشب نے سوائے اس حدیث کے اور حدیث ام سلمہ انصاریہ سے روایت کی ہے
اور یہ اسمار بنت یزید ہے اور مروی ہے بواسطہ عائشہ رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے - **حدیث** کی ہم سے ابوبکر بن نافع بصری
نے کہا حدیث کی ہم سے امیہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الجاریہ عبدی نے شعبہ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے سعید بن جبیر سے
اُس نے ابن عباسؓ سے اُسنے ابی بن کعبؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ پڑھا آپ نے قد بلغت من لدنی عذرا یعنی بضم دال
مثقلہ - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے - اور امیہ بن خالد ثقہ ہے - اور ابو الجاریہ عبدی یہ شیخ مجہول ہی اور ہم اسکے
نام کو نہین جانتے - **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن منصور نے محمد بن دینار سے اُس نے سعد بن اوس سے
اُسنے مصدع ابی یحییٰ سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُسنے ابی بن کعبؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فی عین حمئۃ - یہ حدیث غریب
ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور صحیح وہی ہے جو ابن عباس سے آپ کی قرارت مروی ہے - اور مروی ہی کہ ابن عباس
اور عمرو بن العاص نے اس آیت کی قرارت مین اختلاف کیا ہے - اور اس جھگڑے مین کعب الاحبار کیطرف گئے - پس اگر اسکے پاس کوئی
روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی تو اپنی روایت کے ساتھ مستغنی ہوتا اور کعب کی طرف حاجت نہ پڑتی **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی
جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے سلیمان اعمش سے اُسنے عطیہ سے اسنے ابی سعید سے کہا اُس نے جب
بدر کا دن ہوا تو روم نے فارس پر غلبہ پایا تو اس بات نے مؤمنون کو تعجب مین ڈالا پس یہ آیت نازل ہوئی الم غلبت الروم الی قولہ یفرح المومنون
کہا راوی نے پس مؤمن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر بہت خوش ہوے یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے اور پڑھا جاتا ہی غلبت
بالفتح وغلبت بالضم کہتا ہے پہلے تو روم مغلوب ہوا پھر غالب ہوا ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے یعنے غلبت بالفتح **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید
رازی نے کہا حدیث کی ہم سے نعیم بن میسرہ نحوی نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ پڑھا اُس نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر خلقکم من ضعف یعنے بفتح ضاد سو فرمایا آپ نے ضعف بضم ضاد **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے
فضیل بن مرزوق سے مثل اسکے - یہ حدیث حسن غریب ہے - نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق فضیل بن مرزوق سے **حدیث** کی ہم سے
محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُس نے اسود

بن یزید عن عبداللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فھل من مدکر ھٰذا حدیث حسن صحیح
حدثنا بشر بن ھلال الصواف البصری نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ھارون الاعور عن بدیل عن عبداللہ بن شقیق
عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فروح وریحان وجنۃ نعیم ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من
حدیث ھارون الاعور **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ قال قدمنا الشام فاتانا
ابو الدرداء فقال افیکم احد یقرأ علی قراءۃ عبداللہ قال فاشاروا الی فقلت نعم قال کیف سمعت عبداللہ یقرأ ھٰذہ الآیۃ واللیل
اذا یغشٰی قال قلت سمعتہ یقرأھا واللیل اذا یغشٰی والذکر والانثٰی فقال ابو الدرداء وانا واللہ ھکذا سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو یقرأھا وھٰؤلاء یریدوننی ان اقرأھا وما خلق فلا اتابعھم ھٰذا حدیث حسن صحیح وھکذا قراءۃ عبداللہ
بن مسعود واللیل اذا یغشٰی والنھار اذا تجلی والذکر والانثٰی **حدثنا** عبد بن حمید نا عبیداللہ عن اسرائیل عن ابی اسحٰق
عن عبدالرحمٰن بن یزید عن عبداللہ بن مسعود قال اقرأنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی انا الرزاق ذو القوۃ
المتین ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو زرعۃ والفضل بن ابی طالب وغیر واحد قالوا نا الحسن بن بشر عن
الحکم بن عبدالملک عن قتادۃ عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ وتری الناس سکارٰی وما ھم
بسکارٰی ھٰذا حدیث حسن وھکذا روی الحکم بن عبدالملک عن قتادۃ ولا نعرف لقتادۃ سماعا من احد من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من انس وابی الطفیل وھٰذا عندی مختصر انما یروی عن قتادۃ عن الحسن عن عمران
بن حصین قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقرأ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الحدیث بطولہ وحدیث الحکم
بن عبدالملک عندی مختصر من ھٰذا الحدیث **حدثنا**

بن یزید سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فھل من مدکر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے بشر
بن ہلال صواف بصری نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ہارون اعور سے اُسنے بدیل سے اُسنے عبداللہ بن شقیق سے اُسنے عائشہ رض
سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے تھے فروح وریحان وجنۃ نعیم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر
طریق ہارون اعور سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے ابراہیم سے اُس علقمہ سے کہا اُسنے ہم
شام مین آئے پس ہمارے پاس ابوالدرداؓ آیا اور کہنے لگا کیا تم مین کوئی شخص ہے جو قرارت عبداللہ کی مجھیر پڑھے کہا اُس نے سو لوگون
نے میری طرف اشارت کی پس مین نے کہا ہان کہا ابوالدردا نے تو نے عبداللہ کو کسطرح یہ آیت پڑھتے سنا واللیل اذا یغشٰے کہا اُسنے
مین نے کہا مین نے اُس سے سنا ہے کہ اس طرح پڑھتا تھا واللیل اذا یغشٰے والذکر والانثی پس کہا ابوالدردا نے اور مجھے بھی قسم ہے اللہ
کی ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو پڑھتے سنا ہے اور یہ لوگ ارادہ کرتے ہین کہ مین اسکو یون پڑھون وما خلق سو مین انکی
تابعداری نہین کرونگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی ہے قرارت عبداللہ بن مسعود کی واللیل اذا یغشٰے والنھار اذا تجلی والذکر والانثی
حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبیداللہ نے اسرائیل سے اُس نے ابی اسحاق سے اُسنے عبدالرحمٰن بن یزید سے
اُسنے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا اُس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین[ع۵] یہ حدیث حسن صحیح ہے
حدیث کی ہمسے ابو زرعہ اور فضل بن ابی طالب اور کئی اور لوگون نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے حسن بن بشر نے اُس نے حکم
بن عبدالملک سے اُس نے قتادہ سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وتری الناس سکاری وما ہم بسکاری
یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے حکم بن عبدالملک نے قتادہ سے اور ہم قتادہ کا سماع کسی صحابی سے نہین جانتے مگر انس
اور ابی الطفیل سے۔ اور یہ حدیث میرے نزدیک مختصر ہے اس لئے کہ یہ مروی قتادہ سے ہے اُسنے روایت کی حسن سے اُس نے عمران
بن حصین رض سے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے تو آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا الناس اتقوا ربکم الحدیث اور حدیث حکم
بن عبدالملک کی میرے نزدیک مختصر ہے اس حدیث سے **حدیث** کی ہم سے

ع۵ ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین قرأت متواترہ ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن منصور قال سمعت ابا وائل عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بئسما لاحدهم ولاحدکم ان یقول نسیت اٰیة کیت وکیت بل هو نسی فاستذکروا القراٰن فوالذی نفسی بیده لهو اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم من عقله هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان القراٰن انزل علی سبعة احرف **حدثنا** احمد بن منیع نا الحسن بن موسیٰ نا شیبان عن عاصم عن زر بن حبیش عن ابی بن کعب قال لقی رسول الله صلی الله علیه وسلم جبرئیل فقال یا جبرئیل انی بعثت الی امة امیین منهم العجوز والشیخ الکبیر والغلام والجاریة والرجل الذی لم یقرأ کتابا قط قال یا محمد ان القراٰن انزل علی سبعة احرف وفی الباب عن عمر وحذیفة بن الیمان وابی هریرة وام ایوب وهی امرأة ابی ایوب الانصاری وسمرة وابن عباس وابی جهیم بن الحارث بن الصمة هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابی بن کعب من غیر وجه **حدثنا** الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن عروة بن الزبیر عن المسور بن مخرمة وعبد الرحمٰن بن عبد القاری اخبراه انهما سمعا عمر بن الخطاب یقول مررت بهشام بن حکیم بن حزام وهو یقرأ سورة الفرقان فی حیٰوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستمعت قراءته فاذا هو یقرأ علی حروف کثیرة لم یقرأنیها رسول الله صلی الله علیه وسلم فکدت اساوره فی الصلوٰة فنظرت حتی سلم فلما سلم لببته بردائه فقلت من اقرأک هٰذه السورة التی سمعتک تقرأها فقال اقرأنیها رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت له

محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے منصور سے کہا سنا مین نے ابا وائل سے اُسنے عبد اللہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بری بات ہے ان مین سے ہر ایک کے لئے یا تم مین سے ہر ایک کے لئے کہ یون کہے کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا۔ اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ قرآن مردونکے سینون سے جلد نکل جاتا ہے اُن اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیون سے چھوٹ بھاگین[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہے[2] **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے عاصم سے اُس نے زر بن حبیش سے اُس نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کو ملے پس فرمایا آپ نے اے جبرئیل مین امت ناخواندہ کیطرف بھیجا گیا ہون ان مین سے عورتین بوڑھی اور مرد بوڑھے اور لڑکے اور لڑکیان ہین اور وہ مرد کہ کبھی جس نے کتاب پڑھی ہی نہین کہا جبرئیل نے اے محمد بیشک قرآن سات لغات[3] پر نازل ہوا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عمر اور حذیفہ بن یمان اور ابی ہریرہ اور ام ایوب سے اور یہ عورت ابی ایوب انصاری کی ہے اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہیم بن حارث بن صمۃ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے ابی بن کعب سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُس نے عروہ بن زبیر سے اُسنے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری سے خبر دی ان دونون نے اسکو یہ کہ سنا ان دونون نے عمر بن خطاب سے کہ کہتے ہین ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس گذرا اس حالت مین کہ وہ سورۂ فرقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پڑھ رہا تھا سو مین نے اس کی قرارت سنی اور وہ کئی اتنی لغات پر پڑھتا تھا کہ مجھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پڑھائی تھین سو مین نماز مین ہی اسکے ساتھ لڑائی کرنے کے قریب تھا سو مین نے نظر کی حتی کہ اُس نے سلام پھیرا سو جب اُس نے سلام پھیرا تو مین نے اس کی چادر اسکے گلے مین ڈال لی پس مین نے اس سے کہا کہ کسنے تجھے یہ سورت جو مین نے تجھ کو پڑھتے سنا ہے پڑھائی ہے سو کہا اُس نے مجھے رسول اللہ صلعم نے پڑھائی ہے مین نے اس سے کہا

[1] اونٹ جہان رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہے۔ اسواسطے کہ قرآن مین تشابہ بہت ہین اندک غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہے لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اس کی دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہی مفت برباد نہ ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہے اسکو آسان بات نہ جانے۔ اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اسطرح نہ کہے کہ اسمین بے پرواہی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے ۱۲ [2] سات لغات کے یہ معنی ہین کہ قرآن مین سات لغات عرب کے موجود ہین یعنے زبان قریش و ہذیل و ہوازن و یمن وغیرہ یہ معنی نہین کہ ایک حرف مین سات لغات ہین کیونکہ بعض لغات قرآن مین ایسے ہین جو سترہ لغات پر موجود ہین جیسا کہ مالک یوم الدین مین اور عبد الطاغوت مین ۱۲ [3] شیخ طحاوی نے فرمایا کہ سات لغات ابتدا اسلام مین تھین اختلاف لغت کیوجہ سے صعب ضرورت لوگون کی تنگی کی وجہ سے رخصت ہوئی تھی بعد اسکے یہ رخصت اٹھ گئی اور ایک لغت پر قرآن قائم رہا واللہ اعلم ۱۲ مجمع